

جامع ترمذی

بہمنائیک مرفکے

محدث جلیل امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ
(۳۲۰ رجب ۲۷۹ھ)

مترجم: مولانا محمد صدیق سعیدی ہزاروی

فہرست مضامین جامع ترمذی مترجم جلد دوم

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	ہوتا ہے۔			البواب القدی	
۳۰	جان و مال کا حسیہ ام ہونا	۱۸		تقریبیں مباحثہ کی ممانعت	۱۸
۳۱	کسی مسلمان کو ڈرانا جائز نہیں۔	۱۹	۱۸	عنوان بالا کا دوسرا باب	۲۰
۳۲	مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا	۲۰	۱۹	بد بختی اور خوش بختی	۲۱
۳۲	شنگی عمار کا تبادلہ منوع ہے	۲۱	۲۰	اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔	۲۲
۳۳	صبح کی غازی پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کی پناہ میں۔	۲۲	۲۱	ہر یکہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔	۲۳
۳۳	جماعت سے وابستگی	۲۳	۲۱	صرف دعا ہی تقدیر کو بدلتی ہے	۲۴
۳۳	برائی کو نہ روکنا نزول عذاب کا باعث ہے۔	۲۴	۲۱	لوگوں کے دل رحمت کی انگلیوں کے	۲۵
۳۴	بطلانی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا	۲۵	۲۱	درمیان ہیں۔	۲۶
۳۵	پانچ، زبان یا دل سے برائی کو روکنا	۲۶	۲۲	جنتیوں اور جہنمیوں کی فہرست	۲۷
۳۵	عنوان بالا کا ایک اور باب	۲۷	۲۳	بیماری متعدی نہیں ہوتی ہمارے وصف کی	۲۸
۳۶	جابر بادشاہ کے سامنے کھڑے حق کیساتھ افضل جہاد ہے	۲۸	۲۳	کوئی حقیقت نہیں۔	۲۹
۳۶	امت کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے	۲۹	۱۰	خیر و شر کے مقدر ہونے پر ایمان	۳۰
۳۶	تین سوال	۳۰	۲۵	موت اپنے مقررہ مقام پر آتی ہے۔	۳۱
۳۶	زمانہ فقہ کے انسان کا عمل کیا ہو	۳۱	۲۵	تقدیر الہی کو دم جھاڑ اور دوا نہیں ٹال	۳۲
۳۸	امانت کا اٹھ جانا	۳۲	۲۶	سکتے۔	۳۳
۳۹	تم ضرور پچھ لوگوں کا طریقہ اپناؤ گے۔	۳۳	۲۶	فرقہ قدریہ	۳۴
۳۹	دردوں کا کلام کرنا	۳۴	۲۶	انسانی غراہشات۔	۳۵
۳۹	چاند کا دھوکہ دے ہونا	۳۵	۲۶	قتلے الہی پر راضی ہونا۔	۳۶
۳۹	زمین کا دھنس جانا	۳۶	۲۶	بدعت مذمومہ	۳۷
۳۹	سورج کا مغرب سے نکلنا	۳۷	۲۶		
۳۹	یا جرج اور ماجرج کا نکلنا	۳۸	۲۶	البواب الفتن	
۳۹	خارجی گروہ کی نشانی	۳۹	۲۶	مسلمان کا خون صرف تین باتوں سے ملال	۳۹
۳۹	کسی کو ناجائز ترجیح دینا۔	۴۰	۲۶		

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۶۲	دجال کہاں سے نکلے گا	۶۲	۴۴	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی	۴۴
"	خروج دجال کی علامات	۶۴	"	اہل شام کا ذکر	۴۶
۶۲	دجال کا نقشہ	۶۵	"	امت کو تشبیہ	۴۶
۶۶	دجال کا حلیہ	۶۶	"	ایک قتنہ کا ذکر	۴۶
"	دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا	۶۷	"	اندھیری رات کے ایک ٹکڑے کی طرح	۴۸
۶۷	حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے	۶۸	"	لا قتنہ	۴۸
"	کافا کذاب	۶۹	"	قتل	۴۹
۶۸	ابن صیاد کا ذکر	۷۰	"	لوگوں کی تلوار بنانا	۴۹
۷۱	پہلی صدی کے لوگ	۷۱	"	علامات قیامت	۵۰
"	ہوا کو گالی دینے کی مخالفت	۷۲	"	سامان ہلاکت	۵۲
۷۲	دجال کا ایک واقعہ	۷۳	"	قرب قیامت	۵۳
۷۳	طاقت سے زیادہ مشقت اٹھانا	۷۴	"	ترک قوم سے جنگ	۵۴
"	مسلمان کی مدد	۷۵	"	کسریٰ کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہیں ہوگا	۵۱
"	عقلمند اور قتنہ سے بچاؤ	۷۶	"	قیام قیامت سے قبل حجاز کی جانب سے آگ نکلے گی	۵۲
۷۴	عظیم قتنہ	۷۷	"	جب تک کذاب نہ نکلیں قیامت قائم نہیں ہوگی	۵۳
۷۴	دین پر استقامت	۷۸	"	بنو نقیف میں ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا	۵۴
۷۵	اچھا اور بُرا	۷۹	"	تیسری صدی	۵۵
"	شریر لوگوں کی حکومت	۸۰	"	خلفاء کا بیان	۵۶
۷۷	عمل کا مشکل دور	۸۱	"	خلافت کا بیان	۵۷
البواب الرویا			"	قیامت خلفاء قریش سے ہونگے	۵۸
۷۸	مومن کا خراب نبوت کا چھالیساں حصہ ہے	۸۲	"	گمراہ کن ائمہ	۵۹
۷۹	نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں	۸۳	"	امام ہمدی کا ذکر	۶۰
۸۰	خراب میں زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۸۴	"	عیسیٰ علیہ السلام کا نزول	۶۱
"	خراب میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر کیا کیا جائے	۸۵	"	دجال	۶۲
۸۱	خراب کی قبیر	۸۶	"		
"	اقسام خراب	۸۷	"		
۸۲	جو ظالم خراب بیان کرتا	۸۸	"		

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع	صفحہ
۸۹	دودھ کی تفسیر علم سے	۸۳	۱۱۲	۱۰۳
۹۰	کرتہ کی تفسیر دین سے	۸۴	۱۱۳	۹
۹۱	مصور صلی اللہ علیہ وسلم کا میزان اور ڈول	۸۵	۱۱۴	۱۰۶
	کی تفسیر بتانا		۱۱۵	۱۰۷
	البواب الشہادت	۸۷	۱۱۶	۱۰۸
	البواب الزہد	۹۱	۱۱۷	۱۰۹
۹۲	نیک کام میں جلدی کرنا	۹۲	۱۱۸	۱۱۱
۹۳	ذکر موت	۹۳	۱۱۹	۱۱۵
۹۴	قبر پہلی منزل ہے	۹۴	۱۲۰	۱۱۷
۹۵	اللہ تعالیٰ کی ملاقات	۹۵	۱۲۱	۱۱۸
۹۶	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قوم کو ڈرانا	۹۶	۱۲۲	۱۱۹
۹۷	خشیت الہی سے روکنے کی فضیلت	۹۷	۱۲۳	۱۲۰
۹۸	مغور اہانت اور زیادہ روٹنا	۹۸	۱۲۴	۱۲۱
۹۹	لوگوں کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ گھڑنا	۹۹	۱۲۵	۱۲۲
۱۰۰	مغفول بات اور بخل کی برائی	۱۰۰	۱۲۶	۱۲۳
۱۰۱	قلبت کلام	۱۰۱	۱۲۷	۱۲۴
۱۰۲	اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا بے قیمت ہے	۱۰۲	۱۲۸	۱۲۵
۱۰۳	دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے	۱۰۳	۱۲۹	۱۲۶
۱۰۴	دنیا چار آدمیوں کی مثل ہے	۱۰۴	۱۳۰	۱۲۷
۱۰۵	دنیا کا غم اور اس کی محبت	۱۰۵	۱۳۱	۱۲۸
۱۰۶	مومن کی مجلس عمر	۱۰۶	۱۳۲	۱۲۹
۱۰۷	اس امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے	۱۰۷	۱۳۳	۱۳۰
	درمیان میں		۱۳۴	۱۳۱
۱۰۸	زمانے کا قرب اور امیدوں کی قلت	۱۰۸	۱۳۵	۱۳۲
۱۰۹	امیدوں کا گم ہونا	۱۰۹	۱۳۶	۱۳۳
۱۱۰	اس امت کا فتنہ مال میں ہے	۱۱۰	۱۳۷	۱۳۴
۱۱۱	انسان حریف ہے	۱۱۱	۱۳۸	۱۳۵
				۱۳۶
				۱۳۷
				۱۳۸
				۱۳۹
				۱۴۰
				۱۴۱
				۱۴۲
				۱۴۳
				۱۴۴
				۱۴۵
				۱۴۶
				۱۴۷
				۱۴۸
				۱۴۹
				۱۵۰
				۱۵۱
				۱۵۲
				۱۵۳
				۱۵۴
				۱۵۵
				۱۵۶
				۱۵۷
				۱۵۸
				۱۵۹
				۱۶۰
				۱۶۱
				۱۶۲
				۱۶۳
				۱۶۴
				۱۶۵
				۱۶۶
				۱۶۷
				۱۶۸
				۱۶۹
				۱۷۰
				۱۷۱
				۱۷۲
				۱۷۳
				۱۷۴
				۱۷۵
				۱۷۶
				۱۷۷
				۱۷۸
				۱۷۹
				۱۸۰
				۱۸۱
				۱۸۲
				۱۸۳
				۱۸۴
				۱۸۵
				۱۸۶
				۱۸۷
				۱۸۸
				۱۸۹
				۱۹۰
				۱۹۱
				۱۹۲
				۱۹۳
				۱۹۴
				۱۹۵
				۱۹۶
				۱۹۷
				۱۹۸
				۱۹۹
				۲۰۰
				۲۰۱
				۲۰۲
				۲۰۳
				۲۰۴
				۲۰۵
				۲۰۶
				۲۰۷
				۲۰۸
				۲۰۹
				۲۱۰
				۲۱۱
				۲۱۲
				۲۱۳
				۲۱۴
				۲۱۵
				۲۱۶
				۲۱۷
				۲۱۸
				۲۱۹
				۲۲۰
				۲۲۱
				۲۲۲
				۲۲۳
				۲۲۴
				۲۲۵
				۲۲۶
				۲۲۷
				۲۲۸
				۲۲۹
				۲۳۰
				۲۳۱
				۲۳۲
				۲۳۳
				۲۳۴
				۲۳۵
				۲۳۶
				۲۳۷
				۲۳۸
				۲۳۹
				۲۴۰
				۲۴۱
				۲۴۲
				۲۴۳
				۲۴۴
				۲۴۵
				۲۴۶
				۲۴۷
				۲۴۸
				۲۴۹
				۲۵۰
				۲۵۱
				۲۵۲
				۲۵۳
				۲۵۴
				۲۵۵
				۲۵۶
				۲۵۷
				۲۵۸
				۲۵۹
				۲۶۰
				۲۶۱
				۲۶۲
				۲۶۳
				۲۶۴
				۲۶۵
				۲۶۶
				۲۶۷
				۲۶۸
				۲۶۹
				۲۷۰
				۲۷۱
				۲۷۲
				۲۷۳
				۲۷۴
				۲۷۵
				۲۷۶
				۲۷۷
				۲۷۸
				۲۷۹
				۲۸۰
				۲۸۱
				۲۸۲
				۲۸۳
				۲۸۴
				۲۸۵
				۲۸۶
				۲۸۷
				۲۸۸
				۲۸۹
				۲۹۰
				۲۹۱
				۲۹۲
				۲۹۳
				۲۹۴
				۲۹۵
				۲۹۶
				۲۹۷
				۲۹۸
				۲۹۹
				۳۰۰

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۱۳۹	دبان کی حفاظت	۱۲۸	جنت اور اس کی نعمتیں
۱۴۰	تمام حقداروں کے حقوق ادا کرنا	۱۳۱	جنت کے بالا خانے
۱۴۱	کسی کو راضی کرنا لازمی ہے	۱۳۲	جنت کے درجات
	ابواب صفة القيامة	۱۳۳	جنت کی عورتیں
۱۴۲	حساب اور بدلہ	۱۳۴	اہل جنت کا جماع کیسا ہوگا
۱۴۳	سورج کا قریب ہونا	۱۳۵	جنتیوں کی صفت
۱۴۴	کیفیت حشر	۱۳۶	اہل جنت کا لباس
۱۴۵	قیامت کی پیشگی	۱۳۷	جنت کے پھل
۱۴۶	حساب میں پوچھ بچھ	۱۳۸	جنت کے پرندے
۱۴۷	عنوان بالا کا ایک اور باب	۱۳۹	جنت کے گھوڑے
۱۴۸	صور پھونکتا	۱۴۰	جنتیوں کی عمریں
۱۴۹	پل صراط کی کیفیت	۱۴۱	اہل جنت کی صفیں
۱۵۰	شفاعت کا بیان	۱۴۲	جنت کے دروازے
۱۵۱	عنوان بالا کا ایک اور باب	۱۴۳	جنت کے بازار
۱۵۲	حوض کوثر	۱۴۴	اللہ تعالیٰ کا دیدار
۱۵۳	حوض کوثر کے برتن	۱۴۵	رضائے الہی
۱۵۴	عنوان بالا کا ایک اور باب	۱۴۶	جنت کے بالا خانوں سے ایک دوسرے
۱۵۵	دنیا کی بے وقعتی	۱۴۷	کر دیکھنا
۱۵۶	سمان نوازی اور اچھی گفتگو	۱۴۸	اہل جنت اور اہل جہنم کا ہمیشہ ہمیشہ جنت
۱۵۷	اچھا مسلمان	۱۴۹	اور دوزخ میں رہنا
۱۵۸	دوسرے کی مصیبت ظاہر کرنے کی سزا	۱۵۰	جنت نکالیت کے ساتھ اور جہنم خواہشات
۱۵۹	پمدہ پوشی	۱۵۱	کے ساتھ گھری ہوئی ہے
۱۶۰	مسلمانوں میں دلبریا	۱۵۲	جنت اور دوزخ کا جھگڑا
۱۶۱	بنادت اور قطع رحم کی مذمت	۱۵۳	ادنیٰ جنتی کی عزت و احترام
۱۶۲	آخرت کا خوف	۱۵۴	بڑی آنکھوں والی خردوں کی گفتگو
	ابواب صفة الجنة	۱۵۵	جنت کی نہریں
۱۶۳	جنت کے درختوں کی کیفیت	۱۵۶	ابواب صفة الجہنم
		۱۵۷	دوزخ کی صفت

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع	صفحہ
۲۲۲	مسلمان کو گناہی دینا گناہ ہے	۲۱۲	۱۹۷	جہنم کی گہرائی
۲۲۳	کسی مسلمان کو کافر کہنا	۲۱۳	۱۹۸	اہل جہنم کے اعضاء بڑے بڑے ہونگے
۲۲۴	کلمہ اسلام پر مرنے	۲۱۴	۱۹۹	اہل جہنم کا مینا
۲۲۵	اس امت کا بٹ جانا	۲۱۵	۲۰۰	اہل جہنم کا کھانا
	البواب العلم	۲۱۶	۲۰۱	دنیوی آگ جہنم کی آگ کا سترہاں حصہ ہے
۲۲۷	بھلائی اور دین کی کجی	۲۱۷	۲۰۲	عنوان بالا کا دوسرا باب
۲۲۸	طلب علم کی فضیلت	۲۱۸	۲۰۳	دوزخ کے دو سانس اور اہل توحید کا اس سے نکلنا
"	علم کا چھپانا	۲۱۹	۲۰۴	جہنم میں عذوبوں کی کثرت
۲۲۹	طلباء کے بارے میں نیکی کی وصیت	۲۲۰	"	کترین عذاب
"	علم کا اٹھ جانا	۲۲۱	"	جنتی اور جہنمی
۲۳۱	علم کو ذلیلہ معاش بنانا	۲۲۲		البواب الایمان
"	تبلیغ کرنا	۲۲۳	۲۰۵	غیر مسلموں سے جہاد
۲۳۲	جھوٹی حدیث گھڑنے کا گناہ	۲۲۴	۲۰۶	کلمہ طیبہ اور نماز پڑھنے والوں سے جہاد
۲۳۳	جان پر جھوٹی حدیث روایت کرنا	۲۲۵	۲۰۷	اسلام کی پانچ بنیادیں
۲۳۴	حدیث سن کر کیا الفاظ نہ کہے جائیں	۲۲۶	۲۰۸	ایمان اور اسلام پر زبان جبرئیل
۲۳۵	حدیث سمجھنے کی ممانعت	۲۲۷	۲۰۹	قرآن کی ایمان کی طرف نسبت
"	حدیث سمجھنے کی اجازت	۲۲۸	۲۱۰	کامل ایمان
۲۳۶	بنی اسرائیل سے حدیث روایت کرنا	۲۲۹	۲۱۱	حیاء، ایمان کا حصہ ہے
۲۳۷	نیکی میں راہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے	۲۳۰	۲۱۲	تعلیم نماز
۲۳۸	ہدایت کی طرف بلانا	۲۳۱	۲۱۳	ترک نماز
۲۳۹	سنت اختیار کرنا اور بدعت سے اجتناب کرنا	۲۳۲	۲۱۴	ایمان کی لذت
۲۴۱	منہیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے باز رہنا	۲۳۳	"	زنا کے وقت ایمان کامل نہیں ہوتا
۲۴۲	مدینہ کے ایک عالم	۲۳۴	۲۱۵	مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے
"	عبادت پر نقد کی فضیلت	۲۳۵	۲۱۶	مسلمان محفوظ رہیں
	البواب الاستیذان والآداب	۲۳۶	"	اسلام کی ابتداء و انتہاء غریبوں سے ہے
۲۴۵	سلام کر چیلانا	۱۳۵	۲۱۷	مناظر کی ملامت

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۲۶۰	راستے میں بیٹھنے والے کی ذمہ داری	۲۶۶	۲۶۶	فضیلتِ سلام	۲۳۶
۶	مضائق کرنا	۲۶۵	"	اجازت تین بار مانگنا ہے	۲۳۷
۲۶۲	گلے ملنا اور بوسہ دینا	۲۶۶	۲۶۶	سلام کا جواب کیسے دیا جائے	۲۳۸
"	ہاتھ اور پاؤں چومنا	۲۶۷	۲۶۸	سلام پہنچانا	۲۳۹
۲۶۳	خوش آمدید کہنا	۲۶۸	"	پہلے سلام کرنے والے کی فضیلت	۲۴۰
۲۶۴	چھینکے والے کو جواب دینا	۲۶۹	۲۶۹	سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ ہے	۲۴۱
۲۶۵	چھینکنے والا کیا کہے	۲۷۰	"	بچوں کو سلام کہنا	۲۴۲
"	چھینک کا جواب	۲۷۱	"	عورتوں کو سلام کہنا	۲۴۳
۲۶۷	چھینک کا جواب کب ضروری ہے	۲۷۲	۲۵۰	گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہنا	۲۴۴
"	کتنی بار چھینک کا جواب دیا جائے	۲۷۳	"	پہلے سلام پھر گفتگو	۲۴۵
۲۶۸	چھینک کے وقت آواز پست کرنا اور مکہ	۲۷۴	۲۵۱	ذمی کو سلام کرنا مکروہ ہے	۲۴۶
	واپس کرنا		"	مسلم و غیر مسلم کی مخلوط مجلس کو سلام کہنا	۲۴۷
"	اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے اور جہانِ ناپسند	۲۷۵	۲۵۲	سوار پیادے کو سلام کرے	۲۴۸
۲۶۹	نہز میں چھینک کا آنا شیطان کی طرف سے ہے	۲۷۶	"	اٹھتے اور بیٹھتے وقت سلام کہنا	۲۴۹
۲۷۰	کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت	۲۷۷	۲۵۳	گھر کے سامنے سے اجازت مانگنا	۲۵۰
"	کسی جگہ سے اٹھ کر جانے والا اس جگہ کا	۲۷۸	"	بلا اجازت کسی کے گھر جانا	۲۵۱
	زیادہ مستحق ہے		۲۵۴	سلام پھر اجازت	۲۵۲
۲۷۱	بلا اجازت دو آدمیوں کے درمیان بیٹھنا	۲۷۹	۲۵۵	سفر سے رات کے وقت گھر پہنچا مکروہ ہے	۲۵۳
"	منع ہے		"	خط کو گرد آلود کرنا	۲۵۴
"	حلقہ کے درمیان بیٹھنے کی ممانعت	۲۸۰	"	کان پر تھم رکھنا	۲۵۵
"	کسی کے لیے کھڑا ہونے کی ممانعت	۲۸۱	۲۵۶	سر یا بی زبان کی تعلیم	۲۵۶
۲۷۲	ناخن کترانا	۲۸۲	"	مشترکین سے خط و کتابت	۲۵۷
۲۷۳	ناخن کاٹنے اور مونچھیں کمرانے کی مدت	۲۸۳	"	مشترکین کو خط کیسے لکھا جائے	۲۵۸
"	مونچھیں کترانا	۲۸۴	۲۵۷	خط پر مہر لگانا	۲۵۹
۲۷۴	دار طہی کو درست رکھنا	۲۸۵	"	سلام کا طریقہ	۲۶۰
"	دار طہی بڑھانا	۲۸۶	۲۵۸	پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا مکروہ ہے	۲۶۱
۲۷۵	چمٹ لیٹ کر پاؤں کو پاؤں پر رکھنا	۲۸۷	"	پہلے "علیک سلام" کہنے کی ممانعت	۲۶۲
"	اس طرح بیٹھنے کی ممانعت	۲۸۸	۲۵۹	مجلس میں جہاں جگہ نے بیٹھنا	۲۶۳

نمبر شمار	مضمرے	صفحہ	نمبر شمار	مضمرے	صفحہ
۲۸۹	سپٹ کے بن لینے کی ممانعت	۲۸۵	۳۱۴	سفید لباس	۲۸۹
۲۹۰	شرنگہ کی حفاظت	۲۸۶	۳۱۵	مردوں کو سرخ کپڑوں کی اجازت	۲۹۰
۲۹۱	نکیر لگانا	"	۳۱۶	سبز کپڑا پہننا	"
۲۹۲	بغیر اجازت دوسرے کی جگہ نماز پڑھانے اور اس کی نشست پر بیٹھنے کی ممانعت	۲۸۷	۳۱۷	سیاہ لباس	۲۹۱
۲۹۳	سواری کا ٹانگہ آگے بیٹھے کا زیادہ حد پار ہے	"	۳۱۸	نذر رنگ کے کپڑے	"
۲۹۴	قالین رکھنے کی اجازت	"	۳۱۹	مردوں کو زعفران اور غلوق منج ہے	۲۹۲
۲۹۵	ایک جانور اور زمین سواریاں	۲۸۸	۳۲۰	حریر و سیا پینٹنے کی ممانعت	۲۹۳
۲۹۶	اچانک نظر کا پڑ جانا	"	۳۲۱	تباؤں کی تقسیم	"
۲۹۷	عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا۔	"	۳۲۲	بندے پر نفستوں کا اثر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے	۲۹۴
۲۹۸	عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر جانا منع ہے	۲۸۹	۳۲۳	سیاہ عورتوں	"
۲۹۹	عورتوں کے فتنے سے بچنا	"	۳۲۴	سفید بال اکھیرنے کی ممانعت	"
۳۰۰	پیشانی پر بالوں کو جمع کرنا منع ہے	۲۸۰	۳۲۵	جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہو ہے	"
۳۰۱	بال لگانے اور گوانے والی نیز گورنے اور	"	۳۲۶	بدنالی	۲۹۵
۳۰۲	مردوں کے مشابہ بننے والی عورتیں	۲۸۱	۳۲۷	تیسرے کی موجودگی میں دو آدمی سرگوشی نہ کریں	۲۹۶
۳۰۳	عورتوں کا خوشبو لگا کر باہر جانا منع ہے	"	۳۲۸	ایضائے عہد	۲۹۷
۳۰۴	مردوں اور عورتوں کی خوشبو	۲۸۲	۳۲۹	نذاک الی وائی کہنا	۲۹۸
۳۰۵	خوشبو واپس کرنے کی ممانعت	"	۳۳۰	اسے بیٹھے کہنا	"
۳۰۶	مرد کا مرد سے عورت کا عورت سے ننگے جسم ملنا منع ہے۔	"	۳۳۱	بچے کا نام رکھنے میں جلدی کرنا	۲۹۹
۳۰۷	شرنگہ کی حفاظت	۲۸۳	۳۳۲	پسندیدہ نام	"
۳۰۸	ران بھی چھپانے کی چیز ہے	"	۳۳۳	منوع نام	"
۳۰۹	صفائی و پاکیزگی	۲۸۵	۳۳۴	ناموں کا بدنا	۳۰۰
۳۱۰	جامع کے وقت پردہ کرنا	۲۸۶	۳۳۵	بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسما و طیبہ	۳۰۱
۳۱۱	حمام میں جانا	"	۳۳۶	بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک	"
۳۱۲	گھر میں کتے اور قصور کا ہونا	۲۸۷		اور کنیت جمع کر کے نام رکھنا	۳۰۲
۳۱۳	زرد رنگ کے کپڑے پہننے کی ممانعت	۲۸۸	۳۳۷	تبعی اشار حکمت میں	۳۰۳
			۳۳۸	شعر گوئی	۳۰۴
			۳۳۹	برے اشعار	۳۰۵
			۳۴۰	قصاحت و بیان	۳۰۶

صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون
۳۲۵	۳۶۳	سورہ زلزال کی فضیلت	۳۰۶		آداب خاصہ
۳۲۶	۳۶۴	سورہ اخلاص اور زلزال کی فضیلت	*		آداب سفر
۳۲۷	۳۶۵	سورہ اخلاص کی فضیلت	۳۰۷		غیر محفوظ جہت پر منح ہے
۳۲۸	۳۶۶	سورہ یٰسین کی فضیلت	*		اعمال پر استقامت
۳۲۹	۳۶۷	قرآن پڑھنے والے کی فضیلت			البواب الامثال
۳۳۰	۳۶۸	فضیلت قرآن	۳۰۸		اللہ تعالیٰ کی بندوں کے لیے مثال
۳۳۱	۳۶۹	تعلیم قرآن	۳۱۱		نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی مثال
۳۳۲	۳۷۰	قرآن کا ایک حرف پڑھنے کا ثواب			نازد روزہ اور صدقہ کی مثال
۳۳۳	۳۷۱	غار میں قرآن پڑھنے کا اجر	*		قرآن پڑھنے اور پڑھنے والے سرین کی مثال
۳۳۴	۳۷۲	قرآن سے خالی سینہ	۳۱۳		پانچ نمازوں کی مثال
۳۳۵	۳۷۳	قرآن بھول جانے کا گناہ	۳۱۴		اس امت کی مثال
۳۳۶	۳۷۴	قرآن کو ذریعہ معاش بنانا	۳۱۵		انسان موت اور امید
۳۳۷	۳۷۵	سورے سے پہلے قرآن پڑھنا	*		البواب فضائل القرآن
۳۳۸	۳۷۶	صبح کا وظیفہ	۳۱۷		فاتحہ کتاب کی فضیلت
۳۳۹	۳۷۷	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت	۳۱۸		سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کی فضیلت
۳۴۰	۳۷۸	فضیلت قرآن	*		(ف) نمازی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر حاضر ہونا
۳۴۱	۳۷۹	سات قرأتیں	۳۲۱		سورہ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت
۳۴۲	۳۸۰	سلمان سے ہمدردی	*		سورہ آل عمران کی فضیلت
۳۴۳	۳۸۱	ختم قرآن کی مدت	۳۲۲		سورہ کہف کی فضیلت
۳۴۴	۳۸۲	تفسیر بارائے	۳۲۳		سورہ یٰسین کی فضیلت
۳۴۵	۳۸۳	سورہ فاتحہ کی تفسیر	*		حکم و خان کی فضیلت
۳۴۶	۳۸۴	تفسیر سورہ بقرہ	۳۲۴		سورہ الملک کی فضیلت
۳۴۷	۳۸۵	تفسیر سورہ آل عمران	*		(ف) صالحین قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں
۳۴۸	۳۸۶	تفسیر سورہ نساء			

صفحہ	مضمرات	صفحہ	مضمرات	صفحہ	مضمرات
۴۸۲	تفسیر سورۃ اعراف	۴۱۵	تفسیر سورۃ مائدہ	۳۸۷	تفسیر سورۃ مائدہ
۴۹۳	تفسیر سورۃ سبأ	۴۱۶	تفسیر سورۃ النعام	۳۸۸	تفسیر سورۃ النعام
۴۹۵	تفسیر سورۃ طہ	۴۱۷	تفسیر سورۃ اعراف	۳۸۹	تفسیر سورۃ اعراف
۴۹۶	تفسیر سورۃ یسین	۴۱۸	تفسیر سورۃ انفال	۳۹۰	تفسیر سورۃ انفال
۴۹۷	تفسیر سورۃ الصافات	۴۱۹	تفسیر سورۃ توبہ	۳۹۱	تفسیر سورۃ توبہ
"	تفسیر سورۃ ص	۴۲۰	تفسیر سورۃ یونس	۳۹۲	تفسیر سورۃ یونس
۵۰۰	تفسیر سورۃ زمر	۴۲۱	تفسیر سورۃ ہود	۳۹۳	تفسیر سورۃ ہود
۵۰۳	تفسیر سورۃ مؤمن	۴۲۲	تفسیر سورۃ یوسف	۳۹۴	تفسیر سورۃ یوسف
۵۰۴	تفسیر سورۃ سجہ	۴۲۳	تفسیر سورۃ زمر	۳۹۵	تفسیر سورۃ زمر
۵۰۵	تفسیر سورۃ شورکا	۴۲۴	تفسیر سورۃ ابراہیم	۳۹۶	تفسیر سورۃ ابراہیم
۵۰۶	تفسیر سورۃ زمر	۴۲۵	تفسیر سورۃ حجر	۳۹۷	تفسیر سورۃ حجر
"	تفسیر سورۃ دخان	۴۲۶	تفسیر سورۃ نمل	۳۹۸	تفسیر سورۃ نمل
۵۰۸	تفسیر سورۃ احقاف	۴۲۷	تفسیر سورۃ بنی اسرائیل	۳۹۹	تفسیر سورۃ بنی اسرائیل
۵۰۹	تفسیر سورۃ محمد	۴۲۸	تفسیر سورۃ کہف	۴۰۰	تفسیر سورۃ کہف
۵۱۱	تفسیر سورۃ فتح	۴۲۹	تفسیر سورۃ مریم	۴۰۱	تفسیر سورۃ مریم
۵۱۲	تفسیر سورۃ حجرات	۴۳۰	تفسیر سورۃ طہ	۴۰۲	تفسیر سورۃ طہ
۵۱۵	تفسیر سورۃ قی	۴۳۱	تفسیر سورۃ انبیاء	۴۰۳	تفسیر سورۃ انبیاء
"	تفسیر سورۃ ذاریات	۴۳۲	تفسیر سورۃ حج	۴۰۴	تفسیر سورۃ حج
۵۱۶	تفسیر سورۃ طہ	۴۳۳	تفسیر سورۃ مؤمنون	۴۰۵	تفسیر سورۃ مؤمنون
۵۱۷	تفسیر سورۃ نجم	۴۳۴	تفسیر سورۃ نور	۴۰۶	تفسیر سورۃ نور
۵۲۰	تفسیر سورۃ قمر	۴۳۵	تفسیر سورۃ فرقان	۴۰۷	تفسیر سورۃ فرقان
۵۲۱	تفسیر سورۃ رحمن	۴۳۶	تفسیر سورۃ شعراء	۴۰۸	تفسیر سورۃ شعراء
۵۲۲	تفسیر سورۃ واقفہ	۴۳۷	تفسیر سورۃ نمل	۴۰۹	تفسیر سورۃ نمل
۵۲۳	تفسیر سورۃ حدید	۴۳۸	تفسیر سورۃ قصص	۴۱۰	تفسیر سورۃ قصص
۵۲۵	تفسیر سورۃ مجادلہ	۴۳۹	تفسیر سورۃ طہ	۴۱۱	تفسیر سورۃ طہ
۵۲۸	تفسیر سورۃ حشر	۴۴۰	تفسیر سورۃ روم	۴۱۲	تفسیر سورۃ روم
۵۲۹	تفسیر سورۃ فتح	۴۴۱	تفسیر سورۃ لقمان	۴۱۳	تفسیر سورۃ لقمان
۵۳۱	تفسیر سورۃ صف	۴۴۲	تفسیر سورۃ سجہ	۴۱۴	تفسیر سورۃ سجہ

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۵۶۰	تفسیر سورہ فتح	۴۷۱	۵۳۲	تفسیر سورہ جمعہ	۴۴۳
"	تفسیر سورہ تبت	۴۷۲	۵۳۳	تفسیر سورہ منافقین	۴۴۴
۵۶۱	تفسیر سورہ اخلاص	۴۷۳	۵۳۶	تفسیر سورہ کتابین	۴۴۵
۵۶۲	تفسیر سورہ مودتین	۴۷۴	۵۳۷	تفسیر سورہ تحریم	۴۴۶
	البواب الدعاء	۵۴۰	"	تفسیر سورہ ن والقلم	۴۴۷
۵۶۳	فضیلت دعا	۴۷۵	۵۴۲	تفسیر سورہ عاقہ	۴۴۸
"	عنوان بالا کا دوسرا باب	۴۷۶	"	تفسیر سورہ سأل سأل	۴۴۹
۵۶۵	اسی عنوان کا ایک اور باب	۴۷۷	۵۴۳	تفسیر سورہ جن	۴۵۰
"	فضیلت ذکر	۴۷۸	۵۴۵	تفسیر سورہ شر	۴۵۱
۵۶۶	کثرت ذکر	۴۷۹	۵۴۶	تفسیر سورہ قیامہ	۴۵۲
"	قبولیت ذکر	۴۸۰	۵۴۷	تفسیر سورہ حبس	۴۵۳
"	فضیلت حلقہ ذکر	۴۸۱	"	تفسیر سورہ اذا الشمس کورت	۴۵۴
۵۶۷	اللہ کے ذکر سے خالی مجلسیں	۴۸۲	۵۴۸	تفسیر سورہ مطہقین	۴۵۵
۵۶۸	مسلمان کی دعا مقبول ہے	۴۸۳	۵۴۹	تفسیر سورہ الشقاق	۴۵۶
۵۶۹	دعا اپنے آپ سے شروع کرنا	۴۸۴	۵۵۲	تفسیر سورہ بروج	۴۵۷
"	دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا	۴۸۵	"	تفسیر سورہ غاشیہ	۴۵۸
۵۷۱	دعا میں جلدی کرنا	۴۸۶	۵۵۳	تفسیر سورہ فجر	۴۵۹
"	صبح اور شام کی دعا	۴۸۷	"	تفسیر سورہ الشمس ومنہا	۴۶۰
۵۷۲	عنوان بالا کا دوسرا باب	۴۸۸	۵۵۴	تفسیر سورہ واللیل اذا یفشی	۴۶۱
"	سید استغفار	۴۸۹	"	تفسیر سورہ والضحی	۴۶۲
۵۷۳	بستر پر جاتے وقت کی دعا	۴۹۰	۵۵۵	تفسیر سورہ الم نشرح	۴۶۳
۵۷۴	عنوان بالا کا ایک اور باب	۴۹۱	"	تفسیر سورہ التین	۴۶۴
"	ایک اور باب	۴۹۲	۵۵۶	تفسیر سورہ اقراء باسم ربک	۴۶۵
۵۷۵	ایک اور باب	۴۹۳	۵۵۷	تفسیر سورہ لیلۃ القدر	۴۶۶
۵۷۶	بستر پر دوبارہ جائے تو کیا پڑھے	۴۹۴	"	تفسیر سورہ لم یکن یحیی	۴۶۷
"	سوئے وقت قرآن پڑھنا	۴۹۵	"	تفسیر سورہ اذا زلزلت	۴۶۸
۵۷۷	عنوان بالا کا ایک اور باب	۴۹۶	۵۵۹	تفسیر سورہ الحاکم النکاح	۴۶۹
				تفسیر سورہ کوثر	۴۷۰

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۶۰۰	گرج کی آواز سن کر کیا کہے	۵۳۵	۵۷۸	عنوان بالا کا ایک اور باب	۴۹۷
۶۰۱	چاند دیکھ کر کیا دعا مانگے	۵۳۶	۵۷۹	سوتے وقت تسبیح، تکبیر اور تحمید کہنا	۴۹۸
۶۰۱	غصہ کے وقت کیا پڑھے	۵۳۷	۵۸۰	عنوان بالا کا ایک اور باب	۴۹۹
۶۰۲	براخواب دیکھے تو کیا کہے	۵۳۸	۵۸۱	رات کو بیدار ہونے کی دعا	۵۰۰
۶۰۲	نیا پھل دیکھے تو کیا کہے	۵۳۹	۵۸۲	عنوان بالا کا ایک اور باب	۵۰۱
۶۰۳	کھانا کھائے تو کیا کہے	۵۴۰	۵۸۳	عنوان بالا کا ایک اور باب	۵۰۲
۶۰۳	کھانے سے فراغت پر کیا کہے	۵۴۱	۵۸۴	رات کو نماز کے لیے اٹھے تو کیا کہے	۵۰۳
۶۰۴	گدھے کی آواز سن کر کیا کہا جائے	۵۴۲	۵۸۵	عنوان بالا کا ایک اور باب	۵۰۴
۶۰۵	تسبیح، تکبیر، تسلیم اور تحمید کی فضیلت	۵۴۳	۵۸۶	رات کو نماز شروع کرتے وقت کی دعا	۵۰۵
۶۰۵	جنت کب پرورے	۵۴۴	۵۸۷	عنوان بالا کا دوسرا باب	۵۰۶
۶۰۶	جنت میں کھجور	۵۴۵	۵۸۸	موجود قرآن میں کیا پڑھے	۵۰۷
۶۰۸	بہترین عمل	۵۴۶	۵۸۹	گھر سے نکلنے کے وقت کیا کہے	۵۰۸
۶۰۸	سورج کا ثواب	۵۴۷	۵۹۰	عنوان بالا کا دوسرا باب	۵۰۹
۶۰۹	دس کرپڑ نیکیاں	۵۴۸	۵۹۱	بازار جاتے وقت کیا پڑھے	۵۱۰
۶۱۰	جامع دعائیں	۵۴۹	۵۹۲	بیاد کیا پڑھے	۵۱۱
۶۱۱	دعا مانگنے کا طریقہ	۵۵۰	۵۹۳	مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا کہے	۵۱۲
۶۱۲	آنکھوں کے لیے دھما	۵۵۱	۵۹۴	مجلس سے کھڑا ہو تو کیا کہے	۵۱۳
۶۱۳	پناہ مانگنا	۵۵۲	۵۹۵	پریشانی کے وقت کیا پڑھے	۵۱۴
۶۱۴	ہاتھ سے تسبیح شمار کرنا	۵۵۳	۵۹۶	کسی مقام پر اترے تو کیا پڑھے	۵۱۵
۶۱۵	مختلف دعائیں	۵۵۴	۵۹۷	سفر میں جاتے وقت کیا کہے	۵۱۶
۶۱۶	مصیبت پہنچنے پر دھما	۵۵۵	۵۹۸	سفر سے واپسی پر کیا کہے	۵۱۷
۶۱۷	افضل دھما	۵۵۶	۵۹۹	حسبِ مدینہ	۵۱۸
۶۱۸	کام کے ارادہ پر دھما	۵۵۷	۶۰۰	رخصت کرتے وقت کیا کہے	۵۱۹
۶۱۹	سمان الشہداء اور الحمد للہ کی فضیلت	۵۵۸	۶۰۱	زادِ راہ	۵۲۰
۶۲۰	مروت میں دعا	۵۵۹	۶۰۲	عنوان باب	۵۲۱
۶۲۱	جامع دعا	۵۶۰	۶۰۳	مسافر کی دعا	۵۲۲
۶۲۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو دعا اکثر مانگے	۵۶۱	۶۰۴	چربا پیہ پر سوار ہوتے وقت کیا پڑھے	۵۲۳
۶۲۳	بے خوابی کا علاج	۵۶۲	۶۰۵	آندھی کے وقت کی دعا	۵۲۴

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع	نمبر شمار
۶۶۲	زہر سے حفاظت کا وظیفہ	۵۸۱	۶۲۹	بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالنا
۶۶۳	کلمات تشکر	۵۸۲	۶۳۰	اللہ تعالیٰ کی تعریف
۶	قبولیت دعا	۵۸۳	۶	دعا کے معنوت
۶۶۴	اچھی آرزو	۵۸۴	۶	دعا کے حاجت
۶	اعضائے بدن سے حصول نفع کی دعا	۵۸۵	۶۳۱	بادخوش ہو کر ذکر الہی کرتے ہوئے سونا
۶۶۵	اللہ تعالیٰ سے مانگنا	۵۸۶	۶۳۲	صبح شام کی دعا
			۶۳۳	توبہ و استغفار اور رحمت پر دروکار
			۶۳۵	توبہ کب تک قبول ہوتی ہے
			۶۳۶	اللہ تعالیٰ توبہ کو پسند فرماتا ہے
			۶	رحمت خداوندی
۶۶۷	قیامت کا دولہا	۵۸۸	۶	دعا کی اہمیت
۶۶۸	طلب وسیلہ	۵۸۹	۶	رحمت الہی
۶۷۱	ولادت باسعادت	۵۹۰	۶۳۷	رحمت و عذاب
۶	آغاز نبوت	۵۹۱	۶	وسیع رحمت
۶۷۳	بعثت نبوی	۵۹۲	۶	درد و شریف نہ پڑھنے کی برائی
۶۷۴	علامات نبوت اور آپ کی خصوصیات	۵۹۳	۶۳۸	ایک دعا
۶	پتھروں اور دھشتوں کا آپ کو سلام کرنا	۵۹۴	۶۳۹	احمیت دعا
۶۷۵	گھوڑے کے تنے کا روٹنا	۵۹۵	۶	اس امت کی عمریں
۶	دست مبارک کی برکت	۵۹۶	۶۴۱	ایک جامع دعا
۶۷۶	کھانے میں برکت	۵۹۷	۶	مظلوم کی فریاد
۶۷۷	کھانے پر کلام الہی پڑھنا باعث برکت	۵۹۸	۶۴۲	ایک اہم وظیفہ
۶	ہے حدیث ۱۶۶۴		۶	مختصر مگر جامع وظیفہ
۶	پانی میں برکت	۵۹۹	۶	قبولیت دعا
۶	آغاز نبوت	۶۰۰	۶۴۳	دعاؤں کے بارے میں مختلف احادیث
۶۷۸	سجرات کی برکت	۶۰۱	۶۴۴	غاز کے بعد دعا و قنوت
۶	کیسیت نزول وحی	۶۰۲	۶۴۷	وسیلہ اور نذر اس کے یا رسول اللہ
۶۷۹	علیہ مبارک	۶۰۳	۶۵۳	(حدیث ۱۵۰۴)
۶	چاند جیسا چہرہ	۶۰۴		ذکر الہی میں مستغرق رہنا
۶	بے مثل رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)	۶۰۵	۶۵۹	

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۷۳۰	مناقب حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما	۶۳۴	۶۸۱	کلام رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)	۶۰۶
۷۳۵	مناقب اہل بیت	۶۳۵	۶۸۲	انذار بیان	۶۰۷
۷۳۷	مناقب حضرت معاذ بن جبل	۶۳۶	۶۸۳	عادت جنم	۶۰۸
۷۳۸	زید بن ثابت، ابی بن کعب اور ابو سعید بن جراح رضی اللہ عنہم	۶۳۷	۶۸۴	مہربوت	۶۰۹
۷۳۹	مناقب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	۶۳۸	۶۸۵	سرگمین آنکھیں	۶۱۰
۷۴۰	مناقب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ	۶۳۹	۶۸۶	کشادہ رو	۶۱۱
۷۴۱	مناقب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ	۶۴۰	۶۸۷	حسن بے مثال	۶۱۲
۷۴۲	مناقب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	۶۴۱	۶۸۸	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت	۶۱۳
۷۴۳	مناقب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	۶۴۲	۶۸۹	عمر شریف	۶۱۴
۷۴۴	مناقب حضرت مذنیہ بن یزید رضی اللہ عنہ	۶۴۳	۶۹۰	عنوان بالا کا ایک اور باب	۶۱۵
۷۴۵	مناقب حضرت زید بن عمارہ رضی اللہ عنہ	۶۴۴	۶۹۱		۶۱۶
۷۴۶	مناقب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ	۶۴۵	۶۹۲	مناقب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۶۱۸
۷۴۷	مناقب حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	۶۴۶	۶۹۳	نائب رسول	۶۱۹
۷۴۸	مناقب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما	۶۴۷	۶۹۴	امامت صدیق	۶۲۰
۷۴۹	مناقب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما	۶۴۸	۶۹۵	جنت کے تمام دروازوں سے گزرنے والا	۶۲۱
۷۵۰	مناقب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما	۶۴۹	۶۹۶	مناقب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	۶۲۲
۷۵۱	مناقب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	۶۵۰	۶۹۷	مناقب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۶۲۳
۷۵۲	مناقب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ	۶۵۱	۶۹۸	مناقب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	۶۲۴
۷۵۳	مناقب حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ	۶۵۲	۶۹۹	بعض علی مناقبت کی طاقت ہے	۶۲۵
۷۵۴	مناقب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ	۶۵۳	۷۰۰	مناقب حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ	۶۲۶
۷۵۵	مناقب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	۶۵۴	۷۰۱	مناقب حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	۶۲۷
۷۵۶	مناقب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ	۶۵۵	۷۰۲	مناقب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ	۶۲۸
۷۵۷	مناقب حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ	۶۵۶	۷۰۳	مناقب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۶۲۹
۷۵۸	مناقب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	۶۵۷	۷۰۴	مناقب حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ	۶۳۰
۷۵۹	مناقب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ	۶۵۸	۷۰۵	مناقب حضرت ابوجبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ	۶۳۱
۷۶۰	مناقب حضرت براہ بن عازب رضی اللہ عنہ	۶۵۹	۷۰۶	مناقب حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ	۶۳۲
۷۶۱	مناقب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	۶۶۰	۷۰۷	مناقب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	۶۳۳

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۸۲۳	مہر نبوت	۶۸۲	۷۶۰	مناقب حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ	۶۶۱
۸۲۶	موسے مبارک	۶۸۳	"	فضائل صحابہ کرام	۶۶۲
۸۲۷	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گنگوہی کرنا	۶۸۴	۷۶۱	شرکاء بیت رضوان کی فضیلت	۶۶۳
"	سفید بال	۶۸۵	"	صحابہ کرام کو سب و قسم کرنے والے کی مذمت	۶۶۴
۸۲۹	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب لگانا	۶۸۶	۷۶۳	فضیلت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا	۶۶۵
"	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر رکھنا	۶۸۷	۷۶۶	فضیلت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	۶۶۶
۸۳۰	باس مبارک کے بیان میں	۶۸۸	۷۶۹	فضیلت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا	۶۶۷
۸۳۶	مشیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۶۸۹	۷۷۰	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات	۶۶۸
۸۳۳	موزہ مبارک	۶۹۰	"	کے فضائل	
"	فعلین مبارک	۶۹۱	۷۷۳	فضیلت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ	۶۶۹
۸۳۵	انگوٹھی مبارک	۶۹۲	۷۷۴	انصار و قریش کی فضیلت	۶۷۰
"	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دائیں ہاتھ میں	۶۹۳	۷۷۷	انصار کے کون سے گھروں میں غیر رہے	۶۷۱
۸۳۶	انگوٹھی پینٹنا		۷۷۸	فضیلت مدینہ طیبہ	۶۷۲
۸۳۷	تھوار مبارک	۶۹۴	۷۸۱	فضیلت مکہ مکرمہ	۶۷۳
۸۳۸	زرہ مبارک	۶۹۵	۷۸۲	فضیلت عرب	۶۷۴
۸۳۹	خود مبارک	۶۹۶	۷۸۴	فضیلت اہل عجم	۶۷۵
"	دست مبارک	۶۹۷	۷۸۵	اہل یمن کی فضیلت	۶۷۶
۸۴۰	تسبند مبارک	۶۹۸	۷۸۷	قبیلہ غفار، اسلم، جہینہ اور مزینہ کی	۶۷۷
۸۴۱	زنگہ مبارک	۶۹۹	"	فضیلت	
"	تھلج (رومال) مبارک	۷۰۰	"	ثقیف اور بنو ضیفہ	۶۷۸
"	نشت مبارک	۷۰۱	۷۹۱	شام اور یمن کی فضیلت	۶۷۹
"	ٹکیہ مبارک	۷۰۲	"	نجد سے شیطان کے سینگ کا نکلنا۔	۶۸۰
۸۴۳	ٹکیہ لگانا	۷۰۳		حدیث ۱۸۸۸	
۸۴۴	کھانا تناول فرمانا	۷۰۴	۷۹۴	کتاب العلیل	
"	روٹی مبارک	۷۰۵		شمالی ترمذی	
۸۴۶	سالن مبارک	۷۰۶			
۸۵۳	کھانا کھانے کے لیے وضو (پاؤں دھونا)	۷۰۷			
۸۵۴	کھانا شریفہ کھانے سے پہلے اور بعد	۸۰۸	۸۱۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک	۶۸۱

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
۸۸۱	روزے رکھنا	۸۵۵	پیار مبارک	۷۰۹
۸۸۵	قرأت فرمانا	۷	پھیل تناول فرمانا	۷۱۰
۸۸۶	آئینہ مبارک	۸۵۷	مشروبات مبارک	۷۱۱
۸۸۹	بستر مبارک	۷	پانی نوش فرمانا	۷۱۲
۷	انکسری فرمانا	۸۵۹	غرض جو لگانا	۷۱۳
۸۹۵	اخلاق حسنہ	۸۶۰	انداز گفتگو	۷۱۴
۹۰۰	حیاء مبارک	۸۶۱	تبسم فرمانا	۷۱۵
۷	سنگی لگوانا	۸۶۲	خوش طبعی	۷۱۶
۸۰۲	اسماء مبارک	۸۶۳	شعر گوئی	۷۱۷
۷	گزراوقات	۸۶۸	رات کے وقت قصہ گوئی	۷۱۸
۹۰۷	عمر مبارک	۸۶۹	ام زرع کی حدیث	۷۱۹
۹۰۹	دھال مبارک	۸۷۱	آرام فرمانا	۷۲۰
۹۱۵	صاغت	۸۷۲	عبادت فرمانا	۷۲۱
۹۱۶	خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت	۸۷۳	نماز پابست	۷۲۲
		۸۸۱	گھر میں نقش	۷۲۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الْقَدَرِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الْخَوْضِ فِي الْقَدَرِ

أَبْوَابُ تَقْدِيرِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَقْدِيرِ فِي مَبَاحِثِهَا مَا لَعَنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم تقدیر کے بارے میں باتیں گفتگو کر رہے تھے دیر دیکھ کر آپ غضبناک ہو گئے یہاں تک کہ چہرہ اندس سرخ ہو گیا تو باکہ آپ کے مبارک دھاروں پر ہاتھ پھوڑ دیا گیا ہو آپ نے فرمایا کیا نہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے یا اسی بات کے لیے میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں تم سے پہلے لوگوں نے جب اس بارے میں تقدیر کے بارے میں اختلاف کیا تو ہلاک ہوئے میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ اس بارے میں مت جھگڑو۔ اس باب میں حضرت عمر فاروق اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث قریب ہے اور اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی صالح مری کی روایت سے سمجھتے ہیں۔ صالح مری سے کئی عزیز روایات مروی ہیں جن میں وہ مستفرد ہے۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (عالم ارواح میں حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے آدم! تجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے پیدا کیا اور تم میں اپنی خاص روح بھونکی پھر تیری غرض کے باعث لوگوں کو جنت سے نکالا گیا "بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے جواباً کہا اے موسیٰ! تو وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے شرف بکلامی کے ذریعے برگزیدہ کیا کیا تو مجھے

۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَارٍ عَنْ مَعَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَخُونُنَا نَحْنُ فِي الْقَدَرِ فَقَضَيْتَ حَتَّى احْتَمَرَّتْ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَتْ لَوْنُهُ فِي وَجْهِهِ الرُّمَّانُ فَقَالَ أَيْ هَذَا أَمْرٌ مِنْ أَمْرِ هَذَا أَمْ سِلْتُ إِلَيْكُمْ كَمَا هَلَاكَ مَنْ كَانَ مِثْلَكُمْ حَتَّى تَنَازَعُوا أَمِي هَذَا أَلَا مَرَّ عَيْنُكُمْ عَلَى كَمَا لَا تَنَازَعُوا فِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَآلِ هَذَا أَحَدٌ يَتَّعِزُّ بِكَ لَا نَعْبُدُكَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ الْعَمَرِيِّ لَهُ عَمْرٍاءُ يَنْفَرُونَ بِهِ

بَابُ

۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ النَّعْتَمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَنْطَاشِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَبَرْتُ أَدَمَ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا أَدَمُ أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِسْمِ اللَّهِ وَتَفَخَّرَ بِكَ مِنْ شَوْجِهِ أَعُوَيْتَ النَّاسَ وَأَخَوَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ أَدَمُ أَنْتَ

مُوسَى الَّذِي رَضِيقًا لَكَ اللَّهُ بِكَ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ
عَلَى عَمَلٍ عَمَلَهُ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى قَبْلِ الْخَلْقِ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَالَ فَحَتَمَ آدَمُ مُوسَى وَ
بِالْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
عَرَبِيٌّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سَلَمَانَ
الْتَّيْمِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّسَائِيِّ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى هَذَا
الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب مَا جَاءَ فِي الشَّقَاءِ وَالْعَاقِبَةِ -
٣ - حَدَّثَنَا بُنْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ
بِإِسْنَادٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ
سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ حَدَّثْتُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
مُبْتَدَأُ أَرْبَعٍ أَوْ أَلْفِيهَا قَدْ فُرِعَ مِنْهُ قَالَ
فَمَا قَدْ فُرِعَ مِنْهُ يَا بَنِي الْخَطَّابِ وَكُلُّ مُبْتَدَأٍ مِمَّا
مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلْعَاقِبَةِ
وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ
لِلشَّقَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
أَيْضًا عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَلِيلِيُّ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ
ابْنَ نُمَيْرٍ وَكَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَلِيٍّ
قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَكْتُبُ فِي الْأَرْضِ إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ
فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ عَلِمَهُ قَالَ

ایسے عمل پر حلاوت کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی
پیدائش سے قبل میرے لیے حکم دیا تھا؛ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں اس طرح حضرت آدم علیہ السلام دھلتگو میں حضرت موسیٰ
علیہ السلام پر غالب آگئے۔ اس باب میں حضرت عمر اور جنید رضی اللہ عنہما
سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی سلیمان نجی کے
واسطے سے اعمش سے حسن غریب ہے۔ بعض راویوں نے اس روایت
کو اعمش سے ابو صالح اور انہوں نے ابو ہریرہ کے واسطے
سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا
ہے۔ اور بعض نے اعمش سے اس طرح روایت کیا کہ
انہوں نے ابو صالح اور انہوں نے ابو سعید کے واسطے
سے رسول کریم سے روایت کیا کہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے کئی طریقوں سے مروی ہے۔

بدبختی اور خوش بختی

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کے کس پناہ میں عرض کیا "یا رسول اللہ! ہم جو عمل کرتے ہیں کیا یہ نیا پیدا ہوتا ہے یا تم سے ہے اس کا آغاز ہوتا ہے یا ان باتوں سے ہے جن سے فراغت ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا "اے خطاب کے بیٹے! یہ ان باتوں سے ہے جن سے فراغت ہو چکی اور ہر شخص کے لیے وہ کام آسان کر دیا گیا ہے جن کے لیے وہ پیدا ہوا ہو شخص، خوش بخت لوگوں سے ہے وہ اعمال سعادت کرتا ہے اور جو بد بختوں سے ہے وہ اعمال شقاوت کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت علی، حذیفہ بن اسید، انس اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور زمین کرید لے رہے تھے اچانک آپ نے سر اقدس آسمان کی طرف اٹھایا پھر فرمایا ”تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ جہنم یا جنت میں معلوم ہو چکا یا نہ ہو“ کے الفاظ میں، لکھ دیا گیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم توکل نہ کریں (یعنی عمل سے بے نیاز ہو جائیں)؟

آپ نے فرمایا نہیں! بلکہ عمل کرو ہر شخص کے لیے وہ
عمل آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا
گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیان فرمایا اور ان کا ایک آپ صادق و معتمد ہیں کہ تم میں سے
ہر ایک کو پندرہ سال کی ماں کے پیٹ میں چائیں دن تک جمع کی جاتی ہے چائیں
دن بعد کا زواہن خون بن جاتا ہے اور پھر چائیں دن میں گوشت کا ٹوکڑا بنتا ہے
پھر اس کا قلعہ لپکی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس میں بیج پھونکتا ہے اسے چار
باتوں میں اس بیج کے رزق، عزت، اور سعادت و شقاوت کے گھسنے کا
حکم ہوتا ہے پس اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں تم میں سے
کوئی اہل جنت کے لال کرنا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان مدت
ایک گز کا فاصلہ نہ جاتا ہے پھر تقدیر الہی اس کی طرف منتقل کرتی ہے تو اس کا
خاتمہ اہل جہنم کے اعمال پر ہوتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور ایک لپکی
دھڑکڑا چنبیوں کے اعمال کرنا ہے یہاں تک کہ اس کے اندر دوزخ کے درمیان
ایک گز کا فاصلہ نہ جاتا ہے پھر تقدیر الہی اس کی طرف دوزخ کی ہے اور اس کا خاتمہ
جہنم کی لپکی پر ہوتا ہے پس وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی اور
اسی کی مثل ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں، احمد
بن حسن کہتے ہیں میں نے حضرت امام احمد بن حنبل کو کہنے ہوئے
سنا کہ میری آنکھوں نے بھی بن سعید قطان کی مثل کوئی حدیث
نہیں دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اس عمل
سے اس کی مثل روایت کی محمد بن علاء نے دیکھ کے واسطے
سے انہوں نے بواسطہ اعش حضرت زید سے اس کی مثل
حدیث روایت کی۔

ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں

فَلِكُلِّ رَأْسٍ قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ
مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا أَفَلَا تُكَلِّمُ بَارِسُؤْلَ اللَّهِ قَالُوا لَا
إِعْمَلُوا أَفْكَلُ مَكْسَرٌ كَمَا خُلِقَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأَعْمَالَ بِالْخَوَاتِيمِ
۵۔ حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ
الْمُصَدِّقُ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ يَهْمُهُمْ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ
فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ
ثُمَّ يَكُونُ مَضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ إِلَيْهِ
الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤَمِّرُهُ رَجُلًا يَكْتُبُ
رِزْقَهُ وَاجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ قَوْلُ اللَّهِ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا أَحَدُكُمْ لَيَعْمَلَنَّ بِعَمَلٍ أَهْلُ
الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا دَرَجَةٌ
ثُمَّ يُسَبِّحُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمَرُ لَهُ بِعَمَلِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ۔

۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِبُ بْنُ سَعِيدٍ نَا
الْأَعْمَشُ نَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ قَالَ نَسَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ كُتِبَ لَهُ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي
سَمْعَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ
حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِعَيْنِي مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
الْقَطَّانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ
شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا زَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
زَيْدِ بْنِ عَفْوَةَ۔

بَابُ مَا جَاءَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ
۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطَّاعِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ مسلمان ہو کر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، عیسائی اور مشرک بنا دیتے ہیں عزم کیا گیا یا رسول اللہ! جو بچے جو ان ہونے سے پہلے فوت ہو جاتے ہیں ان کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ انہوں نے کیا کرنا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے ہم معنی روایت کرتے ہیں لیکن وہاں "یولد علی الفطرة" کی جگہ "یولد علی الفطرة" کے الفاظ ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے شعبہ وغیرہ نے اس سے یہ روایت بیان کی انہوں نے ابوصالح کے واسطے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک نقل کیا اور اس میں "یولد علی الفطرة" کے الفاظ ہیں۔

صرف دعا ہی تقدیر کو بدلتی ہے

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تقدیر کو دعا ہی بدل سکتی ہے اور نیکی ہی سے عمر بڑھتی ہے اس باب میں ابواسید سے بھی روایت ملے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو صرف یحییٰ بن عمر بن کے حوالہ سے سنا ہے۔ ابومودود، دوہیں ابیہم کا فضل سے اور دوسرے عبدالعزیز بن ابی سلیمان ہیں۔ اولاً فقہ بصری ہیں جبکہ دوسرے مدینہ کے رہنے والے ہیں۔ دونوں ہم عصر ہیں اور اس حدیث کے راوی ابومودود فقہ بصری ہیں۔

لوگوں کے دل رحمن کی دو انگلیوں کی سی ہیں

ابن مسعود رضی اللہ عنہما البکری فی کتاب الاغصان عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مولود یولد علی الفطرة فانیث یهود اذینہ ویصبرانہ ویشرکانہ قیل کیا رسول اللہ فممن ہلک قیل ذلک قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین بہ۔

۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاسْحَيْنُ بْنُ حُمَيْثٍ قَالَا نَا رَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْرُجًا مَعْنَاهُ وَقَالَ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَرُدُّ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ ۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمِيدٍ التِّرْمِذِيُّ وَبُخَارِيُّ بْنُ يَسُوبَ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ الصَّرَّيْسِ عَنْ أَبِي مُوَدُّ عَنْ سُكَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ سُكَيْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَنْبَغِي دَفْعُ الْعَبْرِ إِلَّا الْبُرُوقُ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ الصَّرَّيْسِ وَأَبُو مُوَدُّ وَدِ الشَّانِ أَحَدُهُمَا يَقَالُ لَهُ نَصَبُهُ وَالْآخَرُ عَبْدُ الْعَبْرِ يُرَى ابْنُ سُكَيْمَانَ أَحَدُهُمَا بَصْرِيُّ وَالْآخَرُ مَدِينِيُّ وَكَانَا فِي عَصْرِ وَاحِدٍ وَأَبُو مُوَدُّ الَّذِي رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ اسْمُهُ فَضْلَةُ بَصْرِيٌّ

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْ كَفِّ رَجُلٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے اے دوں کو پھیرنے والے! میری دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ہم آپ پر اور آپ کے لاکھ ہوئے دین پر ایمان لائے کیا آپ کو ہمارے دین سے پھر جانے کا ڈر ہے آپ نے فرمایا ہاں! انسانوں کے دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جس طرح چاہے پھیر دے۔ یعنی اس کے قبضہ میں ہیں اس باب میں ابو اس بن سہمان، امام مسلمہ، عائشہ اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے حدیث پاک مروی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی طرح احمد و دار ابولس نے اعمش سے بواسطہ ابوالیمان عظیمی انس رضی اللہ عنہ سے اور بعض نے اعمش سے بواسطہ ابوالیمان و جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور ابوالیمان کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے روایت زیادہ صحیح ہے۔

جنتیوں اور جہنمیوں کی فہرست

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں! ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے دست مبارک میں دو کتابیں تھیں آپ نے فرمایا کیا تم ان دو کتابوں کے بارے میں جانتے ہو؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کے بتائے بغیر نہیں جانتے۔ آپ نے دہانے ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا یہ تمام جہانوں کے پائے والے کی طرف سے ایک کتاب ہے اس میں جنتیوں، ان کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام ہیں۔ آخر میں ان کی میزان ہے اب ان میں کبھی بھی کمی یا زیادتی نہ ہوگی۔ پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا اس میں اہل جہنم، ان کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام ہیں۔ آخر میں ٹوٹل ہے اور اب کبھی بھی ان میں کمی یا زیادتی نہ ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر انہما کام کا رکھنے سے فراغت ہو چکی ہے تو اب عمل کی کیا ضرورت ہے آپ نے فرمایا سیدھی راہ چلو اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ جنتی کا خاتمہ

۱۰۔ حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُبُ أَنْ يَقُولَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَمَّا بِكَ وَمَا جِئْتُ بِهِ فَعَلَّ عَنَّا وَعَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ التَّوَّابِينَ بْنِ سَمْعَانَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى عَنْهُ وَاحِدٌ مِنَ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ الْأَنْبَسِيِّ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثٌ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ أَصَحُّ۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ

۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا الْكَثِيبُ عَنْ أَبِي ثَيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ مَرْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ كِتَابَانِ فَقَالَ أَتَدْرُونَ وَمَا هَذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ الَّذِي فِي يَدِي الْيَمْنَى هَذَا أَرْكَابُ قُرُونِ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلُ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقُصُ مِنْهُمْ أَبَدًا ثُمَّ قَالَ الَّذِي فِي شِمَالِي هَذَا أَرْكَابُ قُرُونِ سَائِرِ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلُ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقُصُ مِنْهُمْ أَبَدًا فَقَالَ اسْتَغَابَهُ فَنَزِمَ الْعَمَلُ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ وَكَانَ أَصْلُهُ قُرْعٌ مِنْهُ فَقَالَ

اعمال جنت پر ہوگا اگرچہ وہ دوزخ کی بھر کیسا ہی عمل کرتا رہا اور دوزخ کی کاخانہ عمل دوزخ پر ہوگا اگرچہ وہ دوزخ کی بھر کیسا ہی عمل کرتا رہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں باتوں سے اشارہ فرمایا اور ان کن بول کو چھینک دیا اور فرمایا تمہارا رب اپنے بندوں سے فارغ ہو گیا ایک جماعت جنتی ہے اور ایک دوزخ میں جائے گی۔

قیسہ بکر بن مسعود اور ابو قیل سے اسی کا مثل روایت کی ہے اور اس باب میں حضرت ابی عمر سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح عرب ہے اور ابو قیل کا نام حمی بن بانی ہے۔

یہ حدیث پاک ہے معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں کو انیسویں کے ناموں کی روایت کی گئی تھی ان کے بعد سے بھی انہیں اسی نام احمد و عابد و بلوی و مراد نے فرمایا ہے تو دانتے، کان اور مایوں ہے۔ مگر بے خبر بے خبر جانے میں (مترجم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو عمل پر لگا دیتا ہے عرض کیا یا رسول اللہ! کس طرح اس سے عمل کراتا ہے؟ آپ نے فرمایا اسے موت سے پہلے اعمال صالحہ کی توفیق بخشتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بیماری متعدی نہیں ہوتی اور ہامہ و صفری کوئی حقیقت نہیں ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسوئل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا ایک کی بیماری دوسرے کی طرف متعدی نہیں ہوتی ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! خارشی حشفہ والا اونٹ، دوسرے اونٹوں کے قریب ہوتا ہے پھر وہ تمام اونٹوں کو خارشی بنا دیتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے اونٹ کو کس نے خارشی لگائی۔ نہ تو ایک بیمار سے دوسرے کو بیماری لگتی ہے اور نہ ہی صفری کوئی حقیقت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا فرمایا پھر اس کی زندگی و رزق اور مصائب لکھ دیئے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ،

سَيَاذُوا وَقَارِبُوا فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يَخْتَمِرُ لَهُ يَعْمَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَإِنْ عَمِلَ أَهْلُ عَمَلٍ أَنْ صَاحِبَ النَّارِ يَخْتَمِرُ لَهُ يَعْمَلُ أَهْلُ النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ أَهْلُ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ تَبْدَأُ هُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَعَ بَابُكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرَقِي فِي الْجَنَّةِ وَ كَرَبْتُ فِي السَّعِيرِ

۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي تَيْمٍ عَنْ هُكَيْمٍ عَنْ أَبِي النَّبَّاسِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَمْرٍاءُ وَابْنُ قُتَيْبَةَ اسْمُهُ حَتَّى بَنَ هَكَذَا

یہ حدیث پاک ہے معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں کو انیسویں کے ناموں کی روایت کی گئی تھی ان کے بعد سے بھی انہیں اسی نام احمد و عابد و بلوی و مراد نے فرمایا ہے تو دانتے، کان اور مایوں ہے۔ مگر بے خبر بے خبر جانے میں (مترجم)

۱۳۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا سَمِعْتُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ إِذَا أَرَادَ بَعْدِي خَيْرًا سَأَلَنِي فَقِيلَ كَيْفَ يَسْأَلُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَوْضَعُ يَمِينَهُ عَلَى قَبْلِ الْمَوْتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ بَابُ مَا جَاءَ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ

۱۴۔ حَدَّثَنَا بُدَّةٌ بْنُ نَافِعٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَدِّهِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَعْدِي شَيْءًا فَقَالَ أَعْمَرُ ابْنُ كَيْفَ قَالَ اللَّهُ الْبَعِيرُ أَجْرَبُ الْحَشَفَةِ بِكَ بَنِي فَيُجْرَبُ إِلَّا يَكُ كُلُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَجْرَبُ إِلَّا قَوْلُ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ خَلَقَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ فَكَتَبَ حَيَاتَهَا وَرِثَتَهَا وَمَصْدَرَهَا فَرَفِي الْبَابِ

شعبہ ساسی کے محرم معنی روایت بیان کی التبت اس نے رہی ہے ایکن علوم
مر کے حملے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے شعبہ الہند
کی روایت بحیرہ نام تہذیب کے ہندیک لکھ کہ حدیث کے زباہ منیع ہے اسطرح
نئی روایتوں نے مخصوصہ در رہی کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
حدیث روایت کی ہے اور اس میں منہ رسل عیس ہے اہل روایت کے میں جس
دیکہ کوہ کہتے ہوئے سنا کہ بعضی میں حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

موت اپنے مقررہ مقام پر آتی ہے

حضرت مطہر بن حکام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا حبیب اللہ تعالیٰ
کسی شخص کے لیے کسی مقام پر موت لکھ دینا ہے تو
وہاں اس کے لیے کوئی ضرورت پیدا کرتا ہے۔

اس باب میں ابو خزہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث تھیں غریب ہے اور ہمارے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطر بن عکام کی اس حدیث کے سوا کوئی دوسری روایت معروف نہیں۔ ہم سے محمود بن غیلان نے اور ان سے مؤمل اور ابو داؤد حضری نے سفیان کی روایت اسی کے ہم معنی بیان کی۔

ابو غزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لیے کسی مقام کو جائے موت قرار دیتا ہے تو اس طرف اس کے لیے کوئی حاجت پہل کر دیتا ہے۔ رزوی کو شک ہے کہ "ایہ حاجۃ" کے الفاظ ہیں یا "بہا حاجۃ" کے الفاظ یہ حدیث صحیح ہے اور ابو غزہ کی صحابیت ثابت ہے۔ ان کا نام سیار بن عبدہ ہے اور ابو الملیح بن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ بن عیہودی

تقدیر الہی کو دم جھاڑا اور دوا نہیں مل سکتی۔

ابو خزامہ کے بیٹے اپنے والد ابو خزامہ سے روایت کرنے

ثُمَّ يَلِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ رُبِّي عَنْ
 شُعْبَةَ عَنْ قَبِيْلِهِ حَدَّثَنِي أَبِي دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
 أَحْمَدَ بْنِ حَدَّادٍ الْكُتَيْبِيِّ وَهَكَذَا رَوَى هَبْرُ
 وَاحِدٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رُبِّي عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رُبِّي يَقُولُ بَلَغَنِي أَنَّ رُبِّي
 بَنِي جَدَائِشَ لَمْ يَكْتُبْ فِي الْإِسْلَامِ كَذِبَةً

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّفْسَ تَمُوتُ حَيْثُ مَا كَتَبَ

١٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

إِنِّي إِسْحَاقُ عَنْ مَطْرُوبٍ بْنِ عُمَرَ مِيس قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَضَى اللَّهُ لِعَبْدٍ
أَنْ تَمُوتَ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ فِيهَا حَاجَةً -

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عَزَّةَ هَذَا أَحَدٌ يَثُ حَسَنٌ
عَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِمَطْرَبِ بْنِ عُمَارٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا أَحَدٌ يَثُ -

١٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا بَكْرٍ أَوَّلَ الْخَفَرِيِّ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ

٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَدْيَنَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ
الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَحْنُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ أَبِي الْمَكِينِ عَنْ أَبِي عَدْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى
اللَّهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ فِيهَا
حَاجَةً أَوْ قَالَ بِهَا حَاجَةً هَذَا أَحَدُ بَنِي حَمِيٍّ
وَأَبُو عَدْرَةَ لَهُ صُحْبَةٌ اسْمُهُ يَسَارُ بْنُ عَبْدِ
وَأَبُو الْمَكِينِ بْنُ أَسَامَةَ اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ أَسَامَةَ
ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْهَذَلِيِّ -

بَابُ مَا جَاءَ لَا تُرَدُّ الرُّقَى وَالِدَّاءُ مِنْ

٢١- حَلَّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ

كَاسْتَفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ مَجْلَأَ ابْنِ أَبِي صَالِيَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَرَأَيْتَ مَا فِي نَسْرَتِي مِمَّا وَدَّ أَنْ تَدْرَأَ عَنْكَ أَدَى وَلَقَاءَ
نَسْرَتِي مَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ تَدْرَأَ اللَّهُ شَيْئًا قَالَ هُوَ مِنْ
تَدْرَأَ اللَّهِ هَذَا أَحَدٌ يَثَلُّ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
الزُّهْرِيِّ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا عَنْ سَفْيَانَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا
أَصَحُّ هَكَذَا أَتَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ -

ہیں ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا
یا رسول اللہ! بتائیے ہم جو دم بھارت و دیا کوئی حفظ ظہنی تدریق
کرتے ہیں کیا یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو ٹال سکتی ہیں۔
آپ نے فرمایا یہ (علاج و تدریق) بھی تقدیر الہی میں سے ہے۔
یہ حدیث ہم صرف زمہری کے حوالے سے جانتے
ہیں کئی راویوں نے اس کو سفیان، زمہری اور ابو خزیمہ کے
مواضع سے روایت کیا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے اور
اسی طرح کئی راویوں نے اس کو زمہری ابو خزیمہ کے واسطے
سے ان کے باپ سے روایت کیا ہے۔

نوٹ: بھارت و دیا کوئی بلور اسباب استعمال کرنا جائز ہے مگر حقیقی ذات باری تعالیٰ سے (مترجم)

فرقہ قدریہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَدَرِ
۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ
بْنُ قُصَيْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيبٍ وَعَبِيٍّ بْنِ نَزَّارٍ
عَنْ نَزَّارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَّاتُ
مِنْ أَمْسَى لَيْسَ لَهَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ
أَلَمْ تَرَ جَنَّتَهُ وَالْقَدَرُ يَكُونُ فِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدٍ
ابْنِ عُمَرَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ هَذَا أَحَدٌ يَثَلُّ
عَنْ غَيْرِهِ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی
ہے رسول کریم علیہ النبیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا یہی
امت کے دو فرقے ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔
ایک فرقہ مرجیہ اور دوسرا فرقہ قدریہ۔

اس باب میں حضرت عمر ابن عمر اور رافع بن خدیج
سے بھی روایات مروی ہیں۔ یہ حدیث حسن
مترجم ہے۔

۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
يُسُفَافٍ سَلَّمَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ
عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ
ابْنُ رَافِعٍ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسُفَافٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ
عَنْ نَزَّارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ -

محمد بن رافع نے دو مختلف طرق سے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی
حدیث روایت کی ہے۔

انسانی خواہشات

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَدَرِ
۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول

اللہ فرم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں جو اللہ تعالیٰ سے ہوتا ہے اسے فرقہ قدریہ کا نظریہ یہ ہے کہ جنہوں کے افعال
خود ان کی اپنی قدرت سے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور ارادے کا اس میں کوئی دخل نہیں ۱۲

قَالَ أَبُو قَتَيْبَةَ وَكَهْنٌ قَتَيْبَةُ تَابُوا الْعَوَامَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَطَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْيَحْيَى
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مُرْسِلًا إِنْ أَدْرَكَ لِي جَنِيهٌ تَسْعَةٌ وَتِسْعُونَ
مَدِينَةً إِنْ أَخْطَأْتُهُ الْمَنَاءُ يَأْذِقُ فِي الْفَنَمِ
حَتَّى يَمُوتَ هَذَا أَحَدُ يَثَحْنُ عَنْ يَبِّ لَا تَغِي
إِلَّا مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ وَأَبُو الْعَوَامِ هُوَ عِمْرَانُ
الْقَطَّانُ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّضَاءِ بِالْفَضْلِ

۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ أَبِي حَمَيْدٍ عَنْ اسْمَعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ
بْنِ أَبِي دَقَاقِصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةٍ
إِنْ أَدْرَكَ رِضَاءٌ بِمَا قَضَى اللَّهُ لَهُ مِنْ سَعَادَةٍ إِنْ
أَدْرَكَ رِزْقُهُ سَعَادَةً اللَّهُ وَمِنْ سَعَادَةٍ إِنْ أَدْرَكَ رِزْقَهُ
بِمَا قَضَى اللَّهُ لَهُ هَذَا أَحَدُ يَثَحْنُ عَنْ يَبِّ لَا تَغِي
مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمَيْدٍ وَيُقَالُ لَهُ أَيْضًا
حَمَادُ بْنُ أَبِي حَمَيْدٍ وَهُوَ أَبُو بَرٍّ هَيْمُ الْمَدَائِنِيُّ
وَلَيْسَ هُوَ بِأَقْوَمِي عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ -

بَابُ

۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو عَاصِمٍ عَنْ
حَبِيبِ بْنِ سُرَيْجٍ الْخَبَرِيُّ الْوَصْفِيُّ قَالَهُ أَنَّ ابْنَ
عَمْرٍو جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنْ فَلَانُ يَفْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ
فَقَالَ لَهُ بَلِّغْنِي أَنَّهُ قَدْ أَخَذَكَ إِنْ كَانَ كَانَ قَدْ
أَخَذَكَ فَلَا تَقْرَأُ مِنْهُ السَّلَامَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي هَذِهِ
الْأَمَةِ أَرْنِي أَمَّةٌ الشُّكُّ مِنْهُ خُسْفٌ أَوْ
صَحْرٌ أَوْ قَذَاتٌ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ هَذَا أَحَدُ يَثَحْنُ
حَسَنٌ صَحِيحٌ عَنْ يَبِّ وَأَبُو صَخْرٍ هُوَ حَمِيدٌ

اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی صورت اس حالت
میں بنائی گئی کہ اس کے پہلو میں نانو سے خواہشات ہیں اگر وہ
روزانہ بھرا ان تمام مٹاؤں سے محفوظ رہے تو بڑھ جائے
میں گر پڑتا ہے یہاں تک کہ اسے موت آجائے
یہ حدیث حسن و صحیح ہے اور ہم اسے صرف
اسے طریق سے ہاتھ ہیں۔ اور ابو العوام سے
نراد عمران القطان ہیں۔

قضاے الہی پر راضی ہونا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی ہونا انسان کی خوش
بختی ہے اور اللہ تعالیٰ سے طلب و غیر کو نہ کرنا
انسان کی بد بختی ہے۔ نیز قضاے الہی پر ناراض ہونا
بھی بد بختی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم
اسے محمد بن ابی حمید کے طریق سے پہچانتے
ہیں انیس ہجری محمد بن ابی حمید بھی کہا جاتا
ہے اور یہ ابراہیم مدنی ہے جو کہ محدثین کے
 نزدیک تو ہی نہیں ہے۔

بدعت مذمومہ

نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس
ایک شخص آیا اور کہا ظلال شخص آپ کو سلام کہتا ہے۔ آپ
نے فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس نے دین میں ایسی نئی
بات پیدا کی ہے جس کی کوئی اصل نہیں اگر ایسا ہے تو
اسے میری طرف سے سلام نہ کہنا کیونکہ میں نے رسول
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس
امت میں یاد فرمایا، میری امت میں راوی کو شک ہے،
زمین میں دھنسا دینا یا پھروں کا مسخ کر دینا اہل قدر میں ہے
یہ حدیث حسن و صحیح غریب ہے اور ابو صخر کا نام حمید

بْنِ زَيْجَادٍ -

بن زیاد ہے۔

فت۔ ہر وہ نئی بات بدعت مذمومہ ہے جس کی اصل کوئی نہ ہو اور اس سے ترک سنت لازم آئے اور اگر اس کی اصل شریعت میں ہے اور وہ اچھا کام ہے تو وہ بدعت حسنہ ہے۔ علمائے بدعت کی پانچ قسمیں کی ہیں ایک بدعت واجبہ (۱) بدعت مند بہرہ بدعت حرام (۲) بدعت مکروہ (۳) بدعت مباحہ۔ اس لیے ہر نئی بات کو بدعت مذمومہ نہیں کہا جاسکتا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کو باجماعت تدریج پڑھتے دیکھ کر فرمایا یہ کیا ہے اچھی بدعت ہے (مترجم)

عبد الواحد بن سلیم کہتے ہیں میں مکہ مکرمہ آیا تو میری ملاقات عطاء بن ابی رباح سے ہوئی، میں نے کہا اے ابو قحطافہ اہل بصرہ، تقدیر کے واسطے میں مباحثہ کرتے ہیں انہوں نے کہا اے بیٹے! کیا تو قرآن پڑھ سکتا ہے؟ میں نے کہا "ہاں" (میں نے پڑھا ہے) انہوں نے کہا "سورہ زخرف پڑھو" کہتے ہیں میں نے پڑھا۔ خطروا کتاب المسین انا جعلناہ قدانا عوییا لعلکم تعقلون اللہ رسول کن ب کی قسم ہم نے اسے عربی قرآن بنایا تا کہ تم سمجھو اور یہ ہمارے پاس ام کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں ہے جو بلند اور حکمت بھری ہے، عطاء بن ابی رباح نے کہا کیا تم جانتے ہیں انہوں نے فرمایا وہ ایک کتاب ہے؟ جیسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کر کے سے پہلے لکھ دیا ہے۔ اس کتاب میں ہے کہ فرعون جھمی ہے۔ اور اسکی میں ہے "نبت ید الی لہب ونب" والوہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹیں، عطاء کہتے ہیں پھر میں صحابی رسول ولید بن عبادہ بن صامت سے ملا اور ان سے پوچھا کہ آپ کے والد نے وصال کے وقت کیا وصیت فرمائی؟ انہوں نے فرمایا میرے والد نے مجھے ملکہ فرمایا اسے بیٹے اللہ تعالیٰ سے ڈر اور یہ بات جان لے کہ اگر تو اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اللہ تعالیٰ پر اور ہر شے دشمن کے ساتھ انہی سے متدر ہونے پر ایمان لائے گا اگر تو اس کے خلاف ہو کر جائے تو جہنم میں داخل ہو گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور فرمایا بلکہ قلم نے کہا کیا لکھوں؟ فرمایا تقدیر کو لکھ جو ہو چکا اور جو اب تک ہو گا۔ یہ حدیث عزیز ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے میں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ

۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى الْبُزْجَانِيُّ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيتُ نَاعِبَ الْوَاهِدِ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ يَا أَبَا عَمْرٍاءَ إِنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُولُونَ فِي الْقَدْرِ قَالَ يَا بَنِي أَنْفَرِ الْقُرْآنِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَقْرَأُوا الزَّخْرَفَ قَالَ فَقَرَأْتُ حَمْدَ كِتَابِ الْكَيْسِ ثُمَّ نَاجَعْتُهُمْ قَرَأُوا عَوِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَبَدَأَ فِي أَمْرِ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ قَالَ أَتَدْرِي مَا أَمْرُ الْكِتَابِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ كِتَابٌ كَتَبَهُ اللَّهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاءَ وَرَقِيقَ أَنْ يَخْلُقَ الْأَرْضَ فِيهِ أَنْ فَرَعُونَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَفِيهِ نَبَتْ بَدَأَ الْإِنْسَانُ وَكَبَّ قَالَ عَطَاءُ فَلَقِيتُ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ مَا كَانَتْ وَصِيَّةُ أَبِيكَ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ فِي فَقَالَ يَا بَنِي إِسْرَافِيلَ اللَّهُ دَعَاكُمْ أَتُكُّ أَنْ تَقْبَلُوا اللَّهَ تَوَكَّلُوا بِاللَّهِ وَتُؤْمِنُوا بِالْقَدْرِ وَكُتِبَ خَيْرٌ وَشَرٌّ فَإِنْ مِتُّ عَلَى خَيْرٍ هَذَا دَخَلْتُ النَّارَ وَإِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ فَقَالَ أَكْتُبْ قَالَ مَا أَكْتُبُ قَالَ أَكْتُبُ لِقَاءَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَارِثٌ لِي إِلَى الْأَبَدِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّدْبِ الصَّدِيقِ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْمُقْرِئِ نَاحِيَةُ

علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ
نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے
سے پچاس ہزار سال پہلے تقدیر کو پیدا
فرمایا۔
یہ حدیث حسن صحیح عزیز ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول
قریبی رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر
تقدیر کے بارے میں پوچھا تو یہ آیت نازل ہوئی
”یَوْمَ يَسْجُدُونَ فِي الْمَسَامِ عَلٰی وَجُوْهِهِمْ ذُوْ قُلُوْسٍ
مُّقَرَّبًا كُلُّ شَيْءٍ خَلْقًا بِقَدَرٍ“ (جب دن و رات میں نہ
کے بل جھپٹے جائیں گے باور کیا جائے گا، دوزخ کی آگ
کا مزہ چکھو گے شک ہم نے ہر چیز کو ایک انداز سے
پیدا کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بْنُ شُبَّانٍ رَضِيَ ابْنُ الْخُوَلَاءِ فِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا
عَبْدٍ الرَّحْمَنِ الْحَبَلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ قَدَرًا لِّلَّهِ الْمَقَادِيرُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَزِيزٌ۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ
بَشَّارٍ قَالَا نَاذِرُكُمْ عَنْ سَعْدِيَّ بْنِ الْقَوْرِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْخَزَفِيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْقَدَرِ
لَكَرْتُ هَذِهِ الْآيَةُ يَوْمَ يُسْجَدُونَ فِي النَّارِ
عَلَى وَجُوْهِهِمْ ذُوْ قُلُوْسٍ مُّقَرَّبًا كُلُّ شَيْءٍ خَلْقًا
بِقَدَرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

ابواب فتن

مسلمان کا خون صرف تین باتوں سے
حلال ہوتا ہے

ابو امامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ
تعالیٰ عنہ جس دن گھر میں محصور تھے چھت پر سے جھانک کر
فرمایا ”میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے
ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا
خون صرف ان تین باتوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے سے

أَبْوَابُ الْفِتَنِ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابٌ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ
مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ

۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ نَاحِيًا
بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ
سَهْلٍ بْنِ حَنْظَلَةَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَشْرَفَ يَوْمَ
الْبَدَارِ فَقَالَ اللَّهُ لَكُمْ يَا اللَّهُ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ

مطلال ہوتا ہے۔ نکاح کے بعد زنا کا ارتکاب اسلام کے بعد تہہ ہونا اور ناحق قتل، اس کے بدلے میں قتل کیا جائے۔ اللہ کی قسم! میں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں زنا کا ارتکاب کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کے بعد دین اسلام سے نہیں پھرا اور نہ ہی کسی ایسے شخص کو قتل کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ یہی تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟ ایک روایت کے مطابق سب نے کہا، ہاں آپ صریح فرماتے ہیں۔ اس باب میں ابن مسعود، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کو مروی کیا ہے اور یحییٰ بن سعید ظن اور کئی دوسرے راویوں نے اسے یحییٰ بن سعید سے موقوف روایت کیا ہے مرفوع روایت نہیں کہا۔ یہ حدیث متعدد طریقوں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

جان و مال کا حرام ہونا۔

حضرت سلیمان اپنے والد عمرو بن احوس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آج کو سالن ہے! انہوں نے کہا حج الکبر کا دن ہے۔ آپ نے فرمایا ابے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں اسی طرح حرام ہیں جیسا کہ آج کا دن اس شہر میں حرام ہے! سن لو! انسان کے جرم کا وبال اسی پر ہے۔ سن لو! انسان کے جرم کا وبال نہ اس کی اولاد پر ہے اور نہ باپ پر ہے۔ سن لو! شیطان اس بات سے ہمیشہ کے لیے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہارے اس گھر میں اس کی پوجا کی جائے۔ لیکن تم اپنے چھوٹے چھوٹے اعمال میں اس کی اطاعت کرو گے اور وہ اس پر راضی ہو گا۔

اس باب میں ابو بکر، ابن عباس، جابر اور غنیم بن عمرو وسعدی سے بھی روایات مروی ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور زائدہ نے شیبہ بن عرقہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ اور حماد سے مرفوع شیبہ بن

مُسْلِمًا إِلَّا بِأُحْذِي ثَلَاثًا نِيَّ بَعْدَ إِحْصَائِهِ أَوْ قَتَلَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ أَوْ قَتَلَ نَفْسَ بَنِي حَنِيٍّ فَقَتَلَ بِهَا قَوْلًا مَّا نَزَّ نَبِيٌّ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ وَلَا أَتَدُدُّ مُمْدُّ مَا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقْتَلُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِيكُمْ تَقْتُلُونِي فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَرَفَعَهُ وَرَوَى يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثُ مَوْقُوفٌ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الدِّمَارِ وَالْأَمْوَالِ ۳۱۔ حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ عَنْ شَيْبَةَ ابْنِ عَمْرِو قَدَّاهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَسِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمُ الْحُجَّةِ الْأَكْبَرِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ حَرَمَ يَوْمِكُمْ هَذَا إِنْ يَكْدِرْكُمْ هَذَا إِلَّا لَا يَحْنِي جَانٍ إِلَّا هَلَى نَفْسِهِ إِلَّا لَا يَحْنِي جَانٍ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٍ عَلَى وَالِدِهِ إِلَّا وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آتَى أَنْ يُعْبِدَ فِي بِلَادِكُمْ هَذِهِ أَبَدًا وَلَكِنْ سَتَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فَيَمَّا تَحْقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضَى بِهَا فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَحَدَّثَ لِي ابْنُ عَمِيرَةَ السَّعْدِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى نَائِدُهُ عَنْ شَيْبَةَ ابْنِ عَمْرٍو قَدَّاهُ وَلَا نَعْنَاهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

ثَبِيثُ بْنُ عَمْرٍو قَدَكَ -

بَابُ مَا جَاءَ لِأَخِيهِ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرْوَعَ مُسْلِمًا

۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَبُخَارِيُّ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو إِسْحَاقَ وَثَبِيثُ بْنُ عَمْرٍو وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيهِ وَلَا عِصَا جَدًّا فَمَنْ أَحَدًا عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرَوْهُ هَلْ يَكُونُ مِنَ الْبَائِيسِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَسُكَيْمُ بْنُ هُرَيْرَةَ وَجَعْلَانُ وَكَافِي هَرِيرَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا يَعْنِي مِنَ الْأَمْرِ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ الشَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ لَمْ أَكُنْ صُحْبَةً قَدْ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَاةُ قَبْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّائِبُ بْنُ سَبْعٍ مِائَتِينَ وَابْنُ أَبِي ذَرٍّ وَابْنُ الشَّائِبِ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِشَارَةِ الرَّجُلِ عَلَى أَخِيهِ

بِالْإِشَارَةِ -

۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ الْقَبَائِرِ الْهَمْدَانِيُّ وَأَبُو حَبِيبٍ بْنُ الْحَسَنِ وَأَخِي خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعَمْرٍو وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ يَسْتَعْرِضُ مِنْ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ وَرَوَى أَبُو يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَمَنْ أَذْرَفْتُمْ فَرَسٌ كَانَ أَخَاهُ لِكَيْفِهِ وَأَوْفَاهُ -

عزائد کی روایت سے جانتے ہیں۔

کسی مسلمان کو ڈرانا جائز نہیں

عبداللہ بن سائب بن یزید اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی لاشی کھینٹے ہوئے حقیقتاً نہ دے پس جو شخص اپنے بھائی کی لاشی لے لو اسے چاہیے کہ واپس کر دے اس باب میں ابن عمر و سلیمان بن سرد و جعدہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی حدیث سے جانتے ہیں۔ سائب بن یزید کے لیے صحبت رسول ثابت ہے۔ انہوں نے بچپن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی اور آنکھنور کے دھال کے وقت ان کی عمر سات سال تھی۔ ابو یزید بن سائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ہیں اور انہوں نے حضور سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار کا اشارہ کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص ہتھیار سے اپنے مسلمان بھائی کی طرف اشارہ کرے اس پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ اس باب میں ابو بکر عائشہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے خالد بن خلدیہ کی حدیث سے غریب سمجھی گئی ہے۔ ابوبکر نے محمد بن سیرین کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث موقوف روایت کی ہے اور اس میں یہ الفاظ "اگر تم نے اپنے بھائی کو لاشی کھینٹنے کا اشارہ کیا تو اس کا بھائی بھی ہوا"

ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے بیان کی اور ان سے
حماد بن زید نے ابوب سے نقل کی۔

نگلی تلواری کا تبادلہ ممنوع ہے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نگلی
تلوار لینے دینے سے منع فرمایا۔

اس باب میں ابوبکرہ سے بھی روایت مذکور ہے۔
یہ حدیث حماد بن سلمہ کی روایت سے حسن غریب
ہے۔ ابن لیث نے اپنی حدیث کو بواسطہ ابوالزبیر
جابر اور بنہ الجہنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کیا ہے۔ میرے نزدیک حماد بن سلمہ
کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

صبح کی نماز پڑھنے والا اللہ کی پناہ میں

حضرت ابوسریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مردی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ
کی پناہ میں ہے پس ایسا نہ ہو کہ کسی عمل کی
وجہ سے اللہ تعالیٰ تم پر سے اپنی ذمہ داری
اٹھائے۔

جماعت سے وابستگی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقام
حبارہ میں کھڑے ہو کر میں خطبہ دیا آپ نے ارشاد فرمایا اے
لوگو! میں تمہارے درمیان اس طرح کھڑا ہوں جس طرح ہمارے
درمیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے
فرمایا میں تمہیں اپنے صحابہ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں پھر
ان لوگوں کے بارے میں جو ان سے متصل ہیں پھر وہ جو ان
سے متصل ہیں صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین پھر بھوٹ

۳۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ

۳۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ

بَابُ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ

۳۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ

بَابُ فِي لزوم الجماعة

۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ

يُسْتَعْتَقُ هَذَا إِلَّا لَا يَخْلُونَ مَا جَلَّ بِأَمْرِهِ إِلَّا كَانَ
ثَابِتُهُمَا الشَّيْطَانُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَرَأَيْتُمْ كَمْ
وَالْفَرَقَةُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنْ
الْإِنْسَانِ مَنْ أَرَادَ يَجْمُوعَةَ الْجَمْعَةِ فَلْيَلْزِمُوا
الْجَمَاعَةَ مَنْ سَرَتْهُ حَسَنَةٌ وَسَلَوَتْهُ سَيِّئَةٌ
فَذَرِكُوا الْمُؤْمِنِينَ هَذَا أَحَدُ يَثُ حَسَنٌ خَرَابٌ
مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْفَةَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ
مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ تَارْفِيعٍ الْبَصْرِيُّ ثنا
الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثنا سُلَيْمَانُ الْمَدَنِيُّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ أَلْقَى الْجَمْعَ أُمِّي
أَوْ قَالَ أُمِّهُ مُحَمَّدٌ عَلَى ضَلَالَةٍ وَبِكَ اللَّهُ عَلَى
الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَدَّ شِدَّتِي إِلَى الشَّارِ هَذَا أَحَدُ
غَرَابِيبِ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسُلَيْمَانُ الْمَدَنِيُّ
هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ وَفِي الْبَابِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى ثنا عَبْدُ اللَّهِ الرَّزَاقِيُّ
ثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِمٍ مَنِ مَعْمُورٍ عَنِ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ اللَّهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ هَذَا أَحَدُ
غَرَابِيبِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا
مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الْعَذَابِ إِذَا لَمْ
يُعْلَمِ الْمُنْكَرُ

۴۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
ثَنَا تَمِيمُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ

عام ہو جائے گا یہاں تک کہ قسم لے بغیر لوگ نہیں کھائیں گے
اور بلا طلب شہادت شہادت دیں گے۔ آگاہ رہو! کوئی
شخص جب کسی عورت کے ساتھ علیحدگی میں ہوتا ہے تو وہاں
فرسہ شیطان ہوتا ہے۔ جماعت کو لازم پکڑو اور علیحدگی سے
بچو کیونکہ شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ دو آدمیوں سے دور رہتا
ہے۔ جو شخص جنت کا وسط چاہتا ہے اس کے لیے جماعت واجب
لازمی ہے۔ جس کو نیکی سے سوت ہو اور برائی کا ارتکاب برہمنوں ہو
وہی یمن ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے صحیح حسن غریب ہے ابن مبارک نے اسے
محمد بن سوئے سے روایت کیا ہے اور متعدد طریقوں سے یہ حدیث حضرت
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو یا
فرمایا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گمراہی پر جمع نہیں
کرے گا جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست حفاظت
ہے جو شخص جماعت سے علیحدہ ہوا وہ دوزخ میں
داخل ہوا۔ اس طریق سے یہ روایت غریب ہے
اور میرے نزدیک سلیمان مدینی سے مراد سلیمان
بن سفیان ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ کا ہاتھ دھوم جماعت کے ساتھ ہے
یہ حدیث غریب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے ہم اس حدیث کو صرف اسی طریق سے
پہچانتے ہیں۔

برائی کو نہ روکنا نزول عذاب کا باعث ہے

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا اسے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ الْآيَةُ
 اسے ایمان والو! اپنی حفاظت کرو کوئی گمراہ تمہیں
 نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر تم ہدایت پر ہو اور میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب
 لوگ ظالم کو دظلم کرنے، دیکھیں اور اسے دظلم
 سے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو
 عذاب میں مبتلا کر دے۔

اسماعیل بن خالد نے بھی اس کے ہم
 معنی حدیث روایت کی ہے۔

اس باب میں اسطرک ما لہ ام سلمہ، نعمان بن
 بشیر، عبداللہ بن عمر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے
 بھی روایات مذکور ہیں۔ اسی طرح اسماعیل سے
 متعدد راویوں نے مرفوعاً اور موقوفاً حدیث
 نقل کی۔

بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 فرمایا اللہ کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یا تو
 تم ضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے
 یا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے
 عذاب بھیجے پھر تم دعا مانگے تو ہو گے مگر قبول نہ ہوگی۔
 عمرو بن ابی عمر نے سند مذکورہ کے ساتھ
 اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اور یہ
 حدیث حسن ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی
 ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات
 کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت
 قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اپنے امام کو قتل کرو اپنی تلواروں

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
 إِنَّكُمْ تَقْتُلُونَ هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مِنْ ضَلَّ
 إِذَا اهْتَدَىٰ يَتَخَذُوا لِي سَبْعَةً سَبْعَةً سَبْعَةً سَبْعَةً
 عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ إِنَّ النَّاسَ إِذَا سَاءَ أَوَّالُ الظَّالِمِ
 فَكَلِمًا يَأْخُذُوا عَلَىٰ يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ تُعَذِّبَهُمُ
 اللَّهُ بِعُقَابٍ مِنْهُ۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْبَابِ
 قَالَتْ وَأَمَّا سَكَنَةُ وَالْعُمَانُ بْنُ الْبَابِ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَ يَفْقَهُ هَكَذَا أَرَضَىٰ عَنْ
 وَاحِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَحْوِ حَدِيثِ يَزِيدَ
 فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَوَقَفَهُ
 بَعْضُهُمْ۔

باب تاجاع فی الامر بالمعروف والنہی

۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَمِّيُّ يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
 عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ
 حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ بِمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ مَا لَكُمْ مِنْ دُونِ
 وَلَقَدْ هَوَّنَ عَنِ الْمَكْرِ أَوْلِيُو شَيْئًا اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ
 عَلَيْكُمْ عَذَابًا أَبْقَىٰ مِنْهُ تَمْلَأُونَهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ
 ۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شُعَيْبُ بْنُ جَعْفَرٍ
 عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَخْرُوجًا هَذَا
 حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ حَسَنٌ۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَمِّيُّ يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
 عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ
 الْأَشْجَلِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ بِمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ مَا لَكُمْ مِنْ دُونِ
 فَكَلِمًا يَأْخُذُوا عَلَىٰ يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ تُعَذِّبَهُمُ
 اللَّهُ بِعُقَابٍ مِنْهُ۔

إِمَامَكُمْ وَتَجَلَّدُوا بِأَسْيَافِكُمْ وَبِرِثْ دُنْيَاكُمْ
ثُمَّ أَمَّا كُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ -

۴۵- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَیْنٍ نَاسِقِيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ
ابْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الْجَنَّةَ لَهَا
يُحْفَنُ بِهِمْ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَعَلَّ فِيهِمْ الْكُكُرُ
قَالَ إِنَّهُمْ يَبْعَثُونَ عَلَى نَبَاتٍ فِيهِمْ هَذَا حَدِيثٌ
عَرَبِيٌّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ مُرِدَى هَذَا الْحَدِيثُ
عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْمُنْكَرِ بِالْبَيِّنَاتِ
بِاللسانِ أَوْ بِالْقَلْبِ

۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو نَافِعَةَ الرَّحْمَنِ بْنُ
مُهَلَّبٍ نَاسِقِيَانُ عَنْ قَبِيصِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَلْحِ بْنِ
يُسُفَّابٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ
الصَّلَاةِ مُرَدَانُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمُرَدَانَ
لَمَّا لَقِيتَ الشُّكَّةَ فَقَالَ يَا قُلَانُ تَرُكْ مَا هُنَاكَ
فَقَالَ أَبُو سُوَيْدٍ أَمَا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مَنْ رَأَى مِنْكُمْ كَرًّا أَوْ لَيْتَ كَرًّا يَسِيْرًا وَمَنْ لَمْ
يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ
ذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ -

بَابُ مِنْهُ -

۴۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاسِقِيَانُ عَنْ أَبِي سَعْدٍ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الثَّعْلَبِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ
الْقَائِمِ عَلَى حَدِّ دِينِ اللَّهِ وَالْمَدِينِ فِيهِ كَمَثَلِ
قَوْمٍ اسْتَحْمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فِي الْبَحْرِ فَأَصَابَتْهُمُ

سے لڑائی کرو اور تمہارے دنیاوی امور شریر لوگوں
کے ہاتھ میں آجائیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا ذکر فرمایا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا شاید ان میں زبردستی
لائے ہوئے لوگ بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا وہ اپنی اپنی
نبیوں پر اٹھانے جائیں گے یہ حدیث اس طریق روایت کے
ساتھ حسن غریب ہے حضرت نافع بن جابر سے بھی یہ حدیث
حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واسطے
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ہاتھ زبانی یا دل سے برائی کو روکنا

طارق بن شہاب کہتے ہیں جس شخص نے
(عید کی نماز سے پہلے خطبے کو ردراج و بارہم روان
تھا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر مردان سے کہا تو نے
سنت کی مخالفت کی ہے، مردان نے کہا اے نکال!
یہ بات اب چھوڑ دی گئی ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ
عنه نے فرمایا اس شخص نے اپنا فرض ادا کر دیا۔
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
”جو شخص برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے اگر اس کی
طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے
تو دل سے روکے (یعنی برا بھلا) اور یہ نہایت ہی کمزور
ایمان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عنوان بالا کا ایک اور باب

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حدود الہی کو
قائم کرنے والے اور ان میں سستی بہتے والوں کی مثال
اس طرح ہے کہ ایک قوم کشتی پر سوار ہوئی اور کشتی
کے اوپر اور نیچے والے حصہ کو باہم تقسیم کر لیا۔ بعض کو

اور پر والا حصہ ملا اور بعض کو نیچے والا۔ نیچے حصے والے
اور پر والے حصے میں جا کر پانی لاتے ہیں تو وہ پانی اوپر
والوں پر گرے لگا۔ چنانچہ اوپر والوں نے کہا ہم تمہیں اوپر
نہیں آنے دیں گے کیونکہ تم ہمیں ایذا پہنچاتے ہو اس پر
نیچے حصے والے کہنے لگے اگر ایسا ہے تو ہم نیچے حصے میں
سوداغ کر کے دریا سے پانی حاصل کریں گے۔ اب اگر اوپر والے
ان کو اس حرکت باز رکھیں تو سب نجات پائیں گے اور اگر نہ
رہیں تو تمام غرق ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جاہر بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا افضل جہاد ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے بے شک رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا جہاد ظالم بادشاہ
کے سامنے کلمہ حق بلند کرنا ہے۔
اس باب میں ابوامامہ سے بھی روایت مذکور ہے۔
یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

امت کے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے تین سوال

حضرت عبداللہ اپنے والد عباس بن امیہ سے روایت کرتے
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نہایت طویل بنا کر
پڑھی صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے قبل آپ نے کبھی
ایسی نماز نہیں پڑھی جیسے آج پڑھی ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ
رعیت اور عورت کی نماز تھی میں نے اللہ تعالیٰ سے اس نماز میں
تین چیزوں کا سوال کیا اللہ تعالیٰ نے دو عطا فرمادیں اور
ایک چیز روک دی۔ میں نے سوال کیا کہ میری امت کو فقط
سے نہ ہلاک کرے اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا میں نے
سوال کیا ان پر کسی غیر قوم سے دشمن مسلط نہ کرے یہ دعا
بھی قبول فرمائی میں نے سوال کیا کہ انہیں ایک دوسرے کا

أَعْلَاهَا وَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ
فِي الْبَعْرِ أَسْفَلَهَا يَصْعَدُونَ فَيَسْتَقْفُونَ الْمَاءَ
فَيَصْبُتُونَ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَقَالَ الَّذِينَ
فِي أَعْلَاهَا لَا تَدْعُكُمْ تَصْعَدُونَ فَتُؤْذُونَنَا
فَقَالَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلَهَا فَإِنَّا نَنْقُصُكُمْ فِي أَسْفَلِنَا
فَتُسَبِّقُنِي فَإِنِ اخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ فَمَنَعُوهُمْ
فَنَجَّوْا جَمِيعًا وَإِنِ تَرَكُوهُمْ غَرَّ شُوا جَمِيعًا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ أَفْضَلِ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدَالٍ عِنْدَ
سُلْطَانٍ جَابِرٍ

۴۸۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مُصْعِبٍ يُؤَيِّدُ نَا اسْمَاعِيلُ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَبَّادَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْمَدَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ مِنْ أَعْلَمِ إِلَهِي كَلِمَةً عَدَالٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ
جَابِرٍ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

بَابُ سُؤَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَلَاثًا فِي أَمْتِهِ

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَبْرِ
ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الثَّعْمَانَ بْنَ مَرْثَدَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ
أَبْنِ الْأَسَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَأَطَالَهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ تَكُنْ تَصَلِّيْهَا قَالِ أَجَلُ
إِلَهِهَا صَلَاةٌ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا
ثَلَاثًا نَا عَطَا فِي ثَلَاثَتَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ
أَنْ لَا يَهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُ
أَنْ لَا يَسْلُطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ وَأَمِنَ عَلَيْهِمْ فَأَعْطَانِيهَا

وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُدِينَ بَعْضُهُمْ بِأَنَّهُ بَعْضُهُ
فَمَنْعَنِيهَا هَذَا أَحَدٌ يَتَحَسَّنُ صَحِيحٌ ذِي الْإِسْنَاءِ
عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدٍ

۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ أَبِي تَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ يُونُسَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ سَأَلَ فِي الْأَرْضِ مَنْ أَرَادَ مَشَارِقَهَا
وَمَغَارِبَهَا وَإِنْ أَتَيْتُ سَيِّبَلَكُمْ مُلْكُهَا نَارِي
لِي مِنْهَا وَأَعْطَيْتُ الْكَثْرَيْنِ الْأَكْثَرَ وَالْأَبْجَحُ
وَرَأَيْتُ سَأَلْتُ رَبِّي لِأَمْرِ أَنْ لَا يَهْلِكُمْ هَاسِنَةُ
عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يَسْطَرَّ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ وَارِثٌ يَسُوِي
أَنْفُسَهُمْ فَيَسْتَبِيحُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ رَأَيْتُ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ
إِنَّكَ كُنْتَ تَضَارُّ نَارًا لَا يَزِيدُكَ رَبِّي أَنْ يَعْطِيَكَ مِثْلَ
أَنْ لَا أَهْلِكُمْ هَاسِنَةُ عَامَّةٍ وَلَا أَسْطَرَّ عَلَيْهِمْ
عَدُوٌّ وَارِثٌ يَسُوِي أَنْفُسَهُمْ فَيَسْتَبِيحُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
لَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ يَنْظُرُهَا أَرَأَيْتَ مَنْ يَبْنِي
أَنْظَرُهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَهْلِكُ بَعْضًا وَبَعْضٌ
بَعْضُهُمْ بَعْضًا هَذَا أَحَدٌ يَتَحَسَّنُ صَحِيحٌ

عذاب دیکھا ہے یعنی باہمی تفرقہ بازی سے منع فرما رہی ہے اسے
رد کر دیا گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت
سعد اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو بیٹھا دیا
تو میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا عنقریب میری حکومت
وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے زمین پسلی گئی مجھے
دو خزانے سرخ اور زرد دیئے گئے ہیں نے اپنے رب سے
امت کے بارے میں سوال کیا کہ انہیں عام قسط سالی سے
ملا کر دکرے اور ان پر ان کے غیرت دشمن کو مسلط کرے جو
ان کو مکمل طور پر نیست و نابود کر دے میرے رب نے فرمایا ہے
محمد! جب میں کوئی نیکو کرتا ہوں وہ وہ نہیں جانتا میں نے میری
امت کے بارے میں دعا کو قبول کیا کہ انہیں عام قسط سے ملا کر
نہیں کروں گا اور وہی ان پر ان کے غیرت دشمنوں کو مسلط کر دے گا
جو ان کو تباہ و برباد کر دیں اگرچہ اطراف عالم سے یا اطراف کے
دوستان سے تمام لوگ جمع کر دیں کو شک ہے جو کران پر حملہ آور ہوں
یہاں تک کہ بعض بعض کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو تباہ
بنائیں گے یعنی باہم قتال ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۔ حدیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ زمین کے مشارق و مغارب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منکشف تھے اور مستقبل میں
ہونے والے واقعات سے آپ کو آگاہ کر دیا گیا تھا چنانچہ آپ نے خبر دی کہ آپ کی امت کہاں تک حکومت کرے گی

اور ہر کس طرح ان میں باہمی جنگ و جدال اور فتنہ و فساد برپا ہوگا (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ فِي الْفِتْنَةِ
۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ
كَأْبِ بْنِ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ
عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْبَزْزِيِّ قَالَ
ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً
فَقَرَّرَهَا قَالَتْ تَكُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ خَيْرِ الْفِتَنِ
فِيمَا قَالَ رَجُلٌ فِي مَا شِئْتَهُ يُوَدِّي حَقَّهَا وَ
يُعِيدُ رُبَّهَا وَرَجُلٌ آخَرُ يَرُدُّ نَفْسَهُ يَخْلِفُ

زمانہ فتنہ کے انسان کا عمل کیا ہو؟
امام مالک بنیز یہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے زمانہ قریب میں بپا ہونے والے ایک فتنہ کا ذکر
فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس فتنہ میں بہتر انسان
کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جو اپنے ہاتھوں میں
رہ کر ان کا حق ادا کرے اور اپنے رب کی عبادت کرے
اور وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی نگام پکڑ کر دشمن کو ڈرائے
اور دشمن اسے ڈرائیں یعنی غیاہد، اس باب میں ام بشر

ابو سعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث مذکورہ طریق سے غریب سے اور اس کو لیث بن ابی سلیم نے طاؤس اور انہوں نے ام مالک ہزیرہ کے واسطے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ایسا فتنہ دیا ہوگا جو تمام عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اس میں قتل ہونے والے دوزخ میں جائیں گے اور اس میں زبان تلواریں سے بھی زیادہ سخت جوگی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے محمد بن اسماعیل کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم زیادہ بن سبیمین گوش سے اس روایت کے سوا کوئی دوسری حدیث نہیں جانتے حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو لیث سے مرفوع اور حماد بن زید سے مسلمہ سے موقوف روایت کیا ہے۔

امانت کا اٹھ جانا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتیں بیان فرمائیں ایک کا تو میں نے مشاہدہ کر لیا اور دوسری بات کی انتظار ہے۔ آپ نے فرمایا امانت لوگوں کے وسط قلوب میں نازل ہوئی پھر قرآن پاک اترتا انہوں نے اُسے قرآن سے سیکھا اور حدیث سے بھی سیکھا پھر حضور نے ہم سے امانت اٹھ جانے کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ایک آدمی ہوا جو گا اور اس کے دل سے امانت نکال لی جائے گی تو اس کا چھوٹا نشان رہ جائیگا پھر وہ حاسنہ میں ہوگا اور اس کے دل سے امانت قبض کر لی جائے گی تو اس کا نشان ایک طرح رہ جائیگا جس طرح ایک بھروسے پاؤں میں نشان پڑ جاتا ہے۔ پھر وہ چھوٹا ہوا کیچھوٹے علاقوں کے اندر کچھ بھی نہیں جوتا اس کے بعد آپ نے ایک کھری لیکر اپنے پائے اندر پر رکھا تو اور فرمایا امانت کی وجہ سے لوگوں کا حال یہ ہوگا لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی بھی امانت کا ادھی نہیں کریگا یہاں تک کہ کہا جائیگا کہ فلاں قبیلے میں ایک شخص میں ہے اور یہاں تک

الْعَدَاوَاتِ يَخُونُونَ فِي الْبَابِ عَنْ أَمْرِ مُبَشِّرٍ
أَيُّ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا رَأَيْنَ عَنَّا هَذَا حَدِيثُ
عَمْرِئِ بْنِ هَذَا الْوَجْهِ دَرَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سَلِيمٍ
عَنْ طَارِئِ عَنْ أَمْرِ مَالِكِ الْبَهْرِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْجَدِيُّ
نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ كَثِيبِ عَنْ طَارِئِ بْنِ
أَبْنِ سَبِيْنٍ كَوْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ الْفِتْنَةُ
تَسْتَلْطِفُ الْعَرَبَ تَسْلَاهَا فِي النَّارِ إِلَّا سَارِقِيهَا
أَشَدُّ مِنَ النَّبِيعِ هَذَا حَدِيثُ عَمْرِئِ بْنِ سَبِيْمٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ لَا نَعْرِفُ لِيَزِيدَ بْنِ
يَعْمَرٍ كَوْشٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ دَرَاهُ حَمَّادُ
ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثِ بْنِ فَزَعَةَ وَدَرَاهُ حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ فَزَعَةَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَمَانَةِ

۵۳۔ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ أَبِي مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ زَيْدِ بْنِ ذُهَبٍ عَنْ حَدَّثٍ يَقُولُ قَالَ ثَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ بَشِيرٌ قَدْرًا لَيْثُ أَحَدُهَا
وَأَنَا أَنْتَلِ الْأَمْرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانََةَ نَزَلَتْ فِي
جَدْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَتْ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ
الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ الشَّكِّ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ
الْأَمَانَةِ فَقَالَ بَنَاءُ الرَّجُلِ الْقَوْمَةَ لَتَقْبِضُ الْأَمَانَةَ
مِنْ قَلْبِهِ فَيُطْلُ أَشْرُهَا مِثْلَ الْوَكْمِ ثُمَّ وَانْزَوَ
لَتَقْبِضُ الْأَمَانَاتُ فَيُطْلُ أَشْرُهَا مِثْلَ الْوَكْمِ فَيُفَرِّجُ
عَلَى رِجْلَيْكَ لَتَقْطَعُ فَمَرَاهُ مُبَشِّرٌ دَرَاهُ لَيْثُ ثُمَّ
ثُمَّ أَخَذَ حَصَاةً قَدْ خَرَجَتْ أَعْلَى رِجْلَيْهِ قَالَ فَيُصِيبُ
النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ لَا يَكَاكُ أَحَدٌ يُؤْذِي الْأَمَانََةَ حَتَّى
يُقَالَ إِنَّ فِي بَيْتِي ثَلَاثِينَ رَجُلًا أَمِينًا وَحَتَّى يُقَالَ

لَرَبِّكَ مَا أَجَلُكَ وَأَظَرُّهُ وَأَعْقَلُكَ وَمَا فِي
 تَكْلِيمِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خُرْدٍ لِي مِنْ ذُرِّيَّتِي
 قَالَ وَلَقَدْ أَتَى عَلَى مَنَ وَمَا أَبَانِي أَيُّكُمْ
 بَايَعَتْ فِيهِ لَوْ أَنَّ كَانَ مُسْلِمًا لَيُودَّتْهُ عَلَى
 دِينِهِ وَلَكِنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا
 لَيُودَّتْهُ عَلَى سَاعِيهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ
 أَبَانِيَكُمْ وَمُكَلِّمًا فَلا تَأْوُلُوا هَذَا حَدِيثًا
 حَسَنٌ حَبِيبٌ

بَابٌ لِيَزَكِّيَنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
 ۵۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 تَابِعَانِ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَنَانِ بْنِ أَبِي سَنَانٍ
 عَنْ أَبِي رَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى حُدَيْنَ بِشَجَرَةٍ لَمْ يَكُنْ
 يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ يُعَلِّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ
 قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا
 لَكُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سُبْحَانَ اللَّهِ هَذَا كَمَا قَالَ قَوْمٌ مُوسَى لِيُجْعَلَ لَنَا
 إِلَهًُا كَمَا لَكُمْ إِلَهُةٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَكُونَنَّ
 سُنَّةً مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَبِيبٌ
 وَأَبُو رَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ رَأَى الْخَلَاءَ بْنَ عَوْنٍ وَ
 فِي الْبَابِ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

بَابٌ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ السَّبَّاحِ

۵۵۔ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنِ
 الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ نَا أَبُو نَضْرَةَ الْعَبْدِيُّ عَنْ
 أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ
 السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السَّبَّاحُ الْإِنْسَانَ وَخَقَّ يُكَلِّمُ
 السَّجْدَ حَدَّثَهُ سَوَاطِلُ وَبِزَالِكُ نُعْلِبُ وَخُبْرُ
 وَخُبْرُ كَمَا حَدَّثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ فِي الْبَابِ عَنْ

کسی کے متعلق کہا جائیگا کہ وہ کس قدر چالاک، عقلمند اور ہوشیار ہے مالا کہ
 اس کے دل میں رانی کے ایک دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا یعنی دنیاوی مالا
 میں ہوشیاری قابل تعریف ہے جاہلی اور بت کم لوگ امانت دار ہوں گے نہ رہیں
 حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں بیشک مجھ پر وہ زمانہ بھی آیا کہ میں اس بات
 کا پروا نہ کرتا کہ اس سے خریدوں اور کس پر بیچوں۔ اگر مسلمان ہوتا تو وہ اپنے
 دین کی وجہ سے غلطی سے دی ہوئی چیز واپس کر دیتا اور اگر یہودی یا عیسائی ہوتا
 تو اپنے غلام کی وجہ سے واپس کر دیتا لیکن آج وہ زمانہ آچکا ہے کہ جس میں مرتکب غلطی
 ہی خرید و فروخت کرتا ہو یعنی اگر مسلمان یا غیر مسلمان ہے کہ یا جنتی ہو یا کفری
 تم ضرور پہلے لوگوں کا طریقہ اپناؤ گے

حضرت ابو رافعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے درود جنس کے
 موقع پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جنس کی طرف تشریف لے جاتے
 ہوئے مشرکین کے ایک درخت کے گز سے جس کو ذات انواء، کہا
 جاتا تھا اور وہ اس کے ساتھ اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ
 عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لیے بھی ان کی طرح کا ذات انواء
 مقرر فرمادیں، آپ نے تعجب کرتے ہوئے سہماں اٹھایا اور فرمایا یہ
 تو ایسا ہی سوال ہے جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ان کی قوم نے
 کیا تھا کہ ہمارے لیے بھی ایسا خدا باندی جیسا ان کے لیے ہے دہر
 حضور نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے
 تم ضرور سلی المثل کا راستہ اختیار کر دے گے، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
 اور ابو داؤد ترمذی کا نام حادث بن سلون ہے۔ اس باب میں حضرت
 ابوسعید خدری و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

درندوں کا کلام کرنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے
 قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ
 درندے انسانوں سے کلام کریں گے حتیٰ کہ انسان سے اس کی
 چابک کی رسی اور جوتے کا تسمہ بھی گنٹھو کرے گا اور اس کی
 دان اسے بتا دے گی کہ اس کے گھر سے باہر جانے کے
 بعد اس کے گھر والوں نے کیا کام کیا۔ اس باب میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے
اور یہ حدیث حسن صحیح عرب ہے۔ اسے قاسم بن فضل کی روایت
سے جانتے ہیں۔ قاسم بن فضل محدثین کے نزدیک ثقہ اور
اماندار ہے۔ یحییٰ ابن سعید اور عبد الرحمن بن ہمدانی کی توثیق کی ہے۔
چنانکہ کا دو ٹکڑے ہو نا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
محمد رسالت میں چاند دو ٹکڑے ہوا تو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اس معجزہ پر گواہ رہو۔ اس باب
میں ابن مسعود انس اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم سے
بھی روایات مذکور ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

زمین کا دھنس جانا

حضرت حذیفہ بن اسید فرماتے ہیں۔ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم، بالا خانہ سے ہماری طرف متوجہ
ہونے والے ایک کمرہ، قیامت کے بارے میں ہم کو
کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا قیامت اسے قبل دس
نشانیاں ظاہر ہوں گی، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا،
یا جوج ماجوج کا ظہور، دابة الارض کا ظاہر ہونا، زمین خفت
ایک خفت مشرق میں، ایک مغرب میں، اور ایک جزیرہ
عرب میں آگ، جو عدن کے گڑھے سے نکل کر لوگوں کو
ہانکے گی یا دفرایا، جمع کرے گی جہاں وہ رات
گزاریں گے وہ بھی گڑھے کی اور جہاں وہ قیلولہ
دوپہر کا آرام کریں گے وہ بھی گڑھے کی۔

عمود بن عیلام نے وکیع کے واسطے سے سفیان سے اسی کے
ہم معنی روایت نقل کی البتہ اس میں والد عثمان کے الفاظ زیادہ ہیں۔
حناد نے بواسطہ ابوالاحوص، فرات قرظی سے وکیع کی
روایت کے ہم معنی نقل کی عمود بن عیلام نے بواسطہ ابو داؤد
طیالسی، شعبہ اور مسعودی سے روایت کیا کہ ان دونوں نے

أَبَى هَمْدَانٌ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَيْرُ بَشَرٍ
غَيْرُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ الْقَدَّامِ
ابْنِ الْفَضْلِ نِعْمَةً مَأْمُونٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ
وَعَقْدَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ تَمِيمٍ
بَابٌ مَّا جَاءَ فِي انْشِقَاقِ الْقَمَرِ
۵۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ
شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَعْبُودٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَا
أَنَسُ بْنُ الْقَعْقَرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَسُولٍ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْحَدِيثَ وَافِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَ
يَحْيَى بْنِ مَطْعِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابٌ مَّا جَاءَ فِي الْخُسُوفِ

۵۷ حَدَّثَنَا أَبُو نَعْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
مَعْبُودٍ نَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثُرَابِ الْقَزَازِ عَنْ أَبِي
الْطَّيِّفِ عَنْ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَشْرَفَ
عَلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
عُورْفَةٍ وَنَحْنُ نَسْتَأْذِنُ السَّاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
تَرَوْا عَشْرَ آيَاتٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا
وَيَأْجُوجٌ وَمَاجُوجٌ وَالْذَائِبَةُ وَفُلُكٌ تُحْسِنُ
خُسُفًا بِالْمَشْرِقِ وَخُسُفًا بِالْمَغْرِبِ وَخُسُفٌ
يَحْزَنُ بَرُّ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنَ
تَسْوِي النَّاسَ أَوْ تُخَفِّرُ النَّاسَ فَنَعْبُدُكُمْ مَعْلُومٌ
حَيْثُ بَاثِرٌ أَوْ يُقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا

۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ
سُلَيْمَانَ نَحْوَهُ وَرَأَيْتُهُ وَالْذَّكَانَ

۵۹ حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا أَبُو الْأَحْوَسِ عَنْ ثُرَابِ
الْقَزَازِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيِّفِيُّ عَنْ شُعْبَةَ

خزات قرآن سے عہدار حسن کی روایت کے ہم معنی حدیث
سنی اور اس میں "الدجال الدخان" (دجال یا دھول)
کے الفاظ زیادہ ہیں۔

شعبہ نے خزات سے ابو داؤد کی روایت کے
ہم معنی حدیث نقل کی اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں اور
دسویں نشانی یا تو ہو اسے جو ان کو سمندر میں پھینک
دے گی یا حضرت جیلے بن مریم کا نزول ہے اس باب
میں حضرت علی، ابو ہریرہ، ام سلمہ اور صفیہ رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اس گھر وایت اللہ شریفہ کی
لاٹائی سے باز ہیں انہیں گے یہاں تک کہ ایک لشکر پر لٹائی
کرے گا اور جب وہ زمین کے ایک چٹیل میدان میں
ہوں گے ان کے اول اور آخر زمین میں دھنساؤں ہانگے
اور درمیان واسے بھی نجات نہیں پائیں گے و حضرت
صفیہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو لوگ اس لشکر میں بادل
تاخواستائے ہوں گے ان کا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ
ان کو ان کی نیتوں پر اٹھائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت کے آخر میں
خسف، سخ اور قذف زمین میں دھنسا دینا، چہروں کا بدل
دینا اور پتھروں کی بارش ہوں گے آپ فرماتی ہیں میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نیک لوگوں کی موجودگی کے باوجود
ہم ہلاک ہوں گے آپ نے فرمایا ہاں جبکہ منق و فحور ظہور
پذیر ہوگا۔ یہ حدیث، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی
روایت سے غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے
جانتے ہیں اور عبد اللہ بن عمر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے
نہیں ایک اور روایت میں ہر جم کے خفق کے بارے میں یحییٰ بن سعید کا بیان ہے۔

وَالْمَسْعُودِي سَمِعَنَا لَدَا نَا الْقَذَارَ لَحْوَحِيْدِيْثِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ قُرَابٍ كَرْدَانِيَّةٍ
الدَّجَالُ أَوَّلُ الدَّخَانِ۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ تَابُوا
الْعَمَّانَ الْحَكَمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرْبِيِّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
قُرَابٍ كَرْدَانِيَّةٍ أَوْ كَرْدَانِيَّةٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قُرْبَانَ
وَالْعَمَّانِيَّةِ أَمَّا يَوْمَ تَطْرُقُ الْمُحَرِّقُ فِي الْبَيْتِ أَوْ
لَدُنْكَ عِيْنِي بِنِ مَرْيَمَ فِي الْبَابِ عَنْ عِيْنِي وَابْنِ
مَرْيَمَ دَائِرَ سَلَمَةٍ وَصِفَتُهُ هَذَا أَحَدُ يَثِ حَسَنٌ
صَحِيحٌ۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمِلَانَ تَابُوا لَعْنِمِ سَنَا
سَفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ
الْمُرَّهِي عَنْ مُسَيْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ صَفِيَّةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يَذْكُرُ النَّاسُ عَنْ عَمْرِو هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى يَغْزُو
جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْتِ أَوْ بِكَيْدٍ أَوْ مِنْ الْأَرْضِ
خَسَفَتْ بِأَنْفُسِهِمْ دَائِرَ هَمٍّ وَكُرْبٍ أَوْ سَطَفَتْ قُلُوبُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ كَرِهَ مِنْهُمْ قَالَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى
فِي أَنْفُسِهِمْ هَذَا أَحَدُ يَثِ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيْبٍ تَابُوا عَنْ أَبِي رَجَبٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْقَاسِمِ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ
خَسَفٌ وَمَسْحٌ وَقَذَاتٌ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَتُهْلِكُنَا فِي هَذِهِ الْقَبَائِلِ هَوْنٌ قَالَ نَعَمْ
إِذَا ظَهَرَ الْخَبْثُ هَذَا أَحَدُ يَثِ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ
عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو تَكَلَّمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
قَبِيلٌ حَقِيقَةٌ۔

بَاب مَا جَاءَ فِي طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا -

۶۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عِزِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ اِبْنِ اَبِي اَبِيهِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ جُنُودًا غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَنْتَ دَرِيْ اَيْنَ شَدَّ هَبْ هَذِهِ قَالَ ثَلُثُ الْاَلْفَةِ دَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاَنْتَ شَدَّ هَبْ لِيَسْتَاذِنَ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قَبِلَتْ لَهَا اَرْطَبُ مِنْ حَيْثُ جَلَسَتْ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَذَلِكَ مَسْتَقَرُّهَا وَقَالَ ذَلِكُمْ فَرَأَوْهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فِي الْبَابِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَايٍ وَحَدَّثَهُ ابْنُ اَسِيْدٍ وَابْنُ مُوسَى هَذَا اَحَدُ يَتِّحَسَنُ صَحِيْحٌ -

سورج کا مغرب سے نکلنا

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں طروب آفتاب کے وقت مسجد میں داخل ہوا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا اے ابو ذر! کیا تو جانتا ہے کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ اپنے رب کے سجدہ کی اجازت لینے جاتا ہے پس اسے اجازت دے دی جاتی ہے گویا کہ ایک وقت اسے کہا جائیگا وہاں سے طلوع کر جہاں سے آیا ہے پس یہ مغرب سے طلوع ہوگا پھر آپ نے آیت پڑھی وَذَلِكَ مَسْتَقَرُّهَا رَیَہ اس کا ٹھکانہ ہے راوی کہتے ہیں یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے۔ اس باب میں صفوان بن عسال، حماد بن اسید، انس اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

یا جوج اور ماجوج کا نکلنا۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (ایک مرتبہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عینے سے بیدار ہوئے آپ کا چہرہ نور کشف تھا آپ نے میں مرتبہ لا الہ الا اللہ والہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، پھر چار اور پھر فرمایا اہل عرب کے لیے اس شر سے خرابی ہے جو قریب آگئی ہے آج کے دن یا جوج اور ماجوج کا سوراخ اتنا کھل گیا ہے۔ آپ نے انگشت شہادت اور انگوٹھے سے دس کا عقد بنا کر اشارہ فرمایا حضرت زینب فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہوں گے مالا لکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں جب نبی شامت زیادہ ہو جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان نے اس میں عمدگی پیدا کی۔ حمید، سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے اس اسناد میں چار غور توں کو یاد رکھا

بَاب مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ -

۶۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُدْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَافِعُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِي اَبِيهِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ رَئِنَبِ بْنِ رَئِنَبِ بْنِ جَحْشٍ قَالَتْ لَسْتُ بِمُحْفِظٍ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْمٍ مُحْمَرًا وَحَمْرُهُ رَهْوٌ يَقُولُ كَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ يَرُدُّهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَلُكُّ الْعَرَبَ مِنْ شِمْرِ قَلْبِ اَشَدَّ بَلِّغَ الْيَوْمِ مِنْ رَأْدِمْ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَمِثْلُ هَذِهِ وَعَقْدًا عَشْرًا قَالَتْ رَئِنَبُ ثَلُثُ يَا رَسُولَ اللهِ اَفَقِيْلَكَ وَذَيْنَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ لَئِنْ اَكْمُرُ الْحَقِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ جَوْدٌ سَفِيَانٌ هَذَا الْحَدِيثُ وَقَالَ الْحَمِيدِيُّ عَنْ سَفِيَانِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَفْظَةَ مِنْ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْاِسْنَادِ

أَدْبَعُ مِنْهُ رَيْبُكَ يَنْتَبِ أَفِي سَلَمَةٍ عَنْ حَبِيبَةٍ
وَهُمَا تَرْبِيَةٌ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
أَمْرِ حَبِيبَةٍ عَنْ رَيْبُكَ يَنْتَبِ جَحْشِ رَيْبِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبِّي مَعْمَرُ هَذَا الْحَدِيثِ
عَنِ الرَّهْزِيِّ وَكَوَيْدُ كُرْفِيهِ عَنْ
حَبِيبَةٍ -

يَا نَبِيَّ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْمَارِ قَةً
۶۵ - حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَا أَبُو كَرِيبٍ عَنِ عِيَاثٍ عَنْ
عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُكُمْ فِي أَهْلِ الدِّينِ
قَوْمٌ أَحَدُهُمْ أَلَسْتُمْ سَعْمَاءُ الْأَحْلَامِ يَقْرَأُونَ
الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِرُونَ كَرَامَتِهِمْ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ
خَيْرِ النَّبِيِّينَ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا
يَمُرُّونَ مِنَ التَّرْمِيَةِ فِي الْبَابِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ سَعِيدٍ وَأَبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى فِي عِلَالِهِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ هُوَ كَرَامَتِ
الْقَوْمِ الَّذِينَ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِرُونَ تَرَاتُيْمَهُمْ
يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّونَ مِنَ التَّرْمِيَةِ
الزَّمِيَّةِ أَمَّا هُمْ الْخَوَارِجُ الْحُرُورِيَّةُ وَغَيْرُهُمْ
مِنَ الْخَوَارِجِ -

زینب بنت ابی سلمہ حبیبہ سے راویہ ہیں اور یہ دونوں
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں رہیں۔ ام حبیبہ
زینب بنت جحش سے روایت کرتی ہیں اور یہ دونوں
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے تھیں۔
سمر نے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا لیکن
اس میں حبیبہ کا ذکر نہیں ہے۔

خارجی گروہ کی نشانی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانے
میں ایک قوم پیدا ہوگی جن کی عمریں کم ہوں گی ابے عقل
ہوں گے قرآن پاک پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے
بچے نہیں اترے گا۔ اعاذ باللہ رسول پیش کریں گے
دین سے ایسے نکلیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے۔
اس باب میں حضرت علی، ابوسعید اور ابوذر رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
اس حدیث کے علاوہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم
ان لوگوں (خارجیوں) کے اوصاف منقول ہیں وہ یہ کہ
وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے بچے
نہیں اترے گا دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے
تیرکمان سے نکل جاتا ہے ان لوگوں سے ضروری اور
دیگر خوارج مراد ہیں۔

نوٹ:- خوارج کا ظہور ہر دور میں مجاورہ مختلف ناموں سے ظاہر ہوئے اور تاقیامت ہوتے رہیں گے جس طرح مشکوٰۃ شریف ائمہ
میں اسی مضمون کی حدیث ہے اور اس میں "لا یزالون یخرجون" درود ہمیشہ ظاہر ہوتے رہیں گے، کے الفاظ ہیں۔ اس دور
کے خوارج کے بارے میں علامہ سید محمد امین المعروف ابن عابد بن شامی، رد المحتار شرح درمختار میں فرماتے ہیں جیسا کہ ہمارے
زمانے میں عبدالوہاب (نجدی) کے متبعین جو نجد سے نکلے اور حرمین شریفین پر حملہ آور ہوئے کہ وہ حبلی کہلاتے ہیں لیکن
ان کے خیال میں صرف وہی مسلمان ہیں اور باقی تمام لوگ مشرک ہیں چنانچہ انہوں نے اس بہانے اہل سنت کا قتل مباح قرار دیا
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت کو توڑا اور ۱۲۴۲ھ میں مسلمانوں کے لشکر کو ان پر کامیابی عطا فرمائی رد المحتار علی الدلائل المختار
جلد ۳، صفحہ ۳۱۰، خوارج کی ایک علامت مشکوٰۃ شریف میں سرمنڈنا بھی بیان کی گئی ہے اس پر مشہور مورخ علامہ ابنی وطلحان کی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں
یہ علامت صرف اس نجدی گروہ میں پائی جاتی ہے اور اس سے پہلے کے خارجیوں میں نہیں تھی (الفتوحات الاسلامیہ جلد ۲، صفحہ ۳۱۰)

مولوی حسین احمد مدنی نے لکھا ہے "محمد بن عبد الوہاب نجد کا ابتدائے تیرھویں صدی میں نجد سے ظاہر ہوا چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اہل سنت و جماعت سے قتل و قتال کیا اور اٹھاب الناقب (مسموم)

کسی کو ناجائز ترین جمع دینا

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَثَرِ

۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ سَأَلْتُكَ لَكَ اللَّهُ مَا تَعْمَلُ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَأَلْتُمْ سَأَلْتُمْ بَعْدِي أَثَرُهُ فَمَا يَدْرَأُ أَحَدٌ تَلَفُوتِي عَلَى الْخَوَاصِّ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ صَحِيحٍ

۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ رُحَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ تَكْفُرُوا سَتُرُونَ بَعْدِي أَثَرُهُ وَأَمْوَارًا تَكْفُرُ بِهَا قَالُوا فَمَا نَأْمُرُ قَالَ أَدْرَأُ إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْأَلُوا اللَّهَ إِلَهِي لَكُمْ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ صَحِيحٍ

بَابُ مَا أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابُهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۶۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ بَن مَوْسَى الْقُرَظِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي نُضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَخْدَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ صَلَاةِ الْعَصْرِ يَنْهَارُ ثُمَّ قَامَ خُطْبًا فَلَمْ يَدْعُ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا أَخْبَرَنَاهُ بِهَ حِفْظُهُ مَنْ حِفْظُهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ فَكَانَ فِيمَا قَالَ إِنْ الدُّنْيَا خَضِرَتْ خُلُوتُ فَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَغْفِرُكُمْ فِيهَا فَمَا ظَنُّكُمْ كَيْفَ تَعْمَلُونَ أَلَا وَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَالْهَوَاَّ النَّسَاؤَ وَكَانَ فِيمَا قَالَ أَلَا لَا تَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةً النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقِّهِ إِذَا أَعْلَمَهُمْ قَالَ ثَبَّتَنِي أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ قَدْ وَدِدْتُ أَنْ يَكُنَا

ایک انصاری نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے ظلال شخص کو حاکم بنایا اور مجھے نہیں بنایا آپ نے فرمایا تم میرے بعد ناجائز ترین جمع دیکھو گے پس صبر کرنا یہاں تک کہ تم حوض دکوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے خبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تم ناجائز ترجیحات اور ناپسندیدہ امور دیکھو گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ میں ان حالات میں کیا کرنے کا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا ان احکام کے حقوق ادا کرو اور اپنے حقوق کے لیے اللہ تعالیٰ سے سوال کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کی ہمیں خبر دی یا در کھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔ آپ نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس میں سے یہ بات بھی ہے کہ شک دینا سرسبز اور میٹھی ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہیں اپنا خلیفہ بنایا پس وہ دیکھتا ہے کہ تم کیا عمل کرتے ہو۔ خبردار! دنیا اور عورتوں سے بچو۔ یہ بھی ارشاد فرمایا۔ خبردار! کسی شخص کو لوگوں کا ڈر۔ حق بات کہنے سے ڈرو کہ جبکہ اس کو اس کا حق ہونا معلوم ہو۔ یہ کہہ کر حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا تو اللہ

ہم نے کئی ایسی باتیں دیکھیں لیکن حق کہنے سے ڈر گئے ہیں
سننے بھی فرمایا مشورہ اور ہر غدار کے لیے قیامت کے دن اس
کی بے وفائی کی مقدار پر جہنم کا ہونگا اور کوئی بے وفائی امام
رعاکم کی عام بے وفائی سے بڑھ کر نہیں اس کا جہنم اس کی
مقدار کے پاس گاڑا جائے گا یہ اس دن جو کچھ ہم نے یاد رکھا
اس میں سے یہ بھی تھا اس لوہا دلاد آدم مختلف طبقات پر
پیدا کی گئی بعض مومن پیدا ہوئے، حالت ایمان پر زندہ رہے
اور مومن ہی مریں گے۔ بعض کافر پیدا ہوئے، حالت کفر پر
زندہ رہے اور کافر ہی مریں گے۔ جبکہ بعض مومن پیدا
ہوئے، مومنانہ زندگی گزاری اور حالت کفر پر رخصت ہوئے
اور بعض کافر پیدا ہوئے، کافر زندہ رہے اور مومن ہو کر مریں
بعض وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آتا ہے جلدی ختم ہو جاتا ہے اور بعض
کو جلدی غصہ آتا ہے جلدی ختم ہوتا ہے تو یہ اس کا بدلہ ہے
من لو ان میں سے بعض کو جلدی غصہ آتا ہے دیر سے اترتا ہے
من لو ان میں سے بہتر وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلدی
ختم ہو جائے اور برے وہ ہیں جن کو جلدی غصہ آئے دیر سے
زائل ہو خبردار بعض لوگوں کا مین دین اچھا ہے بعض مانگتے تو
اچھی طرح ہیں لیکن ادائیگی میں اچھے نہیں۔ بعض ادا کرنے میں
اچھے ہیں لیکن مانگنے میں اچھے نہیں یہ اس کا بدلہ ہے آگاہ رہو!
بعض لوگ لینے اور دینے دونوں میں برے ہیں من لو ان میں
دین اچھا ہے وہ بہتر انسان ہیں اور جن کا لین دین اچھا نہیں وہ برے
لوگ ہیں من لو! غصہ انسان کے دل کی ایک چنگاری ہے کیا تم نے
اس کی آگمیں کی مٹی اور گردن کی بھولی ہوئی رنگوں کو نہیں دیکھا
پس جسے غصہ آئے اسے زمین پر لیٹ بانا چاہیے، البوسیدہ خدہ ری
رمی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سورج کی طرف دیکھنے لگے کہ آیا کچھ باقی رہ
گیا ہے یا غروب ہو گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من لو دنیا کا
باقیمانہ اگر دیر سے ہوئے وقت کے مقابلے میں استا ہی ہے جتنا اس دن کا
باقی حصہ گزرے ہوئے حصے کے مقابلے میں ہے۔ یہ حدیث حسن ہے
اس باب میں مغیرہ بن شعبہ، ابو زید بن اخطب، احمد بن حنبل اور ابو یوسف

أَشْيَاءَ مِنْهُمْ لَنَا وَكَانَ فِيهَا قَالَ أَلَا إِنَّهُ يُنْصَبُ عَلَى
غَادِيهِ لَوْ أَعْرَبُوا لَيَقَامَ بِقَدْرِهِمْ وَلَا
عَدَاةَ أَعْظَمَ مِنْ عَدَاةِ إِمَامٍ عَامَّةٍ يُؤَكَّرُ
لِوَاعِهِ عِنْدَ إِسْتِهِ وَكَانَ فِيهَا حِفْظًا يَوْمَئِذٍ
لَا أَنْ يَنْجِي أَدَمَ خَلْقًا عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى فَيَنْتَقِلُ
مَنْ يُؤَكَّدُ مُؤْمِنًا وَيُجْعَلُ مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا
وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَكَّدُ كَافِرًا وَيُجْعَلُ كَافِرًا وَيَمُوتُ
كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَكَّدُ مُؤْمِنًا وَيُجْعَلُ مُؤْمِنًا
وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَكَّدُ كَافِرًا وَيُجْعَلُ
كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا أَلَا إِنَّ مِنْهُمْ الْبَطِلَ الْغَضَبُ
سِرِّيٌّ وَالنَّفَى وَمِنْهُمْ سِرِّيٌّ الْغَضَبُ سِرِّيٌّ وَالنَّفَى
فِي ذَلِكَ

فِي ذَلِكَ أَلَا إِنَّ مِنْهُمْ سِرِّيٌّ الْغَضَبُ سِرِّيٌّ وَالنَّفَى
أَلَا وَخَيْبٌ هُمْ سِرِّيٌّ الْغَضَبُ سِرِّيٌّ وَالنَّفَى وَشَرٌّ
سِرِّيٌّ الْغَضَبُ سِرِّيٌّ وَالنَّفَى أَلَا إِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ
الْقَضَاءِ وَحَسَنَ الطَّلِبِ وَمِنْهُمْ سِرِّيٌّ الْقَضَاءِ وَحَسَنَ
الطَّلِبِ وَمِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَحَسَنَ الطَّلِبِ فَيَذَلُّكَ
فِي ذَلِكَ أَلَا إِنَّ مِنْهُمْ سِرِّيٌّ الْقَضَاءِ وَحَسَنَ الطَّلِبِ
أَلَا وَخَيْبٌ هُمْ الْحَسَنُ الْقَضَاءُ الْحَسَنُ الطَّلِبُ أَلَا وَ
شَرٌّ هُمْ سِرِّيٌّ الْقَضَاءِ سِرِّيٌّ الطَّلِبُ أَلَا إِنَّ الْغَضَبَ
حَمَرٌ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ مَا رَأَيْتُمْ فِي حَمَرَةٍ
وَأَنْتُمْ أَوْ دَاجَةٌ فَمَنْ أَحْسَنُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ
فَلْيَنْتَعِ بِالْأَرْضِ قَالَ وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ إِلَى الشَّمْسِ
هَذَا يَقِي مِنْهَا شَيْءٌ فَقَالَ مَا سُئِلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَنْتَقِ مِنَ الدُّنْيَا فِيهَا
مَضَى مِنْهَا أَلَا كَمَا يَقِي مِنْ يَوْمٍ كُمْ هَذَا فِيهَا
مَضَى مِنْهُ هَذَا أَحَدٌ يَتَحَسَّنُ فِي الْبَابِ عَنْ
الْمَوْحِيَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَابْنُ تَيْمِيَّةٍ أَخْطَبَ وَ
حَدَّثَنَا وَابْنُ مَرْزُومٍ ذَكَرُوا أَنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا ثُمَّ رُبَّمَا هُوَ كَأَنَّ
إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ

إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ

سے بھی روایات مذکور ہیں ان سب کے ذکر کیا کہ ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک ہونے والے تمام واقعات بیان فرمائے۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ماکان و مستقبل میں پیش آنے والے واقعات حتیٰ کہ قیامت تک

بَاب مَا جَاءَ أَنَّهُ تَكُونُ فِتْنَةُ الْقَاعَةِ
فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ

۴۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعِينٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
عَبَّاسٍ عَنْ يَكْبُوتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ
بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي دَقَاقٍ قَالَ
عِنْدَ فِتْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَظْهَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا سَتُكُونُ
فِتْنَةُ الْقَاعَةِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ
خَيْرٌ مِنَ الْمَائِيهِ وَالْمَائِيهِ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي
كَانَ أَفْرَاقَتُ لَنْ دَخَلَ عَلَى بَيْتِي وَبَسَطَ يَدَهُ
إِلَى رِيفَتِي قَالَ كُنْ يَا بَنِي آدَمَ فَرَى الْبَابِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَخُطَّابِ ابْنِ الْأَكْرَبِ وَأَبِي بَكْرَةَ
وَأَبْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي دَاوُدَ وَأَبِي مُوسَى وَ
خُرَيْشَةَ هَذَا أَحَدُ ثَمَثٍ حَسَنٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعْدٍ وَرَأَى
هَذَا إِلَّا سَنَادَهُ رَجُلًا وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ
عَنْ سَعْدِ بْنِ التَّيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ هَذَا الْوَجْهِ

بَاب مَا جَاءَ بِتَكُونُ فِتْنَةُ كَقَطْعِ اللَّيْلِ
الْمُظْلِمِ

۴۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعِينٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ
عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ
الْمُظْلِمِ يُضِيهِ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُضِيهِ كَافِرًا
وَيُضِيهِ مُؤْمِنًا وَيُضِيهِ كَافِرًا وَيُضِيهِ أَحَدًا هُمُ
وَيُضِيهِ بَعْضُ مِنْ الدُّنْيَا هَذَا أَحَدُ ثَمَثٍ
حَسَنٌ

۴۴ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

ایک فتنہ کا ذکر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت
عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خلاف فتنہ کے موقع پر کہا میں گواہی
دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایک
فتنہ پاموگا جس میں بیٹھے والے کھڑے ہونے والے سے، کھڑے
ہونے والا، چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے
سے بہتر ہوگا، کسی نے پوچھا بتائیے! اگر کوئی میرے گھر داخل
ہو اور میری طرف قتل کی نیت سے ہاتھ بڑھائے تو میں کیا
کروں؟ فرمایا تو آدم علیہ السلام کے بیٹے (ہابیل) کی طرح
ہو جا، اس باب میں حضرت ابو ہریرہ و غباب بن ارت،
ابو بکرہ، ابن مسعود، ابو ذر، ابو موسیٰ اور خرشہ رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے بعض
رواۃ نے یہ حدیث بیٹھ بیٹھ بن سعد سے روایت کی
اور اس اسناد میں ایک راوی کا اسناد کیا۔ یہ حدیث
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
بواسطہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ، اس طریق کے
علاوہ بھی مروی ہے۔

اندھیری رات کے ایک ٹکڑے کی طرح کا فتنہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا اندھیری رات کے ایک ٹکڑے کی
مثل فتنہ پاموگا جس میں بیٹھے ایک اعمال میں جلدی کرد،
اس فتنہ میں، ایک شخص صبح کو مسلمان ہوگا شام کو کافر
شام کو مومن ہوگا صبح کافر ہوگا۔ لوگ دنیاوی
عز و سبب کی خاطر دین کا سودا کریں گے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے

الْمُبَارَكِ مَا مَعَهُ عَيْنُ الرَّهْبِيِّ عَنْ هَذَا
الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَكْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قَائِلًا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ
مَاذَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ
الْمُحْزَنِ مَنْ يُؤْخِذُ صَوَابَ الْمُحْزَاتِ يَا مُرَاتٍ
كَاسِبَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةً فِي الْآخِرَةِ هَذَا
حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ بَرْزِيذِ بْنِ
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِتَّانٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ
بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فَنَنْقُطُكَ الْبَيْتُ الْمُظْلِمُ
يُضَيِّعُ الرَّجُلَ فِيهِ مُؤْمِنٌ وَيُضَيِّعُ كَافِرًا وَيُضَيِّعُ
مُؤْمِنًا وَيُضَيِّعُ كَافِرًا يَبْدِئُ أَهْوَاءَ دِينِهِمْ فِي
الدُّنْيَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجُنْدُبٍ
وَالْأَعْمَاقِ بْنِ بَشِيرٍ وَكَافِي مُوسَى هَذَا حَدِيثٌ
عَرَبِيٌّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۴۶۔ حَدَّثَنَا حَالِمْ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَابِعُ عَمْرِو بْنِ
سُكَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ كَانَ يَقُولُ
فِي هَذَا الْحَدِيثِ يُضَيِّعُ الرَّجُلَ مُؤْمِنًا وَمُشْرِكًا
كَافِرًا وَيُضَيِّعُ مُؤْمِنًا وَيُضَيِّعُ كَافِرًا قَالَ يُضَيِّعُ
مُحِبًّا لِلدِّينِ أَخِيهِ وَعَرَضِيَّةً وَمَالِيَّةً وَيُضَيِّعُ
كَافِرًا وَيُضَيِّعُ مُحِبًّا لِلدِّينِ أَخِيهِ وَعَرَضِيَّةً وَمَالِيَّةً
وَيُضَيِّعُ مُشْرِكًا كَافِرًا.

۴۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّلِيُّ تَابِعُ يَزِيدَ
بْنِ عَارُودَ تَابِعُ عَمْرِو بْنِ هَارِثٍ عَنْ
عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلًا يُسْأَلُ
فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَيْنَا أَمْرٌ أَوْ يَمْتَنِعُونََّا حَقًّا
رَبَّنَا لَوْ تَحَقَّقْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ایک رات رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
غیب سے بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ!
آج رات کتنے ہی فتنے اترے اور کس قدر
خزانے امارے گئے۔ کون ہے جو حجروں والیوں
کو جگائے بہت سی عورتیں دنیا میں لباس پہننے والی
آخرت میں تنگی ہوں گی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم علیہ الخیرۃ والسلام نے فرمایا قیامت
پہلے ایک فتنہ ظاہر ہوگا جو اندھیری رات کے
ایک حصے کی طرح کا ہوگا اس میں صبح کے وقت ایک گامی
مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور کوئی شام کو
مومن ہوگا صبح کفر اختیار کرے گا۔ کئی لوگ دنیاوی عزت کی
خاطر دین کو بیچ ڈالیں گے اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ،
ہندب، انعام بن بشیر اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

حضرت حسن اس حدیث کے متن میں فرمایا کرتے تھے۔
صبح کو ایک شخص مومن ہوگا شام کو کفر اختیار کرے گا اور
شام کو مومن ہوگا جبکہ صبح کافر ہو جائے گا فرمایا صبح اپنے
بھائی کے خون عزت اور مال کو حرام سمجھنے والا ہوگا اور
شام کو حلال سمجھے گا۔ شام کو اپنے بھائی کے
خون، عزت اور مال کو حرام سمجھتا ہوگا اور صبح
حلال سمجھے گا۔

حضرت علیہ السلام اپنے والد وائیل بن حجر سے روایت
ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے سنا ایک شخص نے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! بتائیے اگر
ہم پر ایسے حاکم مقرر ہوں جو ہم سے ہمارے حقوق روک
کر رکھیں اور اپنے حقوق کا مطالبہ کریں تو ہم کیا کریں
آپ نے جواب فرمایا تم ان کی بات سنو اور ان کا حکم

مانوان کی ذمہ داری ان پر اور تمہارے فرائض تمہارے
دوسریں۔

قتل

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بعد ایسا زمانہ آنے کا
جس میں علم اٹھ جائے گا اور ہرج نہ زیادہ ہوگا صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ آپ نے
فرمایا قتل۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، خالد بن ولید
اور معقل بن یسار سے بھی روایات منقول ہیں یہ
حدیث مسنن صحیح ہے۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دو درخون رہزی میں عبادت کرنا ایسا (مقبول و محبوب)
ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا۔
یہ حدیث صحیح غریب ہے ہم اسے معقل بن زیاد کی
روایت سے بچاتے ہیں۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری امت میں تلوار رکھ
دی جائے گی تو تا قیامت اس سے نہیں اٹھائی جائے گی
یعنی جب ایک مرتبہ خونریزی شروع ہوگی تو پھر کبھی بھی ختم
نہیں ہوگی یہ حدیث صحیح ہے۔

لکڑی کی تلوار بنانا

حدیث بنت اھلبان بن صلیٰ غفاری فرماتی ہیں،
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کرم، میرے والد کے پاس تشریف
لائے اور انہیں اپنے ساتھ جنگ کی طرف نکلے کامم فرمایا
میرے والد نے جواب دیا مجھے تک میرے غلیل اور آپ
کے چا زاد بھائی نے مجھ سے وعدہ لیا کہ جب لوگوں میں
اختلاف پیدا ہو جائے تو میں لکڑی کی تلوار بنا لوں یعنی جنگ

وَسَلِّمُوا لَكُمْ مَا جَاءَكُمْ هَذَا أَحَدٌ يَثُ حَنَّ صَحِيحٌ

بَاب مَا جَاءَ فِي الْمَدِينَةِ

۸۸ - حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا مِنْ ذُرِّيَّتِكُمْ
أَيَّامًا يَرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيُكْتَفَى فِيهَا الْمَدِينَةُ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمَدِينَةُ قَالَ الْقَتْلُ
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ
وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ هَذَا أَحَدٌ يَثُ حَنَّ صَحِيحٌ

۸۹ - حَدَّثَنَا ثَنَا ثَنَا ثَنَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
الْمُعَلَّى بْنِ زَيْدٍ يَدُّهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُوَّةٍ قُوَّةٌ
إِلَى مُعَقِّلِ بْنِ يَسَارٍ رَدُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْمَدِينَةِ كَبَدُ جُرْعَةٍ
إِلَى هَذَا أَحَدٌ يَثُ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَكِنَّا نَعْرِضُهُ
مِنْ حَدِيثِ الْمُعَلَّى بْنِ زَيْدٍ

۸۰ - حَدَّثَنَا ثَنَا ثَنَا ثَنَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
أَبِي ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا
الشَّيْءُ فِي أُمَّتِي لَمْ يَرْفَعْ عَنْهَا إِلَى بَوْمِ الْقِيَامَةِ
هَذَا أَحَدٌ يَثُ صَحِيحٌ

بَاب مَا جَاءَ فِي رَجَاءِ السَّيْفِ مِنْ خَشَبٍ

۸۱ - حَدَّثَنَا ثَنَا ثَنَا ثَنَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ يَسَّارٍ يَسَّارُ
أَهْلَانِ بْنِ صَفِيٍّ الْغَدَارِيِّ قَالَتْ جَاءَ عَلِيٌّ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ إِلَى أَبِي ثَنَا ثَنَا إِلَى الْخُرُوجِ مَعَهُ فَقَالَ
لَهُ أَبِي أَنْ خَلِّ بِي وَأَبْنِي هَذَا عَهْدِي إِيَّاكَ إِذَا اخْتَلَفَ
النَّاسُ أَنْ أُنْجِيَهُ سَبْعًا مِنْ خَشَبٍ فَقَدْ اخْتَلَفَ

ذکر میں نہیں ہے وہ بنائی ہے لہذا اگر آپ چاہیں تو آپ کے ساتھ
جاؤں گا وہ فرماتی ہیں اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو
چھوڑ دیا اس باب میں محمد بن مسلمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن
غریبہ ہم اسے حسن عبد اللہ بن عبید اللہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے راوی ہیں۔ آپ نے فرمایا دو مرتبہ میں
تم اپنی تلواروں کو نوڑ دینا، چلوں کو کاٹ دینا۔ اور
اپنے گھروں میں بیچہ جانا اور حضرت آدم علیہ السلام کے
بیٹے دابیل کی طرح ہو جانا یعنی اس فتنہ میں حصہ
نہ لینا، یہ حدیث حسن غریبہ ہے اور عبد الرحمن
بن شداد سے مراد ابو قیس اودی ہے۔

علامات قیامت

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں
ایک حدیث سنا تا ہوں جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنی ہے میرے بعد تمہیں کوئی نہیں سنے گا
انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے
ارشاد فرمایا قیامت کی نشانیوں سے ہے علم اٹھ جائیگا
علم غم ہو جائیگا اور جہالت ظاہر ہو جائے گی۔ زنا
عام ہوگا، شراب پی جائے گی، عورتیں زیادہ ہوں گی اور
مرد کم ہوں گے یہاں تک کہ ایک مرد کی لگائی میں پچاس عورتیں ہوں گی
اس باب میں ابو موسیٰ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی
روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ذہیر بن عدی کہتے ہیں ہم حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر
مجاہد بن یوسف کے مظالم کی شکایت کی آپ نے
فرمایا ہر آنے والا سال گزرے ہوئے سال کے

فَإِنْ تَسَمَّيْتُمْ بِأَرْحَمِ رِبِّهِ مَعَكُمْ قَالَتْ فَتَرَكْتُهُ
فَرَفِيَ النَّبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ هَذَا أَحَدُ يَوْمِ
حَسَنٍ غَرِيبٍ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ بَنِي
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ -

۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا
سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا هَمَّامُ بْنُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ جَدَّاهُ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنْ هُكَيْلِ بْنِ
شُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَيْتُورَانِهَا
فِيكُمْ وَتَقْطَعُونَ فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَالزُّمُورَانِهَا
أَجْرَانِ بَيْنَكُمْ وَتَكُونُ أَكَاكِرُكُمْ هَذَا أَحَدُ يَوْمِ
حَسَنٍ غَرِيبٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَرْوَانَ هُوَ
أَبُو قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَشْرَاطِ السَّاعَةِ
۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عِلَّانَ نَا النَّضَرُ بْنُ
سُهَيْلٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَسُوفِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْدُثُ كُفْرُ
أَحَدٍ بَعْدِي أَبَتَهُ سَبْعَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُزْفَعَ الْعِلْمُ وَيُظْهِرَ
الْجَهْلُ وَيَفْشُوا الزُّنَا وَيَشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ الْقَتْلُ
وَيَهْلِكَ الرَّجُلُ حَتَّى يَكُونَ لِحِمْسَيْنِ امْرَأَةٌ فَيَكُونُ
وَاحِدًا وَفِي النَّبِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ هُرَيْرَةَ
هَذَا أَحَدُ يَوْمِ حَسَنٍ غَرِيبٍ -

۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ
قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَشَكَّوْنَا
إِلَيْهِ مَا نَلَقْنَاهُ مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ إِلَّا

مقابلے میں برا ہو گا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک زمین میں اللہ اللہ کہا جاتا ہے قیامت قائم نہ ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

خالد بن سمارث نے بواسطہ حمیدہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی موقوف روایت بیان کی اور یہ پہلی حدیث کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں میں سے زیادہ سعادت مند شخص کینہ ابن کینہ ہوگا۔

یہ حدیث حسن ہے اور ہم اسے عمر بن ابی عمر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین اپنے بکر کے خزانے، سونے اور چاندی کے کی طرح اگلے گی آپ نے فرمایا پورا آئے گا اور کسے گا اس کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا، قاتل آئے گا اور کسے گا اس کی وجہ سے میں نے قتل کیا، قاطع رحم آئے گا اور کسے گا اس کے باعث میں نے راقاب سے قطع تعلق کیا پھر وہ سب اسے چھوڑ دیں گے اور اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرِّمَنْهُ حَتَّى تَلْقُوا مَا تَكُونُ مَعَهُ
هَذَا مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يَفُوتَ
فِي الْأَرْضِ اللَّهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى لِلْخَالِدِ بْنِ
الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْ
وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ

۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ
نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَنْصَارِيِّ
الْأَشْجَلِيِّ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ
السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدُ النَّاسِ بِالْأَنْبِيَاءِ
لَكُمْ بَنُ لَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ رَأَيْنَاهُ نَحْنُ
مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ أَبِي عُمَرَ

۸۸۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ
ابْنُ قُسَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَوَهَّى الْأَرْضَ أَفْكَارٌ كَيْدٌ هَذَا أَمْثَالُ الْأَسْطُرَانِ
مِنْ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيُجْعَلُ السَّارِفُ يَقُولُ فِي
هَذَا أَقْطَعْتُ يَدِي وَيُجْعَلُ الْقَائِلُ يَقُولُ
فِي هَذَا أَقْطَعْتُ وَيُجْعَلُ الْقَاطِعُ يَقُولُ فِي هَذَا
أَقْطَعْتُ رَجَعِي ثُمَّ يَذْهَبُ فَلَا يَأْخُذُ وَنَ
مِنْهُ شَيْئٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَحْنُ
إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

باب -

سامان ہلاکت

۸۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ الْفَرَجِيُّ
بْنُ فَصَّالَةَ أَبُو نَصْرَةَ الشَّامِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
تَعَلَّكَ أُمَّتِي ثَمَنَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَدَلُ
تَيْلَ تَمَاحِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ
دُكُولًا وَالْأَمَانَةُ مُغْنَمًا وَالزُّكُوفُ مَغْنَمًا وَالْحَائِمُ
الرَّجُلُ نَزَّ وَجَنَّتْ وَعَنَى أُمَّةٌ وَبَرَّصِدٌ يَفْعُهُ وَجَعًا
أَبَاهُ وَأَمَّا تَعَلَّتْ الْأَصْرَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ
تَرَعِيهَا الْقَوْمُ أَرَادَ لَهُمْ دَاكِرًا الرَّجُلُ مَخَافَةً
شَرِّهِ وَشَرِّ بَيْتِ الْخَمُورِ وَلَيْسَ الْخَمْرُ يَرُدُّ الْأَصْرَاتَ
الْقِيَانُ وَالْمَعَارِضُ وَلَعَنَ أَرْخَرُ هَذِهِ الْأُمَّةَ لَوْ
فَلَا يَرْتَقِبُونَ عَنْ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرًا أَوْ خُفًّا أَوْ سَخًا
هَذَا أَحَدُ بَيْتِ جَرِيْبٍ لَا تَعْلَمُهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى
بِالْمِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا تَعْلَمُهُ أَحَدٌ دَرَوِي هَذَا
الْحَدِيثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ غَيْرَ الْفَرَجِيِّ
ابْنِ فَصَّالَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ
وَضَعْفُهُ مِنْ قِبَلِ حَقِّقِهِ وَقَدْ دَرَوِي عَنْهُ كَثِيرٌ
وَعَلَيْهِ دَاخِلٌ مِنَ الْأَثْمَةِ.

۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَبِيبٍ نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ
الْمُسْتَلِيمِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رَمِيحِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا اتَّخَذَ الْفَقِيرُ دُكُولًا وَالْأَمَانَةُ مُغْنَمًا وَالزُّكُوفُ
مَغْنَمًا وَتَعَلَّكَ الْفَقِيرُ الْبَدَنَ وَالْأَصْرَاتُ أَمَّا تَعَلَّتْ
رَعِيَّةٌ أُمَّةٌ دَاخِلٌ مَدِينَةٍ وَأَنْصَلَى أَبَاهُ وَكَلَمَ بَنَاتِ
الْأَصْرَاتِ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيلَةَ كَأَسْمُومٍ
وَكَانَ رَعِيَّةُ الْقَوْمِ أَرَادَ لَهُمْ دَاكِرًا الرَّجُلُ

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کرم سے
مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
میری امت پندرہ (برسی) باتوں کو اپنائے گی تو وہ مصائب
میں گھر جائے گی عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں؟
آپ نے فرمایا جب مال غنیمت ذاتی دوست بن جائیگی
امانت مال غنیمت شمار ہونے لگے گی۔ آدمی اپنی بیوی کی بات
مانے گا اور مال کی نافرمانی کرے گا دوستوں سے بھلائی اور
باپ سے برا سلوک کرے گا۔ مسابد میں آوازیں بلند ہوں گی ذلیل
فقرم کے لوگ حکمران بن جائیں گے انسان کی شرارت کے خوف سے
اس کی عزت کی جائے گی شراب پی جائے گی رخصت ہونا جائے گا۔
گالے بجانے والیاں لڑکیاں اور گالے کا سامان دھڑول
میں رکھا جائے گا بعد اسے اذرا امت پہلوں پر پلین طعن
کریں گے۔ اس وقت لوگوں کو سرخ آدمی یا زمین میں
دھنسنے یا پھروں کے منجھ ہونے کا انتظار کرنا چاہیے۔

یہ حدیث عریضہ اور ہم اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صرف
اسی سند کے ساتھ جانتے ہیں۔ نیز یحییٰ بن سعید انصاری سے فرج
بن فضالہ کے سوا کسی دوسرے کی روایت میں معلوم نہیں۔ فرج بن فضالہ
کے بارے میں بعض محدثین نے کلام کیا اور اسے حفظہ کے اعتبار سے
ضعیف قرار دیا۔ ان سے کوئی اور کسی دوسرے امام نے روایت نہیں کی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب مال غنیمت کو ذاتی دوست سمجھا جائے گا امانت
مال غنیمت بن جائے گی دُکُولہ کو تاوان سمجھا جائے گا علم کا
حصول غیر دین کے لیے ہوگا انسان اپنی بیوی کا مطیع اور مال
نافران ہو جائے گا دوست کو قرب اور باپ کو دور رکھے گا،
مسابد میں آوازیں بلند ہونے لگیں گی جیلے کی سرداری ناستو
کے ہاتھ میں آجائے گی ذلیل شخص قوم کا سربر بن جائے گا۔
اور کسی شخص کو اس کی شرسے ڈرتے ہوئے قابل تنظیم سمجھا

مَعَانِي شَرِيَةٍ وَظَهَرَتْ الْقِدَمَاتُ وَالْمَعَارِفُ
وَشَرِيَّتِ الْخُمُورُ وَنَحْنُ اخْوَاهُ هَذِهِ الْأُمَمُ وَأُولَئِكَ
قَلِيلٌ يُقْبَلُونَ عِنْدَ ذَلِكَ رَجَاءُ حَمْرًا وَنَزْلَ لَيْلٍ وَ
خَفَا وَمَسَحًا وَقَدْ قَامَ آيَاتُ تَشَابُعٍ كِنَظَامٍ
بِالْقَطْعِ سَلَكُهُ فَتَشَابُعُ هَذَا أَحَدِيَّتُ غَرِيبٍ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ تَابِعَهُ
ابْنُ عَبْدِ الْقَادِرِ وَبْنُ عَمْرِو بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ
ابْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هَذِهِ الْأُمَمِ
خَفَا وَمَسَحَ وَقَدْ نَقَلْنَا عَنْ جُلٍّ مِنْ
الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَتَى ذَلِكَ قَالَ إِذَا
ظَهَرَتْ الْقِيَامُ وَالْمَعَارِفُ وَشَرِيَّتِ الْخُمُورُ
هَذَا أَحَدِيَّتُ غَرِيبٍ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْسَلًا -

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ

۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ هَبَّاجٍ
الْأَسَدِيُّ الْكُوفِيُّ تَابِعَهُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْمَشِ
تَابِعَهُ ابْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ الْمُسْتَوْدِعِ بْنِ شَدَّادٍ الْفَرَسِيِّ
رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
بُعِثْتُ أَنَا فِي نَفْسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُمَا كَمَا
سَبَقْتُ هَذِهِ هَذِهِ لِأَصْبَعَيْهِ السَّبَابِقَةِ وَ
الْوَسْطَى هَذَا أَحَدِيَّتُ غَرِيبٍ مِنْ حَدِيثِ الْمُسْتَوْدِعِ
ابْنِ شَدَّادٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

ہمارے گمانے والی لوگیاں اور گمانے بچانے کا سامان ظاہر ہوگا شراب
پی جانے لگی اور کچھے، پہلوں پر پٹن کریں گے سوقت اسرخ ہوا، نذرے
زمین میں دھنسنے چھوڑ کے بدلتے، پتھروں کی بارش اور کئی دوسری
نشانیوں کا انتظار کرنا جس طرح ہار کا پرانا دھاگہ ٹوٹنے کی وجہ سے موتی،
سلسلہ وار بھڑکے ہیں، اس باب میں حضرت علی سے بھی حدیث مروی
ہے یہ حدیث مرسلہ اور ہم اس کو صرف اسی سند سے بچاتے ہیں،
عمران بن حصین کہتے ہیں رسول اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا اس امت میں غصہ، سخط اور نفرت
ہوگا ایک مسلمان شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ!
وہ کب ہوگا آپ نے فرمایا جب گمانے والی عورتیں
اور گمانے کا سامان ظاہر ہوگا اور شراب پی جانے لگی
یہ حدیث غریب ہے لہذا اسے امتش نے بواسطہ
عبد الرحمن بن سابط، حضور صلی اللہ علیہ وسلم
سے مرسل روایت کیا ہے۔

قرب قیامت

مستور بن شداد فری سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا میں، قیامت کے ہاں کل قرب بھیجا گیا
ہوں مجھے قیامت سے صرف اس قدر سبقت
ماصل ہے جس قدر اس انگلی یعنی درمیانی
انگلی کو انگشت شہادت پر مائل ہے۔
یہ حدیث، مستور بن شداد کی روایت سے
غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے
بچاتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ قیامت ان دو
راٹھلیوں کی طرح منسل، پیچھے گئے ہیں اللہ مالہ درانی نے
انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا
کہ ان میں سے ایک کی دوسری پر کیا فضیلت ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ترک قوم سے جنگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک
کہ تم اس قوم سے لڑو جن کی جو تیاں بالوں کی
بنی ہوں گی اور اسی طرح قیامت قائم نہ ہوگی تا آنکہ
تم ایسی قوم سے لڑو جن کے چہرے تہہ بہہ ڈال کی
طرح ہوں گے۔ اس باب میں حضرت ابو بکر صدیقؓ، ابراہیم
ابوسعید، عمرو بن قنفل اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کسریٰ کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہیں ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے جب کسریٰ (شاہ ایران)
ہلاک ہوگا اس کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہ ہوگا
اور جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہوگا تو اس کے
بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت
میں میری جان ہے تم ضرور ان کے خزانوں کو اللہ
کے راستے میں خرچ کر دو گے۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

قیام قیامت سے قبل حجاز کی جانب سے آگ نکلے گی

سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں

۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ أَوْدَى أَوْدَى
أَمَّا كَمَا مَعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ أَنَا
وَالسَّاعَةُ كَمَا تَكُونُ وَأَشَارَ الْيُودُ أَوْدَى بِالسَّابَةِ
وَالْيُودِيَّةِ كَمَا فَضَّلَ أَحَدُاهُمَا عَلَى الْآخَرِ
هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ حَسَنٌ حَسْبُهُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِتَالِ الْتُرْكِ

۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَكَافُفِيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
تَقَاتِلُوا قَوْمًا نَعَاهُمْ الشَّعْرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ
حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا كَانَتْ رُجُومُهُمُ الْهَاجِرَ الْمَطْرُوقَ
فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْبَصَرِيِّ وَبُرَيْدَةَ
أَبِي سَعِيدٍ وَعُمَرُ بْنُ تَغْلِبٍ وَمُعَاوِيَةُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ حَسْبُهُ

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا ذَهَبَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ

۹۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
مُفِيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ
وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَشْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ حَسَنٌ حَسْبُهُ

بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارُ مِنْ قِبَلِ الْحِجَازِ

۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَاحْسَنُ بْنُ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مقرب قیامت سے پہلے حضرت موت یا حضور موت کے دریا سے آگے نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم ملک، شام کو لازم پکڑنا وہاں پہلے جانا، اس باب میں حضرت زید بن اسید، انس، ابو ہریرہ اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث عبد اللہ بن عمر کی روایت حسن صحیح غریب ہے۔ جب تک کذاب نہ نکلیں قیامت قائم نہیں ہوگی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب تک تیس کذاب دجال (پیدا) نہ ہوں قیامت قائم نہ ہوگی۔ ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکین سے مل جائیں گے، بت پرستی ہوگی اور امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے سن لو! میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بنو لقیف میں ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ بنی لقیف میں ایک کذاب اور خون بہانے والا شخص ہوگا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ

عنه البغدادی عنی ثنا شیبان عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی قلابہ عن سالی بن عبد اللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة الا من حضر موت او من نحو بصر حضرت موت قبل یوم القیامة یحضر الناس قالوا یا رسول اللہ فما تأمرنا فقال علیکم بالشام فی الباب عن حدیث یحییٰ بن اسید و انس و ابی ہریرہ و ابی ذر هذا حدیث حسن صحیح غریب عن حدیث بن عمر باب ما جاء فی تقوم الساعة حتی یخرب کذابون

۹۸۔ حدیث ثناء محمود بن عیسیٰ نا عبد الوہاب نا معمر بن ہشام بن مکیث عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی یخرب کذابون و یخربون فی بطن ثلاثین کلهم یزعم انه رسول رانا فی فی الباب عن جابر بن سمرہ و ابن عمر هذا حدیث حسن صحیح

۹۸۔ حدیث ثناء قتیبہ نا حماد بن عمار عن ابی قلابہ عن ابی اسماء عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی تکف عن تبارک من امی بالمشرکین و حتی یعبدوا الاوثان و انہ سیکون فی امی ثلاثون کذابون کلهم یزعم انه نبی رانا خاتم النبیین لا ینبی بعدی هذا حدیث حسن صحیح

باب ما جاء فی یقیف کذاب و مبیر ۹۹۔ حدیث ثناء عن بن حجاج نا القطیف بن مؤمن عن شریک عن عبد اللہ بن عاصم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یقیف کذاب و مبیر فی الباب عن اسماء بنت ابی بکر

مہنہ سے بھی روایت ہے۔ عبد الرحمن بن ولید نے شریک سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے یہ حدیث حضرت ابن عمر کی روایت سے حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف شریک کی روایت سے بچاتے ہیں۔ شریک نے عبد اللہ بن عسیم کہا اور اسراہیل نے عبد اللہ بن عسیم کہا۔ کہا جاتا ہے کہ کذاب مراد مختار بن ابو عبیدہ ہے۔ اور قاتل سے مراد حجاج بن یوسف ہے۔ ہشام بن حسان نے کہا شمار کرو حجاج نے کتنے انسانوں کو قتل کیا تو یہ تعداد ایک لاکھ بیس ہزار کو پہنچی۔

تیسری صدی

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا میرے زمانے کے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل پھر وہ جوان سے متصل ہیں۔ پھر ان کے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو موٹا ہونا پسند کریں گے بن بلائے گواہی دیں گے۔ اسی طرح یہ حدیث محمد بن فضیل نے اعمش اور علی بن مدرک کے واسطہ سے ہلال بن سیاف سے روایت کی ہے۔ کئی حفاظ نے اس حدیث کو اعمش کے واسطہ سے ہلال بن سیاف سے روایت کیا اور اس میں علی بن مدرک کا ذکر نہیں ہے۔

عمران بن حصین نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی اور یہ میرے زمانہ کی کہ نزدیک محمد بن فضیل کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ عمران بن حصین کے واسطے سے یہ حدیث کئی طریقوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی

كَأَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ وَائِدٍ نَاشِرُكَ شَحْوَةً هَذَا أَحَدُ يَثُ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ بْنِ عُمَرَ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ وَشَرِيكَ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُصْمَةَ وَيَقَالُ الْكَذَّابُ الْمُخْتَلِئُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ وَالْمُتَبَرِّجُ الْحَجَّاجُ بْنُ يَوْسُفَ نَاشِرُ دَاوُدَ سُكَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمِ بْنِ سُلَيْمٍ نَاشِرُ ثَمَمِيلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ أَحْصَا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا ثَلَاثًا مِائَةً أَلْفًا وَعِشْرِينَ أَلْفًا قَتِيلًا

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُرْبَانِ الثَّالِثُ

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى كَأَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ وَائِدٍ نَاشِرُكَ شَحْوَةً هَذَا أَحَدُ يَثُ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ بْنِ عُمَرَ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ وَشَرِيكَ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُصْمَةَ وَيَقَالُ الْكَذَّابُ الْمُخْتَلِئُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ وَالْمُتَبَرِّجُ الْحَجَّاجُ بْنُ يَوْسُفَ نَاشِرُ دَاوُدَ سُكَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمِ بْنِ سُلَيْمٍ نَاشِرُ ثَمَمِيلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ أَحْصَا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا ثَلَاثًا مِائَةً أَلْفًا وَعِشْرِينَ أَلْفًا قَتِيلًا

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْبٍ نَاشِرُكَ شَحْوَةً هَذَا أَحَدُ يَثُ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ بْنِ عُمَرَ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ وَشَرِيكَ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُصْمَةَ وَيَقَالُ الْكَذَّابُ الْمُخْتَلِئُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ وَالْمُتَبَرِّجُ الْحَجَّاجُ بْنُ يَوْسُفَ نَاشِرُ دَاوُدَ سُكَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمِ بْنِ سُلَيْمٍ نَاشِرُ ثَمَمِيلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ أَحْصَا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا ثَلَاثًا مِائَةً أَلْفًا وَعِشْرِينَ أَلْفًا قَتِيلًا

سے سنا جو شخص زمین میں اللہ تعالیٰ کے بادشاہ کی توہین کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو توہین کا بدلہ دیتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

خلافت کا بیان

سعید بن جہان حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں خلافت تیس سال رہے گی اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔ پھر مجھے حضرت سفینہ نے کہا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ کی خلافت کو غلام کہہ کر کہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت پھر کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کو غلام کہہ دیں ہم نے اس مدت کو تیس سال پایا سعید کہتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ بنی امیہ کا خیال ہے کہ ان میں خلافت ہے تو حضرت سفینہ نے کہا زرقاء کی اولاد چھوٹی کہتی ہے بلکہ وہ برے قسم کے بادشاہ ہیں۔

اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں ان دونوں نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلافت کے بارے میں کوئی تصریح نہیں فرمائی یہ حدیث حسن ہے اور اسے سعید بن جہان سے کئی راویوں نے بیان کیا اور ہم اسے صرف سعید بن جہان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کہا گیا اگر آپ کسی کو خلیفہ نامزد فرمائیں تو کیا ہی اچھا ہے آپ نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیفہ بناؤں تو دشمنیک ہے کیونکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ نامزد فرمایا اور اگر خلیفہ نہ بناؤں تو یہ بھی صحیح ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بائشیں نامزد نہیں کیا۔ اس حدیث میں طویل واقعہ ہے یہ حدیث صحیح ہے اور حضرت ابن عمر سے کئی طرق کے ساتھ مروی ہے۔

تاقیامت خلفاء قریش سے ہوں گے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اهان سلطان اللہ فی الارض اهانہ اللہ ہذا حدیث حسن غریب۔

باب ما جاء فی الخلافۃ

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ نَا أَحْمَدُ بْنُ نُبَاتَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَهَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ مَلَكَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَرٌ قَالَ ابْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُمْ خِلَافَةُ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ وَخِلَافَةُ عُمَرَوُ خِلَافَةُ عُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ أُمَيَّةُ خِلَافَةُ عَلِيٍّ فَوَجَدَ نَا هَا ثَلَاثِينَ سَنَةً قَالَ سَعِيدٌ أَفَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبْغِيَ أُمَّيَّةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْخِلَافَةَ فِيهِمْ قَالَ كَذَبُوا بَنُو الزُّرَّارِ بَلْ هُمْ مَمْلُوكٌ مِنْ شَرِّ الْمَمْلُوكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ قَالَا لَمْ يَغْمَرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخِلَافَةِ شَيْئًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَهَانَ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَبِلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَوْ اسْتَحْلَفْتُ قَالَ إِنْ اسْتَحْلَفْتُ فَقَدْ اسْتَحْلَفْتُ أَبُو بَكْرٍ وَإِنْ لَمْ اسْتَحْلَفْتُ لَمْ يَسْتَحْلَفْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْحَدِيثِ نَصٌّ عَلَى ذَلِكَ لِهَذَا حَدِيثٍ صَحِيحٍ وَفِي رِوَايٍ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ
بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ
أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقِصْرِيُّ نَحْنُ أَخْبَرْنَا
بْنُ الْحَارِثِ كَاشَعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ السَّوْبِغِ
قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدْدِ يُلْقِي
كَانَ قَامًا مِنْ تَرْبِيعَةٍ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ
فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي دَاوُدَ بَلَدَيْنِ قَرِيبَتَيْنِ
أَوْ لَيْسَ لَكِنَّ اللَّهَ هَذَا الْأَمْرُ فِي جَهَنَّمَ مِنَ
الْعَذَابِ عَذَابُهُمْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ
كَمَا نَبَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ قَدْ رُفِعَ وَلَا تَأْكُلُوا الْعَاصِ فِي الْغَيْبِ
وَالْتَوَلَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
وَأَبْنِ مَسْعُودٍ وَحَابِرٍ هَذَا أَحَدُ نَبَاتٍ حَسَنٌ
صَحِيحٌ غَيْرُ نَبَاتٍ

۹۔ احَدٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو زَكْرِيَّا الْخَنَفِيُّ
عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَذْهَبُ الْبَلَدُ إِلَّا بِهَذَا
حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي يُدَالِ جِهَادًا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَيْرُ نَبَاتٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَيْمَةِ الْمُضِلِّينَ
۱۱۔ حَدَّثَنَا ثَقِيبُ بْنُ نَاحٍ عَنْ أَبِي رَيْدٍ عَنْ
الْيُؤْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الشَّامَةِ عَنْ يُونَانَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَكْمَأُ أَخَانٌ عَلَى أُمَّتِي أَيْمَةُ مُضِلِّينَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ
طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ طَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ
مَنْ خَدَّ لَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ هَذَا أَحَدُ نَبَاتٍ
صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَقْدِي
۱۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي سَبَاطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُرَيْشِيِّ

حبيب بن زبیر کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابی
ہزبل کو کہتے ہوئے سنا کہ قبیلہ ربیعہ کے کچھ لوگ حضرت
عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس تھے قبیلہ بکبن وائل
کے ایک شخص نے کہا یا تو قریش رشق و غور سے،
باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ، حکومت ان کے غیر
جمہور عرب کے سپرد کر دے حضرت عمر بن العاص
نے فرمایا تو نے بھوٹ کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قیامت تک غیر
شرعی قریش ہی لوگوں کے حکمران ہوں گے۔
اس باب میں حضرت حمزہ ابن سعود اور جابر رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث حسن صحیح
غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اہل اور دن نہیں جائیں گے قیامت قائم ہوگی، یہاں تک
کہ فلاںوں میں سے ایک آدمی برسرِ اقتدار آئے گا جس کو جہاد کہا
جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

نوٹ: خلافت قریش کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے امام محمد رضا
بریلوی قدس سرہ العزیز کی تصنیف ام الملوک فی اللہ میں قریشی ملبودہ مکتبہ مدنیہ لاہور

گمراہ کن ائمہ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت پر گمراہ
کرنے والے کا ڈر ہے حضرت ثوبان فرماتے ہیں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا میری امت میں سے ایک
جماعت ہمیشہ حق پر اور غالب رہے گی ان کو
چھوڑنے والا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

امام حیدری کا ذکر

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ثَابِتٌ ثَنَا سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ جَحْدَلَةَ
عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبُ
مَنْ جَعَلَ قَوْمٌ أَهْلُ بَيْتِي يُوَاطِعُوا اسْمَهُ اسْمِي وَفِي
الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ وَأَقْرَسَكَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَقَلِيُّ
ثَابِتٌ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ لِي فِي رَجُلٍ
مَنْ أَهْلُ بَيْتِي يُوَاطِعُوا اسْمَهُ اسْمِي قَالَ عَاصِمٌ وَبِأَيِّ
أَبْوَصَالٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ مِنَ الدُّنْيَا
إِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَكُونَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ نَاشِئُهُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ الْعَمِّيَّ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا الصَّدِّيقِ النَّجَّاشِيَّ يَقُولُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْمُخَدَّرِيِّ قَالَ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ نَبِيِّنَا
حَدَّثَنَا ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ
قَالَ إِنَّ فِي أَمْرِ الْمُهَاجِرِ يَخْرُجُ يَبْعَثُ سَمْسًا
أَوْ سُبْعًا أَوْ سَعَةً مِنْ دُشَاكٍ قَالَ ثَنَا وَكَذَا ذَكَرَ
ثَنَا سَفْيَانُ قَالَ فَيَبْعَثُ لِكُلِّ رَجُلٍ فَيَقُولُ يَا
مُهَاجِرُ أَغْطِي أَغْطِي قَالَ فَيَبْعَثُ لَهُ فِي ثَوْبِهِ
مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَثَقُ
مُروى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا الثَّوْرِيُّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ وَأَبِي الصَّدِّيقِ النَّجَّاشِيِّ
يَكُونُ غَيْرُ وَثَقُ قَالَ بَعْضُ بَنِي قَيْسٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي نَزْوِلِ عِيَسَى بْنِ مَرْيَمَ
۱۱۴- حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ ثَنَا لَكْنِثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا
اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ میرے اہلبیت
سے ایک شخص جو میرا ہم نام ہوگا، بادشاہ نہ بن جائے۔
اس باب میں حضرت علی، ابوسعید، ام سلمہ اور حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت
ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے
اہل بیت سے ایک شخص جس کا نام میرے نام جیسا ہوگا
حکمراں ہوگا، عاصم، ابوصالح کے واسطے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے فرمایا: اگر دناس سے ایک دن ہی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے
طول کر دے گا یا تنگ کرے گا، مہدی حکمران ہو جائیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں
ڈر ہوا کہ کہیں حضور علیہ السلام کے بعد نبی باتیں نہ پیدا
ہو جائیں اس لیے ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
بارے میں پوچھا راوی کہتے ہیں آپ نے فرمایا: میری امت
میں ایک مہدی ظاہر ہوگا جو پانچ یا سات یا نو ذریعہ کسی کو
شک ہے، زندہ رہے گا۔ راوی کہتے ہیں ہم نے پوچھا اس
تعداد سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا: سال، مراد ہیں پھر آپ نے
فرمایا: ان کی طرف ایک شخص آئے گا اور کہے گا اے مہدی!
مجھے عطا کیجئے مجھے عطا کیجئے۔ آپ نے فرمایا: پس امام مہدی
اس کے دامن کو اتار بھر دیں گے جتنا وہ اٹھا سکتا ہوگا۔

یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابواسطہ ابوسعید حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام سے کئی طرق کے ساتھ مروی ہے ابوالصدق بن ناجی
کا نام بکر بن عروہ ہے اور بکر بن قیس بھی کہا گیا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ اللہ

میں میری جان سے غریب تم میں، حضرت علیؑ ابن ابی طالب
علیہ السلام اس کے جو انسان کے ساتھ فیصلہ کریں گے
صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ موقوف
کر دیں گے اور اس وقت مال زیادہ ہو جائے گا یہاں تک
کہ اسے کوئی بھی قبول نہ کرے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دجال

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ آپؑ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپؑ نے فرمایا نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ایسا
نہیں آیا جس نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا سو میں بھی
تمہیں اس سے ڈراتا ہوں پھر آپؑ نے اس کی حالت
میان کرتے ہوئے فرمایا شاید اسے میرے دیکھنے
والوں اور میری کلام سننے والوں میں سے بعض لوگ
دیکھ لیں یہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس
وقت ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ آپؑ نے فرمایا اس کی
مثل یعنی آج کی طرح یا اس سے بھی بہتر اس باب میں حضرت
عبداللہ بن بسر، عبداللہ بن مغفل اور ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہم کی روایت سے حسن غریب ہے ہم
اس کو خالد بن عذرا کی حدیث سے جانتے ہیں
ابو عبیدہ بن جراح کا نام عامر بن عبداللہ
بن جراح تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے درمیان
کھڑے ہو کر اللہ کی تعریف کی جس کے وہ لائق ہے،
پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں تمہیں اس سے
ڈراتا ہوں ہر نبی نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا اور
حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے
ڈرایا لیکن میں تمہارے سامنے اس کے بارے میں
ایک ایسی بات کہوں گا جو اس سے پہلے کسی نبی نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ فِي نَفْسِي
بِهِدَايَةٍ كَيْتُوشَكُّ أَنَّ تَنْزِيلَ ذِيكُورِ بْنِ
مَرْيَمَ حَكَمًا مَقْسُطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ
الْخَنزِيرَ وَيَقْضِي الْجُزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى
لَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ هَذَا أَحَدُ نَبِيِّ حَسَنٍ صَالِحٍ

باب ما جاء في الدجال

۱۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْجُمَيْعِيُّ نَا
حَمَّادُ بْنُ سَاحَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ
بْنِ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَّاقَةَ عَنْ أَبِي
عَبِيدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ
بَعْدَ نُوْحٍ إِلَّا قَدْ أَتَاكُمْ دَجَالٌ الدَّجَالُ ذُو
أُتَى أَتَاكُمْ دَجَالٌ ذُو مَوْجَةٍ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكُمْ سَمِعْتُمْ بَعْضُ
مَنْ ذَا بَنِي أَدُسِمَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ
تَقُولُنَا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ مِثْلَهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ غَيْرُهُ
فَرَفِيَ الْبَابُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُشَيْرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَعْقِلٍ وَآبِي هُرَيْرَةَ هَذَا أَحَدُ نَبِيِّ حَسَنٍ
غَرِيبٌ وَنَحْوُ حَدِيثِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ لَا
تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ وَآبُو
عَبِيدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَأْسُهُ عَالِمٌ بِزَعْمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَرَّاحِ
۱۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمِيدٍ نَاعِمَةُ الْوَزَّاقِ نَا
مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ
قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
النَّاسِ فَأَشْفَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ
الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمْ دَجَالًا وَمَا مِنْ
نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَتَاكُمْ دَجَالٌ ذُو مَوْجَةٍ وَلَقَدْ أَتَاكُمْ
نُوحٌ نَوْمَةً وَلَكِنْ سَأْتَلُ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقْنُ
بَنِي لِقَوْمِهِ لَعَلَّكُمْ أَنَّهُ أَغْوَى وَأَنَّ اللَّهَ لَئِنْ

اپنی قوم سے نہیں فرمائی۔ جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔ طبرین ثابت انصاری کہتے ہیں مجھے بعض صحابہ کرام نے یہ خبر دی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دن لوگوں کو ڈراستے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص موت پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا اور دہال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافرا لکھا ہو گا اے وہی پرہیزگار اس کے عمل کو اچھا نہیں کہے گا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کرام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تم سے یہودی لوہیں گے پس تم ان پر مسلط ہو جاؤ یہاں تک کہ بخریکار میں گے۔ اے مسلمان! یہ ہے یہودی جو میرے پیچھے دھچکا ہوا ہے اسے قتل یہ حدیث صحیح ہے۔

دجال کہاں سے نکلے گا

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے ہم سے بیان فرمایا کہ دجال مرز میں مشرق سے نکلے گا جسے خراسان کہا جائے گا۔ اس کے پیچھے ایسی قومیں ہوں گی جن کے چہرے قرہ تہہ دجال کی طرح ہوں گے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس کو عبد اللہ بن قوزب نے بھی ابوالفتح سے روایت کیا اور یہ ابوالفتح کی حدیث سے ہی پہچانی جاتی ہے۔

خروج دجال کی علامات

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ عظیم، فحش، قسطنطنیہ اور خروج

یَا عَدُوَّ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ النَّبَاطِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهْوَ يَحْدُثُ رُفْهُ فَنَفْسُهُ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ كُنْ بَرِيءٌ أَحَدًا مِنْكُمْ رَبُّهُ حَتَّى يَمُوتَ وَأَنَّكَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يُفْرَأُ مِنْ كِرَامَةِ عَمَلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا كَاهِنُ عَمْرِو بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَلَمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقَادَحَكُمْ أَنْ يَمُوتَ فَتَسْلُطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا الْهَرْدِيُّ وَرَأَى فَإِنَّكَ هَذَا أَحَدٌ مِنْكُمْ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنْ آيَاتِ خُرُوجِ الدَّجَالِ ۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا رُوَيْحُ بْنُ عَبَادَةَ نَاسِجِيَّةُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي الْفَتْحِ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضِ بِلَاسُ مِصْرَ يُدْعَى لَهَا خُرَاسَانُ يَتَّبِعُهُ أَقْوَامٌ كَانَتْ دُجُورُهُمُ الْمَجَانِ الْمَطْرَقَةُ وَكَانَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَعَايَةُ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَوْرِبٍ عَنْ أَبِي الْفَتْحِ وَلَا يَخْرُجُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْفَتْحِ بَابُ مَا جَاءَ فِي عِلَامَاتِ خُرُوجِ الدَّجَالِ ۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حُثَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ زَيْنِ

دہال سات زمینوں میں ہوگا۔

اس باب میں مصعب بن جثامہ، عبد اللہ بن بسر، عبد اللہ بن مسعود اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قسطنطنیہ قیام قیامت کے ساتھ فتح ہوگا۔ عمود نے کہا یہ حدیث عزیز ہے اور قسطنطنیہ روم کا ایک شہر ہے جو خروج دجال کے وقت فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ، بعض صحابہ کرام کے زمانے میں بھی فتح ہوا۔

دجال کا فتنہ

نواس بن سحمان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مسحور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دجال کا ذکر فرمایا اس کا ہٹکان اور زامور غیر عادیہ کے اظہار کی وجہ سے، بلندی (دو دنوں) کو بیان فرمایا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ مجوروں کے جہنم کے پاس ہے۔ اس کے بعد ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے واپس لوٹے اور پھر دوبارہ حاضر ہوئے تو آپ نے ہمارے چہروں سے اثر خوف جہان کو فرمایا یہ نہیں کیا ہوا؟ راوی فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے آج صبح دجال کا ذکر فرمایا اس کی سچی دہندی دو دنوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہم نے اسے مجوروں کے جہنم میں خیال کیا۔ آپ نے فرمایا دجال کے علاوہ مجھے تم پر ایک اور بات کا ڈر ہے اگر دجال میری موجودگی میں ظاہر ہوا تو میں تم سے پہلے اس پر دلیل قائم کر دوں گا اور اگر میرے وصال کے بعد ظاہر ہوا تو ایک شخص اس پر حجت پیش کرے اسے

بَيْنَ قَطْنِ السَّكُونِ عَنْ أَبِي بَحْرَةَ صَاحِبِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمَلِّحُمُ الْعَظْمَى وَفُتِمُ الْقُسْطُ طِينَةً وَخُرُوجُ الدَّجَالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُدٍ فِي الْبَابِ عَنِ الْقَصْبِ بْنِ جَدَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسَيْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ ۱۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَابُوتًا وَدَعْنُ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَقِمَ الْقُسْطُ طِينَةً مَعَ قِيَامِ النَّاسِ قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْقُسْطُ طِينَةٌ هِيَ مَدِينَةُ الرُّومِ لَقِمَ عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَالِ وَالْقُسْطُ طِينَةٌ نَدَا فُتِمَتْ فِي رَمَانٍ بَعْدَ أَهْلَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

باب مَا جَاءَ فِي فِتْنَةِ الدَّجَالِ

۱۲۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ تَابُوتًا وَابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَزْدٍ عَنْ جَابِرٍ دَخَلَ حَدِيثٌ أَنَسٍ هَمَّا فِي حَدِيثٍ الْأَخْبَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَزْدٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي جَبْرِ عَنْ أَبِي جَبْرِ عَنْ الْقَوَائِمِ بْنِ سَمْعَانَ الْكَلْبِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ ذَاتَ عَيْنٍ فَخَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَلَمْنَا فِي طَائِفَةِ النَّفْلِ قَالَ نَالَصَرَدْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعْنَا لَيْسَ نَعْرِتُ ذَلِكَ فَمِنَّا ذَكَرَ مَا كُنَّا كُنْزًا قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَالَ فَذَكَرْنَا فَخَفَضْتَ وَرَفَعْتَ حَتَّى ظَلَمْنَا فِي طَائِفَةِ النَّفْلِ قَالَ غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَذْتُ فِي عَيْنِي كُنْزًا أَنْ يَخْرُجَ ذَاكَ

بِذَلِكَ نَأْتِيكُمْ خِجَابَهُ دُونَكُمْ وَمَا نُنْخِرُ
 دَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمَرَ تَارِخًا حَبِيبُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ
 خَلَفَنِي عَلَى كُلِّ مَسْجِدٍ أَنَا شَاكٍ فُطِطَ عَيْشُهُ
 قَارِئُهُ حَبِيبُهُ يَعْقِدُ الْعُرَى بَيْنَ قُطُنٍ فَمِنْ
 دَاوُدَ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ تَوَارِخَ سُورَةِ أَصْحَابِ الْكَلْبِ
 قَالَ يَخْرُجُ مَا بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاتٍ
 يَمِينًا وَشِمَالًا عِبَادَ اللَّهِ الْهَوَا لَنَا بَارِئُ
 اللَّهُ وَمَا كُنْهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرَبِجِلِينَ يَوْمَ مَا يَوْمُ
 كَيْسِيَّةٍ وَيَوْمَ كَنْدَرٍ وَيَوْمَ كَجَمْعَةٍ وَسَارِئِ
 أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قَالَ قُلْنَا بَارِئُكَ اللَّهُ أَرَأَيْتَ
 النَّوْمَ الَّذِي كَانَتْهُ أَكَلَفْنَا نَبِيَّهُ صَلَوةً يَوْمَ
 قَالَ لَا وَفَكُنْ أَتَدْرِي أَنَّهُ لَنَا بَارِئُكَ اللَّهُ
 فَمَا سُرْعَتُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَأَنَّهُ يَنْتَهِزُ
 الرَّجُلُ قِيَامِي الْقَوْمَ فَيَسْأَلُهُمْ فَيَكُونُ بَوْدُهُ
 وَبُرْدُونٌ عَلَيْهِ قَوْلُهُ فَيَنْصَرِفُونَ عَنْهُمْ فَتَتَّبِعُهُ
 أَمْوَالُهُمْ فَيَصْبَحُونَ كَيْسِيَّةً بِأَبْدٍ يَوْمَ شَيْخٍ ثُمَّ
 يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَسْأَلُهُمْ فَيَسْأَلُهُمْ فَيَسْأَلُهُمْ
 رُبُصِدَ ثَوْبَهُ فَيَأْتِي السَّمَاءَ كُنْ تَطِيرُ فَيَطِيرُ
 وَيَأْتِي الْأَرْضَ أَنْ تَنْتَهِزُ فَتَنْتَهِزُ فَتَكُونُ رَحْمَتُهُمْ
 كَأَطْوَلِ مَا كَانَتْ دُرَى وَأَمَّا كَأَخْوَا حُرٍّ أَدْرَجَ
 ضَرَرُهُمَا ثُمَّ يَأْتِي الْخَرْبَةَ فَيَسْأَلُ لَهَا أَخْبَرَ كُنْزِي
 فَيَنْصَرِفُونَ مِنْهَا فَتَتَّبِعُهُ كَيْسِيَّةً سَبِيحَ النَّهْلِ ثُمَّ يَخْرُجُ
 رَجُلًا شَايَا مُمَيَّا شَايَا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ
 جَزَلَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبِلُ بِشَمْلٍ وَجْهَهُ
 لِيُصْعَقَ فَيَكُونُ هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هَبَطَ عَيْشِي بِنَ مَرْجِدٍ
 بِشَرْقٍ دَمِشْقٍ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْشَاءِ وَبَيْنَ مَهْرٍ وَبَيْنَ
 وَأَضْعَا يَدَهُ عَلَى أَجْنَحَتَيْ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأَتْ أَرْضَهُ
 قَطْرًا وَإِذَا رَفَعَهُ تَعَدَّ مِنْهُ جَمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ قَالَ
 وَلَا يَجِدُ بِرَحْمَتِهِ نَفْسَهُ يَعْنِي أَحَدًا لَا مَاتَ قَوْمُهُمْ لَقِيمَهُ

شکست دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف ہے۔
 وہاں جو ان ہوگا، گھنٹہ گئے باہوں اور کھڑی کھجوں والا ہوگا۔
 عبدعزیٰ بن قطن کا ہم شکل ہوگا تم میں سے جو شخص اسے دیکھے ہو کہ یہ
 کے ابتدائی لیاات پر سے پھر آپ نے فرمایا۔ شام اور عراق کے درمیان
 سے نکلے گا اور وہاں ہائیں نہاد پھیلائیگا اسے اللہ کے بند و نبات
 قدم رسول نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ زمین پر کتنی امت
 علیہ السلام آپ نے فرمایا تائیس دن ایک دن سال کی مثل ہوگا ایک دن چھپنے
 کے برابر ایک دن چھپنے کے برابر باقی دن تیس دن کا وہ دن کے برابر ہوگا
 ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! تجھے وہ دن جو سال کے برابر ہو گیا اس
 میں ایک دن کی نماز کافی ہوگی آپ نے فرمایا۔ نہیں بلکہ وقت کا اندازہ لگا
 لینا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! زمین میں اس کی تیز رفتاری کس قدر ہوگی؟
 آپ نے فرمایا۔ ان باہوں کی طرح سب کو ہوا کا کرے جاسے پھر ایک
 قوم کے پاس آئیگا انہیں اپنی طرف بلائے گا لیکن وہ اسے جھٹلا میں گئے
 اور اس کی بات کو رد کر دیں گے وہ اس سے دس لوٹے گا تو ان کے سوال اس کے
 پچھے چل پڑیں گے اور وہ عالی ہاتھ رہ جائیں گے پھر وہ ایک اور قوم کے
 پاس آئے گا انہیں دعوت دیگا وہ قبول کریں گے اور اس کی تصدیق کریں گے
 تب وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دیگا وہ بارش برسانے گا زمین کو
 درخت اگانے کا حکم دیگا وہ درخت اگانے کی رشام کو ان کے ہاتھوں پر
 پڑا کہ ہوسکے اس حالت میں تو میں گے کر ان کے کوہاں بسے کوٹے جوٹے
 اور پھیلے ہوئے اور جن دوہ سے مجھے ہوئے پھر وہ ویران ہوگا اگر گئے گا
 اپنے خزانے نکال دے جب وہ لوٹے گا تو خزانے میں سے پچھے
 شہد کی کھجوں کے دروں کی طرح کثرت کے ساتھ چل پڑیں گے پھر وہ
 ایک بحر پر چولی دارے جو ان کو جا کر تلوے سے اس کے دوزخوں کر دیگا پھر
 اسے پکارے گا تو وہ زندہ ہو کر ہلستا ہوا اس کو جواب دیگا وہ اسی باہوں
 میں مصروف ہوگا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اگلے زور رنگ کا
 جو اپنے ہاتھ مسجد دمشق کے سفید شرفی جنازہ پر اس حالت میں
 اتریں گے کر ان کے ہاتھ دوفرشوں کے بانڈوں پر رکھے ہوں گے
 سب آپ سر نہی کریں گے نظرے پکٹے ہوں گے۔ اور جب راہ پر
 اٹھائیں گے تو توتیوں کی مثل سفید چاندی کے دانے جھڑتے

مَنْكُمْ بَصُورِهِ قَالَ فَيُطَلَّبُهُ حَتَّى يَدْرِكَهُ يَأْتِي
لَهُ كَيْفُؤُهُ قَالَ فَبَلَّغْتُ كَذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ
قَالَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ خُذْ عِبَادِي الَّذِينَ
الْظُّلُمَ فَإِنِّي قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادِي لَا يَدْرِكُونَ لِي وَحْدِي
بِقَاتِلِهِمْ قَالَ وَبَعِثْتُ اللَّهَ بِأَجُورٍ رَمَا خُورٍ وَ
مُحَرِّمًا ذَاكَ اللَّهُ وَهُوَ مِنْ كَرِّ حَدَابٍ يُبْشِرُونَ
قَالَ وَيُمِرُّ أَوْ لَمْ يَمْ يَحْبِرُهُ الْبُخْرِيَّةُ فَيُشْرَبُ
مَا فِيهَا ثُمَّ يَمْزِجُهُمَا الْخَزْمُ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ
بَيْنَهُمَا مَرَّةٌ مَّا ثُمَّ يُسَيِّرُونَ حَتَّى يَلْتَقُوا إِلَى
جَبَلٍ بَيْنَهُمَا الْفَقْدَانِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ
فِي الْأَرْضِ فَمَا نَعْلَمُ فَاكْتُشَفَ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيُرْمَوْنَ
بِقَاتِلِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيُرْجَى اللَّهُ عَلَيْهِمْ لِقَاءَ بَعْضِهِمْ
مُحْضَرًا دَمًا دَرِيحًا صَرَّ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَأَصْحَابُهُ
حَتَّى يَكُونُ رَأْسُ الْقُورِ بَرْمِيذٍ خَيْرًا أَسْمَهُ
مِنْ مَاشِيَةٍ دِينَارٍ لَا حِدَا كَعْرِ الْيَوْمِ قَالَ
فَيُرْعَبُ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ إِلَى اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ
قَالَ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الشَّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ
فَيُصْبِرُونَ فَرَسِي مَوْقِي كَمُوتٍ فَتُسَبِّحُ وَارِحَةً
قَالَ وَبِهِطَ عَيْسَى وَأَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُ مَوْجِعَ
يُشْبِرُ إِلَّا وَقَدْ مَلَكَتْهُ رُحْمُهُمْ وَنَدُّهُمْ وَدَمَاءُهُمْ
قَالَ فَيُرْعَبُ عَيْسَى إِلَى اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ قَالَ فَيُرْسِلُ
اللَّهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَالْمَتَانِ الْبُخْرِيَّةِ فَتَحْمِلُهُمْ
فَتَنْطَرِقُهُمْ بِالْكَفْلِ وَتَسْتَفِيقُ الْأَنْسِلُمُونَ مِنْ
قَبْلِهِمْ وَلَكِنَّ بَعْضَهُمْ خَرَجَ بِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ وَبِئْسَ
اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يَكْسَحُ مِنْهُ بَيْتٌ وَبِئْسَ
وَلَا مَكْدَرٌ قَالَ فَيُعْصِلُ الْأَرْضَ فَيَسْخَرُهَا كَالْوَقْدَةِ
قَالَ ثُمَّ يَقَالُ لِلَّذِينَ أَخْرَجْتُمْ ثَمَرُكَ وَرُدِّي
بِرُكْنَيْهِ فَيَوْمِئِذٍ تَأْكُلُ الْأَعْصَابُ الرُّمَامَةَ
وَيَسْتَفْطُونَ بِفَحْفَحِهَا دِيحًا وَرَأَتْ فِي الرُّسُلِ حَتَّى أَنْ

ہوں گے۔ آپ نے فرمایا جس کا فرنگ آپ کے سانس کی بو پہنچے گی
میر جائیگا۔ اور آپ کے سانس کی بو مدد لگا دیکھ سہتی ہوگی۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام
دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ لڑکے دروازے پر پائیگی
اور قتل کر دیں گے۔ لڑکے شام کا ایک گاؤں یا پہاڑ اسی مانت
میں آپ جتنا اللہ تعالیٰ پاس ہے گا پھر اس کے ذریعہ پھر
اللہ تعالیٰ آپ کو بذریعہ وحی حکم دے گا کہ میرے بندوں
کو کوہ طور پر لے جا کر جمع کر دیں۔ کیونکہ میں ایسی مخلوق کو اتارنے
والا ہوں جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں۔ آپ نے
فرمایا "اور اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج کو بھیجے گا وہ ارشاد فرماتا
کے مطابق ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے فرمایا
ان کے پہلے لوگ بھیرہ طبرہ سے گزر دیں گے اہل اس کا سا پانی
پی جائیں گے پھر جب آخری لوگ گزریں گے کہیں گے شاید یہاں کبھی
پانی ہوا ہو گا پھر وہ چل پڑیں گے یہاں تک کہ وہ بیت المقدس کے
پہاڑ تک پہنچ جائیں گے اور کہیں گے ہم نے زمین والوں کو تو
قتل کر لیا آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں۔ جتنا پھر وہ آسمان کی طرف
تیر سکتیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے تیر خون آؤ اور دسٹ ہو اس پر بھیجے گا
عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی حضور ہوں گے یہاں تک کہ ان
نزدیک دھوک کی دہرے گانے کا سر تھارے آج کے سو
دیناروں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہو گا۔ عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے
رفقاء اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان اور
یا جوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کڑی لٹکا دیکھا یہاں تک کہ وہ سب
یکدم مر جائیں گے۔ جب عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ساتھیوں کے زمین کے
توں کی بدبو اور خون کی دہرے ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں
پائیں گے۔ پھر آپ اور آپ کے ساتھی دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ
ایسی گردن دے اور تلوں کی شل پر ہر سے بھیجے گا جو انہیں اٹھا
کر پہاڑ کے غار میں پنچا دیں گے۔ مسلمان ان کے تیر و تر کش
سات سال تک ملائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جو
ہر گھر اور زمین تک پہنچے گی۔ تمام زمین کو دھوک شیش کی طرح صاف ستھرا

الْبَيِّنَاتِ مِنَ النَّاسِ لِيَكْتَفُونَ بِالْقَحْحَةِ مِنَ الْإِلَهِي
وَأَنَّ الْقَحْحَةَ لِيَكْتَفُونَ بِالْقَحْحَةِ مِنَ الْإِلَهِي وَأَنَّ
الْقَحْحَةَ لِيَكْتَفُونَ بِالْقَحْحَةِ مِنَ الْإِلَهِي وَأَنَّ
كُلَّ ذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا فَحَضَرَ رُوحُ كُلِّ مَوْثِقٍ
وَبُنِيَ سَائِرُ النَّاسِ بَيْنَهُمْ رَجُلُونَ كَمَا يَتَفَارَحُ الْخَمْرُ
فَعَلَيْهِمْ تَقَرُّمُ السَّاعَةِ هَذَا أَحَدٌ يُمِثُّ غَيْرَ يَجْسَنُ
هَؤُلَاءِ لَا يَخْرُجُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ زَيْدٍ نَحْوِ جَابِرٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الدَّجَالِ

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصُّنْعَانِيُّ نَحْوُ
الْمُعْتَمِدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
كَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ عَنِ الدَّجَالِ فَقَالَ أَلَا أَرَأَيْتَ
رَبِّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا أَرَأَيْتَ أَعْوَرَ عَيْنُهُ الْيَمْنَى
كَأَنَّهَا عَيْنُهُ طَائِفًا فِي النَّبَابِ عَنْ مُعْتَمِدٍ عَنْ
حَدَّثَ بَقِيَّةً وَأَبَى هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءُ وَجَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ وَأَبَى بَكْرَةَ وَمَائِسَةَ وَأَبَى رَافِعٍ
مُتَابِينَ وَالْقَلْبَانِ بْنِ قَابِصٍ هَذَا الْحَدِيثُ مُشْتَبَهٌ
صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الدَّجَالَ لَا يَدْخُلُ
شَتَا الْمَدِينَةَ

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ نَحْوُ
يَعْقُوبَ بْنِ هَارُونَ نَحْوُ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَاقِيَ الدَّجَالِ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ الْمَلَائِكَةُ
يَحْمِلُونَهَا كُلَّ يَدٍ خَلْفَهَا الطَّاعُونَ وَلَا الدَّجَالُ
إِلَّا شَتَا اللَّهُ فِي النَّبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَطَائِفَةٍ
بَنَاتٍ قَبِيصٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ

کروے گی پھر زمین سے کہا جانے کا اپنے چل باہر نکال اور اپنی برکتیں
لونا سچا چلے اس دن ایک جماعت ایک آٹھ کھانے کی اور اس کے چھتے
کے سامنے میں بیٹھ گی۔ دو درہم برکت دی جانے گی یہاں تک کہ ایک
اوشی کا دو درہم جماعت ہر کفایت کرے گا ایک قبیلہ ایک گانے کے دو درہم
سے سیر ہو جائیگا اور ایک کسی کا دو درہم ایک چلو نے قبیلہ کیلئے کافی ہوگا
اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ہر قوم کی طرح
کو قتل کرنے کی باقی رہنے والے صورتوں سے گدھوں کی طرح بے پردہ ہم بستر
ہوں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے ہم اسے
صرف حدیث ابن زید بن جابر کی روایت سے چھانتے ہیں۔

دجال کا حملیہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے
فرمایا: سن لو! تمہارا رب کا نا ہونے کے عیب سے پاک ہے
اور سن لو! وہ دجال کا نا ہوگا اس کی دائیں آنکھ
پانی میں تیرتے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔

اس باب میں حضرت سعد احمدی، ابو ہریرہ، اسماء، جابر
بن عبد اللہ، ابو بکر، عائشہ، انس، ابن عباس اور قلثان بن
عامر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے
حسن صحیح غریب ہے۔

دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال
مدینہ طیبہ کے پاس آئے گا اور فرشتوں کو اس کی
حفاظت کرتے ہوئے پاسے گا پس نہ تو طاعون
مدینہ طیبہ میں آسکتا ہے اور نہ ہی دجال۔ انشاء اللہ
اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، طاہرہ بنت قیس،
عجی، اسامہ بن زید اور سمیرہ بن جندب رضی اللہ عنہم سے

بھی روایات منقول ہیں، یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان، یمنی سے اور کفر شترنی ہے۔ بکریوں والوں کے لیے سکون و اطمینان ہے غزادریا دان لوگوں میں ہے جو کھیتوں میں زور زور سے ہلاتے اور گھوڑے رکھتے اور خبریں میں ہستی و حال میں آئے گا اور جب وہ احمد پھاڑ کے پیچھے آئے گا، فرشتے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہاں ہی ہلاک ہو گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام، دجال کو قتل کریں گے

حضرت مجمع بن جباریہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، دجال کو باب لد کے پاس قتل کریں گے۔ اس بات میں عمران بن حصین، طلحہ بن عتبہ، ابو ہریرہ، حذیفہ بن اسید، ابو ہریرہ، کیسان، عثمان بن ابی عاص، جابر، ابو امامہ، ابن مسعود، عبد اللہ بن عمرو، سمرہ بن جندب، نواس بن سمعان، عمرو بن عوف اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

کائنات کا مذاکدہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی نے
اپنی امت کو کانے کذاب سے ڈرایا سن لو! بیشک
وہ کاناسے اور تمہارا رب اس عیب سے پاک ہے

جُنْدَابُ هَذَا أَحَدُ بَنِي صَحْبَةٍ
 ١٢٢٢ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ نَاعِدًا أَبُو زَيْدٍ بْنُ مُحَمَّدٍ
 عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّسَّاسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ الْإِيمَانُ بِهَ أَهْلُ الْكُفْرِ مِنْ قِبَلِ الْخَرِيقِ
 وَالسَّيِّئَةِ لِأَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرِ وَالرِّيَاءِ فِي
 الْقَدَائِمِ أَهْلُ الْخَيْلِ وَأَهْلُ الْوَرَبِ بَنِي السَّيْرِ
 إِذَا جَارِدُوا أَحَدًا صَرَفَتْ الْمَلَائِكَةُ رُجُوعَهُ
 قَبْلَ الشَّامِ وَهَذَا الَّذِي يُقَالُ هَذَا أَحَدُ بَنِي صَحْبَةٍ
 بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ
 الدَّجَالِ

١٢٥. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِلَةَ عَنْ أَبِي شَهَابٍ
أَنَّهُ سَمِعَ عُمَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
يَزِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ أَبِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَدْرِ قَالَ
سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يَقْتُلُ ابْنُ مَرْثَمٍ الدَّخَالَ بِبَابٍ لَدَى قَرْيَةِ الْبَابِ
عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ وَنَافِلَةَ بْنِ قُتَيْبَةَ رَأَيْتُ
بُرَّةَ وَحَدَائِقَةَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَيْسَانَ
وَعُمَرَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ وَجَارِيَةَ ابْنِ أُمَامَةَ وَ
ابْنَ مَسْعُودٍ وَعُمَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ
جُنْدَابٍ وَالتَّوَّاسِيَّ بْنَ مَعْنَانَ وَعُمَرَ بْنَ مَرْثَمٍ
وَحَدَائِقَةَ بْنَ الْيَمَانِ هَذَا أَحَدُ بَنِي صَهْبَةَ -

٤٩٤

١٢٠١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَحْنُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
شُعْبَةَ عَنْ قَعَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَيْءٍ
إِلَّا وَفْدًا أَوْ فَرَادَا أَوْ مَجْمُوعًا أَوْ كَذَّابًا إِلَّا نَدَى

اس رد و جال، کیا نکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو گا۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

ابن صنیاد کا ذکر

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مرج یا عمرہ میں، ابن صیاد میرا ہم مجلس ہوا۔ جب لوگ چلے گئے اور ہم دونوں رہ گئے تو میں اس کے ساتھ تنہا رہ کر ڈرا اور مجھے اس سے ان باتوں کے سبب وحشت ہوئی جو لوگ اس کے بارے میں کہتے تھے۔ جب میں ان لوگوں نے کہا اپنا سامان اس درخت کے پاس رکھ دے۔ ابوسعید کہنے میں اس نے ایک بکری دیکھی تو پرالہ کے پاس کی طرف چل دیا اس کا دودھ دودھ کر میرے پاس لایا اور کھلے لگا اے ابوسعید اے چوڑا لیکن میں نے اس کے بارے میں مشہور باتوں کے سبب اس کے ہاتھ سے دودھ پینا پسند نہ کیا اور کہا اے گرم دن ہے اور میں دودھ پینا پسند نہیں کرتا وہ کہنے لگا اے ابوسعید اس پر ہاتھ ہوں کہ ایک رسی لے کر اسے درخت سے باندھوں پھر اسے اپنے گلے میں پھانسی لگا کر مر جاؤں ان باتوں کے باعث جو میرے بارے میں لوگ کہتے ہیں۔ لوگوں پر تو میرا معاملہ پوشیدہ رہ گیا لیکن اسے گردہ انصاریا تم پر تو پوشیدہ نہیں۔ کیوں کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امداد کو زیادہ جانتے ہو کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ وہ درجہ کافر ہو گا اور میں سلطان ہوں کیا آپ نے نہیں فرمایا کہ وہ لادہ ہو گا جبکہ میں نے اپنے عجیبے دینے طیبہ میں ایک لڑکا چھوڑا ہے کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ وہ لادہ ہو گا کہ مراد دینے طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا کیا میں اہل دین سے نہیں ہوں اور اس وقت تمہارے ساتھ کہ مکرر بار بار ہوں اور ابوسعید فرماتے ہیں یا اللہ کی قسم وہ ایسی ہی باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے خیال کیا شاید اس کے بارے میں جھوٹی باتیں مشہور ہیں۔ پھر اس نے کہا اے ابوسعید اللہ کی قسم میں ضرور تمہیں سچی خبر بتاؤں گا اور اللہ اس سے جانتا ہوں اس کے والدین کو بھی جانتا ہوں اور یہ کہ اس وقت کہاں ہے۔ میں نے کہا تجھ پر ساری باتیں

الْأَرْبَعُ أَعْدُوْرَآتٍ رَجَعُوْا لَيْسَ بِأَعُوْرٍ مَّكْتُوْبٌ
بَيْنَ تَعْيِيْنِهِ كَافِرٌ هَذَا أَحَدٌ مِنْكُمْ هُنِيْمٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ ابْنِ صَنِيَادٍ

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ دَكِيْنٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ
صَحِبَنِي ابْنُ صَنِيَادٍ إِمَّا تَجَاجَاؤُا إِمَّا مَعْتَكِرُ بْنُ
فَأَنْطَلَقَ النَّاسُ وَتَرَكْتُ أَنَا وَهُوَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
بِهِ أَشْعَرْتُ مِنْهُ وَاسْتَوَحْشْتُ مِنْهُ وَمَا
يَقُوْلُ النَّاسُ فِيْهِ فَلَمَّا نَزَلْتُ قُلْتُ لَمَّا هَمَمْتُ
مَسَامَلَكَ حَيْثُ تِلْكَ الشَّجَرَةُ قَالَ فَأَبْصَرَ عَلَيَّ
فَأَخَذَ إِلَيَّ ثُمَّ أَنْطَلَقَ فَاسْتَحْلَبَ ثُمَّ أَتَانِيْ
يَلْبِنَ فَقَالَ لِيْ يَا أَبَا سَعِيْدٍ لَا تُشْرَبْ بِكَوْهَتِكَ
أَنَّ أَشْرَبَ عَنْ يَدَايِ شَيْئًا لَيْسَ يَقُوْلُ النَّاسُ
فِيْهِ فَقُلْتُ لَمَّا هَذَا الْيَوْمَ تَوَمَّرَ صَائِعٌ وَإِنِّيْ
أَكْرَهُ فِيْهِ الْكِبْنَ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيْدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ
أَنْ أَخْذَلَهُ فَأَوْثَقَهُ إِلَى الشَّجَرَةِ ثُمَّ اخْتَنَنِيْ
لَمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ لِيْ وَفِيْ أَرَأَيْتَ مَنْ تَحْقِيْ عَلَيْهِ
حَدِيْثِيْ فَإِنِّيْ تَحْقِيْ عَلَيْهِ عَلَيَّ أَنْتُمْ أَخْوَفُ النَّاسِ
بِحَدِيْثِيْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَنْتُمْ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافِرٌ أَنَا مُسْلِمٌ الْوَقِيْلُ رَسُوْلُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَقِيْبَةُ الْوَقُوْلِ لَمَّا
وَقَدْ خَلَعْتُ وَلَدِيْ بِالْمَدِيْنَةِ أَلُوْ يَقُوْلُ رَسُوْلُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْمِلُ لَهُ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ
أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَهَذَا أَنْطَلِقُ مَعَكَ
إِلَى مَكَّةَ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا زَالَ يَجْعَلُ بَيْنَهُمَا أَحَدٌ قُلْتُ
فَلَعَلَّكَ مَكْدُوْبٌ عَلَيْهِ كَقَوْلِ قَالَ يَا سَعِيْدُ وَاللَّهِ
لَا أُخِيْرُكَ خَيْرًا حَقًّا وَاللَّهِ إِنِّيْ لَا أَعْرِفُهُ وَلَا أَعْرِفُ
وَاللَّهِ دَارُكَ هُوَ السَّاعَةُ مِنَ الْأَمْرِ مِنْ قُلْتُ تَبْلُوكَ

سَلَامًا لَكُمْ يَوْمَ هَذَا أَحَدٌ مِّنْ حَسَنٍ

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
فَاعِلٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عَمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ
صَتِيَّادٍ فِي نَهْرٍ مِّنْ أَقْصَاءِ مَهْمُومٍ عَمْرٍو الْخَطَّابِ
وَهُوَ يَكْتُبُ مَعَ الْغُلَمَانِ عِنْدَ أَطْرَبِ بَنِي مَخَالِثَ
وَهُوَ غُلَامٌ فَاهٌ يَتَسَعَّرُ حَتَّى يَضْرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ نَحْرًا قَالَ أَتَشْهَدُ
أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَتِيَّادٍ قَالَ أَتَشْهَدُ
أَنَّكَ رَسُولُ الْأَرَمِيِّينَ قَالَ نَحَرَتْكَ ابْنُ صَتِيَّادٍ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ
اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَنْتُ
بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا يَأْتِيكَ قَالَ ابْنُ صَتِيَّادٍ يَا نَبِيَّ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِطَ عَلَيْكَ الْقَمَرُ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ
نَبَاتٍ لَّنْ لَّحْمِيئَنَا وَنَحْبًا لَّنْ يُؤْمَرُنَا فِي ۱ لَسْتُمْ
بِمَكْحُولِينَ ثُبُنَ فَقَالَ ابْنُ صَتِيَّادٍ وَهُوَ الْكَافِرُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْسَرُ
فَلَنْ تَعْمَدَ وَقَدْ رَأَيْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَتَانَا
فِي مَا خَرِبَ عَنْقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَسْلُوْنَ يَكُ حَقًّا فَلَنْ تَسْلُطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَدَيْكَ
فَلَا تَخِمْ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الدَّجَانِ
۱۲۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ قُرَيْشٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى
عَنِ الْجَدِثِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَيْبٍ قَالَ
لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَتِيَّادٍ
فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ مَا حَتَبَتْهُ وَهُوَ غُلَامٌ
يَجُودِيٌّ وَكَانَ خُطَابَةً وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعَمْرُوهُمَا
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدَ أَنِّي

ملاکت ہو یعنی تو نے اتنی باتوں کے بعد میرا معاملہ مشتبہ کر دیا یہودی ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
رسول کریم علیہ النجۃ والسلام اپنے چند صحابہ کرام جن میں
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، کے ہمراہ ابن صیاد
کے پاس سے گزرے، اس کا بچپن تھا اور وہ بنی مغالہ کی
عماروں کے پاس ناکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ اسے پتہ نہ
چلا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اٹھایا
اس کی پیٹ پر مارا پھر فرمایا کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے؟
اس نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نبیوں
کے رسول ہیں۔ مروی کہتے ہیں پھر ابن صیاد نے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں
اللہ کا رسول ہوں؟ آپ نے فرمایا میں اللہ اور اس کے
رسولوں پر ایمان لایا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا
تیرے پاس کیا آتا ہے؟ ابن صیاد نے کہا ایک سچا اور ایک
جھوٹا میرے پاس آتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تجھ پر معاملہ غلط ملط ہو گیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں نے تیرے بے ایک بات چپانی ہے اور آپ نے دل
میں یوم بان السماء وہاں خان صہبن الابیہ۔ سوچ کر کھی لی صیاد
نے کہا وہ بات بد دُش ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو
ہست ہوا اپنی حد سے آگے نہ بڑھے گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے اس کی گردن اڑا دوں۔
حضور نے فرمایا اگر یہ حق ہے تو تم اس پر قادر نہ سکو گے اور اگر نہیں تو اس کے
قتل میں ہیرے بولانی نہیں بھڑا رانی کہتے ہیں میں سرزد ہواں، میں گلیہ تھی ہواں،
حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بدینہ طرین کے
ایک دستہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ابن صیاد سے
ہوئی آپ نے اسے روک لیا وہ یہودی لڑکا تھا اس کے سر پر
بالوں کی چوٹی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ اس سے آپ نے
فرمایا کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے؟ اس نے کہا

رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَكْتُمْتُمْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَنْتُ بِاللَّهِ
وَعَلَّامَتِكُمْ وَكُنْتُمْ وَرَسُولِهِ وَأَتُومِرُ الْأَخِيرَ فَقَالَ
لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى قَالَ أَرَى
عَرْشًا فَوْقَ السَّمَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَرَى عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَ الْبَحْرِ قَالَ مَا تَرَى قَالَ
أَرَى صَادِقًا وَكَاذِبَيْنِ أَوْ صَادِقَيْنِ وَكَاذِبَيْنِ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ عَلَيْكَ فَدَعَاهُ
فِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ هُرَيْرٍ وَابْنِ
وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَحَفْصَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا هَبْدَةُ بْنُ مَتَاوَيْدَةَ الْجَمْعِيُّ قَالَ
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُنْكُمْ أَجْدَادُ اللَّهِ تَجَالِي وَ
أُمَّةٌ ثَلَاثَتَيْنِ عَامًا لَا يُفْلَكُ لَهُمَا وَلَا تُكْرَهُ لَهُمَا
عِلَامَةٌ عَزْرًا حَتَّى تَشْفِيُوا قُلُوبَكُمْ مِنْ مَنَافَعَةٍ تَمَرُّ عَلَيْكُمَا
وَلَا يَمُرُّ عَلَيْكُمَا شَرٌّ نَعْتَمَتْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ أَبُوهُ طَرِيقُ حَسْرَتٍ
الْأَخِيرَ كَانَ أَتْفَهُ وَمَتَاعًا رَدَّ أُمَّةً أَمْرًا وَرَضًا خِيَّةً
طَرِيقًا لَنَا يَنْبَغِي قَالَ أَبُو بَكْرَةَ فَسَمِعْتُ يَتَوَدَّدُ
فِي الْيَمُودِ بِأَنْبِيَاءٍ يَتَوَدَّدُ خَدَّاهُ هَبْتُ أَنَا وَالْمَذْبُورُ
بْنُ الْقَوْمِ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَإِذَا كُنْتُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ خَدَّاهُ
هَلْ كُنْتُمْ وَلَكِنْ فَقَالَ لَا مَكُنْتُمْ ثَلَاثَتَيْنِ عَامًا
لَا يُؤَلِّدُ لَنَا وَلَا كُنَّا كُنَّا عِلَامَةً عَزْرًا
أَخَرْتُ شَيْءًا وَأَقْلَمْتُ مِنْ مَنَافَعَةٍ تَمَرُّ عَلَيْكُمَا
يَتَمَرُّ عَلَيْكُمَا قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ حَيْدِهِمَا فَإِذَا
هَدْمُ مَجْدَلٍ فِي السَّيْلِ فِي قَطِيفَةٍ وَكَانَ
هَمَزُهُ فَكُنْتُ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا

کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ، اس کے
فرشتوں، کتابوں اور رسول اور آخرت کے دن پر ایمان لایا
پھر آپ نے پوچھا تو کیا دیکھتا ہے؟ کہنے لگا میں پانی پر
تخت دیکھتا ہوں آپ نے فرمایا یہ یا ربیطان کا تخت دیکھ رہا ہے
پھر پوچھا اور کیا دیکھتا ہے؟ کہنے لگا ایک پہاڑ اور دو بھولے ہانپے اور
ایک بھولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر مدار غلط ملط
ہو گیا پھر آپ اس سے الگ ہو گئے، اس باب میں حضرت عمر بن الخطاب
ابن عمر ابوجزاع ابن مسعود جابر اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے
بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
”وہاں کے ماں آپ میں سالہا نہیں گئے اور ان کی کوئی اولاد
نہیں ہوگی پھر ان کے ہاں ایک کا ناجید پیدا ہوگا جو سب سے
زیادہ نقصان دہ اور سب سے کم نفع بخش ہوگا۔ اس کی
آنکھیں سوئیں گی دل نہیں سونے گا۔ پھر حضور علیہ السلام
نے اس کے والدین کا حلیہ بتایا آپ نے فرمایا اس کا باب
طویل القامت اور پھر برے بدن والا ہوگا ناک پرندہ کی
چوچ کی طرح ہوگی۔ اور اس کی ماں مونس بدن اور بچے پستانوں
والی ہوگی ابو بکر کہتے ہیں میں نے سنا کہ یہود مدینہ کے ہاں ایک بچہ
پیدا ہوا ہے چنانچہ میں اور حضرت زبیر بن عوام وہاں چلے گئے یہاں تک
کہ ہم اس کے والدین کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے بتائے ہوئے چلے کے مطابق ہیں۔ ہم نے پوچھا
کیا تمہارا کوئی بیٹا ہے؟ انہوں نے کہا تمہیں سال تک ہمارے
ہاں اولاد نہیں ہوئی پھر ہمارے ہاں ایک کا ناجید پیدا ہوا جس
سے بڑھ کر نقصان دہ اور کوئی چیز نہیں اور وہ سب سے کم نفع بخش
ہے۔ اس کی آنکھیں سوئی ہیں دل نہیں سوتا رادوی فرماتے ہیں پھر
ہم ان کے پاس سے چلے گئے تو دیکھا کہ وہ لڑکا ایک روئیں دار
چادر میں لپیٹا ہوا دھوپ میں پڑا ہوا کچھ بڑا رہا ہے اتنے میں اس

قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعُوذُ بِكَ
عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي هَذَا أَحَدُ اثْنَيْ حَسَنٍ غَرِيبٍ
لَا تُعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَدَةَ

باب

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَعْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْإِنْسَانِ نَفْسٌ مَنُفُوسَةٌ يَحْيِي
الْيَوْمَ بِنَاقِي عَلَيْهِهَا وَانْتَمَتْ سَنِيَّةٌ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَبَرِيَّةٍ هَذَا أَحَدُ اثْنَيْ حَسَنٍ

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا جَدُّ ابْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
نَا مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَبُو بَكْرِ بْنِ سَلَمَانَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ أَنَّ هَبْدَةَ اللَّهِ
ابْنَ عَمْرِو بْنِ حَتْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةُ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ
قَامَ فَقَالَ أَمَّا أَتَيْتُكُمْ لِيُكْفَرُ هَذَا عَلَى مَا فِي هَذِهِ
سَنِيَّةٌ فِيهَا لَا يَبْقَى مَسْئَةٌ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَمْرِ مِنْ أَحَدٍ
قَالَ ابْنُ عَمْرٍو هَذَا النَّاسُ فِي مَقَالَتِي مَا سَأَلُوا
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَيَا أَيُّهَا النَّاسُ
هَذِهِ الْآحَادِيثُ نَحْرُ مِائَةِ سَنَةٍ ذَاتِهَا قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مَسْئَةٌ
هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَمْرِ مِنْ أَحَدٍ يُدْرِكُ بِذَلِكَ
أَنْ يَنْقُضَ ذَلِكَ الْقَدْرَ هَذَا أَحَدُ اثْنَيْ حَسَنٍ

باب مَا جَاءَ فِي النَّبِيِّ عَنْ سَيِّدِ الرَّيَالِمِ

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ
ابْنُ الشَّيْبَانِ نَا عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَعْيَانَ عَنْ
جَابِرٍ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ سَيْبِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ
كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَسْبُوا الرَّيَالِمَ فَإِنَّهُ يَكْفُرُ مَا تَكْفُرُونَ فَعُولُوا

اپنے سر سے چادر اٹھائی اور پوچھا تم نے کیا کہا ہم نے کہا تو نے ہماری
بات کو سنا ہے اس نے نگاہاں مٹا کر میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں
سوتا یہ حدیث حسن غریبہ اور ہم اسے ملاویہ کی روایت ہی سمجھتے ہیں۔
پہلی صدی کے لوگ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی سانس لینے والا نفس
اس وقت زمین پر نہیں جس پر سو سال گزرے۔ اس باب
میں حضرت ابن عمر ابو سعید اور بکر بن عبد ربیع رضی اللہ عنہم سے
بھی روایات ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ر
ظاہری حیات طیبہ کے آخری ایام میں ایک رات
عشاء کی نماز ہمیں پڑھائی جب سلام پھیرا تو کھڑے
ہو کر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس رات جتنے لوگ
روئے زمین پر ہیں سو سال طعم ہونے پر ان میں سے
کوئی بھی زندہ نہیں ہوگا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس حدیث کے متعلق بات
کرنے میں غلط فہمی کا شکار ہو گئے مالا نکہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے ارشاد پاک کا مطلب یہ ہے کہ آج جو
لوگ زمین پر ہیں ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا یعنی
صدی طعم ہو جائے گی۔

ہوا کو گالی دینے کی حماقت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا کو
گالی دو اگر تم کوئی ناپسندیدہ بات دیکھو تو کھڑے
اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی اور جو کچھ اس میں ہے
کی بھلائی اور جس بات کا اسے حکم دیا گیا ہے، کی بھلائی
چاہتے ہیں۔ اور اس کی شر اس کے اندر جو کچھ ہے یا جس کا

اسے حکم دیا گیا ہے، اکی برائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔
اس باب میں حضرت عائشہ، ابو ہریرہ، عثمان بن ابی العاص،
انس، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دجبال کا ایک واقعہ

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے تو سکرائے اور فرمایا کہ حمزہ درسی نے مجھ سے ایک واقعہ بیان کیا جس سے مجھے مسرت ہوئی اور میں نے پسند کیا کہ وہ تم سے بیان کروں دو واقعہ یہ کہ کچھ فلسطینی دریا میں کشتی پر سوار ہوئے طوفان اور کشتی نے انہیں ایک جزیرہ میں پھنچا دیا۔ انہوں نے وہاں ایک جانور دیکھا جو بالوں کا نہایت طویل لباس پہنے ہوئے تھا انہوں نے پوچھا تو کیا ہے؟ اس نے کہا میں "بسا سہ" ہوں ایک جانور کا نام اگنٹے تھے میں اپنی غیرت بنا اس نے کہا میں نہ تو میں کچھ بتاؤں گی اور نہ ہی کچھ پوچھوں گی، لیکن بستی کے اس کنارے پر بھاڑ وہاں ایک شخص ہوگا جو تمہیں خبر دے گا اور کچھ پوچھے گا۔ وہ کہتے ہیں ہم بستی کے آخری کنارے پر پہنچے تو کیا دیکھا کہ وہاں ایک شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اس نے کہا مجھے زخموں کے شہ کے پاس سے میں بتاؤ وہ کہتے ہیں ہم نے کہا وہ بھی جکڑا ہوا خوش ہار ہوا ہے پھر اس نے پوچھا میان کے نخلستان جو اردن اور فلسطین کے میان ہے کا کیا حال ہے؟ کیا وہ پھل دیتا ہے؟ ہم نے کہا ہاں، کہنے لگا "بتاؤ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہو گئی؟" ہم نے کہا "ہاں"۔ پوچھا "اس کی طرف لوگوں کا میلان کیا ہے؟" ہم نے کہا تیزی سے اس کی طرف جارہے ہیں، یعنی اسلام قبول کر رہے ہیں اور وہی میرے چچا زاد ہیں پھر پتہ چلا کہ انہیں خبر دیں کہ انہوں نے جو کچھ ہم نے کہا ہے وہ سب سچ ہے اور وہی میرے چچا زاد ہیں اور وہاں علیہ کے کو تمام شہروں میں داخل ہو گا اور طریقہ سے مراد بدعت شریف ہے، یہ حدیث شریف قتادہ کی روایت ہے حسن علیہ علیہ اور کئی دلوں نے اسے بڑے شہی فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا ہے۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الدِّينِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرْتُ بِهِ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الدِّينِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُمِرْتُ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَآبِي هُرَيْرَةَ وَبُخَيْرَةَ بِنْتِ أَبِي الْكَأَسِ وَآسِ بْنِ عُبَايَةَ وَجَابِرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُطَابِقٌ.

یافت

١٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ نَا مَعَاذُ بْنُ وَثَّاقٍ
 نَا أَبِي عَنْ تَيَّادَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ
 قَيْسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوَّغَ
 الْيَنْبَرِ فَمَحَبَّتُكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنَنَا الدَّارِىَ حَتَّى تَقْرُبَ
 وَحَدِيثُ مَعْبُودَةٍ فَأَحْبَبْتُكَ أَنَّ أَحَدًا شَكَّرَ أَنَّ
 نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْفَلَاسْطِينَ رَكِبُوا سَفِينَةً فِي الْبَحْرِ
 فَجَاءَتْ بِهَا حَتَّى قَدَّ فَنَهَرُوا فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ
 الْبَحْرِ فَوَازَ أَعْمُ بَدَا بِنَا سَنَةً نَاسَةً شَعْرَهَا
 فَقَالُوا مَا أَنْتِ مَا كُنْتَ أَنَا الْجَنَاسَةُ قَالُوا مَا خَيْرُهَا
 فَأَتَيْنَا قَالَتْ لَا أُخْبِرُكُمْ وَلَا أَسْتَخِيرُكُمْ وَلَكِنْ
 أَسْتَأْذِنُ الْقَدْرِيَّةَ فَإِنَّ شَعْرَ مَنْ يُخْبِرُكُمْ وَ
 يُسْتَخِيرُكُمْ فَأَتَيْنَا أَقْصَى الْقَدْرِيَّةِ فَإِذَا رَجُلٌ
 مُوَلَّنٌ بِسِلْسِلَةٍ فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ رَعْدٍ
 قُلْنَا مَا لِي تَدْفِنُنِي قَالَ أَخْبِرُونِي عَنِ الْبَحْبَاةِ
 قُلْنَا مَا لِي تَدْفِنُنِي قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَحْلِ
 بَيْسَانَ الَّذِي بَيْنَ الْأَرْدَنِ وَالْفَلَاسْطِينَ هَلْ لَكُمْ
 قُلْنَا نَعُو قَالَ أَخْبِرُونِي مِنَ النَّبِيِّ هَلْ بَوَّضَ قُلْنَا
 نَعُو قَالَ أَخْبِرُونِي كَيْفَ النَّاسُ إِلَيْكَ قُلْنَا سِلَاحٌ
 قَالَ قُلْنَا لَدُنَّ حَتَّى كَادَ قُلْنَا لَنَا أَنْتَ مَا أَنْتَ أَنَا
 الدَّجَالُ وَأَنَّهُ يَهْدِي عَلَى الْأَمْصَارِ كُلِّهَا إِلَّا هَبْشَةَ
 وَطَبِيبَةَ الْمَدِينَةِ هَذَا أَحَدُ ثَمَنَ مِائَةِ عَرَبٍ وَمِنْ
 حَلَاوِيهِ تَيَّادَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ
 عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ -

طاقت سے زیادہ مشقت اٹھانا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مومن کے لیے اپنے نفس کو ذلیل کرنا جائز نہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا، کوئی شخص اپنے نفس کو کس طرح ذلیل کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا اپنی طاقت سے زیادہ مشقتیں اٹھانے کے باعث یہ حدیف حسن غریب ہے۔

مسلمان کی مدد

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کر چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، عرض کیا کیا یا رسول اللہ! مظلوم کی مدد تو ٹھیک ہے لیکن ظالم کی مدد کس طرح کر دوں؟ آپ نے فرمایا اسے ظلم سے روک ہی تیری طرف سے اس کی مدد ہے، اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

غفلت اور فتنہ سے بچاؤ

حضرت وحید بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ النجیۃ والتسلیم نے فرمایا جو جنگل میں رہا اس نے ظلم کیا، جو شکار کے پیچھے چلا غافل ہوا، اور جو بادشاہ کے دروازے پر گیا فتنہ میں مبتلا ہوا، اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے حسن غریب ہے اور ہم اسے صحت ثوری کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہاری مدد کی جائے گی، تمہیں مال غنیمت حاصل ہو گا اور تمہارے لیے ممالک فسخ ہوں گے لہذا تم میں سے جو شخص اس زیادہ کو پائے اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے دُور سے اپنی کامیابی کا حکم دے اور برائی سے دُور رہے۔ اور جو

باب ۱۳۵

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَاحِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدَبٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوا وَكَيْفَ يَذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَخَذُ مِنْ أَيْدِيهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب ۱۳۶

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ عَنْ الْمُعَدِّبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ حَمِيْدِ بْنِ الْغَوَظِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْصَرُوا خَالَءَ ظَالِمًا أَوْ مُظْلَمًا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَصْرُكَ مَنْظُومًا أَفَكَيْفَ أَنْصَرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَكْفُهُ عَنِ الظُّلْمِ فَإِنَّكَ تَعْرِضُ لِيَاكُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب ۱۳۷

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ نَاسِطِ بْنِ إِدْرِيسٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ مُسَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الدَّوَابَّ جَدًّا وَمِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ غَفْلًا وَمَنْ أَتَى أَبْوَابَ السُّلْطَانِ أَفْتَنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا تَعْرِضُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الشَّاذِلِيِّ.

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَمَّارِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَبْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكُمْ مَعْرُورَاتٌ وَمُصَيِّرَاتٌ وَمَقْصُورَاتٌ كُنَّ مِنْ ذَلِكَ ذَلِكَ هُنَّ كُنَّ فَيَسِّرَنَّ اللَّهُ وَلِيًّا مَرِيًّا مَعْرُورًا وَلِيْمَةً عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ

يَكْذِبُ عَلَى مَتَعٍ اَخْتَبَرْنَا مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب

۱۳۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ نَا أَبُودَاوُدَ نَا
شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْيَشِ وَعَاصِمِ بْنِ بَرْكِثَةَ لَمَّا وَ
حَسَّادٌ سَمِعَهُمَا أَبَا دَاوُدَ عَنْ حَدِيثٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ
يَعْقُظُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حَدِيثُهُ أَنَا حَتَّى حَدَّثَ يَحْيَى
فِتْنَةُ الدَّجَلِ فِي أَهْلِهَا وَمَا لَهَا وَلَا فِي دَجَارِهِ
تَكْفُرُهَا الصَّلَاةُ وَالصُّومُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ
بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ عَمْرُو لَسْتُ
عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ وَلَكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ
كَمُوجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ إِنَّ بَيْنَكُمْ وَ
بَيْنَهَا بَابٌ مُنْفَعًا قَالَ عَمْرُو أَيُّكُمْ أَمْرٌ يَكْسِرُ حَتَّى
يَلْ يَكْسِرُ قَالَ رَدُّهُ لِيُفْلِحَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ
أَبُودَاوُدَ فِي حَدِيثٍ حَسَّادٌ فَقُلْتُ يَسْمَعُ دِقَ
سَلَّ حَدِيثُهُ عَنِ الْبَابِ قَسًا لَمَّا فَقَالَ عَمْرُو هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب

۱۴۰. حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ
نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَسْعَدِ بْنِ أَبِي
حَوَّيْنٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْأَعْدَوِيِّ عَنْ كَتِيبِ بْنِ
عَجْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثَةٌ خَمْسَةٌ وَارْتِمَاءُ أَحَدُ
الْأَعْدَاءِ مِنْ الْأَعْرَابِ وَالْأَعْدَاءِ مِنَ الْعَجُوزِ فَقَالَ
اسْمَعُوا هَذَا سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أَمْرَاءُ
فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكُنْزِهِمْ وَأَعَانَهُمْ
عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَنَسْتُ مِنْهُ وَكَيْفَ يُوَارِدُ
عَلَى الْحَرَمِ وَمَنْ كَوَيْدًا خَلَّى عَلَيْهِمْ وَتَوَلَّى بَعْضُهُمْ

شخص یہاں بوجہ کہ میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا
وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے گا یہ حدیث حسن صحیح ہے
عظیم فتنہ

حضرت مذلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم میں سے کون ہے جسے فتنہ کے بارے میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد ہو حضرت مذلحہ نے فرمایا مجھے
یاد ہے پھر دہراتے ہوئے کہا آدمی کا فتنہ اس کے اہل، مال،
اولاد اور بڑوسی میں ہے اور اس کا کفارہ نماز، روزہ، صدقہ
شکی کا حکم اور برائی سے روکنا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا میں نے اس کے بارے میں نہیں پوچھا بلکہ اس فتنہ کے
بارے میں پوچھا ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھائیں
مارتا ہو گا مذلحہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین!
آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے حضرت فاروقی
اعظم رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا کھولا جائیگا یا توڑا جائیگا حضرت مذلحہ نے
عرض کیا بلکہ توڑا جائیگا حضرت فاروقی اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ
قیامت تک بند نہیں کیا جائیگا ابو دائل مہادی کی حدیث میں فرماتے ہیں میں نے
سورق سے کہا مذلحہ سے اس دروازے کے پاس میں پوچھوں تو
پوچھا آپ نے فرمایا وہ دروازہ خود حضرت عمر کا وجود ہے یہ حدیث صحیح ہے

دین پر استقامت

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ہمارے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور
ہم نو تھے، پانچ ایک اور چار ایک یعنی ایک گروہ عربوں کا اور
دوسرے عجمی۔ آپ نے فرمایا اسلو ایک نام نے مناس کہ میرے بعد
امراہوں کے ہیں جو ان کے پاس گیا ان کے جھوٹ کی تصدیق کی
اور ظلم میں ان کی مدد کی اس کا ٹھہرے اور میرا اس سے کوئی
تعلق نہیں۔ اور وہ حوٹن پر میرے پاس نہیں آئے گا۔ اور جو
شخص ان کے پاس نہ گیا ظلم میں ان کی مدد نہ کی اور جھوٹ
میں ان کی تصدیق نہ کی وہ میرا اور میں اس کا اور وہ حوٹن پر
میرے پاس آئے گا۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے ہم اسے معرکی حدیث سے
صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔ عامم حدیث
کہتے ہیں کہ کعب بن عجرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے البتہ ہم
کہتے ہیں کہ کعب بن عجرہ نے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم معرکی حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی ہے
اس باب میں حضرت عذلیہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا
کہ دین پر صبر کرنے والا آگ کی چنگاری پکڑنے
و اسے کی مثل ہوگا۔

یہ حدیث روایت سے غریب ہے۔ شیخ صبری
عمر بن شاکر سے کئی اہل نے روایت کیا ہے۔

اچھا اور ہوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم چند بیٹے ہوئے لوگوں کے پاس آکر کھڑے ہوئے اور فرمایا
کیا میں تمہارے برے سے بہتر کی خبر دوں؟ راوی کہتے ہیں دو
خبریں ہو گئے آپ نے تین مرتبہ یہ سوال دہرایا تو ایک شخص نے
عرض کیا یا رسول اللہ! میں برے سے بھلے کی خبر دیکھ رہا ہوں
فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے بھلائی کی امید اور اس کی
شر سے امن ہو۔ اور تمہارے برے وہ ہیں جن سے نہ تو
بھلائی کی امید ہو اور نہ ہی ان کی شر سے لوگ محفوظ
ہوں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

شریر لوگوں کی حکومت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میری امت

عَلَى ظُلُمِهِمْ وَلَوْ يَصْنَعُونَ بِكُنَا يَوْمَ قَوْمِ مِثْقَا وَنَا
مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَى الْخَرَمِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ
غَرِيبٌ لَا نَعْرِضُهُ مِنْ حَدِيثِ مَسْعُودٍ إِلَّا مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ قَالَ هَارُونَ وَشَيْخُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْقَدِيرِ
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَوَّيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَامِرِ
الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ الشَّيْخِ هَسْبَى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ هَارُونَ وَشَيْخُ مُحَمَّدِ
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي رَاهِمٍ وَابْنِ الْأَعْبَدِيِّ عَنْ
كَعْبِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الشَّيْخِ هَسْبَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ
كَوْنُهُ مَوْجُودٌ فِي الْبَابِ عَنْ حَدِيثِ يَفْعَلُ وَابْنِ عَمْرٍ
۱۴۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْقَعْدَارِيُّ ابْنُ
أُمِّهِ الشَّيْخِ الْكُوفِيُّ بَنَّا هَسْبَى بْنَ شَاكِرٍ عَنْ أَبِي
بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُونَ فِيهِمْ عَلَى
دِينِهِ كَالْقَالِضِ عَلَى الْبَحْرِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعَمْرٌ بْنُ شَاكِرٍ رَوَى عَنْهُ قَبْلُ
كَاجِبٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ شَيْخٌ بِصَرِيٍّ

یاد رکھ

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ تَيْبَةَ نَاعِبُهُ الْأَعْدَنِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ
عَنِ الْأَعْلَانِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هَدِيدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَعَتْ عَلَى كُنُوسٍ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ نَوْ
مِنْ مَنَظَرٍ قَالَ فَسَكَتُوا فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثُ مَنَازِلَ
فَقَالَ رَجُلٌ كَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرْنَا بِخَيْرِ نَازِلٍ
مَنْزِلًا قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ
وَسُخْرُكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ هَذَا
حَدِيثٌ صَحِيحٌ

یاد رہے

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكَلْبِيُّ

منکبر کی پالی اختیار کر سکی اور ایمان اور دم کے بادشاہوں کے بیٹے ان کی خدمت کریں گے۔ تو اس وقت راست کے شریر لوگ اچھے لوگوں پر مسلط کئے جائیں گے یہ حدیث غریب ہے ابو معاویہ نے اسے یحییٰ بن سعید الانصاری سے روایت کیا ہے۔

محمد بن اسماعیل واسطی مختلف واسطوں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیث اسی کے ہم معنی ذکر کرتے ہیں یحییٰ بن سعید عبداللہ بن دینار اور عبداللہ بن عمر کے واسطہ سے ابو معاویہ کی حدیث کی کوئی اصل معروف نہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ کی روایت معروف ہے اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید سے مرسل روایت کیا ہے اور اس میں عبداللہ بن عمر سے عبداللہ بن دینار کے واسطہ کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت ابو بکرہ کہتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک حدیث کی وجہ سے بچا لیا جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے کہ جب کسریٰ مر گیا تو آپ نے پوچھا لوگوں نے کس کو اس کا جانشین بنایا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اس کی بیٹی کو۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کے ہاتھ میں اقتدار دینے والی قوم ہرگز کامیاب نہ ہوگی ابو بکرہ کہتے ہیں جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ شریف لائیں تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد کی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے اچھے اور بے حاکموں کے بارے میں خبر دوں، اچھے حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو گے اور وہ تم سے محبت کریں گے۔ تم ان کے لیے دعا کرو گے اور وہ تمہارے لیے دعا کریں گے۔ اور تمہارے

نَارِیْدُ بْنُ حَبَابٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ثَقَفِي عَبْدَ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْخَطِيطَاءُ وَخَدَمَهَا أَمَاءُ الْمَلْزَمَةِ ابْنَاءُ فَارِسٍ وَالزُّومَرُ سَلَطَ بِشَارِهَا عَلَى رِجَالِهَا هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ۔

۱۴۴۔ حَكَائُنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْصَارِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ دَلَالَةُ يَمُوتُ بِحَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَهْلُ الْأَنْفَرُوتِ حَدِيثُ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَدْ رَوَى مَا يَكُ بْنُ أَبِي هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مُرْسَلًا وَكَسَّرَ بِذَلِكَ كَرِيمُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ۔

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا حَمِيدُ الطَّوِيلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا كَسَرَى قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوا قَالُوا لَا يَنْتَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُغَيِّرَ قَوْمٌ وَكَوْا مَرَّ هُمْ أَمْرًا قَالَ فَلَمَّا قَدَّامَتْ عَائِشَةُ يَحْيَى الْبَصْرَةَ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَعَنِي اللَّهُ بِهِ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ۔

۱۴۶۔ حَكَائُنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَسَنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ خَيْرًا أَمْرًا يَكُونُ خَيْرًا لَكُمْ الدِّينَ يُجَنُّهُمُ وَيُجَيِّدُكُمْ وَتَدْعُونَ لَهُمْ شَرًّا

يَكُونُ لَكُمْ وَبَشِيرًا أَمَّا أَصْحَابُ الْآيَاتِ فَتَبِعُوا نَهْيَهُمْ
وَيَبْغُضُونَكُمْ وَيَكْفُرُونَ بِهِمْ وَيَقُولُونَ هَذَا حَدِيثٌ
مِنْكُمْ لَا نَحْمِلُكُمْ إِلَّا الْإِيمَانَ حَيْثُ هِيَ مُحْكَمَةٌ بِأَيِّ
حَيْثُ وَكُنْتُمْ لَا تَقْصُرُونَ مِنْ قَبْلِ جَعَلَهُ
۱۳۷. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْحَلَالِ تَابِيذِي
بْنُ هَارُونَ تَابِيذِي عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ
عَنْ ضَبَّةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ شَاءَ سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ
أَيُّكُمْ تَعْرِفُونَ دَسْتِكُرُونَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرَأَ
وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ مَاتَ حَتَّى وَتَابَتْ
فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَعْلَمُ بِكَ نَهْيُكَ قَالَ لَعَنَ
مَنْكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَسَنٌ

۱۳۸. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجَرِيُّ
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَارُثُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا
صَالِحُ الْمَدِينِيِّ عَنْ سَعِيدِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي حَسَّانَ
الْمَدِينِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ أَمْرًا كُفْرًا
خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاكُمْ وَسَخَاةُكُمْ وَأُمُورُكُمْ
شَدَى بَيْنَكُمْ فَظَهَرَ الْأَرْضُ خَيْرٌ كُفْرًا مِنْ بَطْنِهَا
وَإِذَا كَانَتْ أَمْرًا كُفْرًا شَدَى كُفْرًا وَأَغْنِيَاكُمْ
بُخْلًا كُفْرًا وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ فَظَهَرَ الْأَرْضُ
خَيْرٌ كُفْرًا مِنْ بَطْنِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ كَا
تَعْرِفُهُ (الْإِيمَانُ حَدِيثُ صَالِحِ الْمَدِينِيِّ وَصَالِحُ فِي
حَدِيثِهِ غَرَائِبُ لَا يَتَّبِعُ عَلَيْهِ وَهُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ)

باب

۱۳۹. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوْنِبَانِيُّ
تَابَعَهُ بَنُو حَسَّانَ عَنْ أَبِي عَمِيَّةَ عَنْ أَبِي
النَّضَارِ عَنِ الْأَعْدَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كُفْرًا فِي زَمَانٍ مِنْ

برے حاکم ہوں گے جن سے تمہیں بغض ہو گا اور وہ تم سے
بغض رکھیں گے۔ تم ان پر لعنت بھیجو گے اور وہ تم پر لعنت بھیجیں
یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو محمد بن حمید کی روایت سے ہی
پہناتے ہیں، محمد کو حفظ کے بارے میں ضعیف کہا گیا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول
کریم علیہ النبیۃ والتسلیم نے فرمایا عنقریب تم پر ایسے بادشاہ
مسلط ہوں گے جن سے تم غمی بھی دیکھو گے اور برائی بھی۔
پس جس نے ان کی برائی کو برا کہا وہ عمدہ برا ہوا اور جس نے
برا سمجھا وہ بھی سلامت رہا لیکن جہان پر راضی ہوا اور ان کی
اتباع کی وہ ہلاک ہوا۔ عرض کیا یا رسول اللہ کیا
ہم ان سے لڑیں؟ آپ نے فرمایا نہیں، جب تک وہ
نماز پڑھتے رہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے حاکم
اچھے لوگ ہوں تمہارے مالدار سخی لوگ اور تمہارے
معاہدات باہمی مشورہ سے طے ہوں تو زمین کا ظاہر اس کے
باطن سے تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ اور جب تمہارے
حاکم، شریر لوگ ہوں، تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے
معاہدات غور توں کے سپرد ہوں اس وقت زمین کا بطن
تمہارے لیے اس کے ظاہر سے زیادہ بہتر ہے (یعنی موانع)
یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو صالح مری کی روایت
سے پہناتے ہیں۔ صالح کی احادیث غریب ہیں اور ان
میں کوئی بھی اس کی اتباع نہیں کرتا اور وہ
نیک آدمی ہے۔

غسل کا مشکل دور

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے زمانے میں ہو کہ اگر تم میں سے
کوئی اس کام کا دسواں حصہ بھی چھوڑ دے جس کے کرنے کا
حکم ہے، تو ہلاک ہوا پھر وہ زمانے کے حکام اگر کوئی حکم کرے

گئے کام دسواں حصہ بھی ادا کرے گا نجات پائے گا۔
یہ حدیث طریقیہ اور ہم اسے صرف نعیم بن حماد کی روایت سے
میں جو سفیان بن عیینہ سے روایت کی گئی ہے اس باب میں
حضرت ابو ذر اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اور ہر فتنوں کی زمین ہے اور
پاؤں سے مشرق کی طرف اشارہ کیا جہاں شیطان کا سینک
نکلتا ہے یا فرمایا سورج کا سینک نکلتا ہے۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

فہم بخاری کی ایک روایت کے مطابق سرزمین نجد کو شیطان کا سینک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن سے سیاہ جھنڈے سے ظاہر ہو گئے
کوئی چیز ان کو داس نہیں کر سکے گی یہاں تک کہ وہ ایسا رہیں
بیت المقدس میں گاؤں سے جائیں گے۔

تَدَلَّ وَنُكِرَ عَشْرًا أَمْرِي بِهِ هَذَا تَقَرُّبًا قِيَامًا
مَنْ عَمِلَ مِنْهُ عَشْرًا أَوْ سَبْعًا أَوْ سِتًّا أَوْ خَمْسًا
فَتَمِيمًا لَا يَكْفُرُ بِهِ الْإِيمَانُ حَدِيثُ تَعْلِيمِ بْنِ حَكَّادٍ عَنْ
سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَفِي الْأَبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
۱۵۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُسَيْنٍ نَا عَنْكَ التِّرْمِذِيُّ أَنَا مَعْمَرُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَمْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمِينِ فَقَالَ هَذَا أَرْضُ الْفِتَنِ
وَأَشَارَ إِلَى الْمَشْرِقِ حِينَ يَطْلُمُ قَدْرُ الشَّيْطَانِ أَوْ قَالَ
قَدْرُ الشَّمْسِ هَذَا أَحَدُ يَتِّحَسَنُ حَسَنٌ حَكِيمٌ

فہم بخاری کی ایک روایت کے مطابق سرزمین نجد کو شیطان کا سینک

ارشاد حضرت یونس صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ سرزمین فتنوں کا مرکز ہے مترجم
۱۵۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ شَائِبَةَ نَا رِشْدِيَّ بْنَ سَعْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ
ابْنِ شَرَبَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ دَذَائِبٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِخَدِيرٍ مِنْ خَدَاسَانَ نَا يَأْكُ سَوْجٍ فَلَا يَزِدُّهَا شَيْءٌ
تَنْصَبُ بِأَيْتَانِ هَذَا أَحَدُ يَتِّحَسَنُ حَسَنٌ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے البواب خواب

مومن کا خواب نبوت کا چھیا رسول حصہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب مومن کی خوابیں
اکثر سی ہوں گی اور ان میں سے جو زیادہ سچا ہو گا اس کی
خواب، نبوت کا چھیا رسول حصہ ہے اور خواب کی مین
تسبب ہیں ایک اچھی خواب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت
ہے۔ دوسری خواب شیطان کی طرف سے ہے اور میری خوا
انسان کے اپنے خیالات ہیں۔ لہذا جب تم میں سے

البواب الرؤيا

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ أَنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ
أَمْرَيْنِ جُزْءَيْنِ الْكِبْرَةِ

۱۵۲- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَنْكَ ابْنُ حَكَّابٍ
الْمَقْفِيُّ نَا أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَسَلُوا إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَوِ تَكُنَّا رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ
تُكْذِبُ وَاصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَحَدٍ فَمَنْ حَدَّثَ رُؤْيَا
الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ قَامَتِ بَيْنَ جُزْءِ امْرِئٍ
الْكِبْرَةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثُ كَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ

کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اٹھ کر بائیں طرف متحرک
ہوے اور لوگوں سے بیان نہ کرے (نیز آپ نے فرمایا
میں خواب میں قید کو پسند کرتا ہوں لیکن طوق یا سبکوہ کی
وغیرہ کو ناپسند کرتا ہوں) کیونکہ قید دین پر ثابت قدمی
کی علامت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے
مردی ہے، نبی کریم علیہ السلام نے تسلیم فرمایا
موسم کی خواب، نبوت کا چھپا میواں حصہ ہے۔
اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابو ذر بن عقیل،
انس، ابوسید، عبد اللہ بن عمر، عوف بن مالک
اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور
ہیں۔ حضرت عبادہ کی حدیث صحیح ہے۔

نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امامت نبوت
ختم ہو گئی ہے میرے بعد نہ کوئی رسول سے اور نہ ہی
کوئی نبی، راوی کہتے ہیں: یہ بات لوگوں کے لیے
باعث رنج ہوئی تو آپ نے فرمایا: لیکن بشارتیں
باقی ہیں، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بشارتیں
کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: مسلمان کا خواب اور یہ نبوت
کا ایک حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، حذیفہ
بن اسید، ابن عباس اور ام کرزہ رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور مختار بنلفل
کی روایت سے عزیز ہے۔

عطاء بن یسار نے ایک مصری سے روایت کیا کہ انس
نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے
ارشاد ہم البشری فی الخلیفة الدنیا والآخرۃ کے لیے دنیا کی
زندگی میں خوشخبری ہے) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے

بَشَرِي مِنَ اللَّهِ وَالْآخِرَةِ يَا مَنْ تَحْزِنُ الشَّيْطَانُ
وَالنُّوْمَا مِمَّا يَحْدُثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ كَمَا ذَا
رَأَى أَحَدُكُمْ مِمَّا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ وَلْيَتَّقِلْ وَلَا يَحْدُثُ
بِهِ النَّاسُ قَالَ وَأَحَبُّ النَّبِيِّ فِي النَّوْمِ وَأَكْرَهُ
النَّعْلِ الْفَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الْوَدَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ
۱۵۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ أَبُودَاؤُدُ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَحْدُثُ عَنْ
عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ رَأَيْتُ النَّوْمَ جُزْءًا مِنْ سِتَّةٍ قَارِعِينَ جُزْءًا
مِنَ النَّبُوَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ
وَالْعَلِيِّ وَأَنَسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَ
عُوفِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ
بَابُ ذَهَبَتِ النَّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ
الْمُبَشِّرَاتُ

۱۵۴. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّقْنَدِيُّ قَالَ
عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا عَبْدَ الدَّاجِدِ نَا الْمُخْتَارُ بْنُ
فُلَيْحٍ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْرَسَ لَنَا وَالنَّبُوَّةُ خَدِي
أَفْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ قَالَ فَشَنَّ
ذُلَالًا عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لَكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ فَفَعَلُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
وَحَيَّ جُزْءًا مِنَ آجِلِ النَّبُوَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُسَيْدٍ وَأَبْنُ عَمْرٍو وَ
مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَدَّيْبٍ عَنْ هَذَا النَّوَجِي
مِنْ حَدِيثِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلَيْحٍ

۱۵۵. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ
ابْنِ السُّكْدَرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ
أَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الدَّارِ عَنْ قَوْلِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَمْشُرْ فِي الْخَلْقِ الدُّنْيَا

فرمایا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا ہے تیسرے علاوہ ایک اور شخص نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ میں نے حضور سے پوچھا تو آپ نے فرمایا جب یہ آیت اتری ہے صرف تو نے اس کے بارے میں سوال کیا ہے اس سے مرد مومن کا چہرہ خواب کے جیسے وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے اس باب میں حضرت عبادہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث سن ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کے وقت دو بھیجے جائے والی خوابیں زیادہ صحیح ہوتی ہیں۔

حضرت ابوسلمہ کہتے ہیں مجھے عبادہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ خبر ملی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد لعلہم البشرى الا یہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ مومن کا اچھا خواب ہے جسے وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ عرب اپنی حدیث میں کہتے ہیں ہم سے بھیجی گئی ہے یہ صحیح ہے۔

خواب میں زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا کیوں کہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابو قتادہ، ابن عباس، ابو سعید، جابر، انس، ابو مالک، اشعثی، براء سلمہ، پے والد، ابو بکرہ اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث سن صحیح ہے۔

خواب میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر کیا کیا جائے

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

فَقَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرَكَ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنْكُمْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرَكَ مِنْكُمْ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ هِيَ الدُّرُوبُ الصَّالِحَةُ يَدْرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ ذَكَرَى كُنْ فِي الْبَابِ عَنْ عِبَادَةِ الصَّامِتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَيْثَةَ عَنْ كُذَّاجٍ عَنْ أَبِي الْكَكْبَرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ الدُّرُوبِ بِالْأَمْتِخَارِ.

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ وَغَيْرَانِ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ نَبِئْتُ عَنْ عِبَادَةِ

بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى لَقَدْ أَلْهَمَ الْبَشَرَ فِي الْخَيْرِ وَالْإِنْفِاقِ هِيَ الدُّرُوبُ الصَّالِحَةُ يَدْرَاهَا الْمُؤْمِنُ أَوْ ذَكَرَى كُنْ فِي الْبَابِ عَنْ عِبَادَةِ

أَوْ ذَكَرَى كُنْ فِي الْبَابِ عَنْ عِبَادَةِ بَنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى.

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا بَشَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْثُودٍ وَتَائِبُ بْنُ أَبِي رُمْحَانَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فِي حَلَّتِ الشَّيْطَانُ لَا يَحْتَمِلُ فِي فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي جَحْفَةَ

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُخْتَصَرٌ.

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا رَأَى فِي الْمَنَامِ مَا يَكُونُ مَا يَصْنَعُ

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَيْثَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ

سَيَعْبِدُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي
قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ الرَّدِّيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُكْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْذُرُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ
يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا
فَلَمَّا لَا نَبْرَهُ فِي الْكُتُبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
أَبِي سَعِيدٍ قَبَا بِرَأْسِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ

باب ما جاء في تعبير الرؤيا

۱۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَدْ أَنْبَأَنَا
شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيعَ
بْنَ عَدُسٍ عَنْ أَبِي زُرَيْبٍ الْعَقْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِّيَا الْكُفْرُ مِنَ الْجَنَّةِ
مِنْ أَرْبَعِينَ جُزْءٍ مِنَ النَّبُوَّةِ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ هَالِكٌ
يَكْهَنُ بِهَا فَإِذَا حَدَّثَتْ سَقَطَتْ قَالَ قَالَ
وَلَا تُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا لَيْسَبًا أَوْ حَبِيبًا

۱۶۱ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ تَابِعِيًّا
بْنُ هَارُونَ تَابِعِيًّا عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعِ
بْنِ عَدُسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي زُرَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَدِّيَا الْكُفْرُ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ أَرْبَعِينَ
وَأَرْبَعِينَ جُزْءٍ مِنَ النَّبُوَّةِ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ
هَالِكٌ يُحَدِّثُ بِهَا فَإِذَا حَدَّثَتْ سَقَطَتْ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو زُرَيْبٍ الْعَقْبِيُّ إِسْنَدُهُ
لِقَيْطِ بْنِ عَامِرٍ وَرَدِّيَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى
بْنِ عَطَاءٍ فَقَالَ وَكِيعُ بْنُ عَدُسٍ وَقَالَ شُعْبَةُ
وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَهَشِيْمُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ
وَكِيعِ بْنِ عَدُسٍ وَهَذَا أَصَحُّ

باب ما

۱۶۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَمْرِو بْنِ السَّيِّدِ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی خوابیں اللہ
تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور بری خوابیں شیطان
کی جانب سے۔ جب تم میں سے کوئی خواب میں
نا پسندیدہ بات دیکھے تو بائیں جانب میں مرتبہ
تھوڑے اس کی شر سے اسد نفا سے کی پناہ چاہے۔
بے شک وہ نقصان نہیں پہنچائے گی۔ اس باب میں حضرت
عبد اللہ بن عمر البوسید، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے
روایات مذکور ہیں اور ہر حدیث حسن صحیح ہے۔

خواب کی تعبیر

حضرت ابو زریں رضی اللہ عنہ روایت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کا خواب نبوت کا چھپا بسواں حصہ ہے اور وہ بیان کرنے والی
ہے جبکہ بیان نہ کرے۔ جب بیان کرے تو گنہگار نہ رہے۔ راوی کہتے ہیں
میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اسے یا تو کسی غلط فہمی کے سامنے بیان کیا جائے
یا درست کہیں جس حدیث میں جو ابو زریں روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا کہ
خواب نبوت کا چھپا بسواں حصہ ہے اور بیان کرنے سے پہلے سطور سے چھپوں کوئی چیز
پہنچنے کے پاؤں پہنچتی ہے یہاں تک کہ اسے بیان کر دیا جائے حدیث حسن صحیح ہے اور ابو زریں

حضرت ابو زریں رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلمان کا خواب
نبوت کا چھپا بسواں حصہ ہے اور وہ بیان کرنے
کے پہلے پہنچنے کے پاؤں پہنچتی ہے جب بیان
کر دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو زریں
عقیل کا نام لقیط بن عامر ہے۔ حماد بن سلمہ نے
یعنی بن عطاء کے واسطے سے وکیع بن عدس سے
اور شعبہ ابو حرازہ اور ہشیم نے وکیع بن عدس
بن عطاء کے واسطے سے وکیع بن عدس سے
روایت کی اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

اقسام خواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الْمُحَرَّرِ نَايِزِيْدًا بَنُ زُرَيْعٍ نَا سَجِيْدًا عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْيَا ثَلَاثُ
مَدْرُوْبَاتٍ وَرُّؤْيَا يَحْدِثُ الرَّجُلُ فِيهَا نَفْسُهُ وَ
رُّؤْيَا تَحِيْرُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى مَا يَكُنُّهُ
فَلْيَقْرَأْ فَلْيُصَلِّ وَكَانَ يَقُوْلُ يُحِبُّنِي الْفَقِيْرُ وَالْفَكْرَةُ
اَلْهَلَا الْفَقِيْرُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيَارِ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ
رَأَى فِي رَأْيٍ اَنَا هُوَ فَارْتَدَّ لَيْسَ بِالشَّيْطَانِ اَنْ يَتَمَثَّلَ
فِي وَكَانَ يَقُوْلُ لَا تَكُنْ اَلرُّؤْيَا اَلَا عَلَى خَيْرٍ اَوْ
نَا حِمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ بَكْرَةَ وَامْرِئَةَ
وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ
مُوسَى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ
اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ حَسَنٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يَكْنِي فِي حَكِيْمٍ
۱۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ نَا اَبُو اَحْمَدَ
الذَّيْلِيُّ نَا سُلَيْمَانُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى عَنْ اَبِي عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُرَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ فِي حُلْمِهِ كَلَفَتْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ حَقْقًا شَعِيْرَةً

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى
عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّكْبِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَتْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ شَدَّادٍ وَابْنِ
مَرْثَدَةَ وَابْنِ اَسْتَعْمَرَ وَابْنِ اَلْحَيَّاتِ الْاَوَّلِ

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
نَا اَبُو يُوْسُفَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَكَّمَ كَاذِبًا كَلَفَتْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَحْدِقَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَكَانَ
يَقُوْلُ بَيْنَهُمَا هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور خواہیں
نہیں قسم پر ہیں، ایک سچا خواب ہوتا ہے، ایک خواب
انسانی خیالات ہوتے ہیں اور ایک خواب شیطان
کی طرف سے ہوتی ہے۔ لہذا جب تم میں سے کوئی
ناپسندیدہ بات دیکھے تو کھڑا ہو جائے اور نسا
پڑھے اور آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ بچے (خواب میں)
قید پسند ہے اور بزرگ کو پسند نہیں کہ بزرگ کو قید دین پر ثابت
قدسی (کی علامت) ہے اور آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے جس نے
خواب میں اپنے لیے کچھ اس لیے چاہا ہے یا کچھ اس لیے
بمشکل نہیں ہو سکتا اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ اپنا خواب، عالم یا خیر خواہ
سوا کسی کے سامنے بیان نہ کرو اس باب میں حضرت انس ابوہریرہ ام علقمہ
ابن عمر عائشہ ابوسعید جابر ابو موسیٰ ابن عباس اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات مذکور ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سن لیجئے۔

بھوٹا خواب بیان کرنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور میرا
خیال ہے کہ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مدیث
نقل کرنے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص بھوٹا خواب بیان
کیا اسے قیامت کے دن جو کے دانے کے واسطے میں گرہ لگانا
حکم دیا جائے گا۔

عبدالرحمن سلی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے واسطے
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایات
کرتے ہیں، اس باب میں حضرت ابن عباس ابوہریرہ
ابو شریح اور واثلہ بن اسقع سے بھی روایات ہیں۔
اور یہ پہلی مدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھوٹا
خواب بیان کرے اسے قیامت کے دن جو کے دانوں
کے درمیان گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور وہ ہرگز ان
میں گرہ نہیں لگا سکے گا یہ مدیث صحیح ہے۔

باب ۸

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا أَقْبَيْبَةُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
ابْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا وَبَيْنَكُمْ إِذَا تَبَيَّنَتْ بَعْدُ
بَيْنَ فَخْرِيَّتِ مِنْهُ شَعْرًا فَطَهَرْتُمْ فَضَلَّ عَمْرٍو
الْخَطَابُ بِقَالُوا فَمَا أَقْلَتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْوَلُو
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَآبِي بَكْرَةَ وَابْنِ
عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَخُزَيْمَةَ وَالْطَّحَفِيِّ
بْنِ سَعْدٍ وَسَمُرَةَ وَآبِي أُمَامَةَ وَجَابِرَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

باب ۹

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ الْبَلْخِيُّ
ثَابِتًا الْأَنْدَلُسِيِّ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي
أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَيْنَا أَنَا وَبَيْنَكُمْ
رَأَيْتُ النَّاسَ يُعَذِّبُونَ هَكَذَا وَعَلَيْهِمْ قُضِيَ مِنْهَا
مَا يَبْلُغُ النَّاسَ قِيَمَتُهَا مَا يَبْلُغُ أَهْلَ قُلُوبٍ ذَلِكَ
قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ تَبَيَّنَتْ يَجْزِي قَالُوا
فَمَا أَقْلَتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْوَلُو

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو
ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ
كَثِيرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ
بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو وَهَذَا أَصَحُّ
بَابِكُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْيَمِينِ قَالُوا

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَابِتًا الْأَنْصَارِيُّ عَنْ
أَشْعَثَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

دودھ کی تعبیر علم سے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے
حنظلہ بن علی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس
دوران کہ میں آرام فرما تھا میرے پاس دودھ کا پیالہ
لا یا گیا میں نے اسے پیا اور پچا پچا ہوا غاروق اعظم رضی اللہ
عنہ کو دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا
یا رسول اللہ اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟ آپ
نے فرمایا "علم"۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابو بکرہؓ،
ابن عباسؓ، عبد اللہ بن سلامؓ، خزیمہ طفیل بن سعیدؓ،
سموہ ابو امامہؓ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں
ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح ہے۔

کرتہ کی تعبیر دین سے

حضرت سہل بن حنیف بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے
روایت ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے مالت خواب میں
دیکھا کہ لوگ مجھ پر پیش کئے جا رہے ہیں انہوں نے کرتے ہیں
رنگے ہیں۔ کسی کا کرتہ پستانوں تک ہے اور کسی کا اس سے نیچے
تک۔ آپ نے فرمایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے سامنے
پیش کئے گئے تو میں نے کیا دیکھا کہ ان پر ایک قمیض ہے
جسے وہ گھسیٹ رہے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ!
آپ اس کی کیا تعبیر فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "دین"۔

حضرت سہل بن حنیف ابو اسطہ ابو سعید
خدری رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی
ہے۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

حنظلہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میزان اور دول
کی تعبیر بتانا

حضرت ابو بکر و رضی اللہ عنہ سے روایت ایک دن
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا

م میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے ایک شخص نے عرض کیا
 حضور میں نے دیکھا ہے اور وہ یہ کہ گو یا کہ آسمان سے ایک
 منزل اتر آیا آپ کا اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا آپ بھاری
 نکلے پھر ابو بکر رضی اللہ عنہما کا وزن کیا گیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ بھاری نکلے
 پھر حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کا وزن کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 کا وزن زیادہ ہوا پھر منزل اتر آیا محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے
 کے پھر انور پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے یہ حدیث صحیح ہے۔
حضرت ما لہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ
 فرمائی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ورقہ بن نوفل کے
 بارے میں پوچھا گیا حضرت نے یہ جواب دیا اللہ عنہما نے عرض کیا
 انہوں نے آپ کی تصدیق کی اور وہ آپ کے اہل بیت
 سے پہلے انتقال کر گئے تھے اس پر آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہاں مجھے وہ خواب میں دکھائے گئے
 اور ان پر سفید لباس تھا اگر وہ اہل جہنم سے ہوتے تو
 ان پر کوئی دوسرا لباس ہوتا یہ حدیث غریب ہے
 اور عثمان بن عبد الرحمن و محمد بن کے نزدیک
 قوی نہیں ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے خواب کے متعلق
 بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں میں نے لوگوں کا اجتماع دیکھا حضرت
 ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پانی کا ایک یا دو ڈول نکالے اور اس میں
 کر دیا یعنی اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ڈول نکالے تو وہ ڈول بڑا بھاری
 میں نے ایسا کوئی قوی آدمی نہیں دیکھا جس نے آپ کی طرح قوت سے
 پانی نکالا ہو یا تنگ کہ لوگوں نے اونٹوں کو ان کے پیچھے لگا کر بٹھا
 دیا یعنی سیراب کر کے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
 بھی روایت ہے یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت صحیح غریب ہے
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کے متعلق بیان فرماتے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مِّنْ رَّأَىٰ مِنْكُمْ رُؤْيَا
 فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا لَا أَيْتُ كَانَ مِثْلَ ذَاكَ نَزَلَ مِنَ
 السَّمَاءِ فَدُرْتُ أَمْتُ وَأَبُو بَكْرٍ فَدَحَجَتْ أَمْتُ
 بِأَبِي بَكْرٍ وَذُرْنِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَدَحَجَ أَبُو بَكْرٍ
 وَذُرْنِ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَدَحَجَ عُمَرُ ثُمَّ رَفَعَ الْأَيْتُ
 فَدَحَجَ الْأَيْتُ وَهِيَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَحَدُ نَبَأَاتِ حَسَنِ فَصِيحٍ

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَابُؤُنُسَ
 بْنُ مَكْلُمٍ نَاهِيَانُ بْنُ عَبْدِ الدَّحْلَنِ بْنِ الذَّهْرِيِّ
 عَنْ عَدُوَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرْقَةَ فَقَالَتْ لَسْتُ
 حَيًّا بِحَبَّةٍ إِنَّهُ كَانَ صَدَاقًا وَلَكِنَّهُ مَاتَ قَبْلَ
 أَنْ تَطْلُعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَرَيْتَكُمْ فِي السَّمَاءِ وَعَلَيْهِ شَيْءٌ بَيِّنٌ وَكَوْنُكَ
 مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَلَيْهِ بَيِّنٌ غَيْرُ ذَلِكَ هَذَا أَحَدُ نَبَأَاتِ
 عَبْدِ بْنِ دَعْمَانَ بْنِ عَبْدِ الدَّحْلَنِ لَيْسَ عَنْ أَهْلِ
 الْحَيَاةِ بِلَا تَقْوَى

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَابُؤُ عَاصِمٍ
 نَابُؤُ جَدِّهِ شَاؤُوسَى بْنِ عَقْبَةَ شَرَفِي مَسِيرٍ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
 فَقَالَ لَا أَيْتُ النَّاسِ إِجْمَعُوا فَذَرَعُوا أَبُو بَكْرٍ
 ذُرْبًا أَوْ ذُرْبَيْنِ فِيهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ لَمْ
 شَرَعًا عُمَرُ فَذَرَعُوا فَاسْتَحَالَتْ عَدِيًّا قَامَ رَجُلٌ
 يَعْرِفُ قَدِيمَةً حَتَّى حَزَبَ النَّاسُ يَأْتِطُونَ وَفِي
 الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا أَحَدُ نَبَأَاتِ فَصِيحٍ غَرِيبٍ
 مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَدُوَّة

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَابُؤُ عَاصِمٍ
 ابْنِ جَدِّهِ أَخِي فِي مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ قَالَ

أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ أَمْرًا ثَائِرَةً لَهَا فِي جَدِّهَا
مِنْ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِهَيْبَةٍ وَهِيَ الْجَحْدَةُ
فَأَوَّلَتْهَا وَبَاءَ الْمَدِينَةِ يُقَالُ لِي الْجَحْدَةُ هَذَا
حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَرَبِيٌّ.

۱۷۳- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نَافِعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْخَيْرِ
الَّذِي لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنُ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُهُمْ
رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَالرُّؤْيَا ثَلَاثُ الْخَسَنَةِ
بُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا يَحْتَلِثُ النَّجَلُ بِهَا
نَفْسُهُ وَالرُّؤْيَا تَحْزِنُ مِنَ الشَّيْطَانِ كَيْدًا أَمَّا
أَحَدُهُمْ رُؤْيَا يَكْذِبُهَا فَلَا يَحْتَلِثُ بِهَا أَحَدٌ أَوْ يَسْقُمُ
فَلْيَصِلْ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُعْجِبُنِي الْقِيَمَةُ وَكَأَنَّ
أَهْلَ الْقِيَمَةِ بَاتُوا فِي اللَّيْلِ حَالًا وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ
سَيِّئِهِ وَرُؤْيَا الْكَافِرِ جُزْءٌ مِنْ الْبُكَدَةِ وَقَدْ رَوَى
عَبْدُ الرَّحْمَنِ النَّفْثِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَيُّوبَ
مَرْفُوعًا وَرَوَى حَسَنُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ
وَوَقْفَةً.

۱۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ
الْبَغْدَادِيُّ نَا بَوَالِيحَانِ عَنْ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ
أَبِي حَمْدَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَسَيْنٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ
كَأَنِّي فِي يَدَيَّ بِنَاثِينَ مِنْ ذَهَبٍ فَهَبْنِي شَاخِصًا
فَأَدْعُو إِلَى أَنْ أَفْطَحَهَا فَنُفِخَ هَمَا فَطَارَا فَأَدْنَتْهُمَا
كَأَنِّي بَيْنَ بَيْنَ بَيْنَ بَيْنَ بَيْنَ بَيْنَ بَيْنَ بَيْنَ بَيْنَ

ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک سیاہ
رنگ کی پرانگندہ بالوں والی عورت کو دیکھا جو مدینہ طیبہ سے نکلی اور
مقام حبشہ یعنی جعفر بن ابی ہاشم کی جگہ پر گئی تو میں نے اس کی
تعبیر مدینہ کی بیماری سے کی جو مقام حبشہ کی طرف منتقل
ہوئی۔ یہ حدیث صحیح عربی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں مومن
کی خوابیں عام طور پر سچی ہوں گی اور جو شخص زیادہ سچا
ہوگا اس کا خواب بھی زیادہ سچا ہوگا۔ خواب کی میں قسمیں
ہیں ایک خواب یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہے
دوسری قسم انسان کے خیالات ہیں۔ تیسری قسم شیطانی خواب
ہے جب تم میں سے کوئی ایک ناپسندیدہ خواب دیکھے
تو کسی سے بیان نہ کرے بلکہ اللہ کفر اہو اور نماز پڑھے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے خواب میں
قریدہ دیکھنا پسند ہے اور طعن کو ناپسند کرتا ہوں کیونکہ
قیدہ دین پر ثابت قدمی کی علامت ہے۔ طعن فرماتے ہیں
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب موت کا
چھایا سوال احمد سے۔ عبد الوہاب اللطیف نے اس حدیث کو ابو ہریرہ
سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور عمار بن زید نے اس سے
موقوف روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں
سونے کے دو کنگن ہیں۔ میں اس سے پریشان ہو گیا
تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ انہیں بھونک مارو۔ میں نے
بھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ ان کی نصیر میں نے دو
بھونٹوں سے کی جو میرے بعد ظاہر ہوں گے ایک
مسئلہ صاحب پیامہ کھلانے کا جب کہ دوسرا

بعض صاحب منہاجو گا۔ یہ حدیث صحیح غریب

ہے

حضرت امین عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے
کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس
میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے آج رات ایک بادل دیکھا
جس سے گئی اور شہد ایک رہا ہے اور لوگ انھوں سے لے
لے کر پی رہے ہیں کچھ زیادہ کہتے ہیں اور کچھ کم اور ایک
رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک متصل ہے یا رسول اللہ!
پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے آپ
کے بعد ایک شخص نے اس کو پکڑا اور اوپر چڑھ گیا پھر ایک
اور شخص نے پکڑا اور اوپر چڑھ گیا پھر ایک اور شخص نے
اسے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی مگر وہ اس کے لیے جوڑ دی گئی اور وہ
بھی چڑھ گیا! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے
اللہ کے رسول! میرے ہاں آپ پر فرمان ہوں اللہ کی قسم
مجھے اس کی تعبیر بتانے دیجئے آپ نے فرمایا ہمارے حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بادل سے مراد اسلام ہے
اور اس سے برسے دلا گئی اور شہد قرآن پاک کی زبانی اور مٹا
سے زیادہ اور کم حاصل کرنے والوں سے قرآن پاک زیادہ اور کم نفع
حاصل کرنے والے لوگ مراد ہیں۔ آسمان سے زمین تک متصل رسی دین
حق ہے جس پر آپ ہیں۔ آپ نے اسے اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو
اعلیٰ درجہ عطا فرمائے گا پھر آپ کے بعد ایک اور شخص اسے اختیار
کے گا وہ بھی بلند ہوگا پھر ایک اور شخص پکڑے گا وہ بھی بلند ہوگا
پھر ایک اور شخص پکڑے گا وہ بھی بلند ہوگا پھر ایک اور شخص پکڑے گا وہ
ٹوٹ جائیگی پھر اس کے لیے مٹی مٹی جائے گی اور وہ بھی بلند ہو جائے گا
یا رسول اللہ! بتائیے میں نے صحیح تعبیر بیان کی یا غلط! یا رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ صحیح ہے اور کچھ میں غلط واقع ہوئی! حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں آپ کو قسم دیکر کہتا ہوں میرے
ہاں آپ پر فرمان ہوں مجھے ضرور بتائیں کہ میرے تعبیر میں کہاں غلط

مُسْلِمَةُ صَاحِبِ الْيَمَامَةِ وَالْحَنَبِيُّ صَاحِبِ
صَنْعَا رَحْمَةً عِدَايَتُ حَيْثُمُ عَرِيْبُ

۵۵۰ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ثَامِعٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَخْبَثُ أَنَّ
رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَنِّي رَأَيْتُ الْفَيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطَلِقُ مِنْهَا السَّمَنُ وَ
الْفَصْلُ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَسْتَقِفُونَ بِأَيْدِيهِمْ
فَالْمُسْتَقِفُّ وَالْمُسْتَقِفُّ وَرَأَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا
مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ مِنْ فَا رَأَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَخَذْتُ بِهِ فَعَلَوْتُ شَرًّا أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَ لِي
فَعَلَا شَرًّا أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَعَلَا شَرًّا أَخَذَ بِهِ
رَجُلٌ فَحَقَّطَ بِهِ شَرًّا وَصَلَّ لَنَا فَعَلَا بِهِ فَقَالَ
أَيُّكُمْ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ دَأْبِي وَاللَّهِ
لَشِدَائِي أَعْبَدَهَا فَقَالَ غَيْرَهَا فَقَالَ أَمَا
الظَّلْمَةُ فَظُلَّةٌ أَلَيْسَ لَهَا دَأْبٌ مَا يَنْطَلِقُ مِنَ
السَّمَنِ وَالْفَصْلِ هَذَا الْقَدَرُ لَيْسَتْ وَحَلَاوَتُهُ
وَأَمَّا الْمُسْتَقِفُّ وَالْمُسْتَقِفُّ فَهُوَ الْمُسْتَقِفُّ مِنَ
الْقَدَرِ وَالْمُسْتَقِفُّ مِنْهُ وَأَمَّا السَّبَبُ أَوَّاهُ
مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي آتَتْ
عَلَيْهِ فَأَخَذْتُ بِهِ فَيُعْلِيَنَّ اللَّهُ شَرًّا أَخَذَ بِهِ
رَجُلٌ أَخَذَ فَيَعْلُو بِهِ شَرًّا أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ
رَجُلٌ أَخَذَ فَعَلَا بِهِ شَرًّا يَا أَخِي بَعْدَهُ رَجُلٌ أَخَذَ
فَيَعْلُو بِهِ شَرًّا يَا أَخِي لَقَدْ قَطَعْتُ بِهِ شَرًّا يُؤْمَلُ
كَفَيَعْلُو بِهِ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ لِيُشَكِّلِي شَيْئًا أَهْبَتُ
أَمَّا أَخْطَأْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَهْبَتُ بَعْضًا وَأَخْطَأْتُ بَعْضًا كَلَّ أَقْسَمْتُ يَا بَنِي
آدَمَ دَأْبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ يَتَخَيَّرُ فِي مَا الْكَذِبُ
أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا تُقْسِمُوا هَذَا أَحْيَايَتْ حَصِيْرٌ

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ هَبْ
بْنُ جَبْرِ عَنْ حَاضِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
رَجَاءٍ عَنْ سَكْرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنْ تَاكِ كَانِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَلَكَ
النَّصْبُ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ وَقَالَ
هَلْ رَأَى أَحَدًا مِنْكُمْ مُرَاوِيًا أَلَيْسَ لَكَ
هَذَا أَحْيَايَتْ حَسَنٌ مَخِيْرٌ وَ يُرْوَى عَنْ عُبَيْدِ
وَ حَبِيْرٍ عَنْ حَازِمٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ سَكْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ
كُلُوَيْلٍ وَ هَكَذَا رَوَى لَنَا أَبُو هَذَا حَدَّثَنَا
عَنْ وَ هَبْ بْنُ جَبْرِ مُخْتَصَرًا

واقع ہوئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم دو دہائیہ حدیث صحیح ہے۔
حضرت عمرو بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں صبح کی
نماز پڑھانے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے کیا
تم میں سے کسی نے آج رات خواب دیکھا ہے یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ حضرت عوف اور جریر بن حازم نے
ابو رجاء اور عمرو کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایک طویل واقعہ میں اس حدیث کو روایت کیا
ہے۔ ہمارے بھی اس حدیث کو و ص ب بن جریر سے
اسی طرح روایت کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول البواب شہادات

نہد بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں
تمہیں بہترین گواہ نہ بتاؤں؟ جو طلب شہادت کے
پہلے شہادت دے۔ عبد اللہ بن مسعود نے مالک
سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ ابن ابی عمرہ
جن کو اکثر لوگ عبد الرحمن بن ابی عمرہ کہتے ہیں
فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ مالک سے اس
حدیث کی روایت میں اختلاف ہے۔ بعض نے
ابن عمرہ سے روایت کی اور بعض نے ابن ابی عمرہ
یعنی عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری سے روایت
کی۔ اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ
مالک کے علاوہ بھی عبد الرحمن بن ابی عمرہ کی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الشَّهَادَاتِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۷۷۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ
بْنِ حَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشَّهَادَاتِ
الَّتِي يَأْتِي بِشَهَادَةٍ قَبْلَ أَنْ يَسْأَلَهَا
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ بِهِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ
هَذَا أَحْيَايَتْ حَسَنٌ وَ أَكْثَرُ النَّاسِ يَقُولُونَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ وَ أَخْتَلَفُوا عَلَى
مَالِكٍ فِي رِوَايَتِهِ هَذَا أَحْيَايَتْ فَمَدَى بَعْضُهُمْ

روایت زید بن خالد کے واسطے سے مذکور ہے
ابو عمرہ نے زید بن خالد سے اس حدیث
کے علاوہ بھی روایت کی ہے اور وہ بھی صحیح
ہے۔ ابو عمرہ، زید بن خالد جنی کے غلام
ہیں۔ اور ان سے حدیث غلول بھی مروی ہے

عَنْ أَبِي عَمْرَةَ وَرَوَى عَنْهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ
وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَهَذَا
أَصَحُّ هَذَا لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ حَدِيثٍ
مَالِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ
بْنِ خَالِدٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
خَالِدٍ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ مَعْنَاهُ أَيْضًا أَبُو
عَمْرَةَ هُوَ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنْجِيَّةِ وَكَانَ حَدِيثُ
الْفُتُولِ لِأَبِي عَمْرَةَ -

زید بن خالد جنی سے روایت ہے
انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ نے فرمایا بہترین گواہ وہ
ہے جو جو پچھنے سے پہلے فریضہ شہادت
ادا کر دے۔

یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب
ہے۔

۱۴۸۔ حَكَاهُ ثَنَا بِشْرُ بْنُ أَدَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
الْحَمَّانِ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَبَابِ قَتَنِىْ أَبِي بَنٍ حَبَّاسٍ
بْنِ سَهْلٍ بَنٍ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَبْذُكِرُ مِنْ مُحَدِّثِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ رَوَى عَنْهُ اللَّهُ بْنُ عَمْرِو بْنِ
عُثْمَانَ شَيْخُ خَارِجَةِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ شَيْخِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ شَيْخِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ
الْجَنْجِيَّةِ أَنَّكَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْ بِمَا لَكُمْ مِنْ أَدَى شَهَادَةٍ
قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ لَهَا هَذَا أَحَدُ يَتِيٍّ حَسَنٌ قَرِيبٌ
مِنْ هَذَا الرَّجُلِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا یا غیاث کہنے والے مرد اور عورت کی
شہادت جائز نہیں۔ جس مرد اور عورت کو محمد
میں کوڑے لگائے گئے اور وہ باہمی دشمن، کبھی گواہ
بدعا علیہ کے ماتحت، ملکیت اور قرابت داری سے
مستقیم ہوگئے، ان سب کی شہادت جائز نہیں۔
فراری کہتے ہیں قانع سے مراد تابع ہے یہ حدیث
غریب ہے اور ہم اسے یزید بن زیادہ دمشقی
کی حدیث سے ہی جانتے ہیں اور یزید حدیث
میں ضعیف ہے اور زہری کی روایت سے یہ

۱۴۹۔ حَكَاهُ ثَنَا تَيْمِيَّةُ تَامِرُوانُ بْنُ الْمَعَادِي
الْقَدَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَيْدٍ وَالدَّامِشَقِيُّ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ
خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مُجَاهِدٍ وَلَا مُجَاهِدَةٍ
وَلَا ذِي عَمَلٍ لِيُخْبِتَهُ وَلَا جَرْبٍ شَهَادَةٍ وَلَا الْقَائِمِ
أَهْلُ الْبَيْتِ لِقَوْمٍ وَلَا خَلِيفَتَيْنِ وَلَا قَدَا بَةِ
قَالَ الْقَدَارِيُّ انْتَبَاهُ السَّامِعُ هَذَا أَحَدُ يَتِيٍّ
قَرِيبٌ لَا تَقْرُبُكَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ
زَيْدٍ الدَّامِشَقِيِّ وَبِزَيْدٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ
وَلَا يُعَدُّ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
وَلَا تَعْرِفُ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يَجِيزُ عِنْدَنَا
مِنْ قِيلِ اسْتَدَاهُ وَاعْتَدَ عِنْدَ أَهْلِ الْبَيْتِ
هَذَا أَنَّ شَهَادَةَ الْقَدِيمِ جَائِزَةٌ لِقَدَمَتِهِ
وَأُخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فِي شَهَادَةِ الْغَائِبِ لِلدَّيْلِ
وَالْوَلِيِّ لَوْلَا أَنَّهُمْ يَخْتَارُونَ أَهْلَ الْبَيْتِ شَهَادَةَ
الدَّيْلِ لَوْلَا ذَلِكَ لَأَوَّلُوا يَدَّيْهِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ
الْبَيْتِ إِذَا كَانَ عَدْلًا لَمْ تَنْفَعِ شَهَادَةُ الْغَائِبِ يَدَّيْهِ
جَائِزَةٌ وَكَذَلِكَ شَهَادَةُ الْوَلِيِّ لَوْلَا ذَلِكَ
يُخْتَلَفُ فِي شَهَادَةِ الْآخِرِ لِأَخِيهِ أَنَّهُمَا جَائِزَةٌ وَ
كَذَلِكَ شَهَادَةُ كُنَّ قَرِيبَ يَقْدِرُ بِهِ وَقَالَ
الشَّافِعِيُّ يُجُوزُ شَهَادَةُ الدَّجِيلِ عَلَى الْآخِرِ وَإِنْ
كَانَ عَدْلًا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا عَدَاوَةٌ وَذَهَبَ إِلَى
حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَخِيرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْسَلًا لِيُجُوزَ شَهَادَةُ صَاحِبِ حَقٍّ
يَعْنِي صَاحِبَ عَدَاوَةٍ وَكَذَلِكَ مَعْنَى هَذَا
الْحَدِيثِ حَيْثُ قَالَ لَا تُجُوزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ
فِتْنَةٍ يَنْبَغِي صَاحِبُ عَدَاوَةٍ

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُسْعَدَةَ قَالَ بَشَّرَنِي
الْمَكْمَلِيُّ عَنِ الْحَدِيثِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُجِيزُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ
قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِلَّا مَخْرُكُكَ بِاللَّهِ وَ
عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّوْثِ وَقَوْلُ الْفُجْرِ
قَالَ فَمَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْسَ مَكَتُ هَذَا أَحَدُكُمْ يَتَكَلَّمُ

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانَ بْنِ
مَعَاوِيَةَ عَنْ سَيِّدَانَ بْنِ زِيَادٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ
قَاتِلِ بْنِ قُضَالَةَ عَنْ أَبِيهِ بْنِ حُدَيْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ

حدیث صرف یہ یہ کی حدیث سے معروف ہے
اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے
اور ہم نہ تو اس حدیث کے مفہوم کو جانتے ہیں اور
نہ ہی یہ اسناد کے اعتبار سے ہمارے نزدیک صحیح
ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس بارے میں شہادت
کے بارے میں اس بات پر اتفاق ہے کہ اہل قرابت
کی گواہی ایک دوسرے کے لیے جائز ہے البتہ اہل علم نے
باب اور بیٹے کی ایک دوسرے کے حق میں گواہی میں اختلاف
کیا ہے اور اگر عداوت کے نزدیک باب بیٹے کی ایک
دوسرے کے حق میں گواہی جائز نہیں۔ بعض علماء کہتے
ہیں اگر وہ عادل ہوں تو جائز ہے۔ بھائی کی بھائی کے
حق میں گواہی میں اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ وہ جائز ہے۔
اس طرح ہر فریق کی گواہی دوسرے فریق کے حق میں جائز ہے۔
لام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب دو آدمیوں کے درمیان عداوت
ہو تو چاہے وہ عادل ہی کیوں نہ ہوں ایک دوسرے کے خلاف ان کی شہادت
جائز نہیں اور انہوں نے عبد الرحمن بن عوف کی مرسل روایت استدلال کیا ہے
کہ صاحب عداوت کی گواہی جائز نہیں اور اسی طرح اس حدیث کے
مفہوم سے کہ آپ نے فرمایا صاحب فتنہ کی عداوت رکھنے والے گواہی جائز نہیں
عبد الرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے راوی ہیں ،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا میں تمہیں کہا نہیں
میں بھی بڑے گناہ کی خبر نہ دوں ؟ ” صحابہ کرام نے عرض کیا
” ہاں کیوں ہمیں یا رسول اللہ ؟ ” آپ نے فرمایا یا اللہ تعالیٰ
کے ساتھ شریک ٹھہرانا اہل باپ کی نافرمانی، جھوٹی گواہی یا
دفرمانی جھوٹی بات۔ راوی کہتے ہیں آپ مسلسل فرماتے
رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہو جائیں
یہ حدیث صحیح ہے۔

ایمن بن عریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا
” اے لوگو! جھوٹی شہادت، شرک کے برابر ہے پھر آپ

آیت کریمہ پر کسی نے جتنبوا الوحس الایۃ رتول
کی ناپاکی اور جھوٹی بات سے بچو۔
اس حدیث کو ہم سفیان بن زیاد کی روایت سے
پہچانتے ہیں۔ اور سفیان بن زیاد سے اس حدیث
روایت میں اختلاف سے نیز ہمارے نزدیک
ابن عمر کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
سے سماع بھی معروف نہیں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے
روایت سے فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا میرے زمانے کے
لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل لوگ پھر ان سے متصل
زمانے والے پھر ان کے دور سے متصل زمانے کے
لوگ زمین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے پھر ایک
ایسی قوم آئے گی جو اپنے اندر نہ ہونے والی باتوں کی
کثرت کا دعویٰ کریں گی اور موٹا ہونا پسند کریں گے
اس سے پہلے کہ کوئی انہیں کہے گواریں گے یہ حدیث اعمش کی
روایت غریبہ علی بن مدرک اور اعمش کے کئی اصحاب نے اعمش سے
روایت نقل کی جو ہلال بن یساف کے واسطے سے عمران بن حصین سے مروی ہے۔
ہلال بن یساف نے عمران بن حصین کے واسطے سے
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسی کے ہم معنی روایت
نقل کی ہے۔ یہ حدیث احمد بن فضیل کی حدیث سے
زیادہ صحیح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس حدیث
کا مضمون یہ ہے کہ وہ طلب کے بغیر شہادت دیں گے
اس سے مراد جھوٹی شہادت ہے کہ ان سے کوئی طلب
نہیں کرے گا اور وہ خود بخود گواہی دیں گے اور اس کا
بیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ
حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
زمانے کے لیے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل پھر ان سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ نَحْنُ بَيْنًا فَنَالَ أَجْمَعًا
النَّاسُ عِدَّةً شَهَادَةً الرَّؤُوفِ إِذَا كَانَ اللَّهُ سَخَر
قَدَّارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بَيْنًا
الرَّحْمَنِ مِنَ الْأَوْتَانِ وَاجْتَبَا قَوْلَ الرَّؤُوفِ هَذَا
حَدِيثُ إِبْنِ أَبِي خُوَيْفَةَ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ
زَيْدٍ وَكَذَا اخْتَلَفَا فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ
عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زَيْدٍ وَلَا نَعْرِفُ لِإِبْنِ أَبِي خُوَيْفَةَ
سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۸۲۔ حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ قَبِيصَةَ الْأَعْمَشِيُّ نَحْنُ
بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ عِيْنِ بْنِ مُدْرِكَةَ عَنْ
هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
خَيْرُ النَّاسِ قَوْمِي ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُهُمْ شَرُّ الَّذِينَ
يَكُونُهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُهُمْ ثَلَاثَةٌ عِيْنِي قَوْمٌ
مِنْ بَعْدِهِمْ يَكْسُمُونَ وَيُحْتَرُونَ الْيَمِينَ يُعْطُونَ
الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوا هَذَا حَدِيثُ غَرِيبٍ
مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ عِيْنِ بْنِ مُدْرِكَةَ وَاصْحَابِ
الْأَعْمَشِيِّ إِبْنُ أَبِي خُوَيْفَةَ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ هَلَالِ بْنِ
يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
۱۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍَا حُسَيْنُ بْنُ حَرْثٍ قَا
وَكَيْفَ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ
عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَحْوَهُ وَهَذَا أَحَدُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ وَ
مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّكَ تَقْضِي أَهْلِي الْأَعْلَى
يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ تَحْوَهُ إِبْنُ أَبِي خُوَيْفَةَ
شَهَادَةُ الرَّؤُوفِ يَقُولُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ مِنْ قَبْلِ
أَنْ يَسْتَشْهَدَ وَبَيَّانُ هَذَا فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
خَيْرُ النَّاسِ قَوْمِي ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُهُمْ شَرُّ الَّذِينَ

مفصل اور بھر جھوٹ عام ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص سے
گوای طلب نہیں کی جائے گی اور وہ از خود گواہی دے گا۔
اسی طرح فتنہ طلب کئے بغیر لوگ نہیں کھائیں گے اور اس
حدیث کا مطلب کہ بہترین گواہ وہ ہیں جو بن بلائے گواہی ہیں۔
یہ ہے کہ جب کسی انسان سے شہادت طلب کی جائے
تو بلا تامل گواہی دے بعض اہل علم کے نزدیک حدیث
کی توجہ یہ ہے۔

يَكُونُ لَهُمْ شَرٌّ يَفْشُرُ الْكَذِبَ حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ
وَلَا يَشْهَدُ وَيَحْلِفُ الرَّجُلُ وَلَا يَسْتَحْلِفُ وَ
مَعَ حَيَايَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
خَيْرُ الشَّاهِدِ الَّذِي بَاقِيَ بِشَهَادَتِهِ أَنْ يُسْأَلَ لَهَا
هُوَ إِذَا اسْتَشْهَدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّيْءِ أَنْ يُؤَدِّيَ
شَهَادَتَهُ وَلَا يَتَنَبَّعَ مِنَ الشَّهَادَةِ هَكَذَا وَجَّهَ
الْحَدِيثُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الزُّهْدِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
١٨٢۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسُوَيْدُ
بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَمْتَنِعَانِ مَخْبِرٌ فِي مَهْمَا

١٨٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَمْتَنِعَانِ مَخْبِرٌ فِي مَهْمَا

١٨٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَكَّالٍ الْكَلْبِيُّ قَالَ
جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي طَارِقٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

ابواب زہد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے رسول عتشم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بہت سے لوگ اور نعمتوں
محنت اور فراغت میں نقصان میں ہیں۔

ابو ہند نے بواسطہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔
اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ
عندہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن
صحیح ہے اور کئی راویوں نے اسے عبد اللہ بن سعید
بن ہند سے مرفوع اور بعض نے موقوف روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو مجھ سے کلمات
سیکھ کر ان پر عمل کرے یا اسے سکھائے جو ان پر عمل کرے

مَنْ يَأْخُذُ عَنِّي هَذَا الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ
أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ
أَيَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخَذَ بِيَدَيَّ فَعَدَّ حَسًّا وَقَالَ
لَقِيَ أَحَابِرَةَ كُنْ أَحَدًا لِلنَّاسِ وَأَرْضًا مِمَّا قَسَرَ
اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَهْلِي النَّاسِ وَأَخِيْنَ إِلَى جَدِيدَةٍ
كُنْ مُكْرَمًا وَأَجِيبَ لِلنَّاسِ مَا تُجِيبُ لِيَنْشُرَكَ
تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْفِرْ لِقَوْلِكَ فَإِنْ كَثُرَ الْفُجُورُ
تَبَيَّنَ الْقَلْبُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا
مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَالْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ
مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ شَيْئًا هَكَذَا رَوَى عَنْ أَيُّوبَ وَ
يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَلِيَّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالُوا لَوْ
يَسْمِعُ الْحَسَنُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى أَبُو عُبَيْدَةَ
النَّاجِي عَنْ الْحَسَنِ هَذَا الْحَدِيثَ قَوْلُهُ وَكَوَيْدًا كُرِ
فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُبَادَرَةِ بِالْعَمَلِ

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَانُؤَانَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا
بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا إِلَى فَقْرٍ مُتَّسِلٍ
أَوْ غِنًى مُطْمَئِنٍّ أَوْ مَرَمٍ مُنْفِيٍّ أَوْ هَرَمٍ مُقْتَبِلٍ أَوْ
مَوْتٍ مُجْتَبِئٍ أَوِ الْكَفَالِ فَشَدَّ عَارِيَتِي يَنْتَظِرُكَ
السَّاعَةُ فَالسَّاعَةُ أَهْلُ أَمْرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ هَانُؤَانَ وَرَوَى مُحَمَّدُ
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبَرِيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَوْنَحْوَ هَذَا

بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيَالَانَ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں سیکھنا چاہتا ہوں
چنانچہ حضور نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں شمار کیں آپ نے
فرمایا احرام کا مول سے پرہیز کرو سب سے زیادہ عبادت گزار
ہیں جاؤ گے اللہ کی تقسیم پر راضی رہو امیر ترین بن جاؤ گے
اپنے پردوسی سے اچھا سلوک کرو مومن ہو جاؤ گے لوگوں
کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو مسلمان بن
جاؤ گے زیادہ نہ منسو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو برا کر دیتا
ہے۔ یہ حدیث عرب سے ہے اور ہم اسے صحت جعفر بن سلیمان
کی روایت سے جانتے ہیں۔ حسن نے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔ ایوب بن انس بن عبید
اور علی بن زید سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ حضرت
حسن کو حضرت ابو ہریرہ سے سماع نہیں ابو عبیدہ ناجی
نے حسن سے یہ حدیث روایت کی لیکن حضرت ابو ہریرہ
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں۔

نیک کام میں جلد ہی کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سات باتوں کے آنے سے پہلے اعمال و صالحہ میں
جلدی کرو کیا تم بھلا رہنے والے فقر کا انتظار کرتے ہو یا کرشم
کرتے والی امیری تم اسد کر رہے والی بیماری، محبوظ الخواس
کرتے والے بڑھاپے، بھلا رخصت کرنے والی موت کے منتظر
ہو یا دقبال جو غائب شربہ اور اس کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت
اور قیامت تو بہت ہی مختصر اور گزر رہی ہے ان میں سے کس کا انتظار
کرتے ہو یہ حدیث غریبہ ہے ہم اس کو واسطہ عرج حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے صحت محمد بن ارؤن کی روایت سے جانتے ہیں۔
معر نے اس حدیث کو ایک ایسے شخص سے روایت کیا ہے جس نے
عبید مقبری سے سنا انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کے واسطہ سے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت ذکر کی۔

ذکر موت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لذتوں کو ختم کرنے والی چیز یعنی موت کو زیادہ یاد کیا کرو یہ حدیث غریب حسن ہے اور اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے

قبر پہلی منزل ہے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس گھرے ہوئے رہ پڑتے بہانہ آپ کی ڈاڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ آپ سے پوچھا گیا آپ جنت اور دوزخ کے ذکر سے نہیں رونے اور اس سے رو پڑنے ہیں آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات مل گئی تو بعد کا معاملہ اس سے آسان ہے اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو مابعد کا معاملہ زیادہ سخت ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میں نے قبر سے زیادہ وحشت ناک منظر نہیں دیکھا۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ہشام بن یوسف کی روایت سے جانتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی ملاقات

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ النبیۃ والسلام نے فرمایا جن کو اللہ تعالیٰ سے ملاقات محبوب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرے اللہ تعالیٰ کو اس کی ملاقات پسند نہیں۔

اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عائشہ ابو موسیٰ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت عبادۃ کی حدیث صحیح ہے

مُوسَىٰ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مَا دُرِّكَهَا بِمِرَالِ النَّبِيِّ الْمَوْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَبِيبٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ۔

باب ۹۲

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا هُشَامُ بْنُ مُوَيْهِ بْنِ مُوَيْهِ بْنِ هُشَامِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبْرِ أَنَّ سَمِعَ هَاشِمًا مَوْلَىٰ عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ بَكِي حَتَّى يَبْدَأَ بِحَيَاتِهِ يَقُولُ لَمَّا تَدَا كُرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَلا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَّاهُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ تَوَيْبَهُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ خَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَا تَرَى آيَةً مَنْظَرٍ قَطْرًا إِلَّا الْقَبْرَ أَفْطَمَ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَبِيبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هُشَامِ بْنِ يُونُسَ۔

باب ۹۳ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَآبِي مُوسَىٰ وَأَنَسٍ حَدِيثُ عُبَادَةَ حَدِيثٌ حَبِيبٌ۔

باب ۹۱ مَاجَاءَ فِي إِنْذَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهُ

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَخْبَرَنَا بَنُو أَبِي قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّغْجَانِيِّ تَابَتْ عَنْهُ عَنْ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَدِيشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا صَافِيَةً بَيْنَ عَيْنِ الْمُطْلِبِ يَا قَاتِلُ بَنِي مُثَنَّى مُحَمَّدٍ يَا بَنِي مُثَنَّى الْمُطْلِبِ إِنِّي لَأَكْمَلُكَ نَكُومِينَ اللَّهُ يَكْفِيكَ سَكُونِي مِنْ مَائِي مَا يَشْتُرُونَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْنِ مُوسَى حَدِيثٌ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

۱۹۱۔ حدیث مذکورہ بالا سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات کی نفی نہیں بلکہ مزید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر مالک نہیں ہوں۔ آپ نے یہ بیان کر دیا اور آیات و احادیث کثیرہ سے اختیارات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت ہے (مترجم)

باب ۹۲ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الْبُكَاءِ مِنَ خَشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا هَنَادٌ قَالَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَدِيشَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَّى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَحَسْبُ يَوْمَهُ الْكَافِرُ فِي النَّارِ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ جَاهَلَ يَوْمَهُ الْكَافِرُ فِي الْجَنَّةِ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَصَفِيَانُ الْمُرِّي

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قوم کو ڈرانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب آیت کریمہ وانذرعشیرتک الاقربین المایہ (اور اپنے قریب واسے رشتہ داروں کو ڈرائیں) نازل ہوئی تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے صغیہ بنت عبد المطلب! اے فاطمہ بنت محمد! مجھے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اختیار نہیں میرے مال سے جو تم چاہو مانگو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ و ابن عباس اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے بعض روایات نے ہشام بن عروہ بواسطہ عروہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل حدیث روایت کی ہے۔

۱۹۱۔ حدیث مذکورہ بالا سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات کی نفی نہیں بلکہ مزید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر مالک نہیں ہوں۔ آپ نے یہ بیان کر دیا اور آیات و احادیث کثیرہ سے اختیارات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت ہے (مترجم)

خشیت الہی سے رونے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا جہنم میں نہیں جائے گا یہاں تک کہ دودھ ٹھنولی میں دھس جو جائے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں رگی ہوئی، غبار اور جہنم کا دھواں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

اس باب میں ابو یحیٰ و ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبد الرحمن آل طلحہ کے غلام مدنی اور ثقفہ ہیں۔ شعبہ سفیان ثوری نے ان سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَوَلَّوْا مَا أَعْلَمَكُمْ بِهِ كَقَوْلِهِ قَلِيلًا

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ
الْبُخَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
عَنْ كُتَيْبَةَ عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى مَا لَا
تَدْرُونَ فَاسْتَمِعُوا مَا لَا تَسْمَعُونَ أَهْلَ السَّمَاءِ وَرَحَى
لَهَا أَنْ تَأْطَعَ مَا فِيهَا مِنْ مَوْضِعِ أَرْبَعِ أَصَابِعِ إِلَّا دَخَلَكَ
دَابٌّ مِنْ خِيَرَتِهِ وَلِلَّهِ سَائِدَا أَقْلِهِ تَوَلَّوْا مَا
يَأْتِيكُمْ عَلَى الْفُطُوشِ وَتَحَرَّجْتُ إِلَى الصُّعَدَاتِ
فَأَعْلَمَكُمْ بِهِ قَلِيلًا وَلَيْسَ كَقَوْلِهِ وَمَا تَكُنْ دُخْرُ
عِبَادَتِهِ إِلَى اللَّهِ تَوَدُّتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُقْعَضُ
فِي أَلْبَابِ عَنِّ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ
وَأَبْنِ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ غَرِيبٍ وَبُزْزِي مِنْ غَيْرِ
هَذَا أَلَوْجِهِ أَنْ أَبَا ذَرٍّ قَالَ تَوَدُّتُ أَنِّي كُنْتُ
شَجَرَةً تُقْعَضُ وَبُزْزِي عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَرُقُوفًا

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ هَمْدُ بْنُ مِلْكِ أَعْبَدُ الْوَقَالَ
الْمَقْفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَلَّوْا مَا أَعْلَمُ
تَوَلَّوْا قَلِيلًا وَبُكَيْمٌ كَيْزًا هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ
بَابُ مَا جَاءَ مِنْ تَكْلَمٍ بِالْكَلِمَةِ يُبْصِرُكَ
الْمَنَاسَ

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ
عَنْ عِيسَى بْنِ خَلَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ
بِالْكَلِمَةِ لَا يُلَيِّقُ بِهَا بَأْسًا يَهْدِي بِهَا سَبِيلَيْنِ
خَيْرُهَا فِي النَّارِ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ غَرِيبٍ مِنْ هَذَا أَلَوْجِهِ
۱۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

مَقُولًا اجْتَنِبُوا مَا يَزِيدُكُمْ رُوحًا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں
وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان پر جرایا اور اس کا
پر جرایا حق ہے اس میں چار انگلی جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتے
اپنی پیشانی رکھے اللہ تعالیٰ کے لیے سرسجود رہے ہوں۔ اللہ
کی قسم جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تم جان لیتے تو کم ہنسنے اور
زیادہ روتے اور بستروں پر غور و فکر سے لذت نہ حاصل
کرتے۔ جنگلوں کی طرف نکل جاتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور
گڑا گڑاتے۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں ایک درخت ہوتا جو
کبھی کٹ جاتا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابوہریرہ، حضرت
ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث
حسن غریبہ ہے۔ اس سند کے علاوہ ایک دوسری روایت میں ہے
کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ میں ایک
درخت ہوتا جو کاٹا جاتا۔ حضرت ابوذر سے موقوف روایت بھی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ مجھے
معلوم ہے اگر تم مانتے ہوئے تو تم کو اجتناب سے زیادہ
روئے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

لوگوں کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ گھڑنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی
ایک بات کہتا ہے جس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا
حالانکہ اس کے سبب سے ستر سال جہنم میں گرتا
دے گا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن
غریب ہے۔

حضرت ہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے والد سے

بِهَذَا مِنْ حَكِيمٍ شَيْءٍ أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيْلٌ لِمَنْ فِي
يَحْيَى مَثُ بِالْحَيَاةِ يُضْجَعُ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكُونُ
وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لِمَنْ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ

بَابِل

۱۹۷. حَكَمْتُ ثَنَا سَلَمَانُ بْنُ جَبْرِ الْجَبَّارُ الْبَعْدَنِيُّ
ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ بْنِ عِيَّادٍ عَنْ أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ الْأَسَدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَابِ
فَقَالَ لِي بَعْضُ رَجُلًا أَتَيْتُهُ بِأَمْرٍ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْرِي فَلَاحَهُ
لَكَوَيْتُ مَا لَا يَحْيِيهِ أَوْ يَحْيِي بِمَا لَا يَنْقُصُهُ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۱۹۸. حَكَمْتُ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ تَيْمِيَّةَ ثَوْرِيٌّ وَ
غَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ اللَّذْرَائِيِّ عَنْ قَدْرَةَ عَنْ
الذَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَسَنِ إِسْلَامٍ
الْمَدْرُ مَرَكَبٌ مَا لَا يَحْيِيهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مِنْ هَذَا أَلَوْجِي

۱۹۹. ثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الذَّهْرِيِّ
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَسَنَ إِسْلَامُهُ أَمْرُهُ تَرَكُهُ
مَا لَا يَحْيِيهِ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ بَابِ
الذَّهْرِيِّ عَنِ الذَّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

بَابِل مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ الْكَلَامُ

۲۰۰. حَكَمْتُ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو

روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس شخص کے
بے خرابی ہے جو لوگوں کو سناتے کے لیے جھوٹی بات
کے اس کے لیے خرابی ہے دوسری فرمایا اس باب میں
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت یہ حدیث حسن ہے
فضول بات اور بخل کی برائی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ان کے در بہنوں میں سے ایک شخص کا انتقال ہو گیا ایک
شخص نے کہا میں سنت کی غرض سے اس پر سوال شد
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں ہانتا شاذ
اس نے کبھی بے ناپید بات کی ہو یا ایسی چیز میں بخیل
کی ہو جس سے اسے بخر نقصان نہ ہوتا۔ یہ حدیث
غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم علیہ السلام نے فرمایا
انسان کے اسلام کی عمدگی سے فضول باتوں کا
ترک کر دینا ہے یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے
ابو سلمہ اور ابو ہریرہ کے واسطے سے حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف اسی طریق
سے جانتے ہیں۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے اسلام
کی عمدگی سے لا یعنی باتوں کا ترک کر دینا ہے اسی
طرح اصحاب زہری نے جو واسطہ زہری علی بن حسین
سے مالک بن انس کی روایت کے ہم معنی روایت
نقل کی ہے۔

قلت کلام

حضرت بلال بن سارث رضی اللہ عنہ فرماتے

ثُمَّ أَيْ عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْخَارِثِ
الْمَدَنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِكَلِمَةٍ مِنْ رِجْوَانِ
اللَّهِ مَا يَطْلُقُ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ
لَهَا بِهَا رِجْوَانًا إِلَى نَفْسِهَا وَلَئِنْ أَحَدًا لَمْ
يَتَكَلَّمْ بِكَلِمَةٍ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا يَطْلُقُ أَنْ تَبْلُغَ
مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ عَلَيْهَا سَخَطًا لِيُثْمَرَ
بِلِقَاءِ فِي الْبَابِ عَنْ أَمْرِ حَبِيبَةَ هَذَا أَحَدُ ثَمَنٍ
حَسَنٍ مِنْكُمْ هَكَذَا أَرَفَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
هَمْدَانَ وَنَحْوِ هَذَا وَأَقْبَلُوا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْخَارِثِ وَدَدَى مَالِكِ
بْنِ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُسَيْدٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْخَارِثِ وَتَوَرَّعُوا فِيهِ
عَنْ جَدِّهِ.

بِاطْنِكَ مَا جَاءَ فِي هَوَانِ النَّبِيِّ عَلَى اللَّهِ
۲۰۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ أُمَّتِي تَعُولُ
عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ نَجْوَصَةٍ مَا سَتَى كَافِدًا مِنْهَا
شَدِيدَةً مَلَأَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا أَحَدُ ثَمَنٍ
مِنْكُمْ عَزِيزٌ مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ.

۲۰۲. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْمُبَارَكِ عَنْ جَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ
عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ سَدَادٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ التَّكْرِبِ
الَّذِينَ وَقَعُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى السَّخْلَةِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا هَذِهِ هَاتَتْ عَلَى
أَهْلِهَا حِينَ أَلْقَاهَا قَالُوا مَنْ هِيَ أَلْقَاهَا

ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا
میں میں کوئی اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی بات کرتا ہے اور وہ
اس وجہ کو پہنچتی ہے جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا اللہ
تعالیٰ اس بات کے سبب اس کے لیے اپنی رضا ملاقات
کے دن تک کے لیے کھ دیتا ہے۔ اور کوئی شخص ہذا
تعالیٰ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے وہ اس مقام تک پہنچتی
ہے جس کا اس کو خیال بھی نہیں ہوتا پس اللہ تعالیٰ
اس کلام کی وجہ سے اس پر اپنی ناراضگی یوم ملاقات
تک کے لیے کھ دیتا ہے۔

اس باب میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت
ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے محمد بن عمرو سے کئی راویوں نے
اس طرح روایت کی ہے۔ اور محمد بن عمرو سے ہوا سطر
ان کے والد اور دادا بلال بن حارث تک منہ بیان کی ہے۔ البتہ
مالک بن انس نے محمد بن عمرو سے صرف ان کے والد کے واسطے
سے بلال بن حارث سے روایت کی ہے۔ دادا کا ذکر نہیں ہے۔
اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا بے قیمت ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کے
نزدیک دنیا پھر سکے ہر کے برابر بھی قیمت رکھتی تو وہ کفار کو
اس سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ ملاتا۔

اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
ہے یہ حدیث اس طریق سے صحیح طریب ہے۔

حضرت مسعود بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے آپ فرماتے ہیں میں اس جماعت کے ساتھ تھا جو
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بکری کے ایک
مردار بچے کے پاس کھڑی تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کیا تم دیکھتے ہو کہ یہ اپنے مالکوں کے
ہاں کس قدر حقیر ہے کہ انہوں نے چھینک دیا۔ صحابہ
کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے اس کے مالک نے

حقیر سمجھنے والے ہی چھٹکا ہے آپؐ فرمایا جنت ربیعہ کون ہے؟ ہاں ذیل
حقیر ہے اس سے زیادہ دنیا، اللہ تعالیٰ کے لئے بیت و حقیر ہے، اس باب
میں حضرت جابرؓ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت سن کر حیرت و شگفتہ
ہو گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے آپؐ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ، دنیا اور
جو کچھ اس میں ہے، (سب کچھ، ملعون ہے البتہ
اللہ تعالیٰ کا ذکر، جسے اللہ تعالیٰ پسند کرے
اور عالم یا مسلم یا بنی یا یہ سب سزاوارتہ ہیں)
حدیث حسن غریب ہے۔

نہر کے بھائی مستور سے مروی ہے
رسول اللہ ﷺ سے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخرت
کے مقابلے میں دنیا کی مثال یوں ہے جیسے تم
میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے پھر دیکھے
کہ اس میں کب لگا ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم ﷺ سے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا،
مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت
ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عبد اللہ
بن عمرؓ سے بھی روایت مذکور ہے۔

دنیا چار آدمیوں کی مثل ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے میں نے حضور اکرم ﷺ سے
کو فرماتے ہوئے سنا: تین باتوں پر میں تم کھاتا ہوں۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ
هَذَا عَلَى أَهْلِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ
حَدِيثُ الْمُسْتَوْدَعِ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ تَابِعِيٌّ
بْنُ ثَابِتٍ تَابِعُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتٍ بْنِ ثَوْبَانَ
قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ كُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ مَهْمَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الدُّنْيَا
مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا لَعْنَةُ اللَّهِ وَلَعْنَةُ
وَاللَّهُ لَوَحَالِكُمْ أَوْ مَتَعَتِكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَابِعِيٌّ
مُسَوِّدٌ مِّنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَ فِي قَيْسٍ
بْنِ أَبِي خَالِيزَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْدَعًا أَخْبَأَنِي
فَهَرَجَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ
أَصْبَحَهُ فِي الْبُيُوتِ فَلْيَنْظُرْ بِمَاذَا تَدْرَجُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

بِأَمْرِ مَا جَاءَ أَنَّ الدُّنْيَا سِجِّينُ الْمُؤْمِنِينَ
وَجَنَّةُ الْكَافِرِينَ۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ تَابِعِيُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
أَخْبَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا
سِجِّينُ الْمُؤْمِنِينَ وَجَنَّةُ الْكَافِرِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ۔

بِأَمْرِ مَا جَاءَ مِثْلُ الدُّنْيَا مِثْلُ أَرْبَعَةِ فُغَرٍ
۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مَنَا أَبُو نَجِيٍّ
عَبَادَةَ بْنُ مُسْلِمٍ تَابِعِيُّ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ سَعِيدِ
الْكَلْبِيِّ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ

اور تم سے ایک بات بیان کرنا ہوں اسے یاد رکھو۔ آپ نے فرمایا
 "صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا، مظلوم جب ظلم پر صبر کرتا ہے
 تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے جب کوئی سوال کا
 دروازہ کھول دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھولتا
 ہے" یا اسی کی مثل کوئی دوسری بات آپ نے فرمائی دھرم فرمایا
 اور میں تم سے ایک اور حدیث بیان کرنا ہوں اسے یاد رکھو
 آپ نے فرمایا "دنیا چار آدمیوں کے لیے ہے ایک وہ ہے
 جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا پس وہ اپنے رجبے ڈرتا ہے صلہ رحمی
 کرتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے حق کو جانتا ہے یہ شخص سب سے
 افضل مرتبہ میں ہے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا اور رزق نہیں
 دیا یہ بھی رستہ کھتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی لٹال کی
 طرح غفل کرتا پس وہ اپنی نیت کے مطابق ہے اور ان دونوں کا
 ثواب ایک جیسا ہے۔ ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا لیکن
 علم نہیں دیا وہ اپنا مال لالچ کی بنا پر ضائع کرتا ہے نہ تو رجبے
 ڈرتا ہے نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی جانتا ہے کہ اس میں
 اللہ تعالیٰ کا حق بھی ہے یہ نہایت بدی منزل میں ہے ایک شخص وہ ہے
 جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ تو مال دیا اور نہ ہی علم اور وہ کھتا ہے اگر میرے پاس
 مال ہوتا تو میں لٹال کی طرح کاغذ کرتا یہ بھی اپنی نیت کے مطابق ہے اور ان
 دونوں کا عزم اور اس کی محبت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فاقہ میں مبتلا ہو جائے اور اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اس کا فاقہ ختم نہیں ہوتا اور جو رزق تنگ ہونے پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اللہ تعالیٰ اسے جلد بقدر رزق عطا فرمائے گا۔
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

[illegible]

٢٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَاعْبُدُ اللَّهَ لَا
شُفْعَانَ عَنْ مَبْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي قَالِبٍ

قَالَ جَاءَ مُعَاوِيَةُ إِلَى أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُثْبَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ يَجُودُهُ فَقَالَ يَا خَالَ مَسَائِكِينَكَ أَوْجِبْهُ يُشْمِرُكَ أَوْ جِرْ مَنْ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّ لَا وَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا إِلَى عَهْدِ الْإِمَامِ أَخَذَ بِهِ قَالَ إِنَّمَا يُكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَجِدْ فِي الْيَوْمِ قَدْ جَمَعْتُ وَقَدْ رَقَاهُ زَائِدَةُ وَعَبِيدَةُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سُهَيْبٍ قَالَ كَانَ مُعَاوِيَةُ عَلَى أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُثْبَةَ قَدْ كَرِهَ فِي الْبَابِ عَدُوًّا بَرِيذَةً أَلَسْتُ بِعَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ نَارُكِيمُ نَاسَبِيَانِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَمْرِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْأَحْزَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الصَّيِّعَةَ فَرَجًا فِي الدُّنْيَا هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَقِّكَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَوْلِ الْحَمْدِ لِلْمُؤْمِنِينَ

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرْدَيْبٍ نَارُزِيدَةُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ أَحَدًا يَتَى قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَقِّكَ فَكَيْفَ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَمِيٍّ نَاحِلَةُ بْنُ الْحَارِثِ نَاسَبَةُ عَنْ عَمِيٍّ بْنِ نَافِلَةَ عَنْ جَدِّهِ الدَّخَلِيِّ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَى الْأَعْمَاشِ خَيْرُ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ قَالَ فَإِنَّ النَّاسَ سَرَقُوا مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَقِّكَ فَكَيْفَ

اسے مامول یا کھول رہا ہے جو کیا کوئی درد آپ کو پریشان کر رہا ہے یا دنیا کی حرص؟ انہوں نے کہا دونوں باتیں نہیں بلکہ دس وجہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک وعدہ لیا جس کی میں نے پابندی نہیں کی۔ آپ نے فرمایا تھے زیادہ مال جمع کرنے کے بجائے صرف ایک خادم اور جہاد کے لیے ایک گھوڑا کافی ہے۔ اور اب میں اپنے آپ کو اس حال میں پارہا ہوں کہ میں نے مال جمع کر رکھا ہے۔ زائدہ اور عبیدہ بن جرید نے بواسطہ منصور ابو ذر اور سمر بن سمہ روایت بیان کی کہ معاویہ ابو ایشم بن عتبہ کے پاس گئے اس کے بعد پہلی حدیث کی طرح ہے اس باب میں بریدہ سلمی کے واسطہ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث منقول ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باغات اور کھیتیاں دینیوں کو حاصل کر دو دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مومن کی لمبی عمر

حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اطرابلسی نے کہا یا رسول اللہ! بہترین انسان کون ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور عمار رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس روایت سے حسن عزیز ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے راوی ہیں "ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کونسا شخص اچھا ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی عمر زیادہ اور عمل اچھا ہو" پھر سوال کیا کونسا شخص برا ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی عمر لمبی اور عمل برا ہو" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اس امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگوں کی عمر ساٹھ سال سے ستر سال تک ہوگی۔ یہ حدیث ابو صالح کی روایت سے حسن غریب ہے اور کئی دوسرے طریقوں سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

زمانے کا قرب اور امیدوں کی قلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیام قیامت سے قبل زمانہ باہم قرب ہو جائے گا سال میں سے چھ سال، مہینہ سے چھ مہینے، دن کے برابر دن ایک گھڑی، جتنا اور ایک گھڑی، آگ بھڑکنے جتنی ہو جائے گی۔

یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کا بھائی ہے۔

امیدوں کا کم ہونا

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں "حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم پر ہاتھ رکھا اور فرمایا دنیا میں اجنبی یا مسافر کی طرح رہو اور اپنے آپ کو اہل قبور سے شمار کرو۔ پھر آپ نے فرمایا "اے ابن عمر! صبح کے وقت شام کی باتیں نہ یاد کرو اور شام کے وقت صبح کی باتیں نہ یاد کرو۔ بیمار ہونے سے پہلے صحت سے فائدہ اٹھاؤ اور

بابك مَا جَاءَ فِي أَعْيَارِ هَذِهِ الْأُمَّةِ مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى سَبْعِينَ.

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ رِيحَةَ عَنْ كَامِلِ بْنِ أَبِي الْغَدَّادِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرُ أُمَّتِي بَيْنَ سِتِّينَ إِلَى سَبْعِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

بابك مَا جَاءَ فِي تَقَارِبِ الدَّيْنِ وَقَصْرِ الْأَمَلِ

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّاقِقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ حَمْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَبْيَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارِبَ الدَّيْنُ فَيَكُونُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُونُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُونُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَالْغُرْمَةِ يَأْتِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ.

بابك مَا جَاءَ فِي قَصْرِ الْأَمَلِ

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِيْلَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ بَعْضٍ جَسَدِي قَالِ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعَدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَمْرٍو إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْقَبْرِ

موت سے پہلے زندگی سے نفع نہ حاصل کرو
کیوں کہ اسے عبد اللہ! تو نہیں مانتا کل تیرا
نام کیا ہوگا۔

حضرت مجاہد نے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے
واسطہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے
ہم معنی روایت بیان کی اور اعش نے مجاہد کے
واسطہ سے ابن عمر سے اسی کے ہم معنی حدیث
بیان کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ابن آدم ہے اور بزرگ
وقت موت ہے یہ فرماتے ہوئے آپ نے اپنا دست اقدس،
اپنی گردن مبارک سے ذرا اوپر رکھا اور پھیلا یا پھر فرمایا یہاں
اس کی اسیدیں ہیں یہاں اس کی امیدیں ہیں۔
اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور
ہمارے رومٹی کے بنے ہوئے مکان کی طرف متوجہ رہے
آپ نے فرمایا یہ کیا ہے! ہم نے عرض کیا حضور! یہ کوڑہ ہو گیا ہے
اور ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میں پیغام موت کو
اس سے بھی زیادہ جلدی دیکھتا ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
ابو السفر کا نام سعید بن محمد اور ابن احمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

اس امت کا فتنہ مال میں ہے

حضرت کعب بن عیاض کہتے ہیں میں نے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے ہر امت کے لیے ایک
فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح عزیز ہے اور ہم اس کو

وَحَدَّثَنَا مِنْ مَعْنَى قَبْلَ سَقَمِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ
قَبْلَ مَوْتِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي بِأَيِّ عِبَادِ اللَّهِ مَا
اسْمُكَ عَدَا۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَالتَّيْمِيُّ الْبُصْرِيُّ
وَالْحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَيْثِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ
إِبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ
وَقَدْ نَذَى هَذَا الْحَدِيثُ الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ
عَنْ إِبْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ ابْنَةُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَمَّادِ
بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا آجَلُهُ
وَوَهْمُ يَدِهِ عِنْدَ فِتْنَةٍ تَحْرُسُهَا فَخَالَ وَتَوَرَّ
أَمَلُهُ وَتَوَرَّ أَمَلُهُ فِي الْبَابِ عَنْ إِبْنِ سَعِيدٍ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا هُنْدُ ابْنَةُ أَبِي عَمْرٍاءَ وَبِشْرُ بْنُ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي الشَّوْهَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنٍ وَقَالَ مَرَّ
عَلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَسَّوْ
لَهُنَّ نَعْلًا لَمْ يَخْصَا لَنَا فَقَالَ مَا هَذَا فَقُلْنَا كُنَّا
رَمِيْنًا فَخَبَّ نَصْلُهُ فَقَالَ مَا أَرَى الْأَعْمَلَ إِذَا خَبَّ
مِنْ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الشَّوْهَرِ
سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى وَيُقَالُ ابْنُ أَحْمَدَ الثَّوْرِيُّ۔
بَابُ مَا جَاءَ فِي فِتْنَةِ هَذِهِ الْأُمَّةِ
فِي الْمَالِ

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَالتَّيْمِيُّ الْبُصْرِيُّ
وَالْحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ
صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَلْفَةَ بْنِ جَبْرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ
حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَّادٍ قَالَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معاذ بن صالح کی حدیث سے پچانتے ہیں۔

انسان ترہیں ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر انسان کے لیے سونے کی ایک داری ہوتی تو وہ دوسری بھی چاہتا اس کا منہ صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ تو بہ کرنے والے کی تو بہ قبول کرتا ہے۔

اس باب میں حضرت ابی کعب، ابو سعید، عائشہ ابن زبیر، ابو داؤد، جابر ابن عبد اللہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا بوڑھے آدمی کا دل دو باتوں کی محبت پر جوان ہے ایک لمبی زندگی اور دوسری مال کی محبت۔

اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن دو چیزوں، غم اور مال پر اس کی حرص جوان ہوتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دنیا سے بے رغبتی

يَقُولُ إِنَّ لِي أُمَّةً فَلْتَهُ وَفِيْنَهُ أُمَّةٌ الْمَالُ
هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ عِنْدِيْكَ وَهَذَا نَحْنُ نَحْنُ
مِنْ حَدِيْثٍ مُّحَاوِيَةً بَيْنَ صَدِيْقٍ

باب ما جاء لو كان لابن آدم
داد يان من ماله لا بلغى ثلثا

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَزِيْدٍ نَا يَعْقُوْبُ
بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِي عَنْ صَدِيْقٍ بْنِ
كَيْسَانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ دَادٌ يَأْتِيهِ مِنْ ذَهَبٍ لَكَحَبَ
أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ شَيْئًا وَلَا يَمْلِكُهُ إِلَّا الْغَرَابُ
وَيَكُفِيهِ اللَّهُ عَلَى مَنْ قَاتَا فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي
بْنِ كَعْبٍ وَابْنِ سَعْدٍ وَابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ سَعْدٍ
وَابْنُ قَابِ وَابْنُ قَابِ وَابْنُ قَابِ وَابْنُ قَابِ
هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ عِنْدِيْكَ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ

باب ما جاء قلب الشيخ شاب على
حب الدنيا

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ
عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌ عَلَى حُبِّ الدُّنْيَا
الْحَيَاةُ وَكَثْرَةُ الْمَالِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ هَذَا
أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْمِزُ ابْنُ آدَمَ وَيُشَبِّهُ
مِنْهُ ائْتِنَا مِنَ الْجُرْمِ عَلَى الْعُمْرِ وَالْجُرْمِ
عَلَى ائْتِنَا هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

باب ما جاء في الزهادة في الدنْيَا

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْبَارِقِ تَأَمَّرُوا وَاجْتَدَا
يُوسُفُ بْنُ جَبَلَسَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَافِي
عَنْ أَبِي ذَرِّعَانَ النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الذَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا كَيْسٌ بِتَخْرِيجِ الْحَلَالِ
وَالْإِضَاعَةِ الْمَالِ وَلَكِنَّ الذَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا
أَنْ لَا تَكُونَ بِنَافِي يَدَايِكَ أَوْ تَكُونَ مَعْلَى يَدَايِكَ
وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُجِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أَصَبْتَ
بِمَا أَرَبْتَ فِيهَا تَأَمَّرُوا بِالْقِيَمَةِ لَكَ هَذَا حَدِيثٌ
خَرِيفٌ لَا تَعْرِضُ لَكُمِنْ هَذَا التَّوَجُّعِ وَأَبُو ذَرِّعَانَ
الْمَوْلَا فِي رَأْسِهِ هَذَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَخَمْرُ
بْنِ دَرَّاجٍ مَكْرُ الْحَدِيثِ

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ تَأَمَّرُوا عَبْدُ الصَّامِدِ
بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ تَأَمَّرُوا بَنُ السَّارِيفِ قَالَ
سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ سَمِعْتُ حُذْرَانَ بْنَ أَبِي
عَنْ عُمَانَ بْنَ عَمَّانَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ
وَسَلَوَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ أَحْمَرَ حَقٌّ فِي سِرِّي هَذِهِ
الْخِصَالِ بَيْنَ يَدَيْكَ وَتَوْبُ يَوَارِي عَوْرَتِهِ وَ
جَلَّتْ الْخَبْرُ وَأَمَّا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهُوَ
حَدِيثُ حَرِثِ بْنِ السَّارِيفِ وَسَمِعْتُ أَبَا ذَرِّ
سَلَمَانَ بْنَ سَلَوَةَ يَقُولُ قَالَ تَأَمَّرُوا
شَيْئًا جَلَّتْ الْخَبْرُ لَيْسَ مَعَهُ إِذَا مَرَّ

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَأَمَّرُوا وَاجْتَدَا
جَبْرِ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَطَرِ بْنِ
أَبِيهِ أَنَّهُ لَفَّحَ إِلَى النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَقُولُ أَكْهَلُكُمْ لَتَكُنَّ قَالَ يَقُولُ ابْنُ أَحْمَرَ
مَا لِي مَالِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا لَصَدَّقْتَ
فَأَمَّضَيْتَ أَوْ كَلَّمْتَ فَأَمَّضَيْتَ أَوْ كَلَّمْتَ فَأَمَّضَيْتَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم رؤف الرحیم علیہ التیمہ والتسلیم نے فرمایا زہد اور
دنیا سے بے رغبتی صرف حلال کو حرام کر دینے اور مال کو
ضائع کر دینے ہی کا نام نہیں بلکہ نہ یہ ہے کہ جو کچھ
تیرے ہاتھ میں ہے وہ اس سے زیادہ قابل اعتماد ہو
جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اور جب تجھے
معیشت پہنچے تو اس کے ثواب رکے حصول ہیں
زیادہ رغبت رکھے اور یہ تنہا ہو کہ کاش یہ میرے
لیے باقی رہتی۔

یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے
مانتے ہیں۔ اور اس خولانی کا نام مائد اللہ بن عبد اللہ ہے
اور عمرو بن واقد منکر حدیث تھا۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا "انسان کے لیے ان اشیاء کے سوا کوئی
حق نہیں، رہنے کے لیے مکان اور عورت کے
لیے کپڑا، سالن کے بغیر روٹی اور پانی۔

یہ حدیث صحیح ہے اور حرث بن سائب کی
روایت ہے۔ نصر بن شمیل کہتے ہیں "جلت الخمر"
سے سالن کے بغیر روٹی مراد ہے۔

حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
کہ وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے آپ پڑھ رہے
تھے "الہاکمہ الشکاثر" (زیادہ مال کی طلب نے نہیں
غافل کر دیا، پھر فرمایا انسان کتنا ہے یہ میرا مال ہے یہ
میرا مال ہے" لیکن تیرا صرف وہی ہے جو تو نے صدقہ
کر کے جاری رکھا یا کھا کر فنا کر دیا یا بہن کر پڑا کر دیا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدُ بْنُ أَرْنَا عَنْ عَبْدِ بْنِ يُونُسَ عَنْ
عَبْدِ مَلِكِ بْنِ عَمَارٍ نَا سَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا هَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ آدَمَ لَا تَكُنْ مِنَ الْبُذُلِ
الْقَصْدُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْكَمَالِ تَمْسِكُكَ شِرْكُكَ وَلَا تَكْلُمُ
عَلَى كَفَايَةٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَابْدَأْ تَعْلِيَا
خَيْرٌ مِنَ الْإِسْفَانِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنٍ حَسِينٍ
وَسَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَكْتُبُ أَبَا عَمَّارٍ -

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا ابْنُ
الْمُبَارَكِ عَنْ جَبْرِ عَنْ شَرِيحٍ عَنْ نَكْبَرِ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَبِيرَةَ عَنْ أَبِي تَيْمِيٍّ الْجَيْشَانِيِّ
عَنْ حَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ
حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقْتُمْ كَمَا تَذَرُونَ أَنْ تَكُونُوا تَخْشَوْنَ
خِشَاءَ مَا وَرَدُكُمْ بِطَانَا هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنٍ حَسِينٍ
لَا تُعْرِفُهُ إِلَّا مَنِ هَذَا الْوَجْهُ وَابْنُ تَيْمِيٍّ الْجَيْشَانِيُّ
رَأْسُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ -

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ وَدَنَا
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ كَثْرِيٍّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ
قَالَ كَانَ أَهْلُ بَنِي إِسْرَافِيلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي الْآخَرَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ يُخْبِرُ شَكَاهُ الْآخَرِ
أَخَاهُ إِلَى الْآخَرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ
لَعَلَّكَ تَذَرُكَ بِهِ -

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا حَمْرُ بْنُ مَالِكٍ نَا ابْنُ الْحُسَيْنِ
عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ إِسْرَافِيلَ قَالَ لَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ
نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي تَيْمِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَحْصِنٍ الْخَطَّابِيِّ عَنْ
أَبِيهِ وَكَانَتْ لَدَيْهِمْ جَنَّةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت شداد بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے
ابو امامہ سے سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
انسان اگر تو اپنے اخراجات سے بچا ہوا خرچ کرے،
تیرے لیے بہتر ہے اگر روک رکھے تو برا ہے ضرورت
کے مطابق روزی رکھے پر نہیں ملامت نہیں کیا جائیگا
دوسرے قدر دینے وقت پہلے اپنے گھر سے شروع کر دو البتہ کہ
سستی ہوں اور والد یا تحفے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شداد بن عبد اللہ کی کنیت ابو امامہ ہے۔
حضرت قاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت
سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم
اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے تو وہ تمہیں اس طرح رزق
دیتا جس طرح وہ پرندوں کو دیتا ہے صبح کو وہ بھوکے
نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہم اسے صرف
اسی طریق سے بچاتے ہیں۔ ابو تیمیم جیشانی کا نام
عبد اللہ بن مالک ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ جی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے در
اقدس میں دو بھائی تھے ایک ہار گاہ رسالت آپ میں حاضر
رہتا اور دوسرا کوئی پیشہ کرتا ایک روز کارگر بھائی نے
آپ کے ہاں شکایت کی تو آپ نے فرمایا شاید
تجھے اسی کے سبب روزی دی جا رہی ہے۔

سلمہ بن عبد اللہ بن محسن اپنے والد
سے راوی ہیں اور وہ صحابی تھے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس حالت میں صبح
کی کہ اس کا دل مطمئن ہو، جسم تندرست ہو اور
اس کے پاس ایک دن کی روزی ہو تو گویا کہ

اس کے لیے دنیا جمع کر دی گئی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف مردان بن معاویہ کی روایت سے جانتے ہیں۔
”حیزت“ کے معنی ”جمع کی گئی“ کے ہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ أَمَانًا فِي
سُتْرِهِ مَعَانِي فِي جَسَدِهِ عِنْدَكَ قُرْبُكَ يَوْمَهُ
فَكَأَنَّكَ حَضَرْتَ كَمَا أَنَّكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
عَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَرْثَدَانَ بْنِ
مَعَاوِيَةَ قَوْلُهُ حَدَّثَنِي يَعْزِي بِحَبِيبَتِ حَكَمَةَ
بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ نَا الْحَمِيدِيُّ نَا مَرْثَدَانَ بْنِ
مَعَاوِيَةَ تَعْرُفَةً -

بَابُكَ مَا جَاءَ فِي الْكُفَّاتِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ كَيْسٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي بُرْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نُجَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِي إِمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ أَغْطَاؤِي لِي فِي عِيْدِي كَمُؤْمِنٍ خَفِيفٍ
الْحَادِثُ حَقِيقٌ مِنَ الصَّلَاةِ أَحْسَنَ حَبَادَةِ رَبِّهِ وَ
أَكَاغَرِي فِي الْبَتْرِ وَكَانَ عَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يَسَارُ
إِلَيْهِ بِالْأَصَابِ وَكَانَ يُدْعَاهُ كَمَا قَا فَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ
ثُمَّ تَقَرَّبَ إِلَيْهِ فَقَالَ تَحْتِ مَنِيَّةٍ قُلْتَ بَوَاكِتُهُ
قُلْ كُنَّا لَهُ وَهَذَا الْإِسْتَاذُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي أَنْ يَجْعَلَ لِي بَطْخًا
مَكَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا يَأْتِي وَلَكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَ
أَجُوزُ يَوْمًا أَوْ تَالِ ثَلَاثًا أَوْ خَوْضًا أَفَإِذَا اجْعَلْتُ
تَضَرُّعًا لِكَيْلٍ وَكَذَلِكَ فَإِذَا شَبِعْتُ شُكْرَكَ
وَحَمْدَكَ فِي الْبَابِ عَنْ قَفَا لَتُ بْنُ عُبَيْدٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
وَيَكْنَى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَعَاوِيَةَ وَهُوَ شَافِعِي ثِقَةٌ
وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَيَكْنَى أَبَا
عَبْدِ اللَّهِ -

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ نَا

ضرورت کے مطابق رزق اور اس پر صبر

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک
سب سے زیادہ قابل رشک و دوست وہ ہے جو بے غلظت مال ہو
رکھی و جہ سے، بلکہ بوجہ والا ہو نہ اسے اسے حصہ ملا ہو
اچھا عبادت گزار ہو۔ خاموشی اور پوشیدگی کے ساتھ اپنے
رب کی اطاعت کرتا ہو۔ لوگوں میں مشہور نہ ہو اس کی طرف
انگلیاں نہ اٹھتی ہوں، حسب ضرورت روزی میسر ہو اور اس پر
وہ صابر ہو، پھر آپ نے اپنی انگلیوں کو زمین پر مارے
ہوئے فرمایا اس کی موت قریب آگئی، اس پر رونے
والی عورتیں کم ہوں گی اور اس کا ترکہ بھی قلیل ہوگا۔ آپ نے
مزید ارشاد فرمایا ”میرے رب نے میرے سامنے یہ بات
پیش کی کہ وہ وادی مکہ کو میرے لیے سولے کابائے میں نے عرض
کیا اے رب! نہیں بلکہ میں ایک دن کھاؤں گا اللہ ایک دن ہوگا
رہوں گا یا فرمایا ”تم دن“ یا اسی کی مثل کچھ فرمایا آپ نے عرض
کیا اے اللہ! اگر میں ہوگا رہوں گا تیرے ہاں گزاراؤں گا
تجھے یاد کروں گا اور جب شکم میسر ہوں گا تیرا شکر ادا کروں گا اور
تیری حمد کروں گا۔ اس باب میں فضائل ابن عبید سے بھی روایت ہے یہ حدیث
حسن ہے قاسم سے مراد ابن عبد الرحمن ہے اس کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے اور
وہ عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کاشانی غلام ہے جو ثقہ ہے علی
بن یزید حدیث میں ضعیف ہے اور اس کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اسلام لایا اسے حسب ضرورت روزی دی گئی اور دولت مبر عطا کی گئی وہ کامیاب ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "اس کے بے بشارت ہے جسے اسلام کی ہدایت دی گئی" ضرورت کے مطابق رزق دیا گیا اور اس پر اس نے مبر کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالہانی بخلافی کا نام میں ملتا ہے۔

فقر کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ رسالت آپ میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا سوچو کیا کدیر ہے ہو کہ نہ ہو؟ اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں اس نے تین مرتبہ یہ بات کہی آپ نے فرمایا اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر کے لیے تیار ہو جا کیونکہ میرے محبوب کی طرف فقر ہے سیلاب کی طرح اپنی منزل کی طرف تیز دھڑنے سے بھی جلدی آتا ہے۔

نضر بن علی نے اپنے والد کے واسطے سے شداد بن ابی طلحہ سے اسی کے ہم معنی روایت ذکر کی ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابوداؤد و ترمذی و ابویوسف کا نام جابر بن عمرو بصری ہے۔

فقر و محنت جو امر سے پہلے ہمت میں داخل ہوں گے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقر و محنت جو

فَاعْبُدُوا اللَّهَ بِمِثْلِ مَا يُعْبُدُ الْمُقَرَّبُونَ نَاسِيحُوا بَيْنَ يَدَيْهِ
أَيُّوبَ عَنْ شَرِّهِمْ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ
الْجُبَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرَزَقَ كِفَافًا
وَقَنَعَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَزَّاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ يَزِيدٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ شَرِيحٍ أَخْبَرَتْنِي
أَبُو هُرَيْرَةَ الْمَدَنِيُّ أَنَّ أَبَا عُبَيْدٍ عُمَرَ بْنَ مَالِكٍ الْجَدِّيَّ
أَخْبَرَهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرَزَقَ كِفَافًا
وَقَنَعَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقْرِ۔
۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ وَدَّادٍ عَنْ
بْنِ مُطْعَمٍ أَنَّ الشَّعْبِيَّ الْبَصْرِيَّ نَاسِيحًا بَيْنَ يَدَيْهِ
نَاسِيحًا أَدَّ ابْنُ طَلْحَةَ الدَّاسِيَّ عَنْ أَبِي الْوَدَّاعِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ
أَنْظُرْ مَا تَعْمَلُ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
قَالَ إِنْ كُنْتُ تُحِبُّنِي فَأَعِدْ لِي فَقَرًا فَقَالَ الْفَقْرُ
أَسَدٌ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مَتْنَاهُ۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَاسِيحًا بَيْنَ يَدَيْهِ
أَبُو طَلْحَةَ عَنْ مَتْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
وَأَبُو الْوَدَّاعِ الدَّاسِيُّ إِسْنَدُهُ جَائِزٌ عَنْ عَبْدِ وَدَّادٍ
بَصْرِيٍّ۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ فَقْرًا عَرِضَ الْمُهَاجِرِينَ
يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَهْلِهَا

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَاسِيحًا بَيْنَ يَدَيْهِ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْأَعَشِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَيْبٍ

امراء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے
اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عبد اللہ بن
عمر و اور حباب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن
غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے "اے اللہ! مجھے مسکین پر
رکھ حالت مسکینی میں ہی رحلت ہو اور قیامت کے دن مسکین
ہی کی جماعت سے اٹھانا؛ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں ایسا ہوا؟ آپ نے فرمایا
مسکین، امیر لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں
داخل ہوں گے۔ اے عائشہ! مسکین کے سوال کو کبھی رد
نہ کرنا اگرچہ مجبور کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔ اے عائشہ! مسکین
سے محبت رکھ اور انہیں اپنے قریب کر دے ایسا کرنے سے
اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے دن اپنا قرب نصیب کرے گا۔
یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "فقراء
جنت میں، اغنیاء سے پانچ سو سال یعنی نصف دن
پہلے داخل ہوں گے قیامت کا دن ایک ہزار سال
ہو گا،

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مسلمان فقراء جنت میں اغنیاء
سے نصف دن پہلے داخل ہوں گے اور وہ نصف
دن، پانچ سو سال کا ہو گا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَرَاءَةُ الْقُرْآنِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ
أَغْنِيَاءِهِمْ بِخَمْسِينَ مِائَةً عَامًا فِي الْبَابِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَبَدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو وَجَبَدِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ قَامِلٍ الْكُوفِيُّ
نَا كَثَبْتُ بْنُ مَحْمُودٍ الْعَبَّادِي الْكُوفِيُّ نَا الْحَارِثُ
ابْنُ السَّعْيَانَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَحْيِي عِيَالَنَا
وَأَهْلِيَّ مِثْلِي وَأَهْلِيَّ فِي زُمْرَةِ الْمَسْكِينِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ اللَّهُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِهِمْ
بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَدْرِي الْمُسْكِينُ
وَالْمَرْبُوعُ زُمْرَةٌ يَا عَائِشَةُ أَهْلِيَّ الْمَسْكِينِ
وَقَدِيرٌ بِهِمْ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْرَبُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
نَا سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ
الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِينَ مِائَةً عَامًا نَصَبْتُ يَوْمَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ -

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ
نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُتَقَرِّي نَا سَعِيدُ
بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ
الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء مسلمان، انبیاء سے نصف دن پہلے دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ پانچ سو سال کا ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزراوقات

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں امام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا میں جب سیر ہو کر کھانا کھاتی ہوں تو رونے کو بھی جانتا ہوں اور پھر رو پڑتی ہوں، مسروق کہتے ہیں میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ امام المؤمنین نے فرمایا میں اس حالت کو یاد کرتی ہوں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ایک دن میں دو مرتبہ روتی اور گشت نہیں کھایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی دو دن متواتر جو کی روئی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ کا دھواں ہو گیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل خانہ نے کبھی بھی تین دن مسلسل گندم کی روئی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہوئے۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا الْحَارِثِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ وَعْنِ أَبِي سَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ قَدْرُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَنْبِيَاءِ بِخَمْسِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةٍ هَذَا أَحَدُ يَوْمٍ حَسَنٌ مَحْسَنٌ

يَا أَيُّهَا مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلِهِ.

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَمَّادُ بْنُ عَدَادٍ الْأُمِّيُّ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِي بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا أَشْبَعَهُ مِنْ طَعَامٍ مَا شَاءَ أَنْ أَكْبِيَ إِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ أَذْكُرُ لِحَالِ النَّبِيِّ فَارَى عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ مَا شَبِعَهُ مِنْ خُبْرٍ وَخَيْرَ مَدْرَتَيْنِ فِي يَوْمٍ هَذَا أَحَدُ يَوْمٍ حَسَنٌ مَحْسَنٌ

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ غَيْلانَ نَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَنَسُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي سَهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ يَرْفَعُ حَدِيثَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْرٍ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مَمْتًا يَبْعَيْنِ حَتَّى قَبِضَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا أَحَدُ يَوْمٍ حَسَنٌ مَحْسَنٌ

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مَعْصُومُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا الْحَارِثِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ ثَلَاثَ تَبَاعًا مِنْ خُبْرٍ الْبَرِّ حَتَّى فَارَى الدُّنْيَا هَذَا أَحَدُ يَوْمٍ حَسَنٌ مَحْسَنٌ

حَسَنٌ مَّحْبُورٌ۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ نَا
يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ نَا جَرِيدُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ سُلَيْمِ
بْنَ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ مَا كَانَ
يُفْضَلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ الشَّيْءِ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ
مَّحْبُورٌ عَرِيبٌ مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ
نَا كُرَيْبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ كَثَّابٍ عَنْ
عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ اللَّيْلَ فِي التَّائِبَةِ
طَوِيلًا وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَهُ شَاءَ وَكَانَ أَحَدُ
خَلْفِهِ خَيْرَ الشَّيْءِ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ مَّحْبُورٌ۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ جَمَادَةَ بْنِ الْقَعْقَعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِيقِي إِلَى مُحَمَّدٍ مُتَوَاتِلًا
أَحَدِيثٌ حَسَنٌ مَّحْبُورٌ۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَيْمَانَ
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ شَيْئًا يَخْشَى هَذَا أَحَدِيثٌ
عَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ سَيْمَانَ
عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُرْسَلًا۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
نَا أَبُو مَعْبُودٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو نَا جَدُّ الْأَنْبَرِيُّ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَدْرَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ مَا أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى مَرَايٍ وَلَا أَكَلَ خُبْزًا مَرْقَفًا حَتَّى مَاتَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں "رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے
کبھی جو کی روٹی بھی نہیں کچی، رقت کی طرف
اشارہ ہے۔

یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب
ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
مسلل کئی راتیں جھوک سے رہتے اور آپ کے
گھر والوں کے پاس شام کا کھانا نہ ہوتا
اور عام طور پر ان کا کھانا، جو کی روٹی
ہوتی تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعائے "اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے اہل بیت کا رزق مرت قوت لایوت ہوہ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے دن کے لیے کچھ بھی
جمع نہ کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

جعفر بن سلیمان کے غیر نے بھی یہ حدیث
حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر
نہ تو کبھی دسترخوان پر کھانا تناول فرمایا اور
نہ ہی چپائی کھائی یہاں تک کہ آپ کا دماغ بگڑا۔
یہ حدیث، سعید بن ابی عروہ کی روایت سے

حسن صحیح غریب ہے

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَدُوْبَةَ -

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
حَبِيبٍ اللَّهُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَنْفِيُّ تَابِعُهُ الرَّحْمَنِ
هَوَّابُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَبُو حَازِمٍ عَنْ
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قِيلَ لِمَا أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقْيَ يَعْنِي الْخَوَارِجِي فَقَالَ
سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النَّقْيَ حَتَّى يَقِيَّ اللَّهُ فَيَقِيلَ لَهُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاجِلُ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاجِلُ فَيَلَّ كَيْفَ كُنْتُمْ
تَصْنَعُونَ يَا شُعْبَةَ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطْرُقُهُ
مَا طَارَ ثُمَّ نَكْرِئُهُ فَنَعْبِثُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ
وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي عَيْنَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ هَاشِمٍ
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقْتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
أَهْدَى عَنْ أَبِي سَيْبٍ اللَّهُ وَابْنِ الْأَوَّلِ سَاجِدٍ
بِسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهُ فِي
الْأَصْحَابِ يَوْمَ أَصْحَابِ الْحَنْفِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا تَأْكُلُ الْأَوَّلُ الشَّيْءَ الْمُسْتَدْرِكُ أَنَّ أَحَدَنَا
كَيْضٌ كَمَا تَصْنَعُ الشَّاةُ وَالْيَعْيُورُ وَأَصْبَحْتُ بَنُو
أَسَدٍ يُعَذِّدُونِي فِي النَّيِّزِ لَقَدْ جِئْتُ إِذَا وَضَعْتُ
عَقْلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ
بَيَّاتٍ -

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ هَاشِمٍ
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقْتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
أَهْدَى عَنْ أَبِي سَيْبٍ اللَّهُ وَابْنِ الْأَوَّلِ سَاجِدٍ
بِسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهُ فِي
الْأَصْحَابِ يَوْمَ أَصْحَابِ الْحَنْفِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا تَأْكُلُ الْأَوَّلُ الشَّيْءَ الْمُسْتَدْرِكُ أَنَّ أَحَدَنَا
كَيْضٌ كَمَا تَصْنَعُ الشَّاةُ وَالْيَعْيُورُ وَأَصْبَحْتُ بَنُو
أَسَدٍ يُعَذِّدُونِي فِي النَّيِّزِ لَقَدْ جِئْتُ إِذَا وَضَعْتُ
عَقْلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ
بَيَّاتٍ -

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے
ان سے کسی نے پوچھا کیا حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے کبھی میدہ نہ فرمایا؟ حضرت
سہل نے جواب دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے زندگی بھر میدہ نہیں دیکھا پھر پوچھا کیا
کیا تمہارے پاس عہد رسالت میں چھینیاں
ہوتی تھیں؟ آپ نے فرمایا نہیں پوچھا گیا
تم جو کے آنے کا کیا کرتے تھے؟ انہوں
نے فرمایا ہم اسے بھونک مارتے جولا نا
ہوتا اور سب اتا پھر پانی ڈال کر گوندہ لینے۔

صحابہ کرام کا گزران زندگی

حضرت قیس سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے
فرمایا میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں
خون بہایا اور میں ہی پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ
کے راستے میں تیر مہینہ گزارا میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ ہم
صحابہ کرام کی جماعت جہاد کر رہے تھے اور ہم صوف درختوں
کے نیچے اور کنار دار بھاڑوں کے پھل کھاتے تھے یہاں تک
کہ ہمارا پانچواں بکرہ بول اور اونٹوں کی میٹھی کی طرح ہوتا اب
نہو سعد میرے دین کے بارے میں طعن کرتے ہیں
اگر ایسا ہی ہے تو اس وقت میں نامراد رہا اور میرے اہل
منازع ہوئے یہ حدیث حسن صحیح اور بیان کی روایت غریب ہے
حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں

تیر پھینکا میں دیکھتا ہوں کہ ہم حضور کی میت میں جہاد کر رہے
تھے ہمارے پاس کھانے کے لیے خاردار درختوں کے
پتوں اور پھلوں کے سوا کچھ نہ تھا یہاں تک کہ ہمارا
پاخانہ کبر یوں کی بینگنیوں کی طرح ہوتا لیکن اب بنو اسد
مجھے طعنہ دیتے ہیں اگر میں واقعی ایسا ہی ہوں تو ناکام
رہا اور میرے اعمال ضائع ہو گئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عتبہ بن غزوہ
سے بھی روایت ہے۔

حضرت محمد بن ابی بکرؓ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہؓ

عندہ کے پاس تھے آپ پر گلاب میں رنگی ہوئی کتان کی دو چادریں
تھیں ایک چادر سے ناک صاف کرتے ہوئے آپ نے فرمایا واہ
واہ، ابو ہریرہ کتان کی چادر سے ناک صاف کر رہا ہے بیشک
میں نے اسے آپ کو دیکھا کہ میں منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے درمیان بھوک کے باعث
غشی کھا کر گر پڑا ایک آدمی آیا اور اس نے اپنا قدم میری گردن
پر رکھ دیا اس کا خیال تھا کہ مجھے جنون ہے حالانکہ مجھے جنون نہ تھا
بلکہ یہ سب کچھ بھوک کی وجہ تھا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت فضالہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا
رہے ہوئے تو اصحاب صفہ میں سے کئی افراد بھوک
کے باعث کمزوری کی وجہ سے گر پڑے۔ اعراب
کہتے یہ لوگ پاگل ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نماز سے فارغ ہوتے تو ان کی طرف توجہ ہو کر
فرماتے "اگر تمہیں معلوم ہو تا کہ تمہارے لیے
اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا ثواب ہے تو تم
فقر اور فاقہ کا افسانہ مچاتے۔ حضرت
فضالہ فرماتے ہیں میں اس دن حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سَحَابٌ مَّالِكٌ يَقُولُ إِنِّي أَقُلُّ رَجُلٍ مِنَ الْحَدِيثِ
رَفِيٍّ سَهْوٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَخْذُ وَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا
طَحَامٌ إِلَّا الْحَبْلَةُ وَهَذَا السَّمَدُ حَتَّى إِنْ أَحَدَنَا
لَيَضْمَعُ كَمَا تَضْمَعُ الشَّاةُ شَحْرًا صَبَحَتْ بَنُو آسِيٍّ
تُعَذِّبُنِي فِي الدَّائِنِ لَقَدْ خِفْتُ إِذَا وَضَعْتُ عَيْنِي
هَذَا أَحَدًا يَثُ حَسَنٌ عَصِيْمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَيْدِ
بْنِ غَزْوَانَ۔

۲۵۰۔ **حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعِينٍ** وَ**بُيُوتُ بْنُ أَبِي**

عَنْ عُمَرَ بْنِ سَرْبِ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَعَلَيْهِ تَرَيَانِ مُمَشَقَانِ مِنْ كَتَانٍ فَتَنَحَّطُ فِي
أَحَدِهِمَا شَحْرًا قَالَ بَخْرٌ يَتَمَطُّ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي
الْكَتَانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخُفُّ مَابَيْنَ يَنْبَرِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَّةَ عَائِشَةَ
مِنَ الْجُرْعِ مَغْشِيَةً عَلَيَّ فَيَحِي الْمَاءُ فِيَضْمَعُ رَجُلًا
عَلَى عُنُقِي يَزِي أَنِّي الْجُنُونُ وَمَا بِي جُنُونٌ وَمَا
هُوَ إِلَّا الْجُرْعُ هَذَا أَحَدًا يَثُ حَسَنٌ عَصِيْمٌ غَرِيْبٌ۔

۲۵۱۔ **حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ مَعِينٍ** وَ**بُيُوتُ بْنُ أَبِي**
عَنْ يَزِيدَ الْمُقَرِّيِّ ثَعْلَبَةُ بْنُ مَعِينٍ شَرِيْحُ شَرِيْحِ أَبِي
هَارِيٍّ الْخَوْلَافِي أَنَّهُ أَخْبَانِي عَنْ رَدِّ مَالِكِ بْنِ الْحَبَابِ
أَخْبَرَهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبِيدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَسْجُدُ
رِجَالًا مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخُصَاصَةِ وَ
هُوَ أَصَابِ الصَّفَةِ حَتَّى يَقُولَ الْغَرَابُ غَوْلًا
يَجَانِبُنِ أَوْ يَجَانِبُونَ فَإِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ لِيُفْرِغَ تَالِ كَوْ تَعْلَمُونَ
مَا لَكُمْ جُنْدًا اللَّهُ لَا حَبْلَ لَكُمْ أَنْ تَدَّادُوا فَا قَا قَا وَ
حَاجَةً قَالَ فَضَالَةُ إِنَّا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَحَدًا يَثُ حَسَنٌ عَصِيْمٌ۔

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لُحَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ
 رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَمِيرَةً عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا أَحَدٌ فَنَاقَى
 أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ
 أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظَرَنِي
 وَجْهَهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ جَاءَ عَمْرٍ
 فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عَمْرٍو قَالَ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ
 قَالَ وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذَلِكَ فَتَأْتَلَفُوا
 إِلَى مَذَلِ أَبِي الرَّبِيعِ بْنِ الْأَنْصَارِيِّ الْأَنْصَارِيِّ
 وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ الْخَلِّ وَالشَّارِ وَكَوَيْكُنْ لَمَّا
 خَدَّ مَرَفَعُوهُ فَقَالُوا الْإِمْرَأَةُ إِنَّ صَاحِبَكَ
 فَقَالَتْ انْطَلِقْ يَسْتَحْيِي لَنَا الْمَاءَ وَكَوَيْكُنْ
 أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ بِعَمْرٍو يَذْعِبُهَا فَدَضَعَهَا فَجَاءَ
 يَلْبِسُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْدِيهِ
 بِأَيْمِهِ وَأَيْمِهِ ثُمَّ انْطَلِقْ بِرَحْمَةِ اللَّهِ إِلَى حَيْثُ يَفْقِدُ فَيَسْطِ
 لَهُمْ سَاطِئًا ثُمَّ انْطَلِقْ إِلَى خَلَّتِهَا مِنْهُ فَوَضَعَهَا
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَنْفَيْتِ لَنَا
 مِنْ رُطْبِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَرَدْتُ أَنْ تَخْشَرُنَا
 أَوْ قَالَ تَحْشَرُنَا مِنْ رُطْبِهِ وَكَبِيرِهِ فَأَكْثَرُوا وَشَرُّوا
 مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هَذَا أَلَذُّ نَفْسِي بِبَيْدٍ مِنَ التَّعْبِيرِ
 الَّذِي تَشْأَوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَظِلِّي بَارِدٌ
 وَطَبِيبٌ حَلِيبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ مَا انْطَلِقُ أَبْوَابُ الْهَيْثَمِ
 لِيَصْنَعَهُمْ لَكُمْ مَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا تَذْبَحْ ذَاتَ ذِي فَنَذْبَحَ لَهُمْ عَنَّا قَدْ أَوجَدْنَا
 فَأَتَا حَمْرِيهَا كَمَا كُنَّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكُنْ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَارْخُذْ أَكَاثَا سَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ایک ایک رسول
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں گھر سے باہر تشریف لائے جس وقت
 آپ نہ تو باہر تشریف لایا کرتے تھے اور نہ ہی کسی سے ملاقات فرماتے
 اسی دوران حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے
 آپ کو بوجھا اسے ابو بکر کیسے آنا ہوا؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میں
 آپ کی ملاقات زیارت اور سلام عرض کرنے کی غرض سے حاضر
 ہوا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں
 آپ نے فرمایا اسے سلام کہیے آئے عرض کیا یا رسول اللہ! میں
 بھوک کی وجہ سے آیا ہوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا مجھے بھی کچھ بھوک محسوس ہو رہی ہے پھر وہ سب
 ابو الہیثم بن تہان انصاری کے گھر کی طرف چل پڑے
 ابو الہیثم کے ہاں بہت سے کھجوروں کے درخت اور کثیر تعداد
 میں کھجوریاں تھیں البتہ خادم کوئی نہیں تھا وہ گھر میں موجود نہ تھے
 ان کی بیوی سے پوچھا تھا اسے خاوند کہاں ہیں؟ کتنے گھنٹے گھر
 سے بیٹھا پانی پینے لگے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی
 مشک سے اپنے مشکدہ کو حاضر خدمت ہونے اور
 آنے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لپٹ گئے اور کتنے
 ہاتھ تھے آپ ہمیں سے مال باپ قرہاں ہوں اذنا بعد
 ابو الہیثم ان میں حضرت کوئے کرانے باغ میں چلے گئے
 ان کے لیے کھجور بھجایا اور درخت سے کھجور کا کھانا لے کر حاضر
 کر دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہمارے لیے صرف
 تازہ کھجوریں ہی کیوں نہ لائے؟ انہوں نے عرض کیا میں اس
 ارادہ سے تازہ کھجوریں لایا ہوں تاکہ آپ جو
 چاہیں اختیار فرمائیں۔ چنانچہ انہوں نے کھجوریں کھائیں اور
 وہ بخا پانی پیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات
 کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہی نعمتوں
 سے ہے جن کے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا
 محمد اسامہ پاکیزہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی پھر جب ابو الہیثم
 رضی اللہ عنہ آپ کے لیے کھانا تیار کرنے کے لیے جانے لگے

فَاتَيْنَا فَاثَانَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا سَمِعْنَا
لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْتُمَهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
اخْتَرْتُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ
الْمُسْتَشَارَيْنِ خُذْ هَذَا فَإِذَا رَأَيْتَهُ تَبَيَّنَ
وَأَسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا نَظَلْنَا أَبُو الْهَيْثَمِ إِلَى
إِمْرَأَتِهِ فَخَبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِمْرَأَتُهُ مَا أَنْتَ بِبَارِعٍ مَا
قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ تَوْبَتَهُ
قَالَ هُوَ عَيْنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَنْ اللَّهُ يَبْعَثُ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً إِلَّا دَلَّكُمْ بِكَاتِلَانِ
بِطَانَتِهِ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ
بِطَانَتُهُ لَا تَأْتُوهُ عِبَادًا وَلَا مِنْ تَوْبِ بَطَانَتِهِ الْمَشُورِ
فَقَدْ وَفَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَدَجَ نَوْمًا وَأَتَوْا بَكْرَةَ وَعَمْرُوهُمَا فَخَرُّوا السُّجُودَ
بِمَعْنَاهُ وَتَوَنَّنَا كَرَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ
شَيْبَانَ أَشْرَفُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَأَكْثَلُ وَ
شَيْبَانُ ثِقَةٌ عِنْدَهُمْ صَاحِبُ كِتَابٍ .

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نِيَّاسٍ نَا سَيَّارُ
عَنْ تَهْلُبِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ يَلِيدِ بْنِ أَبِي مَتْعُوسٍ
عَنْ أَشْيَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ شَكُوْنَا
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ وَ
رَفَعْنَا عَنْ بَطْنُونَا عَنْ حَبِيبٍ فَقَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَبِيبٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَيَّارِ

تو آپ نے فرمایا اور وہ والا جانور ذبح کرنا چاہتا تھا انہوں نے بڑی باخبر
کاچھہ دیکھا اور کھانا لائے کھانا کھانے کے بعد حضور نے فرمایا کیا تمہارے
ہاں تمام ہے عرض کیا حضور نہیں آپ نے فرمایا صبح جیسے پاس قیدی تھے
تو حاضر ہونا چنانچہ جب آپ کے پاس دو قلام آئے جن کے ساتھ تیسرا نہیں تھا
تو حضرت ابوالہیثم حاضر ہوئے حضور اگر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے
ایک پسند کرنا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ خود ہی میرے اختیار فرمائیں حضور
نے فرمایا میں سے مشورہ لیا جائے میں ہوتا ہے میرے کو کوئی میرے لئے نادر ہے
ہوے دیکھتا ہوں میں نہیں اس سے جہاں کی نصیحت کرنا ہوں جب ابوالہیثم نے
بڑی کے پاس ہمارے آپ کا ارشاد پاک سنایا تو وہ کہنے لگے اس کے ہاں سے میں
جو کچھ حضور نے فرمایا ہے اس کے ارشاد کے بغیر حاضر نہیں کر سکتے ابوالہیثم نے
کہے یہ ارشاد ہے اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس نبی
اور خلیفہ کو مجھ اس کے ساتھ دو روزہ دار ہونے میں ایک نیکی کا حکم دینا
اور دہائی سے روکا ہے اور ایک روزہ دار اس کے نقصان میں کمی نہیں کرتا میں جو
بیسے روزہ دار سے بچا گیا وہ واقعی بچ گیا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر اور حضرت
فاروق اعظم رضی اللہ عنہما باہر تشریف لائے اس کے بعد
مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی لیکن حضرت
ابو ہریرہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ شیبان کی حدیث
ابو حواریہ کی حدیث سے زیادہ مکمل اور طویل ہے اور
شیبان، حدیثین کے نزدیک ثقہ اور صاحب کتاب ہیں۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے
ہیں ہم نے بارگاہ رسالت میں بھوک کی شکایت کی اور پیٹ
پر سے کپڑا اٹھا کر ہاتھ سے ہونے پھر دکھائے تو آپ
نے اپنے شکم اندر سے پردہ پھر ہاتھ سے ہونے
دکھائے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو
صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

سماک بن حرب کہتے ہیں میں نے حضرت

بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَلْعَمَّانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ
اَلَسُّوْفِي كَعَامِرٍ وَشَرَابٍ مَا يَشْتُمُوْنَ فَقَدْ رَأَيْتُ
نَبِيَّكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنْ اَلدَّاءِ قَلِيلٌ مَا يَمْلَأُ رِيْبَهُ بَطْنُهُ
هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ يَحْتَجُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَاثَةَ وَغَيْرُهُ
وَلِحَدَّثَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَدِيْثٍ اَبَى اَلْاَخْوَصِ
وَرَفَى شُكَّهٖ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ اَبَى اَلْعَمَّانِ
بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَمْرِو

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ اَلْغَنَى غَنَى النَّفْسِ
۲۵۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَّيْلٍ بْنُ قَدْرِشِشٍ
اَلْهَمَّاجِيُّ اَلْكُوفِيُّ نَا اَبُو بَكْرٍ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبَى
حَصَنِ عَنْ اَبَى هُبَيْرٍ عَنْ اَبَى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ لَيْسَ اَلْغَنَى
عَنْ كَثْرَةِ الْعَدَمِ وَلٰكِنْ اَلْغَنَى غَنَى النَّفْسِ
هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ يَحْتَجُّ

بَابُ مَا جَاءَ فِي اَخْذِ الْمَالِ

۲۵۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَلْكَثِيْبُ عَنْ سَعْدِ بْنِ
اَلْمُقْبَرِيِّ عَنْ اَبَى اَلْوَلَدِ قَالَ سَمِعْتُ خَدِجَةَ
بِنْتَ نَافِثٍ وَكَانَتْ تَحْتَ حُمْدَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ
يَقُوْلُ اِنَّ هَذَا الْمَالَ خُفْرَةٌ خُلُوْةٌ مِنْ اَعْتَابِهِ
يَحْتَجُّ بُوْرِكَ لَمْ يَنْفِجْ وَدَبَّ مَتَّخِذٍ فِيْهَا شَاوَتْ
بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ
اَلْقِيَامَةِ اِلَّا اَنْتَارُ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ يَحْتَجُّ
اَبُو اَلْوَلَدِ اِسْمُهُ عُبَيْدٌ سُنْطَا

بَابُ

۲۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
عَبْدِ اَلْوَلَدِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ اَلْحَسَنِ
عَنْ اَبَى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمْ لَعْنُ عَبْدِ الدِّيَّارِ وَلَعْنُ عَجْدِ الدِّيَّارِ

نعمان بن بشیر کو فرماتے ہوئے سنا کیا تمہیں
تمہارا پسندیدہ کھانا اور پانی میرے نہیں؟ میں نے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو
بعض اوقات پیٹ بھر کر روئی کھجوریں بھی
حاصل نہ ہوتی تھیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اصل مالدار سی، نفس کی امیری ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
حقیقی مالدار سی، مال کی کثرت نہیں بلکہ نفس کا
غنی ہونا ہی اصل مالدار سی ہے۔

حصول مال

حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی
زوجہ خولہ بنت قیس فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا آپ نے فرمایا بے شک یہ مال سرسبز اور
میٹھا ہے جس کو اس کا حق ملا اسے اس میں برکت دی
گئی اور بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے
مال سے نفسانی خواہشات پوری کرتے ہیں ان کے
بے قیامت کے دن آگ ہی آگ بنے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوالا۔ مد کا نام عبید
سنا ہے۔

دنیا کی محبت باعث عذاب ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دنیا رو در اعم کے بندوں پر لعنت کی گئی۔
یہ حدیث اسل طریق سے حسن غریب ہے

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے
کئی روایوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
روایت کی ہے جو اس روایت سے زیادہ مکمل
اور طویل ہے۔

خریص کی مذمت

حضرت ابن کعب بن مالک انصاری اپنے
والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دو بھوکے بھیرے بکریوں کے ریور
میں چھوڑ دیے جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں کرتا جتنا
مال اور مزے کی حرص کرنے والا اپنے رہن کے
لیے نقصان دہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بھی حدیث
مردی ہے لیکن اس کی اسناد صحیح نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے بے رغبتی
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے
ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر آرام فرما ہوئے جب
بیدار ہوئے تو پہلو پر چٹائی کے نشانات تھے، ہم نے عرض
کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے لیے آرام دہ بچوٹا بنالیں
آپ نے فرمایا میرا دنیا سے کیا تعلق ہے۔ میں دنیا
میں ایک سوار کی مثل ہوں جو درخت کے سائے
میں بیٹھا پھر چلا گیا اور درخت کو چھوڑ دیا۔

اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے
بھی روایات ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

اچھے دوست کی تلاش

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے
دوست کے دین پر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک کو
دیکھنا چاہئے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَ
قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ مِنْ هَذَا
وَأَهْلُولِ

باب ۱۲۱

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا سُورِبِيُّ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
الْمُبَارَكِ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَاكِدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ زَيْدَارَةَ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ
بْنِ كَالِبٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذُنُوبَانِ جَائِعَانِ
أُرْسِلَا فِي غَنِيٍّ يَأْكُرُ لَهَا مِنْ حِرْمٍ أُنْمِرَ عَلَى
الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِيَأْكُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ وَرَوَى فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ اسْتِزَادُهُ

باب ۱۲۲

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ
نَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ حَدَّثَنَا شَيْخُ السُّقُوفِيِّ نَا عَمْرُو
بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ نَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى حَوْبٍ فَقَامَ وَقَدْ أَكْرَفِي جَنْبِهِ فَقُلْنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَأَكْرَفَاكَ بِمَالٍ وَلِلْمَنِيَا
مَا آتَانِي النَّبِيُّ إِلَّا كَوَاكِبَ اسْتَظَلَّتْ تَحْتِ
شَجَرَةٍ تُعْرَاةٍ وَتَرَكْنَا فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو
ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

باب ۱۲۳

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ وَ
أَبُو دَاوُدَ قَالَا نَا هَارِبُ بْنُ خَثِمَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ
وَدَّانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ

یہ حدیث حسن عزیز ہے۔

فَلْيَنْظُرُوا هَذَا كَمَا مِنْ بَيْتِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
عَزِيزٌ۔

باب ۱۲۵

ہمیشہ کی دولت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کے پیچھے
نہیں چیزیں جاتی ہیں ان میں سے دو واپس آجاتی ہیں
اور ایک باقی رہتی ہے۔ اس کے پیچھے اس کا مال،
اولاد اور نکل جاتے ہیں، اولاد اور مال واپس آجاتے ہیں اور
عمل اس کے ساتھ باقی رہتا ہے۔

۲۶۲۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعْدٍ قَالَ
بُنِ حَبِيبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ
سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثُ
شَيْءٍ أَثْنَانِ وَيَتَّبِعُ وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَ
مَالُهُ وَحَسَنَةُ فَيَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَتَّبِعُهُ عَمَلُهُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَزِيزٌ۔

یہ حدیث حسن عزیز ہے۔
زیادہ کھانا مکروہ ہے

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ نے فرمایا انسان نے پیٹ سے زیادہ برابر تن نہیں بھر
انسان کے لیے چند تھوے کھانا کافی ہے جو اس کی پیٹ کو
سیدھا رکھ سکے اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو پیٹ کے
تین حصے کرے، ایک تھانی کھانے کے لیے، ایک پانی کے
لیے اور ایک تھانی سانس لینے کے لیے۔
اسماعیل بن عباس نے اسی کے ہم معنی روایت
نقل کی اور کہا کہ مقدم بن معدیکرب نے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی میں نے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ الفاظ انہیں ہیں۔
یہ حدیث حسن عزیز ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَدِّهِ كَثْرَةِ الْأَكْلِ
۲۶۲۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ
قَالَ سَمِعْتُ بَنِي حَبِيبَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
وَحَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الْقَطَّانِيِّ
عَنْ وَقْدِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَكَلْتُ
أَذَى وَعَارَ شَرًّا مِنْ بَطْنٍ يَحْسِبُ ابْنُ آدَمَ
أَكَلَاتِ يَتِيمٍ مُلْبَسٍ فَإِنْ كَانَ لَا لِحَاظَ فَمُكَلَّتْ
بَطْنًا بِهِ وَثَلَّتْ بِشَرَابِهِ وَثَلَّتْ لِنَفْسِهِ
هَذَا ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَدَةَ نَالِ السُّوَيْدِيُّ بْنُ حَبِيبَةَ
نَحْوَهُ وَقَالَ الْمُقَدَّمُ ابْنُ مَعْدِيكَرِبٍ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَوْنُهُ يَذْكُرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَزِيزٌ۔

ربا کاری اور طلب شہرت

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لیے
عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کا بدلہ دے گا اور خوشہ طلب
کے لیے قیامت کے دن اس کے عیوب کی تشہیر ہوگی۔ بلوی
کہتے ہیں حضور نے یہ بھی فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّيَاءِ وَالشُّمُوعَةِ
۲۶۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعِمًا رَوِيَهُ ابْنُ هِشَامٍ
عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فَرَّاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ يَدْرِي يَكْرِي اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُسْتَعْمَلُ يُسْتَعْمَلُ
اللَّهُ بِهِ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس پر رحم نہیں فرماتا۔ اس باب میں چند ابواب عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

ولید بن ابی ولید الوعثان مدنی سے مروی ہے ان سے حضرت علی بن سلم نے شکی ابھی سے نقل کیا کہ وہ مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے تو دیکھا ایک آدمی کے گرد کچھ لوگ جمع ہیں انہوں نے پوچھا یہ کون ہیں ان لوگوں نے بتایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں (فرماتے ہیں) میں ان کے قریب ہو گیا ہوں کہ ان کے بالکل سامنے بیٹھ گیا آپ لوگوں سے حدیث بیان کر رہے تھے جب خاموش ہوئے اور زبانہ گئے تو میں نے عرض کیا میں آپ سے سخن فلاں و فلاں عرض کرنا ہوں کہ مجھے کوئی حدیث سنائیں جسے آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اور جان لیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا میں نہیں ایک حدیث سناتا ہوں جسے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اور جانا پھر آپ سکیاں لینے لگے یہاں تک کہ بیہوش ہو گئے ہم نے غور ہی دربار مطالعہ کی پھر آپ کو فاذ ہوا تو فرمایا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جسے حضور نے مجھ سے اس مقام پر بیان فرمایا یہاں ہم دونوں کے سوا کوئی نہیں تھا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سکیاں لینے لگے یہاں تک کہ بیہوش ہو کر زمین پر جھک گئے۔ میں نے کافی دیر تک آپ کو سہارا دیا پھر جب ہوش آیا تو فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہندوں کی طرف متوجہ ہوگا تاکہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے تمام امتیں گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوں گی سب سے پہلے یمن آدمیوں کو بلایا جائے گا ان جس نے قرآن یاد کیا ہوگا (۲) جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کیا گیا ہوگا (۳) اور کثرت سے مالدار شخص۔ اللہ تعالیٰ اسے قادی سے فرمائے گا کہ میں نے تمہیں وہ کلام نہ سکھایا جسے میں نے

وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ
كوفي الباب عن جندب وعبد الله بن عمرو
هذا الحديث حسن غريب من هذا الوجه.

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ خَيْرَةَ بْنِ شَرِيحٍ بَا النُّوَيْدِ بْنِ أَبِي النُّوَيْدِ أَبُو عَثْمَانَ الْمَدَنِيُّ أَنَّ عَقِبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ شَقِيكَ الْأَصْبَحِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالُوا أَبُو هُرَيْرَةَ فَدَنُوهُ وَهُوَ حَتَّى قَعَدَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهُ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ وَبِحَقِّ لِمَا حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُهُ وَعَلَيْتُهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفْعَلُ لِأَهْلِ كُنْدٍ حَدِيثًا مَكْرِيًّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقِبَتُهُ وَعَلَيْتُهُ كَوْنُ نَشْرَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْرَةَ شَرِيكٍ يَدَاهُ فَمَكَتَ قَبِيلًا ثُمَّ أَقَامَ وَمَسَمَحَ وَجْهَهُ وَقَالَ أَفْعَلُ لِأَهْلِ كُنْدٍ حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَجْهَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفْعَلُ لِأَهْلِ كُنْدٍ حَدِيثًا مَكْرِيًّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَهِيَ هَذَا الْبَيْتُ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشْرَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْرَةَ شَرِيكٍ يَدَاهُ ثُمَّ مَكَتَ خَاتَمَ أَعْيُنٍ وَجْهَهُ فَاسْتَدْنَتْهُ خَلْقٌ مِمَّنْ كَوْنُ أَقَامَ فَقَالَ شَقِيكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ تَعَالَى إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَأْتِيهِ إِلَى الْوَادِ لِيَقُولَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ أُمَّةٍ بِجَانِبِهِ فَأُولَئِكَ مِنْ يَدِهِ كَوْنِهِ رَجُلٌ جَمَعَ الْأَمْرَ أَنْ دَرَجَلُ قَدْرٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَرَجُلٌ كَثِيرُ الْمَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ لِقَارِي أَلَمْ أَعْلَمْكَ مَا أَقْرَبْتُ عَلَى رَسُولِي فَتَأْتِي يَارَبِّ قَالَ

فَكَذَّبُوا بِمَا جَاءَهُمْ قَالُوا كُنْتَ أَحْمَرُ بَيْتٍ أَوْ
 الْبَيْتِ وَأَنْتَ الْبَيْتُ فَقَالُوا اللَّهُ كَذَّبَتْ وَ
 قَالُوا الْمَلَأَتْكُمْ كَذَّبَتْ وَ قَالُوا اللَّهُ كَذَّبَتْ
 بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فَلَنْ قَارِي فَقَدْ جِيءَ
 ذُرِّيَّتِي وَيُؤْتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ قَالُوا اللَّهُ كَذَّبَتْ
 أَنْتُمْ أَدْعَاكُمْ تَحْتَ جُرْأِي أَحْمَرُ قَالُوا بَلْ يَأْتِي قَالُوا
 فَمَا ذَا أَحْمَرُ فِيمَا أَتَيْتُكَ قَالُوا كُنْتَ أَحْمَرُ
 الْبَيْتِ وَفِي مَا أَتَيْتُ قَالُوا اللَّهُ كَذَّبَتْ
 وَ قَالُوا الْمَلَأَتْكُمْ كَذَّبَتْ وَ قَالُوا اللَّهُ بَلْ
 أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فَلَنْ جَوَادُ وَ قَالُوا قَالُوا ذَلِكَ
 وَ قَالُوا يَا لَيْتِي قَالُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالُوا
 اللَّهُ كَذَّبَتْ مَا ذَا أَتَيْتُ قَالُوا أَمَرْتُ بِالْجِهَادِ
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ قَالُوا قَالُوا قَالُوا اللَّهُ
 كَذَّبَتْ وَ قَالُوا كَذَّبَتْ كَذَّبَتْ وَ قَالُوا
 يُقَالُ اللَّهُ بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فَلَنْ
 جَوَادُ قَالُوا قَالُوا ذَلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتَيْ فَقَالَ يَا بَابُ هَذِهِ
 أُولَئِكَ التَّلَاحُ أَقْلُ خَالِي اللَّهُ تَسْقَرُ وَ
 النَّارُ كَرِيمٌ أَلْقِيَا مِثْلَ التَّلَاحِ أَلْقِيَا
 الْمَدَايِقُ مَا خَبَرْتَنِي مَقْبَلَةَ أَنْ شَفِيتَ هَذَا لَيْتِي
 دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا قَالُوا
 عُمَانُ وَحَدَّثَنِي أَنَّهُ بَرَأَ إِلَى حَكِيمٍ وَ
 كَانَتْ سَيِّئًا لِمُعَاوِيَةَ قَالُوا قَالُوا خَلَّ عَلَيْهِ
 رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ
 مُعَاوِيَةُ قَدْ قِيلَ خَلَّ لِي هَذَا أَكَيْفَ يَمُنُ
 بَقِي مِنَ النَّاسِ ثُمَّ بَكَى مُعَاوِيَةُ بَكَاءً شَدِيدًا
 حَتَّى ظَنَّمَا أَنَّهُ هَالِكٌ وَ قَالُوا قَدْ جَاءَ مَا هَذَا
 التَّحَدُّ بِشَرِّهِ ثُمَّ أَخَافَ مُعَاوِيَةُ وَ مَسَحَ عَنْ
 وَجْهِهِ وَ قَالُوا صَدَقَ اللَّهُ وَ سُرُّهُ مَنْ كَانَتْ

اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنا عرض کرے گا ہاں یا رب
 اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا وہ کہے گا میں
 رات دن اس کی تلاوت کرتا رہا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا
 فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو چاہتا تھا کہ
 کہا جائے فلاں قاری ہے پس تجھے کہا گیا تو متنبہ کولا یا جیسے گا
 اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے میں نے مال میں اتنی وسعت نہ دی
 کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا وہ عرض کرے گا ہاں یا رب اللہ تعالیٰ
 فرمائے گا تیری دی ہوئی دولت سے کیا عمل کیا وہ کہے گا میں
 قرینہ دوس سے صلہ دہی کرتا اور خیرات کرتا تھا اللہ تعالیٰ
 فرمائے گا تو جھوٹا ہے فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ
 (مزید) فرمائے گا تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں بڑا نخی ہے سو ایسا
 کہا جا چکا زبیر شہید کولا یا جیسے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو کس
 لئے قتل ہوا وہ کہے گا تو نے مجھے اپنے راستے میں جہاد کا حکم دیا
 پس میں نے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے
 گا تو نے جھوٹ کہا فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ
 فرمائے گا تیری بیعت یہ تھی کہ لوگ کہیں فلاں بڑا بہادر ہے پس
 یہ بات کہی گئی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے ذرا قریب
 مائل ہوئے فرمایا اے ابو ہریرہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب
 سے پہلے ان ہی تین آدمیوں سے جہنم کو ٹھکرایا جائے گا ولید ابو عثمان
 مدنی کہتے ہیں مجھے عقیدہ ہے بتایا کہ یہی شفی حضرت معاویہ رضی اللہ
 عنہ کے پاس گئے اور انہیں حدیث سنائی ابو عثمان کہتے ہیں
 مجھے ملازمین حکیم نے بتایا کہ یہی شفی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے
 پاس ملازم تھے کہتے ہیں حضرت امیر معاویہ کے پاس ایک آدمی آیا وہ
 انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بتائی تو حضرت
 معاویہ نے فرمایا ان تینوں کا یہ حشر ہے تو باقی لوگوں کا کیا حال
 ہو گا پھر آپ بہت دوسرے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا شاید
 جان دے دیں گے اور ہم نے کہا یہ آدمی ہمارے پاس
 فرسے کر آیا ہے پھر جب حضرت معاویہ کو عرض کیا تو آپ نے

يُؤْتِيكَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا أَوْ يُزِيلُهَا تَوَفَّاكَ لَمْ يُؤْتَ
أَحَدًا مَّا كُتِبَ عَلَيْهَا وَعُفِّيَتْ عَنْهَا أُولَئِكَ
أَكْفَىٰ يَوْمَئِذٍ يُؤْتِيهِمُ الْآخِرَةَ إِلَّا الَّذِي تَرَىٰ
مَصْنُوعًا فِيهَا وَبِاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ
هَٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

باب ۱۳۸

۲۶۶۷ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَمْرِو
بْنِ سَيْفٍ الصَّدِيقِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ الْهَمْدِيِّ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا
بِاللَّهِ مِنْ جَبْتِ الْخُرَيْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَمَا جَبْتِ الْخُرَيْنِ قَالَ دَاوُدُ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ
وَمِنْهُ جَهَنَّمُ كُلُّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِيلَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَكُنْ هَكَذَا قَالَ الْقَرَأَةُ الْمَلَكُوتُ
يَا مَسْأَلِي هَٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

باب ۱۳۹

۲۶۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَبُو دَاوُدَ
نَا أَبُو سَنَانٍ الْكَلْبِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي قَابِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَجْعَلُ يَوْمَئِذٍ الْعَمَلَ قَيْسَرَهُ
فَإِذَا أُطْلِعَ عَلَيْهِ أَجَبَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَجْرَانِ أَجْرَ الْبَيْتِ
وَأَجْرَ الْعَلَانِيَةِ هَٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ
رَوَى الْأَعْمَشُ وَغَيْرُهُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي قَابِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُرْسَلًا وَقَدْ فَتَرَ بَعْضُ أَهْلِ الْبُحْثِ هَٰذَا
الْحَدِيثَ إِذَا أُطْلِعَ عَلَيْهِ فَأَجَبَهُ (لَمَّا مَعَاذَ
أَنْ يُجِيبَهُ) ثُمَّ قَالَ النَّاسُ عَلَيْهِ بِالنَّحْدِ لِيَقُولَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكْرَ شَهْدًا اللَّهُ

چہرہ پہنچا اور کہا اللہ تعالیٰ اداس کے رسول علی اللہ
علیہ وسلم نے سچ فرمایا جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی
نوبت چاہتے ہیں ان کے اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی ملے گا
دے دیتے ہیں اداس میں ہم کچھ کی نہیں کرتے ان لوگوں کا آخرت
میں کوئی حصہ نہیں رہے جو کچھ دنیا میں کیا مباح ہو گیا اور نیک اعمال باطل
ریا کار قاری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کے کنوز سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو
صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ تم کا کنوز کیا ہے؟ آپ نے
فرمایا جہنم میں ایک دلدی ہے جس سے محمد پرہیز بھی دن میں
سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس
میں کون دامل ہو گا؟ آپ نے فرمایا ریاکاری سے
قرآن پڑھنے والے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

ابھی اور ترمذی میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک
شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی کوئی عمل کرے
کرتا ہے اور اس سے خوش ہوتا ہے پھر جب وہ عمل لوگوں
میں مشہور ہوتا ہے تو دوبارہ خوش ہوتا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے دوا جڑی پھوپھ کر
عمل کرنے کا ثواب اور عطا فیہ عمل کا ثواب۔ یہ حدیث غریب
ہے اعش وغیرہ نے اسے بواسطہ جعیب ابن ابی ثابت اور
ابو صالح ابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے بعض
علمائے اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اعلان پر اس کی
عوضی سے مراد لوگوں کا اس کی اچھائی بیان کرنا ہے کیونکہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم زمین میں اللہ تعالیٰ
کے گواہ ہو لہذا وہ لوگوں کی تعریف سے اس مقصد
کے تحت خوش ہوتا ہے۔ اولاً اس کی نیت یہ ہو کہ

فِي الْأَمْثَلِ فَيُجِيبُهُ بِنَدَاءِ النَّاسِ عَلَيْهِ هَذَا مَا إِذَا
إِذَا أَجَابَهُ لَعَلَّوْا النَّاسَ مِنْهُ الْخَيْرَ وَيُخَذِّرُ
وَيُعْظِرُ عَلَى ذَلِكَ فَبَيْنَ أَرْبَاعِهِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ
الْيَعْلَوِ إِذَا أَطْلَمَ عَلَيْهِ فَمَا عَجِبُهُ وَجَاءَهُ أَنَّ
يُنْصَلَّ بِعَمَلِهِ فَتَكُونُ كَمَا يَمُوتُ أَجْرُهُمْ وَقَدْ
كَانَ مَذْهَبُ أَهْلِهَا .

بَابُ الْمَرْفُوعِ مِنَ أَحَبِّ

٢٦٨- حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَمِمَ مَنْ أَحَبَّ ذَلِكَ مَا أَكْتَسَبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَصَفْوَانَ بْنِ عَتَّالٍ وَآبِي مُوسَى هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَقَّنَ قُرَيْشٌ مِنْ حَدِيثِ حَسَنِ الْبَغْدَادِيِّ عَنْ أَنَسٍ .

٢٦٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاسْمُ أَبِيهِ بَنُو جَعْفَرٍ
عَنْ حَبِيبِهَا عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ۚ
مَتَى يَأْتِي السَّاعَةُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَوةِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ هَذَا آيَنَ
الْبَاقِلِ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَحَدُذُكَ لَهَا قَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا أَحَدُذُكَ لَهَا كَيْ تَصَلِّيَ وَلَا صُومَ إِلَّا فِي
أَجْبَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ مَعَهُ مَنْ أَحَبَّ وَأَنْتَ مَعَ
مَنْ أَحْبَبْتَ فَمَاذَا آيَتُ قَوْمِ التَّائِيْدُونَ بَعْدَ
الْإِسْلَامِ قَرَأَ قُرْآنَهُ هَذَا أَحَدِيَّتٌ قَلِيصٌ

٢٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
 (أَمْرًا) مَا سَمِعْنَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 عَنْ هُرَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ جَدُّهُ أَعْرَابِيٌّ جَاهِلِيٌّ

لوگوں کو اس کی نیکی کا بہتہ چل چلا ہے تاکہ وہ اس وجہ سے عزت و احترام کریں تو یہ دیا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اگر لوگوں کی اطلاع پر وہ اس لئے خوش ہوتا ہے کہ شاید وہ بھی ایسا عمل کریں تو اسے بھی ان کی مثل ٹوا بیٹے گا۔

آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رقیامت کے دن آدمی
اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے اور اس کے
مٹنے وہی ہے جو اس نے کمایا۔ اس باب میں حضرت علیؓ
عبداللہ بن مسعود، صفوان بن یسار، ابو ہریرہ اور ابو موسیٰ رضی
اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن بھریٰ بواسطہ
انس کی روایت سے حسن غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے یادگار رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اقیامت کب ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کب ہوئے حبشہ کے لوگ تو فرمایا اقیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ہوں آپ نے فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس کے لئے زکوٰۃ نہیں دی اور نہ ہی زیادہ دلوں سے لکھے ہیں البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقامت کے دن آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا اور وہ تو بھی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا حضرت انس فرماتے ہیں اسکا لٹنے کے بعد میں نے مسلمانوں کو کئی اور بات سے متنبہ فرمائی ہیں دیکھا جتنا وہ اس بات سے غور فرماتا ہے یہ حدیث حق ہے۔

صفوان بن محرز فرماتے ہیں ایک بلند آواز و بہاؤ آیا
احمد اس نے عرض کیا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انسان کسی قوم
سے محبت رکھتا ہے مگر ابھی تک وہ ان سے مل نہیں سکا رسول اکرم

الصَّوْمِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الرَّجُلُ يَجِبُ أَنْ يَتَوَكَّرَ
وَلَتَأْتِيَهُمْ خَيْرٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُرُومُ أَحَبُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۲۷۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّيْغِيُّ نَحْنُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ حَدِيثٌ مَعْنُودٌ
بِالْبَلِّ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى

۲۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ نَافِعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَحْمَرِ عَنْ أَبِي حَسْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ أَنَا عَبْدُكَ ظَنِّ قَبْدِي فِي دَانَا حَتَّى
إِذَا دَعَانِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَسَنٌ

بِالْبَلِّ مَا جَاءَ فِي الْبَرِّ وَالْإِشْرَارِ

۲۷۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْبَرِيُّ
أَلْكُوفِيُّ نَازِكٌ عَنْ أَبِي الْحَبَابِ مَا مَعَاذِيَةً عَنْ
صَالِحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ قَعْبَرٍ
الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ بْنِ سَبْعَانَ
أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْبَرِّ وَالْإِشْرَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلُّوا إِلَيْكُمْ خَيْرَ الْخَلْقِ وَالْإِشْرَارُ مَا حَاكَ فِي
لَفْسِكُمْ وَكَرِهْتُمْ أَنْ يُطْلِمَ النَّاسَ عَلَيْكُمْ

۲۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّحْمَنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ
قَامِعَاوِيَةً عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَحْوَكَةَ
الْأَزْدِيَّةَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَسَنٌ

بِالْبَلِّ مَا جَاءَ فِي الْعُصْبِ فِي اللَّهِ

۲۷۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَافِعٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ هِشَامٍ
نَاجِعٍ عَنْ بَرْقَانَ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مَرْثُودٍ عَنْ
عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) انسان اس کے
ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے گا یہ حدیث صحیح
ہے۔

احمد بن عبدہ رضی نے ابواسطہ سہاد بن زید عامم اور
زید بن صفوان بن عسال انہی کو صلہ علی اللہ علیہ وسلم سے حدیث
محمود کی مثل روایت نقل کی۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں
اس کے ساتھ ہوں جب بھی پکارے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

نیکی اور گناہ

تو اس بن سہان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تو
آپ نے فرمایا اچھا اخلاق نیکی ہے اور
جو چیز تیرے دل میں کھٹکے یا جس پر لوگوں
کا مصلح ہونا سمجھے ناپسند ہو وہ گناہ
ہے۔

معاذ بن جبل نے عہد زکریا سے اس کے ہم معنی
روایت بیان کی البتہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے
محمود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہلے ہی یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

اللہ کے لئے محبت

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے لئے آپس میں محبت

کرنے والوں کے لئے (قیامت کے دن) نذر کے منبر ہوں گے جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوہریرہؓ خولانی کا نام عبد اللہ بن ثوب ہے۔

حفص بن عاصم حضرت ابوہریرہؓ یا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کا سایہ نصیب ہوگا جس دن اس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

انصاف کرنے والا حکمران، وہ نوجوان جو عبادت خداوندی میں پروان چڑھا، وہ آدمی جس کا دل مسجد سے جلنے کے بعد ابھی تک اسی سے لگا رہے وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھی اسی پر ملاقات کی اور اسی پر جدا ہوئے وہ شخص جس نے تمہاری بات کو کر کیا پس (موت سے) اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے وہ شخص جسے کسی حسینہ جلد اپنے نسب والی عورت نے (زنہ کے لئے) بلایا تو اس نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ کا درجہ اور وہ شخص جس نے اس طرح چھپا کر مدد دیا کہ باتیں ہاتھ کو تیرے جلا کر دائیں ہاتھ نے کیا غرض کیا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس سے یہ حدیث متعدد طرق سے اسکی نقل کی گئی ہے۔ ابوہریرہؓ نے فرمایا یا حضرت ابو سعیدؓ، عبد اللہ بن عمرؓ

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مالک بن انس کی حدیث کی طرح روایت بیان کی البتہ اس روایت میں "یا مسجد" کی جگہ "یا مسجد" اور "ذات حسب وجمال" کی جگہ "ذات منصب وجمال" کے الفاظ

مکئی معاذ بن جبل قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله عز وجل انما تجزون في جلدني اهلومنا بدينك لو ربيحهمو التبرون كالشهداء اورد في الباب عن ابي الدرداء وابن مسعود وعبد بن الصوامت و ابي مالك الاشعري و ابي هريرة هذا حديث حسن صحيح و ابو مسعود الخولاني (سنة سنة الله بن ثوب).

۲۴۶. حدثنا الانصاري ثنا معن ثنا مالك عن جيب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابي هريرة او عن ابي سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت الله يقول في يوم لا ظل الا ظله اياما حادداً و متبايناً شامراً بعبادة الله و رجل كان قلبه مغلفاً بالسيف اذ اخرج منه حتى يعود اليه و رجلان تحابا في الله فاجتمعا على ذل و فقر فاقبلوا ذلك و رجل خاليا ففاضت عيناه و رجل دعت ذات حبيب و جمال فقال ابي اخات الله عز وجل و رجل تصدق بصدقة فافقها حتى لا تعلم شيئا لما تنفق يمينه هذا حديث حسن صحيح و هكذا اورد في هذا الحديث عن مالك بن انس من غير وجه و مثل هذا و شذذ فيسوق قال عن ابي هريرة او عن ابي سعيد و عبيد الله بن عمر و رواه عن جيب بن عبد الرحمن و لو يشك فيه فقال عن ابي هريرة.

۲۴۷. حدثنا مواد بن عبد الله العمري و الحسن بن الحسن قال كنا بيني بن سعيد عن جيب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان نحو حديث مالك بن

ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محبت کی خبر دینا

حضرت مقدم بن معمر کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں کوئی کسی بھائی سے محبت کرے تو اسے بتادے۔ اس باب میں حضرت ابو قتادہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث مقدم حسن صحیح غریب ہے۔

یزید بن عمار رضی سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی کسی دوسرے سے بھائی بچا رہ قائم کرے تو اس سے اس کا اس کے والد کا اور اس کے عائدان کا نام پوچھ لے کیونکہ یہ بات محبت کو زیادہ قائم کرتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں یزید بن عمار کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ہمیں معلوم نہیں۔ حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس حدیث کی مثل مرفوع روایت منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

تعریف کرنے اور تعریف کرنے والوں کی برائی۔

حضرت ابو معمر سے مروی ہے ایک شخص نے اٹھ کر ایک امیر کی تعریف کی تو حضرت مقدم ابن اسود اس کے چہرے پر مٹی ڈالتے گئے اور فرمایا ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ہم تعریف کرنے والوں کے مونہوں پر مٹی ڈالیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے نائد نے بواسطہ یزید بن ابی نریادہ اور جابر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث

اَنْوَنَ مَعْنَاهُ اَلَا اَنَّهُ قَالَ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسَاجِدِ وَقَالَ ذَاتَ مَنْصِبٍ لِّمَنْ هَذَا اَحَدًا يَكُنْ يَحْتَمِلُ

بَاخْتِلَا مَا جَاءَ فِي اَعْلَاهُ الْحَبِيبُ

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا بَشَّارُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَلْقَطَّانِ عَنْ اَبِي زَيْدٍ عَنْ جَبْرِ عَنْ جَبْرِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اَحَدِكُمْ اَخَاكَ فَلْيُعْلِمْنِي رِيَاةً وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنْسَ حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا هَمْدَانُ وَثَوْبَةُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ نَعْمَانَ الصَّيِّغِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذْا اَخِي الرَّجُلُ الرَّجُلُ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عَنْ اَمِيهِ وَارْثِهِ اَمِيهِ وَمَنْ هُوَ رِثَةُ اَوْ حَصْلٌ لِّلرَّثَةِ هَذَا اَحَدًا يَكُنْ غَرِيْبٌ لَا تَعْرِفُ مَا اَلَا مِنْ هَذَا اَلَدُّجِيهِ وَلَا تَعْرِفُ لِيَزِيدَكَ بِنِ نَعْمَانَ وَمَا قَامَ مِنَ الْمُنِيِّ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَزِيدُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ الْمُنِيِّ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْوِذُ اَلْاَحَادِيْثُ وَلَا يَصِحُّ رِسْنَادُهُ

باب كبرهية المداخلة والمداخلة

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا بَشَّارُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ جَبْرِ عَنْ جَبْرِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اَحَدِكُمْ اَخَاكَ فَلْيُعْلِمْنِي رِيَاةً وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنْسَ حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زَيْلًا عَنْ جَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَتْ
مُعْجَزَةً عَنْ أَبِي مُعْجَزٍ أَحْمَدُ وَأَبُو مُعْجَزٍ رَسْمُهُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ
الْمَكِّيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيُّ وَبَنُو أَبِي مُعْجَزٍ
قَالُوا لَمَّا سَبَّ رَأَى الْأَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَا تَلَا
كَانَ تَبَشُّهُ وَفَرَّ حَيْثُ كَانَ.

۲۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ أَنَّ الْكِنْدِيَّ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُرَيْشٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَاطِّ
الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْتَفِيَ أَقْوَامَ الْمَدَائِجِ
الَّتِي بَيْنَ هَذِهِ الْأَيْدِي قَرِيبٌ مِنْ حَوِثِ أَبِي هُرَيْرَةَ
بَابُ مَا جَاءَ فِي مُعْجَزَةِ الْمُؤْمِنِينَ

۲۸۲- حَدَّثَنَا سُدِّيُّ بْنُ كَثِيرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
الْبَارَاءِ عَنْ حُرَيْرَةَ بْنِ شَرِيحٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ
عَدِيٍّ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ قَيْسٍ التَّجِيبِيَّ أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ سَأَلْتُ
عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي تَوْحِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَصَاحِبُ
الْأُمُورَ وَلَا يَأْكُلُ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيَّ هَذَا
حَوِثًا لَنْهَا تَعْرِفُ مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ.

بَابُ فِي الصَّغِيرِ عَلَى الْبَلَاءِ

۲۸۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ يَسَّانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى
اللَّهُ بَعْدَهُ الْخَيْرَ عَجَلَ لَنَا الْعُقُوبَةُ فِي الدُّنْيَا
وَإِذَا رَأَى بَعْدَهُ الْفِتْنَةَ عَجَلَ بِدَائِهِ
حَتَّى يُولِّيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَذَا الْأَسْنَادُ عَنِ
الْبَيْهَقِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَانَ إِذَا عَظَّمَ الْجَزَاءُ
مَعَ عَظْمِ الْبَلَاءِ وَرَأَى اللَّهُ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ

روایت کی مبادی الیومعر سے روایت اس ہے ،
الومعر کا نام عبداللہ بن عمر ہے مقتدا بن اسود سے
مقتدا بن عمرو لکندی مراد ہیں ان کی کنیت الومعد ہے
اسود بن عبدغوث کی طرف اس لئے منسوب
ہیں کہ اس نے بچپن میں آپ کو متبنی (مترلا بیٹا)
بنایا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم تعریف
کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالیں۔ یہ حدیث غریب
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی روایت سے
غریب ہے۔
مومن کی مجلس۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے فرمایا صرف مومنوں کی مجلس
اختیار کرو اور تنہا رکھنا صرف ہم پر ہی
کھائے اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق
سے سمجھتے ہیں۔

مصیبت پر صبر کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی
کا ارادہ فرماتا ہے اسے جلد ہی دنیا میں سزا دیدیتا ہے ورنہ کسی
بندے سے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو گناہ کے سبب اس کا بدلہ
روک رکھتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دینا اسی
سند سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور ہے آپ نے فرمایا اگر انوار
میری مصیبت کے ساتھ ہے اور جہالت تو کسی قوم سے محبت کرتا
ہے انہیں نہانتا ہے۔ یہی جو اس پر لڑی ہو اس کے لئے اللہ تعالیٰ

أَرْفَعَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا النَّوَجِ
وَأَبُو طَالِبٍ إِسْنَدُهُ هَلَالٌ.

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْلَانَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ دَا قِ
ثَا سَنِيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هَدِيرَةَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ أَذْهَبَتْ سَعِيرُهُ كَيْفَ
فَصَبْرًا وَاحْتِسَابًا لَوْ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ يَدُونَ النَّجْدِ
وَفِي الْبَابِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَارِيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ الدَّرَازِيُّ دِيْلَسْتُ

بْنُ مَوْحٍ الْقَطَّانُ الْهَجْدِيُّ قَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
بْنُ مَعْدِيكَةَ أَبُو هَدِيرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَوَكَّلْ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَيْثُ
يُعْطَى أَهْلُ الْبَيْتِ الْكَلَامُ الْفَرَادِيُّ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ
قَدْ خُسِفَتْ فِي النَّارِ بِالْمَقَارِيفِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ هَذَا الْإِسْنَادُ الْأَمِينُ هَذَا الرَّحْمَةُ
وَقَدْ رَأَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
طَلْحَةَ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ مَرْوَانَ شَيْئًا مِنْ هَذَا.

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعْدٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ
ثَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ
سَمِعْتُ أَبَا هَدِيرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ
إِلَّا نَدِمَ قَالَ لَوْ أَمَانَتْ أُمَّتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
إِنْ كَانَ مُؤْمِنًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونَ إِلَّا دَاوُدَ
كَانَ مُسِيئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونَ نَزَعَ هَذَا حَدِيثٌ
لَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا النَّوَجِ وَبِحَيْثُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ
قَدْ لَكَ فِيهِ شُعْبَةٌ.

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعْدٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَا يَحْيَى بْنُ
عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا

ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن و غریب ہے و ابوالطلال
کا نام ہلال ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث
مردی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں جس شخص کی
آنکھیں لے لوں پھر وہ ان پر صبر کرے اور ثواب کا
طالب ہو تو میں اس کے لئے جنت سے کم ثواب پر
راضی نہیں ہوں اس باب میں حضرت عریاض بن ساریہ
رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے یہ حدیث حسن و غریب ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
قیامت کے دن جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب
دیا جائے گا تو آرام و سکون والے تمنا کریں
گے کاش دنیا میں ان کے چمڑے تہیجیوں سے
کاٹے جاتے۔ یہ حدیث غریب اور ہم اسے اس
سند کے ساتھ صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں
بعض محدثین نے اس روایت میں سے کچھ
یواسطہ اعش اور طلحہ بن مصرف حضرت مسروق
سے بیان کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی مرتا ہے
روز قیامت شرمندہ ہوگا، صحابہ کرام نے عرض کیا
یا رسول اللہ کیا ندامت ہوگی؟ آپ نے فرمایا اگر
نیک ہے تو نادم ہوگا کہ میں نے زیادہ عمل کیوں نہ کیا
اور اگر گناہ گار ہے تو اس بات پر ندامت ہوگی کہ
میں گناہ سے کیوں نہ بچا۔ اس حدیث کو ہم صرف
اس طریق سے پہچانتے ہیں یحییٰ بن عبید اللہ کے
بارے میں شعبہ نے کلام کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو

هَدِيَّةٌ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ قِيَامِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْشَوْنَ اللَّهَ كَمَا جَالِيَانِ يَكْسِرُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الصَّانِ مِنَ الَّذِينَ أَلْبَسْتَهُمْ أَهْلِي مِنَ الشُّكْرِ دُكُومَهُمْ قُلُوبُ الَّذِينَ يَأْتِيهِمْ اللَّهُ أَقْبَى تَفْخَرُونَ أَمْ عَلَى بَعْضِكُمْ دُونَ فَحْيٌ حَلَفْتُ لَا أَفْعَلَنَّ عَلَى أَوْلِيكَ عَنْهُ فَوَقْتُهُ نَدَامَ الْحَيْثُ مِنْهُ خَيْرًا نَا فِي الْبَابِ عَنْ إِبْنِ عُمرَ -

۲۹۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبادٍ نا حَارِثُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نا حَزْرَةَ بَنِي أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلْبَسْتُهُمْ أَهْلِي مِنَ الشُّكْرِ وَقَلْبُهُمْ أَمْرٌ مِنَ الصَّبْرِ فَيُحْلَفُ لَدَيْهِمْ خَيْرًا فَوَقْتُهُ نَدَامَ الْحَيْثُ مِنْهُ خَيْرًا نَا فِي بَعْضِكُمْ دُونَ أَمْ عَلَى بَعْضِكُمْ دُونَ هَذَا أَحَدًا نَدَامَ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي حَسَنٍ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ -

۲۹۳ - حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نا ابْنُ الْمُبَارَكِ نا حَرْثُ بْنُ سَعِيدٍ نا نَعْمَ نا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نا ابْنُ الْمُبَارَكِ نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نا زُهَيْرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يَزِيدَ نا عَنِ الْقَاسِمِ نا أَبِي أَمَامَةَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَدِيٍّ نا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا النَّجَاهُ قَالَ أَمْرُكَ عَلَيْكَ لِسَانُكَ وَتَسْكُتُ بَيْنَ يَدَيْكَ

دھوکہ دہن سب کے ساتھ دین کے ذریعے دنیا کا میں گئے لوگوں کو نرمی دکھانے کے لئے بھیڑی کھال پہنیں گے انکی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوگی اور دل پھڑپھڑیوں کے دل ہو گئے انہم فرماتا ہے کیا تم میرے ساتھ دھوکہ کرتے ہو یا مجھ پر جرات کرتے ہو مجھے اپنی ہی قسم ہے کہ میں ان لوگوں پر ان ہی میں سے ضرور فتنہ بھجوں گا جو ان میں سے ہر بار لوگوں کو بھی حیران و پریشان کر دیں گا اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ایسے لوگ بھی پیدا کئے ہیں جن کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی اور ان کے دل مقبر سے زیادہ کڑوے ہیں مجھے اپنی ہی قسم ہے میں انہیں ایسے فتنہ میں مبتلا کروں گا جو ان میں سے زیادہ آدمی کو بھی حیران کر دے گا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کیا میرے ساتھ دھوکہ کرنے ہیں یا مجھ پر جرات کر دکھاتے ہیں -

زبان کی حفاظت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! منجات کیا ہے؟ فرمایا یہ اپنی زبان کو (بڑی باتوں سے) روک رکھو، چاہیے کہ تمہارا گھر تم پر کشادہ ہو اور اس پر گناہوں پر درو یا کرو - یہ حدیث حسن ہے -

دل، زہر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی مستقبل کے بارے میں یہ خبر حروف بحرف ثابت ہو رہی ہے۔ امت مسلمہ کی بدقسمتی سے ان ہی میں سے بعض ایسے کم گو پیدا ہو چکے ہیں جو اللہ تعالیٰ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور علماء امت کے بارے میں نہایت گھٹیا نظریات رکھتے ہیں دوسری کتابوں میں بھی لکھ چکے ہیں ان کے عقائد ملت اسلامیہ کے عقائد سے یکسر منہضام ہیں اور مردہ بات جس میں محبوبانِ مملکتِ منعمہ و استراک پایا جاتا ہو اسے ترک بدعت سے تعبیر کرتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے ہاتھ میں اسلام کی بطل جلیل مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں یہ ذیاب فی نیاب لب بر کلمہ دل میں گستاخی، سلام، اسلام، الحمد للہ کہ تسلیم زبانی ہے اللہ تعالیٰ ان کے فتنے سے ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے آمین (مترجم)

سے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا کام بتائیں جسے میں مضبوطی سے پکڑے رکھوں آپ نے فرمایا مکہ میرا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہو فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے زیادہ خطرناک چیز کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک پر کر فرمایا یہ ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان بن عبد اللہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا زیادہ گفتگو نہ کرو کیونکہ ذکر کراہی کے بغیر کثرت کلام دل کی سختی (کا باعث ہے) اور سخت دل آدمی اللہ تعالیٰ سے بہت دور رہتا ہے۔

ابو نعیم نے بواسطہ ابراہیم بن عبد اللہ ما طیب اور عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح کی حدیث مرفوعہ روایت کی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کو اپنی گفتگو سے کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ وہ نیکی کا حکم برائی سے منہ پھرتا اور اللہ تعالیٰ کے ذکر پر مشغول نہ ہو۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف محمد بن زید بن عثیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

الْمُبَادَلِ عَنْ مَعْمَدٍ عَنِ ابْنِ هُرَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَدٍ عَنْ سَعْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أُحْتَصِرُ بِهِ قَالَ قُلْتُ رَفِيًّا اللَّهُ تَعَالَى سَمِعْتُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَخْرَفَ مَا تَعْلَمُ عَلَى قَوْمٍ خَلَا بِهِنَّ لِسَانُ نَفْسِهِمْ تَعْلَمُ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَيْتُ مِنْ غَيْرِهِ وَجْهٌ عَنْ سَعْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ.

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَجْوَى الْقُنْدُزِيُّ صَاحِبُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ نَا بُرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْثِرُ الْكَلَامَ يَخْرِجُ ذِكْرَ اللَّهِ فَإِنْ كَثُرَ الْكَلَامُ يَغِيْرُ ذِكْرَ اللَّهِ قَسْوَةً لِلْقَلْبِ وَأَقْرَبُ النَّاسِ مِنَ اللَّهِ الْقَلْبُ الْغَائِبُ.

الْقَوْمُ هَكَذَا ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْغَضَرِ ثَنَا أَبُو الْغَضَرِ عَنْ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا تَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ بُرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاطِبٍ.

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُهُ أَجِدَ قَانُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ سَعْيَانَ الْقُنْدُزِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ صَالِحٍ عَنْ أُمِّ مَيْمَنَةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِّمُوا ابْنَ آدَمَ عَلَيْهِ لَا كَلَامَ إِلَّا أَمْرٌ يَمُودُ أَوْ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ وَذِكْرُ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا تَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ

باب ۱۳

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ
نَا أَبُو لَيْثٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ أَخِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
سَلَمَانَ وَأَبِي الدَّارِ إِذْ أَرَسْتَهُمَا أَبَا الدَّارِ إِذْ
هَرَّأَى أَمْرَ الدَّارِ إِذْ أَرَسْتَهُمَا قَالَ مَا سَأَلْتُكَ
مَنْبُوتًا قَالَتْ إِنَّ أَخَاكَ أَبَا الدَّارِ كَيْسَ
لَمْ حَاجَهُ الدُّنْيَا قَالَتْ فَلَمَّا جَاءَهُ أَبُو الدَّارِ إِذْ
قَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَرَأَى صَلَواتَكَ مَا
أَنَّى يَكُونُ عَاشِي تَأْتِيكَ قَالَ قَاتِلُ كُلِّ مَلِكًا كَانَ الْمَلِكُ
ذَهَبَ أَبُو الدَّارِ إِذْ أَرَسْتَهُمَا فَقَالَ لَمْ سَلَمَانَ
تَوَفَّاهُ مَرَّتَيْنِ ذَهَبَ يَتَوَفَّاهُ قَالَ لَهُ تَمَرُّ مَرَّ
فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ النَّصْبِ فَقَالَ لَهُ سَلَمَانَ قَبُولُ الْأَنْ
فَقَامَا فَصَلَّيَا فَقَالَ إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا
لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِيَصْنِفَكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ
لِلْأَهْلِ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ
فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَرَاهِي
لَمْ فَقَالَ صَدَقَ سَلَمَانَ هَذَا عَدُوُّكَ صَاحِبُكَ وَأَبُو
الْعَمَلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَكَوْنُ أَخُو
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيِّ

باب ۱۴

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ الزُّرَّ عَنْ رَجُلٍ
مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَائِشَةَ
أَنْ أَكْتُبِي إِلَى كِتَابِي كَوْنِي فِيهِ وَلَا تَكْثُرِي
عَلَيَّ قَالَ فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامًا
عَلَيْكَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَلَمَّ بِرَضَى اللَّهِ
يَسْخَطِ النَّاسُ كَفَاهُ اللَّهُ مَوْتَكَ النَّاسِ وَمَنْ

تمام حق داروں کے حقوق ادا کرنا۔

حضرت عون بن ابی جعفر نے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابوذر
رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی بھارہ قائم فرمایا ایک مرتبہ حضرت
سلمان حضرت ابوذر کی ملاقات کے لئے گئے تو ام ووداد کہ مومنی
عالت میں دیکھا آپ نے فرمایا تجھے کہا ہوا ام ووداد سے کہا کہ بھائی
ابوذر واد کو دنیا کی کوئی حاجت نہیں اتنی ہی حاجت حضرت ابوذر واد کو
لوئے تو حضرت سلمان کے لئے کھانا رکھا اور فرمایا کھا بیٹے میں خود غصے
سے ہوں حضرت سلمان نے فرمایا میں کپ نہیں کھا میں گے میں ہی نہیں
کھا تو کھا راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے اسی کہا یا جب رات ہوئی تو ابوذر
عبادت کے لئے جانے لگے حضرت سلمان نے فرمایا سو جائیں پس وہ
سو گئے پھر جب رات کے عبادت کے لئے جانے لگے تو حضرت سلمان
نے فرمایا سو جائیں وہ پھر سو گئے جب صبح ہوئی تو حضرت سلمان نے ان
سے فرمایا اے نبیؐ میں پھر دو دنوں نے انہیں نماز ادا کی انزل بعد حضرت
سلمان نے فرمایا تم یہ تمہارے نفس کا بھی حق ہے اللہ تم کا بھی حق ہے، ہمارا
بھی حق ہے اور تمہارے گھروالوں کا بھی تمہارے حق ہے پہلا ہر حق دار کو اس کا
حق دو پھر وہ دونوں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور یہ بات
بیان کی تو نبیؐ نے فرمایا حضرت سلمان نے صحیح کہا یہ حدیث صحیح ہے
ابو نعیم کا نام عبد اللہ ہے اور وہ عبد الرحمن بن عبد اللہ
مسعودی کے بھائی ہیں۔

کس کو راضی کرنا لازمی ہے

مدینہ طیبہ کے ایک آدمی سے روایت ہے حضرت امیر معاویہ
نے ام المومنین حضرت عائشہؓ کو ایک خط لکھا آپ نے ایک مختصر
(مگر جامع) نصیحت پر مشتمل تحریر عنایت فرمائی۔ راوی کہتے ہیں حضرت
عائشہ نے حضرت معاویہؓ کو لکھا آپ پر سلام ہو اس کے بعد واضح
ہوں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس شخص نے
لوگوں کی ناراضگی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کی اللہ نعم لوگوں
کی ایسا رسانی سے اسے کفایت کرے گا اور جو شخص
اللہ تعالیٰ کو ناراض کرے لوگوں کو راضی کرے اللہ تعالیٰ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُولُ
قَدَمَا ابْنِ أَذْمَرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ جَنْبِ رِبِّهِ
حَتَّى يُشْأَلَ عَنْ خَيْرٍ عَنْ غَيْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ
شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ لَا كُتِبَ لَهُ
وَفِيمَا أَنْفَعَهُ فَمَاذَا عَمَلَكَ فِيمَا عَمِلْتَهُ هَذَا أَحَدِيثُ
عَرِيبٌ لَا تُخْرِجُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُسَيْنِ
بْنِ فَيْسٍ وَحُسَيْنٍ يُصَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ فِي الْكُتُبِ
عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَآبِي تَيْمِيَّةٍ.

۳۰۷۔ حکایتنا عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی الاسود
بن عامر بن ابی بکر بن عیاش بن الاعشى عن
سعد بن عبد اللہ بن جریج عن ابی بزرہ
الاسلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدِي يُشْأَلَ عَنْ خَيْرٍ
فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ عَمَلِهِ فِيمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِهِ
مِنْ أَيْنَ لَا كُتِبَ لَهُ وَفِيمَا أَنْفَعَهُ فَمَاذَا
عَمَلُكَ فِيمَا عَمِلْتَهُ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ
فِيهِمْ وَسَعِيدٌ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ
بَنِي جَدِّهِ هُوَ مَوْلَى ابْنِ بَرْزَةَ الْاسْلَمِيِّ وَابْنُ بَرْزَةَ
الْاسْلَمِيُّ رُسُلُهُ نَضْلُكَ بَنِي حَبِيَّةٍ.

۳۰۸۔ حکایتنا قتیبہ بن سعید بن عبد العزیز بن محمد
بن العلاء بن عبد الرحمن بن عیاض عن ابیہ عن ابی
ہریرۃ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَكْثَرُ رُؤُوفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ خَالِدُوا فِي الْمَلْئِكَةِ فِيمَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ لَا دِرْهَمَ كَدٍّ وَلَا مَتَاعَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ وَمَنْ
أَمْسَى مِنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ
وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَكَرَ هَذَا وَقَدَّافَ هَذَا وَ
أَكَلَ مَا لَمْ يَكُنْ يَكُنْ دَرَاهِمًا وَهَذَا وَهَذَا
فَيَقْعُدُ فَيَقْصُصُ هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ

اس سے پانچ باتوں کے بارے میں سوال نہ کیا جائے
(۱) اس نے اپنی زندگی کس کام میں گزار دی (۲) اپنی جوانی
کو کہاں گنوا یا (۳) مال کہاں سے کمایا (۴) اور کہاں
خرچ کیا (۵) اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا یہ حدیث
غریب ہے ہم اسے حضرت ابن مسعود سے صرف عامر بن
حسین بن فیس کی روایت سے سچا جانتے ہیں۔ اور حسین
حدیث میں ضعیف ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ
اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات
منقول ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اس
وقت تک اپنے رب کے پاس گھڑا ہے کہ جب تک
اس سے پوچھ نہ لیا جائے کہ اس نے اپنی زندگی کہاں
صرت کی، اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا۔ مال کہاں
سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ اور اپنا جسم کس
کام میں پرا نا کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
سمیع بن عبد اللہ بن جریج، ابو ہریرہ اسلمی کے
مقام ہیں۔ اور ابو ہریرہ اسلمی کا نام فضل بن
عبید ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے صحابہ کرام!)
تم جانتے ہو مجلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول
اللہ! ہم میں مجلس وہ ہے جس کے پاس نہ تو کوئی روپیہ
پیسہ ہو اور نہ ہی کوئی سامان، رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا میری امت میں مجلس وہ ہے جو قیامت
کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے پاس نہ مال نہ روپہ
اور نہ کوئی ہوگی لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی
پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کا خون
پھایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ پس وہ بیٹھا ہوگا اور

یہ لوگ (ان جرائم کے) بدلے اس کی نیکیاں لے جائیں گے اگر گناہوں کا بدلہ پورا ہوئے سے پہلے نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے پھر اسے جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس کے پاس اپنے بھائی کی عزت اور مال کا حق ہے اور وہ پکڑے جانے سے پہلے صاحب حق سے معافی مانگ کر سبکدوش ہو جائے اور اس جگہ نہ تو رہنما ہوں گے اور نہ ہی درہم۔ اور اس کی نیکیاں ہوں گی تو نیکیوں میں بدلہ چکا یا جائے گا اور اگر نیک اعمال نہیں ہوں گے تو ان (مظلومین) کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس نے اس کے معنی حدیث بواسطہ سعید مقبری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) اہل حق کو اس کا حق ضرور دیا جائے گا یہاں تک کہ بے سینگ دالی بکری، سینگ دالی بکری کے بدلے میں دی جائے گی۔ اس باب میں حضرت ابو ذر اور عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں حدیث الی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

سورج کا قریب ہونا۔

حضرت مقداد (صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قیامت کے دن سورج ہندوں کے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ایک یا دو میل

حَسَارَتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَارَتُهُ قَبْلَ أَنْ يَفْتَضَلَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُورَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ طُورَ فِي النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَنَعْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْكَلِيُّ قَالَا نَا الْفَارِسِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رُشَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سَمِيعِ بْنِ الْمُقْبِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعُوا إِلَهُمْ عَيْنًا كَانَتْ لَا تَخِيلُوْهُمْ عِنْدَكَ مَظْلَمَةً فِي حَرْفٍ أَوْ مَالٍ فَمَنْدَهُ فَاسْتَعْلَمَهُ قَبْلَ أَنْ يُؤْخَذَ وَلَيْسَ شَعْرٌ يَتَذَوَّلُ دِرْهَمَ فَإِنْ كَانَتْ كَمَا حَسَنَاتُ أُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهِ وَإِنْ تَوَرَّكُنْ كَمَا حَسَنَاتُ حَكَمُوا عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مَا يَلِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَمِيعِ بْنِ الْمُقْبِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُودٍ الْعَدَنِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَانَ الْخَطْوُ إِلَى أَهْلِيهَا حَتَّى تَقَادَ الشَّاةُ الْجَذَعَاتُ مِنَ الشَّاةِ الْقَدَرَاءِ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ حَدِيثٌ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۱۱

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ تَعْرَبَةَ ابْنُ الْمُبَارَكِ نَاعِبَةُ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ بْنِ جَابِرٍ عَنْ سَمِيعِ بْنِ حَامِدٍ أَنَّ الْمَقْدَادَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ
أَذْنَبْتُ النَّاسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتَّى تَكُونَ قِيَمَةً وَبَيْلًا
أَوْ أَثْنَيْنِ قَالَ سَكَنَهُ بَنُ عَامِرٍ لَا أَدْرِي أَيْ
الْمَيْلَيْنِ حَتَّى أَمْسَاقَةُ الْأَمْرَيْنِ أَمِ الْمَيْلِ الَّذِي
يُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَتَصْهَرُ هَذِهِ النَّاسُ
فَيَكُونُونَ فِي الْحَقْدِ بِقَدَرِ أَعْمَالِهِمْ فَيَنْهَرُ
مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى عَقِبَتِهِ وَمَنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ
إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمَنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَ
مَنْهُمْ مَنْ يَكْبِتُهُ لِحَا مَا قَدَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ أَيْ بِلِحْمِهِ
لِحَا مَا فِي آثَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبْدِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ

۳۱۲۔ حَكَتْنَا أَبُو زَكْرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتٍ
الْبَصْرِيُّ تَا حَسَادُ بْنُ زَكِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَالِيفٍ
عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَمَّادٍ وَهَرَجِدَاتٍ عَنْ مَرْثُومٍ
يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ
يَقُومُونَ فِي الزَّمَرِ إِلَى أَنْصَابِ أَذْنَابِهِمْ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ

۳۱۳۔ حَكَتْنَا هَذَا جَعَلَنِي بْنُ يُونُسَ عَنْ
ابْنِ حَوْزٍ عَنْ تَالِيفٍ عَنْ ابْنِ حَمْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

يَا مَعْشَرَ مَا جَاءُوا فِي شَأْنِ الْحَشْرِ
۳۱۴۔ حَكَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّانٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ
الْبَغْدَادِيُّ نَا سَعْيَانَ عَنِ الْخَيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَفَاةً عُرَاءَةً عُرَاءَةً كَمَا خَلِقُوا كُنُوزًا
قَدْ كَانَتْ بَدَأَتْ أَوَّلَ خَلْقٍ يُعِيدُهَا وَتَعْدُ عَلَيْهَا
لَا تَكُنْ خَالِدِينَ وَأَوَّلَ مَنْ يَكُونُ مِنَ الْخُلْدَانِ

کی مسافت پر ہوگا۔ سلیم بن عامر فرماتے ہیں میں نہیں
جانتا کہ کون سا میل مراد لیا زمین کی مسافت یا وہ
سلاخی جس سے سرمہ لگایا جاتا ہے فرمایا پھر سورج
ان کو بگھلائے گا یہاں تک کہ ہر کوئی اپنے اعمال
کے مطابق پیسنے میں ڈوب جائے گا۔ بعض شخصوں
تک، بعض گھٹنوں تک، کچھ لوگ کمر تک پیسنے میں
شرابور ہوں گے۔ بعض لوگوں کو پسینہ لگام دے
دیگا۔ راوی فرماتے ہیں میں نے دیکھا رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ مبارک سے اپنے منہ کی طرف
اشارہ فرما رہے تھے یعنی (کہاں) لگام دے گا۔ اس
باب میں حضرت ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی
روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ (بقول سادہ مرفوع حدیث ہے) کہ جس دن لوگ
تمام جہان کے رب کے سامنے کھڑے ہوں
گے، فرمایا اس طرح کھڑے ہوں گے کہ پسینہ
ان کے کانوں کے نصف تک ہو گا یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

سماؤ نے بواسطہ پیسنے بن بوائس، ابن عون
اور نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے
بہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔
کیلیت حشر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن
لوگ سگے پاؤں برہنہ ہم اور بے عتقہ اٹھائے جائیں
گے جیسا کہ پیدا کئے گئے۔ پھر آپ نے پڑھا (ترجمہ) جیسا کہ
ہم نے پہلے دن پیدا کیا اسی طرح لوٹائیں گے بے شک
ہم کرنے والے ہیں مخلوق میں سے پہلے حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو ہاس پہنایا جائے گا اور کئی لوگ میرے

اصحاب سے دائیں اور بائیں طرف سے پکڑے جائیں گے میں کہوں گا اسے رب! یہ تو میرے صحابی ہیں کہا جائے گا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا برائیاں کیں آپ کے دصال کے بعد یہ لوگ (یعنی اسلام سے) اپنی ایڑیوں پر پھر گئے پھر میں وہی بات کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے صالح بندے (یعنی اسلام) نے کہی (یعنی اللہ) اگر تو ان کو عذاب دے تو میرے بندے ہیں اور اگر انہیں بخش دے تو میں بھی ایک غافل مجنون ہوں محمد بن بشار اور محمد بن شیبہ نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، حضرت مغیرہ بن نعمان سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

بہترین حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم قیامت کے دن پیادہ اور سوار اٹھائے جاؤ گے اور کئی لوگوں کی منہ کے بل ٹھیسٹا ہائے گا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

قیامت کی پیشی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ تین مرتبہ پیش کئے جائیں گے دو مرتبہ کی پیشیوں میں جھکنا اور (آخرت) وادعوا ہی ہوگی تیسری پیشی بلا طحال نلے اڑ کر ہاتھوں پر آجائیں گے یعنی بعض لوگ داہنے ہاتھ میں پکڑیں گے اور کسی کے بائیں ہاتھ میں ہوں گے یہ حدیث اس دھڑ سے صحیح نہیں کہ حسن کو ابو ہریرہ سے سماع حاصل نہیں بعض محدثین نے اسے بواسطہ علی بن علی رفاعی اور حسن نے حضرت ابو موسیٰ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حساب میں پوچھ گچھ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ

رَبِّهِمْ وَتُؤَخِّدُ مِنْ أَصْحَابِي بِرِجَالِي ذَاتِ الْيَمِينِ وَذَاتِ الْيَسَارِ قُلْ يَا سَرَّيْتُ أَهْلِي قُلْ قُلْ لَكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدٌ ثَوْرًا بَعَكَ لَكَ أَهْلٌ كَوْنُكَ لَوْ أَنَّكَ مُدَّتَيْنِ عَلَى أَهْلِي بِهَذَا فَارْتَهِنْهُ قُلْ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ لِرَبِّهِ تَكْرِيًا بِهَذَا قُلْ لَكَ عِبَادُكَ وَرَبُّكَ تَقْضِي لَكَ قُلْ لَكَ أَنْتَ أَعَزُّ مِنَ الْكَافِرِينَ.

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ بْنِ الْأَعْمَشِ قَدْ كَرِهَ حَوْثُ.

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكُمْ ثَلَاثُونَ رَجَالًا ذُرِّيَّتُهُمْ نَادِيًا وَجَدُونَ عَلَى رُءُوسِهِمْ قُلُوبُ الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب ۳۱۷ مَا جَاءَ فِي الْعَرْضِ.

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عِلْقَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرَضَتَانِ فِيهِمَا أَلْ دَعَا يُرَوَّاهُمَا الْعَرَضَةُ الثَّلَاثَةُ فَيُعَذَّبُ ذَلِكُ كَيْفَ أَرَادَ اللَّهُ فِي الْأَيْدِي نَا إِذَا يُعَذَّبُ ذَا إِحْدَا بِشَمَالِهِ وَلَا يُعَذَّبُ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ قَبْلِ أَنْ الْحَسَنُ كُتِبَ لَهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَانَ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عِلْقَةَ وَهُوَ لَدَقَائِي عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۳۱۸

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ

عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي أَبِي مَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ تَوَقَّشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ فَأَمَّا مَنْ أَدْرَى كِتَابَهُ بِمَنْ يَنْبِئُهُ
فَسُوءٌ يَحْسَبُ سَبَبَ حَسَابٍ يَأْتِيهِ زَلَالٌ ذَلِكَ الْغَضَبُ
هَذَا أَحَدُ نِثَاقِ حَسَنِ مَحْمُودٍ وَدَاكَا أَيْوُبُ الْيَمَانِ
أَبِي أَبِي مَيْكَةَ -

بابك منه -

۳۱۹ - حَدَّثَنَا سُرَيْبُ بْنُ أَنَسٍ الْأَسْبَارِيُّ ثنا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَكَثَّادَةَ عَنْ
أَسْبَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يُجَاءُ بِأَبْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَدَأَ
فَيُؤَقَّتُ بَيْنَ يَدَيْهِ اللَّهُ تَعَالَى فَيَقُولُ اللَّهُ
أَعْطَيْتُكَ وَتَوَلَّيْتُكَ دَأَيْتُكَ عَيْنُكَ فَمَا أَصْنَعُ
فَيَقُولُ يَا رَبِّ جَعَلْتَهُ وَتَرَكْتَهُ وَتَرَكْتَهُ أَكْثَرَ
مَا كَانَ فَإِنْ جَعَلْتَهُ أَوْكَيْتُ بِهِ فَيَقُولُ لَمْ أَرِ فِي
مَا دَأَيْتُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ جَعَلْتَهُ وَتَرَكْتَهُ
فَتَرَكْتَهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَإِنْ جَعَلْتَهُ أَوْكَيْتُ بِهِ فَيَقُولُ
لَمْ أَرِ أَحَدًا لَوْ يَفْعَلُ خَيْرًا فَيَمْضِي بِهِ إِلَى الْمَنَارِ
قَالَ أَبُو عِيْسَى وَكَانَ لِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ شَيْئٌ
فَاجِدٌ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلُهُ وَلَوْ تَبَيَّنْتُ ذَلِكَ لَوَضَّحْتُ
بْنُ مُسْلِمٍ لِيُصَغِّفَ فِي الْحَدِيثِ فِي الْبَابِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَأَى سَعِيدُ الْخُدْرِيُّ -

۳۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْزُهْرِيُّ
الْمَعْرِيُّ كَمَا مَالِكُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْكُوْفِيُّ
الْبَغْدَادِيُّ نَا الْأَعْمَشَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَأْتِي بَنِي آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ
لَمْ أَكُنْ أَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَا أَكُنْ أَكُنْ

آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ نے فرمایا جس کے حساب میں پوچھ کچھ ہوئی وہ
ہلاک ہوا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کے دائیں ہاتھ
میں کتاب دی گئی اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔
آپ نے فرمایا اس سے مراد پیش ہوتا ہے یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔ ابوب نے بھی اسے ابن ابی ٹیکہ سے روایت کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن انسان کو اس طرح لیا جائیگا
گو کہ وہ بھیڑ کا بچہ ہے اٹھ کے سامنے اسے کھڑا کیا جائیگا پھر اللہ تعالیٰ فرما
گائیں نے تجھے (سب کچھ) دیا اور طرح طرح کے نعام کئے تو نے
کیا کیا وہ کچھ گامی نے لے کر کھینچا اور اتنا بڑا یا کر پہلے سے زیادہ
کر کے چھوٹا پس تو اب اس کو نکال میں وہ سب کچھ لے لے آؤں اٹھ اٹھال
فرماتے گا کچھ یہ بنا کر تو نے کئے کیا (میں) بیسیادہ پھر کچھ گامی نے
کھینچا اور اتنا بڑا یا کر پہلے سے زیادہ ہو گیا اسے اللہ تعالیٰ تو کچھ
دے لیں کچھ تاکہ میں وہ سب کچھ لے آؤں پس اگر اس بندے سے
یکل آگے نہ بھی ہوگی تو اسے دوزخ کی طرف سے مایا
جائے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں متعدد راویوں نے
یہ حدیث حسن سے ان کے قول کے طور پر بیان کی بسند
نہیں بیان کی۔ اسماعیل بن مسلم حدیث میں ضعیف ہے۔
اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ
عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن
بندہ راگاہ الہی میں حاضر کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا
کیا میں نے تجھے سنے اور دیکھنے کی قوت نہ دی کیا میں نے
تجھے مال، اولاد نہ دیئے کیا میں نے تیرے لئے جانور اور
کھیتیاں سمجھ نہ کئے کیا میں نے تجھے اس حالت میں نہ چھوڑا

وَسَقَرْتُ لَكَ الْأَنْعَامَ وَالْحَدَثَ وَكَدَرْتُكَ
تَدَارُكُمْ وَكَدَرْتُمْ فَكُنْتُ تَحْتَ أَنْكَ مَكَلَفِي
يَوْمِيكَ هَذَا أَتَقُولُ لَا يَقُولُ لَهُ الْيَوْمَ أَسْأَلُ
كَمَا سَأَلْتَنِي هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَنِ النَّبِيِّ وَمَعْنِي
قَوْلِي الْيَوْمَ أَسْأَلُ كَمَا سَأَلْتَنِي الْيَوْمَ أَنْ تَرْكَكَ
فِي الْعَذَابِ وَكَذَلِكَ أَتَرْتَهُنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ
هَذِهِ الْأَيَّامُ الْيَوْمَ نَسَا هَوَاتُنَا مَعْنَاهُ
الْيَوْمَ نَذَرُكُمْ فِي الْعَذَابِ.

بَابُ مَا فِيهِ

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَحِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
نَاصِبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ نَاصِبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ
تَحْتَ مَا أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا
قَالَ كَلَّا اللَّهُ وَمُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا قَالَ قَالَ أَخْبَارُهَا
أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَيْبٍ أَوْ أَمْرٍ يَمَاسِعِلُ عَلَى
ظَهْرِهَا أَنْ تَقُولَ عَلَى كَذَا وَكَذَا فِي يَوْمِ كَذَا
كَذَا أَتَالَ بِهَا أَمْرُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
عَنِ النَّبِيِّ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّورِ

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَحِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ
نَاصِبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْيَوْمِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
شَاوٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْكَاهِنِ
قَالَ جَاءَ عُرَافِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا الصُّورُ قَالَ قَدْ تَعْلَمُ فَيَسْأَلُ عَنْ هَذِهِ الْحَوَائِثِ
حَسَنٌ فَحَسَنٌ وَقَدْ رَدَّاهُ خَيْرٌ دَاجِدٍ عَنْ سَلَمَانَ
النَّخَعِيِّ وَلَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ.

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَحِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَالِ
أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ

کہ تو مردار بنایا گیا اور تو لوگوں سے جو کچھ مال لینے لگا کیا میرا
خیال تھا کہ آج کے دن تو مجھ سے ملاقات کرے گا وہ کہہ گا نہیں
یا رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج میں تجھے اسی طرح چھوڑتا ہوں
جس طرح تو نے مجھے بھلا یا تھا یہ حدیث صحیح غریب ہے اس
قول کہ میں تجھے چھوڑ دوں گا جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا کا مطلب
یہ ہے کہ میں تجھے عذاب میں ڈالوں گا۔ بعض علماء نے اس آیت
میں ہم ان کو چھوڑ دیں گے کا مطلب یہ بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں
اس کا مطلب یہ ہے کہ آج ہم ان کو عذاب میں چھوڑ دیں گے۔

عنوان بالا کا ایک اور باب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت مبارکہ پر مبنی (ترجمہ)
جس دن نہیں اپنی تمام خبریں بتا دے گی اور فرمایا کیا تم
جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا
اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا
اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر انسان مرد اور عورت کے
بارے میں ان کے اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس
کی بیٹھ بٹھ کر کی ہے وہ کہے گی اس نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں
کا کام کیا۔ آپ نے فرمایا تمہیں کو اسی کام کا حکم دیا گیا ہے۔
یہ حدیث حسن غریب ہے۔

صورت چھوڑنا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن حاص رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے فرماتے ہیں ایک اعرابی بارگاہ رسالت میں
حاضر ہوا اور عرض کیا صورت کیا چیز ہے آپ نے فرمایا
ایک سیٹنگ جس میں پھونک ماری جلتی ہے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ متعدد راویوں نے اسے سلیمان بنی سے
روایت کیا ہے اور ہم اسے صرف اس کی روایت سے
پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کیسے خوشی آئے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ
أَنْعَمُوا وَمَا جَبَّ الْقَدَرُ قَدِ انْتَفَخَ الْقَدَرُ وَ
اسْمِعِ الْأَذْنَ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّاسِ فَيَسْمَعُ فَكَانَ
ذَلِكَ ثَقُلَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ قَرُّوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى
مِنْ غَيْرِ وَجْهِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ
أَبِي سَمِيْعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ
بَابُ مَا جَاءَ فِي شَرِّ الْقَضَائِطِ

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الْقَضَائِطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْكِرْبَاشِيُّ
قَالَ قَالَ بَنُو الْحُبَابِ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبُو الْخَطَّابِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ أَطْلَبُنِي قَالَ أَطْلُبُنِي أَذْكَرُ
مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الْقَضَائِطِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَتُكَلِّمْ
الْقَضَائِطَ قَالَ فَطَلَبُنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ قُلْتُ
فَإِنْ لَمْ أَتُكَلِّمْ عِنْدَ الْمِيزَانِ قَالَ فَطَلَبُنِي
عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أُطْعَمُ هَذِهِ الثَّلَاثُ الْمَرَّاتِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا
النَّوْجِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ

حالانکہ مورد لے فرشتے نے مورد لیا اللہ وہ کان لگاھے
اس انتظار میں ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم ہوتا ہے تاکہ
وہ پھونکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ بات صحابہ کرام پر
گراں گزری تو آپ نے فرمایا تم کہو اللہ تعالیٰ ہمیں کافی
ہے اور بہتر کار ساز ہے ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا یہ
حدیث حسن ہے اور متعدد طریقوں سے بواسطہ عطیہ
حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی
مرفوعاً مروی ہے۔

بیل صراط کی کیفیت۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بیل صراط پر مومن کی نشانی یہ دوسا
ہوگی "اسے رب سلامتی سے گزار سلامتی سے
گزار" یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف
عبدالرحمن بن اسحاق طبری روایت سے پہچانتے
ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
قیامت کے دن شفاعت کا سوال کیا آپ نے فرمایا
تیں کروں گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو
کہاں تلاش کروں؟ آپ نے فرمایا سب سے پہلے مجھے پہچانا
پرو صوبہ نا میں نے عرض کیا اگر میں آپ کو پہل صراط پر
د پاؤں آپ نے فرمایا پھر مجھے میزبان کے پاس تلاش
کرنا میں نے عرض کیا اگر میزبان کے پاس بھی نہ پاؤں
حقو کرنے فرمایا پھر مجھے حوض کوثر کے پاس ڈھونڈنا
کیونکہ میں ان مقامات سے ادھر ادھر نہیں ہوں گا
یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق
سے پہچانتے ہیں۔

شفاعت کا بیان۔

۳۶۶۔ حَكَايْنَا سَوِيًّا نَاخِبًا اللَّهُ يَنْ الْمُبَارَكِ نَا
 أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي
 هُدَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِحُجْرَةٍ قَدِ فُتِحَ إِلَيْهِ الدَّرَجُ فَكَانَ كَلَمَةً وَكَانَ يُعْجِبُهُ
 فَتَهَيَّأَ مِنْهُ نَفْسَةٌ شَوْقًا قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَذَرُونِ بَعْدَ ذَلِكَ يَحْتَمِلُ اللَّهُ
 النَّاسَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَفِيٍّ وَاحِدٍ يَسْمَعُهُمُ
 الدَّاعِيَ وَيَنْفِذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَكُنُوا لِنَفْسٍ وَمِنْهُمْ
 فِيهِمْ النَّاسُ مِنَ الْكُذِبِ وَالْكَذِبُ مَا لَا يُعْلَمُونَ
 وَلَا يَحْكُمُونَ يَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ لَا
 تَذَرُونِ مَا قَدْ بَلَغُوا لَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْتَعِمُ نَكْرًا
 إِلَى رَبِّكَ يَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَيْنُكَ
 يَأْذَمُ قِيَامُونَ أَذَمُّ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبَوُ الْبَكْرِ
 خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَعَمَ نَعَمَ فَيَكُفُّ مَنْ رُدِّعَهُ وَأَمَرَ
 الْمَلَائِكَةَ فَجَعَلُوا ذَلِكَ لِشَيْءٍ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَمَا تَرَى
 مَا تَحْنُ فِيهِ الْأَتْرَى مَا قَدْ بَلَغْنَا فَيَقُولُ لَقَدْ
 أَذَمُّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَوْ يَغْضَبُ
 قَبْلَهُ مِثْلُهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَكَ مِثْلُهُ وَإِنَّ قَدْ كَفَانِي
 عَنْ الشُّكْرِ قَعَصِيكَ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبْنَا
 إِلَى غَيْرِي إِذْ هَبْنَا إِلَى نَوْحٍ فَيَا تَوْنُ نَوْحًا فَيَقُولُونَ
 يَا نَوْحُ أَنْتَ أَوَّلُ الدُّسُولِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ وَجْهِ
 سَمَّاكَ اللَّهُ عَجَبًا اسْكُورُوا لِشَيْءٍ لَنَا إِلَى سَمِيكَ
 الْأَتْرَى مَا تَحْنُ فِيهِ الْأَتْرَى مَا قَدْ بَلَغْنَا فَيَقُولُ
 لَقَدْ نَوْحُ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَوْ
 يَغْضَبُ قَبْلَهُ مِثْلُهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَكَ مِثْلُهُ
 وَإِنَّ قَدْ كَفَانِي دَعْوَةُ دَعْوَتِهَا عَنِ تَوْنِي نَفْسِي
 نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبْنَا إِلَى غَيْرِي إِذْ هَبْنَا إِلَى نَوْحٍ
 فَيَا تَوْنُ لَبَّكَ هَبْنَا فَيَقُولُونَ يَا لَبَّكَ هَبْنَا أَنْتَ سَيِّدُ
 اللَّهِ وَخَلِيقُهُ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ مَا شَفَعْنَا لَنَا إِلَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا
 کسی نے اس سے ایک بازو اٹھا کر آپ کو دیا آپ نے
 تناول فرمایا اور دانتوں سے نوچا پھر فرمایا میں قیامت
 کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا کیا تم جانتے ہو کہ کیوں؟
 پھر فرمایا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو ایک
 جگہ جمع فرمائے گا تو وہ ایک پکارتے والے کی پکار
 سنیں گے نگاہ ان سب کو دیکھ لے گی اور سورج ان
 کے قریب ہوگا اس حال میں لوگوں کو اس دردِ ظلم اور
 تکلیف پہنچے گی جس کی انہیں طاقت نہیں ہوگی اور وہ
 اسے برداشت نہیں کر سکیں گے ایسے میں لوگ ایک دوسرے
 کو کہیں گے دیکھتے نہیں تمہیں کس قدر تکلیف پہنچی کیا تم کوئی
 سفارشی نہیں تلاش کرتے جو تمہارے لئے بارگاہِ الہی میں
 سفارش کرے وہ ایک دوسرے سے کہیں گے حضرت
 آدم علیہ السلام کے پاس حواء پھر وہ آدم علیہ السلام کے
 پاس حاضر ہوں گے اور کہیں گے آپ اساتذہ کے باپ
 ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا
 فرمایا اپنی عام روح آپ میں پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا
 کہ وہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ ہمدردی سفارش فرمائیں کیا
 دیکھتے نہیں ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں کیا آپ ملاحظہ
 نہیں فرماتے ہمیں کس قدر تکلیف پہنچی آدم علیہ السلام ان
 سے فرمائیں گے میرے رب نے آج ایسا غضب فرمایا
 جیسا اس سے پہلے کبھی نہیں فرمایا تھا اور نہ ہی اس کے
 بعد فرمائے گا۔ مجھے اس نے درخت (کے قریب جاتے،
 سے منع فرمایا پس مجھ سے ربطا ہر حکم عدولی ہو گئی مجھے اپنی
 فکر ہے (یعنی مرتد فرمایا) کسی اور کی طرف حواء روح علیہ السلام
 کی طرف حواء پھر وہ روح علیہ السلام کے پاس آئیں گے
 اور عرض کریں گے اسے روح علیہ السلام: آپ اہل زمین کی
 طرف پہلے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام شکر گزار و مدبر

ذَٰلِكَ إِلَّا تَدْرِي مَا تَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنْ رَدِّيَ قَدَا
 غَضَبِ الْيَوْمِ غَضِبْنَا لَكَ يَغْضَبُ قَبْلَكَ وَمِثْلَهُ وَكَانَ
 يَغْضَبُ بَعْدَكَ وَمِثْلَهُ وَرَدِّي قَدَا هَتْ ثَلَاثَ
 كَذِبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ أَبُو حَيَّانٍ فِي الْحَدِيثِ نَفْسِي
 نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى عَذْرَى إِذْ هَبُوا إِلَى مُوسَى
 يَا تَوْنُ مُوسَى فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ
 اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ يَوْمَ سَأَلْتَهُ وَكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ
 اشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ إِلَّا تَدْرِي مَا تَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ
 إِنْ رَدِّيَ قَدَا غَضَبِ الْيَوْمِ غَضِبْنَا لَكَ يَغْضَبُ
 قَبْلَكَ وَمِثْلَهُ وَكَانَ يَغْضَبُ بَعْدَكَ وَمِثْلَهُ وَرَدِّي
 قَدَا ثَلَاثُ نَفْسَاتٍ لَوْ أَوْ مَرِيقَتِهَا نَفْسِي نَفْسِي
 نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى عَذْرَى إِذْ هَبُوا إِلَى عِيسَى
 يَا تَوْنُ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ
 اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَذْيَكِ وَرُوحُ مِثْلَهُ وَ
 كَلِمَتِ النَّاسِ فِي الْمَقْدَامِ اشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ
 إِلَّا تَدْرِي مَا تَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عِيسَى إِنْ رَدِّيَ قَدَا
 غَضَبِ الْيَوْمِ غَضِبْنَا لَكَ يَغْضَبُ قَبْلَكَ وَمِثْلَهُ وَ
 كَلِمَتِ الْيَوْمِ غَضِبْنَا لَكَ يَغْضَبُ قَبْلَكَ وَمِثْلَهُ وَ
 نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى عَذْرَى إِذْ هَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَا تَوْنُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدًا أَنْتَ رَسُولُ
 اللَّهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَغَفَلَكَ مَا تَقْدَمُ
 مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأْخُذُ شَفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَكَلَا
 تَدْرِي مَا تَحْنُ فِيهِ فَانْطَلَقَ نَاقِي تَحْتَ الْعَرْشِ
 فَانْخَرَسَ سَاجِدًا لِلرَّبِّ شَرَفَ يَفْعَلُ اللَّهُ مَعِيَ مِنْ عَمَلِهِ
 وَحَسْبُ الْاِتِّمَانِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَوْ يَفْعَلُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي
 شَرَفًا يَا مُحَمَّدًا إِنْ رَفَعْنَا أَسَدَ سَلِّ نَعْمَةً وَ
 اشْفَعُ شَفَعُ فَارْفَعْنَا أَمِينِي فَيَقُولُ يَا سَرَّابَ
 أَمِينِي يَا رَبِّ أَمِينِي يَا رَبِّ أَمِينِي فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدًا

لکھا اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں آپ دیکھتے نہیں
 ہم کس قدر مصیبت میں گرفتار ہیں آپ ملاحظہ نہیں فرماتے ہمیں کیا پریشانی
 لاحق ہو گئی حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے میرے رب نے آج وہ
 غضب فرمایا جو اس سے پہلے فرمایا اور نہ ہی اس کے بعد فرمائے گا
 مجھے ایک دعا دی گئی تھی میں نے وہ قوم کے خلاف کر دی اپنے نفس کی فکر
 ہے تم کسی اللہ کے پاس جاؤ حضرت ابوبکر علیہ السلام کی خدمت میں
 حاضر ہو کر فرمایا کہ میں نے اس کے پاس حاضر ہو گئے وہ عرض کریں گے
 اے ابوبکر علیہ السلام آپ اللہ کے نبی اور زمین والوں میں سے آپ اللہ
 کے علیل ہیں اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں آپ دیکھتے
 نہیں ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں حضرت ابوبکر فرمائیں گے آج میرے رب نے
 وہ غضب فرمایا جو اس سے پہلے فرمایا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا میں نے زمین
 مرتضیٰ ظاہری واقعہ کے خلاف بات کی ابو حیان نے وہ باتیں حدیث میں
 بیان کیں اپنی اپنی فکر ہے کسی اور کے پاس جاؤ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں
 حاضر ہو کر وہ پھر حضرت موسیٰ کے پاس گئے اور کہیں گے اے موسیٰ
 آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے رسالت و کلام کے ذریعے آپ کو
 لوگوں پر فضیلت بخشی ہماری سفارش فرمائیں آپ نہیں دیکھتے ہم کس مصیبت
 میں مبتلا ہیں آپ فرمائیں گے میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا جیسا کہ تو اس سے
 پہلے فرمایا اللہ ہی بعد میں فرمائیگا میں نے اپنے نفس کو قتل کیا حالانکہ مجھے
 قتل کا حکم تھا تو قتل موت کے ملے سے پہلے تھا اور بلا ارادہ تھا اس لئے
 عمل عترت میں نہیں حرج، ہرگز کو اپنا اپنا لگے یہ تم کسی اور ایک کے پاس جاؤ
 حضرت عیسیٰ کی خدمت میں جاؤ آپس وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہو گئے
 اور عرض کریں گے اے عیسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اسکا کلہاں جسے اس نے
 حضرت مریم کی طرف ڈالا وہ آپ کی طرف سے دھماکا ہے آپ نے میرے ہی لوگوں
 سے کلام اپنے رب ہماری سفارش کریں آپ دیکھتے ہیں ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں
 حضرت عیسیٰ فرمائیں گے آج کے دن میرے رب نے جیسا غضب فرمایا جیسا کہ تو اس
 سے پہلے فرمایا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا پہلی کسی خطا کا ذکر نہیں فرمائیں گے ہر ایک
 کو اپنا اپنا لگے ہم کسی اور طرف جاؤ تم حضرت محمد کی خدمت میں جاؤ اس سے وہ
 حضرت کی خدمت میں حاضر ہو گئے وہ عرض کریں گے اے محمد آپ اللہ کے رسول
 ہیں تم ہی میں سے ہیں آپ کے سبب لوگوں کو بھولنے کے گناہ معاف فرمادیجئے

أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَأَحْسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ
الْأَيْمَنِ مِنَ الْبُوابِ الْجَنَّةِ وَهُوَ شَرُّكَ النَّاسِ
فَمَا مَعَى ذَلِكَ مِنَ الْبُوابِ سُخَّرَ قَالَ دَاوُدُ
نَفْسِي بِإِذْنِ اللَّهِ مَا بَيْنَ الْمَصْرَاعَيْنِ وَمِنْ
مَصَارِيرِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحَجْرٍ وَكَمَا بَيْنَ
مَكَّةَ وَبَصْرَى وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَأُسَيْدٍ
عَنْهُ بَنُ عَدِيمٍ وَأَبِي سَيْدٍ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ

بَابُ مِثْلِهِ

۳۲۷- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ النَّخَعِيُّ نَا جَدُّ الزُّرَّارِ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِدِ
مِنْ أُمَّتِي قَوْلِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ

۳۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ
الطَّيَالِسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْبَغْدَادِيِّ عَنْ
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِدِ مِنْ أُمَّتِي قَالَ مُحَمَّدُ
بْنُ قَبِيْلَةَ فَقَالَ يَا جَابِرُ يَا مُحَمَّدُ مَنْ كُفِّرْتُكَ مِنْ
أَهْلِ الْكَبَائِدِ فَمَا لَكَ وَلِلشَّفَاعَةِ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ

۳۲۹- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَدَنَةَ نَا إِسْحَاقُ بْنُ
بُنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْيَادٍ الْأَلَمِيُّ قَالَتْ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَ فِي رَبِّي أَنْ
يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لِحَسَابِ
عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا
وَتِلْكَ حَشَايَا مِنْ حَشَايَا رَبِّي هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ

آپ نے دیکھا کہ ہماری سفارش فرمائی آپ نے مجھے نہیں تم کو پرشادی میں مبتلا ہیں ہیں
آپ نے فرمایا کہ مجھے اپنے دیکھو کہ حضور صمد و زبور مانگے آپ فرمائی ہیں پھر اللہ تعالیٰ
اپنی تعریفوں و تحفوں کا دوازدہ کھول دیا جو اس سے پہلے کسی پر نہیں کھولا گیا تھا
جائے گا اسے محمد بن عمر یا رکھ لے گا یا علی بن ابی طالب یا جابر یا کسی اور کی تعریف کی جائے گی پھر
میں اس کا دوازدہ کھول دیا ہے بہت امیری است کہ شخص سے تم میں فرما دیا اللہ تعالیٰ
فرمایا اللہ تعالیٰ محمد بن عمر یا علی بن ابی طالب یا جابر یا کسی اور کی تعریف کی جائے گی پھر
دوازدہ سے اصل کیے یہ دوازدہ دوسرے دوازدہ کی تعریف کی جائے گی پھر
لے اس کا کہ تم جسے قبضہ میں میری ہاں ہے جس کے دوازدہ دیکھو دوازدہ دوازدہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت امت کے
ان افراد کے لئے ہے جنہوں نے کبیرہ گناہ کئے اس باب میں
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے یہ حدیث
اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے یہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت
امت کے اہل کبائر کے لئے ہے۔ محمد بن علی کہتے
ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے محمد!
جو کبیرہ گناہوں والے نہیں ہوں گے ان کی شفاعت
کا کیا ہوگا؟ یہ حدیث اس طریق سے غریب
ہے۔

ابو امامہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا میرے
دب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار
افراد کو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل فرمائے
گا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار دوازدہ ہوں گے اور میرے
دب کی ٹھیکوں (جیسا اس کے شایان شان ہے)
سے تین ٹھیکیاں (مزید ہوں گے) یہ حدیث حسن صحیح

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ شَنَا إِنْمَا عَيْلُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ دُهَيْطِ بْنِ كَيْسَانَ فَقَالَ رَجُلٌ
مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يَدُ خُلْدٍ الْجَنَّةُ يَشْفَعُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أُمَّيَّ
أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَيْمِيزٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعَ الْكَ
قَالَ يَتَوَاتَى فَنَسَا قَامَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا
أَبْنُ أَبِي الْجَدْنَاءِ عَامَ هَذَا حَدَّثَنَا يثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ
خَرِيفٌ وَابْنُ أَبِي الْجَدْنَاءِ هَكَذَا عَبْدُ اللَّهِ وَكَرَّمَا
يُفَضِّلُ كَلِمَةً هَذَا الْحَدِيثُ أَنْوَاجًا.

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُدَيْثٍ تَابَ الْفَضْلُ
بْنُ مُوسَى عَنْ زَكِيَّ بْنِ أَبِي رَافَةَ عَنْ عَطِيَّةَ
عَنْ أَبِي سَلَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنْ مِنْ أُمَّيٍّ مَنْ يَشْفَعُ لِلْفُتَاةِ مِنَ
النَّاسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعَبِيدَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ
يَشْفَعُ لِلْعَصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلتَّجِيلِ
حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا حُذَافَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَلِيمِ بْنِ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلَّعِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ
الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا تَأْتِي أَيْتٌ مِنْ عَذَابِي فَخَيْرِي فِي بَيْنِ
أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّيٍّ بِأَلْجَسَةِ وَبَيْنَ
الْشَّفَاعَةِ مَا أَخَذْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِيْنِ مَا
لَا يُخْرِكُ يَا اللَّهُ شَيْئًا وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي
الْمُبَارَكِ عَنْ رَجُلٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَوْنُهُ كَرَّمَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ.

بِأَيْتٍ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْحَوْضِ
۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَابَ شَيْبَةُ بْنُ سَلِيمٍ

عبد اللہ بن شعیق فرماتے ہیں میں بیت المقدس میں
ایک جماعت کے ہمراہ تھا ان میں سے ایک نے کہا میں نے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میری
امت میں سے ایک آدمی کی سفارش سے بنی تمیم کے افراد
سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ کے علاوہ آپ نے فرمایا ہاں میرے علاوہ

جب وہ راوی اٹھ کھڑے ہوئے تو میں نے
پوچھا یہ کون ہیں ؟ حاضرین نے کہا ابن ابی جندعہ ہیں
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابن ابی جندعہ کا نام عبد اللہ
ہے ان سے صرف یہی ایک حدیث معروف ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں
سے بعض لوگ ایک گروہ کی سفارش کریں گے بعض ایک
قبیلہ کی بعض ایک جماعت کی اور کچھ لوگ ایک ایک
آدمی کی سفارش کریں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں
داخل ہو جائیں گے یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور
مجھے نصف امت جنت میں داخل کرنے اور شفاعت
کے درمیان اختیار دیا تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا اور
یہ (شفاعت) ہر اس شخص کے لئے ہے جو اس حال میں مرا کہ
اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا۔
ابو طلحہ نے ایک دوسرے صحابی کے واسطے سے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی اور عوف
بن مالک کا ذکر نہیں کیا۔

حوض کوثر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
حوض پر آسمان کے ستاروں کے برابر ہونے ہیں
یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے
ایک حوض ہے اور وہ آپس میں ٹھہرتے ہیں کہ کس کے
حوض پر زیادہ لوگ آتے ہیں بھے امید ہے کہ میرے حوض
پر آنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔ اشعث بن عبدالمالک نے یہ حدیث
بواسطہ حسن انہی کہہ کر صلی اللہ علیہ وسلم سے
مرسلاً روایت کی اور حضرت سمرہ کا ذکر نہیں کیا
یہ زیادہ صحیح ہے۔

حوض کوثر کے برتن ۔

ابو سلام مہبشی سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے
حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بلا بھیجا پس میں ٹھہر
پر سوار ہوا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں
پہنچا تو عرض کیا اے امیر! مجھے ٹھہر کی سواری سے مشقت
الغالی پڑی حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے
ابو سلام! امیر! ارادہ آپ کو تکلیف دینے کا نہ تھا لیکن
مجھے آپ سے ایک حدیث پہنچی جو آپ نے حضرت ثوبان
کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر
کے متعلق روایت کی میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے سامنے
دو حدیث بیان کریں ابو سلام نے کہا مجھ سے حضرت ثوبان
نے بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض
مدن سے بنظار کے عمارت تک ہے۔ اس کا پانی دودھ سے
زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس کے کوزے
آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں جو اس سے پیئے گا اس کے

بُنْ حَسْرَةً ثَمَّ إِنِّي مِنَ الْمُرْسَلِينَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي
مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنِّي فِي حَوْضِي مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بَعْدَهُ لَا تَجُورُوا الْمَسَاكِينَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَخْتَصِرُ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْأَوْجُوهِ .

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ
الْبَخْدَاذِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ
سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا فَإِنَّهُمْ يَتَجَمَّعُونَ
أَيْلَهُمْ أَكْثَرُ وَأَوْدَةٌ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ
وَأَوْدَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ
رَوَى الْأَشْعَثُ بْنُ عُبَيْدٍ التَّمَلِيَّ هَذَا الْحَدِيثَ
عَنِ الْحَسَنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً
وَلَوْ يَدُورُ فَيُؤْتِي عَنْ سَمُرَةَ وَكَهْرَاهُمْ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ آوَانِي الْحَوْضِ .
۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يُونُسَ
بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَهَاجِرٍ عَنِ النَّعْمَانِ عَنْ
أَبِي سَلَامٍ الْهَمْدِيِّ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ
عَبْدِ الْعَزِيزِ فَخَبَّرْتُ عَلَى الْبَرِيدِ فَلَمَّا دَخَلَ
عَلَيْهِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ شَقِيَ عَلَى
مُرْكَبِي الْبَرِيدُ فَقَالَ يَا أَبَا سَلَامٍ مَا أَرَدْتُ
أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ وَلَكِنْ بَلَّغْنِي عَنْكَ حَدِيثًا
مُحَمَّدٌ لَهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْحَوْضِ فَأَخْبَرْتُ أَنْ تَشَافِهَنِي بِهِ
قَالَ أَبُو سَلَامٍ نَبِيُّ ثَوْبَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَذْنِ
إِلَى عَمَانَ أُنْبَلَقَ مَا وَدَّ أَنْ يَخْرُجَ بِمَا صَامِنَ
الَّذِينَ دَاخِلِي مِنَ الْفَيْلِ دَاكُوا بِهِ عَذَاءُ تَجُورِ
السَّمَاوَاتِ مِنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَوْ يَطْمَأُ بِعَذَاهَا

عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَسْرَى بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَسْمُرُ بِالنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّينَ وَمَعَهُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِيُّ وَالنَّبِيِّينَ وَمَعَهُمُ الدَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَالنَّبِيِّينَ وَكَيْفَ مَعَهُمْ أَحَدٌ حَتَّى مَدَّ سَوَادَ عَظْمَيْهِ فَقَالَتْ مِنْ هَذَا أَقْبَلَ مُوسَى وَقَوْمُهُ وَ لَكِنْ أَرَقَمَ رَأْسَكَ فَأَنْفَرْتَ أَلْ فَلَمَّا مَدَّ سَوَادَ عَظْمَيْهِ قَدْ سَدَّ الْكَلْبُ مِنْ ذَا الْكَلْبِ يَنْبِ وَ مِنْ ذَا الْكَلْبِ يَنْبِ فَقِيلَ هُوَ لَمْ يَأْمُرَكَ وَسُيُيْ هُوَ لَمْ يَأْمُرَكَ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدُ سُلُوكِ الْجَنَّةِ يَنْبِ حِسَابِ فَلَمَّا خَلَّ وَتَرَى نَوَّةً وَتَرَى نَبِيَّ لَمْ يَأْمُرَكَ فَقَالُوا نَحْنُ هُمْ وَقَالَ قَائِمُونَ هُمْ أَنْبَاءُ الْبَنَانِ وَلَمَّا دَاخَلَ الْفُطْرَةَ وَالْإِسْلَامَ فَخَرَّ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمْ أَلْفًا يَنْبِ لَا يَكُونُونَ وَلَا يَكُونُونَ وَلَا يَكُونُونَ وَلَا يَكُونُونَ عَلَى رَيْحِهِمْ يَكُونُونَ فَقَامَ عَمَّا شَيْءُ بَنِ حَمِينِ فَقَالَ أَنَا مَقْرُورٌ بِرَسُولِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ شَرَّ جَلْمَةٍ أَخْرَجْتَ قَالَ أَنَا جَلْمَةٌ فَقَالَ سَبْعُونَ يَنْبِ عَمَّا شَيْءُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ حَقِيقَةٍ

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاللَّهُ بِبُزْجِجِ الْبَصْرِ عَمَّا نَزَّ بِأَدْبَنِ الرَّبِّعِ نَا أَبُو عِيْنَانَ الْجَوْفِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَعْدَفْتُ شَيْئًا مِمَّا كُنَّا عَلَيْهِمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ الْعَمَلَةَ قَالَ أَدْلُو تَصْنَعُوا لِي مَعْلَمًا لَكُمْ مَا كُنَّا عَلَيْهِمْ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ عَمْرِي مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ فَقَدْ رَوَى مِنْ عَمْرِو وَجَّهٍ عَنْ أَنَسِ

کئی جیسوں کے ساتھ ایک جماعت تھی اور کئی بیویوں کے ساتھ کوئی نہ تھا یہاں تک کہ آپ ایک بہت بڑی جماعت کے پاس سے گزرے آپ فرماتے ہیں میں نے پہنچا یہ کون ہیں؟ کہا گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی قوم ہے۔ لیکن آپ سرسارک اٹھا کر دیکھیں اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ ایک جم غفیر ہے جس نے ہر طرف سے اللہ کو گھیر رکھا ہے کہا گیا یہ آپ کی امت ہے ان کے علاوہ ستر ہزار آدمی ہیں جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ یہ فرما کر رگڑ میں انشربہ لے گئے نہ تو صوابہ کرام نے تفصیل پہنچی اور نہ آپ نے ان سے بیان فرمائی پس صحابہؓ نے کہا وہ لوگ ہم ہیں بعض نے کہا یہ لوگ ہیں جو طرقت اسلام پر پیدا ہوئے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو نہ علاج کراتے ہیں نہ تعویذ لیتے ہیں اور نہ ہی بدقالی لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر غور و فکر کرتے ہیں عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر پوچھا یا رسول اللہ! میں بھی ان میں ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں پھر دوسرا آدمی آیا اور پوچھا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا اس میں عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں تم میں کوئی بات ایسی نہیں دیکھتا جس پر ہم زمانہ رسالت میں تھے۔ ابو بکر ان سے کہا اور نماز کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم نے نمازیں وہ کام نہیں کئے جن کا تمہیں علم ہے۔ یہی گشتی اور بے ہدایا ہے یہ حدیث اس طریق کے حسن غریب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی طریق سے مروی ہے۔

وہی روایت ہے کہ ان کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا یہ کون ہیں؟

قل یہ حدیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بتانے سے جانتے ہیں کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی؟ یہی اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ امتان عقیدہ بدست ہے اور قرآن و سنت سے اٹھ کر وہ ہے نیز رواہ اور تعویذ وغیرہ اسباب جائز ہیں یہاں تقریبی

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَدْرِيُّ الْقُصَيْرِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَاهَايَشْتَرُ بْنُ
سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ الْحَشَمِيِّ عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ
عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَمُوتُ الْعَبْدُ عَبْدًا
كَلِيلًا وَاحْتَالًا وَفَيْسَى الْكَيْفُ مَا لَمْ يَمُتْ
الْعَبْدُ عَبْدًا كَمُتِّهِ قَالَتْ وَفَيْسَى الْكَيْفُ أَرَأَيْتَ
يَمُوتُ الْعَبْدُ عَبْدًا سَهًا وَلَهَا وَفَيْسَى الْمَقَابِدُ أَرَأَيْتَ
يَمُوتُ الْعَبْدُ عَبْدًا عِتَادًا وَلَهَا وَفَيْسَى الْمَقَابِدُ أَرَأَيْتَ
وَالْمَقَابِدُ يَمُوتُ الْعَبْدُ عَبْدًا يَخْلُ الدُّنْيَا بِالْآثِمِينَ
يَمُوتُ الْعَبْدُ عَبْدًا يَخْلُ السَّائِينَ بِالشَّهَادَاتِ
يَمُوتُ الْعَبْدُ عَبْدًا طَعْمَ يَقْرُوهَ يَمُوتُ الْعَبْدُ عَبْدًا
هَوًى يُفْضِلُكَ يَمُوتُ الْعَبْدُ عَبْدًا رَغْبَ يُذَكُّ هَذَا
حَدِيثٌ لَا تَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفَيْسَى
أَسَادَةً بِالْقُرَى.

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْأَنْدَلُسِيُّ قَاهَايَشْتَرُ بْنُ
حَمَّادِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ سُفْيَانَ الْقُصَيْرِيُّ قَاهَايَشْتَرُ بْنُ
أَبُو الْبَخَارِ قَاهَايَشْتَرُ بْنُ الْأَعْمَشِ قَاهَايَشْتَرُ بْنُ الْأَعْمَشِ
الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْحَدَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُؤْمِنُ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلَى جُوعٍ أَلْعَنَهُ
اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ لِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّهَا الْمُؤْمِنُ
سَقَى مُؤْمِنًا عَلَى ظَمَأٍ سَقَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
مِنْ الدَّرَجَاتِ الْمُخْتَرَمَةِ وَأَيُّهَا الْمُؤْمِنُ كَسَا مُؤْمِنًا
عَلَى عَوْرَتِهِ كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُفَرِ الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ
حَدِيثٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ عَطِيَّةِ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْحَدَرِيِّ مَوْثُوقًا وَهُوَ أَحَقُّ عِنْدَنَا وَ

أَشْبَهُ

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْغُبَارِ قَاهَايَشْتَرُ بْنُ

حضرت اسامہ بنٹ مہیش غنیمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں
میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا
وہ بندہ بہت بُرا ہے جس نے اپنے آپ کو (دوسروں سے)
اچھا سمجھا اور تکبر کیا اور بلند بالادرات کو بھول گیا وہ بندہ
بھی بُرا ہے جو عالم بن گیا اور اعلیٰ جہان کو بھول گیا
اور وہ بندہ بھی بہت بُرا ہے جو لہو و لعل میں مشغول
ہو کر قبرستان اور قبر میں گل سڑھانے کو بھول گیا وہ بندہ
بھی بُرا ہے جس نے سرکشی و نافرمانی کی اور اپنے آثار و
الہام کو بھول گیا۔ وہ انسان بھی بُرا ہے جس نے دین کو دنیا
کمانے کا ذریعہ بنایا۔ وہ انسان بھی بُرا ہے جو دین کو
مشہات کے ذریعے طلب کرے وہ بندہ بُرا ہے جس
نے حرص کو راہ نما بنایا اور وہ شخص بھی بُرا ہے جو غور و
کاپجاری ہو گیا جو اسے گمراہ کئے جا رہی ہے اس
حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اس کی
سند قوی نہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن کسی
دوسرے ایماندار کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے
گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے پھل
کھانے کے لئے دے گا۔ جو ایماندار کسی ایماندار کو
پیماس کی حالت میں پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے
دن اسے مہر لگائی ہوئی خالص شراب پلائے گا اور جو مومن
کسی برہمن مومن کو لباس پہنائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت
کا سبز لباس پہنائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے اور
ابو اسطخیر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مرفوعاً بھی مروی ہے یہ ہمارے نزدیک صحیح اور
اشبہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ڈرا وہ پہلی رات چلا اور چھ پہلی رات چلا منزل پر پہنچ گیا اس کو اللہ تعالیٰ کا سامان گراں قیمت ہے۔ آگاہ ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف ابوالضری روایت کے پہچانتے ہیں۔

حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ (صحابی ہیں) سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اس وقت تک پرہیزگاروں میں شامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ ضرر رساں اشیاء سے بچنے کے لئے بے ضرر چیزوں کو نہ چھوڑے یہ حدیث حسن غریب اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

ثَنَا أَبُو عَظِيمٍ التَّمِيمِيُّ ثَنَا أَبُو قُرَّةَ يَزِيدُ بْنُ سَبَّانٍ التَّمِيمِيُّ كَتَبَ بَكْرُ بْنُ خَدْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَدْبَحَ وَمَنْ أَدْبَحَ بَلَغَ الْمَغْزُولَ إِلَّا سِلْعَةً اللَّهُ غَالِيَتِ إِلَّا أَنْ سِلْعَةً اللَّهِ الْجَنَّةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي النَّخَعِرِ ۳۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو عَظِيمٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ ثَنَا رَسِيْدَةُ بْنُ يَزِيدَ وَحَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةَ عَنْ عَطِيَّةِ السَّوْدِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا يَأْسُ بِهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

ثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ بَرٍّ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الْفُكَّانِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّيْخِ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَاكُمْ كَمَا تَكُونُونَ كَمَا تَكُونُونَ غِنَايَ لَا تَطْلُبُوا الْمَلَائِكَةَ يَأْجُنَحَتْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۴۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَلْمَانَ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِشَرَّةٍ وَرَجُلٍ مَرَّ بِشَرَّةٍ فَإِنَّ صَاحِبَهَا سَدَّ دَوَّارًا فَارْجُوهُ

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اسی طریقہ پر رہو جس طرح میرے پاس رہتے ہو تو فرشتے تم پر اپنے پردوں سے سایہ کرتے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کی ایک خوشی و شادمانی ہے اور ہر خوشی کے لئے ایک سستی ہے پس جو شخص سیدھا با اداس کے میانہ روی اختیار کی تو میں اس کی بہتری کی امید رکھتا ہوں اور اگر

وَرَأَى ابْنَهُ يَكُونُ بِالْأَصَابِعِ وَلَا تَعْدُ ذَهَبًا أَحَدًا
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَحْسِبُ أَمْرِي مِنَ الشَّيْءِ أَنْ يُبَشِّرَ
بِهِ بِالْأَصَابِعِ فِي وَجْهِهِ أَوْ دُنْيَا الْأَمْنِ عَمَهُ اللَّهُ
۳۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَحْنُ بِمَدِينَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
نَاسِغِيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنِ الدَّبِيعِ بْنِ
خَدِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مَرَّتَيْنِ وَخَطَّ فِي
وَسْطِ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطَّ خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطَّ
الَّذِي فِي الْوَسْطِ خَطًّا فَقَالَ هَذَا ابْنُ آدَمَ
وَهَذَا أَجَلُهُ يَخْطُ بِهِ وَهَذَا الْكَذِبُ فِي الْوَسْطِ
وَالْإِنْسَانُ وَهَذِهِ الْخَطُّونَ عَرُوضُهُ إِنْ تَجَامَعَتْ
يَتَهَشَّهَ هَذَا أَوْ الْخَطُّ الْخَارِجُ الْأَمَلُ هَذَا أَحَدُ يَتَهَشَّهَ

۳۴۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَهْدُمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشْتَبِهُ مِثْلُ الْأَشْتَاتِ
الْجَنُوسِ عَلَى الْكَيْلِ وَالْجُرْمِ عَلَى الْعَمَلِ هَذَا

۳۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ قَدَاسٍ الْبَحْرِيُّ
نَا أَبُو قُبَيْبَةَ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ نَا أَبَا نَعْوَانَ وَهُوَ
عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ابْنِ آدَمَ وَابْنِ
جَنِيهِ قِسْمَةٌ وَيَسْعَوْنَ مِيزَانَهُ إِنْ أَخْطَأَتْهُ
الْمَنَابِقُ يَأْخُذُ فِي الْهَدْمِ هَذَا أَحَدُ يَتَهَشَّهَ

۳۴۸- حَدَّثَنَا هَذَا قُتَيْبَةُ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطَّعْنِيِّ بْنِ

اس کی طرف انگلیاں اٹھیں تو تم اس کو شمار نہ کرو۔ یہ
حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے حضرت انس
بن مالک کے واسطے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے کہ انسان کی برائی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ
اس کے دین یا دنیا کے بارے میں انگلیاں اٹھیں مگر جسکو اللہ تعالیٰ چاہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع (چوکور) خط
کھینچا اس لکیر کے درمیان ایک اور لکیر کھینچی اس سے
باہر بھی ایک خط کھینچا پھر درمیان والی لکیر کے ارد گرد کئی
لکیریں کھینچی اور فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اس کا وقت
موت اسے گھر سے ہونے ہے اور یہ درمیان میں انسان

ہے یہ ارد گرد کی لکیریں انسانی
حوادث ہیں اگر ان سے بچ سکے
تو اسے دوسرے کا اللہ فرمایا باہر
والخط انسان کی امید ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان بوزرھا
ہوتا ہے اور اس کی دو چیزیں جو ان ہوتی ہیں مال
اور عمر کی حرص یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن خثیمہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی صورت
اس حال میں بنائی گئی کہ اس کے پہلو میں نناٹے
آرزوئیں ہیں اگر آرزوؤں سے بچ سکے تو بڑھا ہے
میں جاگرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت نبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب
رات کا تہائی حصہ گزر جاتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آنکھ

کھڑے ہوتے اور فرماتے تھے لوگو! اللہ تم کو یاد کرے لوگو! اللہ تم کو یاد کرے قیامت کا پہلا فقرہ آپ کا اور سارا فقرہ اسکے تابع ہوگا موت اپنی ہون کیوں سمیت آپ اپنی موت اپنی تختیوں سمیت آپ کی حضرت ابی فراتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوں میں کس قدر درود شریف پڑھا کروں! آپ نے فرمایا جتنا چاہو میں نے عرض کیا ایک چوتھائی! آپ نے فرمایا جتنا چاہو اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے! میں نے عرض کیا نصف! آپ نے فرمایا جتنا چاہو البتہ زیادہ کرو تو بہتر ہے میں نے عرض کیا دو تہائی! آپ نے فرمایا جتنا چاہو البتہ زیادہ کرو تو بہتر ہے میں نے عرض کیا میں سارے کا سارا وظیفہ آپ کے لئے کہوں نہ کروں آپ نے فرمایا اب تمہارے غلوں کی کفایت ہوگی اور گناہ بخش دیئے جائیں گے یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے حیا کرو جیسا حیا کرنے کا حق ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم حیا کرتے ہیں اور (توفیق عطا فرماتے ہیں) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ آپ نے فرمایا یہ حیا نہیں بلکہ حیا یہ ہے کہ تو اپنے سر اور جن پر وہ مشتمل ہے (ناک کان آنکھ وغیرہ) کی حفاظت کر پیٹ اور جن کو وہ حاوی ہے کو محفوظ رکھ موت اور اس کے بعد پرانا ہونے کو یاد رکھ اور جو کوئی آخرت کا ارادہ کرے وہ دنیا کی دولت کو چھوڑنا ہے اور اس نے ایسا کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے کاشحہ حیا کیا یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی بواسطہ ابان بن اسحق (عہد ساجد) بن محمد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے عاجز وہ ہے جو اپنے آپ کو خواہشات کے

آبی بن کعب عن ابيہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذهب ثلثا الليل قام فقال يا ايها الناس اذكروا الله اذكروا الله جاء من الراحه تتبعها الزايفه جاء الموت بما فيه جاء الموت بهما فيه قال ابي فقلت يا رسول الله اني اكثر الصلاه عليك فكلت اجعل لك من صلاتي قال ما شئت فقلت الربيه قال ما شئت فان زدت فهو خير به انقصت قال ما شئت فان زدت فهو خير قلت فقل لي قال ما شئت فان زدت فهو خسر قلت اجعل لك صلاتي كلها قال اذا تكفى همتك وتوفرك فبذلك هذا جودك حسن.

۳۴۹۔ حدثنا يحيى بن موسى نا محمد بن عبيد عن ابان بن اسحاق عن القتيبي عن محمد بن عمار عن مروة الرهمدي عن عبيد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استحيوا من الله حق الحياء قلنا يا نبي الله اننا نستحي والحياء لله قال ليس ذاك ولكن الاستحياء من الله حق الحياء ان تحفظ الرأس وما وهى وتحفظ البطن وما حوى وما تنطق بالمرء ولا تكلمه من اراد الاخيرة ترك ريقه الدنيا فمن فعل ذلك فقد استحيى يحيى بن محمد عن الله حق الحياء هذا حديث غريب انما نعرفه من هذا الوجه من حديث ابان بن اسحاق عن القتيبي عن محمد بن عمار.

۳۵۰۔ حدثنا صفیان بن وکیع نا عیسی بن یونس عن ابی بکر بن مردیہ عن مثنیٰ بن عمار عن ابن عمر عن ابن عباس عن ابی بکر بن ابی مرثد عن حمزة

بچے لگا رہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھے۔ یہ حدیث حسن ہے اور من دان نفسه کا مطلب حساب قیامت سے پہلے (دنیا ہی میں) نفس کا محاسبہ کرنا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو اس سے قبل کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور نثری پیشی کے لئے نیار ہو جاؤ قیامت کے دن اس آدمی کا حساب آسان ہو گا جس نے دنیا میں ہی اپنا حساب کر لیا۔ میمون بن مہران سے منقول ہے آپ نے فرمایا بندہ اس وقت تک پرہیزگار شمار نہیں ہوتا جب تک اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے جس طرح اپنے شریک سے کرتا ہے کہ اس نے کہاں سے کھایا اور کہاں سے پہنا۔

بْنِ حَبِيبٍ عَنْ سَدِّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَفَّيْنِ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لَهَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتَمَّ نَفْسَهُ هَذَا هَذَا تَسَنَّى عَلَى اللَّهِ هَذَا أَحَدَايْتَا حَسَنٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِمْ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ يَقُولُ يُحَاسِبُ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا قِيلَ أَنْ يُحَاسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُرْوَى عَنْ هَمْرَانَ الْخَطَّابِ قَالَ حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا وَتَذَرُوا لِلْعَزِيزِ الْأَكْبَرِ دَرَجَاتٍ يَخَافُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنْ حَاسِبَ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا وَيُرْوَى عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ لَا يَكُونُ الْعَبْدُ قَتِيًّا حَتَّى يُحَاسِبَ نَفْسَهُ كَمَا يُحَاسِبُ سَكْرِيكَةً مِنْ آيِنٍ مَطْعَمَةٍ وَمَلْبَسَةٍ

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ وَهُوَ ابْنُ مَدُونٍ نَا الْقَاسِمُ بْنُ النُّعْمِ الْعَدَنِيُّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو صَافِي عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْلَافَةً لِقَوْلِي نَاسَا كَاغْفَرِي كَثِيرُونَ قَالَ أَمَا لَكُمْ كُفْرًا كَثُرْتُمْ كَذِبًا فِي الدُّنْيَا لَسْتُمْ كُفْرًا أَرَى قَا كَثُرُوا مِنْ ذِكْرِ هَذَا فِي الدُّنْيَا ابْنُ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ تَعْرِفَاتٌ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمَ لَا تَكَلَّمُ يَقُولُ أَنَا بَيْتُ الْعَدْبَةِ أَنَا بَيْتُ الْوَحَاكِ وَأَنَا بَيْتُ السُّدَابِ وَأَنَا بَيْتُ الْكَافِرِ فَإِذَا دُخِنَ الْعَبْدُ الْكَافِرُ قَاتَلَ كَمَا الْقَبْرِ مَرْحَبًا وَأَهْلًا أَمَّا مَنْ كُنْتُ لَأَحَبَّ مَنْ يَسْتَقْبِلُ عَلَى ظَهْرِي إِلَى فَإِذَا دُخِنَ الْيَوْمَ وَصِرَتْ إِلَى قَسْرِي مَبْنِي بِكَ جَبَسَ كَمَا مَدَّ بِصَدْرِهِ يَقْتَسِمُ كَمَا بَابُ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا دُخِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ وَالْكَافِرُ قَالَ كَمَا الْقَبْرِ لَا مَرْحَبًا وَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقتدی پر تشریف لائے آپ نے دیکھا گویا کہ لوگ ہنس رہے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم لفظوں کو فہم کرنے والی چیز کو یاد کر تو تمہیں اس بات کی فرصت نہ ملتی جو میں دیکھ رہا ہوں لفظوں کو قطع کرنے والی موت کو زیادہ یاد کیا کرو کیونکہ جب بندہ قبر میں جاتا ہے تو روح (نہان حال سے) نکلتی ہے میں مسافرت کا گھر ہوں میں تمہاری کا گھروں میں بیٹھی کا ہوں، میں کیرل کا گھروں اور جب مومن بندہ دفنایا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے خیر انا مبارک ہو لو اپنے ہی گھر آیا میری پیٹ پر چلنے والوں میں سے تم مجھے زیادہ محبوب ہو تم جب قبر میں پہنچے گئے اور میرے پاس آئے تو تم معترپ دیکھو گے میں تم سے کیا (اچھا) سلوک کرتی ہوں چنانچہ اس کے لئے حد کا وہ تک کشادہ ہو جاتی ہے اور اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اور جب گنہگار کا کافر آدمی دفن کیا جاتا ہے قبر کہتی ہے نہ تو مجھے مبارک ہو اور نہ ہی یہ نیر گھر ہے میری بیٹھ پر چلنے والوں میں سے میرے نزدیک تو سب سے زیادہ برا ہے آج جب تو میرے سپرد کیا گیا اور تو میرے پاس آیا معترپ تو

دیکھے گا میں نیز سے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں یہ کہہ کر قبر سمٹ جائے گی یہاں تک کہ مل جائے گی اور اس کی پسلیاں ایک دوسری میں داخل ہو جائیں گی راوی کہتے ہیں یہ بات فرماتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈالا آپ نے فرمایا اس کے لئے ایسے سفر اڑدیا مسلط کئے جاتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک زمین میں پھونک مارے تو وہ بھی دنیا تک اس میں کچھ رائے وہ اڑدیا اسے دُستے اور نوچتے رہیں گے یہاں تک کہ اسے حساب کے لئے لے جایا جائے۔ راوی کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر حشر کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یہ باغ ہم کا ایک گڑھ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے چھانتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں حضرت فاروق اعظم (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کھجوروں کی چٹائی پر تکیہ لگاتے تشریف فرما تھے میں نے آپ کے پہلو میں اس کے نشانات دیکھے۔ اس حدیث میں ایک طویل تفسیر یہ حدیث صحیح ہے۔

عمر بن حوف بدری جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین کا عامل بنا کر بھیجا آپ بحرین سے مال لے کر واپس لوٹے تو انصار کو آپ کے آنے کا پتہ چل گیا انہوں نے صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے جب انصار آپ کے سامنے آئے آپ ان کو دیکھ کر سکرا پڑے پھر فرمایا میرا خیال ہے کہ تم نے ابو عبیدہ کے بارے میں سنا کہ وہ کچھ لے کر آئے ہیں انہوں نے عرض کیا۔

لَا أَهْلًا أَمَّا إِنْ كُنْتَ لَا تَبْخَصُ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَى خَاذٍ وَلَيْحَتِكَ الْيَوْمَ وَجِئْتُ إِلَى قَسْرِي حَبِيبِي بِكَ قَالَ نَيْلَتَا فَرَعِي حَتَّى يَلْقَى عَلَيْهِ وَتَهْتَلِكُ أَهْلًا عَهْدًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ مَا بَعِثَ بَعْضُهَا فِي جَوْرِ بَعْضٍ قَالَ وَيُفَضُّ لَهُ سَبْعِينَ تَيْمَنًا لَدَاكَ وَاحِدًا قَبْلَهَا فَفَعَلَ فِي الْأَرْضِ مَا أَتَيْتُ شَيْئًا مَا يَقْبَلُ الدُّنْيَا فَيَنْهَشُهُ وَيَجُودُ شُهُ حَتَّى يَفْضِي بِهِ إِلَى الْحَسَابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْقَابَ رَوْضَةُ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حَفْرَةٍ مِنْ حَقْرِ النَّارِ هَذَا أَحَدُ نَيْتِ عَذِيبٍ لَا تُعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ تَابِعُ الدَّزَاقِ عَنْ مَعْبُورِ بْنِ الدَّهْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ كُنْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَهْرَمْتُ عَلَى رَمْلِ حَضِيرٍ كَذَّابَتْ أَثَرَهُ مِنْ جَنْبِهِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ كَوَيْلَةٌ هَذَا أَحَدُ نَيْتِ عَذِيبٍ۔

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ تَابِعُ اللَّهِ عَنْ مَعْبُورِ بْنِ يُونُسَ عَنِ الدَّهْرِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ بِنْتُ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَتْ أَنَّ الْمُسَدَّرِينَ مَخْرُومَةً أَخْبَرَتْ أَنَّ عُمَرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِيدًا بَدَارًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَدَّاحِ فَقَدِمَ رِيَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَبَّحَتِ الْأَنْصَارُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي عُبَيْدَةَ خَوَافًا مَلُوءَةً أَنْجَزَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَلَمًا مَّتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْصَرَفَ
فَتَعَرَّضُوا لَكَ فَتَسْتَوِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَوٰ حِیْنَ رَاَهُمْ شَرَفًا اَلَطُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنْ
اَبَا عُبَیْدَةَ قَالَ مَرَّ بِنِسْیَ قَاتُوا اَجَلَ یَا سُرَّكَ اللّٰهُ
قَالَ فَاَبِشْرُوْا وَاَوْفِرُوا مَا یَسْتَرْكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا
اَلْفَقَدُ اَخْشٰی عَلَیْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰی عَلَیْكُمْ
اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْیَا عَلَیْكُمْ لَمَّا بَسَطَتْ عَلٰی مَنْ
قَبْلُكُمْ فَمَتْنَا فَمَسُوْهَا كَمَا تَمَتْنَا فَمَسُوْهَا فَتَمَّ لَكُمْ
كَمَا اَهْلَكْتُمْ هٰذَا اَحَادِیْثٌ صَحِيْحَةٌ

۳۵۴۔ اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ اللّٰهُ عَنْ يُوْنُسَ
عَنِ الدُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بْنِ الدَّيْرَانِ الْمُسَدِّدِ
اَنْ حَكِيمَ بْنَ جَدَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَا طَلَفِيْ شَرَّ مَا كُنْتُ
فَاَعْطَانِيْ شَرَّ مَا لِيْ يَا حَكِيمُ هَذَانِ الْمَالُ
خَظِيْفَةٌ حُلَّةٌ مِّنْ اَخْدَاكَ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ
بُورِيٍّ لَمْ يَكُنْ وَمِنْ اَخْدَاكَ بِاَشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ
يَمَارَلْ كُنْ فِيْهِ دَسَّانٌ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلاَ
يَقْنَعُ وَآلِيًّا اَلْعِلْمَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْيَدِيْ سَفَلَانٍ
حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَآلِيًّا بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ لَدَارُ رَاَ اَحَدًا اَبْعَدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اَقَارِقَا
الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُو بَكْرٍ يَدْعُوْا حَكِيمًا اِلَى الْعَطَاةِ
كَمَا بِيْ اَنْ يَغْلِبَكَ شَرُّ اَنْ تَمْرُدَّاهُ لِيُعْطِيَهُ
فَاَلِي اَنْ يَقْبَلَ مِنْكَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُوْا
اَشْرَهُمْ كُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ حَكِيمٍ اَيُّ
اَعْدِيْمْ عَلَیْكَ حَقُّهُ مِنْ هٰذَا اَلْقَبِيْ فَيَا اَنْ
يَا خُدَاهُ فَلَمْ يَزِدْ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ
شَيْئًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى تُوْفِيَ هٰذَا اَحَادِیْثٌ صَحِيْحَةٌ

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ اَبُو صَعْوَانَ عَنْ

ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا آپہیں خوشخبری ہو اور تم اس چیز
کی امید رکھو جو تمہیں خوش رکھے اللہ کی قسم اگلے تمہاری
حتمائی کا ڈر نہیں اگر مجھے تمہارے بارے میں خوف ہے
تو صرف اس بات کا کہ تمہارے لئے دنیا پھیلا دی جائے
گی جس طرح پہلے لوگوں کے لئے کشادہ کر دی گئی تم اس میں
اسی طرح رعبت کرو گے جس طرح تم سے پہلے لوگ
اس کی طرف راغب ہوئے۔ پس تم ہلاک ہو جاؤ
گے جس طرح وہ ہلاک ہوئے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ حکیم بن حزام فرماتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے (کچھ) مانگا آپ نے عطا فرمایا پھر مانگا تو آپ نے عطا کیا
پھر فرمایا اے حکیم! یہ مال سبزی باری اور بیوہ ہے جس نے اسے
نفس کی سخاوت کے ساتھ لیا اس کے لئے اس میں برکت دی
جائے گی اور جس نے اسے نفس کے غلبہ کے ساتھ لیا اس کے لئے
اس میں برکت نہ ہوگی اور یہ شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے
لیکن سیر نہیں ہوتا اور بدلہ ہاتھ پیچھے والے ہاتھ سے پھرتا ہے
حضرت حکیم فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس ذات
کی قسم جس نے آپ کو برحق نبی بنایا میں آپ کے بعد تمام آخر کسی
کا مال کم نہیں کروں گا چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما آپ کو
کچھ دینے کے لئے بلائے لیکن آپ قبول کرنے سے انکار فرما
دیتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے آپ کو بلایا تو آپ نے
کچھ بھی لینے سے انکار فرما دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے
فرمایا اے قوم! میں تمہیں حضرت حکیم پر گواہ بناتا ہوں میں
لے انہیں مال فی میں سے ان کا حصہ دینے کی کوشش کی لیکن
انہوں نے لینے سے انکار کر دیا چنانچہ حضرت حکیم بن حزام
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کسی سے کچھ نہ لیا
یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے فرماتے ہیں ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مصیبتوں میں آزمائے گئے تو ہم نے صبر کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب نعمتوں میں آزمائے گئے تو ہم صبر نہ کر سکے یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے آخرت کا فکر ہو اللہ تعالیٰ اس کا دل غنی کر دیتا ہے اور اس کے بکھرے ہوئے کاموں کو جمع کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل ٹوٹتی بن کر آتی ہے اور جسے دنیا کی فکر ہو اللہ تعالیٰ محتاجی اس کی دولاں آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اس کے بچنے کاموں کو منتشر کر دیتا ہے اور دنیا (کابل) بھی اسے اتنا ہی ملتا ہے جتنا اس کے لئے مقدر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! تو میری عبادت کے لئے قادر ہو جا میں تیرا سبب غنا سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا درد ان بند کردوں گا اور اگر تو ایسا کرے گا تو تیرے دولاں ہاتھ مشاغل سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا درد ازہ بند کردوں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابوالوہید الدوبی کا نام ہرگز ہے۔

دنیا کی بے وقعتی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہمارے دروازے پر تصویروں والے ایک باریک کپڑے کا پردہ لٹکا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا اے اتار دیر بچے دنیا یاد دلاتی ہے آپ فرماتی ہیں ہمارے پاس

يُؤْتَسُ عَنِ الرَّهْرِقِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ أَتَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَصْرَةِ فَصَبَرْنَا ثُمَّ أَتَيْتُنَا بَعْدَهُ بِاسْتِزَارَةٍ فَلَمْ نَصْبِرْ هَذَا أَحَدٌ نَبَتْ حَسَنٌ۔

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا هَذَا نَا فَرَكِيمٌ عَنِ الدَّرْبِيِّ عَنِ حَبِيبِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي نَوْدَةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللَّهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَعْمَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا رَجِي سَاعِيَةً وَمَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللَّهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَدَّرَ عَلَيْهِ شَتَكَهُ وَكَثُرَ يَأْسُهُ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قَلَى رُكْنًا۔

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَظَرٍ مَرْثَا عَنِ ابْنِ يُوْنُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدَةَ بْنِ نَسِيطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْأَوَّلِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ تَعَرَّضْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ مِنْكَ غِنًى وَأَسَدَ فَقْرِكَ وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَكَلَّتْ يَدَايِكَ شَتْلًا وَتَهْرَأَ شَتْلًا فَعَرَّكَ هَذَا أَحَدٌ نَبَتْ حَسَنٌ عَمْرِيٌّ وَابْنُ خَالِدٍ الْأَوَّلِيُّ (۱) سَمِعَهُ هَذَا مَرْثَا۔

بامیلہ

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا هَذَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَمِيرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا وَتَدَامُ يَسْتَمِرُّ فَيُتَوَكَّلُ عَلَى بَابِي فَدَاكَ رَسُولُ اللَّهِ

ایک پرانی کلی تھی جس پر رستم سے میل ہوئے
بے ہوئے تھے اور ہم اسے پہنا کرتے تھے۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ مبارک جس پر آرام فرماتے
چمڑے کا تھا اور اس میں کجور کے پتے بھرے ہوئے
تھے یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے
ایک بکری ذبح کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
پوچھا کیا اس سے کچھ بچا ہے؟ میں نے عرض کیا موت
ایک بازو بچا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا "بازو کے سوا باقی سب کچھ گیا ہے" یہ حدیث
صحیح ہے۔ ابو میسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شمر جلیل
ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کے ایک ایک
مہینہ اس حالت میں رہتے کہ چیلے میں لگ رہے جلتی اور
موت پانی اور کجوروں پر گزارہ ہوتا۔ یہ حدیث
صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
آپ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دھال کے بعد
ہمارے پاس کچھ جو تھے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم
اس سے کھاتے رہے پھر میں نے لونڈی سے کہا ان
کا وزن کرو اس کے وزن کیا تو جلد ہی ختم ہو گئے۔ آپ
فرماتی ہیں اگر ہم اسی طرح چھوڑتے تو مدت دراز
تک ان سے کھاتے رہتے یہ حدیث صحیح ہے
اور شرط کے معنی کچھ کے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْزِعِيهِ قِيَّامَهُ يَدَا كَرَنِي
الْقِيَّامَةَ قَالَتْ وَكَانَ لَنَا سَمَلٌ قَطِيعَةٌ عَلَيْهَا حَدِيدٌ
كَثَا نَلْبَسُهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحَدُ يَثَ حَسَنٌ .

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ عَسَدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ دَسَادَةً
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي يَضْطَجِعُ عَلَيْهَا
مِنْ أَدَمَ حَشَرَهَا لَيْفَ هَذَا أَحَدُ يَثَ صَحِيحٌ .

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَبِيحٍ
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَبَحَتْ شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا
إِلَّا كِتْمُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كِتْمِهَا هَذَا أَحَدُ يَثَ
صَحِيحٌ وَأَبُو مَيْسَرَةَ هُوَ الرَّهْمَنِيُّ (رَأْسُهُ عُرْوَةُ
بْنُ مَرْجَانٍ) .

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الرَّهْمَنِيُّ
عَنْ عَسَدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنَّا أَلْ لَحْمِ كِتْمِكَ شَهْرًا
مَا نَسْتَوْجِدُ نَارًا إِنَّ هَذَا أَلَا الْمَاءُ وَالْخَمْرُ
هَذَا أَحَدُ يَثَ صَحِيحٌ .

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
تَوَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَعَدَنَا
شَطْرَ مِثْلٍ شَحِيرًا كُلَّنَا وَشَعْرَةً مَا سَأَرَ اللَّهُ شَحْرَ
قُلْتُ لِمَ رَكِبْتِ كِتْمَكَ قَالَتْ فَكَّرْتُ يَثَ أَنْ
قَتْنِي قَالَتْ فَكَّرْتُ نَكْرَاهَ لَا كُلْنَا مِنْهُ أَكْثَرَ
مِنْ ذَلِكَ هَذَا أَحَدُ يَثَ صَحِيحٌ شَطْرَ مِثْلٍ شَحِيرًا
مِنْ شَحِيرٍ .

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ الرَّحْنِي
أَنَّ دَوْحَ بْنَ أَسْتَرَ ابْنَ جَعْفَرٍ ابْنَ صَرْفٍ نَا حَدَّثَنَا

راہ میں اتنا ڈرایا گیا جتنا کسی دوسرے کو نہیں ڈرایا گیا اور مجھے اتنی نکالیت پہنچائی گئیں جتنی کسی دوسرے کو نہیں پہنچائی گئیں مجھ پر تیس دن اور تیس راتیں ایسی گزری ہیں کہ میرے ارد گرد بال (رضی اللہ عنہ) کے پاس اتنا کھانا بھی نہیں تھا جسے کوئی جگر والا کھائے مگر اتنی چیز جسے بلال کی بغل چھپا لیتی۔ یہ حدیث سن کر مجھے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلالؓ مکہ مکرمہ سے (ہجرت کے علاوہ) تشریف لے گئے تو حضرت بلالؓ کے پاس صرف اتنا کھانا تھا جسے انہوں نے اپنی بغل کے نیچے دبایا ہوا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سر دیوں کے موسم میں ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غار اقدس سے باہر نکلا میں نے ایک پتھر اٹھا جس پر بال نہ تھے اس کے درمیان سوراخ کیا اور اپنی گردن اس میں ڈال دی اور گھوروں کے بڑوں سے اپنی کمر کس کر ہانده دی اس وقت مجھے سخت بھوک لگی ہوئی تھی اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کچھ بھی کھائے کے لئے ہوتا تو میں کھا لیتا۔ کچھ کھانے کی تلاش میں میں چل رہا تھا کہ میرا گزر ایک یہودی کے پاس سے ہوا جو اپنے مال کے پاس تھا وہ رباغ کو کھٹ سے پانی دے رہا تھا میں نے دیوار کے سوراخ سے جھانک کر دیکھا تو اس نے کہا اے اعرابی! کیا بات ہے؟ کیا تو ایک گھوڑے کے بدلے ایک ڈول پانی نکالے گا؟ میں نے کہا ہاں (نکالوں گا) تو دروازہ کھول تاکہ میں اندر آ جاؤں اس نے دروازہ کھولا اور میں اندر داخل ہو گیا یہودی نے مجھے خطی تمباکو میں ایک ڈول نکالنا دے مجھے ایک گھوڑے سے دیتا یہاں تک کہ جب میری مٹھی بھر گئی تو میں نے ڈول چھوڑ دیا اور کہا یہ کافی ہیں پھر میں نے وہ گھوڑے کھائیں اور پانی پی کر مسجد میں آ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما تھے۔ یہ حدیث سن کر عریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

بُنِ سَلَمَةُ نَأْيُكَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدًا وَلَقَدْ أُذِفْتُ فِي اللَّهِ وَكَهْرُؤُذَ أَحَدٍ وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ مِنْ بَنِي يَوْمٍ وَكَيْلَةٍ وَمَا نِي وَلِبَالِي طَعَامًا مَرِيًّا كُلُّهُ دُوكِبِدًا لَا سَتِي يُرَايِيْنِي أَبْطَلَالٍ هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ يَحِينُ خَدِيرُ الْيَتَامَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ يَلَالٌ إِنَّمَا كَانَ مَعَ يَلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ نَحْتِ إِبْطِهِ.

۳۶۴۔ حَلَّ ثَنَا هَذَا دَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ثَنِي يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُدْرِيِّ قَالَ كُنِيَ مِنْ سَيِّمِ عَنِي بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ خَرَجْتُ فِي يَوْمٍ شَدِيدٍ مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذْتُ إِهَابًا مَخْطُومًا فَخَرَجْتُ وَسَطَهُ فَأَدْخَلْتُهُ عَنِي وَشَدَدْتُ وَسُحِي لَقَدْ مَنَنْتُهُ يَحْمِلُ الشَّخْلَ دَرِي لَشَدِيدِ الْجُرْعِ وَلَوْ كَانَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ لَطَعِمْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ أَلَيْسَ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِمَهْدِي فِي مَسِيلِ كَذَا وَهُوَ يَسْقِي بُبْكِرَةَ كَذَا فَاطْلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا اعرابي هَذَا لَكَ فِي يَوْمٍ جَدِيدٍ فَقُلْتُ نَعُو فَا تَكْرِ الْبَابِ حَتَّى ادْخُلَ فَقُلْتُ قَدْ خَلْتُ فَأَعْطَانِي دَنُوهُ فَكُلْتُمَا نَزَعْتُ دَنُوهُ فَأَعْطَانِي سَمْرَةً حَتَّى إِذَا امْتَلَأْتُ كَفَيْتُ ارْسَلْتُ دَنُوهُ وَقُلْتُ حَبِي فَا كَلَّمْتُهُ ثُمَّ جَرَعْتُ مَعًا مِنَ الْمَاءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ حَسَنٍ عَرَبِيٍّ.

۳۶۵۔ حَلَّ ثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَزْرُ بْنُ عَمِي نَا مُحَمَّدٌ

بْنُ جَعْفَرٍ شَاعِبُهُ عَنْ عَبَّاسِ الْجَدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا عَثْمَانَ التَّمِيمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
أَصَابَهُمْ جُرْعٌ فَأَعْطَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ.

٣٦٢ - حَدَّثَنَا هَذَا نَاعِدَةٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَتَحْتُنْ ثَلَاثُ مِائَةٍ فُجَيْمٍ فَنَادَانَا عَلَى
رِقَابِنَا فَقُلْنَا زَادْنَا حَتَّى كَانَتْ كَأَنَّ تَكُونُ لِلرَّجُلِ
وَمَا كَلَّ يَوْمَ تَمَدُّهُ فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا عُبَيْدٍ اللَّهُ وَ
أَيُّنْ كَانَتْ تَقَعُ الشَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ
وَجَدْنَا لَقَدْهَا جَاهِلِينَ فَقَدْ نَاهَا مَا تَبَيَّنَ الْبَحْرُ
فَإِذَا كُنْ يُخْرِبُ قَدْ كَذَبَهُ الْبَحْرُ فَكُنَّا مَعَهُ
ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا أَجَبْنَا هَذَا حَدِيثَ حَسَنٍ فَجَعَلَهُ
٣٦٤ - حَدَّثَنَا هَذَا نَاعِدَةٌ يَوْسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ
بْنِ إِسْحَاقَ ثَنِي يَزِيدَ بْنَ زَيْيَادٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ
كَعْبٍ الْقُرَشِيِّ ثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
يَقُولُ إِنَّا لَجُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا طَلَعَ عَلَيْنَا مُضْطَعِبٌ بَتُّ
عَمَلٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بَرْدَةٌ لَنَا مَرْقُوعَةٌ يَقْرَأُ
فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَتُّ
بِلَدَايَ كَانَتْ فِيهِ مِنَ التَّعَمُّةِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ
الْيَوْمَ تَقَرَّرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَيْفَ بَكُوا إِذَا عَدَا أَحَدُكُمْ فِي حَدِيثٍ دَرَاهِمٍ فِي
حَدِيثٍ دُرٍّ وَصِيغَتُ بَيْنَ يَدَيْهِ صَبْحَةٌ وَرَفِغَتْ
أُخْرَى وَسَكَرَ لَهْؤُهُمْ كَمَا تُسَكَّرُ الْكَبْشَةُ فَإِنَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ يَوْمَيْهِ خَيْرَ مِمَّا الْيَوْمَ تَتَفَرَّقُ
لِلْعِبَادَةِ وَكُنْ فِي الْمَدِينَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْ كَوَيْمِيذٍ

٣٦٤ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ يَوْسُفَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ
بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
كَثْبٍ الْقُرَشِيِّ ثَمَّ مِنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
يَقُولُ إِنَّا لَجَدُّسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا طَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ
عَمْرِو مَاعَلِيهِ إِلَّا بَرْدَهُ لَنَا مَرْقُوعَةً يَقْرَأُ
فَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي
لَيْلَى كَانَ فِيهِمْ مِنَ التَّعَمُّهِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ
الْيَوْمَ يَقْرَأُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَيْفَ بَكُوا إِذَا عَدَا أَحَدُكُمْ فِي حَدِيثٍ وَرَأَاهُ فِي
حَدِيثٍ دَوَّضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِصْحَقَةٌ وَرُفِعَتْ
أُخْرَى وَسَلَّمَ لَهُمْ بِوُجْهِكُمْ كَمَا تَسَلَّمَ الْكُفَّةُ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنْهُنَّ الْيَوْمَ تَتَفَرَّقُ
لِلْعِبَادَةِ وَتُكْفَى الْمَوْتَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْهُنَّ يَوْمَئِذٍ

ہم بھوکے ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایک کھجور عطا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین سو
موسیل کوئی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے لئے بھیجا ہم اپنا
سامان اپنی گردنوں پر لٹکائے ہوئے تھے۔ جلد ہی وہ سامان ختم
ہو گیا یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس یومیہ ایک ایک کھجور باقی
رہ گئی۔ پھر بھیجا اسے ابو عبد اللہ ایک کھجور ایک دمی کو کیا کفایت
کرتی ہوگی؟ حضرت جابرؓ نے جواب دیا ہمیں اس کی افادیت کا
اس وقت پتہ چلا جب وہ بھی ختم ہو گئی پھر ہم سمندر کے کنارے
لگے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک پھل پڑی ہے جسے سمندر نے
باہر بھیج دیا ہے ہم اس سے اٹھارہ دن تک صیغہ فشاں
کھاتے رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم،
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت
عصیب بن کعب رضی اللہ عنہ بھی آئے ان پر صوت ایک سو بلند گئی
چادر یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روک دیا تو ان کی گزشتہ امیرانہ
ادب موجودہ فقیرانہ حساب دیکھ کر درپڑے پھر فرمایا اس وقت
تمہارا کیا حال ہو گا جب تم میں کوئی ایک صبح کے وقت اور لباس
پہنے گا اور شام کے وقت اور لباس اس کے سامنے ایک پیالہ
رکھا جائے گا اور دوسرا اٹھایا جائے گا تمہارے گھر میں اس طرح
پاروے (ٹکٹے) ہوں گے جس طرح گھبراہٹ پر وہ ہے صحابہ کرام
نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان دنوں ہم آج کی کیفیت اچھے حال
میں ہو گے کیونکہ عہدِ سعادت کے لئے فراغت ہوئی۔ اور تکالیف و تنگداریاں
سے آزاد ہو گئی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں، بلکہ
کچھ تم اس دن سے اچھی حالت میں ہو۔ یہ حدیث غریب ہے اور
یہ یزید بن زبیر مدینی ہیں۔ مالک بن انس اور دوسرے علماء نے
ان سے روایات لی ہیں۔ یزید بن زبیر اور دمشق جو زہری سے

روایت کرتے ہیں ان سے وکیع اور مروان بن معاویہ نے روایت کی ہے۔ یزید بن زیاد کوئی سے سفیان عینیہ ابن عیینہ اور کئی دوسرے ائمہ روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ صفحہ مسلمانوں کے یہاں تھے ان کے گھر تھے اعداء ہی وہاں رکھتے تھے جن میں وہ پناہ دیتے تھے اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی سمجھتا نہیں میں بھوک کی وجہ سے اپنا جگر زمین پر ٹیک دیتا اور بیٹ پر تھپتا ہوتا تھا ایک دن میں راستہ میں آ بیٹھا جہاں سے لوگوں کا گزر جوتا تھا۔ اسنے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرتے میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا میرا مقصد یہ تھا کہ وہ مجھے ساتھ لے جائیں گے۔ مگر وہ چلے گئے اور ایسا نہ ہوا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا میں نے ان سے بھی قرآن پاک کی آیت پوچھی اور مقصد یہی تھا کہ آپ مجھے ساتھ لے جائیں گے لیکن آپ بھی چلے گئے اور ایسا نہ ہو سکا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گذرے مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا میرے ساتھ چلو! میں آپ کے پیچھے چل پڑا اور آپ عشاء افلاس میں داخل ہو گئے تو میں نے بھی اجازت طلب کی آپ نے اجازت مرحمت فرمائی میں اندر داخل ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا پیالہ دیکھا تو فرمایا یہ کہاں سے آیا عرض کیا گیا فلاں نے تحفہ بھیج دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حاضر ہوں! آپ نے فرمایا جاؤ اور اہل صفحہ کو بلا لاؤ یہ مسلمانوں کے یہاں ہیں ان کے گھر ہیں اور نہ مال جس کی طرف وہ پناہ گیر ہوں! جب آپ کے پاس کوئی مسند نہ آتا تو آپ ان کی طرف بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ بھی نہ تناول فرماتے! اور اگر آپ کے ہاں

هَذَا أَصْلُ بَيْتٍ عَرَبِيٍّ وَيَزِيدُ بْنُ زَيْيَادٍ هَذَا هَدِيَّتِي وَقَدْ رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَيَزِيدُ بْنُ زَيْيَادٍ الْكَافِرُ الَّذِي رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ رَوَى عَنْهُ وَكَيْفَ وَمَنْ رَوَى عَنْ مَعَاذِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْيَادٍ كُفِّي رَوَى عَنْهُ سَفْيَانُ وَشَيْبَةُ وَابْنُ عَيْنٍ وَغَيْرُهُ مِنْ الْأَثَمَةِ ۳۶۸ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ يُونُسَ بْنُ بُيُوتِ بْنِ هَمْرَيْنَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ عَنْ أَبِي هَمْرَيْنَ قَالَ كَانَ أَهْلُ النَّصَفَةِ أَصْيَافَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يَأْذُونَ عَلَى أَهْلِ قَوْمٍ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَيْدِي عَلَى الْأَذَى مِنَ الْجَمْعِ فَأَشْتَدَّ الْحُجْرُ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمْ الَّذِي يَخْرُجُونَ فِيهِ قَمَرِي أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلَنِي عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَسَأَلَنِي إِلَّا لِيَسْتَبْعِنِي فَمَرَدُّهُ يَعْمَلُ شَرًّا مَرَعَهُ فَسَأَلَنِي عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا بَنَى لَهُ إِلَّا لِيَسْتَبْعِنِي فَمَرَدُّهُ يَعْمَلُ شَرًّا مَرَعَهُ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَضَ حَتَّى دَافَى وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَنَبِيِّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ دَخَلْتُ وَمَضَيْتُ فَاتَّبَعْتُهُ وَدَخَلْتُ مَنَزِلَهُ فَاسْتَأْذَنْتُ فَإِذَا نِي تَوَجَّهَ قَدْ خَافَ مِنَ الدِّينِ قَالَ مَنْ لَيْتَ هَذَا الدِّينَ كَمَا قِيلَ أَحَدًا لَنَا فَلَاكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ دَرْدَةُ قُلْتُ لَنَبِيِّكَ قَالَ الْحَقُّ إِنْ أَهْلُ النَّصَفَةِ خَادَعُوهُمْ وَهُمْ أَصْيَافُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يَأْذُونَ عَلَى أَهْلِ وَلَا مَالٍ إِذَا أَلَنَهُ الْفَهْدَةُ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَتَوَلَّوْا مِنْهَا شَيْئًا إِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَاصَابَ مِنْهَا وَاشْكُرْ لَهُمْ فِيهَا فَسَأَلَنِي ذَلِكَ وَتَحَلَّتْ مَا هَذَا

الْقَدَاحُ بَيْنَ أَهْلِ الصُّفَّةِ وَأَنَا رَسُولُكَ إِلَيْهِمْ
فَسَيَأْتِيَنَّ أَنْ أُرَدَّ عَلَيْهِمْ فَمَاعَلَى أَنْ يَكُونِي
وَهُنَّ وَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ أَجِيبَ عَنْهُ مَا يَخْتَلِي
وَلَوْ بَيْنَ بَعْضٍ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ
فَأَتَيْنَهُمْ كَذَلِكَ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ فَآخَذَ نَا
يَحْيَى لَهُمْ قَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ خُذِ الْقَدَاحَ فَأَعْطِهِمْ
فَأَخَذَتْ الْقَدَاحُ فَجَعَلَتْ أَنَا وَكَهْ الدَّجَلُ فَيَسْرُبُ
حَتَّى يَرَوِي شَرِبَ رِقَّةً فَأَنَا وَكَهْ الْأَخَوَاتُ إِنَّهُ لَيَسْرُبُ
بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
رَوَى الْقَدَاحُ لَهُمْ فَآخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَاحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ ثُمَّ
رَفَعَ رَأْسَهُ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ لَشَرِبُ
فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اشْرَبْ فَلَمَّا أَرَزَلُ اشْرَبُ
وَيَقُولُ اشْرَبْ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ مَا أَجِدُكَ مَسْكًا فَآخَذَ الْقَدَاحَ فَنَحَا اللَّهُ
وَمَتَّى وَتَوَبَّ هَذَا أَحَدُ نَحْوِ مِائَةٍ

کوئی ہندے آتا تو کچھ رکھ کر باقی ان کی طرف بھیج دیتے اور اس
طرح انہیں شریک فرما لیتے۔ جب حضور نے مجھے انکو بلانے
کے لئے بھیجا تو مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا
اہل صفہ کے درمیان اس ایک پیلے کی کیا حیثیت ہے اور
جو کہ حضور نے مجھے ہی بلانے کے لئے بھیجا ہے لہذا مجھے
ہی فرمائیں مگر وہ دودھ پلاؤ لہذا مجھے اس سے ملنے کی امید نہیں
حالانکہ مجھے اتنا مل جانے کی امید تھی جس سے میرا پیٹ بھر جاتا ہے۔ لیکن
اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت لازمی تھی اس لئے میں نکلے پاس آیا
اور انکو بلا کر لے گیا جب وہ نبی کریم کی خدمت میں پہنچے اور اپنی اپنی
جگہوں پر بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہ یہ پیالہ پکڑو اور انکو دیتے
بلو فرماتے ہیں میں نے یہ پیالہ لیکر ایک کو دیا انہوں نے میرے سر پر
کو دیا یہاں تک کہ میں حضور اکرم کے پاس پہنچ گیا حالانکہ تمام افراد میرے ساتھ
تھے نبی اکرم نے یہ پیالہ اپنے دست مبارک میں کھا پھر سر اقدس اٹھا کر
مسکے اور فرمایا ابو ہریرہ میں نے یہ پیالہ فرمایا تو میں مسلسل پیتا رہا اور
آپ فرماتے تھے جو پیر میں نے من کیا اس ذات کی قسم جسے اللہ دین حق کے
ساتھ بھیجا اب کوئی تمنا منشا باقی نہیں رہی پھر حضور اکرم نے یہ پیالہ پکڑا
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی نے ڈکالٹ تو آپ نے فرمایا
ہم سے اپنی ڈکاد کو دو کو کیونکہ دنیا میں زیادہ سیر ہو کر
کھانے والے قیامت کے دن سب سے زیادہ
بھوکے رہیں گے یہ حدیث اس طریق سے حسن
غریب ہے اور اس باب میں حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ
عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔

۳۶۹۔ حَكَاتُ مَسْكًا بَيْنَ حَبِيْبِ الْكَارِ فِي
تَا حَبِيْبِ الْكَارِ بَيْنَ حَبِيْبِ الْكَارِ فِي تَا حَبِيْبِ
الْبَكَارِ عَنْ ابْنِ عَمْرِو قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُنْتُ عِنْدَ جِشَاءَ لَيْلٍ
فَإِنْ أَكْرَهُمْ يَشْبَعَانِي الدُّنْيَا أَهْلُهَا جُوعًا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ
هَذَا الدَّرَجَةِ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي جَحِيْفَةَ
۳۷۰۔ حَكَاتُ مَسْكًا بَيْنَ حَبِيْبِ الْكَارِ فِي تَا حَبِيْبِ
الْبَكَارِ عَنْ ابْنِ عَمْرِو قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُنْتُ عِنْدَ جِشَاءَ لَيْلٍ
فَإِنْ أَكْرَهُمْ يَشْبَعَانِي الدُّنْيَا أَهْلُهَا جُوعًا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ
هَذَا الدَّرَجَةِ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي جَحِيْفَةَ

حضرت ابو ہریرہ اپنے والد حضرت ابوسلمی اشعری رضی
اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہے کہ اگر تم
لوگ ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھتے ہو تو
قل یہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو پیش کرتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ
کے بلند سے حضرت ابو ہریرہ کی طبیعت پر مطلع ہو چکے تھے لہذا ایک پیالہ دودھ بڑا صاف صاف منتر تھے نے سیر ہو کر یہ پیالہ بھیج دیا گیا یہ پیالہ رسول کریم
کی دست تقدس کی رکعت تھی امام احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں کہ یہ پیالہ کیسا نقاد و جام شیریں جس سے ستر صحابیوں کا دودھ سے مزہ بھر گیا ۱۱۳۔

وَأَصَابَتْهَا السَّمَاءُ وَخَسِبَتْ أَنَّ رَجَعَارِيَهُمُ الضَّالِّينَ
هَذَا أَحْيَا يُثَمِّحُهُ وَمَعْنَى هَذَا الْوَحْيِ يَثُ أَنَّ
كَانَ ثِيَابُ الْجُحُومِ الضُّوْمِ فَكَانَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْمَطَرُ
يَحْيِي مِنْ ثِيَابِهِمْ رِيحُ الطَّيْنِ -

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدَّوْرَقِيِّ نَا عَبَّاسُ اللَّهِ
بْنُ يَنْبُغَةَ الْقُمْرِيُّ مَا سَعِدْتُ بِنِ ابْنِ أَبِي أَيُّوبَ
عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمِيْرٍ عَنْ
سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ الْمَلْحَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدَّدَ
الْبَاسُ نَوَاحِيَهُ وَهُوَ يُغَيِّرُ رَعِيَّتَهُ دَعَاةُ
اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُفُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى
يُخْرِجَهُ مِنْ أَمْرِ حَلَلِ الْإِيمَانِ شَاءَ يَنْبَسِرُ لَهُ
۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ الدَّارِيُّ نَا زَاوِدُ
بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ شَيْبِ بْنِ بَشِيرٍ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ فُتِّحَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا
أَلْبَسُوا فَلَاحِظٌ فِيهِ هَذَا أَحْيَا يُثَمِّحُهُ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ شَيْبُ بْنُ بَشِيرٍ وَرَأَى
هُوَ شَيْبُ بْنُ بَشِيرٍ -

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَيْبُ عَنْ أَبِي
إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مَرْثَبٍ قَالَ أَتَيْتُ أَخْبَابًا
فَعُودُهُ وَقَدْ كُنْتُ سَبْعَ كَيَاتٍ فَقَالَ لَقَدْ تَطَاوَلَ
مَرْثَبِي وَكُلَّ مَا أَتَيْتُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَسْأَلُوا الْمَوْتَ لَعَنِيْنَهُ وَقَالَ يُوجَدُ
الْتِجَالُ فِي نَفَقَةِ إِلَّا الْكَرَابَ أَوْ قَالَ فِي الْكَرَابِ
هَذَا أَحْيَا يُثَمِّحُهُ -

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا الْمُجَادِدُ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ
سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
كُلُّ بَنَاءٍ وَبَالٍ عَلَيْكَ قَدْ أَرَأَيْتَ مَا لَا يَجِدُ مَنَهُ

بارش برستی تو ہمارے بل کو بھڑکی ہو جگتے۔ یہ حدیث
صحیح ہے۔ اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے کپڑے
ادنیٰ ہوتے تھے اور جب بارش ہوتی تو اُن سے
بھڑوں کی سی ہوا آتی۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے توبہ کے
پیش نظر لباس ترک کیا حالانکہ وہ اس پر قدرت رکھتا ہے
تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے مخلوق کے
سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ
ایمان (دالوں) کا جو جوڑا چاہے پہنا لے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب خراج
اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے مگر گھر (بنا ناگہ) اس میں
کوئی بہتری نہیں۔ یہ حدیث مفرب ہے۔ محمد بن حمید
نے روادی کا نام (شعیب بن بشیر) یا اس کے ساتھ بیان
کیا جبکہ صحیح نام (بنییر یا کے) شعیب بن بشر
ہے۔

حضرت عمار بن مغرب فرماتے ہیں ہم حضرت جناب
رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لئے آئے (تو دیکھا کہ) وہ
سات درخ لگوا چکے ہیں انہوں نے فرمایا میری بیماری
طویل ہو گئی اور اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ
سنا ہوتا کہ موت کی تمنا نہ کرو تو میں ضرور اس کی تمنا کرتا آپ
(حضرت جناب) نے فرمایا انسان کو مٹی یا زفر (بانا) مٹی میں خرقہ کر کے
سوانا قی ہر جگہ خراج کرنے پر توبہ مطلوب ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابو حمزہ کہتے ہیں حضرت ابراہیم نے
فرمایا ہر عمارت تجھ پر وبال ہے اے نبی نے عرض
کیا وہ بھی جو ضروری ہو؟ آپ نے فرمایا اس

قَالَ لَا أَجِدُ وَلَا ذُرِّيَّ

میں نہ ثواب ہے نہ عذاب۔

۳۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ
الذَّبِّيُّ نَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ أَبُو الْعَلَاءِ شَيْخِي
حَصْبِيْنَ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلْسَّائِلِ أَتَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ
اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ
قَالَ سَأَلْتُ وَلِيَّ السَّائِلِ حَقِّي أَنَّهُ لَحَقَّ عَلَيْكَ أَنَّ
تَصِلَكَ فَأَعْطَاهُ ثَوْبًا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ
كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظِ اللَّهِ مَا دَامَ
وَتَهُ عَلَيْهِ خَيْرُهُ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَقِّ غَرِيْبٍ
مِنْ هَذَا الْأَوَّلِيَّةِ

ابو العلاء محمد بن طہمان حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں
چل یک سائل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں
حاضر ہوا اپنے فریاد کے ساتھ کہ میں نے کہا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تم
کے سوا کون سی چیز میں اس نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا گواہی
دیتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اس
نے کہا ہاں میں گواہی دیتا ہوں آپ نے فرمایا رمضان کے روزے
رکھتا ہے کہنے لگا جی ہاں آپ نے فرمایا تو نے سوال کیا اور سائل کا بھی حق
ہے اب ہم پر لازم ہے کہ تم تجھے سمجھا سو کہ میں بھیج اپنے اسے کپڑا عطا
فرمایا اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے
فرمایا جو شخص کسی مسلمان کو کپڑا پہنا دے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا
ہے جب تک کہ پہنے ہوئے رہے اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی باقی ہے۔ یہ
حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۳۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
الْمَعْقِفِيُّ وَحُمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ
يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حَبِيلَةَ عَنْ
زُرَّادَةَ بْنِ أَدْنَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ
لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ انْجَحَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيلَ قَدِمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي
النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَنْبَتُ وَجْهَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ
لَيْسَ بِوَجْهِهِ كَذَا بٍ وَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ
أَنَّنَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطِيعُوا
الطَّعَامَ وَصَلُّوا وَإِنِّي أَنَا نَبِيٌّ قَدْ خَلَا الْجَحَنَّةُ
بِسَلَامٍ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَقِّ غَرِيْبٍ

حضرت محمد بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے
تو لوگ دوڑتے ہوئے آپ کی طرف آئے اور
مشہور ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے
میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھوں جب میں نے غور سے آپ کا چہرہ دیکھا تو
پہچان گیا کہ یہ کسی چھوٹے شخص کا چہرہ نہیں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلا کلام یہ تھا اے
لوگو! سلام بھیلاد رکھتے سے ایک دوسرے کو
سلام کرو، کھانا کھاؤ، نماز پڑھو جبکہ لوگ سوئے
ہوئے ہوں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے
یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۷۷- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ
بِمَكَّةَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ نَا حَبِيبُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ

حضرت الحسین بن الحسن سے روایت ہے جب نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ایک دن مہاجرین
نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے زیادہ ایشاء کرنے

والی اور مقور سے مال سے زیادہ ہمدردی کرنے والی، اس قوم سے
بڑھ کر کوئی قوم نہیں دیکھی جس کے پاس جم اتھ سے ہیں انہوتے ہیں
تکلیفیت کے ازالہ میں کفایت کی اور میں کھانے پینے میں شریک
کر لیا یہاں تک کہ میں ڈر پیدا ہو گیا کہ میں سارا ثواب یہی دے لے
جائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم ان کے
لئے دعا مانگتے رہو گے اور ان کی تعریف کرتے رہو گے
ایسا نہ ہوگا، یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے والا
شکر گزار صبر کرنے والا روزہ دار کے برابر ہے
یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں میا آدمی
نہ بتاؤں جو آگ پر جڑا ہے اور آگ اس پر حرام ہے یہ وہ
شخص ہے جو (نیک محاسن میں) لوگوں کے قریب
ہے نرم خور ہے اور خوش اخلاق ہے یہ حدیث
غریب ہے۔

اسود بن یزید فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے
مائشہ (رضی اللہ عنہا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں
تشریف لانے کے بعد کیا عمل کیا کرتے تھے؟ ام المؤمنینؓ
نے فرمایا گھر کے کام کاج کرنے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا
اتھ کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔ یہ حدیث صحیح
ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
جب کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا
آپ اس سے معاف کرنے اور جب تک وہ خود ہاتھ
نہ چھوڑتا آپ نہ چھوڑتے۔ اور جب تک وہ چہرہ نہ پھیرتا
آپ نہ پھیرتے اور کبھی بھی آپ کو سامنے بیٹھنے دے

اتاه المهاجرون فقالوا يا رسول الله ما ساء آيتنا
فوما آتيناك من كثير ولا احسن مما ساء من
قليل من قوم نزلنا بين أظهرهم لقد كفونا
المؤمنين واشركونا في المصائب حتى لقد جفنا
ان يذنبوا بالخير كله فقال النبي صلى الله عليه
وسلم لا ماد غرر الله لهم واثنيتو عليهم
هذا حديث حسن صحيح غريب

۳۷۸۔ حدثنا إسماعيل بن موسى الأنصاري نا
محمد بن معن المديني الغفاري شئنا أبي عن
سعيد المقبري عن أبي هريرة عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال الطائفة الشاكرية بمنزلة
الصائبة الصابر هذا حديث حسن غريب

۳۷۹۔ حدثنا هناد بن عبادنا عبادة عن هشام بن
عروة عن موسى بن عقبة عن عبيد الله بن
عمرو الكدري عن عبيد الله بن مسعود قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم
بمن يجرم على النار وتجرم عليه النار على كل
قريب هين سهل هذا حديث غريب

۳۸۰۔ حدثنا هناد نا في كيم عن شعبة عن الحكم
عن ابراهيم عن الاسود بن يزيد قال قلت يا
عائشة أي شئ كان النبي صلى الله عليه وسلم
يضع إذا دخل بيته قالت كانت يكون في مائدة
أهله فإذا حضرت الصلاة قام فصلى هذا
حديث صحيح

۳۸۱۔ حدثنا سويدنا عبد الله بن المبارك
عن عمارة بن زكريا التلعلي عن زكريا العتي عن
أنس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه
وسلم إذا استقبله الدجال فصاحه لا يزد
مداة من كلام حتى يكون الدجال يئسزم ولا

يُفَرِّقُ دَجَّهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتَّى يَكُونَ الدَّجَلُ
هُوَ يُفَرِّقُهُ وَلَوْ مَرَّ مَقْدًا مَرَّ كَبْتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ
جَلِيلٍ لَمْ يَهَذَا أَحَدًا يَتَّعِدُ بِهِ.

۳۸۲ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ عَطَاءِ
بْنِ الشَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ
وَمَنْ كَانَ قَبْلَكَ فِي حُلَّةٍ لَهُ يَخْتَالُ فِيهَا فَاَمَرَ
اللَّهُ الْأَرْضَ فَأَخَذَتْهُ فَهَرَوِيَّتْ بَجَلٍ أَوْ قَاتَلَتْ
يَتَلَجَّجُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو عِيْنٍ
هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ فِيهِ.

۳۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ عَمَلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْتَلَفُ
الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالُ الدَّارِ فِي حُجْرٍ
الْمُتَكَبِّرِ يَخْشَاهُمُ الدُّكُلُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يَسْأَلُونَ
إِلَى سَجِينٍ فِي جَهَنَّمَ مَبْنِي بُولَسٍ تَعْلُوهُمْ نَارًا
الَّذِينَ لَا يَسْتَعِينُونَ مِنْ حَصَاةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةً
الْحَيَالِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ حَسَنَةٍ.

۳۸۴ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ حَبِيبٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْقَادِرِيُّ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَرْدٍ نَا سَمِعْنَا
أَبِي أَيُّوبَ شَيْخِي أَبُو مَخْذُومٍ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ
مُهَيْمُونَ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظُمَ غَيْظًا
وَهُوَ يُقَادِرُ عَلَى أَنْ يَفْرِقَهُ دَعَاهُ اللَّهُ عَلَى رُؤْسِ
الْخَلَائِقِ حَتَّى يَخْرُجَهُ فِي آيَةِ الْحُورِ شَامَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ
حَسَنَةٍ غَرِيبَةٍ.

۳۸۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَةُ بْنُ شُعَيْبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ إِسْرَافِيلَ الْخُفَّارِيُّ الْقَادِرِيُّ عَنْ أَبِي حَنْزَلَةَ
بِكْرٍ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

کی طرف پاؤں بڑھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا یہ حدیث
غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے پہلے
لوگوں میں سے ایک آدمی اپنے لباس میں تکبر کرتے ہوئے
نکلا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو زمین نے اسے پکڑ لیا
پس وہ اب زمین میں تاقیامت دھنسا چلا جائے
گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب یا اسطرد اللہ اپنے دادا سے
روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت
کے دن تکبر پر چھوڑ بیٹھوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں
اٹھائے جائیں گے ہر طرف سے ذلت انہیں ڈھانپا
لے گی انہیں جہنم کے قید خانے کی طرف لے جایا جائے
گا جس کا نام بولس ہے ان پر لگ چھا جائے گی اور
انہیں روز خمیوں کا پیپ اور خون پلایا جائے گا۔ یہ
حدیث حسن ہے۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
غصے کو پی جائے حالانکہ وہ جاری کرے پر قادر
ہے اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سامنے
بلائے گا اور اختیار دے گا کہ جس طور کو چاہے
پسند کرے۔

حضرت ہابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
شخص میں یہ تین صفات ہوں اللہ تعالیٰ اس پر

رحمت کے بازو پھیلا دے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ کمزور سے نرمی برتاؤ، ماں باپ پر شفقت کرنا اور غلام پر احسان کرنا یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! تم سب بٹکے ہوئے ہو مگر جس کو میں ہدایت دوں میں تم سے ہدایت مانگوں تمہاری راہ نمائی کروں گا تم سب محتاج ہو مگر جس کو میں مالدار کیا پس اس سے اپنا رزق مانگو میں تم سے رزق دوں گا تم سب گنہگار ہو مگر جس کو میں معافی دوں میں جسے معلوم ہے کہ میں بخشے پر قادر ہوں وہ مجھ سے بخشش مانگے میں بخش دوں گا اور مجھے اس کی پرواہ نہیں اور اگر تمہارے پیٹے پھلے زندہ، مردہ اور مرد و عورت کے سب میرے بندوں میں سے تم سے پرہیز گار بندے کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں تمہارے پرہیز گار بندے نہیں کریں گے اور اگر تمہارے پیٹے اور پھلے زندہ، مردہ اور مردہ، عورت اور مرد و عورت کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں تمہارے پرہیز گار بندے نہیں کریں گے اور اگر تمہارے دل، آخر حین انسان، زندہ، مردہ اور مرد و عورت کے مطابق سوال کرے اور میں ہر سائل کو اس کی خواہش کے مطابق دوں تو میری حکومت و سلطنت میں کچھ کم نہ ہو گا مگر اتنا کہ اگر تم میں سے کوئی مسند کے پاس سے گزرسے اور اس میں سوئی ڈال کر پھر اسے اپنی طرف اٹھائے۔ یہ اس لئے کہ میں سخی ہوں پائے والا ہوں اور بزدگی والا ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں میرا عطا کرنا بھی (محض) کہنا ہے (مکرم دینا) اور میرا عذاب بھی ایک کلام (محکم) ہی ہے میرا حکم کسی چیز کے لئے یہ ہے کہ جب کسی کا حکم ارادہ کرتا ہوں تو کہتا ہوں ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے یہ حدیث جس سے بعض راویوں نے اسے بواسطہ شہرہ و شہرت و میرے ابو ذر سے مروی روایت کیا ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَنْ كُنْ فِيهِ نَشْرُ اللَّهِ عَلَيْهِ كَفَنَهُ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ رَفِئًا بِأَصْحَابِهِ وَالشَّفْعَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَسْكُوتِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ عَنْ يَسْرِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَزْوٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسُوفِي أَرْزُقُكُمْ وَكُلُّكُمْ مُضِلٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَمَنْ هَدَيْتُ مِنْكُمْ عَلِمْتُ أَنَّي أَدُو قَدَارِي عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْ فِي غَفْرَتِي لَمْ يَلَا أَمَّا بِي دُونَ أَنْ أَدْلُو وَأَجِدْكُمْ وَحَيْكُمْ وَمَنْ هَدَيْتُكُمْ فَدَعَيْتُكُمْ دِيَا يَسْكُرُوا جَمْعُكُمْ عَلَيَّ أَتَقِي قَلْبِي عِبَادِي مَنْ عِبَادِي مَا زَادَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ دُونَ أَنْ أَدْلُو وَأَجِدْكُمْ وَحَيْكُمْ وَمَنْ هَدَيْتُكُمْ فَدَعَيْتُكُمْ دِيَا يَسْكُرُوا جَمْعُكُمْ عَلَيَّ فَتَعَبُوا وَاجْتَمَعُوا قَدْ رَأَيْتُ نَاسًا مِنْكُمْ مَا يَلْفُظُ أَمْنِيَّتَهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَفَقَ ذَلِكَ مِنْ مِلْكِي إِلَّا كَمَا تَوَاتَرَتْ أَحَادُكُمْ مَتَرًا بِالنَّجْرِ فَتَعَسَّ بَنِي إِبْرَةَ ثُمَّ رَفَعُوا إِلَيْهِ ذَلِكَ يَأْتِي حَوَادِدَ الْجَدِّ مَا جَدَّ أَعْدَلُ مَا أَرَادَ عَطَايَ كَلَامًا وَعَدَايَ كَلَامًا ثُمَّ أَمَرَنِي بِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَعْدَلَ لَمْ يَكُنْ يَسْكُرُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْنٍ يَكْرَبُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ أَبِي سَبَّاحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَدْحِ
 نَا ابْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
 سَعْدِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا حَدَّثْتُكُمْ لَوْ كُنْتُمْ تَسْمَعُونَ
 إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ ذَلِكَ بِأَنَّ
 سَمْعَهُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ الْحَكِيمُ مِنَ بَنِي
 إِسْرَائِيلَ لَا يَتَذَرَعُ مِنْ ذَنْبٍ عَلَيْهِ فَاتَّكَتْهُ (مَرَّةً)
 فَأَعْطَاهَا سِتْرَيْنِ دِينَارًا عَلَى أَنْ يَكْبُرَ هَاكُلًا قَعْدًا
 مِنْهَا مَعْدَا الرَّجُلِ مِنْ إِمْدَانِهِ أُرْعِدَتْ وَبَكَتْ
 فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ أَكْرَهْتِكِ قَالَتْ لَا ذَنْبَ لَكَ عَلَيَّ مَا
 كَسَبْتُهُ لَكَ وَمَا حَبَلِي عَلَيْكَ إِلَّا الْعَاجِزَةُ فَقَالَ
 تَفْعَلِينَ أَمِنْ هَذِهِ أَوْ مَا تَعْلَمِينَ إِذْ هِيَ قَرِي لَيْلٍ
 وَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَعُوذُ بِاللَّهِ بِعَدَاهَا أَبَدًا أَفْهَاتُ
 مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَتَتْهُ مَكْرُوبٌ عَلَى بَابِهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ
 غَضِبَ لَكِ فَقُلْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ شَيْبَانُ
 وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ الْأَعْمَشِ وَرَفَعَهُ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ
 عَنْ الْأَعْمَشِ وَكَوْنُ يَرْفَعُهُ وَدَوَّى أَبُو بَكْرٍ بْنُ
 هَاشِمٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ الْأَعْمَشِ فَأَخْبَأَ فِيهِ وَ
 قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
 عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْمُودٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 النَّدَائِيُّ هُوَ كُوفِي كَانَ نَتَجَدَتْهُ سِرِّيَّةً لَحِيْقِي بْنُ
 أَبِي طَالِبٍ وَكَانَ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 النَّدَائِيِّ عَمَلَهُ الْأَنْبِيَّ وَالْحِجَابُ بْنُ أَسْرَاطَةَ
 وَغَيْرُ وَاحِدٍ -

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ الْأَعْمَشِ
 عَنْ هَمَّارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ يَحْيَى عَنْ أَحَدِ هُمَا عَنْ ثَمُودَ وَالْأَخْبَرُ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ایک حدیث
 بیان فرمائی میں نے ایک دو مرتبہ نہیں سات مرتبہ نہیں
 بلکہ بار بار سنا آپ نے فرمایا جی اسرائیل سے کفل نامی ایک
 شخص کسی گناہ کے ارتکاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔
 ایک دن ایک عورت اس کے پاس آئی تو اس نے اسے
 ساتھ دنا رو بیٹھے تاکہ اس سے بہتر ہو جب وہ اس سے
 جملہ کرنے کے لئے وہاں بیٹھا جہاں ایک مرد اپنی بیوی
 سے جماع کے لئے بیٹھا ہے۔ تو وہ عورت کانپنے لگی اور
 نہ بڑی کفل نے پوچھا تو کیوں روتی ہے کیا میں تجھ سے
 زبردستی کر رہا ہوں؟ اس نے کہا نہیں بلکہ یہ ایک ایسا
 عمل ہے جو اس سے پہلے میں نے نہیں کیا لیکن ضرورت کے
 لئے مجبور کیا۔ کفل نے کہا تو ضرورت کے تحت ایسا کرنا ہے
 حالانکہ تو نے یہ کام نہیں کیا جا یہ اثر فیاں لے جا میں نے
 تجھے دے دیں۔ اور پھر کفل نے کہا اللہ کی قسم میں اس کے
 بعد کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا اسی رات
 اس کا انتقال ہو گیا صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا اللہ تم
 سے کفل کو بخش دیا یہ حدیث حسن ہے شیبان اور کئی دوسرے ادیبوں
 نے اسے امش سے مرفوعاً روایت کیا ہے بعض نے امش سے
 غیر مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ابو بکر بن عیاض نے اس حدیث کو
 امش سے روایت کرتے ہوئے غلطی کی اور کہا عبد اللہ بن عبد اللہ
 نے واسطہ سمیع بن جابر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے
 اور غیر محفوظ ہے۔ عبد اللہ بن عبد اللہ ماری کوئی ہے وراس کی دادی
 حضرت علی بن ابی طالب کی لونڈی تھیں عبد اللہ بن عبد اللہ لاری کی بیوی اور
 جابر بن رافع اور کئی دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

عارض بن سدید کہتے ہیں ہم سے حضرت عبد اللہ نے
 دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے اور ایک نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے اپنے
 گناہ کو ایسے دیکھا ہے جیسے وہ پہاڑ کے نیچے ہے اور اسے

الْمُؤْمِنِينَ يَذِيذُ ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ فِي أَصْلِ جَبَلٍ يَخَافُ
أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاحِشَةَ يَذِيذُ ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ فِي
وَقَعَ عَلَى الْأَنْعَامِ قَالَ يَبْهَكُنَا أَطَارِقَتَا سَأَلُوا
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ أَفْزَحَ يَتَوَبَّعُ
أَحَدُ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلٍ يَأْتِيهِ فَلَانٌ ذَوِيكَ مُهْلِكَةٌ
مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهِمَا زَادَهُ وَطَعَامُهُ وَخَرَابَتُهُ
وَمَا يُصْلِحُهُ فَأَصْلَحَ فَتَخَرَّجَ فِي طَلَبِهَا حَتَّى إِذَا
أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى مَكَانِ الْغَنَى أَصْلَحْتُهَا
فِيهِ فَاَمُوتُ فِيهِ فَرَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَذَلَبَتْهُ عَيْتُهُ
فَأَسْتَيْقِظُ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَ نَاسِيَةٍ عَلَيْهِمَا طَعَامُهُ
وَسَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ قَالَ أَبْرَئِي هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ يَحْتَمِلُ وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَتَعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ
أَنْسَ بَنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ذکر ہے کہ کہیں وہ اس پر گر پڑے گا اور بدکار اپنے گناہ کو ایسے دیکھنا
ہے جیسے ننگ پر کھینچی ہوئی ہو یا تھکے ہلایا اور اگر کسی نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کی توبہ سے
اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک خطرناک شخص میدان
میں ہو اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کا سامان
کھانا پانی اور ضرورت کی اشیاء رکھی ہوں پس وہ تم کو جلائے
اور وہ شخص اس کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ اسے موت آئے
تکے تو کہیں اس کی جگہ لوٹ جاتا ہوں جہاں سے میری سواری گم
ہوئی تاکہ وہاں ہی موتیں جب وہ اپنے مقام پر لوٹ کر آئے تو اس
پر تین طلائی ہو جائے ہلگنے پر اس کی سواری اس کے سر پر کھڑی
ہو اور کھلے پینے کا سانا سامان موجود ہو۔ امام ترمذی فرماتے
ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی
بن ابیہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی مرفوع روایات
منقول ہیں۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَبُيُوتُ نَارِ بْنِ حَبَابٍ
قَالُوا بَنَ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيِّ نَاقَتَادَةَ عَنْ أَبِي عَتِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ مَرَّ خَطَا
وَحَدَّثَنَا الْخَطَايَا بَنَ اشْتَرَاؤُونَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَتِ بْنِ مَسْعَدَةَ عَنْ
قَتَادَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص خطا کا ر
ہے اور رہنہ خطا کا ر وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں، یہ
حدیث غریب ہے اور ہم اسے بواسطہ علی بن
مسعود باہلی حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت
سے جانتے ہیں۔

مہمان نوازی اور اچھی گفتگو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور
قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے مہمان کی عزت کمنا چاہیے
اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ
اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔
اس باب میں حضرت عائشہ، انس، شریح کعبی
علوی (ان کا نام خویلد بن عمر ہے) سے بھی روایات
منقول ہیں۔

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَاصِبٍ أَنَّ اللَّهَ بْنَ الْمُبَارَكِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ مَا يَكْفُرُ صَئِفَةً
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا
أَوْ لِيَصْمُتْ هَذَا حَدِيثٌ يَحْتَمِلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَائِشَةَ وَأُمِّهِ وَأَبِي مُسْرَبٍ الْكَعْبِيِّ وَهَر
الْحَدِيثِ وَاسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عُمَيْرٍ۔

۳۹۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مِمَّنْ نَجَّاهُ هَذَا أَحَدِيثٌ لَا تَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِي ابْنِ لَهَيْعَةَ -

باب ۱۵۱

۳۹۲ - حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا أَبُو سَامَةَ ثَعْلَبِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُرْسِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ مَا مِنْ سَلَمٍ الْمُتَسَلِّمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَكَلِمَةٍ هَذَا أَحَدِيثٌ هَيَّجْتُ عَنْ يَزِيدٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُرْسِيٍّ -

۳۹۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ الرَّحْمَدِيُّ عَنْ تَوْرِثِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَتَرَ أَخَاهُ بِمَا نَبِيٌّ تَعَرَّيْتُ حَتَّى يَمُوتَ قَالَ أَحْمَدُ قَا كُورِثٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ عِنْدِي وَلَيْسَ أَسْنَدُهُ بِمُتَّعِلٍ وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ تَوْرِثُ بْنُ مَعْدَانَ جَبَلٌ وَتَوْرِثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّهُ أَدْرَكَ سُبَيْحِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۱۵۲

۳۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ بْنُ سَعِيدٍ الرَّحْمَدِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَثَنَا سَكْمَةُ بْنُ شَيْبَةَ نَا أُمِّهِ بْنِ الْيَقَاسِ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ بُرْدِ بْنِ سَيَّانٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْأَسْعِمِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْهَرُوا الشَّمَاةَ إِلَّا خِيَلَتْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ اس حدیث کو ہم صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

افضل مسلمان۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا مسلمان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھوں سے مسلمان محفوظ رہیں۔ یہ حدیث ابو موسیٰ کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو گناہ پر عیب لگایا تو وہ مرے سے پہلے خود اس عمل کو کرے گا۔ امام احمد فرماتے ہیں یعنی وہ گناہ جس سے توبہ کر لی ہو یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے، خالد بن معدان نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ خالد بن معدان سے منقول ہے کہ انہوں نے ستر صحابہ کرام سے ملاقات کی۔

دوسرے کی مصیبت ظاہر کرنے کی کڑا۔

حضرت داؤد بن اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مصیبت کو ظاہر نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا اور تجھے جتلا کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ مکحول کو حضرت داؤد بن اسحاق، انس بن مالک اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے سماع حاصل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ

فَبَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَيَّنَّا لَكَ هَذَا أَحَدُ يَثَ حَسَنَ عَرَبِيٍّ
وَمَكْحُولٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ دَاوُدَ بْنِ الْأَسْقَمِ وَأَنْتَ
بْنُ مَالِكٍ دَاوُدُ بْنُ هُبَيْرٍ الدَّارِيُّ وَيُقَالُ إِنَّهُ نَوَيْسَمٌ
مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا مِنْ هَذِهِ الثَّلَاثَةِ وَمَكْحُولٌ الشَّامِيُّ يَكْنَى أَبَا
عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ جَدًّا أَخِي عَتِيقٌ وَمَكْحُولٌ الْأَزْدِيُّ
بَصْرِيُّ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَيَزِيدُ عَنْهُ
عَمَارَةُ ابْنُ لَازَانَ -

انہوں نے ان تینوں (مذکورہ بالا) کے علاوہ کسی دوسرے
صحابی سے نہیں سنا۔ مکحول شامی کی کنیت ابو عبد اللہ
ہے یہ آزاد کردہ غلام ہیں۔ مکحول ازدی بصری ہیں
انہیں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل
ہے۔ عمارہ بن لازان سے روایت کی
ہے۔

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَسِ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
عَبَّاسٍ عَنْ تَمِيمٍ عَنْ عَطِيَّةَ قَالَ كَثِيرٌ لَمَّا كُنْتُ
أَسْمُ مَكْحُولًا يَسْأَلُ فَيَقُولُ: إِنَّهُ الْكُفْرُ.

حضرت عطیہ کہتے ہیں میں اکثر سنا کرتا تھا
مکحول سے کوئی بات بڑھ چکی جاتی تو کہتے میں نہیں
جانتا!

پردہ پوشی -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں
چاہتا کہ کسی کا عیب بیان کروں اگرچہ اس کے بدلے
یہ یہ ملے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۶
۳۹۶۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي كَيْسٍ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي حَذِيفَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُحِبُّ
أَنِّي حَكَمْتُ أَحَدًا وَإِنِّي كَذَا وَكَذَا هَذَا أَحَدُ يَثَ
حَسَنَ عَرَبِيٍّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر
کیا تو آپ نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں کسی
کا عیب بیان کروں اگرچہ مجھے اس کے بدلے میں یہ یہ
فائدہ حاصل ہو ام المؤمنینؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ! صفیہ ایسی عورت ہے اور ہاتھ سے
اشارہ کیا یعنی چھوٹے قدم کی ہے آپ نے فرمایا تو نے
ایسی بات ملا دی کہ اگر سند کا پانی بھی اس سے مل
جائے تو بدل جائے۔

مسلمانوں میں رہنا۔

ایک بوڑھے صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مسلمان جو

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَسِ ابْنُ بَيْحَنٍ بَنُ
سَعِيدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُجْنِ قَالَا نَسِ ابْنُ سَفْيَانَ عَنْ عَلِيٍّ
بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي حَذِيفَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَكَمْتُ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ مَا يَسْكُرُنِي
أَنِّي حَكَمْتُ رَجُلًا وَإِنِّي كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَطَلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَفِيَّةَ (مَدْرَءَ) وَقَالَتْ بِيَدِهَا
هَكَذَا أَكَاثِمَا نَعْرِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ مَزَجْتَ
بِكَلِمَةٍ تَوَمِّزُ جَرَّهَا مَاءً أَلْبَحْرُ لَمْ يَزَجْ.

بَابُ ۱۷

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُزَيْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَرِ نَسِ
ابْنُ أَبِي عَدَايٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُكَيْمَانَ الْأَعْمَشِ

دوسرے مسلمانوں سے مل کر رہتا ہے اور ان کی تکالیف پر صبر کرتا ہے اس مسلمان سے بہتر ہے جو الگ تھک رہتا ہے اور ان کی تکالیف و مصائب پر صبر نہیں کرتا۔ ابن عدی فرماتے ہیں شعبہ کے خیال میں اس حدیث کے راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس کی عداوت سے بچو کیونکہ یہ بھی مونڈنے والی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے صحیح غریب ہے اور یہ سود ذات البین کا مطلب بغض عداوت ہے اور ”عالمہ“ کے معنی ”دین کو مونڈنے والی“ کے ہیں۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ حَبَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّسِيحَ إِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ فَلَيْسَ بِرَعِيٍّ إِذَا هُوَ خَيْرٌ مِنَ النَّسِيحِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يُصِيبُهُمْ إِذَا هُمْ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ كَانَ سَعْبَةً يَذِي أُنْثَى بَيْنَ هَذَيْنِ.

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَغْدَادِيُّ نَامِعُ بْنُ مُصَوِّرٍ نَحْبُدُ اللَّهُ بِكُمْ جَعْفَرُ الْمُخَذَّمِيُّ هُوَ مِنْ وَلَدِ السُّدْرِيِّ مَخْرُومَةٌ عَنْ عُمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ سَيْبِ بْنِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا كُفْرٌ وَسُوءُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ هَدِيبٌ مِنْ هَذَا الْأَوَّلِ وَسُوءُ ذَاتِ الْبَيْنِ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ وَقَوْلُهَا الْحَالِقَةُ إِنَّمَا تَحْلِقُ الْبَيْنَ.

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مَعَاذٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أُمِّ الدَّارِ عَنْ أَبِي الدَّارِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلٍ مِنْ دَرَجَةِ الْقِيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ قَالُوا بَلَى قَالَ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّ نَسَاءَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَيُذَوَّى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَكَانَ تَحْلِقُ الْبَيْنَ.

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا سُنيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَزْبِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ كَيْشِ بْنِ أَبِي لَيْدٍ أَنَّ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّسِيحَ إِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ فَلَيْسَ بِرَعِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ هَدِيبٌ مِنْ هَذَا الْأَوَّلِ وَسُوءُ ذَاتِ الْبَيْنِ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ وَقَوْلُهَا الْحَالِقَةُ إِنَّمَا تَحْلِقُ الْبَيْنَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں، روزے، نماز اور زکوٰۃ سے بہتر چیز نہ بتاؤں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہاں یا رسول اللہ! (بتائیے) آپ نے فرمایا ہاں باہمی تعلقات کو خوشگوار رکھنا، کیونکہ آپس کے تعلقات کا بگاڑ مونڈنے والا ہے یہ حدیث صحیح ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے آپ نے فرمایا یہ مونڈنے والا ہے جس میں نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈنے والا ہے بلکہ دین کو مونڈنے والا ہے۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی امتوں کی بیماری حسد اور بغض تھیں لگ گئی اور یہ بیماری مونڈنے والی ہے جس میں نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈتی ہے بلکہ دین

کو سونڈی ہے۔ سب سے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لاؤ اور اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک باہمی محبت نہ رکھو کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اسے قائم رکھنے والا کوئی عامل ہے؟ آپس میں سلام (کرنا) عام کر دو۔

بغاوت اور قطع رحم کی مذمت

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغاوت اور باہمی کشیدہ کرنے سے بڑھ کر کوئی عمل اس بات کے زیادہ لائق نہیں کہ اس کے مرتکب کو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی سزا دے اور آخرت کے لئے بھی اس کی سزا اٹھائے یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں ایسی ہیں کہ جس میں دو پائی جائیں اللہ تعالیٰ اسے شاکر و صابر نہ سمجھے اور جس میں یہ دونوں خصلتیں نہ ہوں اسے اللہ تعالیٰ صابر و شاکر نہیں سمجھے گا اور دو خصلتیں یہ ہیں جو شخص دینی معاملات میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور دنیاوی امور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھے اور اللہ تعالیٰ اس بات پر شکر ادا کرے کہ اسے اس پر فیصلت دی اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو صابر و شاکر کہتا ہے اور جو آدمی دینی امور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف اور دنیاوی امور میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور اس پر افسوس کرے جو اسے نہیں ملا، اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر نہیں کہتا۔

عرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے اسی کے ہم معنی مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے سوید نے اپنی حدیث میں والد کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذِكْرُ الْإِيمَانِ دَأْرُ الْأَمْرِ قَبْلَكُمْ الْحَسَدُ وَالْبَغَاءُ هُمَا هُمَا لَمْ يَقْعَا لَأَقُولُ لَخُلُقِ اسْتَعْرِفَكُنْ تَعْلُقُ الدِّينَ وَكَانَ فِي نَفْسِي بِبَدْوِهِ لَا تَدَاخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا فَلَا إِيْمَانَكُمْ بِمَا بَيْنَكُمْ ذَلِكُمْ لَكُمْ فَشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

باب ۱۶۲

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَجْرَانَ السَّمِيعِيُّ بْنُ أَبِي هَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجَدَ أَنْ يُعْجَلَ اللَّهُ بِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَكُونُ فِي الْأَجَرَةِ مِنَ النَّبِيِّ وَيُطَبِّعُهُ الرَّحِمُ هَذَا حَدِيثٌ صَوِّحَ

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَنْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَتَّارِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَصَلَتَانِ مِنْ كَانَتْ فِيهِ كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَنْ كُنَا فِيهِ كُتِبَ اللَّهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ قَوْلُهُ فَاقْتَدَى بِهِ وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ خَسِمَ اللَّهُ عَلَى مَا فَضَّلَهُ بِهِ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ قَوْلُهُ فَاصْبِرْ عَلَى مَا فَاتَكَ مِنْهُ لَوْ كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حُذَّافَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَتَّارِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ كَوْنٌ كَر

سَوِيْدًا عَنْ أَبِيهِ فِي حَدِيثِهِ -

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَكَرِيمٌ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرُوا
إِلَى مَنْ هُوَ أَشَقُّ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ
أَفْضَلُ مِنْكُمْ أَجْدَارًا أَنْ لَا تَزِدُّوا بِخِصْلَةِ اللَّهِ
عَلَيْكُمْ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

یا قاضی

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّبْهَرِيُّ نَا جَعْفَرُ
بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْحَدَّثِيِّ ح وَفَاتَا هَارُونَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ الْبَدْرِي نَا سَيَّارُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ
عَنْ سَعِيدِ الْحَدَّثِيِّ قَالَتْ لَعَنَ قَاجِدًا عَنْ أَبِي
عُمَرَ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي
بَكْرٍ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَاقَتِي
حَنْظَلَةُ يَا بَكْرُ تَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُوكُمَا لِنَارٍ وَأَنْجَتِي كَأَنَّا
رَأَى عَيْنٍ فَلَمَّا رَجَعْنَا عَاثَنَا الْأَذْوَاجُ وَالصَّيْعَةُ
وَفَيْسَنَا كَثِيرًا قَالَتْ قَوْلًا لَكَ إِنْ طَلَّقْتَ بَنَاتِي
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقْنَا
فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَاقَتِي حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
تَكُونُ عِنْدَكَ تَدُوكُمَا لِنَارٍ وَأَنْجَتِي حَتَّى كَأَنَّا
رَأَى عَيْنٍ فَلَمَّا رَجَعْنَا عَاثَنَا الْأَذْوَاجُ وَالصَّيْعَةُ
وَفَيْسَنَا كَثِيرًا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكَّدُوا مَوْتِي عَلَى أَلْهَالِ الْبَنَاتِ تَقْرَمُونَ
بِهِمَا مِنْ عِنْدِي نَعَا فَحَنَّاكُمْ الْمَلَائِكَةُ فِي جَهَنَّمَ
وَعَلَى نَدْبِكُمْ وَفِي طَرْفِكُمْ وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً
وَسَاعَةً قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے
سے نیچے والے کی طرف نہ دیکھو اور اپنے سے
اوپر والے کی طرف نہ دیکھو یہ اس بات کے
زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اپنے
اوپر حقیر نہ سمجھو یہ حدیث صحیح ہے۔

آخرت کا خوف۔

حضرت حنظلہ اسدی رضی اللہ عنہ کا تبیین رسول
صلی اللہ علیہ وسلم میں سے لکھی فرماتے ہیں میں حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہ کے پاس سے روتے ہوئے گزرا انہوں
نے فرمایا اے حنظلہ! تمہیں کیا ہوا! حضرت حنظلہ نے
جواب دیا اے ابو بکر! حنظلہ منافق ہو گیا ہم نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی مجلس شریعت میں ہوتے ہیں اور
آپ ہم سے دوزخ اور جنت کا ذکر فرماتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا
کہ ہم انکو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں پھر جب ہم گھر لوٹتے ہیں تو
اپنی بیویوں اور بچوں کی باتیں میں مصروف ہو کر کثرتاً بھول
جاتے ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم!
میرا بھروسہ یہی حال ہے میرے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس چلو پس ہم چلے گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
نے دیکھا تو فرمایا اے حنظلہ! تجھے کیا ہوا؟ عرض کیا
یا رسول اللہ! حنظلہ منافق ہو گیا! یا رسول اللہ! جب
ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ (و عظمو نصیحت میں)
جنت و دوزخ کا ذکر فرماتے ہیں ایسا معلوم ہوتا کہ ان
دو دن کو ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور جب ہم واپس لوٹتے
ہیں تو بیویوں و بچوں کی باتیں مصروفیت کی وجہ سے بہت کچھ
بھول جاتے ہیں نبی کریم نے فرمایا اگر تم اسی حال پر باقی رہو جس حال
میں میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمہاری مجلسوں و بتوں و استغلو
میں تم سے ہاتھ ملائیں لیکن اے حنظلہ! وقت و وقت کی بات ہے!

٣٠٤. حَدَّثَنَا سُورِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِإِخْوِهِ
مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ هَذَا أَحَدُكُمْ عَلَيْهِ

٣٠٨ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ نَا كَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَابْنُ
لَهْيَعَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ وَتَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا أَبُو الْوَلِيدِ نَا كَيْثُ بْنُ سَعْدٍ
شَيْءٌ قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ أَلْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ حَنْشِ
الْقَصْبَعَانِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلَفْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ إِنِّي
أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِحْفَظِ اللَّهُ يَحْفَظْكَ إِحْفَظِ
اللَّهُ يَجِدْكَ تَجَاهِدْ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ
وَإِذَا اسْتَعْنَيْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأَمْرَ
لِوَلِيِّهِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُكَ بِشْيءٍ لَمْ يَفْعُولِ إِلَّا
بِشْيءٍ تَدَاكَبَهُ اللَّهُ نَكَ وَإِنْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ
يَضُرُّوكَ بِشْيءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشْيءٍ تَدَاكَبَهُ
اللَّهُ عَلَيْكَ رُبِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَدَّتِ الْقَلَمُوتُ
هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ مُحَمَّدٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہاں بتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کیلئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک دن میں (سوار ہی پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا "اے لڑکے! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ وہ تجھے محفوظ رکھے گا اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ اسے اپنے سامنے پائے گا جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور وہ پاس ہے تو اسی سے طلب کر اور جان لے کہ اگر تمام امت تجھے کچھ نفع دینے کے لئے جمع ہو جائے تو صرف اتنا ہی نفع پہنچا سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا اور اگر سب لوگ تجھے نقصان پہنچالے پر اتفاق کر لیں تو ہرگز نقصان نہیں دے سکتے مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا - "للمم امتھا دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے - یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اونٹ باندھوں اور توکل کروں یا کھول کر توکل کروں؟ آپ نے فرمایا باندھ کر توکل کرو۔ عمرو بن علی کہتے ہیں یحییٰ بن سعید نے فرمایا میرے نزدیک یہ حدیث منکر ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ عمرو بن امیہ ضمیری سے بھی اس کے ہم معنی مرفوع حدیث مروی ہے۔

٤١٩ . حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثِيَابِي
بْنُ سَيْفٍ الْقَطَّانُ نَا الْمُخَيَّرَةُ بْنُ أَبِي مُرَّةٍ السَّدَاقِيُّ
قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْفَلَهَا وَأَتَوَكَّلُ أَوْ أَطْلِقَهَا وَأَتَوَكَّلُ
قَالَ أَغْفَلَهَا وَتَوَكَّلْ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يَحْيَى
وَهَذَا أَحَدُهُمَا حَدِيثٌ مُتَّكَرٌ قَالَ أَبُو عِيْنِي وَهَذَا
حَدِيثٌ عَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا
مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَمْرُو بْنِ أَمِيَّةَ
الْقُمَيْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ
هَذَا .

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثٍ الْأَنْصَارِيُّ نَاعِبًا عَنْ اللَّهِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ نَاعِبًا عَنْ بَرْثِ بْنِ أَبِي مَرْثٍ عَنْ أَبِي
الْحُوَارِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَسَا
حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعْمَ مَا يُرِيدُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيدُكَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
كَلَّمَ نَبِيَّهُ قَالَ الْكَلْبُ رَبِّيَّةٌ فِي الْحَدِيثِ
فَصَدَّقَ هَذَا حَدِيثُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو الْحُوَارِ السَّعْدِيِّ
رَبِّيَّةٌ رَبِّيَّةٌ بَنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
بَشَارٍ نَاعِبًا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ بَرْثِ بْنِ
نَحْوَةَ -

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْذَرٍ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ
نَاعِبًا عَنْ أَبِي الْأَوْزَعِ نَاعِبًا عَنْ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ
الْبَصْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَنِيَّةٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُنْكَدَرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَكَرَ رَجُلٌ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَادَةَ وَ
إِحْتِمَادَهُ ذَكَرَ أَخْبَرَهُ بِرَحْمَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعَدُّ بِالْبَرِّ عَمَلُ هَذَا أَحْيَايُثَ
فَرَوَيْتُ لَا تُعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو زُرْعَةَ دَعِيمٌ وَاحِدٌ
قَالَ نَاعِبًا عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ
وَقْلَانَ الصَّيْرِيِّ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَبْخًا وَفَعَلَ
فِي سِتْرَةٍ وَأَمِنَ النَّاسَ بِوَأَيْقَةٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ
فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا أَيُّومَرِي
النَّاسَ نَكِيْرٌ قَالَ فَسَيَكُونُ فِي قَدْرٍ بَعْدِي
هَذَا أَحْيَايُثَ غَرِيبٌ لَا تُعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
وَمِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ -

ابو حوراء سعدی فرماتے ہیں میں نے حضرت انس
بن علی رضی اللہ عنہما سے پہنچا آپ نے رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے کیا بات یاد رکھی انہوں نے فرمایا میں
نے آپ کا یہ ارشاد پاک یاد رکھا شک و شبہ والی چیز
چھوڑ کر بے شبہ چیز کو اختیار کرو بے شک کچھ سکون
ہے اور جھوٹ شک و شبہ ہے اس حدیث میں
قصہ ہے یہ حدیث صحیح ہے ابو حوراء کا نام
ربیعہ بن شعبان ہے۔ ہوا سلفہ محمد بنی بشار
محمد بن جعفر اور شعبہ، برید سے اس کے معنی
حدیث منقول ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
بارگاہ رسالت میں ایک شخص کی عبادت اور
مشقت کا ذکر کیا گیا اور ایک دوسرے
آدمی کی پرہیزگاری کا ذکر کیا گیا آپ نے
فرمایا "کوئی چیز پرہیزگاری کے برابر نہیں"
اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے
پہنچاتے ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو پاکیزہ کھائے اور سنت کے مطابق عمل کرے
اور لوگ اس کی شرارت سے محفوظ رہیں وہ جنت
میں داخل ہوا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ!
یہ بات آج کل لوگوں میں بہت پائی جاتی ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کے زمانوں میں
بھی یہ بات ہوگی یہ حدیث غریب ہے اور
ہم اسے صرف اسی طریق یعنی حدیث اسرائیل سے
پہنچاتے ہیں۔

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّدَوِيُّ نا بِحَبِيْبِ بْنِ اَبِي بُكَيْرٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَقْلَانَ نَحْوَ حَدِيْثٍ قَبِيْضَةٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ۔

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ النَّدَوِيُّ نا عَبْدُ اللهِ ابْنُ يَزِيْدٍ نا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ عَنْ اَبِي مَرْحُوْمٍ عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ الْجَمْعِيِّ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْطِيَ اللهُ وَمَنْعَ اللهُ وَ اَحَبَّ اللهُ وَابْتَعْضَ اللهُ وَانْتَحَمَ اللهُ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهُ هَذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صفتِ جنت کے ابواب

جنت کے درختوں کی کیفیت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سو اسی سال چلتا رہے گا لیکن وہ ختم نہ ہوگا۔
”قل مردود“ پچھلے ہوئے سائے سے ہی مراد ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سو اسی سال تک چلتا رہے گا۔ اس باب میں حضرت انس اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایات منقول ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

جلد دوم

أَبْوَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَجَرِ الْجَنَّةِ
۴۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّدَوِيُّ نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فَرَّاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الدَّرَاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ وَذَلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُودُ۔

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نا اَلَيْكَثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُدَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الدَّرَاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ هَذَا حَدِيْثٌ مُّجْتَمِعٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے ہر درخت کا تناسوئے کا ہے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

جنت اداس کی نعمتیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں ہم تہذیب تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ہم آخرت والوں سے ہوتے ہیں اور جب آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں اور گھر والوں سے ملاؤں ہوتے اور اولاد سے ملتے جلتے ہیں تو ہمارے دل بدل جاتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اسی حالت میں رہو جس طرح میرے پاس سے جاتے ہو تو فرشتے تمہارے گھروں میں تمہاری ملاقات کریں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ہر ایک نئی مخلوق کے آئینہ گناہ دکھائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی؟ آپ نے فرمایا پانی سے مینے پوچھا جنت کس چیز سے بنی ہے؟ آپ نے فرمایا ایک اینٹ چاندی کی بناؤں ایک کھلے کی۔ اسکا کارا نہایت خوشبودار مشک ہے اس کے ٹکڑے موتی اور باقوت (سے) پل اداس کی مٹی زعفران کی ہے جو میں داخل ہوگا نعمتوں میں ہے گا کبھی مالوس نہ ہوگا ہمیشہ رہے گا اسے موت نہیں آئے گی نہ لگے کپڑے نہ پلنے ہونگے اور نہ ہی انکی جوانی ختم ہوگی پھر فرمایا تین سیوں کی دعا دے نہیں ہوتی عادل بادشاہ اور ذوالجبریل طائر کرنا ہے اور ظالم کی دعا اللہ تعالیٰ اسے بادلوں پر اٹھاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہے مجھے اپنی عزت کی قسم میں ہر ذریعہ مدد کروں گا اگر مجھے وقت لگے اس حدیث کی سند قوی نہیں دلزدہ ہی میرے نزدیک متصل ہے مگر سند سے ملتی یہ حدیث ابو ہریرہ سے مروی ہے۔

۴۱۷. حَدَّثَنَا أَبُو سَيْبٍ الْأَعْمَشُ نَزَّيْدُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنُ الْقَدَاتِ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٍ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ هَذَا أَحَدُ بَابِ هَدِيرٍ حَسَنٍ.

۴۱۸. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ حَمْرَةَ الزِّيَادِيَّةِ عَنْ زِيَادِ الطَّائِفِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنَّا إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ لَكَ رَقَّتْ قُلُوبُنَا وَزَهَّدْنَا وَكُنَّا مِنْ أَهْلِ الْآخِرَةِ فَإِذَا اخْرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ قَا كُنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ وَشَمِمْنَا أَفْلاَدَنَا أَتَكُنَّا أَنْفُسَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنُوا أَنْتُمْ تَكُونُونَ إِذَا اخْرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِي كُنْتُمْ عَلَى مَا كُنْتُمْ ذَلِكْ لَكُمْ أَرْكَامُ الْمَلَائِكَةِ فِي بَيْتِكُمْ وَتَوَكَّلُوا بِبُيُوتِكُمْ اللَّهُ يَخْلُقُ جَنَائِدَ كَيْ يَذْهَبَ عَنْكُمْ وَيُخَفِّرَ عَنْكُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنْ خَلْقِ الْخَلْقِ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بَيْنَ أَهْلِهَا قَالَ بَيْنَهُ مِنْ فَمَلٍ وَبَيْنَهُ مِنْ ذَهَبٍ وَبَيْنَ أَهْلِهَا أَيْسُكَ الْأَذْقَرُ وَخَصْبَارُهَا الْبُخْلِيُّ وَالْيَاثُوتُ وَتَرَسُّهَا الذَّخْرَانُ مَنْ يَنْدُخِلُهَا يَنْعَمُ لَا مَيْسَ وَلَا يَخْلُدُ لَا يَسُوتُ وَلَا تَبْنِي بَيْتَهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ كُنْ قَالَ قُلْتُ لَا يَزِيدُ دَعْرُهُمْ إِلَّا هَامُ الْعَادِلِ وَالْعَمَائِكُ حِينَ يُفْطِرُ وَدَعْرُهُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا قُوَى الْعَمَامِرِ وَيَفْطِرُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَجِزِّي لِأَنْتَ رَنَكُ وَتَوْبَعَدُ حِينَ هَذَا حَدِيثٌ كَيْسَ اسْتَدَاهُ بِذَلِكَ الْقَوَى وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَنَا بِمُتَّصِلٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ بِإِسْنَادٍ أَخْرَجَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

جنت کے بالا خلتے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا اندر باہر سے اور باہر اندر سے نظر آتا ہے ایک اعرابی نے اٹھ کر عرض کیا اے اللہ کے نبی! یہ کس کے لئے ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ اس کے لئے ہیں جس نے ابھی گفتگو کی، کھانا کھلایا، ہمیشہ روزہ رکھا اور رات کے وقت حجب کر لوگ سوتے ہوئے ہوں اللہ کے لئے نماز پڑھی۔ یہ حدیث غریب ہے بعض محدثین نے عبد الرحمن بن اسحق مذکور کے حفظ میں کلام کیا ہے یہ کوئی ہیں عبد الرحمن بن اسحق قریشی مدینی ہیں اور وہ ان سے اہمیت ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں دو بارخ ہیں جن کے برتن اور جو کھ اس میں ہے، چاندی کے ہیں۔ دو بارخ ایسے ہیں جن کے برتن اور جو کھ اس میں ہے سونے کے ہیں جنت عدن میں لوگوں اور ان کے رب کے دیدار کے درمیان صرف کبریا کی کے چادر سائل ہوگی جو اس کے چہرے پر ہے اسی سند کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جنت میں موتی کا نیم ہے جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہے اس کے ایک کونے والے دوسرے کونے والوں کو نہ دیکھ سکیں گے (اور ان کے پاس ایمان والے آتے جاتے رہیں گے۔ یہ حدیث صحیح ہے ابو عمران جوئی کا نام عبد الملک بن حبیب ہے ابو بکر بن ابی موسیٰ کے بارے میں حضرت امام احمد بن حنبل لکھتے ہیں ان کا نام مشہور نہیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام عبد اللہ بن قیس ہے۔

باب ۱۷۶ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ عَذَابِ الْجَنَّةِ
۳۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَاعِلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْمُعْتَمَدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعَرَفًا يَذِي ظُهُورَهَا مِنْ يُطَوَّرُهَا وَيُطَوَّرُهَا مِنْ ظُهُورَهَا فَقَامَ إِلَيْهَا عَرَبِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ هِيَ لِمَنْ أَكَلَبَ الْكَلَامَ وَالْمَعْمَرُ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الْقَبِيحَ مَرَّةً فَقُلِيَ لِلَّهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامُ هَذَا أَحَدُ بَيْتِ عَزِيزٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي عَذَابِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ هَذَا مِنْ قَبْلِ حَفْظِهِ وَكَهْرُوفِي وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْقُدْسِيُّ مَدِينِيٌّ وَهُوَ أَشْبَهُ مِنْ هَذَا۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ النَّعَمِيُّ عَنْ أَبِي عَوْنَةَ الْجَوْفِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَلْبِشٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ أَرْنَبَهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا وَجْهَتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ أَرْنَبَهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رَدَّاهُ إِلَيْكَ بِرِيَاءٍ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّتِهِ عَذَابٌ وَهَذَا الْأَسَدُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعَنَةً لَعْنَةً مِنْ دَرَّةٍ مُجَوَّرَةٍ حَرَمُهَا مِثْرُونَ مِثْلًا فِي كُلِّ مَرَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لَا يَمُوتُونَ الْآخَرِينَ يُطَوَّرُ عَلَيْهِمْ الْمَرْمُومَةُ هَذَا أَحَدُ بَيْتِ عَزِيزٍ وَابْنُ عَزِيزٍ الْأَنْدَلُسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَدِينِ بْنِ حَبِيبٍ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا تُكَلِّمُ إِسْمَهُ وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ إِسْمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَلْبِشٍ۔

جنت کے درجات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی اکرم صلی اللہ وسلم نے فرمایا جنت کے ستودہ درجے ہیں ہر درجے کے درمیان ایک سو سال کی مسافت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احمد رضا کا روزہ رکھے، نماز ادا کرے، بیت اللہ شریف کا حج کرے (لاوی کہتے ہیں) میں نہیں جانتا زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں، تو اللہ رکے (مذکورہ) پر واجب ہے کہ بخش دے یا اسے پیدا کنی مقام پر بٹھرا رہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا میں (یہ بات) لوگوں کو بتاؤں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھوڑ دو میں لوگوں کو مل کر دے دو جنت میں ستودہ درجے ہیں وہ جو کچھ درمیا انکی مسافت ہے جتنی آسمان و زمین کے درمیان ہے، فردوس کے اوپر والا جنت ہے اس سے اوپر جہنم کا عرش ہے اور اس سے جنت کی تہیں پھوٹی ہیں جب تم اللہ تم سے سوال کرو تو جنت فردوس کا سوال کرو۔ اسی طرح یہ حدیث بواسطہ مشام بن سعد، زید بن اسلم اور عطاء بن یسار حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور میرے نزدیک یہ حدیث اہم کی روایت سے اہم ہے جو انہوں نے بواسطہ زید بن اسلم اور عطاء بن یسار حضرت عبادہ بن صامت سے نقل کی۔ عطاء نے حضرت معاذ بن جبل کو نہیں پایا، حضرت معاذ کا انتقال خلافت فاروقی میں ہو چکا تھا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بَابُ ۱۱۱ مَكَائِدُ فِي صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ
۴۲۱ حَدَّثَنَا ثَنَا عَمْرُو بْنُ الْقَيْسِ تَابِيذِيُّ ابْنُ هَارُونَ تَابِيذِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَطَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ هَذَا أَحَدُهَا حَسَنٌ غَرِيبٌ

۴۲۲ حَدَّثَنَا ثَنَا قُتَيْبَةُ وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الضُّبِّيُّ قَالَا نَا هَذَا الْعَمْرُو بْنُ مَحْمَدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَا بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَحَقَّى الصَّلَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا أُدْرِي أَذَكَرَ الذِّكْرَةَ أَمْ لَا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ إِنَّ هَذَا جَدِّي سَمِيعُ اللَّهِ أَوْ مَكَثَ بِأَرْضِهِ الْخَيَّ وَلَيْدٌ بِهَا قَالَ مُعَاذُ لَا أُخْبِرُكَ يَا نَاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرِ النَّاسَ يَعْصُونَ فَإِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفُردُوسُ دَرَجَةٌ عَلَى الْجَنَّةِ وَ أَوْسَطُهَا دَرَجَةٌ ذَلِكَ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهَا تَنْجَرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلُوا اللَّهَ فَأَسْأَلُوهُ الْفُردُوسُ هَكَذَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَا بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَهَذَا عَمْرُو بْنُ الْقَيْسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَا بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْقِيَامِ وَعَطَا بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَمُعَاذُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالٍ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ ۴۲۳ حَدَّثَنَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَابِزِيُّ بْنُ هَارُونَ أَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان جتنا فاصلہ ہے جنت فردوس سب سے اوپر والا درجہ ہے۔ اس سے جنت کی چار تہیں پھوٹتی ہیں اس سے اوپر عرش ہے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت فردوس ہی مانگا کرو۔ احمد بن حنبل نے بواسطہ یزید بن ہارون اندھام، زید بن اسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں اگر کسی درجہ میں تمام جہان جمع ہو جائے تو سہا جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

جنت کی عورتیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی عورتوں کی پینڈیوں کی سفیدی ستر بھڑول کے نیچے سے نظر کرے گی یہاں تک کہ پینڈیوں کا گودا بھی نظر آئے گا۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے گویا کہ وہ یا قوت اور مرجان ہیں۔ یا قوت ایک ایسا پتھر ہے کہ اگر اس میں دھاگہ ڈال کر باہر سے دیکھنا چاہو تو دیکھ سکتے ہو۔ ہم سے ہناد نے بواسطہ عبیدہ بن حمید، عطاء بن سائب اور عمر بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

ہناد نے بواسطہ ابوالاحوص، عطاء بن سائب اور عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ مِائَتَيْنِ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَا يَفْرَدُونَ أَعْلَاهَا دَرَجَةٌ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ نَهَارُ الْجَنَّةِ الْأَدْبَجَةُ وَمِنْ فَرْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ فَإِذَا مَلَئُوا اللَّهُ فَا سَأَلُوهُ الْفَرْدُونَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَاهِمًا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ نَحْوَهُ۔

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَنَسٍ لَقِيعَةً عَنْ دُرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ تَوَاتُرَ أَعْلَاهَا يَجْمَعُونَ فِي أَحَدِهَا تَوَسُّعَهُمْ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ غَرِيبَةٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۴۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا قُرَّةُ بْنُ أَبِي الْمَغْدَامِ نَا عُبَيْدَةَ بْنُ حَصْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ دَرَاءِ سَبْعِينَ خَلَجٍ حَتَّى يَرى مَخْرَجَهَا ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْبُرْجَانُ فَمَا الْيَاقُوتُ كَأَنَّهُ جَدْرٌ نَوَاضٌ خَلَّتْ فِيهِ سُلُكًا تَمَرًا سَافِيفَةً لَكَرْمَتِهِ مِنْ دَرَائِهِ حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا عُبَيْدَةَ بْنُ حَصْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا أَبُو الْأَحْوَسِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَتَوَسُّعُهُ وَهَذَا

بیان کی اور یہ عبیدہ بن حمید کی حدیث سے اس صحیح ہے۔ اسی طرح جریر وغیرہ کے عطاء بن سائب سے غیر مرفوع حدیث بیان کی۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے والی پہلی جماعت چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتی ہوگی۔ دوسرا گروہ آسمان کے نہایت روشن ستارے کی مانند ہوگا۔ ان میں سے ہر مرد کے لئے دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی پر ستر جوڑے ہوں گے جن کے باہر سے پنڈلیوں کا مغز نظر آئے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید محمدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا۔ دوسرا گروہ آسمان کے نہایت روشن ستارے کے رنگ پر ہوگا۔ ہر مرد کے لئے دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی پر ستر جوڑے ہوں گے جن میں سے اس کی پنڈلی کا مغز نظر آتا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اہل جنت کا جماع کیسا ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو جنت میں جماع کی اتنی اتنی طاقت دی جائے گی کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا؟ آپ نے فرمایا اسے سو مردوں کی طاقت دی جائے گی۔ اس باب میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے اللہیم اسے بواسطہ قنادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عمرت عمران قطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

أَمَّا مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ حَمِيدٍ وَهَكَذَا رَوَى جَرِيرٌ غَيْرُ مَا جَاءَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَكَوْنُهُ كَمُورُهُ۔

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا آدَى عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ آدَى سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا أَقْلُ رُفْدَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مِثْلِ مَنْوَرٍ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا رُفْدَةُ النَّبَايَةِ عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَذْغِبٍ ذَرِيَّتِي فِي السَّمَاءِ لَيْكِي رَجُلٍ مِنْهُمْ رُفْدَتَانِ عَلَى كُلِّ رُفْدَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يَدْرِي مَعَهَا سَائِقَهَا مِنْ دَرَاهِمًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا الْفَارِسِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانُ عَنْ فُزَايَسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ آدَى سَعِيدٍ الْخُدَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْلُ رُفْدَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى مِثْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالنَّبَايَةِ عَلَى لَوْنِ أَحْسَنِ كَذْغِبٍ ذَرِيَّتِي فِي السَّمَاءِ لَيْكِي رَجُلٍ مِنْهُمْ رُفْدَتَانِ عَلَى كُلِّ رُفْدَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يَدْرِي مَعَهَا سَائِقَهَا مِنْ دَرَاهِمًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۱۶۹ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ جَمَاعِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۴۲۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ بْنُ غِيْلَانَ وَحَمْدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا أَبُو دَاوُدَ الْقَلْبَالِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْقَطَّانِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُتَمَرِّينَ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةٌ كَذَا أَوْ كَذَا مِنْ الْجَمَاعِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يُعْطَى ذَرِيَّتِي قَالَ يُعْطَى قُوَّةٌ مِثْلُ ذِي ابْنِ أَبِي رَافِعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ الْقَطَّانِ۔

جنتیوں کی صفات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سب سے پہلے جانے والا گروہ بخود ہوں ذات کے چاند کی طرح ہوگا نہ وہ غنوکیں گے نہ انہیں روٹھ جائے گی اور نہ ہی وہ پائنا نہ پینے میں گے جنت میں ان کے برتن چاندی کے ہوں گے اور کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی ان کے گردلوں میں گرتیاں سنگی ہوں گی اور انکا پسینہ (خالص) مشک ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کے لئے دو بیویاں ہوں گی حتیٰ خوبصورتی کی وجہ سے پندلیوں کا مغز گوشت کے باہر سے نظر آتا ہوگا۔ نہ اشکا آکھیں میں جھگڑا ہوگا اور نہ ان کے دلوں میں عداوت ہوگی۔ وہ ایک دل ہونگے صبح و شام اللہ تم کی پاکیزگی بیان کریں گے یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جنت کی ناعن بھر چڑھی دنیا میں ظاہر ہو جائے تو پوری دنیا بگمگما اُٹھے اور اگر کوئی جنتی زندہ بن کی طرف بھٹکے اور اس کے گنگن ظاہر ہو جائیں تو سورج کی روشنی اس طرح مابند پڑ جائے جس طرح سورج کے سامنے ستاروں کی روشنی مابند پڑ جاتی ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے اس سند کے ساتھ صرف ابن ابی جہر کی روایت سے پیچھاتے ہیں۔

بھائی بن ابوب نے یہ حدیث یزید بن ابی عبدیہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عمر بن سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے اسے مرفوعاً بیان کیا۔

بھائی بن ابوب سے یہ حدیث یزید بن ابی حبیب سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عمر بن سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے اسے مرفوعاً بیان کیا۔

اہل جنت کا لباس

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کے

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

٣٣٠. حَدَّثَنَا مُؤَيَّدُ بْنُ نَحْرِي أَنَّ ابْنَ الْمُبَارِزِ
أَنَا مَعْرُوفُ عَنْ هَيْثَامِ بْنِ مَيْثِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْلُ
نَوْمَةٍ يَجْلُو الْخُبْرَةَ صَوْدُغُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْفَقِيرِ يَكْنَى
أَبْدَارُ الْأَبْيَاقُونَ وَلَا يَتَغَطُّونَ وَلَا يَتَغَطُّونَ
أَبْنَاءَهُمْ فِيهَا مِنَ الدَّاهِبِ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الدَّاهِبِ
وَالْفُصَّةُ وَجَاهِرُهُمْ مِنَ الْأَلْوَةِ وَدَسَّاسُهُمْ مِنَ الْمَسْكِ
وَرَجُلٌ وَاجِدٌ فِيهِمْ زُفَجَتَانِ يُدْرِي مَتَى سَوْفَ يَمُوتُ
مِنْ وَرَاءِ الْمَلْحُومِ مِنَ الْحُسَيْنِ لَا إِخْلَافَ بَيْنَهُمْ
وَلَا بَقَاعُ غَضٍّ كُنْزُهُمْ قُلُوبٌ رَجُلٌ وَاجِدٌ يَسْتَحُونَ
اللَّهَ بَكْرَةً وَعَشِيًّا هَذَا أَخْبَارُكَ مُحَمَّدٌ

٣٣١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَصِرٍ قَالَهُ اللَّهُ بِنُ
الْمَلَأَ لَكَ إِنَّا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ
عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الْمُنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ تِلْكَ مَا يَقُولُ الْخَطْبُؤُنَا فِي الْجَنَّةِ لَمَّا تَخْرُجُ
لَمَّا مَا بَيْنَ خَوَافِ السَّعْدَاتِ وَالْأَذَى وَلَوْ أَنَّ
رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَأَ اسْأَلُوهُ
لَطَمَسَ ضَوْؤُ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمَسُ الشَّمْسُ ضَوْؤُ
النَّجْمِ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ غُرُوبٍ لَا تَحْرُفُ هَذَا
الْإِسْنَادُ الْأَمْرُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ وَقَدْ رَوَى
يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
أَبِي حَبِيبٍ وَقَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي
وَقَّاصٍ عَنِ الْمُنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِأَنْتُمْ مَا جَلَوْنِي صِفَةً ثِيَابِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ

٣٣٢. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَسَارٍ وَأَبُو هِشَامٍ
الْبَغْدَادِيُّ قَالَا نَامِعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشِبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُذُوعُهُمْ تُحْنِي لَا يَفْغِي شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلَى مَيَاظُهُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَارِشِدِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْعَانَ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَقَدْ شِئْنَا مَدْرُوعَةً قَالَ إِنْ تَفَافَعَلْنَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيرَةَ خَمْسِينَ مِائَةً عَامَرَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَاهِدِ بْنِ شَاهِدٍ عَنْ سَعْدٍ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْجَوْرِ فِي تَفْسِيرِهِ هَذَا الْحَدِيثُ مَعْنَاهُ أَنَّ النَّفْسَ فِي الدَّرَجَاتِ وَبَيْنَ الدَّرَجَاتِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

يَا ذَلِيلُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ تَهَارِ الْجَنَّةِ ۴۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَارِشِدِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَادٍ عَنْ هَبِشَةَ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَمِّ الْقُرَيْشِ عَنْ أَبِي تَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَدَّ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى قَالَ يَسِيرُ الْمَلَائِكَةُ فِي جِلْدِ الْفَلَكِ مِنْهَا مِائَةٌ سَكْرَةٌ أَوْ يَسْتَوِلُّ بِحُلِيِّهَا مِائَةٌ تَلْكَ يَحْيَى فِيهَا فَرَّاشٌ الدَّهَبِ كَانَ تَمَرُهَا الْقَوْلَالُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

يَا ذَلِيلُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَائِرِ الْجَنَّةِ ۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ نَاعِمَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ

بدن اور چہرے پر ہال نہیں ہوں گے ان کی آنکھیں سرسبز ہوں گی ان کی جوانی فناء ہوگی اور ان کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قول و فرشتہ مرفوعہ کے بارے میں فرمایا ان کی بلندی اتنی ہے جتنی مسافت زمین و آسمان کے درمیان ہے اور وہ پانچ سو سال کا راستہ ہے یہ حدیث غریب ہے اہم اسے صرف رشید بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں بعض علماء نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا کہ درجات (جنت کے فرش) کا فاصلہ اور دو درجوں کے درمیان کا فاصلہ زمین و آسمان کے درمیان جتنا ہے۔

جنت کے پھل

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے سدرۃ المطلقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، سوار اس کی شاخوں کے سائے میں سو سال چل سکتا ہے یا (فرمایا) اس کے سائے میں سو، سوار آرام کر سکتے ہیں۔ (یعنی کوشک ہے) اس میں سونے کے گھوٹلے ہیں اور اس کے پھل مٹکوں جتنے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

جنت کے پرندے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوثر کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد

فَمِنْهُمْ مَنْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَحْيَىٰ ابْنُ الْجَنَّةِ أَشَدَّ بَيَّاضًا
مِنَ اللَّبَنِ وَأَخْلَىٰ مِنَ الْفُحْلِ فِيهِ طَيْرٌ أَعْنَاهَا
كَأَعْنَانِي الْجَذْرُ قَالَ عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ لَنَا جَمِيعَةٌ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلْتُمَهَا أَمْ لَمْ
تَكُلُوا هَذِهِ أَحَدٌ يَشْكُرُ وَتَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مُسْلِمٍ هَذَا ابْنُ أَبِي بَرْقَابٍ الدَّهْرِي -

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ حَيْلِ الْجَنَّةِ
۴۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا
عَاصِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْمُسَوْدِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْقَابَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ حَيْلٍ قَالَ إِنْ اللَّهُ أَدْخَلَكَ
الْجَنَّةَ فَلَا تَسْأَلُ أَنْ تُحْبَلَ فِيهَا عَلَى قَدَرٍ مِنْ
يَا قُوَّةٍ حَسْرَةً لَطِيفٍ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ تَشْتَكِي
قَالَ وَسَأَلَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي
الْجَنَّةِ مِنْ أَيْلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهَا مَا تَلْ يَصَاحِبُ
فَقَالَ إِنْ يَدْخُلَكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ تَكُنْ ذَلِكَ فِيهَا مَا
اشْتَدَّتْ فَسَلْ ذَلِكَ عَنْ نَبِيِّكَ -

۴۳۷ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ
بِمَعْنَاهُ وَهَذَا أَقْبَرُ مِنْ حَدِيثِ الْمُسَوْدِيِّ -

۴۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ
الْأَحْمَسِيُّ نَا الْيَوْعَارِيُّ عَنْ وَائِلِ بْنِ السَّائِبِ
عَنْ أَبِي سُوْدَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْدَانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ الْحَيْلَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَدْخَلْتَ
الْجَنَّةَ أَيْتُكَ بِكَدَرٍ مِنْ يَأْقُوْتٍ لَهَا جَنَاحَانِ

سے زیادہ میٹھی ہے۔ اس میں برتندے ہیں جن کی گردنیں
اونٹوں کی گردنوں جیسی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا یہ جانوروں سے خوش بخت ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا انکے کھانے والے ان سے بھی زیادہ خوش نصیب
ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبد اللہ بن مسلم
ابن شہاب زہری کے بیٹے ہیں۔

جنت کے گھوڑے

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا یا رسول اللہ کیا جنت میں بھی گھوڑے ہوں گے
آپ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا
تو تم اس میں سرخ یا قوت کے جس گھوڑے پر سوار ہونا چاہو
گے وہ تمہیں لے کر جنت میں (جہاں چاہو گے) اڑا کر لے
جائے گا راوی کہتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے پوچھا
یا رسول اللہ کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟
آپ نے اسے وہ جواب دے دیا جو پہلے کو دیا تھا بلکہ
فرمایا اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت لے جائے تو جو کچھ تمہارا چاہے گا
اونٹوں سے تمہاری آنکھیں محفوظ رہتی تمہیں وہی کچھ لے گا۔

سوید سے بواسطہ عبد اللہ بن مبارک اسفیان اور
علقمہ بن مرثدہ عبد الرحمن بن سابط سے اس کے ہم معنی
مرفوع حدیث روایت کی اور یہ مسعودی کی
روایت سے اس معنی ہے۔

حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
ایک اعرابی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے گھوڑوں
سے محبت ہے کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو جنت میں داخل کیا گیا
تو تیرے پاس یا قوت کا ایک گھوڑا لایا جائے گا جس
کے دو پر ہوں گے تو اس پر سوار ہو گا پھر جہاں تو

فَحَدَّثَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِهَا حَيْثُ شِئْتَ هَذَا
حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالتَّقْوَى وَلَا تَعْرِفُهُ
مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ إِلَّا مِنْ هَذَا النَّوْجِ وَ
أَبُو سُوْرَةَ هُوَ ابْنُ أَخِي أَبِي أَيُّوبَ يُضَعَّفُ فِي
الْحَدِيثِ ضَعْفُهُ يُعْنَى بِنِ مَوْعِيْنٍ جَدًّا وَصِيْعَتُ
مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ يَقُولُ أَبُو سُوْرَةَ هَذَا مُتَكَبِّرُ
الْحَدِيثِ يَرْوِي مَا كَبِرَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ لَا يَتَابِعُ
عَلَيْهَا

باب ما جاء في سين أهل الجنة

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا
الْبَصْرِيُّ نَا الْوَدَّ أَوْ دَنَا عُمَرَاؤَ أَبُو الْعَوَّازِ عَنْ
تَمَّادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَتِيرَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ
جُزْءًا مُرْدًا مُكْحَلِينَ أَبْنَاءُ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ
وَقُلُوبًا سِتَّةٌ هَذَا أَحَدُ يَثَ حَسَنٌ حَرِيْبٌ وَ
بَعْضُ أَصْحَابِ تَمَّادَةَ رَوَاهُ هَذَا عَنْ تَمَّادَةَ
مُرْسَلًا وَكُلُّهُ يُسْتَدْرَكُ

باب ما جاء في كثر صف أهل الجنة

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الطَّحَنَانُ الْكُوفِيُّ
نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَهَيْلٍ عَنْ ضَمَّارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ
مُحَارِبِ بْنِ دِيَّارٍ عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَهْلُ الْجَنَّةِ عَشْرُونَ وَمِائَةً صَفًّا ثَمَانُونَ
مِنْهُمْ هَذِهِ الْأَصْفُ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ
الْأَصْفِ هَذَا أَحَدُ يَثَ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا
الْحَدِيثُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ
بْنِ بَرِيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُرْسَلًا وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ سَلِيمَانُ بْنُ بَرِيْدَةَ

چاہے گا تجھے ارا کر لے جائے گا۔ اس حدیث کی سند
قوی نہیں اور ہم اسے حضرت ابوالیوب کی روایت سے
صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ابوسودہ، ابوالیوب کے
بھتیجے ہیں جو حدیث میں ضعیف سمجھے گئے ہیں، یحییٰ
بن معین نے انہیں بہت ہی کمزور قرار دیا ہے،
میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ ابوسودہ
حدیث کا منکر ہے، ابوالیوب سے منکر حدیثیں روایت کرتا
ہے جن کا کوئی منافع نہیں۔

جنتیوں کی عمریں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی
اس حالت میں جنت میں داخل ہوں گے کہ ان
کے جسم اور چہرے پر بال نہیں ہوں گے سر نہ لگا
ہو انیس یا بیستیس سال کی عمر کے ہوں گے۔ یہ
حدیث حسن غریب ہے بعض اصحاب قتادہ
نے اسے حضرت قتادہ سے مرسل روایت کیا
ہے سند نہیں روایت کیا۔

اہل جنت کی صفیں

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کی
ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی صفیں اس
امت کی اور چالیس صفیں باقی تمام امتوں کی ہوں گی
یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث ابواسطہ طلحہ بن مرثدہ اور
سلیمان بن بریدہ، نبی کوہم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل
بھی مروی ہے۔ بعض محدثین نے اسے منقول بیان
کیا یعنی سلیمان بن بریدہ اپنے والد بریدہ سے روایت
کرتے ہیں ابن سنان کے واسطے سے عمار بن دثار
کی حدیث حسن ہے۔ ابوسنان کا نام خزاز بن مرہ ہے

الوستان شیبانی کا نام سعید بن مسنان ہے اور
بصری ہیں۔ الوستان شامی کا نام عیسیٰ بن مسنان
ہے اور وہ قسلی ہیں۔

عَنْ أَبِيهِ وَحَدَّثَنَا أَبُو يَسْنَانٍ عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ
دَاوُدَ حَسَنَ أَبُو يَسْنَانٍ اسْمُهُ صَرَارُ بْنُ مُرَّةَ وَ
أَبُو يَسْنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ يَسْنَانٍ
وَهُوَ بَصْرِيُّ وَأَبُو يَسْنَانٍ الشَّامِيُّ اسْمُهُ عَيْسَى
بْنُ يَسْنَانٍ هُوَ الْقَسَلِيُّ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں ہم تقریباً چالیس افراد ایک قصبہ میں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کیا تم اہل جنت کا جو مختص حصہ ہونا پسند کرتے
ہو۔ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کیا تم
جنتیوں کا تیسرا حصہ ہونا پسند کرتے ہو عرض کیا جی ہاں
آپ نے فرمایا کیا تم اہل جنت کا نصف حصہ ہونا پسند
کرتے ہو، جنت میں مسلمانوں کے سوا کوئی داخل نہیں
ہوگا۔ تم ترک میں صرف اس قدر مبتلا ہو جس قدر سفید
بال، سیاہ بیل کے چمڑے میں یا سیاہ بال سدرخ
بیل کے چمڑے میں ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین اور
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی
روایات مذکور ہیں۔

جنت کے دروازے

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت
کے دروازے کی چوڑائی جس سے وہ جنت میں داخل ہوں گے
اس قدر ہے کہ تیز سوار اس مسافت کو تین دن میں
طے کرے پھر بھی اس قدر پھیر ہوگی کہ مونڈھے بدن سے
الگ ہونے کے قریب ہو جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے
میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا
تو انہیں معلوم نہ تھا انہوں نے فرمایا حال ہی میں ابی بکر
سالم بن عبداللہ سے منکر روایتیں نقل

بِأَكْبَلِ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْقَبَّارِ الْكُوفِيُّ
ثَامِعُ بْنُ عَيْسَى الْقَدَارِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ الْمَحْجِيِّ
الَّذِي يَنْتَهِونَ مِنْهُ الْجَنَّةُ عَرْضُهُ مَسِيرَةُ
الذَّارِكِ الْمُجُودِ ثَلَاثًا ثَمَرَاتُهُمْ كَيْصُ غَطُوفٍ عَلَيْهِ
حَتَّى تَكَادَ مِنْهَا كُهُؤُهُ تَنْدُولُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَوْ يَعْرِفُهُ
وَقَالَ يَخَالِدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ هَذَا كَيْدٌ مِنْ سَالِمٍ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

بِأَبْجَلِ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْجَنَّةِ

۴۲۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ تَاهَشَامُ

بْنُ عَمَارٍ نَا عَمَّا الْمُعِينِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَبِي

الْجَحْرِ بْنِ نَافِلَةَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّكَ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو

هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي

سُورَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ

أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْتُونَ فِي مَقَادِيرِ تَوْبِهِمُ الْجُمُعَةِ

مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيُزَوَّدُونَ مِنْهَا وَيُزَوَّدُونَ

عَرِيشَهُ وَيَكْبَدُ كَهْمُ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ

الْجَنَّةِ فَيُزَوَّدُونَ مِنْهَا وَمِنْ تَوْبِهِمْ وَمِنْ رَجَائِهِمْ

وَمِنْ تَوْبِهِمْ وَمِنْ دَهَبٍ وَمِنْ فِضَّةٍ وَيُجْلِسُ

أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهَا مِنْ أَدْنَى عَلَى كُتُبِ الْبَشَرِ

وَالْكَافِرُ مَا يَزِدُّهُ أَنْ أَصَابَ الْكَذَّابُ بِأَقْصَى

وَهُمْ يَنْبَغُوا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَذَا تَشَارُؤُنَ مِنْ

تَوْبِهِمُ الشُّبُهَاتِ وَالْقَبْرُ لَيْلَةُ الْمَدْرِ قُلْتُ لَأَقَالَ

كَذَلِكَ لَا أَتَمَارُؤُنَ فِي تَوْبِهِمُ رَبِّكُمْ وَلَا يَتَقَى فِي

ذَلِكَ الْمُعِينِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضِرَهُ اللَّهُ تَحَاضِرَهُ

حَتَّى يَقُولَ لِلرَّحِيلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ

أَتَذْكُرُ نَوْمَ قُلْتُ كَذَلِكَ أَفِيدُ كَذَلِكَ يَبْعُضُ

لَمَّا رَأَى فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَكُنْ تَخَفَرُ فِي

فَيَقُولُ بَلَى فَيُسَعَّى مَخَفَرُ فِي بَلَدٍ مِنْ بِلَادِكَ

هَذِهِ كَيْفَ تَأْتِي عَنْ ذَلِكَ تَمِيزُهُمْ سَحَابَةٌ

مِنْ قَرَارِهِمْ فَامْطَرَتْ عَلَيْهِمْ حَبَابٌ لَمْ يَجِدُوا

کرتا ہے۔

جنت کے بازار

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے ملاقات کی۔ حضرت ابو ہریرہؓ

نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہم دونوں کو

جنت کے بازار میں کھٹاکرے حضرت سعید بن مسیب نے پوچھا

کیا اس میں بازار ہوئے؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا "ہاں"

(ہوئے) مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ

جنتی جب بازاروں میں داخل ہوتے تو اپنے اعمال کی

فضیلت کے مطابق اس میں انہیں گے پھر دنیاوی جمعہ

کے دن کے برابر وقت میں آواز دی جائے گی تو یہ لوگ

اپنے رب کی زیارت کریں گے ان کے لئے اس کا عرش

ظاہر ہوگا اور اللہ تعالیٰ باغات جنت میں سے کسی ایک

باغ میں تجلی فرمائے گا جنتیوں کے لئے جو کچھ ان میں

ہو تو وہ موتی، یاقوت، زمرد، سونے اور چاندی کے ہوئے ان میں

سے اپنی مشاک در کا فور کے ٹیلے پر بیٹھیں گے اور وہاں کوئی

شخص اپنی نہیں ہوگا۔ وہ کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو اپنے

سے افضل نہیں سمجھیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم رب کا دیدار

کریں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں کیا تمہیں سورج اور چودھویں

رات کا چاند دیکھنے میں کچھ شک ہو تا ہے؟ ہم نے عرض کیا

نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح تم اپنے

رب کے دیکھنے میں بھی شک و شبہ نہیں کرو گے۔ اس مجلس

کے ہر آدمی سے اللہ تعالیٰ بلا حجاب گفتگو فرمائے گا یہاں تک

کہ ان میں سے ایک سے فرمائے گا اسے فلاں بن فلاں کیا

تھے وہ دن یاد ہے جب تیرے فلاں فلاں بات کہی تھی۔ پس

وہ اس کے لئے گناہ یاد دلائے گا وہ شخص عرض کرے گا اے رب!

کیا تو نے مجھے غفل نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں کیوں نہیں

اور میری بخشش ہی کی وجہ سے تو اس مقام پر پہنچا لوگ اسی

وَمِنْ رِجَالِهِ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُولُ رَبَّنَا قَدْ مَرَّ إِلَى مَا
أَعَدَدْتَ لَنَا مِنْ الْكَرَامَةِ فَخَذْنَا مَا أَشْتَهَيْنَا
فَنَأْتِي سَوْفًا قَدْ حَقَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ مَا لَهُمْ يَنْظُرُ
الْعَبِيدُ إِلَى مِثْلِهِ وَلَوْ تَسْمِعُ الْأَذَانُ وَلَوْ يَنْظُرُ
عَلَى الْعُلُوبِ فَيُحْصِلُ إِلَيْنَا مَا أَشْتَهَيْنَا لَيْسَ
بِبَاعٍ فِيهَا وَلَا بِشَرَاءٍ وَفِي ذَلِكَ الشَّوْقِ يَلْقَى
أَهْلَ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ
ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمَرْفُوعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا
فِيهِمْ وَفِي قَبْرِ دَعَا مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ ثَمَّ
يَقْبَلُ أَجْرَهُ يَوْمَ يَوْمٍ هَلْ يَكْفِيكَ عَلَيْهِ مَا هُوَ
أَحْسَنُ مِنْهُ وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ
يُحْذَرُ فِيهَا ثُمَّ تَنْصَرِفُ إِلَى مَنْزِلِنَا فَتَمْلِكُنَا
أَزْدًا جِنًا فَيَقْلُنَ مَرْحَبًا أَهْلًا لَقَدْ جِئْتُكَ وَإِنَّ
لَكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِنْهَا فَرَقْنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ
إِنَّا جَاءَكُنَا يَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارُ وَيُحَقِّقُنَا أَنْ تَحْبَلُ
بِمِثْلِ مَا نَقْلِبُنَا هَذَا أَحَدٌ يَشْغَى غَرِيبٌ لَا تُعْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُبِيحٍ وَهَذَا قَالَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ شَاعِبُ بْنُ الرَّحَلِ بْنِ إِمْلَاقٍ عَنْ
الشَّعْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ نَسْرًا مَا فِيهَا
بِشْرَى وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّدُورُ مِنَ الرَّجُلِ وَالنَّسَاءِ
قَالُوا الشَّهْرِيُّ الرَّجُلُ صُورَةٌ دَخَلَ فِيهَا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا هَذَا نَافِعُ بْنُ كَيْسٍ عَنْ إِسْلَمِ بْنِ
أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَبِيصِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَدِيرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ الْجَعْفِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَلَمَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْسَ لَهُ الْبَدَارُ

سالت میں ہونگے کہ ان پر ایک بادل چھا جائے گا اور ایسی
غروب برساتی سالتے گی جیسی اس سے پہلے انہوں نے کبھی
بھی نہ دیکھی ہوگی پھر سمارا پروردگار فرمائے گا اس نعلیٰ دارا
کی طرف اٹھو جو ہم نے تمہارے لئے تیار کر رکھا ہے اور
اس سے جو تمہارا لگ چاہے لے لو پھر ہم بازار میں آئیں گے
جہاں فرشتے ہی فرشتے ہونگے ایسا بازار نہ تو کسی آنکھ نے
دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں اس کا خیال گزرا
ہوگا جو چیز ہم چاہیں گے ہماری طرف اٹھائی جائے گی

اور خرید و فروخت نہ ہوگی اس بازار میں جتنی ایک دوسرے سے باہم
ملاقات کریں گے نبی اکرمؐ کے فرمایا بلند مرتبہ والا آگے بڑھ کر ادنیٰ
محلے سے ملے گی اور وہاں کوئی ادنیٰ درجہ کا نہ ہوگا وہ اسکا لباس
دیکھ کر پریشان ہو جائے گا بھی انی گفتگو ختم ہوگی کہ اپنے جسم پر اس سے
بھی زیادہ خوبصورت لباس دیکھے گا اور یہ اس لئے کہ وہاں کسی کو
سرخ و سبز نہ ہوگا پھر ہم اپنی اپنی منزل میں آئیں گے ہماری بیویاں ہم سے
میں کی اور خوش آمدید کے ساتھ کہیں گی کیا وہم ہے آپ کا حسن اس سے
کوئی یاد ہے کہ آپ کی شخصیت کتنے تھے ہم کہیں گے آج ہمیں اپنے رب کے
دربار میں بیٹھنا نصیب ہوا پس ہم کو ایسا ہی ہونا چاہیے تھا یہ حدیث

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے
جہاں خرید و فروخت نہ ہوگی وہاں مردوں اور
عورتوں کی تصویریں ہیں جب کوئی آدمی کسی
صورت کی خواہش کرے گا تو اس میں داخل
ہو جائے گا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا دیدار

حضرت جریر بن عبد اللہ بخاری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے
ہوئے تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر
فرمایا تم اپنے رب کی بارگاہ میں پیش کئے جاؤ گے تو اسے اس طرح

مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے غیر مرفوع
منقول ہے۔ ابو کریب نے بھی اسے بواسطہ
نعمان بن عمار، عبید اللہ الشافعی، سفیان، ثوبیر
اور مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ ابْنِ جَرَر
عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا وَرَوَاهُ جُبَيْرُ اللَّهِ
الْأَشَجِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَكَوْنُهُ رَفَعَهُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
كَثِيرٍ بِحَدَّثِ ابْنِ الْعَلَاءِ نَا عُبَيْدِ اللَّهِ الْأَشَجِيُّ
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
نَحْوَهُ وَكَوْنُهُ يَرْفَعُهُ .

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْكُوفِيُّ
ثَنَا جَابِرُ بْنُ نُوحٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَامُّونَ فِي رُؤْيِيَةِ الْفَقِيرِ لَيْلَةً
الْبَدْرِ تَضَامُّونَ فِي رُؤْيِيَةِ الشَّمْسِ كَأَنَّكَ لَا
حَالَ قُلُوبُكُمْ سَكْرُونَ رَبُّكُمْ كَمَا تَدْرُونَ انْقِمَ
لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تَضَامُّونَ فِي رُؤْيِيَةِ هَذَا أَحَدِيْثٍ
حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا أَرَى يَحْيَى بْنُ عَمِيْرٍ الدَّمِشِيُّ
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحَدِيثُ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ غَيْرُ مَحْفُوظٍ
وَحَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَكَذَا رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ
بُرٍّ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ
وَمِثْلُ هَذَا الْحَدِيثِ وَكَوْنُهُ حَدِيثٌ صَحِيحٌ أَيْضًا .

باب ۱۸

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَاصِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا لَكُمْ بَيْنَ أَنْتُمْ عَنْ رَبِّكُمْ أَنْتُمْ عَنْ عَمَلِكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ،
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جو دعویٰ
رات کا مجاہد دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ کیا تمہیں سورج
کے دیکھنے میں شک ہوتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا
نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا بس بے شک و شبہ
منقریب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس
طرح چودھویں کے چاند کو دیکھتے ہو اور تمہیں
اس کے دیکھنے میں کوئی شک و شبہ نہ ہو گا۔ یہ
حدیث حسن غریب ہے۔ اسی طرح یحییٰ بن عیسیٰ
اور کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ اعمش
اور صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً
بیان کیا عبد اللہ بن ادريس بواسطہ اعمش اور ابو صالح حضرت
ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں، ابن
ادريس کی روایت غیر محفوظ ہے اور بواسطہ ابو صالح،
حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی روایت صحیح ہے،
سہیل بن ابی صالح بھی بواسطہ ابو صالح، حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے
ہیں حضرت ابو سعید سے یہ حدیث متعدد طریقوں
سے مرفوعاً مروی ہے۔ اودعہ بھی صحیح حدیث ہے۔

رخصائے الہی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل جنت کے فرمائے گا

اسے جنت والی وہ کہیں گے اسے رب ہم نبی بارگاہ میں حاضر ہے" اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم راضی ہوئے؟ وہ کہیں گے ہمیں کیا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں حالانکہ تو نے ہمیں وہ کچھ دیا جو اس سے پہلے کسی مخلوق کو نہیں دیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز دوں گا عرض کیوں گے یا اللہ! اس سے بہتر اور کیلے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تمہیں اپنی رضا مندی عطا کر دی اب تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جنت کے بالا خانوں میں سے ایک دوسرے کو نہ بکھتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنتی اپنے اپنے درجات کے مطابق بالا خانوں میں سے ایک دوسرے کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح مشرقی تارے کو یا مغرب میں غروب ہونے والا تارے کو یا طلوع ہونے والے تارے کو دیکھتے ہیں" صحابہ کرام نے عرض کیا وہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ سب پیغمبر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں سمجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ بھی ہونگے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور تمام رسولوں کی تصدیق کی یہ حدیث صحیح ہے۔

اہل جنت اور اہل جہنم کا ہمیشہ ہمیشہ جنت اور دوزخ میں رہنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (تمام) لوگوں کو ایک جگہ میں جمع فرمائے گا پھر تمام جہانوں کا پانہاراں کی طرف متوجہ ہوگا اور فرمائے گا ہر انسان اس کے لیے کیوں نہیں جاتا جس کو دنیا میں پوجتا تھا؟ اتنے میں صلیب والوں کے لئے صلیب کی صورت بن جائے گی، بت پرستوں کے لئے بتوں کی تصاویر اور آتش پرستوں کے لئے آگ کی شکل بن جائے گی پھر اسے

يُنْزِلُ عَنْ آتِي سَعِيدٍ اُنْخَدِرُ قِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ قِيَقُولُونَ كَبِيرُكَ رَبَّنَا ذَا سَعْدُ يَكْ قِيَقُولُ هَلْ رَهَيْتُمْ قِيَقُولُونَ مَا لَنَا لَا تَرْحَمُنِي وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا كُنَّا نَطْغَرُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ قِيَقُولُ أَنَا أَعْطَيْتُكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَأَلْوُوا أَوَاقِي شَيْءًا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أُحِلَّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا تُخْطَعُوا عَلَيْكُمْ أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرَاكِي أَهْلِ الْجَنَّةِ

فِي الْخَرْفِ

۴۵۰. حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَلْبُكٍ عَنْ سَيْمَانَ بْنِ هِلَالٍ بْنِ عَنِي عَنْ عَطَاوَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ فِي الْعَرْشَةِ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ النُّجُومُ الشَّرْقِيَّةُ وَالْمَغْرِبِيَّةُ الْغَارِبُ فِي الْأَفْقِ أَوْ الطَّائِعُ فِي تَفَاضُلِ الدَّعَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَيْكَ الشَّيْءُ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رَأَوْا مَرَامُومًا لِلَّهِ وَرُسُلِهِ وَصَدَّ كَوَالِ الْمُرْسَلِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُودِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

وَأَهْلِ النَّارِ

۴۵۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يُطْلِعُهُمْ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ قِيَقُولُ الْآبَتِمْ كُلُّ رِسَاةٍ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ قِيَقُولُ لَصَاحِبِ الصَّلِيبِ صَلِيبُهُ وَلِصَاحِبِ النَّصَارَةِ نَصَارَتُهُ

تَصَارِفُهُ دَلِيلًا حَبِيبَ النَّارِ نَارُهُ فَيَتَّبِعُونَ مَا
كَانُوا يَعْبُدُونَ وَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ فَيَطْلِمُ عَلَيْهِمْ
رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ لَا تَتَّبِعُونَ النَّاسَ فَيَقُولُونَ
نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ اللَّهُ سَابِقُ
وَهَذَا أَمَّا كُنَّا حَتَّى نَرَى رَبَّنَا وَهُوَ بِمَرْهَبٍ
يُشَبِّهُهُمْ كَوْنَهُمْ نَارِي كَوْنَهُمْ فَيَقُولُ لَا تَتَّبِعُونَ
النَّاسَ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ
مِنْكَ اللَّهُ رَبَّنَا وَهَذَا أَمَّا كُنَّا حَتَّى نَرَى رَبَّنَا وَ
هُوَ بِمَرْهَبٍ وَيُشَبِّهُهُمْ فَالْوَادِ هَلْ نَرَاهُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ قَالَ وَهَلْ تَصَارِفُونَ فِي رُؤْيَاكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَيْسَ
الْبَدْرُ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَصَارِفُونَ
فِي رُؤْيَاكُمْ تِلْكَ السَّاعَةِ كَوْنَهُمْ نَارِي ثُمَّ يَطْلِمُ
فَيَعْبُدُهُمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّبِعُونِي
فَيَقُولُوا الْمُسْلِمُونَ وَيُؤْمِنُ الْفَرَاكُ فَيَمْرُؤُونَ عَلَيْهِ
وَمِنْ عِيَادِ الْحَيْلِ وَالْكَوَابِ دَقُّوا ثَمَرَهُمْ عَلَيْهِ
سَلَامٌ سَلَامٌ وَيَقُولُ أَهْلُ النَّارِ فَيَطْلِمُ مِنْهُمْ فَيَقُولُ
فَوَيْهِمْ فَيَقُولُ هَلْ أَمْتَلَايْتُمْ فَتَقُولُ هَلْ مِنْ مِزِيدٍ
كَوْنَهُمْ فَيَقُولُ فَيَقُولُ هَلْ أَمْتَلَايْتُمْ فَتَقُولُ
هَلْ مِنْ مِزِيدٍ حَتَّى إِذَا أَرَعِمُوا فِيهَا وَضَعُ الرِّحْلُ
قَدَمَهُ فِيهَا وَأُزِي بِبَعْضِهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ
قَطَّقَا لَكَ قَطَّقَا لَكَ دَخَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَهْلَ
الْجَنَّةِ الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارِ رَأَى بِأَلَمٍ
مُكَبَّبًا فَيُوقِفُ إِلَى السُّورِ الَّذِي بَيْنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ
وَأَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ
خَالِفِينَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَقُولُونَ مُسْتَبِيرِينَ
يَنْجُونَ الشَّعَاعَةَ فَيَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَا لِأَهْلِ
النَّارِ هَلْ تَعْمَلُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ هُوَ لَا وَهُوَ لَا
قَدْ عَرَفْنَا هَذَا لَمَرَّتِ الذِّنَى وَكَلَّ بِهَا فَيُضْجَعُ
فَيُدْجَعُ بِهَا عَلَى السُّورِ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ

وہ اپنے اپنے معبودوں کے پیچھے ہو جائیں گے مرنے والے مسلمان
باقی رہ جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ انکی طرف متوجہ ہو کر فرمائے گا تم
لوگوں کے پیچھے کیوں نہیں جاستے؟ وہ کہیں گے پناہ بخدا پناہ بخدا
اللہ ہمارا رب ہے اور یہ ہماری منزل ہے یہاں تک کہ ہم اپنے رب
کا دیدار کر لیں وہی انکو ہم دینا ہے اور وہی ثابت قدم رکھنا ہے
معاہدہ کرنا ہے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اسے دیکھیں گے؟ حضور
نے فرمایا کیا تمہیں چودہویں کا چاند دیکھنے میں شک ہوتا ہے؟
عرض کیا نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا پھر اس وقت اس
کے دیکھنے میں بھی شک کر دے پھر اللہ تعالیٰ مخفی ہو جائیگا پھر توجہ
ہو کر انہیں پی سچاں کر لیگا اور فرمایا لیگا میں تمہارا رب ہوں پس میرے
پیچھے چلو مسلمان انہیں گے اور میں بھی دیا جائیگا یہ لوگ اس
پر سے اچھے (تیز رفتار) گھوڑوں اور آدمیوں کی طرح گزر جائیں گے
اور میں مراطہ پر دے کہیں گے اسے رب؛ سلامتی سے گزارا اسے
رب؛ سلامتی سے گزارا۔ مرنے والی رو جائیں گے اور انہیں سے
ایک فریق چھتریں ڈال دی جائیگی اور کہا جائیگا کیا تو بھگتی؟ وہ کہے گی
کیا اور بھی ہیں؟ پھر ایک وفد فرج پھینکی جائیگی اور پوچھا جائیگا کیا تو بھگتی؟
گئی؟ پھر کہے گی کیا اور بھی ہیں؟ بالآخر جب تمام وفد ختم ہوں
ڈال دیے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ (اپنے شایان شان) اسمیں اپنا قدم
رکھے گا تو وہ سٹ جائیگی پھر اللہ تعالیٰ فرمایا گا کافی ہے وہ کہے گی
کافی ہے (دوسرے کہے گی) اور جب اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں
اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کر دیگا تو موت کو گھسیٹے ہوئے لیا جائے
گا اور جنت و دوزخ کی درمیانی دیوار پر گھرا کر کے کہا جائیگا اسے
اہل جنت! وہ دوتے ہوئے جھانکیں گے۔ پھر پکارا جائیگا اسے
دوزخ والو! وہ سفارش کی امید سے خوشی خوشی جھانکیں
گے۔ پھر جنتیوں اور جہنمیوں کو کہا جائے گا کیا اسے
جاستے ہو؟ وہ کہیں گے یہ وہی ہے یہ وہی ہے ہم
اسے جانتے ہیں یہ موت ہے جو ہم پر مقرر کی گئی تھی۔
پھر اسے لٹا کر دیوار پر دھج کر دیا جائے گا اور پکارا
جائے گا اسے اہل جنت! اب ہمیشگی ہے مرنے والے

ہے۔ اور اسے دوزخ والوں اب ہمیشہ اسی میں رہنا ہے مرنے نہیں ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن موت کو سیاہ و سفید رنگ کے مینڈھے کی شکل میں لا کر جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا اور پھر فریاد کر دیا جائے گا دریاں مایک وہ دیکھ رہے ہوں گے۔ پس اگر کوئی خوشی سے مرنے تو جنتی مرتے اور غم سے مرنے تو جہنمی مرتے۔ یہ حدیث حسن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح کی بہت سی روایات مروی ہیں جن میں یہ بات مذکور نہیں کہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے قدم اور اس جیسی دوسری باتوں کے بارے میں حضرت سفیان ثوری، مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، ابن مبارک اور دیگر غیر ہم کا مذہب یہ ہے کہ ان کا ذکر جائز ہے، وہ فرماتے ہیں ہم ان احادیث کو روایت کرتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں۔ البتہ ان کی کیفیت کے بارے میں بات نہ کی جائے محدثین کا مختار مذہب یہی ہے کہ ان احادیث کو من و عن روایت کیا جائے اور ان پر ایمان لایا جائے لیکن ان کی تفسیر کی جائے نہ شک و شبہ کیا جائے اور نہ کیسیت کا ذکر کیا جائے۔ یہ بات علمائے اختیار فرمائی اور یہی ان کا مذہب ہے اور یہ بات کہ وہ ان کو پہچان کر لے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان پر ظاہر ہوگا۔ جنت تکالیف کے ساتھ اور جہنم خواہشات کے ساتھ گھری ہوئی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تکالیف وہ کاموں اور جہنم خواہشات سے گھری ہوئی ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن

مُحَمَّدٌ لَا مَوْتَ دِيَا أَهْلَ النَّارِ مُحَمَّدٌ لَا مَوْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَيْ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَتَى بِأَمْوَاتٍ مَصُورَةِ الْبَشَرِ الْأَمْوَاتِ فَيَرْفَعُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قِيَابًا وَهُمْ يُنْظَرُونَ قُلُوبَ أَهْلِ مَا تَحْتَ هَذِهِ لَمَاتِ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَقُلُوبُ أَهْلِ مَا تَحْتَ هَذِهِ لَمَاتِ أَهْلُ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِوَايَاتٍ كَثِيرَةً وَمِنْ هَذَا مَا بَدَأَ كُفَيْبُ بْنُ الْأَزْدِيِّ أَنَّ النَّاسَ يَرَوْنَ رَبَّهُمْ وَكَذَا لَقَدْ رَوَى مَا أَشْبَهَ هَذَا الْأَشْيَاءَ وَالْمَذْهَبُ فِي هَذَا جُنْدُ الْأَعْلَى مِنَ الْأَمْوَاتِ مِثْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَوَكَيْعٍ وَغَيْرِهِمْ أَتَوْهُمْ فَقَالُوا هَذَا الْأَشْيَاءُ قَالُوا تَرَوْنَ هَذَا الْأَحَادِيثَ وَتَرَوْنَ بِهَذَا لَا يُقَالُ كَيْفَ وَهَذَا الْكَيْفُ رِوَايَةُ أَهْلِ الْحَدِيثِ أَنْ يَرَوْا هَذَا الْأَشْيَاءَ كَمَا جَاءَتْ وَلَيْزَمَ مَا لَا تَقْدِرُ وَلَا يَتَوَقَّعُ وَلَا يُقَالُ كَيْفَ فَهَذَا أَمْرٌ أَهْلُ الْعِلْمِ الَّذِي رِوَايَةُ وَذَهَبُوا إِلَيْهِ وَمَخَى قَوْلِي فِي الْحَدِيثِ فَيَعْرِضُ لَهُمْ نَفْسُهُ يَغْنَى تَجَنَّبِي لَهُمْ

بِأَنَّ مَا جَاءَ حَقَّقَ الْجَنَّةَ بِالْمَكَارِهِ وَحَقَّقَ النَّارَ بِالشَّهَوَاتِ

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَاجِمٍ أَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقَّقَ الْجَنَّةَ بِالْمَكَارِهِ

عزیز صبح ہے

وَحَقَّقَتِ النَّارُ يَا شَاهِدَاتِ هَذَا أَحَدَيْنِ سِتِّ
عَرَبٍ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ عَجَبٌ

٢٥٣ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعِمٌ عَنْ ابْنِ سُلَيْمَانَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمِيرَةَ وَأَبِي سُلَيْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرِيلَ
إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرِي إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَدْتُ
لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ نَجَّاهَا فَنَظَرْتُ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ
اللَّهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَتَأَلَّ فَوَعِظْتُكَ
لَأَنْتَمِعَ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا فَأَمَرْتُ بِهَا فَخُذْتُ
بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ ارْجِعِي إِلَيْهَا فَانْظُرِي إِلَى مَا أَعَدَدْتُ
لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ
بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ فَوَعِظْتُكَ لَقَدْ
خُذْتُ أَنَّ لَا يَدْخُلُهَا أَحَدٌ تَالِ أَذْهَبُ
إِلَى النَّارِ فَانْظُرِي إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَدْتُ لِأَهْلِهَا
فِيهَا فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ
فَقَالَ فَوَعِظْتُكَ لَأَنْتَمِعَ بِهَا أَحَدٌ نَبْدُ خُلَّتْهَا
فَأَمَرْتُ بِهَا فَخُذْتُ بِالشَّهْرِائِ فَخُذْتُ ارْجِعِي
إِلَيْهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهَا فَقَالَ فَوَعِظْتُكَ لَقَدْ خَشِيتُ
أَنَّ لَا يَخْصُومُنَّهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا هَذَا أَحَدُنَا
حَسَنٌ هَيْهَاتَ

بِأَمْرِ مَا جَاءَ فِي إِحْتِجَاجِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ
٢٥٥ رَحَلَتْ أَبُو كَدَيْبٍ نَاعِمَةً بَنَ سُلَيْمَانَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ وَهَّابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِخْتِجَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَا خَلَنِي
الْمُتَحَفِّدُونَ الْمُسْكِينُ وَقَالَتِ النَّارُ يَا خَلَنِي
الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ فَقَالَ لِلنَّاسِ أَنْتُمْ
هَذَا أَبِي التَّقْوَى بِكَ وَمَنْ شِئْتُ وَقَالَ لِلْجَنَّةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے جنت دو دوزخ کو پیدا فرمایا تو حضرت جبریلؑ کو جنت کی طرف بھیجا کہ جنت ادراس کے ساندہ سامان کو بغور دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حضرت جبریلؑ آئے اور جنت اور اس کے ساندہ سامان کو دیکھ کر واپس ہوئے اور عرض کیا اے اللہ تیری عزت کی قسم جو بھی اس کے پاس سے گزرا اس میں داخل ہوئے گی کوکبش کر لیا چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے تکلیف دہ امور کے ساتھ گھیر دیا گیا پھر حضرت جبریلؑ کو حکم ہوا کہ دوبارہ جا کر جنت والوں کے لئے تیار کیا گیا سامان دیکھو جب وہ دوبارہ ملے تو دیکھا کہ اسے مصائب سے گھیر دیا گیا ہے اب اللہ تعالیٰ کے دربار میں جا کر عرض کیا یا اللہ تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اس میں کوئی داخل نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جا کر جہنم اور جو کچھ اس میں جہنمیوں کے لئے تیار کیا گیا ہے، کو دیکھو، جبریلؑ کیا دیکھتے ہیں کہ اس کا ایک حصہ دوسرے پر سوار ہو رہا ہے واپس آکر عرض کیا تیری عزت کی قسم جو بھی اس کے پاس سے گزرا وہ اس میں داخل ہوئے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے شہوات سے گھیر دیا گیا پھر فرمایا اب جا کر دیکھو حضرت جبریلؑ نے عرض کیا مجھے تیری عزت کی قسم ہر کوئی اس سے پیچھے نہیں رہیگا سب اہل بوعی کوکبش کریں گے یہ حدیث صحیح ہے۔

جنت اور دوزخ کا جھگڑا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ کا
آپس میں جھگڑا ہوا جنت نے کہا مجھ میں کفر نہ اور محتاج
لوگ داخل ہوں گے جہنم نے کہا مجھ میں سرکش اور متکبر
لوگ داخل ہوں گے اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا
تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعے جس سے
چاہوں گا بدلہ لوں گا اور جنت سے فرمایا تو میری

أَنْتَ رَحِمْتَنِي أَرْحَمُ بِكَ مَنْ يَشَاءُ هَذَا أَحَدِيكَ
حَسَنٌ فَيَعْنِيهِ

باب ۱۹۵ مَا جَاءَ مَا لَادَ فِي أَهْلِ الْجَنَّةِ
مِنَ الْكِرَامَةِ

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرَةَ ابْنُ الْمُبَارَكِ
نَارِ شَيْبَانَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ الْحَارِثِ عَنْ
كَتَّابٍ عَنْ أَبِي الْفَيْزِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ الْكَذَّابُ لَهُ شَتَاوُونَ
الْعَنُ خَادِمُونَ وَشَتَاوُونَ دُجَّةً وَ
تَنْصَبُ لَهُ كُفَّةٌ مِنْ نُورٍ وَدُرٍّ جَدِيدٍ كَأَنَّكَ
كَمَا بَيْنَ الْجَاهِلِيَّةِ إِلَى صَنَاعَةٍ وَهَذَا الْإِسْنَادُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ مَنَاتٍ
مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ يَرُدُّونَ
بَنِي شَتَاوِينَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيدُونَ عَلَيْهَا أَبَدًا
وَكَذَلِكَ أَهْلُ النَّارِ وَهَذَا الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَزِيدَ هَذَا الْعِجَانُ
أَنَّ أَدْنَى نُورَةٍ مِنْهَا تَكْفِي مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ
الْمَغْرِبِ هَذَا أَحَدِيكَ حَدَّثَنِيكَ لَا تَعْرِضْهُ إِلَّا
مِنْ حَدِيثِ رِشْوَانِ بْنِ سَعْدٍ

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَحْمَلِيِّ عَنْ
أَبِي الْقَدْرِيِّ السَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُؤْمِنُ إِذَا أَسْتَهْنَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ
حَسْبُهُ وَدُفَعَتْهُ وَسِئَتُهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يُلْقَى
هَذَا أَحَدِيكَ حَسَنٌ قَرِيبٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ
الْعِلْمِ فِي هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي الْجَنَّةِ جَمَاعٌ
وَلَا يَكُونُونَ وَلَكِنْ هَكَذَا يُذَوَّى عَنْ طَاوُسٍ وَ

رحمت ہے میرے سبب جس پر چاہوں گا رحم کروں گا۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

ادنیٰ جنتی کی عزت و احترام

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے کم درجے کا
جنتی وہ ہوگا جس کے لئے انہی ہزار عدد انگار اور پتھر ہو جائیں
ہوں گی۔ اس کے ساتھ مویوں اور بعد اور باقوت کا پھل
نصب کیا جائے گا وہ مقام جاہد سے متعارف کی
مساقت جتنا بڑا ہوگا۔ اسی سند کے ساتھ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا
اہل جنت میں سے جو مر جائے چھوٹا ہو یا بڑا جنت
میں تیس سال کی عمر کا کر دیا جائے گا کبھی اس سے
زیادہ عمر کا نہ ہوگا اور یہی حال جہنمیوں کا ہے۔
اسی سند کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
یہ بھی روایت ہے آپ نے فرمایا ان کے سر
پر تاج ہوں گے اور ان (تاجوں) کا ادائے
موتی مشرق سے مغرب تک کو روشن کر دے
گا۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف
رحمد بن بن سعد کی روایت سے پہچانتے
ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن جب جنت
میں اولاد کی خواہش کرے گا تو محل پریدائش اور افرائش
جنتی چاہے گا ایک ساعت میں ہوگی یہ حدیث حسن
غریب ہے علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض علماء
فرماتے ہیں جنت میں جماع ہوگا لیکن اولاد نہ ہوگی۔
حضرت طاووس مجاہد اور ابراہیم غنی رحمہم اللہ سے
اسی طرح مروی ہے امام بخاری فرماتے ہیں اسحاق
بن ابراہیم نے حدیث ابی یونس بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا تم میں جب جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو اس کی خواہشات کے مطابق سب کچھ ایک ساعت میں ہو جائے گا لیکن وہ (ایسی) خواہش نہیں کرے گا امام بخاری فرماتے ہیں ابو ذر بن عقیلی سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں جنتیوں کی اولاد نہیں ہوگی۔ ابو صلیح ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس بھی کہا جاتا ہے۔

بڑی آنکھوں والی حوروں کی گفتگو

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کے جمع ہونے کی ایک جگہ ہے جہاں یہ جمع ہو کر آواز بلند کرتی ہیں ایسی آواز کہ اسکی مثل مخلوق نے نہیں سنی۔ کہتی ہیں ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی نہ مریں گی، نعمتوں میں رہنے والی ہیں کبھی محتاج نہ ہوں گی، ہم راضی رہنے والی ہیں کبھی نالاش نہ ہوں گی خوش بخت ہے جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کے لئے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابو سعید اور انسؓ سے بھی روایات منقول ہیں، حدیث علی، غریب ہے۔

جنت کی نہریں

حکیم بن معاویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں پانی شہدہ و دودھ اور شراب کے دریا ہیں پھر ان کے نہریں پھوٹتی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حکیم بن معاویہ، بہز کے والد ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگے جنت کہتی ہے اسے اللہ اسے جنت میں

مَجَاهِدًا يَا اَبْرَاهِيْمَ النَّصِيْحُ وَكَانَ عَمْدًا قَالَتْ اِسْحَاقُ
بَنُ اِبْرَاهِيْمَ فِي حَدِيْثٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَبِيْكَ
وَكَاشَفَتْنِي الْمَوْتُ نَوَلَدَنِي الْجَنَّةُ كَانَ فِي سَاعَةٍ
كَمَا يَشْتَرِي وَلٰكِنْ لَا يَشْتَرِي مَالٌ مُحَمَّدًا وَقَدْ رَوٰى
عَنْ اَبِي زُرَّيْنِ الْعَقْبِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَكُوْنُ لَهُمْ قِهَادٌ وَّلَا اَبَو
الصِّدِّيقِ النَّاجِجِ اِسْمُهُ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ بَكْرُ
بَنُ قَيْسٍ۔

باب ۱۸۶ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ الْحَوَارِ اَلْعَيْنِ

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَامَهُ بَنُ حَنِيفٍ قَالَا اَنَا ابْنُو
مُعَاوِيَةَ نَاعَبْتُمَا الرَّحْمٰنِ بَنُ اِسْحَاقَ عَنِ التَّحْمَانِ
بَنِ سَعْدٍ عَنْ عَيْتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّ فِي الْجَنَّةِ نَجْمًا مِثْلُ مَنَارٍ اَعْيُنٌ يَرَوْنَ
يَا حَوَارِيتُ تَوَلَّيْتُمْ اَلْمَخْلُوْقَ مِثْلًا لَا يَقْلَنُ لَكُمْ
اَلْمَخْلُوْدَاتُ فَلَا يَنْتَبِهُنَّ وَتَكُنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا تَبْأَسُ
وَتَكُنُ الدَّاهِيَاتُ فَلَا تَسْخَطُ كُلُّوْنِي لِيَنْ كَانَ لَنَا كُنَا
لَكَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَ اَبِي سَعِيْدٍ وَ اَبِي
حَلِيْفٍ عَنْ عَيْتٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

باب ۱۸۷ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ
ثَنَا اَلْجُبَرِيُّ عَنْ حَكِيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَّ فِي الْجَنَّةِ
نَجْمًا مِثْلَ الْمَاءِ وَنَجْمًا مِثْلَ الْكَبْرِ وَنَجْمًا مِثْلَ الْخَمْرِ
ثُمَّ تَشَقُّ الْاَهَارُ رَجَدَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ فَحَسْبُكُمْ
وَحَكِيْمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هُوَ اَلِدُّ الْبَهْزِ۔

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُو الْاَصْوَحِ عَنْ اَبِي زُرَّيْنِ
عَنْ بَرِيْدٍ عَنْ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ مَالِكٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ الْجَنَّةُ

اللَّهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ فَمِنْ اَسْتَبَارَ مِنَ النَّارِ
خَلَّتْ مَرَاتِبُ حَالَتِ النَّارُ اَللَّهُمَّ اَجِدْهُ مِنْ
النَّارِ هَكَذَا اَرَوَى يُونُسُ عَنْ اَبِي اسْحَاقَ هَذَا
اَلْحَدِيثَ عَنْ بَرْقِيَّةَ بِنِ اَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ اَرَوَى عَنْ
اَبِي اسْحَاقَ عَنْ بَرْقِيَّةَ بِنِ اَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ اَنَسٍ بِنِ
مَا اَلَيْسَ مُؤَلَّفًا.

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَائِبٌ عَنْ سَفِيَّانَ
عَنْ اَبِي اَيُّوبَ طَاهِرٍ عَنْ نَازِدَانَ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ
عَلَى كُتُبَانِ الْفِيلِ اَرَاهُ حَالَ يَوْمٍ اَلْتَبَيَّامَةِ
يُعْطِيهِمُ الْاَدْوَانَ وَالْاَعْدُونَ رَجُلٌ يَأْتِي بِالْاَضْلَاجِ
الْمُتَّحِينَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَرَجُلٌ يَوْمَرُ قَوْمًا وَهُمْ
بِهِ رَضْوَانٌ وَعَبْدٌ اَذَى حَقَّ اللَّهُ وَحَقَّ مَوْلَاهُ
هَذَا اَلْحَدِيثُ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِضُهُ اِلَّا عَنْ سَفِيَّانَ
اَلثَّوْرِيِّ وَابُو اَيُّوبَ طَاهِرٍ اِسْمُهُ عُمَانُ بْنُ عُمَيْرٍ
يُقَالُ اَبْنُ قَيْسٍ.

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَائِبٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَدَمَ عَنْ
اَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِي
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَفَعَهُ قَالَ ثَلَاثَةَ
يُحِبُّهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ يَقْدُمُ مِنَ الْكَلْبِ يَتَنَوَّكِبُ
اللَّهُ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَاتٍ يَحْبِبُهُ يَخْطُبُهَا قَالَ
أَرَاهُ عَنْ شَالِبٍ وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَاتَّهَزَمَ
أَعْيَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ هَذَا اَلْحَدِيثُ غَرِيبٌ
غَيْرُ مُعْتَمَدٍ وَاقْتَضَاهُ مَا رَوَى شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِي بْنِ حِرَاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيَّانَ
عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابُو بَكْرٍ
بْنِ عِيَّاشٍ كَثِيرٌ لُغَطٌ.

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَيْفٍ الْأَشْجَرِيُّ نَاعِقَةُ بْنُ

داخل کر دے اور جو شخص تین مرتبہ دوزخ سے
پناہ مانگے دوزخ کہتی ہے اسے اللہ! اسے
دوزخ سے پناہ دے اسی طرح یہ حدیث یونس
نے ابواسحاق اور ہمدہ بن ابی مریم،
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کی۔
ابواسحاق سے حضرت انس بن مالک کے قول
کے طور پر بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آدمی مشک کے ٹیلے پر بونگے راوی
کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی فرمایا قیامت کے دن
ان پر پہلے اور پچھلے رشک کریں گے (وہ تین آدمی یہ ہیں) جو
شخص ہر روز پانچ نمازوں کے لئے اذان سکے۔ وہ شخص
جو قوم کا امام ہو اور قوم اس پر ایمان ہو اور وہ غلام ہو اللہ تم
اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے
ہم اسے صرف سفیان ثوری کی روایت سے پہچانتے
ہیں۔ ابویقظان کا نام عثمان بن عمار ہے اولاد بن قیس
بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تین آدمیوں
سے محبت رکھتا ہے، جو شخص رات کو کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ
کی کتاب پڑھے، جو شخص خفیہ طور پر دین میں ہاتھ کے
خیرات کرے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے
فرمایا باتیں ہاتھ سے (چھپا کر دے) اور وہ شخص جو
کسی لشکر میں ہو باقی ساتھی بھاگ جائیں اور وہ دشمن
کے مقابلے میں کھڑا رہے۔ یہ حدیث غریب اور
غیر معقول ہے صحیح روایت وہ ہے جسے شعبہ نے متعدد
واسطوں سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت
کیا۔ ابوبکر بن عیاش بہت غلطیاں کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عنقریب فرات سونے کا خزانہ اگلے گی جو وہاں
ہو اسے چاہیے کہ اس سے کچھ نہ لے۔ یہ حدیث
صحیح ہے۔

الوذی ناریہ بواسطہ اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع روایت کی البتہ
اس میں یہ ہے کہ عنقریب فرات سے سونے کا
پہاڑ ظاہر ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی (ایسے) ہیں جن سے اللہ تم
محبت کرتا ہے اور تین آدمی (ایسے) ہیں جن سے نفرت کرتا ہے۔
جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ان میں سے ایک شخص وہ ہے جو
کسی قوم کے پاس آیا اور ان سے اللہ کا واسطہ دیکر یا ان کا اس قدر تذکرہ
کی وجہ سے نہیں مانگا جو ان کے درمیان ہے انہوں نے دیا پھر انہیں
سے ایک شخص الگ ہوا اور اسے چپکے سے کچھ دیا جسے صرف اللہ تم
جانتا ہے یا وہ جس نے اسے دیا۔ دوسری وہ جماعت جو رات کے
وقت رونا نہ ہوئی جب انہیں نیند نہ مغال چیز سے پیاری ہوئی اور
انہوں نے (سوئے کے لئے) سر رکھ دیا تو انہیں سے ایک شخص اٹھ کھڑا
ہوا اور مانگنے لگا اور میری آیات پڑھنے لگا تب میرا وہ شخص جو لشکر
میں تھا دشمن سے قتل ہو گیا میں باقی لوگ بھاگ کھڑے ہوئے اور یہ سید
تان کہ قتل کر کے لگا ہوا تک کہ شہید ہو گیا یا فتح پائی جن میں دشمنوں
سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے وہ یہ ہیں ابو جہل، حکیم غریب
اور ظالم والدہ محمود بن عقیلان نے بواسطہ نضر بن شہید
شعبہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث
صحیح ہے۔ شبیبان نے مستور سے اسی طرح اس
کی مثل روایت کیا ہے۔ یہ حدیث ابو یکریم عبید اللہ

خالد نا عیید اللہ بن عمر عن حبیب بن
عبید اللہ عن جابر عن حفص بن عاصم عن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یؤخذ الفرات یحیر عن کبیر من
الذهب فمن حضره فلا یأخذ منه شیئاً
هذا احادیث صحیحہ۔

۲۶۴۔ حدثنا أبو سیدنا الأشعث نا عقیبہ بن
خالد نا عیید اللہ بن عمر عن ابی الزناد عن
الأعدی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم مثله الا انہ قال یحیر عن جبلی من
ذهب هذا احادیث حسن صحیحہ۔

۲۶۵۔ حدثنا محمد بن بشار ومحمد بن
المثنی قالنا ثنا محمد بن جعفر نا شعبہ عن
منصور بن المعتمر قال سمعت ربیع بن جراح
یحدث عن زید بن طیان رفعہ الی ابی ذر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث یشہرہن
اللہ وثلاثہ یشہرہن اللہ فاما الذین یشہرہن
اللہ فرجل اقی قوماً صالہم یا اللہ وکسبوا لہم
یعدایہ بینہ وبنہم فمعوہ فتمخلف رجل
باعتیانہم فاعطاه سیراً لا یعلم یعطیہ الا اللہ
والذین اعطاه وقوم ساروا لیکہم حتی اذا
کان النور احب الیہم مما یجدل بہ فوجعوا
رؤسہم فقامت تلحی ویسکوا یا فی ورجل کان
فی سیرۃ فلی اعداؤہ فہزموہ فاقبل یصدارہ
حتى یقتل او یقتلہ ثلاثہ الذین یشہرہن
اللہ الشجر الذافی والقیحۃ المختال والغنی الطلوم
حدثنا محمود بن غیلان نا النضر بن شہید
عن شعبہ نحوه هذا احادیث صحیحہ وھذا
روی شبیبان عن منصور نحوه هذا احادیث

مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ .

کی روایت سے اصح ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ صِفَةِ جَهَنَّمَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّارِ

۴۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ

بْنُ حَفْصٍ بْنُ عِيَّادٍ نَا أَيْ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالٍ

أَبَا حَنِيْفَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَيْبِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَوْمَئِذٍ يَخْرُجُونَ

سَبْعُونَ أَلْفًا سَبْعُونَ أَلْفًا زَمَانًا مَعَ كُلِّ زَمَانٍ

سَبْعُونَ أَلْفًا مَلَائِكَةٌ يَجْعَلُونَ مَقَالَاتٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالتَّحْرِيُّ لَا يَرْفَعُهُ .

۴۶۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

بْنِ عَمْرٍو أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ سَعْدَانَ عَنْ

أَعْلَانِ بْنِ خَالٍ عَنْ الْأَسَدِ بْنِ عَدُوٍّ عَنْ بَرْقَعَةَ

۴۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْجَمْعِيُّ نَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَعَشِيِّ عَنْ أَبِي صَبَّاحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَكَّرَ يَحْدِثُ عَنْ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا

عَيْنَانِ بَصَرَانِ وَأُذُنَانِ سَمْعَانِ وَفِي أَنْ يَخْلُقَ

يَقُولُ إِنِّي وَكَلْتُ بِشَرِّكُمْ بَكْرَةَ جَبَّارَ عَيْنِي بِكُلِّ

مَنْ دَعَاكَ اللَّهُ إِلَيْهَا أَخَذَ بِأَلْمِصْصَةِ رُبِّ هَذَا

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ

۴۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو

الْجَمْعِيُّ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عِيَّادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ

صفت جہنم کے ابواب

دوسرے کی صفت

۴۶۶ - حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن جہنم

کو اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگائیں

ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے

ہوں گے جو اس کو کھینچ رہے ہوں گے . عبد اللہ

بن عبد الرحمن کہتے ہیں ثوری نے اسے مرفوع نہیں

بیان کیا .

سفیان نے بھی علامہ ابن عساکر سے اسی سند

کے ساتھ غیر مرفوع روایت نقل کی .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جہنم

سے ایک گردن نکلیں گی جس کی آنکھیں ہوں گی جو دیکھیں گی

دو کان ہوں گے جو سنیں گے اور زبان ہوگی جو بولے گی .

کہے گی مجھے آدھوں پر مسلط کیا گیا ہے ہر سنگ

سرکش ، مشرک پر اور تصویریں بنانے والوں پر

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے .

جہنم کی گہرائی

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں غلبہ بن

مردان نے ہمارے اس منبر یعنی بصرہ کے منبر پر آنحضرت

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَزْوَانَ عَلَى وَثْرَتِنَا
هَذَا مِنْبَرًا أَبْصَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيمَةَ لَنُلْفِي مِنْ شِعْبِ جَهَنَّمَ
فَتَهْوِي بِمَا سَبْعِينَ عَامًا مَا تَقْضِي إِلَى قَدَارِهَا
قَالَ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَكْثَرُ دَاذِ كَرِّ النَّارِ حَيَاتُ
حَدِّهَا شِدِيدُ دَاذِ قَدْرِهَا يَجِيدُ وَإِنْ مَقَامُهَا
حَدِيدُ لَا تُعْرِفُ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَزْوَانَ وَإِنَّمَا قَدِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَزْوَانَ أَبْصَرَهُ
فِي نَوْمٍ عَمْرُو بْنُ الْحَسَنِ يَسْتَنِينَ بَقِيَّتَا مِنْ
جَلَدَاتِهِ عُمَرَ.

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا حَسَنُ بْنُ مَوْحٍ
عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ
أَبِي سَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْقَعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَنْصَدُّ فِيهِ الْكَافِرُ
سَبْعِينَ خَرِيْفًا وَيَهْوِي فِيهِ كَذَلِكَ أَبَدًا هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرَفُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْيَعَةَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَظَمِ أَهْلِ النَّارِ
۴۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجْوَانَ حَدَّثَنَا عُمَارُ بْنُ
جَبَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَارٍ وَصَالٍ عَنْ مَوْلَى التَّوَّاسِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ مَنْ الْكَافِرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ
أَحَدٍ وَخَيْرُ مَنْ الْبَيْضَاءُ مِثْلُ مِثْلِ النَّارِ
مِثْلُ مِثْلِ النَّارِ مِثْلُ النَّارِ مِثْلُ النَّارِ
يَعْنِي بِهِ كَمَا بَيَّنَّ الْمَوَاقِفَةُ وَالْبَيْضَاءُ
جَبَلٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَرِيبٌ.

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مَعْصُوبُ بْنُ
الْمِقْدَادِ عَنْ فَصِيلِ بْنِ عَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ عَنْ جَدِّهِ الْكَافِرِ مِثْلُ
أَحَدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ الْأَمْشَجِيُّ

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنایا آپ نے فرمایا ایک
بہت بڑی چٹان جہنم کے کنارے سے پھٹتی جائے گی
اور وہ ستر برس گرنے لے گی پھر بھی اپنے ٹکڑوں پر
نہیں پھٹے گی حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جہنم کو
زیادہ یاد کیا کرو کیونکہ اس کی گرمی سخت ہے وہ بہت گہری
ہے اور اس کے گرد لوہے کے ہیں! امام ترمذی فرماتے
ہیں ہمیں غلبہ بن عزوان سے حسن بصری کے سماع کا علم نہیں
کیونکہ غلبہ بن عزوان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت
میں بصرہ آئے تھے اور خلافت فاروقی کے دو سال باقی
تھے کہ حضرت حسن بصری پیدا ہوئے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صمود گ کا ایک پہاڑ
ہے کافر ستر سال اس پر چڑھتا اور گرنا رہے گا اور
ہمیشہ ہمیشہ اسی طرح ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے
ہم اسے مرفوعاً صرف ابن لہیعہ کی روایت سے
جانتے ہیں۔

اہل جہنم کے اعضاء بڑے بڑے ہوں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن
کافر کی دائرہ احمد پہاڑ جتنی ہوگی، ان بیضاء پہاڑ جتنی
اور جہنم میں اس کی متعدد بین دلوں کی مسافت جتنی ہوگی
جیسے دہرہ۔ یعنی مدینہ شریف اور ربیعہ کے درمیان
کا فاصلہ۔ بیضاء ایک پہاڑ ہے۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کی
دائرہ احمد پہاڑ جتنی ہوگی یہ حدیث حسن ہے۔
ابو حازم، انجی ہی ان کا نام سلمان ہے اور وہ

اسمہ سلمہ بن مولى عن عذرة الاشجعية.

۴۷۳. حَدَّثَنَا هَذَا نَافِعُ بْنُ مُسَيْدٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَارِقِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيَسُحِبُ لِسَانَهُ الْقَدْرَ سَحًّا وَالْقَدْرَ سَحْبَيْنِ يَتَوَطَّأُهُ النَّاسُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَنَا نَحْنُ عَنْهُ مِنْ هَذَا نَوَاجِوُ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيدَ كُوفِي قَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ وَأَبُو الْخَارِقِ لَيْسَ بِمَعْدُودٍ.

۴۷۴. حَدَّثَنَا الْحَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّؤْدِيُّ نَافِعُ بْنُ مُسَيْدٍ عَنْ أَبِي نَاسِبٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِلْفَ لِحْيَتِكَ الْكَافِرُ لَيُثْبِتُكَ وَأَنْ تَبْعُونَ ذُرَاعًا وَأَنْ تَرْضَهُ وَمَنْ أَحْبَبَ وَأَنْ تَجْلِسَ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَخْتَلَفٌ غَرِيبٌ مِنْ حَيَاثِ الْأَعْمَشِ.

بِأَدْلَلٍ مَلَجَةٍ فِي صِفَةِ شَرَابِ أَهْلِ النَّارِ ۴۷۵. حَدَّثَنَا أَبُو زَكْرِيَا نَارُشِدِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قُتَيْبٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ قَالَ كَحَرِّ الذَّيْتِ فَإِذَا أَقْدَبَهُ إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ قَدْوُهُ وَجَهْدُهُ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِيِّ بْنِ سَعْدٍ وَرِشْدِيِّ بْنِ قَدْ تَكَلَّفَ فِيهِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۴۷۶. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ نَصْرِ نَافِعُ بْنُ مُسَيْدٍ عَنْ أَبِي نَاسِبٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَمِيمَ لَيَصُبُّ عَلَى رُؤْسِهِ مَوْءُفِينًا الْحَمِيمِ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ فَيَسِيلُ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يَسْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُكَ

عزہ اشجعیہ کے مولا ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اپنی زبان کو ایک دو فرسخ تک کھینچے گا۔ لوگ اسے اپنے پاؤں تلے روند گئے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں فضل بن یزید کوئی ہیں اور ان سے کئی ائمہ نے روایت کی ہے۔ ابو الخارق مشہور نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کا بھڑا بیا لیس گز موٹا ہوگا اس کی داڑھ اُٹھ پھاڑ جتنی ہوگی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ کہ کمرہ اور مدرستہ طیبہ کے درمیان جتنی ہوگی یہ حدیث، اعمش کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔

اہل جہنم کا پینا

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کی نصیر میں فرمایا کہ وہ نیل کی تلچٹ کی طرح ہے جب وہ اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ اس حدیث کو ہم صرف رشید بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور رشید بن کے حفظ میں کلام کیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرم پانی ان (دوڑھوں) کے سر پر ڈالا جائے تو وہ سرایت کرنے لگتے کہ ان کے پیٹ تک پہنچ جائے گا۔ اور جو کچھ پیٹ میں ہوگا اسے کاٹ کر قدموں سے نکل جائے گا اور یہی صہرہ نکل جاتا ہے بار بار اسی طرح کیا جائے گا ابن ہبیرہ سے

مراد عبد الرحمن جعفر مصری ہے۔ یہ حدیث حسن
غریب صحیح ہے۔

حضرت ابو اسرار رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد
(ترجمہ) اسے پرپ کا پانی پلایا جائے گا جسے وہ گھونٹ
گھونٹ پیئے گا اسے بارے میں فرمایا وہ اسے مزے قریب
کرے گا تو اسے ناپسند کرے گا اور جب مقوڑا سالی قریب
کرے گا نہ بھن جائے گا اور اس کے سر کی کھال گر پڑے گی
جب پیئے گا تو آنتیں کٹ جائیں گی یہاں تک کہ اس کی
منقعد سے نکلیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انہیں گرم
پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو کاٹ دیگا اور
فرماتا ہے اگر پانی مانگیں گے تو انہیں تیل کی تھپٹ جیسا
پانی دیا جائے گا جو چہروں کو بھن دے گا کیسا ہی بُرا جینا
ہے اور کیا ہی برا سالی ہے۔ یہ حدیث غریب سے
امام بخاری نے بھی اسی طرح عبید اللہ بن بسر سے روایت
کی۔ عبید اللہ بن بسر صرف اسی حدیث کے ساتھ مشہور
ہیں صفوان بن عمرو نے عبید اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ
راوی ہیں اسے بھی ایک دوسری حدیث روایت کی
ہے۔ عبید اللہ بن بسر کے بھائی اور بہن کو بھی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل ہے۔ اور عبید اللہ
بن بسر بن سے صفوان بن عمرو نے ابو اسرار کی روایت بیا
کی شاید وہ عبید اللہ بن بسر کے بھائی ہوں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کانہل یعنی تیل کی
تھپٹ جیسا اور جب اپنے منہ کے قریب کرے گا تو
چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ اس سند کے ساتھ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا درج
کا احاطہ چار دیواریں (کر دیں) ہیں ہر دیوار کی موٹائی
چالیس سال کی مسافت ہے۔ اسی سند کے ساتھ

كَانَ وَابْنُ جَعْفَرٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَجَّيرَةَ
الْمِصْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ
۴۷۷۔ حَدَّثَنَا سُورِدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
الْمُبَارَكِ نَا صَفْوَانَ بْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ
بُسَيْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صِدْقٍ يَتَجَرَّعُهُ
قَالَ يَقْتَرِبُ إِلَى فِيهِ فَيَكْرَهُهُ فَإِذَا أَذَى مِنْهُ
شَرَى وَجَبَهُ دَرَّةً وَتَ دَرَّةً رَأْسَهُ فَإِذَا اشْرَبَهُ
قَطَعَ أَمْعَاهُ حَتَّى يُخْرِجَ مِنْ دُبُرِهِ يَقُولُ اللَّهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسَقَرَا مَا جِئَا فَقَطَعَ أَمْعَاهُم
وَيَقُولُ وَلَنْ يُسَدِّخَهُمَا فَيَأْكُلَا بِلَهْلٍ كَأَهْلٍ يَشْرِي
الْوَجُوهَ بِشَسِ الْمَشْرَابِ وَمَسَاءَتِ مُرْتَفَقًا هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ هَكَذَا أَخَاكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ ابْنِ بُسَيْرٍ وَلَا يُعَدُّ عَبِيدُ اللَّهِ
بُنْ بُسَيْرٍ لَافِي هَذَا الْحَدِيثِ وَفَدَى صَفْوَانَ
بُنْ عَمْرٍو عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَعَبِيدُ اللَّهِ
ابْنُ بُسَيْرٍ لَافِي آخِرَ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَخْتَهُ حَدَّثَ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبِيدُ اللَّهِ ابْنُ بُسَيْرٍ الْكَذِبِيُّ رَدَى
عَنْهُ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَ ابْنُ أُمَامَةَ لَعَلَّهُ
أَنْ يَكُونَ أَخَا عَبِيدِ اللَّهِ ابْنِ بُسَيْرٍ۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا سُورِدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ
بُسَيْرٍ بِنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ
عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ كَأَهْلٍ قَالِ كَكَرَّ
الْمَرْبِ فَإِذَا تَوَبَّ إِلَيْهِ سَقَطَتْ قَرُوءٌ وَجُوهٌ
فِيهِ فَرِيضًا إِلَّا سَنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَسَاوَقِ النَّارِ أَرْبَعَةَ جُدَدٍ كَيْفَ كُلِّ جَدٍّ

مَيِّتَةً أَرْبَعِينَ سَنَةً وَهَذَا الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَاتَرَتْ دَقَاقَاتُ مِثْ غَسَاقِي يُمْنِي فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلُ الدُّنْيَا هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ لَمْ نَعْرِفْهُ مِنْ حَبِيبِ رِيشِي بْنِ سَعْدٍ وَفِي رِيشِي بْنِ سَعْدٍ مَقَالٌ

۴۷۹. حَكَاهُ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ غَبْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ هَذِهِ الْأَيَّةَ رَفَعُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَاتَرَتْ قَطْرَةٌ مِنَ الدَّقَاقِ قَطَرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَنَى أَهْلَ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ هُوَ حَقِيفٌ مَنْ يَكُونُ طَعَامُهُ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ مَجِيئُهُ

باب ۱۹۲ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَعَامِ أَهْلِ النَّارِ ۴۸۰. حَكَاهُ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا عَامِرُ بْنُ يُونُسَ نَا قُطَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَمَمٍ بْنِ عَظِيمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجَوْعُ فَيَقْدِرُ مَا كُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَفِيدُونَ فَيَقْتَاتُونَ بِطَعَامِهِمْ مَرْلَبٍ لَا يُسَوِّنُونَ وَلَا يُغْنِي عَنْ جُوعٍ فَيَسْتَفِيدُونَ بِالنَّطْعَامِ فَيَقْتَاتُونَ بِطَعَامِ ذِي غَضَبٍ فَيَقْدِرُونَ لَمْ يَكُنْ كَلَامًا يُبْعَثُونَ انْقِصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَفِيدُونَ بِالشَّرَابِ فَيَقْدِرُ لَمْ يَكُنْ كَلَامًا يُبْعَثُونَ بِكَرْلَبٍ الْحَيَاءُ يُوَادُّ إِذَا دُمْتُ مِنْ دُجُوهٍ هُوَ هَوَاتُ فَإِذَا دَخَلْتُ بَطُونُهُمْ قَطَعَتْ مَا فِي بَطُونِهِمْ فَيَقْتَاتُونَ أَدْعُوا خَزَنَةَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اگر جہنمیوں کی پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بھایا جائے تو پوری دنیا میں بدبو پھیل جائے اس حدیث کو ہم صرف رشید بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں اور رشید بن سعد کے بارے میں کلام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت پڑھی (ترجمہ) اللہ تعالیٰ سے ایسا درد جیسا ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں حالت اسلام میں ہی موت آئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مفلوج کا ایک قطرہ بھی دنیا میں گر پڑے تو دنیا والوں کے لئے ان کی زندگی برباد کر دے تو ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جن کا یہی کھانا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اہل جہنم کا کھانا

حضرت ابو درد اور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جہنم پر بھوک ڈالی جائے گی پس یہ ان عذابوں کے برابر ہوگی جنہیں وہ مبتلا ہوں گے۔ چنانچہ وہ فریاد کریں گے تو انہیں طریق کا کھانا دیا جائے گا جو نہ موٹا کرے گا اور نہ ہی بھوک کو دور کرے گا۔ پھر وہ کھانا مانگیں گے تو انہیں کٹے دار کھانا دیا جائے گا انہیں یاد آئے گا کہ وہ دنیا میں کتنے میں کتنے دسے کھانے کو پانی سے نکل جانے تھے چنانچہ وہ پانی مانگیں گے تو وہ ہے کے کانٹوں کے ساتھ گرم پانی انکی طرف پھینکا جائیگا جب سب کے قریب کریں گے تو وہ بھی جائیگا سب پیٹ میں داخل ہو گا تو پیٹ کی ہر چیز کو کاٹ دیگا وہ کہیں گے جہنم کے دروازوں کو بلاؤ۔ دربان کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے رسول داغ معجزات لے کر ہیں آئے تھے وہ کہیں گے ہاں کیوں نہیں دربان کہیں گے اچھا اب پکارو

مگر کافروں کی پکار بیکار ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ کہیں گے مالک دروازہ جہنم مگر پکار نہ پھر وہ پکاریں گے اے مالک! انہما اور اب ہمارا قصہ تم کر دے، حضور فرماتے ہیں مالک انکو جواب دے گا تم یونہی رہو گے (موت نہیں آئے گی) حضرت امش فرماتے ہیں جلدی گئی ہے کہ انکی پکار اور مالک فرشتہ کے جواب دینے میں ایک ہزار سال کا وقفہ ہو گا حضور فرماتے ہیں اب کہیں گے اپنے رب کو پکارو کہ تمہارے رب سے بہتر کوئی نہیں، پس وہ کہیں گے اے ہمارے رب: ہم پر ہماری بد قسمتی غالب آگئی اور ہم گمراہ ہو گئے اے ہمارے رب! ہمیں اس سے نجات دے اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو بیشک ظالم ہو گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تم انکو جواب دے گا اور جو عاقل اور اسی میں ذلت کے ساتھ ہو اللہ مجھ سے بات مت کر کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس وقت وہ ہر بھلائی سے ناامید ہو جائیں گے چھینیں گے اور حسرت و افسوس کریں گے بعد اللہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں لوگوں نے اس حدیث کو مرفوع نہیں بیان کیا وہ فرماتے ہیں یہ حدیث امش سے بواسطہ شمر بن عطیہ، شہری حوشب اودام درداد حضرت ابو درداد کا قول منقول ہے اور مرفوع نہیں ہے۔ قطب بن عبد العزیز الحدیث کے نزدیک ثقہ ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اس میں ترش رو ہوں گے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان کے چہروں کو بھون دے گی اور والا ہونٹ سکڑا کر سر کے درمیان تک پہنچ جائے گا اور نیچے والا ہونٹ شک کرناٹ کو چھوٹے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ابو الہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبد العتوار سی ہے یہ یقین تھے اور ابو سعید کی پردہ نش میں رہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما

جَعَلْتُمْ فَيَقُولُونَ أَكُنْتُ ذَا قَاتِيكُمْ
رُسُلُكُمْ بِأَلْسِنَاتٍ قَانُوا بَنِي قَانُوا
فَادْعُوا مَا دَعَا الْكَافِرِينَ لَا فِي
ضَلَالٍ مَالٍ فَيَقُولُونَ بِمَا مَالُكُمْ
يَقْبِضُ عَلَيْكَ قَالَ فَيُعِيدُهُمْ لَكُمْ مَا يَكُونُ
قَالَ الْأَعْمَشُ نَبَتْ أَنْ بَيْنَ دَعَاءِ مَعْرُوبَيْنِ
إِجَابَةُ مَا لَكَ إِيَّا هُمْ أَلَمْ يَأْمُرْ قَالَ
فَيَقُولُونَ أَدْعُوا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدًا خَيْرَ مِنْ
رَبِّكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا
فَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ مَا بَتْنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ
عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ قَالَ فَيُعِيدُهُمْ لَكُمْ مَا يَكُونُ
وَلَا تُكْفَرُونَ قَالَ فَعُدْنَا ذَلِكَ يَتَوَارَعُونَ عَلَى
خَيْرٍ مِنْهُ لَكُمْ يَا خُذُوا فِي الدُّفَابِ وَالْحَمْدُ
وَالْوَيْلُ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالنَّاسُ
لَا يَذْكُرُونَ هَذِهِ الْحَدِيثَ قَالَ وَإِنَّمَا رَوَى هَذَا
الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ عَطِيَّةٍ
عَنْ شُرَيْبِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَوْسٍ الدَّارِ دَاوِدَ عَنْ أَبِي
الدَّارِ دَاوِدَ قَوْلُهُ وَنَبَتْ يَتَوَارَعُونَ وَفُطِنَتْ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذِهِ جَدُّ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا بْنُ الْمُبَارَكِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ إِيَّا شَجَاعٍ عَنْ أَبِي الْتَمِيمِ
عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيهَا كَالْجَوْنِ
قَالَ تَشْرِبُهُ النَّارُ فَتَقْلَعُ شَفَتَهُ الْعُلْيَا حَتَّى
تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِي شَفَتَهُ السُّفْلَى حَتَّى
تَقْرِبَ سُرَّتَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَدِيْبٌ
وَأَبُو الْهَيْثَمِ سَنَهُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو وَبِ
عَبْدِ الْعَتَارِ وَكَانَ يَتِيمًا فِي تَجْمِيدِ أَبِي سَعِيدٍ.

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ

أَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عِيسَى بْنِ
هَلَالٍ الصَّدَاقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ رِجْلٍ
الْحَافِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ رِصَاصَةً وَقَعَ هَذَا وَآشَاشَتْ
إِلَى مِثْلِ الْجَمْعَةِ أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ
وَهِيَ مَسِيرَةٌ خَمْسَ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَدَّتْ الْأَرْضَ قَبْلَ
الَّذِي دَوَّانَهَا أُرْسِلَتْ مِنَ الْأَرْضِ السَّيْلَةُ سَادَتْ
أَرْبَعِينَ خَرِيفًا لَوْلَا ذَلِكَ لَأَنفَارَ قَبْلَ أَنْ يَلْتَمَّ أَصْلُهَا أَوْ
تَعْرَهَا هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ مَجْتَمِعٌ

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ نَارَ كُوفٍ هَذَا جُذْءٌ مِنْ
سَبْعِينَ جُذْءٍ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ
بْنَ الْبَارَكِ أَخْبَرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ نَارُ كُوفٍ هَذَا الْكُوفِيُّ تَوَقَّدَ مِنْ جُذْءٍ وَاحِدٍ
مِنْ سَبْعِينَ جُذْءٍ مِنْ خَرِيفَتِهِمْ قَالُوا وَابْنُ
كَانَتْ لَكَ رِيَّةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَاتِلُهَا فَوَقَدَتْ
بِتِسْعَةِ رِيَّتَيْنِ جُذْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ خَرِيفَةٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجْتَمِعٌ وَهَذَا مِنْ مُتَابِعِهِ هُوَ
أَخُو وَهَبِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ وَهَبٌ

بَابُ قَبْلِهِ

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ
أَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَدَاسٍ
عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُ كُوفٍ هَذَا جُذْءٌ مِنْ سَبْعِينَ
جُذْءٍ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ لِكُلِّ جُذْءٍ مِنْهَا حَرٌّ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ
الْبَغْدَادِيُّ تَابِعِيُّ بَنِي أَبِي بَكْرٍ شَرِيفٌ

سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک کھوپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا
اگر اس جیسا ایسے کا گولہ آسمان سے زمین کی
طرف پھینکا جائے اور یہ پانچ سو سال کا راستہ
ہے، تو رات سے پہلے زمین تک پہنچ جائے
اور اگر اسے زنجیر کے سرے سے (لٹکا کر)
پھوڑا جائے تو اس کی گہرائی اندر تھنک
پہنچے تک چالیس سال چلتا رہے۔ اس حدیث
کی سند حسن صحیح ہے۔

ذیوی آگ، جہنم کی آگ کا سترواں
حصہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ جسے
انسان جلاتے ہیں جہنم کی حرارت سترا جزا میں سے
ایک ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ
کی قسم یہی کافی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو انتہا جزا
بڑھایا گیا (اب) ہر جز کی گرمی اس کے برابر ہے
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمام بن منبہ و وہب
بن منبہ کے بھائی ہیں وہب بھی ان سے روایت
کرتے ہیں۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ
جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے ہر جز کی گرمی اس
کی گرمی کے برابر ہے۔ یہ حدیث ابو سعید کی روایت
سے حسن غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ

کی آگ ہزار سال بھڑکانی ہوگی یہاں تک کہ سرخ ہوگئی پھر ہزار سال بھڑکانی ہوگی یہاں تک کہ سیاہ ہوگئی پس (اب) وہ نہایت ہی سیاہ ہے۔

سید بن نصر نے بواسطہ عبداللہ شریک، عاصم اور الوصلح (یا کوئی دوسرے راوی) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی غیر مرفوع روایت بیان کی اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ کی موت حدیث نہاد و صحیح ہے میں میں مسلم کہ بنی بن کبیر کے علاوہ کسی حدیث میں اس مرفوع بیان کیا تھا۔

دوزخ کے دو سانس اور
اہل توحید کا اس سے نکلتا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم نے اپنے رب کے سامنے شکایت کی کہ اس کے بعض نے بعض کو کھالیا اللہ تعالیٰ نے اس کے دو سانس بنا دیئے ایک سردیوں کے لئے اور ایک گرمیوں کے لئے سردیوں کا سانس نہایت مفید ہے اور گرمیوں کا سانس نہایت گرم ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔ مفصل بن صالح محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہشام (راوی) نے کہا آگ سے نکالا جائیگا اور شعبہ کی روایت میں ہے آگ سے نکالو اس شخص کو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں حق کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے بھی جہنم سے نکالو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں گندہ کے دانے کے برابر ایمان ہے اسے بھی جہنم سے

عَنْ عاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَذْقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى أَخْرُجَتْ شَحْرًا أَوْ قِدَا عَلَيْهِمَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى أَبْيَضَتْ شَحْرًا وَقِدَا عَلَيْهِمَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَرَأَى سُودًا مُطْلِقَةً.

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا سُورِبَانُ بْنُ تَصْرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَصَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَوْ رَجُلٍ أَخْرَجَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَتَوَيَّعَهُ وَحَدَّثَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا مَوْقُوفٌ أَصَحُّ وَلَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَوَعَهُ غَيْرَ بَحْثِي ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ شَرِيكَ بِإِسْنَادٍ مَا جَاءَ أَنَّ لِلنَّارِ نَفْسَيْنِ وَمَا ذَكَرَ مَنْ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْرٍ أَبُو لَيْثٍ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ نَا الْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْتَكَيْتُ النَّارَ لِأَنِّي نَرَاهَا وَقَدْ كُنْتُ أَكُلُ بَعْضُهَا فَجَعَلَ لَهَا نَفْسَيْنِ نَفْسًا فِي النَّارِ وَنَفْسًا فِي الصَّيْفِ فَأَمَّا نَفْسُهَا فِي النَّارِ فَذَرَمٌ يَرْدُ أَمَّا نَفْسُهَا فِي الصَّيْفِ فَسُودٌ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ مَعْنَى وَقَدْ كَرِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ وَالْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ لَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَاكَ الْحَافِظِ.

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو ذَرٍّ نَا شُعْبَةُ وَهْشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ هِشَامُ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ وَنَا شُعْبَةُ أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شُعْبَةً أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ

لکھا لو جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا اور اس کے دل میں قرۃ بھر
بھی ایمان ہے۔ شیعہ نے کہا اس کو بھی جس کھولیں جو کے
برابر ایمان ہے۔ اس باب میں حضرت جابر اور عمر ان بن
حسین رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ تعالیٰ فرمائیے گا
اس شخص کو جہنم سے نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے
یاد کیا یا کسی مومن پر بھی مجھ سے ڈرا۔ یہ حدیث
حسن غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں
جو جہنم سے سب سے بدستور ہے گا ایک دمی سرخوں کے بن گھسٹتا ہوا
نکلے گا اندر عرض کریگا اے رب! لوگ اپنے اپنے مقام پر پہنچ گئے۔
حضور فرماتے ہیں اس سے کہا جلتے گا جنت کی طرف جا اور
اس میں داخل ہو۔ آپ فرماتے ہیں وہ جنت میں داخل ہونے والے گا
تو دیکھے گا کہ لوگوں نے اپنی اپنی جگہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ واپس آکر
کہے گا اے رب! لوگ اپنے مقام پر قابض ہو چکے ہیں۔ اسے کہا
جائیگا کیا تجھے وہ وقت باہر جس میں تو تھا۔ وہ کہے گا ہاں۔
(یاد ہے) کہا جائیگا کوئی تنہا کہ حضور فرماتے ہیں وہ تنہا کریگا جائیگا
مجھے آرزو کے مطابق اور اس کے ساتھ دنیا کا دس گنا
اور دیا جائے گا۔ وہ عرض کرے گا اے اللہ! کیا تو مجھ سے
مذاق کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے راوی کہتے ہیں میں نے
دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے لواحد
راحمی دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس آدمی کو جانتا ہوں جو
جہنم سے نکلے اور جنت میں داخل ہو سکے والوں میں سب
سے آخری ہو گا۔ ایک آدمی لایا جاتے گا اللہ تعالیٰ فرمائیگا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَبْرَأُ
بَعْدَهُ أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَبْرَأُ ذَرَّةً وَهَاتَا مَكُوبَةً مَّا
يَبْرَأُ ذَرَّةً مُحَقَّقَةً وَفِي أَلْبَابٍ عَنْ جَابِرٍ وَعَمْرٍ
بْنِ حُرَيْثٍ هَذَا أَحَدٌ يَشْهَدُ حَسَنٌ حَسْبُهُ

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ أَخْبَدُ أَقْدَعُ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ فَصَّالٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
بْنِ أَكْبَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَقُولُ اللَّهُ أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي
يَوْمًا أَوْ خَلَفَنِي فِي مَقَامٍ هَذَا أَحَدٌ يَشْهَدُ حَسَنٌ حَسْبُهُ
۳۹۰۔ حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ التَّمَلِظِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي لَيْلٍ لَمَّا أَتَى أَهْلَ النَّارِ خَرَجَ رَجُلٌ
يَخْرُجُ مِنْهَا زَجْفًا يَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ
الْمَنَازِلَ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ لَمْ تَطْلُقْ إِلَى الْجَنَّةِ فَادْخُلِ
الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَذْهَبَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ
أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَخْرُجُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ
النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ أَتَدْرِكُ لَزْمَتَانِ
الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقَالُ لَهُ تَسْمَعُ
قَالَ فَيَسْمَعُ فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ الَّذِي تَسْمَعُ
وَعَشْرَةَ أَصْعَابِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ مِنِّي
وَأَنْتَ أَمْلِكُ قَالَ فَخَلَقَ مَا آيَتْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ حَتَّى بَدَأَتْ
تَعَاجِذُهُ هَذَا أَحَدٌ يَشْهَدُ حَسَنٌ حَسْبُهُ

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي لَيْلٍ لَمَّا أَتَى أَهْلَ النَّارِ خَرَجَ رَجُلٌ
يَخْرُجُ مِنْهَا زَجْفًا يَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ

الْجَنَّةُ دُخُولًا الْجَنَّةُ يُوقَى بِدَجَلٍ فَيَقُولُ سَلُوكُوا
عَنْ وَغَائِذِ رَبِّي وَأَعْبَى كِبَارُهَا فَيُقَالُ لَهُ
عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا أَيَوْمَ كَذَا وَكَذَا عَمِلْتَ كَذَا
وَكَذَا فِي يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا قَالُ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنْ
لَكَ مَكَانٌ كُنَّ سَيِّدَتُكَ حَسَنَةً قَالَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ
لَعَدَا عَمِلْتُ الْأَشْيَاءَ مَا أَرَاهَا هَرُونَ قَالُ فَلَقَدْ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ
حَتَّى يَبْدَأُ نَوَاجِدَهُ هَذَا أَحَدُ نِجَاتِ حَسَنٍ مَعْنِيهِ

٢٩٢ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ

عَنْ أَبِي سَعْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُبُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ
التَّوْحِيدِ فِي النَّارِ حَتَّى يَكُونُوا فِيهَا حِمَمًا تُشَرُّ
بُذَارِكُهُمُ الدَّرَمَةَ يَصْطَرِبُونَ وَيُطْرَحُونَ عَلَى
أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ فَيُرْسَى عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ
الْمَاءَ فَيَنْبُلُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْغَضَاءُ فِي حِمَاكَ
السَّيْلِ ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ
فِيهِمْ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ

٣٩٣. حَكَا لَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ نَاعِيَهُ الدَّرَازِي

ثُمَّ قَالَ رَزِيدُ بْنُ اسْمَاعِيلَ عَنْ عَطَايَةَ بْنِ يَسَارٍ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَمَنْ
سُئِلَ فَلْيَقُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُظِلُّهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ

٣٩٣. حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرَةَ ابْنُ الْمُبَارَكِ

أَبَا بَكْرٍ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْأَعْمَى عَنْ
أَبِي عُمَرَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلَيْنِ
مِمَّنْ دَخَلَا النَّارَ لَشَدِيدَ حِمَا حَتَّى قَالَ الذُّبُّ

اس کے صفیہ گناہوں کے متعلق پوچھو اور دیکھو گناہوں کو چھپا دو اس سے کہا سنا چکا تو نے غلاں نلاں دن یہ حمل کیا حنفیہ فرماتے ہیں پھر کہا جائے گا آج غیر سے لئے ہر برائی کے بدلے لیگی ہے حنفیہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ عرض لگا اے رب! اس کے علاوہ بھی ہیں نے بہت سے عمل کئے ہیں۔ مادی کہتے ہیں میں نے دیکھا اس بات پر حنفیہ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے آفرینی دانت مبارک غلام ہو گئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ اہل توحید کو جہنم میں عذاب ہوگا جیسا تنگ کردہ گوند ہو جاتیں گے پھر ان پر رحم کیا جائے گا اور انہیں نکال کر جنت کے دروازے پر داخل کیا جائے گا حضور فرماتے ہیں جنتی ان پر پانی پھیرا کیوں گئے پس وہ اس طرح کھلیں گے جس طرح ندی نالوں کی مٹی میں درخت اُٹتے ہیں پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا جہنم سے نکالا جائے گا۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں جسے شک ہو وہ یہ حدیث پڑھے (ترجمہ) ”اللہ تعالیٰ ذرہ بھی ظلم نہیں فرماتا“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے دو آدمی زور سے چلانے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان دونوں کو نکالو، جب نکالے گئے تو پوچھا: تمہاری بیعت کیا تھی؟ انہوں نے کہا: ہم نے یہ اس لئے

قَالَ لَهَا هَذَا أَحَدُ بَنِي إِسْمَاعِيلَ مِنْ عَدُوِّ نَبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيَعْنِي بَنِي عَبْدِ اللَّهِ مَنِيعَةً مِنْ أَهْلِ الْغَوْدِيَّةِ كَقَوْلِهِمْ فِي شَيْءٍ
بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ فِي النَّارِ الْيَسَاءُ
۳۹۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ نَا يُؤْبَقُ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ وَطَعْنُ الرَّقِيقِ قَالَ سَمِعْتُ
أَبْنِ مَسْرُوقٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَطْلَعُ فِي الْجَنَّةِ قَدَائِتُ أَكْثَرِ أَهْلِهَا الْفَقْدَاءُ وَطَالَتْ
فِي النَّارِ قَدَائِتُ أَكْثَرِ أَهْلِهَا الْيَسَاءُ

۳۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ أَبِي
عَدِيٍّ وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ
ثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ وَطَعْنُ الرَّقِيقِ عَنْ عُمَرَ بْنِ
بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ تَطْلَعُ فِي النَّارِ قَدَائِتُ أَكْثَرِ أَهْلِهَا
الْيَسَاءُ وَطَالَتْ فِي الْجَنَّةِ قَدَائِتُ أَكْثَرِ أَهْلِهَا
الْفَقْدَاءُ هَذَا أَحَدُ بَنِي حَنْبَلٍ كَقَوْلِهِ
عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ بُرَيْدٍ عَنْ
يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ أَبِي عَدِيٍّ وَ
بِكَلِّ الْأَسْنَادِ بَيْنَ لَيْسَ فِيهِمَا مَقَالٌ وَبِحَبْلِ أَنْ يَكُونَ
أَبُو رَجَاءٍ مِمَّنْ فِيهِمَا جَمِيعًا وَقَدْ رَوَى غَيْرُ عَوْفٍ أَيْضًا
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ بُرَيْدٍ

باب ۱۹۷

۳۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ثنا وَهْبُ بْنُ
جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبَانِيِّ
بِشَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَنَّ أَهْلَ النَّارِ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابُ رَجُلٍ فِي أَحْمَصَ
قَدَامِهِ جَسَدَانِ يُلْقِي فِيهِمَا دَمَاعَهُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ يَنْتَهِي فِي أَبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبِي سَعِيدٍ

باب ۱۹۸

وقت گزارنا چاہئے جسکو دگر غفلت اختیار کرتے ہیں مترجم امام ازہری فرماتے
ہیں اس حدیث کو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے جہنم میں
جہنم میں غور توں کی کثرت
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جہنم
میں جھانکا تو اس میں غریبوں کو زیادہ دیکھا اور
جہنم میں جھانکا تو غور توں کو زیادہ پایا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جہنم
میں جھانک کر دیکھا تو غور توں کو زیادہ پایا اور جنت
میں جھانکا تو زیادہ جنتی غریب لوگ تھے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ عوف نے متعدد واسطوں سے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے
دونوں سندوں میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا ہے
ابو رجاء نے دونوں سے سنا ہو عوف کے
علاوہ بھی کچھ لوگوں نے یہ حدیث ابو رجاء کے
واسطے سے عمران بن حصین سے روایت کی
ہے۔

کثرت عذاب

حضرت عثمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں میں سے سب سے
کم عذاب والا شخص وہ ہوگا جس کے پاؤں کے نیچے آگ
کے دو انگارے ہوں گے جن سے دماغ کھوٹا ہوگا۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ
عباس بن عبدالمطلب اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے
بھی روایات منقول ہیں۔
جلنتی اور جہنمی

کیا تاکہ توہم پر رحم فرمائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری رحمت تمہارے لئے ہے تم دونوں وہاں ہی جہنم میں جاؤ یہاں تھے وہ دونوں جائیں گے ایک اپنے آپ کو جہنم میں ڈال دیا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو سرد اور سلامتی بنا دے گا دوسرا کھڑا رہے گا اور اپنے آپ کو جہنم میں نہیں ڈالے گا اللہ تم اس سے فرمائے گا تجھے کس چیز نے رد کیا کہ تو بھی اپنے آپ کو اسی طرح ڈالنا جس طرح تیرے ساتھی نے ڈالا وہ عرض کریگا اے رب مجھے امید ہے کہ تو نکالنے کے بعد دوبارہ نہیں لوٹائے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تیرے لئے تیری امید (کا پھل) ہے پس دونوں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے جنت میں ہوں گے۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ یہ رشید بن سعد سے مروی ہے اور رشید بن سعد محدثین کے نزدیک ضعیف ہے رشید بن ابن انعم افریقی سے روایت کرتا ہے اور وہ بھی علماء مدیث کے نزدیک ضعیف ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے بعض لوگ جو پہنچی کہلاتے ہوں گے میری شفاعت سے نہایت پائیں گے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابورجاء عطار رضی کا نام عمران بن تیمم سے ہے ابن طحان بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جہنم کی شکل کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس سے جلنے والا سو رہا ہو اور جنت کی طرح کی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس کا طالب سو رہا ہو (یعنی جہنم سے بچنے اور جنت کے حصول کے لئے جاگنا اور طاعت الہی میں)

فصل شفاعت برحق ہے امت اسلامیہ کا یہ مفہود ہے اللہ تعالیٰ نے محبوب و مکرزیدہ بندے اس کی اجازت سے شفاعت فرمائیں گے شفاعت کی مکمل تفصیل کے لئے شفاعت کی حقیقت معصنہ مستند العلماء حضرت مولانا محمد الدین جماعتی دامت برکاتہم اور تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ مولانا علامہ فضل بن علی آبادی علیہ رحمۃ اللہ اور میرا ہور کا مطالعہ کیجئے (مترجم)

تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَخْرَجُوهُمَا فَلَمَّا أُخْرِجَا قَالَ لَهُمَا لَا تَقِي شَيْئًا أَشْتَدَّ حَيْثُ أَخْرَجَكُمَا فَتَا لَا فَعَلْتَا ذَلِكَ لِتَرْجِعَا فَال رَحْمَتِي لَكُمْ أَنْ تَنْطَلِقَا فَتَلْقِيَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيَنْطَلِقَانِ فَيَلْقِيَا أَحَدَهُمَا نَفْسَهُ فَيَجْعَلُهَا عَلَيْهِمْ بَرْدًا وَسَلَامًا وَيَقُومُ الْأَخْرَجَانِ يُلْقِي نَفْسَهُ فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا مَنَعَكَ أَنْ تُلْقِي نَفْسَكَ كَمَا أَلْقَى مَا جِئْتُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنِّي لَا رَجُوءَ لِي وَلَا فَيَجْعَلُ فِيهَا بَعْدَ مَا أَخْرَجْتَنِي فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَكَ رَجَاءُكَ فَيَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ حَبِيبًا وَرَحْمَةً اللَّهُ اسْتَأْذَنَ هَذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ لِأَنَّهُ عَنْ رِشْدِ بْنِ سَعْدٍ وَرِشْدِ بْنِ سَعْدٍ هُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ عَنْ ابْنِ الْأَعْرَابِيِّ وَالْأَخْرَجِيِّ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا الْحَسَنَ بْنَ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَطَّارٍ رَضِيَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ مِنْ النَّارِ بِشَفَاعَتِي يُسَمُّونَ الْجَهَنِّيَّيْنِ هَذَا أَحَدُهُمَا حَسَنٌ فَخَيْرٌ وَأَبْرَجَاءُ الْعَطَّارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِمْرَانُ بْنُ سَعْدٍ وَيُقَالُ ابْنُ مَلْحَانَ.

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ نَصْرَانَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ وَشَلَّ النَّارُ نَامَ هَارِبًا وَلَا وَشَلَّ الْجَنَّةُ نَامَ

٥٠٠ مَحْدُكُمَا عُمُودُ بْنُ عَمِلَانَ نَابُوتِيهِمْ نَاسِيَانِ
عَنْ مَعْبُودِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخَزَّازِيَّ
يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
الْأَخْيَرُ كُفْرًا يَا هَلِي الْجَنَّةُ كُلُّ مَعِينٍ مُتَّصِعٍ تَوَدَّ
أَنْسُو عَلَى اللَّهِ لَا يَرُدُّهُ الْأَخْيَرُ كُفْرًا يَا هَلِي النَّارُ كُلُّ عَتَلٍ
جَاءَ إِلَى مَسْجِدِي هَذَا أَحَدًا يَتَحَسَّنُ حَسَنًا مَعِينًا

حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کیا تمہیں جلتی لوگ نہ بتاؤں ہر وہ
کمزور اور (لوگوں کی نگاہوں میں) گرسے ہوئے اگر اللہ تعالیٰ پر قسم
کھالیں تو اللہ تعالیٰ ضرور انہی قسم کھانے والی چیز (پھر فرمایا) اور
کیا تمہیں اہل بیت کے بارے میں نہ بتاؤں ہر سرکش حرام خود
اور منکر شخص (جس کی ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

أَيُّوَابُ الْإِسْمَانِ

البواب ایمان

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ مَا جَاءَ أَهْلُ دُنْيَا أَنْ أَتَيْتِ النَّاسَ
حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

غیر مسلموں کے جہاد

٥٠١. حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَدَّتْ
أَنْ أَتَاكَ النَّاسُ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
خَافَ أَنْ تُرْهَقَ عَصْمَتَا مِخْيَإٍ وَإِسْمَاعِيلَ فَآمَنُوا لَهُمْ
إِلَّا بِحَقِّهَا وَجَسَّاهُمْ عَلَى اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ
وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں
سے اس وقت تک طاردا ہا ہوں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ
نہ کہیں اور اگر یہ کلمہ پڑھ لیں تو انہوں نے مجھ سے (مسلمانوں سے)
اپنی جان و مال کو بچا لیا سو اسے اسلامی حق کے اور ان کا
حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبا
ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول
ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥٢. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ الْمُدَّهِي أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُقَيْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے خلیفہ بنے تو عرب کے بعض لوگ کافر ہو گئے۔

اول: مفسد اور مفرقین مکر اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ انہی قسم کو بھی کرتا ہے اس کا سبب بیان کرتے ہوئے صاحب مجمع البحرین فرماتے ہیں انکی عزت و اکرام اللہ عظمت کے پیش نظر ایسا ہوتا ہے اگرچہ لوگ انہیں مخیر سمجھتے ہوں۔ معلوم ہوا اللہ تعالیٰ کے بندے اس کے دریا میں دھابستا اللہ قدر و منزلت سمجھتے ہیں ایسا نہیں جس طرح دام و دایہ مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان مطبوعہ مطبع لاہور کے ص ۱۰ پر لکھا اللہ یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق پر ہوا یا پھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چما دے یہی ذلیل ہے العیاذ باللہ من ہذہ الکلمات الخبیثہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں فرماتا ہے وَكَانَ يَحْتَدِثُ اللَّهُ فِي حَيْثُ مَا (اور وہ اللہ ہم کے نزدیک باوقار ہے) ۱۲ +

تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْتَحْلَفَ
أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ كَقَدْرٍ مَنْ كَفَرْتُمْ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا بِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ
وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصِمَ مِنْ
مَالِهِ وَنَفْسِهِ إِلَّا بِعَقْدِهِ وَحِسَابِهِ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا خَافِلَ مَنْ فَدَرْتُ بَيْنَ الصَّلَوةِ
وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ النَّاسِ وَاللَّهُ تَوَّ
مَنْعُونِي عَقْلًا كَأَنَّا يُؤْذُونَكَ إِنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقْلَهُمْ عَلَى مَنْعِهِ
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَوْلَ اللَّهِ مَا هَذَا إِلَّا أَنْ
رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرِي بِكُرِّ
الْحَقِّالِ فَحَدَّثْتُ أَنَّكَ الْحَقُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ
الذَّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى عُمَرَانُ الْقَطَّانُ هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الذَّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ حَدِيثٌ خَطَأٌ وَقَدْ
خُوِّلَتْ عُمَرَانُ فِي رَوَايَتِهِ عَنْ مَعْمَرٍ

بِإِسْنِ مَا جَاءَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى
يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ

۵۰۳۔ حَكَاكَ تَابِعِيُّ بْنُ يَعْقُوبَ الْطَائِفِيُّ
ثَابِتُ بْنُ الْمُبَارِزِ نَحْوَهُ الْكَلْبِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنَّ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مَحْتَدٍ عِبَادَهُ وَرَسُولَهُ وَ
أَنْ يَسْتَعْبِدُوا قِبَلَتَنَا وَيَأْكُلُوا مِنْ بَيْعَتِنَا وَأَنْ
يَصْنَعُوا صَلَاتَنَا حَرَامًا فَعَلُوا ذَلِكَ حَرَمَتِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ لوگوں سے کیسے جنگ کریں گے جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس وقت تک لوگوں سے لڑنے کا حکم ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ دیں جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا اس کا مال اللہ نفس مجھ سے محفوظ ہو گیا سوائے حقوق اسلام کے اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں ہر اس آدمی سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں تعصبات کرے چاکر شک زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کا حق ہے اللہ کی قسم! اگر مجھ سے ایک رسی بھی روکیں گے جو حضور کے زمانے میں دیتے رہے تو اس رکاوٹ پر ہیں ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں قسم بخدا! میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ لڑائی کے لئے کھول دیا ہے۔ میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی طرح شعیب بن ابی حمزہ نے بواسطہ زہری اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے عمران قطان نے یہ حدیث بواسطہ معمر زہری اور حضرت انس بن مالک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ یہ غلط ہے۔ عمران کی اس روایت میں ہے جو معمر سے لی ہے مخالفت کی گئی ہے۔

کا طیبہ اور نماز نہ پڑھنے والوں سے جہاد

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیں، ہمارے قبلہ کی طرف رخ کریں، ہمارا ذبیحہ کھائیں اور ہماری نماز پڑھیں۔ جب یہ کام کریں تو ہم پر ان کے خون اور مال حرام ہیں البتہ اسلام کا حق باقی ہے ان کے حقوق

و فراتقص وہی ہوں گے جو مسلمانوں کے ہیں اس باب میں حضرت معاذ بن جبل اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریبہ صحیح بن ابی نعیم بواسطہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے معنی روایت کیا ہے۔

اسلام کی پیلج بنیادیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں
پر رکھی گئی ہے اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود
نہیں اور بیشک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ
کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے
رکھنا اور خاندان کعبہ کلمہ گنج کرنا، اس باب میں حضرت جریر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعدد طریقوں سے اس کے ہم معنی
مرفوعہ وارد کی ہے۔ سعید بن خمس، محدثین کے نزدیک
ثقف ہیں۔

ابو کریمؑ نے نبیؐ کو کعب بن زہرہؓ سے ملنے کے لیے بھیجا۔ اس کے معنی مرفوع
حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ایمان اور اسلام بزبان جبریلؑ

یہی بن میر سے روایت ہے تقدیر میں سب سے پہلے
کلام کرنے والا شخص عبد المجن ہے اس نے کہا میں اور عبد بن
عبد الرحمن مجیری مدینہ طیبہ گئے اور کہا کیا اچھا ہو کہ ہم کسی صحابی
سے ملاقات کر کے اس مسئلے کے بارے میں پوچھیں جو اس قوم
نے پیدا کر رکھا ہے چنانچہ ہم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے ملاقات کی آپ مسجد کے باہر تھے میں اور میر سے ساتھی
نے آپ کو گھیر لیا میں نے کہا اے عبد الرحمن کے باب : بعض لوگ
قرآن پڑھتے ہیں اور علم بھی تلاش کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ
تقدیر کوئی چیز نہیں اور حکم بروقت ہوتا ہے حضرت ابن عمر

عَلَيْهِمْ مَاءٌ مِّنْهُ وَأَمْوَالُهُمُ إِلَّا يَحِقُّهَا لَهُمْ مَا
لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَفِي الْبَابِ
عَنْ عَمَادِ بْنِ جَبَلٍ قَاتِي هَرِيرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ هَذَا الرَّجُلُ وَقَدْ رَوَاهُ عُمَيْرُ بْنُ الْأَرْبَابِ عَنْ جَبَلٍ

باب ما جاء في الإسلام على خمس

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُسَيْنِ التَّمِيمِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي
ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْأِسْلَامِ عَلَى عَمَلٍ شَهَادَةٌ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ تُؤْمِنَ بِالرَّسُولِ وَاللَّهُ وَ

إِذَا مَرَّ الصَّلَوةُ وَإِذَا مَرَّ الزَّكَاةُ وَصَوْمُ رَمَضَانَ
وَجِزْيَةُ الْبَيْتِ فِي الْبَابِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
هَذَا أَحْمَدُ بْنُ حَسَنٍ مَوْلَى مُحَمَّدٍ وَكَانَ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ وَجْهٌ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذَا أَوْسَعُ بْنُ الْحُسَيْنِ ثِقَةً مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ

٥٥٥. حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيمٍ نَاقِيَةٌ عَنْ حُطَّةِ
بْنِ أَبِي سَلِيحٍ الْجَمْعِيُّ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ
أَخْبَرَنَا عَنْ ابْنِ مَرْعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَنِي وَصِفَ جِبْرِئِيلُ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ

قَالَ يٰٓإِسْلَامُ

٥٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْبٍ
الْحَذَلِيُّ نَاوِيَةً عَنْ كَثِيرٍ بْنِ كَثِيرٍ
بْنِ بَرْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ بَعْرَقَانَ أَوَّلَ مَنْ تَكَلَّمَ
فِي الْقَدْرِ مَعْبُودًا الْجَوْفِيُّ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَخَبِيرٌ
ابْنُ عَمِي الدَّحْزَنُ الْخَمِيرِيُّ حَتَّى أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ
فَقُلْنَا لَوْلَقِينَا رَجُلًا مِنَ الْأَحْبَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا أَحَدَتْ هَذِهِ الْقَوْمُ
فَلَقِينَاهُ يُعْنَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو هُوَ خَارِجٌ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَاكْتَفَيْتُهُ اَنَا وَصَاحِبِي فَقُلْتُ
 يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ
 يَتَقَرَّرُونَ الْبَاطِلَ وَيَزْعُمُونَ اَنْ لَّا قُدْرَةَ لَكَ
 الْاَمْرَانِ قَالَ فَاِذَا بَيَّعْتَ اَوْلِيَكَ فَاَخِيَهُمْ
 اِنِّي مِنْهُمْ بِرَبِّي وَرَحْمَتِي بَرَاءٌ وَاَكْبَرُ يَحْلِلُ
 بِهِ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ اَنَّ اَحَدًا هُوَ اَنْفَقَ هَيْثُ اُحْدِ
 ذَهَبًا مَا قَبِلَ ذَلِكَ مِنْهُ حَتَّى يُوْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ
 وَشَرِّهِ قَالَ ثُمَّ اَنْشَأَ يَحْتَدِثُ فَقَالَ قَالَ
 عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الْبَيَاضِ
 شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُدْرِي عَلَيْهِ اَنَّهُ السَّعْدِيُّ
 وَلَا الْيَعْفَرِيُّ مِنْ اَحَدٍ حَتَّى اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْزَقَ رُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ
 يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اَنْ تُوْمِنَ بِاللهِ وَ
 مَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتَقْدِرَ
 خَيْرِهِ وَمَشْرُوعَهُ قَالَ فَمَا الْاِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةُ
 اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَانْ تُعْبَدَ اَعْبُدَهُ وَرَسُولُهُ
 وَاقَامَ الصَّلَاةَ وَارْتَأَى الزَّكَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتِ
 وَصَوْمَ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ
 تُعْبَدَ اللَّهَ كَاَنْكَ تَرَاهُ اِنْ تَرَاهُ فَارَاهُ
 يَوْمَئِذٍ قَالَ فِي كُلِّ ذَلِكَ يَقُولُ لَنَا صَدَقْتَ
 قَالَ فَتَحَبَّبْنَا مِنْهُ يَسَاءَلُكُمْ وَيُصَلِّىْكُمْ قَالَ فَمَا
 السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمُسْلِمُونَ عَنْهَا يَا عَلُوْمُ السَّائِلِ
 قَالَ فَمَا اَمْرُهَا قَالَ اَنْ تَكُونَ الْاَمَّةَ رَبِّتُهَا
 وَاَنْ تَرَى الْحَقَّ اَلْحَقَّ اَلْعَدَاةَ اَلْعَدَاةَ اَلْبَغَاةَ اَلْبَغَاةَ
 يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبَنِيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلْيَقْبَلْنِي الْمَسْجِدَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ نَقَالَ عُمَرُ
 هَلْ تَدْرِي مِنَ السَّائِلِ ذَاكَ جِبْرِئِيلُ اَتَاكُمْ
 يُعَلِّمُكُمْ اَمْرًا يَنْبَغِي لَكُمْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

نے فرمایا ان سے ملاقات ہو تو کہہ دینا کہ میں ان سے بیزار ہوں
 اور ان کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ عبداللہ بن عمر جس بات کی قسم
 اٹھاتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر وہ لوگ اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ
 کریں تو جب تک تقدیر کے خیر و شر پر ایمان نہ لائیں قبول نہ
 ہوگا پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان
 فرمائی کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم
 بارگاہ رسالت میں حاضر تھے کہ ایک نہایت سفید کپڑوں والا
 بہت زیادہ سیاہ بالوں والا ایک شخص آیا تو اس پر سفر کی کوئی
 علامت تھی اور زہی ہم لے جاتے تھے جب وہ حضور صلعم کے
 پاس آیا تو آپ کے زانوؤں سے زانو ملا کر بیٹھ گیا پھر کہا اے محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ، اس کے
 فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، آخرت کے دن اور ہر
 خیر و شر کے مقدمہ ہونے کی تصدیق کرنا کہ جو چاہا اسلام کیا ہے؟
 حضور صلعم نے فرمایا گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں
 اور بیشک حضرت محمد اس کے (خاص) بندے اور رسول ہیں
 نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ شریف کا حج کرنا اور رمضان
 کے روزے رکھنا اس کو کہنے والے نے پوچھا: احسان کیا ہے؟
 آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا گویا تو اسے
 دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے دیکھ کر دیکھ رہا تو مجھے دیکھ رہا
 ہے لاوی کہتے ہیں ہر بات میں اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا
 حضرت عمر فرماتے ہیں ہمیں اس سے تعجب ہو کہ خود سوال کرتے ہیں
 اور خود ہی تصدیق کرتے ہیں پھر اس نے پوچھا قیامت کب ہوگی؟
 حضور صلعم نے فرمایا جس سے پوچھا گیا وہ (اس بارے میں) مسائل
 سے زیادہ نہیں جانتا اس نے سوال کیا قیامت کی نشانیوں
 کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا تو نڈی سپنے مالک کو پہننے کی سنگے پاؤں
 اور سنگے جم والے غریبوں کو دیکھنا چلنے والوں کو مارتوں کے
 پاسے میں ایک دوسرے پر زور کرنے دیکھو گے حضرت عمر فرماتے ہیں
 تین دن بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی تو
 آپ نے فرمایا اے عمر! مجھے معلوم ہے مسائل کون مٹا؟ وہ

ثَابِتُ الْمُبَارَكِ نَاكَهَسُ بْنُ الْحَسَنِ هَذَا الْإِسْنَادُ
نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَاكَهَسُ بْنُ
هَشَامٍ عَنْ كَهَسِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ
فِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ حَبِيبٍ اللَّهُ وَأَتَى بِنِ
مَالِكٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا أَحَدَانِ مِنْ هَؤُلَاءِ
قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَحْوًا هَذَا وَرَوَى هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالصَّحِيحُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
بَابٌ مَجَاءٌ فِي إِصْلَاحِ الْفَرَائِضِ

إِلَى الْإِيمَانِ

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ أَبِي جَرْدَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَكَرَ فَقَالَ لَا تَأْخُذُوا النَّبِيَّ مِنْ رَيْبِهِ وَتَسْتَأْذِنُوا
فَصَلُّوا إِلَيْهِ الْإِيمَانُ الْإِيمَانُ الْإِيمَانُ الْإِيمَانُ
نَاكَهَسُ بْنُ هَشَامٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ أَبِي جَرْدَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَكَرَ فَقَالَ لَا تَأْخُذُوا النَّبِيَّ مِنْ رَيْبِهِ وَتَسْتَأْذِنُوا
فَصَلُّوا إِلَيْهِ الْإِيمَانُ الْإِيمَانُ الْإِيمَانُ الْإِيمَانُ
وَقَدْ رَوَى هَبَشَةُ عَنْ أَبِي جَرْدَةَ أَيْضًا وَرَوَاهُ
غَيْرُهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ رَوَى هَبَشَةُ عَنْ أَبِي جَرْدَةَ أَيْضًا وَرَوَاهُ

جبریلؑ نے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے، احمد بن محمد
نے بواسطہ ابن مبارک اور کھس بن حسن اسی سند کے ساتھ
اسکے ہم معنی حدیث بیان کی یا اس باب میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ
انس بن مالک اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مردی ہیں یہ حدیث صحیح حسن ہے۔ متعدد طریقوں
سے اس کے ہم معنی مروی ہے حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہما سے اسناد اسطہ حضرت عمرؓ بھی مروی ہے لیکن
صحیح روایت وہ ہے جس میں حضرت عمرؓ کا واسطہ ہے۔

فرائض کی ایمان کی طرف نسبت۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ عبد اللہ کا ایک وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا اور عرض کیا ہم ربیعہ کا ایک قبیلہ ہیں اور مضر قبیلہ
کے راستے میں ہونے کی وجہ سے حرام مہینوں کے سوا آپ
کے پاس نہیں آسکتے پس آپ ہمیں ایسی بات کا حکم فرمائیں
جسے ہم سیکھ لیں۔ اور اپنے پیچھے والوں کو بھی اس کی طرف
بلا لیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ
کا حکم دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ پھر اس کی تفصیل
بیان فرمائی، اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت کی
گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور مال غنیمت کا
پانچواں حصہ ادا کرنا قتیبہ نے بواسطہ حماد بن زید اور
ابو حمزہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل
مرفوع حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو حمزہ
ضبی کا نام نصر بن عمران ہے۔ شعبہ نے بھی ابو حمزہ سے
روایت کی اور اس میں یہ اضافہ ہے کیا تم مانتے ہو ایمان
کیا ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

فت۔ اس حدیث میں حضور مسلم کے علم کی نفی نہیں کرتا بلکہ علم کی گواہی کی نفی ہے یعنی اسکا کچھ تم سے زیادہ علم نہیں مقصد
یہ ہے کہ جسے جبریلؑ یہاں لوگوں کا جمع ہے اور قیامت کا علم اسرا لہیر میں سے ہے یہ ملازم سے کہیں فاش کرتے ہو حتیٰ یہ کہ اللہ تم نے حضور کو قیامت کا
بھی علم دیا تغیر صادی وغیرہ میں ایسی ہے مزاح شریح مشکوٰۃ جو اصل میں مصنف حکم الامت غنی احمد یا دغاں نمبر لاقی رحمہ اللہ (مترجم)

اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں ایمان نام ترقی فرماتے ہیں میں نے
تقبیلہ بن سعید سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے ان چار فقہاء کرام
جیسا کسی کو نہیں دیکھا مالک بن انس، ابیث بن سعد، عباد بن عباد
مہلبی اور عبد الوہاب ثقفی رحمہم اللہ تقبیلہ فرماتے ہیں ہم پسند
کرتے تھے کہ حضرت عباد بن عباد سے ہر روز دو حدیثیں ملے کہ
و ابیث ہوں۔ عباد بن عباد، مہلب بن ابی صفدہ۔

کامل ایمان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ کامل ایمان
و اسے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں و وہ
اپنے گھروالوں سے نرمی سے پیش آتے ہیں۔ اس باب میں
حضرت ابو ہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی
روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا سے اس حدیث کے علاوہ روایات نقل کی ہیں۔
ابو ظاہر کا سماع ہمیں معلوم نہیں۔ ابو ظاہر نے حضرت عائشہ
کے دو دو معالیٰ عبد اللہ بن یزید کے واسطے سے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کے علاوہ روایات نقل کی ہیں۔
ابو ظاہر کا نام عبد اللہ بن زید جری ہے۔ ابن ابی عمر نے
یو اسطہ سفیان بن عیینہ، ایوب سختیانی کا قول ہم سے
بیان کیا کہ انہوں نے ابو ظاہر کا ذکر کرتے ہوئے کہا اللہ کی قسم
وہ عقل و سمجھ والے فقہاء میں سے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور وعظ و نصیحت کرتے
ہوئے فرمایا اے عورتو! صدقہ کیا کرو، بیشک تم میں سے
زیادہ جہنمی ہیں ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ!
کیوں؟ آپ نے فرمایا تم کثرت سے لعن طعن کرتی ہو یعنی
خاندانوں کی نافرمانی کرتی ہو، اور فرمایا میں نے تم سے
زیادہ کم عقل اور کم دین والی عورتوں کو جو بڑے بڑے

سَمِعْتُ قَتِيبَةَ بْنَ مَعِينٍ يَقُولُ مَا سَأَلْتُ مِنْ
هَذِهِ الْفُقَهَاءِ الْأَشْرَافِ إِلَّا رَجَعَتْ مَعِيَ إِلَى
بْنِ أَنَسٍ وَكَانَتْ بَيْنَ سَعْدٍ وَعَبَادِ بْنِ عَبَّادٍ
الْمَهْلَبِيِّ وَعَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قَتِيبَةُ وَ
كُنَّا نَرْضَى أَنْ نَرْجِعَ كُلُّ يَوْمٍ مِنْ عِنْدِ عَبَّادِ بْنِ
عَبَّادٍ بِسَوْدَيْتَيْنِ وَهَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ مِنْ وَلَدِ
الْمَهْلَبِ بْنِ أَبِي صَفْدَةَ.

بِأَنْتَ مَا جَاءَ فِي رُسُوكُمَا إِلَّا الْإِيمَانُ
وَنَقْصَانُهُ

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْبَغْدَادِيُّ
أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي
قَلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ
رَأِيَانًا أَحْمَدُهُمْ خُلُقًا وَطَفْهُمُ بِأَهْلِيهِ وَفِي الْأَبَابِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي بَرْزَاءِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِدَوْدِ بْنِ قَلَابَةَ سَمَاعًا مِنْ عَائِشَةَ
وَقَدْ رَفَعْنَا أَبُو قَلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ
رَجِئَهُ لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ خَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ
وَأَبُو قَلَابَةَ إِسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ الْجَدْمِيِّ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَافِعِيَانُ بْنُ عَيْتِنَةَ
قَالَ ذَكَرَ يُوسُفُ السَّخْتِيَانِيُّ أَبَا قَلَابَةَ فَقَالَ
كَانَ وَاللَّهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ ذَوِي الْأَبَابِ.

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هُوَ يَزِيدُ بْنُ مَسْعَدٍ
الْأَزْدِيُّ الْقُرْمَنِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ
النَّاسَ فَوَعَّظَهُمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ
تَصَدَّقْنَ فَإِنَّكُمْ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتْ
أُمُّ دَاوُدَ مِنْهُمْ وَبِمَا دَاوُدَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ

عقل مند دل اور مدبروں کی عقل پر غالب ہو جاتی ہیں جنہیں دیکھا ایک عورت نے پوچھا ہماری عقل اور دین میں کیا کمی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے اور تمہارے دین کا نقص حیض ہے کہ عورت نہیں تین چار چار دن نماز کے بغیر رہتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے ستر سے کچھ زاد
 دروازے میں ان میں سے سب سے ادنیٰ تکلیف دہ چیز
 کو راستے سے ہٹانا ہے اور سب سے بلند دروازہ
 کلمہ طیبہ پڑھنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سہیل بن
 ابی صالح نے بواسطہ عبد اللہ بن دینار اور ابو صالح
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت
 کیا ہے۔ امامہ بن غزیہ نے یہ حدیث بواسطہ ابو صالح
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے چھ دروازے
 دروازے ہیں، ہم سے یہ حدیث فقہیہ نے
 بواسطہ بکر بن مضر، امامہ بن غزیہ اور ابو صالح
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً
 بیان کی۔

حیاء ایمان کا حصہ ہے

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے
گزرے اور وہ اپنے بھائی کو حیارہ کے بارے میں نصیحت
کر رہا تھا آپ نے فرمایا حیارہ ایمان سے ہے احمد بن
حنبل نے اپنی روایت میں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک آدمی کو سنا وہ اپنے بھائی کو حیارہ کے بارے

لَكَثَرَةٍ لِّعَيْنَيْنِ يَعْنِي وَكَفَرِكُنَّ الْعَشِيرَةَ قَالَ وَمَا
رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتٍ عَقْلٍ وَدِيْبٍ أَغْلَبَ
لِذَوِي الْأَلْبَابِ وَذَوِي الرَّأْيِ مِنْكُمْ قَالَتْ
(مُرَّاهُ مِنْهُنَّ وَمَا نَقُصَاتُ عَقْلَهَا وَدِيْبَهَا قَالَ
شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُمْ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَ
نُقُصَاتُ دِيْبِكُنَّ الْحَيْضَةَ فَتَمَكَّنَ أَحَدُ امْرَأَتَيْنِ
الْثَلَاثَ وَالْأَرْبَعَ لِأَقْصَى وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي
سَمِيْعٍ ابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُّصَنَّفٌ

٥١٠- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاوِرُ بْنُ سَعْيَانَ
عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي مَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ
عَنْ أَبِي مَالٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ
بَابًا خَدَنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الظُّرَيْقِ وَ
أَرْفَعَهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ هَذَا أَحَدٌ بِضْعُ خَمْسٍ
صَحِيحٌ وَكَهَذَا رَوَى سَهِيلُ بْنُ أَبِي مَالٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَالٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَرَوَى عُمَارَةُ بْنُ غَزْوِيَةَ هَذَا الْوَحْدَانِ عَنْ
أَبِي مَالٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ أَرْبَعَةٌ وَيَسْتَوْنُ
بِبَاحِدَةٍ مَنَ يَذِلُّكَ قَتِيْبَةُ تَابِعُكَ مَخْرُ
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزْوِيَةَ عَنْ أَبِي مَالٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

٥١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَسْرَةَ وَاحِدُ بْنُ مَنِيعٍ
الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا لَنَا سَفْيَانُ بْنُ عَيَّيْنَةَ عَنْ
الْمُذَهَبِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَحْطُ
أَخَاهُ فِي الْحَيَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَخَاهُ مِنَ الْأَنْهَامِ قَالَ أَخَذَنِي بِنِيعٍ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ جَاءَ بِإِيمَانٍ فِي الْحَيَاةِ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ عَمِيمٌ عَلَى الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ الصَّلَاةِ

۵۱۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُثْمَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاذٍ الصَّنَعَانِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَهْبَحْتُ يَوْمًا هَدِييَا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُخْرِجُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَمَلٍ وَاسْتَفْتَيْتَنِي مَنْ يَسْرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَعْدُ اللَّهِ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيهِمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ تَقَرَّتَ إِلَّا أَدَلَّتْ عَلَى آفَاتٍ الْخَيْرِ الصَّوْمِ جَنَّةً وَالصَّدَقَةِ تُطْفِئُ الْحَاطِيَةَ كَمَا تُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الدُّجْلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَتَالَهُمْ ثَلَاثَتَانِ جَنَّتَهُمَا عَنِ الْمُضَاجِعِ يَدَا عُرْوَةٍ دَبَّحَتْ حَتَّى بَلَغَ يَمِينُكَ ثُمَّ تَالِ الْآخِرَةَ يَدَا يَمِينِ الْأَمْرِ عَلَيْهِ وَعَمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأْسُ الْأُمْدِ إِلَى سَلَامٍ وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ تَعَرَّتَ إِلَّا أَخْبِرْتُ بِمَلَكٍ ذَلِكَ كَلِمَةً قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَالَهُ مَا خَذَ بِلِسَانِهِ قَالَ كُنْتُ عَلَيْهِ هَذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَخَذَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَنَالَ فَمَكَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ هَلْ يَكُتُّ النَّاسُ فِي النَّارِ عَلَى دُجُوٍّ هَسْرَادُ عَلَى مَنْ أَخْبِرُهُمْ لَا أَحْصَا بِكَ أَلَيْسَ تَهْوِي هَذَا حَلَايُتُ مَنْ مَعِي

میں نصیحت کر رہا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

تعظیم نماز

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ایک روز چلتے چلتے میں آپ کے قریب ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کرے اور جہنم سے دور رکھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے مجھ سے ایک بہت بڑی بات کا سوال کیا البتہ جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان فرمادے اس کے لئے آسان ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرو نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ شریف کا حج کرو پھر فرمایا گیا میں تمہیں نیکی کے دو واسعے بتلاؤں، روزہ وصال ہے، صدقہ گناہوں کو بکھا (مثلاً درختاں جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور رات کے درمیان نماز پڑھنا پھر آپ نے آیت پڑھی (ترجمہ) انکے پہلو بستروں سے لگ رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں یہاں تک کہ آیت پڑھ کر آپ فرمایا کیا میں تمہیں تمام امور کا سرور سنوں اور کوہان کی بلندی نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! بتائیے نبی اکرم نے فرمایا تمام اعمال کا سرور اسلام ہے۔ ستون نماز ہے اور کوہان کی بلندی جہاد ہے۔ پھر فرمایا کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے ان سب کا استحکام اور ایستہ ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں ضرور بتائیے یا رسول اللہ! وہی فرماتے ہیں نبی کریم نے زبان مبارک کو کھڑکھڑایا اسے روک رکھو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا گفتگو کے بارے میں بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ نبی کریم نے فرمایا اُسے معاذ! تجھے تیری ماں روئے، لوگوں کو جہنم میں نہ کے بل گھٹنوں کے بل گر لئے والی زبان کی کالی ہوتی دیکھتی (گفتگو) کے سوا اور کیا ہے؟ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی آدمی
کو بار بار مسجد میں آتے جاتے دیکھو تو اس کے
ایمان کی گواہی دو بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہی لوگ آباد رکھتے ہیں
جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں
اور زکوٰۃ دیتے ہیں تا یہ حدیث حسن غریب

ترک نماز

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر اور
ایمان کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔

ہناد نے بواسطہ اسباط بن محمد المثنیٰ سے اسی سند کے
ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی آپ نے فرمایا بندہ (مسلم) اور
مشرک یا (فرمایا) کفر کے درمیان امتیاز نماز کا ترک کرنا ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوسعیدان کا نام ظہر بن تافع ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے اور کفر کے
درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ ابولہبیر کا نام محمد بن مسلم بن قندوس
ہے۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہمارے ادران (کافروں) کے درمیان عہد
نماز ہی ہے جس نے اسے چھوڑا اس
نے کفر کیا را نکار کے ساتھ ترک کفر ہے محض
ترک کفر نہیں۔ (منہج) اس باب میں حضرت

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي الشَّيْخِ عَنْ
أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي مَعْبُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ
الْمَسْجِدَ فَأَشْهَدُ وَالَّذِي بِالْإِيمَانِ خَلَقَ اللَّهُ يَقُولُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا جَدَّ اللَّهُ مِنْ أَمْنٍ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَأَتَمَّ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ الْآيَةُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

بَابُكَ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو مَعَاذٍ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَعْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ النُّجَيْفِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَوْثَرُ قَالَ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ
تَرْكُ الصَّلَاةِ

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا هُبَيْرُ بْنُ أَبِي سَابِطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَنَحْوَهُ قَالَ بَيْنَ الْكُفْرِ
بَيْنَ الْإِسْلَامِ أَوْ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ سَعْيَانَ اسْمُهُ عَلِيٌّ بْنُ نَافِعٍ

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا هُبَيْرُ بْنُ أَبِي سَابِطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْكُفْرِ وَبَيْنَ الْإِيمَانِ تَرْكُ
الصَّلَاةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ الْهَيْثَمِ
اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ تَدَارِيسٍ

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْبٍ وَ
يُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالََا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ
الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ وَثَنَا أَبُو عَمْرٍَا وَمَحْمُودُ بْنُ
غَيْلَانَ قَالََا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ
وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّيْبَانِيُّ وَمَحْمُودُ
بْنُ غَيْلَانَ قَالََا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ
الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ

انس اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

أَمَّا هُوَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الْعَهْدُ نَمَنُ تَرْكُهَا
فَقَدْ كَفَرُوا فِي آيَاتٍ مِنْ آتِينَ وَأَبْنِ عَابِي هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ مِنْ هَدِيَّتِ

حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی فرماتے ہیں،
صحابہ کرام، نماز کے سوا کسی دوسرے عمل کے
نیک کو کفر نہیں جانتے تھے۔

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ
الْجَدِّي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعَقِيلِيِّ قَالَ
كَانَ أَهْلُ بَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ
شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهَا كُفْرًا غَيْرَ الْعَهْدِ

باب ۲۰۸

ایمان کی لذت

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس
شخص نے ایمان کا مزہ چکھا جو اللہ تعالیٰ کے پروردگار
ہونے اسلام کے دین ہونے اور نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی نبوت پر راضی ہوا۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي الْهَادِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ
بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
ذَا قُطِعَ عَنِ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ
دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا هَذَا أَحْوَرُ حَسَنٌ مِنْ قَبْلِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں باتیں ایسی ہیں جس
بمذہبانی مجاہدیں اس نے ایمان کا مزہ حاصل کر لیا، جسے
اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمام چیزوں سے لیاواں محبوبا
ہوں کسی سے محض اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لئے محبت
کی جانتے اور کفر میں دوبارہ لوٹنا ناپسند ہو اس کے
بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے نجات دی جیسا
کہ اسے آگ میں پھینکا جیسا ناپسند ہے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے حضرت قتادہ نے بھی اسے بواسطہ حضرت
انس بن مالک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔
زنا کے وقت ایمان کامل نہیں ہوتا۔

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الشَّيْخِ عَنْ أَبِي يُوَيْبٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ نِيَّةً وَجَدَّ مِنْ طَعَمِ الْإِيمَانِ
مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا
وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءُ لَا يُحِبَّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهُ
أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْفَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ
كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يَقْدَحَ فِي النَّارِ هَذَا أَحْوَرُ حَسَنٌ
مِنْ قَبْلِهِ وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۲۰۹ لَا يَزِي فِي الدَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دانی (کامل) ایمان
کی حالت میں زنا نہیں کرتا اور پھر (کامل) ایمان کی

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ
حُمَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حالت میں چوری نہیں کرتا لیکن توبہ پیش کی جانے والی چیز ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، عائشہ رضی اللہ عنہا بن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، حدیث ابی ہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم نے فرمایا، جب کوئی شخص زنا کرے تو اسے ایمان نکل کر اس کے سر پر سائیان کی طرح کھڑا ہو جائے جب وہ اس حرکت سے فاسخ ہوتا ہے ایمان لوٹ آتا ہے۔ ابو جعفر محمد بن علی فرماتے ہیں وہ اس وقت ایمان سے نکل کر اسلام کی طرف آجاتا ہے۔ متعدد طرق سے نبی اکرم سے مروی ہے کہ آپ نے زنا اور چوری کے بارے میں فرمایا جو آدمی ان میں سے کسی کا ارتکاب کرے پھر اس پر عذاب قائم کی جائے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ اور جس نے یہ گناہ کیا پھر اللہ تم نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو یہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے تو روز قیامت اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے۔ یہ حدیث حضرت علی بن ابی طالب و عبادہ بن مسامت اور خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہم نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر عذاب لازم ہوئی اور اسے جلد ہی دنیا میں سزا دے دی گی تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ انصاف کرنے والا ہے کہ اپنے بندے کو آخرت میں زیادہ عذاب دے اور جو حد کو پہنچا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیا اور اس کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ لطف و کرم والا ہے کہ کسی بات کو معاف فرمانے کے بعد لوٹا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے یہ علماء کا قول ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے چوری، زنا اور شراب پینے والے کو کافر کہا ہو انکو سلال

لَا يَذِي الْقَدَّافِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ الشَّارِقُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَلَكِنَّ التَّوْبَةَ مَعَهُ مَنَعَتْهُ فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ يَجِيءُ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا أَلَوْحِدِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى الرَّجُلُ أَنْ يَنْجُوَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ قَوْلُ رَأْسِهِ كَأَنَّ طَلْعَ خَدَّيْهِ مِنْ ذَلِكَ النَّعْمِ عَادَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ وَرَوَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا حَدِيثٍ عَنِ الْإِيمَانِ إِلَى الْإِسْلَامِ وَقَدْ رَوَى مِنْ قَبْلِهِ وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الذِّنَا وَالشَّرَفِ مَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَافْتَرَعَهُ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَهُوَ كَفَّارَةٌ ذَنْبِهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ قَهْرًا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ شَاءَ عَذَابُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَهُ لَكَ رَوَى ذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَهَبَادَةُ بْنُ الْقَاصِرِ وَحَدِيثُهُ بَنُ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّهْمَنِيُّ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ الرَّهْمَنِيَّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ حَدًّا أَكْبَلَ عَقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَتَأْتِيهِ الْعُقُوبَةُ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ دَعَا عَنْهُ فَإِنَّهُ أَكْرَمُ مَنْ أَنْ يَمُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ قَفَا عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَذَا قَوْلُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تَحْكُمُوا أَحَدًا كَقَدْرِ أَحَدًا بِالْإِيمَانِ

کچھ والا کافر ہے ورنہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے۔ مترجم
مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان
محفوظ رہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اکامل“ مسلمان وہ ہے جس کی
زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور اکامل اس میں وہ ہے
میں سے لوگوں کے خون اور مال مامون رہیں ایک روایت
میں ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا
گیا ”کون سا مسلمان افضل ہے؟“ آپ نے فرمایا ”جس کی
زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں۔“

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے پوچھا گیا ”کون سا مسلمان افضل
ہے؟“ آپ نے فرمایا ”جس کی زبان اور ہاتھ
سے مسلمان محفوظ رہیں“ یہ حدیث حضرت ابو
موسے اشعری کی روایت سے بیحد غریب ہے
اس باب میں حضرت جابر، ابو موسیٰ اور عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مجھے
روایات مذکور ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن
صحیح ہے۔

اسلام کی ابتداء و انتہا غریبوں
سے ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے۔ اسلام عربیت کے ساتھ شروع ہوا
اور مشرقی عربیوں ہی کی طرف لوٹ (گردہ) جانے
لگا جیسے اس کا آغاز ہوا پس عربیہ کے لیے جنت
کی خوشخبری ہے۔ اس بات میں حضرت سعد
ابن عمر، جابر، انس اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم

التَّبَرُّقَةُ وَشَرِبَ الْخَمْرَ
بَابُ مَا جَاءَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ بِلْمِ الْمُسْلِمِينَ
مِنْ لِسَانِهِ وَبِيَدِهِ

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْلَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنِ الْمُغَفَّارِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ
مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ تَسْلِيمِهِ وَبِيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ
مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَ
يُرَوَّى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ
أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلَ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ
مِنْ لِسَانِهِ وَبِيَدِهِ .

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ
أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
بْنُ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى
الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ
أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلَ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ
مِنْ لِسَانِهِ وَبِيَدِهِ هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ صَحِيحٌ غَرِيبٌ
وَمِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَثَابِ عَن جَابِرٍ وَأَيُّ مُوسَى
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ
حَسَنٌ صَحِيحٌ .

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا
وَسَيَقُودُ غَرِيبًا .

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاحِفُ بْنُ غِيَاثٍ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَ
سَيَقُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَظَلَمَنِي بِالْغَرِيبِ وَفِي
الْأَثَابِ عَنْ مَعْنٍ وَابْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ وَانْسِ وَ

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهَذَا أَحَدُ بَنَاتِ حَسَنِ صَاحِبِهِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مَسْعُودٍ وَاسْتَأْذَنَ لَهُ مِنْ
حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَيْنِ الْأَعْيُنِ أَبِي الْأَحْوَصِ
رَأْسُهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ بْنِ نَضْلَةَ الْجَمَلِيُّ نَحْوُ دِينَ
حَقِصٍ

۵۲۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا
رَأْسُ بَكْرِ بْنِ أَبِي أَدْرِيسٍ زَيْدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مِلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ الدِّينَ لِيَاكُرُهُ إِلَى الْحِجَابِ كَمَا تَأْكُرُ الْحَيَّةُ إِلَى
حُجْرَتِهَا وَلِيَعْتَكِلَنَّ الدِّينُ فِي الْحِجَابِ مَقْعَلُ الْأَعْيُنِ
مِنْ نَاسِ الْجَبَلِ إِنَّ الدِّينَ يَدُ الْغَوِيِّ أَدْنَى جَمْعٍ
عَنِ يَمِينِ الْغَوِيِّ بَابُ الدِّينِ يُضِلُّهُمُ مَا أَهْتَدَ
النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُقْيٍ هَذَا أَحَدُ بَنَاتِ حَسَنِ

باب ما جاء في علامة المنافق

۵۲۷. حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَمْرُو بْنُ بَكْرِ كَاتِبُ حَيْ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ الثَّلَاثَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ سَلَامٌ إِذَا
حَدَّثَكَ كَذِبًا وَإِذَا دَعَا لِمُفْلَةٍ وَإِذَا اشْتَرَى
خَانَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ
الْعَلَاءِ وَكَذَا رَوَى مِنْ غَيْرِهِ وَجَعَلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَى الْبَابُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَنْشَأَ وَجَلَّ بِرِ

۵۲۸. حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَجْرٍ نَا رَأْسُ بَكْرِ بْنِ
جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو
سَهْلٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ دَأْسُهُ نَافِقٌ

سے ہی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ
عنه کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔ اور ہم اسے
بواسطہ جعفر بن زید، اعش کی روایت سے پہچانتے
ہیں اس روایت میں وہ مستفرد ہیں ابو احوص کا نام عوف بن مالک
بن نضله جشمی ہے اس حدیث میں یہ مستفرد ہیں۔

کثیر بن عبد اللہ بواسطہ والد اپنے دادا حضرت عمرو
بن عوف بن زید بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین (اسلام) حجاز کی طرف
اس طرح سمٹ جائے گا جس طرح سانپ اپنے سوراخ
میں سمٹ جاتا ہے۔ اللہ دین حجاز میں اس طرح پناہ لے
گا جس طرح پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے۔
دین عربوں سے شیعہ ہوا اور انہی کی طرف
لوٹے گا پس غزواء کے لیے غرضمندی ہے جو
میرے بعد میری بکری ہوتی سنت کی اصلاح کریں گے
یہ حدیث حسن ہے۔

منافق کی علامت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب
بات کرے تو جھوٹ بولے وعدے کی خلاف ورزی
کرے اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں
خیانت کرے۔ یہ حدیث علامہ کی روایت سے حسن
غریب ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مستفرد
طریق سے مرفوعاً مروی ہے اس باب میں حضرت عبید
بن مسعود، انس اور عمار رضی اللہ تعالیٰ
عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابو سہیل بن مالک نے بواسطہ والد حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم سننے مرفوع حدیث
روایت کیا۔ ابو سہیل حضرت مالک بن انس کے بچا ہیں۔
ان کا نام نافع بن مالک بن ابی عامر غولانی

بْنِ مَالِكٍ بْنِ أَبِي نَازِرٍ الْخَوْلَانِيُّ الْأَصْبَحِيُّ.

۵۲۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ تَابِعُيْنَاهُ اللَّهُ
بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا بَعْدُ مِنْ كُنْ
فِيهِ كَانَ مَنَاظَرًا وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مَهْلِكَةٌ
كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مُنْقِذَةٌ مِنَ الْفِتَنِ حَتَّى يَكُونَ
إِذَا أَحَدٌ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا
جَاسَمَ فَخَرَّ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَا هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ
حَسَنٍ مَرَّحٍ وَإِذَا تَمَاضَى هَذَا يَوْمُ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فِي نَفَاقِ الْعَمَلِ وَإِنَّمَا كَانَ نَفَاقُ الشَّكِيِّ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَكَذَا مَا رَوَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هَذَا
حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ غَيْلَانَ تَابِعُيْنَاهُ اللَّهُ
بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۳۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَابِعُيْنَاهُ اللَّهُ
بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا بَعْدُ مِنْ كُنْ
فِيهِ كَانَ مَنَاظَرًا وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مَهْلِكَةٌ
كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مُنْقِذَةٌ مِنَ الْفِتَنِ حَتَّى يَكُونَ
إِذَا أَحَدٌ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا
جَاسَمَ فَخَرَّ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَا هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ
حَسَنٍ مَرَّحٍ وَإِذَا تَمَاضَى هَذَا يَوْمُ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فِي نَفَاقِ الْعَمَلِ وَإِنَّمَا كَانَ نَفَاقُ الشَّكِيِّ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۳۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ مَرْثَدَةَ الْوَاسِعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا بَعْدُ مِنْ كُنْ
فِيهِ كَانَ مَنَاظَرًا وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مَهْلِكَةٌ
كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مُنْقِذَةٌ مِنَ الْفِتَنِ حَتَّى يَكُونَ
إِذَا أَحَدٌ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا
جَاسَمَ فَخَرَّ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَا هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ
حَسَنٍ مَرَّحٍ وَإِذَا تَمَاضَى هَذَا يَوْمُ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فِي نَفَاقِ الْعَمَلِ وَإِنَّمَا كَانَ نَفَاقُ الشَّكِيِّ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں ایسی
ہیں جس میں پائی جائیں وہ منافق ہے اور اگر ان میں سے
ایک پائی جائے تو منافقت کی ایک خصلت پائی گئی
جب تک کہ اسے چھوڑ نہ دے۔ جب بات
کرے جھوٹ بولے۔ وعدے کرے تو پورا نہ
کرے۔ جھگڑے تو لگائی دے اور معاہدہ کرے
تو خلاف روزی کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے علما
کے نزدیک اس سے عمل نفاق مراد ہے جھٹلانے
والا نفاق رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے نزدیک اس میں تھا حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے اس بار
میں کچھ ایسا ہی مروی ہے۔ حسن بن علی غلالی نے بواسطہ عبداللہ
بن نیر، اعش اور عبداللہ بن مرداسی سند کے ساتھ
اس کے ہم معنی روایت کی ہے یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی
دوسرے کرے اور اس کی نیت پورا کرنے کی
ہو مگر وہ (کسی وجہ سے) پورا نہ کر سکے
اس پر کوئی حرج نہیں۔ یہ حدیث غریب
ہے اور اس کی سند قوی نہیں علی بن
عبداللہ ثقفی ہیں ابو ثمان اور ابو رقاس مجہول
الہمال ہیں۔

مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مسلمان کا دوسرے مسلمان بھائی
سے روزنا کفر ہے اور اسے گالی دینا گناہ ہے۔

اس باب میں حضرت سعد اور عبداللہ بن مسعل رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کئی طرف سے مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گناہ دینا گناہ اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کسی مسلمان کو کافر کہنا

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جندے پر اس چیز کی نذر عین میں کا وہ داک نہیں، مومن پر لعن طعن کرنے والا قاتل کی طرح ہے، جس نے کسی مومن کو کافر کہا وہ اس کے قاتل ہی کی طرح ہے اور جس نے کسی چیز کے ساتھ خود کشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی چیز کے ساتھ اسے عذاب دے گا اس باب میں حضرت ابوذر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو کافر کے تواریخوں میں سے ایک اس کا مستحق ہوتا ہے۔

کلمہ اسلام پر مرنا

صحابی سے روایت ہے کہتے ہیں میں حضرت عبادہ بن صامت کے پاس گیا وہ قریب المرگ تھے میں روڑا تو فرمانے لگے شہر جاؤ کیوں روستے ہو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ الْمُسْلِمَ أَخَاهُ كُفْرًا وَسَبَابًا
حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ وَاللَّهِ بَيْنَ
مَنْتَقِلَ حَدِيثَيْنِ مَعُودِيْنِ أَحَدُهُمَا صَحِيحٌ
وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِنْ غَيْرِ
وَجْهِ.

۵۳۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَاوِلِيُّ عَنْ
سُبَيْحَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ قَتْلُهُ وَقِتَالُهُ كُفْرُهُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ رَأَى أَخَاهُ يَكْفُرُ
۵۳۳. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاوِلِيُّ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي
يَعْقُبَ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي جَدْرَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ
الْعَمْرِي عَنْ أَبِي الْيَمَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ لِيُفِيَّكُمْ وَلَا عَلَى الْمُؤْمِنِ
كَفَايَةٌ وَمَنْ قَدْ فَتَنَ مُؤْمِنًا يَكْفُرُ فَهُوَ كَقَاتِلِهِ
وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ رَدَّ عَنْهُ اللَّهُ بِمَا قَتَلَ
بِهِ نَفْسَهُ يُرْمَى بِالْقَيْمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَ
ابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۳۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ أَبِي الْيَمَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَجُلٌ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ
بَاؤَ بِهِمَا أَحَدُهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ
يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۵۳۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاوِلِيُّ عَنْ ابْنِ
عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ ابْنِ
مُحَبَّرٍ عَنْ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

إِنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي السُّبُوتِ فَبَكَيْتُ
فَقَالَ مَهْلًا لِمَ بَكَيتُ كَمَا أَنَّ اسْتَشْهَدَكَ
لَا شَكَّ لَكَ وَلَئِنْ شَهِدْتَ لَا شَفَعَةَ لَكَ
لَئِنْ اسْتَطَعْتُ لَا نَعْمَكَ لَكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا
مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ
إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَأَحَدُكُمْ بِهِ الْيَوْمَ قَدْ
أُحْبِبْتُ بِمَنْفَعَتِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ
فِي الْبَابِ مِنْ ابْنِ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخُذْكَانَ وَبَقِيَّةُ
طَلْحَةَ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَالضُّبَايْحِيُّ
هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَدَّادِ بْنِ سُبَيْكَةَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِّحَهُ يَرْوِيهِ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
هَذَا رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ قَوْلِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَدَخَلَ الْجَنَّةَ كَمَا قَالَ إِنْ كَانَ هَذَا
أَوَّلَ الْإِسْلَامِ قَبْلَ تَوْدِيلِ الْغَنَائِمِ وَالْأَمِيرِ
وَالنَّبِيِّ وَوَجَّهَهُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ بَكْرِ بْنِ
الْعَلَمِ أَنَّ أَهْلَ التَّوْحِيدِ سَيِّدُكُمْ هُكُونُ الْجَنَّةِ
وَلَا عَدُوٌّ لِي فِي النَّكَارِ بِدُخُولِهِمْ خَائِفُهُمْ لَا
يُحْلِدُونَ فِي النَّارِ وَهَذَا رَوَى عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ
وَأَبِي ذَرٍّ وَعِثْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
وَأَبِي عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَالْأَنْسِيُّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيُخْرَجُ قَوْمٌ
مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ وَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ
وَهَكَذَا رَوَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَابْنِ أَبِي هَيْمٍ
التَّحْقِيقُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ التَّالِعِينَ فِي تَفْسِيرِهِ
هَذِهِ آيَةُ رَبِّكَ الَّذِينَ كَفَرُوا كَانُوا

اللہ کی قسم اگر مجھ سے گواہی مانگی گئی تو تمہارے لیے گواہی
دوں گا اگر میری شفاعت قبول کی گئی تو تمہاری شفاعت
کروں گا۔ اور اگر ہو سکا تو تمہیں نفع پہنچاؤں گا پھر فرمایا
اللہ کی قسم! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی
حدیثیں سنی ہیں ان میں سے ہر وہ حدیث تم سے بیان
کر دی جس میں تمہارا نفع تھا۔ صرف ایک حدیث رہ گئی
ہے آج تم سے بیان کرتا ہوں اس وقت میرا نفس گمیر
لیا گیا ہے۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ نے فرمایا جس نے گواہی دی کہ "اللہ تعالیٰ
کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول
ہیں" اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم حرام کر دیا۔ اس
باب میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، جابر،
ابن عمر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
منقول ہیں۔ مناجی سے ابو عبد اللہ عبد الرحمن بن عسیر
مراد ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب
ہے۔ منقول ہے کہ حضرت زہری سے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مطلب پوچھا گیا کہ میں نے کلمہ
توحید پڑھا جنت میں داخل ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ ابتدائے اسلام
میں فراتھیں، اداہم اور نواہی کے نزول سے پہلے تھا۔ بعض علماء
کے نزدیک اس کی توجیہ یہ ہے کہ اہل توحید جنت میں داخل
ہوں گے اگرچہ انہیں گناہوں کے سبب جہنم میں لڑا دیا جائے
لیکن وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے۔ حضرت ابن مسعود، ابو ذر
عمران بن حصین، جابر بن عبد اللہ، ابن عباس، ابو سعید خدری اور
انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اہل توحید (جہنم) اقرار رسالت بھی ہوا کی ایک
مجامعت کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔
سعید بن جبیر، ابراہیم نخعی اور متعدد تابعین سے آیت
کریمہ (ترجمہ) کا ترجمہ چاہیں گے کاش کہ وہ مسلمان

مُسْلِمِينَ قَالُوا إِذَا أُخْرِجَ أَهْلُ التَّوْحِيدِ مِنَ
النَّارِ وَأُدْخِلُوا الْجَنَّةَ يَوْمَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا
مُسْلِمِينَ

۵۳۶۔ جَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالُوا ابْنُ الْمُبَارَكِ
عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاذِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَامِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ
سَيِّئَ خَلْقُ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي عَلَى رَدِّهِ أَنْ خَلَّاتِ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيُشْتَرَّ عَلَيْهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ
سَجْدًا كُلُّ سَجْدٍ مِثْلُ مَدَةِ النَّصْرِ ثُمَّ يَقُولُ
أَتُكْفَرُ مِنْ هَذِهِ أَشْيَا أَظَلَمْتُكَ لَتَنَبَّيَ الْخَافِقُونَ يَقُولُ
لَا يَأْتِي فَيَقُولُ أَفَلَاكَ عَذَابٌ فَيَقُولُ لَا يَأْتِي
فَيَقُولُ بَلَى إِنْ لَكَ عِندَنَا حَسَنَةٌ إِنَّهُ لَظَنَمَ
عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرِجُ بِطَافَةٍ فَيَقُولُ أَفَلَاكَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
رَسُولُهُ فَيَقُولُ أَحْضَرْتُكَ فَيَقُولُ لَا يَأْتِي مَا
هَذِهِ الْبَطَافَةُ مَعَ هَذِهِ السَّجَدَاتِ فَيَقُولُ
فَلَا تَكْ لَا تَظْلَمُ قَالَ فَتَوْصَعُ السَّجَدَاتِ فِي كَفِّهِ
وَالْبَطَافَةُ فِي كَفِّهِ فَطَا مِثْلَ السَّجَدَاتِ وَفَلَمَّا
الْبَطَافَةُ لَا يَقُولُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ هِيَ هَذِهِ
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ أَيْمَانَهُ
وَالْبَطَافَةُ الْقِطْعَةُ

بَابُ اخْتِرَاقِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُدَيْثٍ أَبُو عَمْرٍو نا
الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ كِتَابَ الْيَهُودِ

ہوتے کی تفسیر یوں منقول ہے کہ جب اہل توحید کو جہنم سے
نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا تو کافر جاحلین کے کاش وہ
دعویٰ مسلمان ہوتے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت
کے ایک شخص کو پانچ کرنگ کر دے گا پھر اس کے سامنے گن ہوں گے نیکو
و غیر نیکوے جائیں گے ہر دفعہ اتنا بڑا ہوگا جہاں تک انسان کی نگاہ پہنچ
ہے پھر فرمائے گا کیا تجھے اس میں سے کسی کا انکار ہے انہی میرے
نیکھے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا وہ کہے گا نہیں یا رب
اللہ تھانے فرمائے گا تجھے کوئی عذاب ہے وہ کہے گا یا رب نہیں
اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہرے پاس تیری ایک نیکی ہے آج تجھ پر ظلم
نہ ہوگا پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر کشتیوں
لکھا ہوگا اللہ تھانے فرمائے گا۔ میزان کے پاس
حاضر ہو جائے وہ کہے گا یا اللہ! ان دنوں کے سامنے
اس چھوٹے سے کاغذ کی کیا حیثیت ہے۔ اللہ
تھانے فرمائے گا۔ آج تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ حضور صلی اللہ
تھانے علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر ایک پڑے میں
نہ فرے دفعہ (گن ہوں گے) رکھے جائیں گے اور ایک
میں کاغذ کا وہ پڑہ رکھا جائے گا۔ دنوں کا پڑا
ہکا ہو جائے گا جبکہ کاغذ (کا پڑا) بھاری
ہوگا۔ اللہ تھانے کے نام کے مقابلے
میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوتی۔ یہ حدیث حسن
قریب ہے۔

اس امت کا بٹ جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی
اکہتر، یا ہتر (۱۰۰) فرقوں میں بٹ گئے اور عیسائی
بھی اسی طرح۔ لیکن میری امت تہتر (۳۰) فرقوں میں تقسیم

جو جائے گی۔ اس باب میں حضرت سعد
عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ عوف بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات
منقول ہیں۔ حدیث ابن ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن
صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر
وہ کچھ حدود آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا جس طرح ایک
جوتی دوسری جوتی کے برابر ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر
ان میں سے کوئی اپنی ماں کے پاس علانیہ آیا ہوگا تو میری
امت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو یہ حرکت کر رہے
ہو گے۔ بنی اسرائیل بتر (۱۲) فرقوں میں بٹ گئے اللہ
میری امت کے شتر (۱۳) فرقے ہوں گے ایک کے
سوا باقی سب جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض
کیا یا رسول اللہ! وہ نجات پانے والے کون ہیں؟
آپ نے فرمایا جو میرے اور صحابہ کرام کے راستے پر ہوں
گے (یعنی اہل سنت و جماعت) یہ حدیث حسن مزید مفسر ہے
ہم اسے اس طرح صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی
مخلوق اللہ میرے میں پیدا فرمائی پھر ان پر اپنا نور ڈالا
جس پر وہ روشنی پڑ گئی ہدایت پا گیا
اور جس پر نہ پڑی گمراہ رہا اور میں
اسی لیے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ
کے مکتب پر قلم خشک ہو گیا یہ حدیث
حسن ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے

علیٰ بن ابی ہاشم و سبیین فرقتہ وداشتین و سبیین
فرقتہ و انصاری مثل ذلک و تفرق اُمّی علی
ثلاث و سبیین فرقتہ و فی الباب عن سعد و عوف
بن ہریرہ و عوف بن مالک حدیث ابن ہریرہ
حدیث حسن صحیحہ۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو مَادٍ الْجَوْنِي
عَنْ سَقِيَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ الْأَعْمَشِ
الَّذِي يُقْبَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَدْنِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيَاكُتِبَنَّ عَلَيَّ أُمِّي مَا أَقْبَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ
حَذْوُ النَّعْلِ بِالْقَعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ
أَقْبَى أُمَّةً عِلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمِّي مَنْ يَصْنَعُ
ذَلِكَ وَإِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَفَرَتْ عَنْهُنَّ ثِنْتَيْنِ
وَسَبْعَيْنِ مَلَّةً وَتَفَرَّقَتْ أُمِّي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ
مَلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مَلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مُتَّسِقٌ لَا نَرَاهُ وَمِثْلُ هَذَا
إِلَّا مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ
ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَالثَّيْبِيِّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّنْدَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَهُ
فِي ظُلْمَةٍ فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ فَمَنْ
أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ اهْتَدَى وَمَنْ
صَلَّ فَإِنَّ ذَلِكَ أَقْرَبُ جَنِّ الْقَلَمِ عَلَى عِلْمِ
اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ
نَاسِقِيَّانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَيْمُونِ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَذَرُونِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنْ حَقَّ عَلَيْكُمْ أَنْ يَعْذُوبَهُ وَلَا تَنْفِرُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ أَتَذَرُونِي مَا حَقُّكُمْ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يَعْذُوبَكُمْ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ صِدْقِهِ وَكَذَلِكَ بَيِّنَاتُ مَنْ غَيَّرَ وَجْهَهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قُرَيْبٍ عَنْ جَبَلِ بْنِ أَبِي قُرَيْبٍ وَابْنِ أَبِي قُرَيْبٍ وَالْأَعْمَشُ كُلُّهُمْ سَمِعُوا أَنَا مِنْ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي جَبَلٌ يُبَلِّغُ فَيَكُنُّ لِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشِيرُكَ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ كَرَنَ رَفِي وَإِنْ سَرَى قَالَ نَعَمْ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ صِدْقِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ.

جو اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ بلا شرکت غیرہ اس کی عبادت کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا کیا تم جانتے ہو جب بندے ایسا کریں تو ان کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا "کہ حق ہے، کہ وہ ان کو عذاب نہ دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل آئے اور یہ خوشخبری دی کہ میں شخص کو اس طرح موت آئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا اور جنت میں داخل ہو گا، میں نے عرض کیا اگرچہ زنا کرے یا چور کا کرے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابواب العلم

ابواب علم

بہلائی اور دین کی سبھ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بہلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی کج

باب إذا أراد الله لعبدا خيرا

فقد هب في الدين ۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُوَيْبٍ أَنَّكَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

مطافرا ہے۔ اس باب میں حضرت عمر ابو ہریرہ اور
معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

طلب علم کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی تلاش میں سفر
اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا
راستہ آسان کر دیتا ہے۔ یہ حدیث
حسن ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص علم کی تلاش میں نکلے وہ واپسی
تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہوتا ہے یہ
حدیث حسن غریب ہے بعض محدثین نے اس کو غیر
مرفوع روایت کہا ہے۔

حضرت سہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے علم تلاش
کیا تو یہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے،
اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابو داؤد
کا نام نفع المی ہے یہ حدیث میں ضعیف
ہیں۔ عبداللہ بن سہرہ اور ان کے والد
کے لیے کچھ زیادہ روایات ثابت نہیں
ہیں۔

علم کا چھانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا جس شخص سے کوئی علم کی بات پوچھی
گئی اور اس نے جاننے کے باوجود اسے

علیہ وسلم قَالَ مَنْ يَرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُقِطِعْهُ
فِي الدِّينِ فِي الْبَابِ عَنْ عَمَّاؤِ بْنِ هُرَيْرَةَ وَ
مَعَاوِيَةَ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

باب فضل طلب العلم

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا ابُو اسْمَاعِيْلَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ
عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ
هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا خَالِدُ بْنُ يَرْبُوطٍ
الْعَمَلِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّاهِزِيِّ عَنِ التَّيْمِيِّ
بْنِ الْأَنْثَرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ
الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ هَذَا أَحَدِيْثٌ
حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَآلُ بَعْضِهِمْ قَالُوا يَرْفَعُهُ

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْعَمَلِيِّ نَا يُونُسُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي
دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ
الْثَّقَفِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ
كَانَ كَقَارِئٍ رَسْمًا مَطْهُيًّا هَذَا أَحَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ
الْإِسْنَادُ وَالْبُورْدُ وَآلُ اسْمَاعِيْلَ نَقَدُوهُ الْأَعْلَى يَضَعُفُ
فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يَعْرِفُ يُعَيِّدُ اللَّهُ ابْنَ حَنْبَلَةَ
كَبِيْرٌ شَوْهٌ وَلَا يَمِيْرٌ

باب ما جاء في كتمان العلم

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كُرَيْشٍ
النَّيَّاسِ الْأَنْكُرِيِّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ عُمَارَةَ
بْنِ أَدَا عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چھاپا یا قیامت کے دن اسے آگ کی نگام
دی جائے گی۔ اس باب میں حضرت جابر اور
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔
حدیث ابی ہریرہ حسن ہے۔

طلباء کے بارے میں نیکی کی وعیت

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں ہم ابو سعید کے پاس
آئے تو وہ فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت
تھیں بیان کروں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لوگ تمہارے تابع ہیں اور بہت سے لوگ اطراف
عالم سے تمہارے پاس دین سیکھنے کے لیے آئیں
گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں نیکی کی
وصیت کرو۔ علی بن عبد اللہ ایبھی بن سعید کا قول نقل
کرتے ہیں کہ شعبہ ابو ہریرہ بن عبدی کو ضعیف قرار
دیتے ہیں۔ یعنی کہتے ہیں ابن عون ہمیشہ ابو ہریرہ بن عبدی
سے روایت کرتے رہے یہاں تک کہ ابو ہریرہ کا انتقال ہو
گیا۔ ابو ہریرہ کا نام عمارہ بن جریں ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس مشرق
کے کچھ لوگ علم حاصل کرنے کے لیے آئیں گے جب
وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں صلائی کی نصیحت
کرو۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت ابو سعید جب یہیں
دیکھتے تو فرماتے تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت
مبارک ہو اس حدیث کو ہم صرف بواسطہ ہارون
عبدی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت
سے پہچانتے ہیں۔

علم کا اللہ جاننا

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

مَنْ سَأَلَ عَنْ عِلْمٍ عَلَيْهِ شَرْكَهُ أَوْ أَحْبَبَهُ يَوْمَهُ
الْقِيَامَةِ يَدْجُ مَرْقَمَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ
حَسَنٌ.

باب ۳۲ مَا جَاءَ فِي الْأَسْتِصَابِ بَعْنَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ

۵۴۷. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْلٍ قَالَ إِذَا دَا
الْعَبْدُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَارُونَ قَالَ لَنَا نَائِي أَبِي
سَعِيدٍ يَكُونُ مَرْحَبًا بِرُصَيْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ النَّاسَ لَكُمُ تَبِعٌ وَإِنْ رَجَلًا لَأَتَوْكُمُ
مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ وَإِذَا
أَتَوْكُمُ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ عَنِ ابْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كَانَ شُعْبَةَ يَضَعُ
أَبَا هُرَيْرَةَ الْعَبْدِيُّ قَالَ يَحْيَى وَمَا نَالَ ابْنُ
عَوْنٍ يَرْوِي عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ حَتَّى مَاتَ وَ
أَبُو هَارُونَ اسْمُهُ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ.

۵۴۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ
أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا تَبِيعُ
يَجَالُ مِنْ قَبْلِ الْعَشِيرَةِ يَتَفَقَّهُونَ فَإِذَا جَاءُوكُمُ
فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ فَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ إِذَا
رَأَا قَالَ مَرْحَبًا بِرُصَيْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ.

باب ۳۳ مَا جَاءَ فِي ذَهَابِ الْعِلْمِ

۵۴۹. حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْخَمْدَانِيُّ
نَا عُبَيْدَةَ بْنَ سَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

أَمْسَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ
اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ إِلَّا بِتَرْغِضِ عَمَّا مِنْ
النَّاسِ وَلَئِنْ لَقِيتُ بَعْضَ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا
لَمْ يَتْرُكْ عَلَيَّ إِلَّا اتَّخَذَ النَّاسُ مَرُؤَةً جَاهِلًا
فَسَلُّوا حَافَتَهُمَا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَصَلُّوا أَوْ أَصَلُّوا
وَلِي النَّبِيبِ عَنْ عَائِشَةَ وَرِثَاءُ بَنِي لَيْسَ هَذَا
أَحَدٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَذَلِكَ هَذَا الْحَدِيثُ
الَّذِي عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا.

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ ثَنِي مَعَاوِدَةَ بْنُ صَالِحٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَبْرِ بْنِ نَعْبَرٍ عَنْ أَبِي
جَبْرِ بْنِ نَعْبَرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ لَمَّا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَصَّصَ بِصُورِهِ إِلَى التَّكَاثُفِ
ثُمَّ قَالَ هَذَا أَوْ أَنَّ يَحْتَلِسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ
حَتَّى لَا يَبْقَى رُوَاهُ عَلَيْهِ عَلَى شَيْءٍ فَقَالَ رِثَاءُ بَنِي
لَيْسَ إِلَّا نَصَارَى كَيْفَ يَحْتَلِسُ مِمَّا وَقَدْ قَرَأْنَا
الْقُرْآنَ خَوَّاهُ لَنَفْسِهِ أَتَى وَلَنَفْسِهِ أَتَى بِمَا نَادَى أَيْمَانًا
قَالَ تَكَلَّمْتَ لَكَ أَمَّا يَا زِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأَعْدُكَ مِنْ
فُقَرَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَذِهِ التَّوْبَةُ وَالْإِنْجِيلُ
عِنْدَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَمَاذَا اتَّخَذَ عَنْهُمْ قَالَ
جَبْرِ فَتَقَبَّلْتُ عِبَادَةَ بَنِي الصُّكَيْبِ فَقُلْتُ أَلَا
تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَخَذِرْتُهُ
بِالَّذِي قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ صَدَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ
إِنْ شِئْتُ لَأَحْدِثَ مَعَكَ يَا ذَلِيلُ عَلَيْهِ يَرْفَعُ مِنَ
النَّاسِ الْخَشْيَةَ يُؤْتِيكَ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ
الْبَجَامِ فَلَا تَرَى فِيهِ رَجُلًا خَاشِعًا هَذَا أَحَدٌ

فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ
اسے لوگوں (کے دلوں) سے کھینچے بلکہ علماء
کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جائے گا یہاں تک
کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو
اپنا امیر بنالیں گے ان سے مسائل پر پوچھیں گے اور وہ
بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے
اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ اس باب میں
حضرت عائشہ اور زیاد بن عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے زہری
نے بواسطہ مردہ حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
رضی اللہ عنہا (دونوں) سے اس کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی
کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ آپ نے آسمان
کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا پھر فرمایا یہ وہ وقت ہے۔
کہ جس کے بعد لوگوں سے علم چھین لیا جائے گا یہاں
تک کہ وہ اس میں سے کسی چیز پر بھی قادر نہ ہوں گے
زیادہ بن لیبید انصاری نے عرض کیا ہم سے کس طرح
چھینا جائے گا مالا کہ ہم نے قرآن پڑھا ہے اللہ کی
قسم! ہم خود بھی پڑھیں گے اور اپنی عورتوں اور
بیٹوں کو بھی پڑھائیں گے نبی کرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا زیاد! تجھے قیری مان رہے
میں تجھے فقہائے مدینہ سے سمجھتا تھا۔ یہ قورات
اور انجیل۔ یہود و نصاریٰ کے پاس موجود ہے پھر
انہیں کیا فائدہ پہنچا۔ حضرت جب فرماتے ہیں میں
نے عبادہ بن مسامت سے ملاقات کی تو کہا کیا آپ
نے سنا آپ کے بھائی ابو الدرداء کیا کہتے ہیں۔ میں
نے انہیں حضرت ابو الدرداء کا قول بتایا تو انہوں نے
فرمایا ابو الدرداء نے سچ کہا اگر تم چاہو تو میں تمہیں جہنم
دوں کہ پہلا علم جو لوگوں سے اٹھا یا جائے گا غشوع ہے۔

منقرب تو جامع مسجد میں داخل ہوگا تو تجھے کوئی شخص بھی شرم و
خشوع والا نظر نہیں آئے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ مساریح
بن صالح، محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان کے علاوہ
کوئی دوسرا آدمی جس معلوم نہیں جس نے انہیں ضعیف کہا جو
مساریح بن صالح سے اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے
بعض علماء نے بواسطہ عبدالرحمن بن حیر بن نفیر اور حیر بن نفیر
حضرت عوف بن مالک سے یہ حدیث مروی ثابت کی ہے۔

علم کو ذریعہ معاش بنانا

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو آدمی اس
یہ علم حاصل کرے کہ اس کے ذریعے علماء کا مقابلہ
کرے یا بے وقوف لوگوں سے بحث و مجادلا وہ اس
دعویٰ کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرے اللہ
تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔ یہ حدیث
غریب ہے ہم اسے صرف ایک طریق سے
جانتے ہیں اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ محدثین کے
نزدیک قوی نہیں اس کے حفظ میں کلام کیا
گیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ
تعالیٰ کی رضا کے سوا کسی اور مقصد کے لیے
علم حاصل کیا اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا
پا جائے۔
تبلیغ کرنا۔

عبدالرحمان بن ابان ابن عثمان اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں کہ زید بن ثابت دوسرے کے وقت مرنے
کے پاس سے نکلے ہم نے کہا ان کو اس وقت کچھ
پوچھنے کے لیے بلایا گیا ہوگا۔ ہم نے انکو پوچھا تو

حَسَنٌ بْنُ يَزِيدٍ وَمَعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثَفَّعَ عَنْهُمَا أَهْلُ
الْحَدِيثِ وَلَا تَعْلَمُوا أَحَدًا تَكَلَّمَ فِيهِ غَيْرُ يَحْيَى
بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَقَدْ رَوَى عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ
صَالِحٍ نَحْوَ هَذَا وَرَوَى عَنْهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نَذِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عُوفٍ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ **بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَطْلُبُ بِلْعَلِهِ**
الدُّنْيَا

۵۵۱. حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ الْحَمْدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
الْعَجَلِيِّ الْمِصْرِيِّ عَنْ أُمِّهِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا لِيُجَارِيَ
بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُكَايِرَ بِهَا يَهُوَ الشُّفْهَاءُ وَيَصْرَفُ
بِهِ وَجُودُ النَّفْسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ النَّارَ هَذَا
حَدِيثٌ شَرِيفٌ لَا يُخْفَى إِلَّا مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ
وَأَسْحَابُ بَنِي يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ لَيْسَ بِذَلِكَ
الْقَوِيُّ عِنْدَهُمْ كَلِمَةٌ فِيهِ مِنْ قَبْلِ مَقْطَعِهِ

۵۵۲. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَخْمَدِ بْنِ عَمْرٍو
الْهَمْدَانِيِّ عَنْ بَنِي الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي رَبِيعٍ السَّخَرِيِّ
عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِيُغْنِيَ اللَّهُ أَوْ لِيُزَادَ بِهِ
عِزُّهُ لَيْسَ بِهِ أَتَقَعِدُهُ مِنَ النَّارِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى تَبْلِيغِ السَّمَاءِ
۵۵۳. حَدَّثَنَا مَخْمَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ دَاوُدَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَنِي عَمْرٍو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دُرَيْدٍ عَنْ
بَنِي الْعَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ
أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَ

زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ يَصِفُ النَّهَارَ
كُنَّا مَا بَعَثَ إِلَيْنَا هَذِهِ السَّاعِدَةُ الرَّابِثَةُ
يَسْأَلُهُ عَنْهُ فَنُخْبِرُهُ فَقَالَ لَنَا فَنَقُولُ نَعَمْ سَأَلْنَا
عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَا هَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ لَصَرٍّ إِنَّهُ أَمْرٌ سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا
وَحَقِيقَةً حَتَّى يَبْلُغَهُ غِيَرَةً كَرَبَّ حَامِلٍ فَقِيٍّ
إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَرُ مِنْهُ وَمَاتَ حَامِلٌ فَقِيٍّ لَيْسَ
بِقِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطَيْمٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَ
أَبِي حَدَّادٍ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ

٥٥٣. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ
أَنَّكَ شَعْبَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ نَصْرُ اللَّهِ أَهْدَى مِنْ سَائِرِ نَصْرِ النَّاسِ فَبَعَثْنَا سَمْعَةَ
فَرَبَّ مَيْلِهِ أَوْحَى مِنْ سَائِرِ هَذَا أَحَدِيَّتُكَ حَسَنٌ مَجِيدٌ
بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٥٥٥. حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّقَاقِيُّ نَا أَبُو كُرَيْبٍ
بْنُ عِيَّاشٍ نَا عَاصِمٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ سَلَى
مُعْتَمِدًا أَكَلِيْبُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

٥٥٦. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْقُرَاشِيُّ
ابْنُ ابْنَةِ السُّدِّيِّ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
مُتَّوَرِّ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ خُفْيِ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَى كَيْفَاتِهِ مَنْ كَذَبَ عَلَى يَدَيْهِ
الْعَارُ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَ

انہوں نے فرمایا ہاں اس (مردمان) سے ہم سے چند ایسی باتیں پوچھیں جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ میں نے سننا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچایا۔ بہت سے فقیہ اپنے سے کامل فقیہ تک بات پہنچاتے ہیں۔ اور بہت سے مسئلہ جاننے والے خود فقیہ نہیں ہوتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابراہیم بن جبش، جابر بن مطعم، ابوذر راء اور انس رضی اللہ عنہم سے کئی روایات منقول ہیں۔ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حسن ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے (دوسروں تک) اسے ہی پہنچایا جیسے سنا کیونکہ بہت سے وہ لوگ جن تک مسئلہ پہنچایا گیا سننے والے سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔
 جھوٹی حدیث گھڑنے کا گناہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جان بوجھ کر مجھ پر
صبر ثواب دیا ہے اسے اپنا ٹھکانا جو میں بنانا
چاہتا ہوں۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر محبوب نہ ہو بلکہ کیونکہ میں نے مجھ پر محبوب بولا وہ جہنم میں داخل ہوگا اس باب میں حضرت ابو بکر، عمر، عثمان، زبیر، سعید بن زید، عبداللہ بن عمر، انس، عباہ

الذی یبکر دسعیب بن شریک و عبد اللہ بن عمرو و
 انیس و جابر و ابن عباس و ابی سعید و عمرو بن
 عبسہ و عقبہ بن عامر و معاویہ و بکر بن وائل
 مؤمنی و ابی امامہ و عبد اللہ بن عمر و النعمان
 اذہب الشافعی حدیث عن ابی ایوب حدیث عن
 صحیحہ قال عبد الرحمن بن مہدی منصور
 المتعمی اذہب اهل الکوفہ و قال و کثیر لم یجد
 روئی ابی یحییٰ فی الاسلام کذبہ
 ۵۵۷۔ حدیثنا عبد الرحمن بن سعید عن
 ابن شہاب عن انیس بن مالک قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کذب علی
 حبیبی اثمہ قال متعمداً اذہب متعمداً من
 انباء ہذا حدیث حسن صحیح عن یحییٰ بن
 ہذا الوجه من حدیث الزہری عن انیس بن
 مالک و قد روى هذا الحدیث من غیر وجہ
 عن انیس عن الربیع صلی اللہ علیہ وسلم

باب ما جاء فی من روى حدیثاً و
 هو یبکی انہ کذب

۵۵۸۔ حدیثنا عبد الرحمن بن سعید عن
 ناسفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون
 بن ابی شیبہ عن المؤید بن شعبة عن الربیع
 صلی اللہ علیہ وسلم قال من حدث عنی حدیثاً
 و هو یبکی انہ کذب فهو احد الکاذبین و فی
 الباب عن یحییٰ بن ابی طالب و سمرۃ ہذا
 حدیث حسن صحیح و قد روى شعبہ عن
 الحکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن سمرۃ
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الحدیث
 و روى الاعمش و ابن ابی لیلی عن الحکم عن عبد
 الرحمن بن ابی لیلی عن یحییٰ عن الربیع صلی اللہ علیہ

ابن عباس ، ابو سعید ، عمرو بن عبسہ ، عقبہ بن عامر ،
 معاویہ ، بکر بن وائل ، ابو سعید ، ابو امامہ ، عبد اللہ بن
 عمر ، متعمی ، اور اس ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم
 سے بھی روایات مذکور ہیں ۔ حضرت علی
 رضی اللہ عنہ کی روایت حسن صحیح ہے ۔

عبد الرحمن بن مہدی فرماتے ہیں منصور بن
 کوثر میں اثبت ہیں ، اور وکیع فرماتے ہیں ربیع بن
 خراش نے کہی مجھوت نہیں بولا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ” جس نے
 مجھ پر مجھوت بولا راوی کہتے ہیں میرے خیال میں آپ
 نے فرمایا ” قصداً “ تو اس کو اپنا گھر جہنم
 میں بنانا چاہیے ۔ یہ حدیث اس طریق
 بھی حضرت زہری کی روایت سے حسن غریب صحیح
 ہے ۔ دیگر طریق سے بھی یہ حدیث حضرت انس رضی
 اللہ عنہ سے مروی ہے ۔

جان بوجھ کر مجھوتی حدیث روایت
 کرنا

حضرت سفیر بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ سے
 کوئی حدیث بیان کی اور وہ جانتا ہے کہ یہ مجھوت
 ہے تو وہ مجھوتوں میں سے ایک ہے اس باب
 میں حضرت علی بن ابی طالب اور سمرہ رضی اللہ
 عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں ۔ یہ حدیث حسن صحیح
 ہے ، شعبہ نے بواسطہ حکم اور عبد الرحمن بن ابی لیلی
 حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی
 بیان کی ۔ اعمش اور ابن ابی لیلی بواسطہ عبد الرحمن
 بن ابی لیلی ، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے
 مروی بیان کرتے ہیں بواسطہ عبد الرحمن بن ابی لیلی

وَسَمِعْتُ وَكَانَ حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى
عَنْ سَمِئَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَدَادِ عَنْ أَصْبَغٍ قَالَ سَأَلْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبَا مُحَمَّدٍ عَنْ حَدِيثِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَدِيثِ عَفَى حَدِيثًا
وَهُوَ رَوَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ قُلْتُ لَهُ
مَنْ رَوَى حَدِيثًا وَهُوَ يَكْتُمُ إِنْ إِسْنَادُهُ خَطَأٌ
الْخَافُ أَنْ يَكُونَ قَدْ دَخَلَ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ إِذَا رَوَى الثَّامِرُ حَدِيثًا مُرْسَلًا
كَاسَنَدًا بَعْضُهُمْ أَوْ كَتَلَبَّ إِسْنَادُهُ يَكُونُ مَعْنَى
دَخَلَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَا إِشْمَاعَ مَعْنَى هَذَا
الْحَدِيثِ إِذَا رَوَى الرَّجُلُ حَدِيثًا وَكَانَ يَعْرِفُ
بِذَلِكَ الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعَ أَصْبَغًا فَحَدَّثَ بِهِ فَخَافَ أَنْ
يَكُونَ قَدْ دَخَلَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ .

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت محدثین کے نزدیک اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان جب کہ وہ جانتا ہے کہ جھوٹ ہے تو وہ بھی ایک جھوٹا ہے تو کیا وہ شخص بھی اس میں داخل ہے جو ایک حدیث روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ اس کی سند غلط ہے یا وہ حدیث مسند بیان کی ہے بعض نے مرسل بیان کیا یا سند الٹ دی! انہوں نے فرمایا ”نہیں“ کیونکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے ایسی حدیث روایت کی جس کی کوئی اصل نہیں تو مجھ کو در ہے کہ وہ اس حدیث کے مطابق جھوٹا ہوگا۔

حدیث سن کر کیا الفاظ نہ کہے
چاہیں۔

حضرت عبید اللہ بن ابی رافع، حضرت ابورافع سے بیان کرتے ہیں، دوسری روایت میں اسے مرفوع بیان کیا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسے آدمی کو ہرگز نہ پاؤں جس میں پاسبان کوئی۔ اسی بات آئے جس کا میں نے حکم دیا یا جس سے میں نے منع کیا تو وہ کہے میں نہیں جانتا ہم نے صرف اسی کی پیروی کی جسے اللہ کی کتاب میں پایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ سفیان اور ابن سکندر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔ سالم ابوخریج نے بواسطہ عبید اللہ بن ابورافع، حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ ابن حبیث اس حدیث کو

باب مَا رَوَى عَنْهُ النَّيْقَالُ عِنْدَ حَدِيثِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
٥٥٩ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّيِّ بِإِسْنَادٍ إِلَى النَّضْرِ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَافِيٍّ عَنْ أَبِي سَافِيٍّ وَغَيْرِهِ
مَا كُنْتُ تَالِ لَكَ الْفَيْقِ أَحَدٌ كَعَمِّكَ عَلَى
أَرْبَعِينَ يَأْتِيهِ أَهْلٌ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْفَرِيَتْ
عَنْهُ يَقُولُ لَكَ دَرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ
اتَّبَعْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ الْمُثَنِّيِّ عَنِ النَّضْرِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَسَلَامًا إِلَى النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي سَافِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّضْرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَيْرَةَ إِذَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ
عَلَى الْإِسْنَادِ يُكَيِّنُ حَدِيثَ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّيِّ

مَنْ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي النَّضْرِ وَإِذَا جَعَلَهُمَا
رَوَى وَهَكَذَا أَبُو إِدْرِيسٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمُهُ أَسْمُ.

مومن بن مکد سے بیان کرتے وقت فرق واضح کر دیتے اور جب
دو نقل (ابن مکد اور سالم ابو نصر) سے بیان کرتے تو اسی طرح
رہنورد مبالغہ کی طرح بیان کرتے۔ ابو داؤد، سنن وصال اللہ علیہ وسلم کے کلام
میں اودان کا نام اسلم ہے۔

۵۶۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ مَعْدِيكُنَا مَعَاوِيَةَ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ
بْنِ جَابِرٍ النَّخَعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ أَرْوَيْنَ مَعْدِيكُنَا قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ مِثْلُ
سَجَلَةٍ يَبْلُغُ الْحَدِيثُ عَنِّي وَهُوَ مِثْلُ عَلَى أَرْبَعِ مِثْقَالٍ
فَيُغَوَّرُ بَيْنَنَا وَيُنْكَرُ كُنَا بَابُ اللَّهِ كُنَا وَحَدَّثَنَا فِيهِ حَدَّثَنَا
أَبْنُ كُنَا وَحَدَّثَنَا كُنَا فِيهِ حَرَامًا حَرَمْنَا وَأَنَّ
مَاحَرَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا حَرَمَ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

حضرت مقدم بن سعد کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سن لو! عنقریب
ایک آدمی کے پاس میری حدیث پہنچے گی اور وہ اپنی مسخری
پر تمکیر لگائے بیٹھا ہوا کہے گا ہمارے اور تمہارے درمیان
اللہ کی کتاب (کافی ہے) ہم جو چیز اس میں حلال پائیں
گے اسے حلال سمجھیں گے اور اسے حرام سمجھیں گے جسے
اس میں حرام پائیں گے جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھی اسی طرح حرام کیا ہے جس طرح اللہ نے حرام کیا۔
یہ حدیث اس طرح سے حسن غریب ہے۔ ف۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كُذْرَاهِ تَتَابَةِ الْعِلْمِ
۵۶۱. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ نَا ابْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ
نَائِدٍ بِنِ اسْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ قَالَ اسْتَأْذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
أَنْ يَكْتَابَةَ فَكَفَرْنَا ذَنْ لَنَا وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ
مِنْ غَيْرِ الْوَجْهِ الْيُضَاعَفُ نَائِدُ بِنِ اسْمٍ وَرَوَاهُ
هَمَامٌ عَنْ نَائِدٍ بِنِ اسْمٍ.

حدیث لکھنے کی ممانعت
حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے (حدیث) لکھنے کی اجازت مانگی
تو آپ نے اجازت نہ دی۔ یہ حدیث اس طریق
کے علاوہ بھی زید بن اسلم سے مروی
ہے ہمام نے بھی اسے زید بن اسلم سے
روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّحْصَةِ فِيهِ
۵۶۲. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَلِيمٍ نَا الْكَلْبِيِّ عَنِ الْغَزَلِيِّ
بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هَرِيرَةَ قَالَ كَانَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُجْلِسُ

حدیث لکھنے کی اجازت
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک
انصار کا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھتے
اور آپ سے حدیث سنتے اسے پسند کرتے لیکن یاد

وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع خداوندی سے فقہ انکار حدیث کی خبر دی اور سنت کی تشریحی حیثیت واضح کرتے ہوئے امت
کو اس فقہ سے بچنے کی تلقین فرمائی خود قرآن پاک جسے مکرر حدیث سنتے کا دعویٰ کرتے ہیں مبہم و دل آویز فرمایا کہ جو کچھ تمہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائیں اسے لے لو اور جس سے دو گن رک جاؤ، سورۃ حشر پ ۲۸ بحیث حدیث کے بارے میں سنت
غزالی زمان ملازم سید احمد سولہ کاظمی وامت بکاتہم العالیہ کی تصنیف لطیف بحیث حدیث کا مطالعہ لازمی ہے۔ (مترجم)

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْمَعُ مِنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ فَيُحِبُّهُ وَلَا
يُحْكَمُهُ فَشَكَاهُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا سَمْعَ مِنْكَ
الْحَدِيثَ فَيُحِبُّهُ وَلَا أُحْكَمُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِنْ بِمَعِينِكَ وَأَوْمَأَ
بِإِبْنِ الْخَطَّاءِ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ الْقَائِلِ وَ
سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ الْخَلِيلُ بْنُ
مَرْزُوقٍ مُتَكْرِرُ الْحَدِيثِ.

۵۶۳. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ
عَلِيٍّ قَالَا نَاكِرُ لَيْدٍ مَسْمُوعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ
يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَذَكَرَ
قَصَّةَ ابْنِ الْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُو شَاهٍ الْكُتُبُ إِلَى
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعَ الْكُتُبُ إِلَى شَاهٍ فِي الْحَدِيثِ قَصَّةً
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَذَلِكَ فِي شَيْبَانَ
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ مِثْلَ هَذَا.

۵۶۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَلَمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مَنِئِيَةَ عَنْ أَخِيهِ
وَهُوَ هَمَامُ بْنُ مَنِئِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَلْشَرُّ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَخِيهِ وَكَانَ يَكْتُبُ وَكَانَتْ لَا الْكُتُبُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَوَهْبُ بْنُ مَنِئِيَةَ
عَنْ أَخِيهِ هُوَ هَمَامُ بْنُ مَنِئِيَةَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

نہ رکھ سکتے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس بات کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ!
میں آپ سے امامیت سنتا ہوں مجھے وہ اچھی لگتی ہیں
لیکن میں یاد نہیں رکھ سکتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: اپنے واسطے اللہ سے مدد تو اور آپ نے
لکھنے کا اشارہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے
اس حدیث کی سند قائم نہیں میں نے محمد
بن اسماعیل بخاری سے سنا فرماتے ہیں غیل بن مرد
منکر حدیث ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: حضرت
ابو ہریرہ نے حدیث میں پورا واقعہ ذکر کیا، پھر
ایک شخص ابوشاہ نے کہا یا رسول اللہ! مجھے کلمہ
دیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصابہ کرام سے اسے
فرمایا: ابوشاہ کو کلمہ دو! اس حدیث میں قصہ حدیث میں
شعبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اس کلمہ
مثل حدیث روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
مصابہ کرام میں سے عبد اللہ بن عمرو کے علاوہ کوئی
مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی امامیت سب سے روایت کرنے والا نہیں اور
وہ عبد اللہ بن عمرو (کلمہ لیا کرتے تھے جبکہ
میں نہیں لکھتا تھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ وہب
بن منہ اپنے بھائی حمام بن منہ سے روایت
کرتے ہیں۔

بنی اسرائیل سے حدیث روایت کرنا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے (سن کر) دو مردوں تک پہنچاؤ اگر چہ ایک آیت ہو اور بنی اسرائیل سے روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس نے بھر پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم سے محمد بن بشار نے بواسطہ ابوالہمام اور اذہمی، حسان بن عطیہ اور ابوالکبشہ سلولی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی یہ حدیث صحیح ہے۔
نیکی میں راہ نہائی کرنے والا نیکی کر نیوالے کی طرح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر سواری کا مطالبہ کیا۔ آپ کے پاس سواری کا جانور نہ تھا آپ نے فرمایا فلاں کے پاس جاؤ اس شخص نے اسے جانور دے دیا۔ سائل نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر خبر دی تو آپ نے فرمایا نیکی پر ولایت کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے اس باب میں حضرت ابوسعود اور بکر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت انس کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت ابوسعود بخاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سواری مانگی اور عرض کیا میری سواری کا جانور تنگ رہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلاں شخص کے پاس جاؤ وہ بھی تو اس نے اسے سواری کا جانور دے دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتٍ بْنِ ثَوْبَانَ الْعَامِدِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السُّلَوِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْفُوا أَحَدِيَّ وَكُلُوا آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا تَزُجُّ وَمَنْ كَذَبَ عَلَى مَقْعِدَةِ الْكَلْبِ كُذِّبَ مَقْعِدُهُ وَمَنْ التَّارَ هَذَا أَحَدُ يَثْرُ حَسَنٌ صَبِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السُّلَوِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب ماجاء ان الدال على الخير كفاعله

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ شَيْبِ بْنِ يَسِيرٍ عَنْ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهُ فَكَمْ يَجِدُ عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُهُ فَذَلِكَ عَلَى آخِرِ فَحْلِهِ فَآلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخِرُ فَحْلِهِ أَنَّ الدال على الخير كذا عليه وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ وَبُرَيْدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَلَى يَثْرُ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو دَاوُدَ نَابَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ حِمْلُهُ فَكَأَنَّ إِيَّاهُ كَذَا ابْدَعْنِي فَكَأَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ فَكَأَنَّ

نے فرمایا نیکی پر دلالت کرنے والے کے لیے اسی طرح
نواب ہے جس طرح نیکی کرنے والے کے لیے ہے۔ آپ
نے فرمایا "یا عالم" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عمرو
شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے اور ابو مسعود بدری کا نام
نقیب بن عمر ہے۔

حسن بن غلال نے بواسطہ عبد اللہ بن حنیس
امش اور ابو عمرو و شیبانی، حضرت ابو مسعود رضی اللہ
منہ سے اس کے ہم معنی مرفوع روایت نقل کی اس میں مثل
ابو ناعلہ کے الفاظ بغیر شک کے مذکور ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفا دہش کر کے ثواب
حاصل کرو اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے
جو چاہتا ہے فیصلہ کراتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے لے
برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ سے سفیان
ثوری اور سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہے
برید بن جن کی کنیت ابو بردہ ہے وہ حضرت
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
صحابہ زادے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص بھی ظلم سے قتل کیا جائے اس کے خون
کا ایک حصہ آدم کے بیٹے پر چوتھا ہے اس لیے
کہ سب سے پہلے اسی نے قتل کا طریقہ جاری
کیا۔ عبد الرزاق نے "اسنن" کی جگہ "سنن"
کا لفظ ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

ہدایت کی طرف بلانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

خَاتَاهُ فَحَصَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَلِيلٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِكَ عَلَيْهِ أَوْ
قَالَ عَامِلُهُ هَذَا أَحِبُّنَا حَسَنٌ حَبِيبٌ وَأَبُو سَعْدٍ
الشَّيْبَانِيُّ رَأْسُهُ سَعْدٌ بَنُ أَيَّاسٍ وَأَبُو مُسْعُودٍ
الْبَدْرِيُّ رَأْسُهُ حُفَيْبَةُ بَنُ عَمْرٍ وَ.

۵۶۸. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يُونُسَ الْخَلَّالِيُّ نَا بِنَا بِنَا
بْنِ مُسَيْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَالشَّيْبَانِيِّ عَنْ
أَبِي مُسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ
مِثْلُ أَجْرِكَ عَلَيْهِ وَلَكُمْ يَحْتَكُ فَيَنْزِلُ.

۵۶۹. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ
عَمْرٍو وَعَمْرٍو وَاحِدٌ قَالُوا أَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بَرِيدِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِشْفَعُوا وَلِيَّكُمْ جَبْرُؤِيلُ وَإِسْمَاعِيلُ
عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمَا مَا شَاءَ هَذَا أَحَدُهُمَا حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَبَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي
مُوسَى وَقَدْ رَوَى عَنْهُ الثَّوْرِيُّ وَدُسْتِيَانُ بْنُ عَمِيْنَةَ وَرَوَى
يُكْنَى أَبَا بَرْدَةَ هُوَ ابْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ.

۵۷۰. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ وَ
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ
آدَمَ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا ذَلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَسَنَ
الْقَتْلَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَنَ الْقَتْلَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بِالْبَابِ مَا جَاءَ فِي مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى فَاتَّبَعَ

۵۷۱. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِبْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ

ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا میں نے ہدایت کی طرف بلایا
اس کے لیے اس راستے پر چلنے والوں
کی مثل ثواب ہے اور ان کے ثواب
میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور میں نے گناہ
کی دعوت دی اس کے لیے میں اتنا گناہ ہے جتنا اس بدعتی کی
ترکبین پر ہے اور ان کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی یہ حدیث ۲
حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھا طریقہ
جاری کیا پھر اس پر عمل کیا گیا تو اس کے لیے اپنا ثواب بھی
ہے اور اسے عمل کرنے والوں کے برابر ثواب بھی ملے گا۔
جبکہ ان کے ثوابوں میں کوئی کمی نہ ہوگی مادہ میں نے برا
طریقہ جاری کیا پھر وہ طریقہ اپنایا گیا تو اس کے لیے اپنا
گناہ بھی ہے اور ان لوگوں کے گناہ کے برابر بھی جو اس
پر عمل پیرا ہوئے پھر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کچھ
کمی ہو۔ اس باب میں حضرت ہذیل رضی اللہ عنہ سے
بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت
جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع
حدیث متعدد طریقوں سے مروی ہے۔ حضرت جریر
بن عبداللہ کے دونوں صاحبزادے حضرت
منذر اور حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد
کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں۔

سنت اختیار کرنا اور بدعت سے اجتناب کرنا
حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز
کے بعد ہمیں نہایت بیغ و غظ فرمایا میں سے آنکھیں
بہر پڑیں اور دل لرز گئے ایک شخص نے کہا یہ تو
رخصت ہونے والے شخص کے غصہ جیسا ہے

جَعَمَ عَنِ الْعِلَادَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَمَنْ لَبَسَ مِنَ الْإِجْرِ مِثْلُ
أَجْرِ مَنْ يَدْعُوهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْرِ دَاعِيهِمْ
مِثْلًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ
مِثْلُ أَثَامِ مَنْ يَتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَثَامِ دَاعِيهِمْ
شَيْئًا هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٍ صَحِيحٍ.

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ بْنُ هَارِثَ
قَالَ نَا السَّعْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَلِكٍ عَنْ عَمْرِو
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
سَنَّ سُنَّةً تَحْفِيزًا أَوْ تَقِيْمًا عَلَيْهَا فَكَأَنَّ أَجْرَهُ وَمِثْلُ
أَجْرِهِ مِنَ الْبَعَةِ فَكَيْفَ مَقْصُورٌ قَدْ أَجْزَى وَهَبُ
شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً تَنْهِيًا عَنْهَا فَكَيْفَ عَلَيْهَا كَانَتْ
عَلَيْهِ رُكْعَةٌ وَمِثْلُ أَثَامِهِ مِنَ الْبَعَةِ فَكَيْفَ مَقْصُورٌ
وَمَنْ أَدْنَى أَرَاهُ شَيْئًا دَرَى الْبَابِ عَنْ حَدِيثِهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ
جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيٍّ عَنْ
وَسَمَّ بِهَذَا وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
النَّسَائِيِّ عَنْ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
الْبُقَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيٍّ عَنْ عَبْدِ
وَسَمَّ أَيْضًا.

بِأَقْبَابِ الْأَخْذِ بِالسُّنَنِ وَاجْتِنَابِ الْبِدْعَةِ -
۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَائِبُ بْنُ الْوَلِيدِ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو وَالسَّكَنِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ
سَائِدَةَ قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمَّ يَوْمَ مَا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَلَاحِ أَوْ مَوْعِظَةً

یا رسول! آپ میں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے نیز (امیر کا حکم) سننے اور ماننے کا حکم دیتا ہوں اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو بیشک تم میں جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا غریبیت کے حالات انہی باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ یہ گمراہی ہے تم میں جو شخص یہ زمانہ پائے اسے میری اور میرے ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والے خلفاء کا طریقہ اختیار کرنا چاہیے سنت کو دانتوں سے (مضبوط) پکڑ لو یہ حدیث حسن صحیح ہے ثور بن یزید نے بواسطہ خالد بن معدان، عبد الرحمن اور بن عمرو سلمیٰ، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔

حسن بن علی غلال اور دوسرے راوی فرماتے ہیں ہم سے ابو عاصم نے بواسطہ ثور بن یزید، خالد بن معدان اور عبد الرحمن بن عمرو سلمیٰ، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث مرفوعہ روایت کی عرباض بن ساریہ کی کنیت ابو نجیم ہے۔ مجر بن حجر کے واسطہ سے بھی یہ حدیث حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

کثیر بن عبد اللہ بواسطہ بخالد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن عمارت سے فرمایا "جان لو عرض کیا" یا رسول اللہ! کیا باتوں؟" آپ نے فرمایا جس نے میری ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد مٹ چکی تھی اس کے لیے اتنا ہی ثواب ہے جتنا اس پر عمل کرنے والوں کے لیے ہے بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔ اور جس نے کسی برائی کا آغاز کیا جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند نہیں تو اس پر اتنا ہی گناہ ہے جتنا اس برائی کا ارتکاب کرنے

یَلْبِغُهُ دَرَحَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجَدَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةٌ مَوْعِظَةٌ فَكَأَنَّهُ أَنْفَعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَرِي اللَّهُ وَالسَّخِيمُ وَالْقَطَاعَةُ وَإِنَّ عَمْدَ حَبِشَتِي فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا وَآيَاكُمْ وَمُحَدَّثَاتٍ الْأُمُورِ بِأَنْفَعِ ضَلَالَةٍ فَكُنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَكَلِمَةٍ بِسْمِ اللَّهِ وَسُئِلَ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ الْمَهْدِيُّونَ عَنْهُ عَصَوْا عَلَيْهِ بِأَلْتَوَاجِدِ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَى ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّكَيْتِيِّ عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا.

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْخَسَنِ بْنُ عَمْرِو الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ لَوْ أَنَّ الْأَوْرَعَ أَهْلَهُمْ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّكَيْتِيِّ عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ يُكْفَى أَبَا نَجِيمٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حُجْرِ بْنِ حَبِشٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو السُّكَيْتِيُّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَلَالِ بْنِ الْأَحْبَارِ إِذَا عَمِلْتَ قَالَ مَا أَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُ مَنْ أَحْيَى سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي حَتَّى أُمِيتَتْ نَجَدِي كَانَ لِي مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَشْفَى مِنَ الْبُورِ هُمْ شَيْئًا وَمَنْ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ

مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَوْدَادِ النَّاسِ
شَيْئًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى هَذَا
هُوَ مِصْبُحِي شَامِي وَكَثِيرٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ
عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ التَّمَرِيُّ.

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الْأَنْصَارِيُّ
الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ كَذَبْتُمْ أَنِّي كُفَيْتُمْ
وَلَمْ تَسْأَلُوا فِي قَلْبِكُمْ غِلًّا لِأَحَدٍ فَافْعَلُوا لَكُمْ
قَالَ لِي يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ وَذَلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ أَجَبَنِي
سُنَّتِي فَقَدْ أَجَبَنِي وَمَنْ أَجَبَنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ
وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
عَرَبِيٌّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى اللَّهُ
الْأَنْصَارِيُّ ثَقِيٌّ وَأَبُوهُ ثَقِيٌّ وَعَمْرِو بْنُ رَافِعٍ
إِلَّا أَنَّهُ رَجُلٌ يَرْفَعُ الْقَوْلَ الَّذِي يُوقِفُهُ غَيْرُهُ وَ
سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ
قَالَ مُطْعِمَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ قَابِدٍ وَكَانَ رِجَالًا وَلَا يَفْرُقُ
بِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَافِعٍ إِلَّا هَذَا
الْحَدِيثَ يَطْوِيهِ وَقَدْ رَوَى عَمَّا رَوَى التَّمَرِيُّ هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَافِعٍ
فِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَذَلِكَ أَنَّهُ
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فَكَثَرَتْ عَنْهُ لِسَانُ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَنَسِ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَا غَيْرَهُ وَ
مَاتَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ مِائَةً
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بَعَثَهُ لِتِسْعَتَيْنِ مِائَةٍ سَنَةً
خَمْسِينَ وَتِسْعِينَ.

بَابُ فِي الْإِنْفَاءِ عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

راہوں پر ہے نیز اس کے کہ ان کے مذاہب ہیں کچھ کی ہو
یہ حدیث حسن ہے۔ یہ محمد بن عیسیٰ مصیبی شامی ہیں
اور کثیر بن عبد اللہ، عمرو بن عوف تممری کے
ساجزادے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے بیٹے!
اگر تجھے جو کچھ تو اپنی بیعت و شام اس حالت میں کر رہا
دل میں کسی کے بارے میں
فرمایا اے بیٹے! یہ میری سنت ہے اور میں نے میری سنت
کو زندہ کیا گویا کہ اس نے مجھے زندہ کیا اور میں نے مجھے
زندہ کیا میرے ساتھ جنت میں ہوگا اس حدیث میں طویل
قصہ ہے اور یہ حدیث اس طریق سے حسن طریق ہے۔
محمد بن عبد اللہ انصاری اور ان کے والد دونوں ثقہ ہیں۔
علی بن زید سے ہیں البتہ بعض اوقات یہ ان احادیث
کو مرفوع بیان کرتے ہیں جنہیں دوسرے حضرات موقوف
بیان کرتے ہیں۔ میں نے محمد بن بشار سے سنا وہ
ابو ولید موقوف بیان کرتے ہیں۔ میں نے محمد بن بشار
سے سنا وہ ابو ولید سے شعبہ کا قول نقل کرتے ہیں انہوں
نے فرمایا ہم سے علی بن زید نے بیان کیا میں حضرت انس
سے سعید بن مسیب کی صحت ہی طویل روایت معلوم ہے
مباد شقری نے یہ حدیث ابو اسطہ علی بن زید، حضرت انس
سے روایت ہے لیکن اس میں حضرت سعید بن مسیب کا واسطہ
مذکور نہیں۔ میں نے لام بخاری سے اسکا ذکر کیا تو انہوں نے بواسطہ
سعید بن مسیب، حضرت انس کی روایت کو نہ پہچانا حضرت
انس بن مالک رحمہ میں فوت ہوئے جبکہ سعید بن مسیب کا انتقال
۹۵ھ میں ہوا

منہیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے
باز رہنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک میں تمہیں چھوڑے رہوں تم مجھے چھوڑ رہے اور جب میں تم سے کچھ بیان کروں اسے مجھ سے بے گویہ شک تم سے پہلے لوگ انبیاء سے زیادہ سوال کرنے اور امتلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مدینہ کے ایک عالم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب لوگ غلبہ میں آئیں گے کیسے کوئی کریں گے (نیز کی مراد ہے) لیکن وہ مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا کسی کو نہیں پائیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابن عیینہ سے منقول ہے کہ یہ عالم حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ میں اسحاق بن موسیٰ کہتے ہیں میں نے ابن عیینہ سے سنا کہ وہ عالم عمری زاہد ہیں اور ان کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔ یحییٰ بن موسیٰ فرماتے ہیں عبدالرزاق کا قول ہے کہ وہ عالم مالک بن انس رحمہ اللہ علیہ ہیں۔

مشہور ہے

عبادت پر فقر کی فضیلت۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیر، صزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔

قیس بن کثیر فرماتے ہیں مدینہ شریف کا ایک آدمی

۵۷۷. حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مَادِيَةَ عَنِ الرَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرَكُّونِي مَا تَرَكَكُمْ خِيَاذَا حَدَّثْتُمْ تَخَذُوا عَنِّي خِيَاذَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَتَخَذُوا عَنْهُمْ عَلَى بَيِّنَاتِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَالِمِ الْمَدِينَةِ

۵۷۸. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزْأَرِيُّ وَاسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَا نَسْفِيَانُ بْنُ عَمِيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزَّيْدِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عَمِيْنَةَ وَقَدْ رَوَاهُ عَنْ ابْنِ عَمِيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ أَنَّهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى وَسَمِعْتُ ابْنَ عَمِيْنَةَ قَالَ هُوَ الْعَمْرِيُّ الرَّاهِدِيُّ وَرَأَيْتُ ابْنَ عَمِيْنَةَ وَرَأَيْتُ ابْنَ عَمِيْنَةَ يَحْيَى بْنُ مُوسَى يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ هُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقْرِ عَلَى الْعِبَادَةِ

۵۷۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ مُوسَى نَا الْوَلِيدُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ نَا رَدُّهُ عَنْ جَنَاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْرٌ أَمْسَحُ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا نَحْنُ كَرَالًا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ.

۵۸۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْدَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ

ثُمَّ مُحَمَّدٌ بْنُ يَزِيدٍ الْوَأَسِيُّ نَا عَاصِمُ بْنُ دَجَّازٍ
 عَنْ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيصِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ قَدِيرُ بْنُ جَعْفَرٍ
 الْمَدِينَةُ عَلَى أَلَى الدَّمِ دَاءٌ وَهُوَ بِدَمِشَقٍ فَقَالَ
 مَا أَهْلُ مَدِينَةٍ أَوْ أَخِي قَالَ حَدِيثًا مَكْنُونًا أَنَّهُ
 تَحَوَّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ لَا قَالَ أَمَا قَدِمْتُ
 لِبِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ مَا جِئْتُ إِلَّا فِي طَلَبِ هَذَا
 الْحَدِيثِ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ
 عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَ رَأَى
 الْمَلَائِكَةَ تَتَوَقَّعُ أَجْنَحَتَهَا رَجُلًا يَطْلُبُ النِّعَمَ
 وَلَهُ الْعَالَمُ لَيْسَتْ تَطْلُبُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَ
 مَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْجَنَّتَانِ فِي السَّمَاءِ وَ قَطْمُشُ
 الْقَالِمِ عَلَى الْعَامِدِ كَقَطْمِشِ الْقَلَمِ عَلَى سَائِرِ الْأَكْوَابِ
 إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَأَيْتُ الْأَنْبِيَاءَ عَزَّ وَجَلَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يَكُنْ لَوْ
 دِيكَارٌ أَوْ لَا وَدَهْبًا أَسَادٌ لَوْ لَوْ الْأَنْبِيَاءُ كُنْ أَخَذَ
 كَقَدْرٍ أَخَذَ بِحِفْظٍ وَافٍ وَلَا كَعَرَفَ هَذَا الْحَدِيثُ
 الرَّائِضُ حَدِيثُ سَاحِصِ بْنِ دَجَّازٍ عَنْ حَيْوَةَ وَ قَبِيصِ
 إِسْنَادُهُ وَجِدْتُ فِي مُتَعَمِّدٍ هَكَذَا أَحَدُهُمَا مَحْمُودُ
 بْنُ حُمَيْدٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَ إِنْ شَاءَ بَرَدُ هَذَا
 الْحَدِيثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ دَجَّازٍ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ
 دَاوُدَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هَذَا أَحْسَنُ
 مِنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ حُمَيْدٍ.

۵۸۱. حَدَّثَنَا هَذَا دَنَا أَبُو الْأَخْوَجِ عَنْ سَعِيدِ
 بْنِ مَسْرُوقٍ عَنِ ابْنِ أَشْوَقٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ سَلَمَةَ
 الْجَعْفَرِيِّ قَالَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 إِنِّي سَمِعْتُكَ وَنَكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَحَبُّ إِلَيَّ
 يَنْبَغِي أَوَّلَهُ آخِرُهُ وَحَدَّثَنِي بِكَلِمَةٍ تَكُونُ جَلًّا

حضرت ابو دردار رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق میں آیا
 آپ نے فرمایا "اے بھائی! کیسے آنا ہوا؟" اس نے
 عرض کیا میں ایک حدیث سننے آیا ہوں مجھے پتہ چلا ہے
 کہ آپ وہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان
 کرتے ہیں۔ حضرت ابو دردار نے پوچھا کئی ضرورت کے
 لیے تو نہیں آئے؟ اس نے کہا "نہیں" آپ نے فرمایا
 تجارت کے پیش نظر تو نہیں آئے؟ عرض کیا "نہیں" فرمایا
 تو مرت اس حدیث کی تلاش میں آئے ہو تو سنو!
 میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے
 ارشاد فرمایا جو آدمی طلب علم میں کوئی راستہ طے کرے اللہ
 تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلائے گا۔ فرشتے طالب علم
 کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس کے پاؤں تلے پیچے
 اپنے پر بچھاتے ہیں۔ عالم کے لیے زمین و آسمان کی ہر چیز
 حق کر پانی میں چھلکیاں سبیا سفیرت طلب کرتی ہیں۔ طالب علم
 عالم کی فضیلت ایسے ہے جیسا چودھویں کا چاند رستاروں
 سے افضل ہے۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں بے شک انبیاء
 کی وراثت درجہ و درجہ نہیں ہوتے بلکہ ان کی میراث علم
 ہے پس جس نے اسے پایا اسے بہت بڑا حصہ مل گیا۔ امام
 ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف عاصم بن رجاہ
 بن خویہ کی روایت سے پہچانتے ہیں اور میرے نزدیک اس
 کی سند متصل نہیں محمود بن خالد نے اس حدیث کو اسی طرح
 روایت کیا ہے۔ عاصم بن رجاہ نے ایک دوسری سند سے بھی
 حضرت ابو دردار رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔
 اور یہ محمود بن خالد کی روایت کے مقابلے میں اس ہے۔

یزید بن سلمہ جعفری سے مروی ہے کہ یزید
 بن سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت
 سی احادیث سیکر سنا ہوں مجھے ڈر ہے کہ کہیں مجھے
 حدیثوں کے باعث میں پہلی حدیثیں بھلا دوں لہذا
 آپ کوئی عام کلمہ بتائیں آپ نے فرمایا "جو کچھ جانتے

قَالَ رَأَى اللَّهَ فِي مَا أَهْلَكَ هَذَا حَدِيثٌ لَا يَسْرُ
إِسْنَادُهُ يَسْتَصِلُ هُوَ عِنْدِي مُرْسَلٌ وَلَمْ يَمُرَّ بِهِ
عِنْدِي ابْنُ أَشْوَعٍ يَزِيدُ بْنُ سَكَمَةَ وَابْنُ أَشْوَعٍ
أَسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ أَشْوَعٍ.

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاخِلُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ
عُوفٍ عَنِ ابْنِ سَبْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَلَتَانِ
لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مَنَافِقِ حُسْنٍ سَمِيَةٍ وَلَا فِقَةٍ فِي
التَّائِبِينَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا تَحْفِثُ هَلْبَا
الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِ عُوفٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
هَذَا الشَّيْخِ خُفَيْدِ بْنِ أَيُّوبَ النَّخَعِيِّ وَكُفْرَاءُ
أَحَدًا يَدْرِي عَنْهُ غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ وَلَا
أَدْرِي كَيْفَ هُوَ.

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى نَا سَكَمَةَ
بْنُ سَجَاءٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ جَبَلٍ نَا الْقَاسِمُ أَبُو
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ دَخَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا
عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلْتُ الْعَالِمَ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضَلْتُ عَلَى
أَدْنَاكُمْ كَرَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ الْأَرْضِينَ
حَتَّى الدُّمُكُ فِي حُجْرِهِمَا وَحَتَّى الْخَوَاطِ يُصَلُّونَ
عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ مَرَّحٌ سَمِعْتُ أَبَا عَمَّارَ الْخُسَيْنِ عَنْ
حُرَيْثِ الْخُرَازِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْفَضِيلَ بْنَ
عِيَّازٍ يَقُولُ عَالِمٌ عَابِدٌ مُتَعَفِّقٌ يَدْرِي كَيْفَ
فِي مَكْرُوبِ السَّمَوَاتِ.

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ خَلْفٍ الشَّيْبَانِيُّ
الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ

ہو اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اس حدیث کی سند
متصل ہیں اور یہ میرے نزدیک مرسل ہے ابن اشوع
کا نام سعید بن اشوع ہے اور انہوں نے یزید
بن سلمہ کو نہیں پایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں منافق
میں جمع نہیں ہو سکیں اچھے اخلاق اور دین کی
سمجھ۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف خلف
بن ایوب عساری کی روایت سے پہچانتے
ہے۔ محمد بن عمار کے سوا کسی
اور نے اس سے روایت نہیں کیا
اور اس کا حال مجھے معلوم
نہیں ہے۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو
آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں سے ایک عابد تھا اور
دوسرا عالم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
عابد پر عالم کی فضیلت اسی طرح ہے جس طرح میں
تم میں سے ادنیٰ آدمی پر فضیلت رکھتا ہوں میر
فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے
زینِ آسمان واسطے بھی کہ چوٹی اپنے موراخ
میں اور پھلیاں بھی، اس شخص کے لیے رحمت
مانگتے ہیں جو لوگوں کو سبائی کی تعلیم دیتا ہے۔
یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے میں نے ابو عمار
حسین بن حرث خرازمی سے سنا کہ حضرت فضل بن
عیاض فرماتے ہیں عالم باعمل جو لوگوں کو تعلیم دیتا ہے آسمانی
سقطوں میں اسے "مکرم" کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مومن، بھلائی سننے سے ہرگز سیر نہیں
ہوتا یہاں تک کہ وہ (اس کے سبب)
جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت
کا بات، مومن کی گمشدہ میراث جہاں
پائے وہی اس کا زیادہ مقدار
ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے
سنت اسی طریق سے پہچانتے
ہیں۔ ابراہیم بن فضل عزیزی حدیث میں
ضعیف ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابواب الاستیذان اور آداب کے ابواب

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِشْثَاءِ السَّلَامِ

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُلَاقُوا
أَوْ تَلْقَوْا حَتَّى تَحَابُّوا أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا
أَنْتُمْ قُلْتُمْ سَلَامًا تَحَابَبْتُمْ أَفْشَوْا السَّلَامَ
يَكُنْكُمْ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَ
شَرِيحِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

سلام کو پھیلانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس
کے قبضہ قدرت میں میرا جان ہے تم ایمان کے
بغیر میں جنت میں نہیں داخل ہو سکتے اور جنت تک
باجہی محبت نہ ہو (کامل) مومن نہیں کہلا سکتے۔
تو کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کے کرنے سے
تم آپس میں محبت کرنے لگو؟ وہ بات آپس میں
سلام کو عام کرنا ہے اس بات میں حضرت عبداللہ بن سلام

شرح میں آئی بواسطہ والد عبد اللہ بن عمرو، برادر انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث مستصحیح ہے۔

فضیلت سلام

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر کہا "اسلام علیکم" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "نیکیاں" (دوسرا آدمی حاضر ہوا اور کہا "اسلام علیکم" ورحمۃ اللہ آپ نے فرمایا "نیکیاں") پھر تیسرا آدمی آیا اور کہا "اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میں (نیکیاں)" یہ حدیث اس طریق یعنی عمران بن حصین کی روایت سے حسن عزیز ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید خدری اور سہل بن خنیف رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

اجازت تین بار مانگنا ہے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کرتے ہوئے کہا "اسلام علیکم" کیا میں آسکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک "حضرت ابو موسیٰ خدری دیر خاموش رہے پھر کہا "اسلام علیکم" کہا اللہ آسکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "دو" حضرت ابو موسیٰ نے کچھ دیر ٹھہر کر پھر کہا "اسلام علیکم" کہا اندر داخل ہو سکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تین" حضرت ابو موسیٰ نے واپس پلٹے گئے تو حضرت عمر نے دربان سے پوچھا "انہوں نے کیا کیا؟" انس نے عرض کیا "واپس پلٹے گئے ہیں" آپ نے فرمایا انہیں بلا لاؤ۔ جب آگئے تو فرمایا آپ نے یہ کیا کیا؟ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

والنبراء والکین وابن عمر هذا حدیث حسن صحیح

باب ماذکر فی فضل السلام

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ
الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرِيرِيُّ بْنُ أَبِي الْبَيْهَقِيِّ قَالَا مَحَمَّدُ
بْنُ كَثِيرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْقُضَيْبِيِّ عَنْ عَوْفٍ
عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا ثُمَّ جَاءَ الْغُرُ
فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَأَيْتُمُ اللَّهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا وَرَأَيْتُمُ اللَّهَ فَقَالَ
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَأَيْتُمُ اللَّهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا قُلُون هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ
بْنِ حُصَيْنٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَفِي
وَسَهْلِ بْنِ حَكِيْفٍ .

باب ما جاء فی أن الاستیذان ثلاث

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ وَكِيعٍ وَابْنُ أَبِي
بَرْزَةَ الْأَعْلَنِيُّ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَعْمَانَ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسَى عَلَى عُمَرَ
فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ فَقَالَ عُمَرُ
وَاجِدْتُمْ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ
عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ فَقَالَ عُمَرُ مِمَّنْ أَنْتُمْ سَكَتَ
سَاعَةً فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ فَقَالَ
عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَيْهَقِيِّ مَا
صَنَعْتَ قَالَ رَجَعْتُ قَالَ عَلَى يَهْ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ
مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتَ قَالَ الشُّنَّةُ قَالَ الشُّنَّةُ
وَاللَّهُ لَتَأْتِيَنِي عَلَى هَذَا يَبْرَهَانُ وَبَيِّنَةٌ

نے عرض کیا یہ سنت ہے یہ حضرت قادق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا
یہ سنت ہے یہ خدا کی قسم! یا تو اس پر گواہ لاؤ یا میں تم پر سختی کروں گا
حضرت ابو سعید فرماتے ہیں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس
آئے ہم تمام انصاری تھے۔ آپ نے فرمایا اسے گروہ انصار
کیا تم حدیث رسول کو لوگوں سے زیادہ نہیں جانتے ہو یا نہیں
اگر مصلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا ۳ اجازت تین مرتبہ مانگنا
ہے۔ اگر اجازت مل جائے تو بہتر ہے ورنہ واپس چلے
جاؤ۔ اس پر لوگ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مذاق
کرتے گئے۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں میں نے سرائکار کہا
اس کے متعلق آپ کو کیا مادہ پیش آیا میں بھی آپ کے
ساتھ اس حدیث میں، شریک ہوں پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کے پاس آئے اور انہیں یہ بات بتائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا مجھے اس کا علم نہیں۔ اس باب میں حضرت علی اور
سعد کی ترمذی ام طارقی سے بھی روایات مشہور ہیں یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ جریری کا نام سعید بن ایاس ہے اور ان کی کنیت بھی گور
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین مرتبہ اجازت
مانگی آپ نے اجازت دے دی یہ حدیث
حسن غریب ہے۔ ابو زمیل کا نام سماک صنفی
ہے ہمارے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے حضرت ابو موسیٰ کی روایت کا اس لیے
انکار فرمایا کہ ان کو اس کا علم نہیں تھا۔
کیونکہ آپ نے حضور سے تین مرتبہ اجازت
مانگی تو دے دی گئی لیکن آپ کو اس بات
کا علم نہ تھا کہ حضور نے فرمایا تین مرتبہ
اجازت مانگو مگر تو ٹھیک ہے ورنہ
واپس ہو جاؤ۔

أَوْ لَا فَعَلَكُنْ بِكَ قَالَ خَاكَ نَا وَنَحْنُ رَفَقَةٌ مِّنْ
الْأَنْصَابِ كَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَابِ السُّمُّ أَعَلَيْكُمْ
الْقَابِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَرْيُوقُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْإِسْتِثْنَاءُ أَنْ تَكَلَّمَ خَانَ أَوْ ذُنْكَ وَالْأَفْجَحُ
تَجْعَلُ الْقَوْمَ بِمَا يَرْجُوهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ
نَحْنُ نَحْنُ رَفَقَةٌ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَابِ كَقَالَ
هَذَا مِنْ الْقَوْمِ بَرٍّ قَا نَا بَشَرٌ نَبِيُّكَ قَالَ قَاتِ
عَمَّا كَا خَبَرُهُ يَذْكُرُ لَكَ فَقَالَ عَمَّا مَا كُنْتُ عَلِمْتُ
بِهَذَا أَوْ فِي الْبَابِ عَنْ عَمِيٍّ وَابْنِ طَارِقٍ مَوْلَا
سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْجَوْنِي
إِسْنَهُ سَعِيدُ بْنُ أَيَّاسٍ يُكْنَى أَبَا مَسْعُودٍ وَقَدْ رَوَى
هَذَا السُّنَنُ مَا يَصْنَعُونَ ابْنَ نَحْرَةَ وَأَبُو نَحْرَةَ
الْعَبْدِيُّ رِاسَةُ السُّنَنِ مِمَّنْ مَالِكٌ يَتَّبِعُ
قِطْعَةً

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ عِيْلَانَ نَا عَمْرُو بْنُ
يُوسُفَ نَا عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو نَا عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو
كَلَى ابْنُ جَبْرِ نَا عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو نَا عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو
اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعَ تِلْكَ قَا ذُنْكَ فِي هَذَا حَدِيثٍ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَأَبُو زَمِيلٍ اسْمُهُ سَمَّاكَ الْحَكَمِيُّ وَاسْمُهُ
أَنْتُمْ عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو نَا عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو نَا عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو
كَالِ اسْتِثْنَاءِ أَنْ تَكَلَّمَ خَانَ أَوْ ذُنْكَ وَالْأَفْجَحُ
قَا جَحْمٌ وَقَدْ كَانَ عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو نَا عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ قَا ذُنْكَ لَمْ يَكُنْ
عَلَيْهِ هَذَا الْحَدِيثُ رَوَاهُ أَبُو زَمِيلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ قَالَ خَانَ أَوْ ذُنْكَ وَالْأَفْجَحُ

سلام کا جواب کیسے دیا جائے۔

باب کیف رَدِّ السَّلَامِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں تشریف فرما تھے اس نے نماز پڑھی اور پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وعلی" جاؤ اور پھر سے نماز پڑھو کیونکہ تم نماز نہیں پڑھیں۔ بعد ازاں انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث بواسطہ عبید اللہ بن عمر، سعید مقبری سے روایت کی۔ یحییٰ بن سعید کی روایت اس میں ہے۔

سلام پہنچانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں ام المؤمنین نے فرمایا "علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" اس باب میں بنو نمیر کے ایک شخص سے بھی روایت منقول ہے جسے اس نے بواسطہ ابوہریرہ اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری نے بھی بواسطہ ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

پہلے سلام کرنے والے کی

فصلیت

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جب دو آدمی باہم ملاقات کریں تو ان میں سے کون پہلے سلام کرے؟ آپ نے فرمایا پہلے سلام کرنے والا اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے یہ حدیث حسن ہے۔ امام سہاروی فرماتے ہیں ابوہریرہ راہد کے

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْبُودٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي مَا حَيْثُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكُمْ خَارِجًا فَجَمَعَ فَصَلَّى كَأَنَّكَ لَمْ تَصَلِّ حَدَّثَنَا الْوَحِيدُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الْحَدِيثُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَبْلِيغِ السَّلَامِ

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي نَوَّاسٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كُنِيَ أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا رَانَ جَبْرِئِيلُ يُفْرِكُ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدَّثَنَا زَوْادَةُ الزَّهْرِيُّ أَيْضًا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الَّذِي يَبْدَأُ

بِالسَّلَامِ

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ التَّمِيمِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَائِنٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحْلَانِ يَتَقَيَّانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ أَرَأَيْتُمَا يَأْتِيهِمَا هَذَا أَحَدُهُمَا

مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ رَوَى عَنْ مُقَارِبِ بْنِ الْحَدِيدِ أَنَّ
أَبْنَ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيدَ رَوَى عَنْهُ مَا كَثَرَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِشَارَةِ الْيَدِ فِي السَّلَامِ

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ لَهَيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ
بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ
كَسَبَهُ يَمِينًا لَا تَكْفِيهِمْ وَلَا يَمُودُ وَلَا يَأْتِيهِمْ
فِي أَنْ تَسْلِمَ الْيَهُودُ إِلَّا شَامَةً يَأْتِيهِمْ وَتَسْلِمُ
النَّصَارَى إِلَّا شَامَةً يَأْتِيهِمْ هَذَا أَحَدُ ثَبَاتٍ
صَحِيحٌ وَرَوَى ابْنُ السَّبَّارِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
عَنْ ابْنِ لَهَيْعَةَ فَتَمَّ يَرْفَعُهُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الصَّبِيَّانِ

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى
الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو عَتَّابٍ سَمِعَ بَنِي حَنَا وَنَا شُعْبَةَ
عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْسِي مَعَ ثَابِتِ بْنِ
قَمَّةٍ عَلَى صَبِيَّانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ
مَعَ أَنَسٍ مَعَ عَلَى صَبِيَّانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ
أَنَسٌ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَّ
عَلَى صَبِيَّانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ هَذَا أَحَدُ ثَبَاتٍ صَحِيحٌ
وَبَدَأَ أَبُو عَتَّابٍ عَنْ ثَابِتٍ وَرَوَى مِنْ غَيْرِ
وَجَاءَ عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوَهُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْبَكَّارِ
نَا عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَ لَمْ أَشْكُ سَمِعَ شَرْدُ بَنِي
حَرْثِ بْنِ يَحْيَى سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتُ مَيْمُونَةَ
تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُقَارِبِ الْحَدِيثِ هِيَ الْبَتَّةُ اس کے بیٹے نے اس سے
کچھ شکر مدحیں روایت کی ہیں۔
سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ

حضرت عمرو بن فضیل بواسطہ والد اپنے دادا
سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرنے والا ہم میں سے
ہمیں یہود نصاریٰ کے مشابہ نہ بنو یہودیوں کا سلام
انگلیوں کے اشارے سے ہے اور عیسائیوں
کا سلام ہتھیلیوں کے اشارے سے۔ اس حدیث
کی سند ضعیف ہے۔ ابن مبارک نے یہ حدیث ابن
ایسہ سے غیر رفع بیان کی ہے۔

بچوں کو سلام کہنا۔

حضرت سیار فرماتے ہیں میں ثابت بنانی کے ہمراہ
جاء تھا آپ کا گزر بچوں پر ہوا تو آپ نے ان کو
سلام کہا اور فرمایا میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے
ساتھ تھا آپ بچوں کے پاس سے گزرے تو سلام
کیا اور فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ تھا جب آپ بچوں کے پاس سے گزرے
تو آپ نے ان کو سلام کہا یہ حدیث صحیح ہے
اور کئی لوگوں نے حضرت ثابت سے روایت کی ہے
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی متعدد طریق سے
مروا ہے قتیبہ نے بواسطہ جعفر بن سلیمان اور ثابت
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

عورتوں کو سلام کہنا

حضرت اسامہ بنت یزید رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد
میں گزرے وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی
تھی۔ آپ نے سلام کے ساتھ ہاتھ مبارک جھکا کر

مَرَّ فِي السَّبِيلِ يَوْمًا وَعَصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قَعُودٌ
قَالُوا مَرِيدٌ يَالْتَسْلِيمُ وَأَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بِمِثْلِهِ
هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَكَ بَابُ
يَعْنِي بَيْتَ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ يَمْرَأَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ
حَرْشَبٍ وَقَالَ مُحَمَّدٌ شَهْرٌ حَسَنٌ الْحَمِيدِيُّ وَقَوَى
أَمْرَهُ وَقَالَ لَنَا هَكَذَا هِيَ الْفَتْحُ عَنْ شَهْرِ مَرَّ
عَنْ هَذَا بْنِ الْإِنْسَانِ يَكْتَبُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَرْشَبٍ
حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ النَّخَعِيُّ عَنْ شَيْمِلَ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ
قَالَ إِنَّ شَهْرًا أَمْرُكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ النَّخَعِيُّ
تَرْكَوهُ أَوْ حَبْرُوهُ.

باب ۲۳۳ ما جاء في التسليم إذا دخل بيته

۵۹۲ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ الْبَصْرِيُّ عَنْ مُنِيرٍ
بْنِ حَاتِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِيَالٍ بْنِ دَاوُدَ عَنْ سَوِيدِ بْنِ السَّيِّدِ
قَالَ قَالَ النَّسَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا بَحَّا إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ تَكُونَ بِرَكَّةٍ
عَيْنِكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ مَبْنُوعٍ

باب ۲۳۴ السلام قبل الكلام

۵۹۴ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ مَعِينِ بْنِ
مَرْكُومٍ عَنْ عَنَبَسَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ نَازَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَمِيدِ عَنْ حَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ مَرَّةً يَهْدِي الْإِسْلَامَ عَيْنُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُوا
أَحَدًا إِلَى الطَّعَامِ حَتَّى يُسَلِّمَ هَذَا أَحَدٌ مِنْ
مَنْكُمُ لَا تَقْبَلُ الْإِيمَانَ هَذَا الرَّجُلُ سَمِعْتُ
مُحَمَّدًا يَقُولُ عَنْ عَنَبَسَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عبد الحمید (راوی) نے ہاتھ سے اشارہ کیا (اور بتایا)
یہ حدیث حسن ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے
ہیں ابواسلمہ عبد الحمید بن ہرام شہر بن حوشب کی بیعت
میں کچھ فرقہ نہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ شہر بن
حوشب، حدیث میں اچھا اور قوی ہے۔ ابن عرب نے
اس کے بارے میں کلام کیا پھر خود ہی ابواسلمہ ملال
بن ابی تریب اسے روایت نقل کی۔ ہم سے
ابو یوسف نے ابواسلمہ نصر بن شعیب، ابن عرب سے
نقل کیا کہ محدثین نے شہر بن حوشب کو مچھڑ دیا ہے۔
ابوداؤد نے نقل کیا کہ محدثین نے اسے مچھڑ کرنا ہے۔
گھر میں داخل ہوتے وقت سلام

کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اسے
بیٹے! جب گھر جاؤ تو سلام کیا کرو
تمہارے اور تمہارے اہل بیت کے
کے لیے بامٹ برکت ہوگا۔ یہ حدیث
حسن میں عزیز ہے۔

پہلے سلام پھر گفتگو

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام، گفتگو
سے پہلے ہے۔ اسی سند کے ساتھ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے
فرمایا کسی کو کھانے پر نہ بلاؤ جب
تک وہ سلام نہ کرے۔ یہ حدیث منکر ہے اور ہم
اسے سرت اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ امام
بخاری فرماتے ہیں غیبہ سے
عبدالرحمن، حدیث میرے ضعیف اور

لَمْ يَجْعَلْ فِي الْخَوَائِثِ ذَا هَيْبٍ وَمُعْتَصِدًا بَيْنَ رَأْفَتِ
مُنْكَرِ الْخَوَائِثِ.

ناتواہل اقبال ہے مسد بن ذانان منکر
حدیث ہے۔

ذی کو سلام کرنا مکروہ ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى الدِّمِيِّ

۵۹۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ كَعْبٍ الْعُزَيْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَنْ سَمِيعِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ لَا
تَبْدَأُ وَلَا يَهْدُ وَالنَّصَبُ مَا يُمَارَى بِالسَّلَامِ فَيَاذَا
لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاصْطَرَوْهُ إِلَى مَا ضَبَعِهِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود
نصاری کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور اگر
ان میں سے کوئی ایک راستے میں ملے تو اسے
تنگ جانب چلنے پر مجبور کر دو۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

۵۹۹. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ
ثَنَا سَمِيعُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ إِنَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُودِ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ
عَائِشَةُ فَقَالَتْ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَالْقَعْدَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَيْلَى لَيْسَتْ إِنْ اللَّهَ يُحِبُّ
الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَمْ تَسْمَعِي مَا
كَانُوا قَالُوا قَدْ قُتِلَ عَلَيْكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ
الْقَعْدَةُ فِي رَأْيِ عَمْرٍو وَابْنِ عَمْرٍو وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْبُخَارِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی
میں یہودیوں کی ایک جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئی تو انہوں نے کہا "آسام علیک" (تم پر ہمت ہو۔
سعاد اللہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علیکم" (تم پر ہمت
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا تم پر
موت اور لعنت ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اسے عائشہ! اللہ تعالیٰ ہر بات میں نرمی کو پسند
فرماتا ہے۔ ام المؤمنین نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے
میں سنا انہوں نے کیا کہا؟ حضور نے فرمایا میں نے ان کا
جواب (علیکم سے) دے دیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ
فقاری، ابن عمر، انس اور ابو عبد الرحمن جعفری رضی اللہ عنہم

مسلم وغیر مسلم کی مخلوط مجلس کو سلام کرنا

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلَى مَجْلِسٍ
فِيهِ الْمُسْلِمُونَ وَغَيْرُهُمْ

۶۰۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
ثَنَا مَعْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ
زَيْدٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ
فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی مجلس پر ہوا جس
میں مسلمان اور یہودی ملے جلے تھے تو آپ
نے انہیں سلام کیا یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

سوار پیادہ کو سلام کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار
پیادے کو چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور
نقوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ ابن مشنی
نے اپنی روایت میں اضافہ کیا کہ چھوٹا بڑے کو سلام
کرے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن
شبل، فضالہ بن عبید اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی
روایت منقول ہیں۔ یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ
عنہ سے کئی طریق سے مروی ہے ابوب سفیان،
یونس بن عبید اور علی بن زید نے کہا کہ میں نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔

حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
سوار پیادہ کو چلنے والا کھڑے ہوئے کو اور
نقوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے ابوجہنی کا نام عمرو بنہ مالک
ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
چھوٹے بڑے کو، چلنے والا بیٹھے والے کو اور
نقوڑے، زیادہ کو سلام کریں یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔
اٹھتے اور بیٹھتے وقت سلام کہنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو سلام

باب ۲۳۹ مَا جَاءَ فِي تَسْلِيمِ الرَّكَّابِ عَلَى الْمَاشِي

۴۰۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْرَاهِيمُ بْنُ
يَعْقُوبَ قَالَ نَارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ
الشَّهِيدِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّكَّابُ عَلَى الْمَاشِي
وَالْمَاشِي عَلَى الْقَائِدِ وَالْقَائِلُ عَلَى الْكَوْكَبِ وَرَأَى
ابْنَ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ وَيُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى
الْكَبِيرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ
وَفُضَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَى
مِنْ غَيْرِهِ وَجَرَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ أَبُو الشَّيْخَانِ
وَيُؤَيِّسُ بْنُ عَبِيدٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ زَيْدٍ إِنَّ الْحَسَنَ لَمْ
يُسَلِّمْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۴۰۲. حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ نَاعِبِدُ اللَّهِ نَاجِيَةً
ابْنَ شَيْخٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئُ الْخَوَلَاءِيُّ عَنْ
أَبِي عَالِيَةَ الْجَلْبِي عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الْعَاصِرُ عَلَى
الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَائِدِ وَالْقَائِلُ عَلَى الْكَوْكَبِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ عَالِيَةَ الْجَلْبِي
رَأْسُهُ عَمْرُو بْنُ حَالِكٍ.

۴۰۳. حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ نَاعِبِدُ اللَّهِ عَنْ
الْمُبَارَكِ نَاعِمٍ عَنْ هُشَامِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ
الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْعَاصِرُ عَلَى الْقَائِدِ وَالْقَائِلُ عَلَى
الْكَبِيرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب التَّسْلِيمِ عِنْدَ الْقِيَامِ وَالْقُعُودِ
۴۰۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ جَعْفَرٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمِقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَهَى

أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيَسْتَمِرُّ حَتَّى يَدُلَّكَ أَنْ
يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيَسْتَمِرَّ فَلْيَسْتَمِرَّ
الْأَوَّلُ بِأَحَقِّ مِنَ الْآخِرِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ
قَدْ مَرَّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا
عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
الرَّبِيعِ عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بابُ الْإِسْتِئْذَانِ قُبَالَةَ الْبَيْتِ

١٠٥ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنُ الْحَبَشِيُّ عَنْ أَبِي
إِبْرَاهِيمَ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَتَفَ سَيْئَرًا دَخَلَ بَصْرَةَ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ
أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ أَفْضَحًا
لَا يَجِدُ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ نَوَاسُ حِينَ أَدْخَلَ بَصْرَةَ
اسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَقَامَ عَلَيْهِ نِيءٌ مَا غَيَّرَتْ عَلَيْهِ
وَلَمْ يَرَ رَجُلًا عَلَى بَابٍ لَا يَسْتَرْجِعُ عَلَيْهِ مُتْلِقٌ
فَنَظَلَ فَلَا خَطِيئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ
الْبَيْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَآدِيٍّ أُمَامَةَ
هَذَا أَحَدُهُمَا عَزِيزٌ لَا كَيْفَ وَمِثْلُ هَذَا إِلَّا
مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ الْحَبَشِيِّ
إِسْنَهُ عَنِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ .

باب من اظلم في دار قوم غير اذنيه

٤٠٤ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَطَّانِيُّ
عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهِ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَاهْوَى
إِلَيْهِ بِمَشْقُصٍ فَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ
حَسَنِ صَبِيحٍ.

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ مَا سَمِعَ ابْنُ مَرْثَدَةَ

الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِرِيِّ أَنَّ رَجُلًا
أَخْلَصَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرے پھر اگر بیٹنا ہو تو بیٹھ جائے اٹھتے وقت
پھر سلام کرے کیونکہ پہلا سلام دوسرے
کی نسبت زیادہ اہمیت نہیں رکھتا یہ
حدیث حسن ہے ابن عساکر کے بھی یہ حدیث
بواسطہ سعید مقبری، ان کے والد، حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

گھر کے سامنے اجازت مانگنا۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اجازت
منے سے پہلے پردہ اٹھا کر کسی کے گھر میں نظر ڈالی اور
اور گھر والوں کے ستر کو دیکھا تو وہ اس مدد کو پہنچا جو اس
کے لیے جائز نہیں اور اگر اندر جا بکتے وقت سامنے
سے کوئی اس کی آنکھیں پھوڑ دیتا تو میں اس پر کچھ فرقت
نہ کھاتا اور اگر کوئی بے پردہ دروازے کے سامنے
سے گزرے اور گھر کی طرف اس کی نظر پڑ جائے
تو اس کا گناہ نہیں بلکہ گناہ گھر والوں کا ہے۔ اس باب
میں حضرت ابوبکر پرہ اور ابوالوامر رضی اللہ عنہما سے بھی
روایات منقول ہیں یہ حدیث عزیز ہے اور ہم اسے
صرف ابن ابیہ کے روایت سے پہنچاتے ہیں ابومبارک حسن
حلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہے۔
پلا اجازت کسی کے گھر جا کر نہ لے۔

بلا اجازت کسی سے کلمہ جہانگشا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتمہ القدر میں تشریف
لے رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ کو جھانکنا
نے نیر کی ٹوک اس کی طرف کی جنانچہ وہ پیچھے ہٹ
گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت سہیل بن سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص نے حجرۂ مبارک کے سوراخ سے جھانکا آپ لوہے

مَنْ جُعِلَ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاةٌ يَحْكُمُ
بِهِمَا اسْمُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ
إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِيزَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ وَ
فِي النَّهَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب التسليم قبل الاستيذان

۴۸۸ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ وَمَا زُوْمُ بْنُ
عَبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ بْنُ
أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ عَبْدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ صَفْوَانَ
أَخْبَرَهُ أَنَّ كَلْدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ صَفْوَانَ
بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَتَيْنِ فَلَمَّا وَصَفَا بَيَّسَ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا عَلِيُّ الْوَادِعِي قَالَ قَدْ خَذْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ أَسْأَلْكَ
وَلَمْ أَسْأَلْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ارْجِعْ فَقِيلَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ وَذَلِكَ بَعْدَ
مَا اسْتَسَمَّ صَفْوَانَ قَالَ عَبْدُ بْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي بِهَذَا
الْحَدِيثِ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَكُنْ سَبَّحَتْهُ
وَمِنْ كَلْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَحْنُ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَبِإِسْنَادِ أَبِي عَاصِمٍ
أَيْضًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَفِي هَذَا

۴۸۹ - حَدَّثَنَا سُرْمِيدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ النُّعْمَانِ لَيْسَ أَنَا شَعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السُّكَيْدِ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ مَعِيَ ابْنِي فَقَالَ مَنْ
هَذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا كَأَنَّكَ كَرِهْتَ لِي هَذَا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

کی لنگھی سے سر مبارک کھجور رہے تھے فرمایا اگر
مجھے معلوم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو اس سے
تیری آنکھ چھو دیتا نظر سے بھاؤ کے لیے
ہی تو اجازت طلب کرنے کا حکم ہے۔
اس باب میں حضرت ابو سعید رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سلسلہ سلام پھر اجازت

حضرت کلدہ بن حنبل فرماتے ہیں صفوان بن اسیر
نے مجھے رو دھا چوکی ابو ہریرہ اور چوکی لکڑیاں دیکر
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ آپ
اس وقت بالائی راوی میں تشریف رکھتے تھے۔ فرماتے ہیں
میں اجازت مانگے اور سلام کئے بغیر اندر داخل
ہو گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس
جاؤ اور کہو "اسلام علیکم کہا میں آسکتا ہوں؟" یہ
واقعہ حضرت صفوان کے اسلام لانے کے بعد
کا ہے۔ عرکتے ہیں مجھے یہ حدیث ایسہ بن
صفوان کے بتائی لیکن انہوں نے یہ نہیں کہا کہ
میں نے کلدہ سے سنا یہ حدیث حسن غریب ہے
ہم اسے مرث ابن جریج کی روایت سے جانتے
ہیں ابوامام نے بھی ابن جریج سے اس کی مثل حدیث
روایت کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے
میں میں نے ایک قرص کے سلسلے میں جو میرے
والدہ پر تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے
کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا "کون ہے؟"
میں نے عرض کیا "میں ہوں" حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا "میں" میں گویا کہ آپ نے اسے ناپسند فرمایا
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سفر سے رات کے وقت گھر پہنچنا

کر دہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو سفر سے اپنی مورتوں کے پاس رات کے وقت آنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انس، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طریقوں سے مرفوعاً مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سفر سے اپنی مورتوں کے پاس رات کے وقت آنے سے منع فرمایا۔ اس کے سفر سے رات کے وقت توہم لیتے اپنی مورت کے پاس دوسرے خط کو گودا گود کرنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی خط لکھنے کو اسے خاک آلود کر دے کیونکہ یہ حاجت کو زیادہ پورا کرتا ہے۔ یہ حدیث منکر ہے ہم اسے ابوزیر سے مرث اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ مرث سے مراد ابن عمر و نصیبی ہے اور وہ حدیث میں ضعیف ہے۔

کان پر قلم رکھنا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ نے سامنے کاتب بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قلم اپنے کان پر رکھو اس سے معنوں زیادہ یاد آتا ہے۔ اس حدیث کو ہم مرث اسی طریق سے پہچانتے ہیں اور یہ ضعیف سند ہے محمد بن زاذان اور عتبہ بن عبد الرحمن

باب ۲۵۴ فی کراہیۃ حمل و فی الرجل اہلہ لیلۃ

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاسِغِيَانُ بْنُ عَينَةَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَدِيسٍ عَنْ نَجِيحِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا قَالَ قَطْرٌ قَالَ لَيْلًا بَعْدَ نَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَجَلٍ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا.

باب ۲۵۵ فی تحریب الکتاب

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَاسِغِيَانُ بْنُ عَينَةَ عَنْ أَبِي الثَّوْبَانِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَكَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُحْرِقْهُ فَإِنَّهُ أُنْجَسَ لِلْعَاصِيَةِ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا يَرْوَاهُ عَنْ أَبِي الثَّوْبَانِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَسَنٌ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو وَالثَّوْبَانِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ.

باب ۲۵۶

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ اللَّهَ بْنَ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَادَانَ عَنْ أَمْرِ مَسْعُودٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِيتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَمِعْمَةً يَقُولُ صَبِّحَ الْعَلَمَ عَلَى أَذُنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكُرُ لِلشَّيْءِ هَذَا أَحَدٌ يَنْكَرُ لَنَا عَنْ أَبِي الثَّوْبَانِ هَذَا الْوَجْهِ وَهُوَ اسْنَدٌ ضَعِيفٌ مُحَمَّدُ بْنُ زَادَانَ

وَعَنْبَسَةَ بْنِ عَبَّادٍ الرَّحْمَنِ يَضَعُهَا.

بَابُ فِي تَعْلِيمِ الشَّرَائِعِ

۹۱۳. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نِيَّاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِ جَدِّ بْنِ نَيْبٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ قَالَ أَصْرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَعَلَّمَ لِمَا كَلَّمَكَ مِنْ كِتَابٍ يَكُونُ دُكَّالِي وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَمِنَ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي قَالَ فَمَا مَرَّ فِيْ بِصِفَتِ شَيْءٍ حَتَّى تَعَلَّمْتَهُ لَهُ قَالَ فَلَمَّا تَعَلَّمْتَهُ كَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُودٍ كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِمْ قَرَأْتُ لِمَا كَتَبَ بَيْنَهُمْ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَذَلِكَ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذِهِ الرَّجُلِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَابِطٍ وَهَذَا سَوَاقُهُ الْأَعْمَشُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ يَقُولُ أَصْرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَعَلَّمَ الشَّرَائِعَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَكَاتِبِ الْمَشْرُكِينَ

۹۱۴. حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبَّادٍ الْبَصْرِيُّ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهِ إِلَى كِسْرَى وَ إِلَى قَيْصَرَ وَ إِلَى الْفَجَارِشِيِّ وَ إِلَى كُلِّ جَبَلِيٍّ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ وَ لَيْسَ بِالْفَجَارِشِيِّ إِلَّا ذِي حَنَّةٍ عَلَيْهِ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَرَبِيٌّ.

بَابُ كَيْفَ يَكْتُبُ إِلَى أَهْلِ الشِّرْكِ

۹۱۵. حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَائِبُ شُرَيْحٍ عَنْ الشَّاهِدِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبِيدَةُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَخْبَرَ أَنْ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَ أَنَّ هَذَا كُلُّهُ أَرَسَ لِي فِي لَيْلِي مِنْ كُنُفَيْشٍ كَانُوا

دونوں حدیث میں ضعیف ہیں۔

سربانی زبان کی تعلیم

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میرے لیے یہودیوں کی کتاب سے چند کلمات سیکھو اور فرمایا خدا کی قسم مجھے یہودیوں پر اپنے خط کے بارے میں کچھ بھروسہ نہیں۔ حضرت زید فرماتے ہیں میں نے نصف مہینے کے اندر اندر سیکھ لیا اس کے بعد جب آپ نے یہودی کی طرف لکھنا جوتا تو میں ہی لکھتا اور اگر ان کی طرف سے کوئی خط آتا تو میں ہی پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور زید بن ثابت سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے اعمش نے بھی اسے بواسطہ ثابت بن عبیدہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سربانی زبان سیکھنے کا حکم فرمایا۔

مشرکین سے خط و کتابت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے پہلے کسری، قیصر، نجاشی اور ہر مابہر و سرکش کو خط لکھ کر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلا دیا۔ یہ نجاشی وہ نہیں جس کی ناز جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

مشرکین کو خط کیسا لکھا جائے

حضرت ابوسفیان بن حرب کہتے ہیں میں قریش کی اس جماعت میں تھا جو تجارت کی غرض سے شام گئی ہوئی تھی کہ ہر شخص نے مجھے بلا بھیجا یہ سب لوگ اس کے پاس گئے راوی نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا پھر اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

تَعَادَا بِالشَّامِ خَاتَمُهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ
دَعَا بِكِتَابٍ رَمَزَ بِهِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَرَأَ فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ
مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هَذَا قَتْلٍ عَظِيمٍ
الرُّؤُوسَ وَالسَّلَامَ عَلَى مَنْ أَتَمَّعَ الْهَدْيَ أَمَّا بَعْدُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاللَّهِ سَكِينٌ أَسْمَاءُ
صَغُورُ بْنُ حَرْبٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْكِتَابِ

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مَعْنَا
بْنُ هِشَامٍ رَوَى عَنْ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ لَمَّا أَرَادَ يَحْيَى اللَّهُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ قِيلَ لَنَا إِنَّ الْعَجَمَ لَا
يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ حَتَّى نَحْنُ مَسْطَرِّمٌ
حَتَّى نَأْتِيَ قَالَ لَمْ أَكُنْ أَنْظُرُ إِلَى بَيِّنَاتٍ فِي كِتَابِهِ
هَذَا حَدِيثٌ.

بَابُ كَيْفَ السَّلَامُ

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ جَبْرُ
الْمَبَارَكِ لِي أَنَا لَيْسَانُ بْنُ النَّبِيِّ كَانَتْ كَاتِبَةُ
النَّبِيِّ كَاتِبَةً أُمِّي لَيْلَى عَنِ السَّيِّدِ وَبَن
الْمَسْجِدِ قَالَ أَتَيْتُكَ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي قَدْ
ذَهَبَتْ أَسْمَاعُكَ وَأَبْصَارُكَ مِنَ الْعَجَمِ
فَجَعَلْنَا لَكُمْ مِنْ أَلْسِنَاتٍ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَقْبَلُكَ
خَاتَمًا الْكَلْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى بِهَا
أَهْلُهَا خَاتَمًا وَلَا حَتَّى أَهْلُهَا خَاتَمًا الْكَلْبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَلَبُوا هَذَا اللَّذِينَ كُنَّا
نَحْتَلِبُهُ فَيُشْرَبُ كُلُّ إِنْشَاءٍ نَحْتَلِبُهُ وَتَرَكْنَا
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْتَلِبُهُ
فَيُجْعَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم کا نام مبارک منگوا کر پڑھا اس میں
لکھا تھا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو
بخشنے والا نہایت مہربان ہے، اللہ کے بندے
اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
روم کے بڑے بادشاہ ہرقل کی طرف۔ ہدایت کے
پیر و کار پر سلام ہو۔ المائدہ۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔ ابو سفیان کا نام صخر بن حرب ہے۔

خط پر مہر لگانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عجم والوں
کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو عرض کیا گیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر خط کو قبول نہیں کرنے۔
پہنچے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھوٹھی بنوالی
حضرت انس فرماتے ہیں گویا کہ میں اب بھی حضور کے ہاتھ
پر اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

سلام کا طریقہ

حضرت سفیان بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
میں اور میرے دو ساتھی مدینہ شریف آئے جھوک
کی وجہ سے چاروں آنکھیں اور کان جواب دے چکے
تھے ہم اپنے آپ کو صحابہ کرام کے سامنے
پیش کرتے تھیں کہ کوئی بھی قبول نہ کرتا پہنچے ہم
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
تو آپ ہمیں گھر سے آئے۔ وہاں تین بکریاں تھیں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا دودھ دو دو
ہم ان کا دودھ دوہتے اور ہر ایک اپنے حصے کا
دودھ پی لیتا اور حضور کا حصہ بھی اٹھا کر رکھ دیا
جاتا رات کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے تو اس طرح سلام کرتے کہ سونے والے نہ
جاگتے اور جاگنے والے سن لیتے۔ پھر مسجد میں

تشریف لے جاتے نماز پڑھتے اور
پھر آکر دودھ نوش فرماتے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔
پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا
مکروہ ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دھت
سلام کیا جب آپ پیشاب فرما رہے تھے آپ
نے سلام کا جواب نہ دیا محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے
بواسطہ محمد بن یوسف اور سفیان، ضحاگ بن
عثمان سے اسی سند کے ساتھ اس کے
میں معنی روایت نقل کی اس باب میں حضرت علقمہ
بن فغزاد، جابر، براء اور معاویہ بن قنفذ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات
مذکور ہیں۔

پہلے "علیک السلام" کہنے کے
ممانعت

ابو حمیرہ جیمی اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت
کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کو تلاش کیا لیکن آپ کو نہ پاسکایں میں پیشاب
اچانک دیکھا کہ آپ لوگوں کی جماعت میں موجود ہیں میرا
کو پہچانا نہ تھا آپ لوگوں کے درمیان صلح کر رہے
تھے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو کچھ لوگ آپ کے
ساتھ آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! جب میں
نے یہ بات دیکھی تو کہا "علیک السلام یا رسول اللہ"
زمین مرتبہ ہی الفاظ دہرائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا "علیک السلام" سر سے کا سلام ہے
پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب کوئی
مسلمان دوسرے مسلمان عبادی سے ملاقات کرے تو کہے

مَنْ أَقْبَلَ فَيَسْلِمُ لِنَيْبِهِ لَمْ يُوَفِّ الشَّيْءَ وَنَيْبُهُ
الْيَقْظَانُ ثُمَّ بَاقِيَ السَّجْدَ يَصْنَعُ كَمَا يَأْتِي شَرَابُهُ
فَيَشْرَبُهُ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ صَحِيحِهِ

باب ۲۶۱ ما جاء في كراهية التَّسْلِيمِ عَلَى مَنْ يَمُوتُ

۶۱۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ نَا أَحْمَدُ
الرَّكْبَانِيُّ عَنْ سَعْيَانَ عَنِ الصَّخَالِيِّ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ دَجْلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْزُلُ فَلَكَمَّ يَرُدُّ عَلَيْهِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ حَتَّى بَلَغَ
مَعْتَمِدَ بْنِ يَحْيَى النِّسَابِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو
يُوسُفَ عَنْ سَعْيَانَ عَنِ الصَّخَالِيِّ بْنِ عَمْرٍو
بِهَذَا الْإِسْنَادِ تَحْوَةً فِي الْبَابِ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ
الْفُغَزَادِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ قَنْفِذٍ
هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ صَحِيحِهِ

باب ۲۶۲ ما جاء في كراهية أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ
السَّلَامُ مُبْتَدَأً

۶۱۹. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ خَالِدٍ الْحَدَّادَ
عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْجَهَنمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ
طَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُ أَحَدًا
عَلَيْهِ دَجْلٌ حَتَّى إِذَا لَفَّ هُوَ فِيهِمْ وَلَا أَعْرِضُهُ
وَهُوَ يَصْدُرُ بَيْنَهُمْ فَكَلَّمْتُ أَحَدًا فَكَلَّمْتُهُ بَعْضَهُمْ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَلَّمْتُ آيَةً ذَلِكَ كَلَّمْتُ
عَلَيْكَ السَّلَامَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ
عَلَيْكَ السَّلَامَ تَحِيَّةَ الْمَيِّتِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ
إِذَا لَفِيَ الرَّجُلُ أَخَاهُ السَّلَامَ فَلْيَقُلْ السَّلَامُ
عَلَيْكُمْ وَرَحِمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ مَدَّ عَنِّي
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ

”اسلام علیکم درمہ اللہ وبرکاتہ“ پھر آپ نے میرے سلام کا جواب دیتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا ”وعلیک درمہ اللہ وبرکاتہ“ نے بھی یہ حدیث بواسطہ ابوقیسہ ہمیں، ابو جری مبارک بن سلیم بھی سے روایت کی وہ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آخر تک ابوقیسہ کا نام ظریف بن مالک سے ہے۔

حضرت مبارک بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا ”علیک السلام“ آپ نے فرمایا ”علیک السلام“ نہ کہو بلکہ ”اسلام علیک“ کہو۔ راوی نے پورا واقعہ بیان کیا یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرتے تو تین مرتبہ کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو اسے بھی تین مرتبہ دہراتے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

مجلس میں جہاں جگہ لے بیٹھا

حضرت ابو داؤد قدس سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرماتے آپ کے پاس لوگ بھی جمع ہتے کہ تین آدمی آئے ان میں سے دو آدمی آپ کی طرف بڑھے اور تیسرا چلا گیا۔ جب وہ دونوں حاضر خدمت ہوئے تو سلام عرض کیا پھر ایک مجلس میں جگہ دیکھ کر بیٹھ گیا اور دوسرا سب سے پیچھے بیٹھا اور تیسرا بیٹھ پھر کر چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہونے پر فرمایا کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کی اہمیت نہ بتاؤں !

وَرَحِمَةُ اللَّهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَبُو عَفَا عَنْ أَبِي تَيْمَةَ الْعُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي جَرِيٍّ جَابِرِ بْنِ سَلِيمٍ الْعُجَيْمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ الْعَصِيدِيَّ وَابْنَ قَيْسَةَ اسْمُهُمَا طَلْحَةُ بْنُ مَجَالِيدٍ.

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عِيْنٍ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي بَقَّارٍ الشُّعْبِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الطَّلَاطِ عَنْ أَبِي تَيْمَةَ الْعُجَيْمِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْتُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ لَا تَكُنْ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَلَا يَكُنْ كُلُّ السَّلَامِ عَلَيْكَ وَذَكَرَ قَيْسَةَ طَلْحَةَ هَذَا أَحَدُ يَثْنِ صَحِيحِينَ.

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ نَوَّارٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الشُّعْبِيِّ نَا أُسَامَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا فَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا هَذَا أَحَدُ يَثْنِ صَحِيحِينَ.

باب ۲۳

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِي وَاجِدٍ الْبَلْبَاسِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَّعَ مَا هُوَ جَائِزٌ فِي السَّجْدِ وَالنَّاسِ مَعَهُ إِذَا قَبِلَ ثَلَاثَةً تَفَرَّقَ قَبْلَ إِمْتِنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ كَلَّمَا دَفَعَ أَعْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَامًا فَكَلَّمَا أَحَدُ هُمَا كَرَّمَ أَعْلَى فِي الْخَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَآمَّا الْآخَرُ

ان میں سے ایک نے اللہ تعالیٰ کے لئے اپنا دھنیا تو
اللہ تعالیٰ نے اسے پناہ دے دی۔ دوسرے
نے اللہ تعالیٰ سے شرم کی تو اللہ تعالیٰ نے
اسے وہی بدلہ دیا۔ اور تیسرے نے منہ پھیرا
تو اللہ تعالیٰ کی توجہ سے محروم رہا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے، ابو داؤد، ترمذی
کا نام حارث بن عوف ہے۔ ابو مرہ
اس ہادی بنت ابی طالب کے غلام ہیں ان
کا نام یزید ہے۔ کہا جاتا ہے عقیل بن ابی
طالب کے غلام ہیں۔

حضرت جابر بن سمر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے فرماتے ہیں جب ہم بارگاہ
اقدس میں حاضر ہوتے تو جہاں جگہ ملتی وہیں
بیٹھ جاتے۔ یہ حدیث حسن فریب ہے۔
ذہیر بن معاویہ نے بھی اسے ساک سے
روایت کیا ہے۔
راستے میں بیٹھنے والے کی ذمہ داری۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی ایک جماعت کے پاس سے
گزرے وہ راستے میں بیٹھ چکے تھے آپ نے
فرمایا اگر تمہارے لیے راستے میں بیٹھنا ضروری ہو تو
سلام کا جواب دو مظلوم کی مدد کرو اور لوگوں کو راستہ
بتاؤ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور ابو شریح
غزالی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔
یہ حدیث حسن ہے۔

مصافحہ کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے
کوئی اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرے تو کیا

ذُبَعْرَ مَنَظَرَهُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ ذَا يَدٍ وَاهِبًا
فَلَمَّا ذَرَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَالَ الْأَخْبَرُ كَرَعَيْنِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا
أَحَدُهُمْ فَكَأَنَّهُ إِلَى اللَّهِ نَادَا اللَّهُ وَأَمَّا
الْآخَرُ ذَا اسْتَحْيَى ذَا اسْتَحْيَى اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا
الْآخَرُ فَاعْرَضَ فَاعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ وَرْقَانَ الْقِشْرِيُّ إِسْمُهُ الْحَارِثُ
بْنُ عَوْفٍ فَأَبُو مُرَّةٍ مَوْلَى أَوْ هَاجِرٍ بِمَنْزِلَةِ ابْنِ
طَالِبٍ فَدَاسِمَةُ يَزِيدُ وَبَقِيَّةُ آلِ مَوْلَى عَقِيلِ
بْنِ ابْنِ طَالِبٍ.

۶۲۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ
سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا
إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ
أَحَدُنَا حَيْثُ يَلْتَمِهُ هَذَا أَحَدُ بَنِي حَسْرَةَ
عَبْدِ بَنِي وَكَانَ رَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ
سَالِمٍ

باب ۲۶ مَا كَانَ عَلَى الْجَالِسِ فِي الْقُلُوبِ

۶۲۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَعْنٍ
شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَرَاءِ وَكَانَ يَسْمَعُهُ
رَوَاهُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَأَسَّرُ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ جُلُوسٌ فِي الْقُلُوبِ
فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا يَدْنَا عَلَيْنَ هَذَا وَالدَّاءِ السَّلَامُ
وَأَعْيَتْهُ الْمَظْلُومُ وَاهْدُ السَّبِيلُ وَفِي الْبَابِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَأَى شَرِيحَ الْخَزَائِعِ وَهَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب ۲۷ مَا جَاءَ فِي الْمَسَافَحَةِ

۶۲۵. حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا حَنْظَلَةُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا مَسَا يَلْتَمِ

ابن عبدالرحمن ہیں ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے اور وہ اُلفت سے ہے۔ یہ، عبدالرحمن بن خالد بن یزید بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام ہیں۔ قاسم شامی ہیں۔

حضرت بار بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں جدا ہونے سے پہلے بخش دیتا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ ابوالاسحق انصاری سے روایت ہے۔ حسن غریب ہے۔ حضرت بار سے یہ حدیث کئی طرف سے مروی ہے۔

لگے ملنا اور بوسہ دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجر میں تشریف فرما تھے حضرت زید نے اگر دروازہ کھٹکھٹایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لگے ہی کپڑا کھینچتے ہوئے ان کی طرف بڑھے اللہ کی قسم! میں نے آپ کو نہ تو اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد کسی برہنہ نہیں دیکھا۔ آپ نے حضرت زید کو گلے لگایا اور ان کا بوسہ لیا۔ یہ حدیث غریب ہے حدیث زہری سے صرف اسی طریق سے معروف ہے۔

ہاتھ اور پاؤں چومنا

حضرت صفوان بن عسال فرماتے ہیں ایک یودی

ف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں فقہ کا خوف نہ ہو تو معانقہ جائز ہے درمختار میں ہے طہار اور صلا کے ہاتھ بڑا چومنے میں کوئی عرق نہیں برہنگی ایسی نہ تھی کہ جس سے ستر باقی نہ رہے (مترجم)

لَيْسَ بِالْقَوِي قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُهَيْرٍ رَعِيًّا وَعَلِيٌّ بْنُ يَزِيدٍ صَبِيًّا وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَتَكْنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ رَعِيًّا وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَعَاوِيَةَ وَالْقَاسِمُ شَامِيٌّ.

۶۲۹. حَدَّثَنَا سُبَيَّانُ بْنُ وَكَيْعٍ وَاسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا كَاعْبَدَ اللَّهُ مِنْ كَثِيرٍ مِنَ الْأَحْدَادِ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَتَقَبَّحَانِ فِيمَا صَاحِبَانِ إِلَّا تُفَرِّقَ لَهُمَا قَبِيلٌ أَنْ يَتَفَرَّقَا وَهَذَا أَحَدُ نِثَاحِ عَرِيْبٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي اسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَدُرُودِي هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْبَرَاءِ.

باب ۱۲ مَا جَاءَ فِي الْمَعَانِقَةِ وَالْقَبِيلَةِ

۶۳۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمَادٍ السَّيِّدِيُّ تَقِيٌّ ابْنُ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ اسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَدُوَّةِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ مَدِيْنَةُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَلْقَى قَاتِلَهُ الْكَلْبُ الْبَابُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجْرُ كُوبُهُ وَاللَّهُ مَا أَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ هَذَا أَحَدُ نِثَاحِ عَرِيْبٍ لَا نَحْنُ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ قَدَامًا مِنْ هَذَا النَّوْحِ.

باب ۱۳ مَا جَاءَ فِي قُبْلَةِ الْيَدِ وَالرَّجْلِ.

۶۳۱. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ كَاعْبَدَ اللَّهُ مِنْ

إِذْ لَيْسَ دَاوُدَ سَامَةً عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عَبْدِ بْنِ
مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْرَانَ بْنِ
عَسَالٍ قَالَ قَالَ يَكُونُ دُونَ بَصَاحِهِ إِذَا هَبَّ بِنَا
إِلَى هَذَا الْبَيْتِ لَقَالَ مَا جِئْتُ لَأَقْتُلَ بَنِي أُمِّ
تَوْسَعَكَ كَانَ لَنَا أَرْبَعَةُ أَغْنَيْنَ فَأَتَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ بَيْتِهِ
أَيَّاتِ بَيْتِكَ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَقْرَأُوا يَا أَهْلَ الْبَيْتِ
وَلَا تَقْرَأُوا وَلَا تَقْرَأُوا وَلَا تَقْرَأُوا النَّفْسُ الْبَغِيَّةُ
حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَقْرَأُوا بِعَرَبٍ إِلَى
إِلَى سُلْطَانٍ بَيْتِكُمْ وَلَا تَقْرَأُوا وَلَا تَقْرَأُوا
الْبُيُوتَ وَلَا تَقْرَأُوا مَحْصَنَةً وَلَا تَقْرَأُوا الْبُيُوتَ
يَوْمَ الرَّحْمَةِ وَعَلَيْكُمْ غَاثَةُ الْيَهُودِ أَنْ لَا
تَقْرَأُوا وَإِنِّي السَّيِّئُ كَالْقَبُولِ أَمِيدٍ وَ
بِجَلِيلٍ وَكَالْوَالِدِ الْبَيْتِ الْبَيْتِ وَكَالْوَالِدِ
يَتَعَلَّمُونَ أَنْ تَقْرَأُوا فِي قَالَ قَالَ الْوَالِدُ
دَعَا رَبَّهُ أَنْ لَا يَزَالَ مِنْ دُونِهِ بَيْتِي وَاقْرَأُوا
إِنْ يَكْفِيَنَّ أَنْ تَقْرَأُوا الْيَهُودُ وَفِي الْبَابِ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ وَابْنِ عَمْرٍو وَكَيْسِ بْنِ مَالِكٍ وَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَرْحَبَا

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ
نَا مَعْنُ نَامَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى
أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمِعَ أُمَّ
هَانِئٍ تَقُولُ دَعَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ كَرَجِدَ كَمَا يَفْتَسِلُ وَ
فَالْجَمَّةُ تَسْتَرْكُ بِثَوْبٍ فَكَانَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ
مَنْ هَذِهِ قُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ قَالَ مَرْحَبَا
يَا مَرْهَانِي بِحَدِّكَ قَرِصَتِي فِي الْحَدِيثِ وَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

نے اپنے ساتھی سے کہا ہیں اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس سے چلو۔ اس نے کہا نبی نہ کہو۔ اس نے سن کر تو (غرضی سے) اس کی ہمارا آنکھیں ہو جائیں گی۔ پھر وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے نوفاہنغ نشانیاں دریافت کیں۔ آپ نے فرمایا اللہ قتلے کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھراؤ۔ چوری اور زنا نہ کرو۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اسے ناحق قتل نہ کرو۔ کسی بے گناہ کو حاکم کے پاس قتل کرانے نہ سے مبارک۔ جادو نہ کرو۔ سود نہ کھاؤ۔ کسی پاکدامنہ کو زنا کا الزام نہ دو (طافی کے دن بیٹھے پیر کر نہ جاگو خضر مٹا اسے یہودیوں! تمہارے لیے لازمی ہے کہ بختے کے دن سے غلام نہ کرو۔ راوی فرماتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک چومے اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ نبی ہیں۔ آپ نے پوچھا میری بیوی سے تمہیں کیا چیز روکتی ہے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رجب دعا مانگی تھی کہ ان کی اولاد سے ہی نبی ہوتے ہیں تو ہمیں ہے کہ آپ کی بیوی کی وجہ سے یہودی بھی قتل نہ کریں۔ اس باب میں حضرت یزید بن اسود ابن عمر اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی خوش آمدید کہنا۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں فتح مکہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے دیکھا کہ آپ غسل فرما رہے ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پکڑے سے پردہ کر رکھا ہے۔ فرماتی ہیں میں نے سلام کیا تو آپ نے فرمایا کیا کون ہے؟ میں نے عرض کیا "میں ام ہانی ہوں" حضور نے فرمایا "ام ہانی کا آنا مبارک ہو" راوی نے طویل واقعہ ذکر کیا یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُسَيْنٍ وَغَيْرُهُ أَجَدُ
كَانُوا أَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
أَبِي جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ حُجَّتِهِ مَرْحَبًا يَا زُرَّالِيبَ الْمُهَاجِرِ وَ
فِي الْبَابِ عَنْ بَرِيدَةَ وَابْنِ عَيَّاسٍ وَأَبِي جَحْشَفَةَ
وَهَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَرِيحٍ لَا يَفْرُغُ
وَقَالَ هَذَا الْأَمِينُ حَدِيثٌ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ
عَنْ سُفْيَانَ وَمُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ ضَعِيفٌ فِي
الْحَدِيثِ وَرَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ
سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مَرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ
عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَهَذَا أَصَحُّ وَسَبَّحْتَ
مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يَقُولُ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ ضَعِيفٌ
فِي الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَكُنْتُ لِكَثِيرٍ
عَنْ مُوسَى بْنِ مَسْعُودٍ ثُمَّ تَرَكْتُهُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَشْمِيتِ الْعَاطِلِينَ

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّسِيمِ عَلَى النَّسِيمِ يَا مُعَرِّفُ
يَسْمُ عَلِيْبُ إِذَا لَجِيْهُ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُشِيرُهُ
إِذَا عَطَسَ وَيَعُوْذُ إِذَا مَرَضَ وَيَتَّبِعُهُ جَنَازَتُهُ
إِذَا مَاتَ يُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ وَفِي الْبَابِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَمَسْعُودٍ
وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا رَوْيٌ مِنْ غَيْرِهِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ
فِي الْحَارِثِ الرَّسُولِ.

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
مُوسَى الْمُخَوَّضِيُّ الْعَدَنِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
سَعِيدٍ الْعَدَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت مکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ فرماتے ہیں میں دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت حاضر ہوا آپ نے فرمایا "یا زرارہ" میں ہر سال کا آنا
مبارک ہے اس باب میں حضرت بریدہ، ابن عباس
اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔
اس حدیث کی سند میثم نہیں۔ ہم اسے
مرت موسیٰ بن مسعود کی روایت سے پہچانتے
ہیں اور وہ حدیث میں ضعیف ہے عبدالرحمن
بن حمدی نے بواسطہ سفیان، ابواسحاق سے
یہ حدیث مرسل روایت کی اور مصعب بن
سعد کا واسطہ ذکر نہیں کیا یہ اہم ہے۔ میں
نے محمد بن بشار سے سنا کہ موسیٰ بن مسعود
حدیث میں ضعیف ہے۔ محمد بن بشار فرماتے
ہیں میں نے موسیٰ بن مسعود سے بہت سے
حدیثیں کہی تھیں لیکن پھر اسے چھوڑ دیا۔

چھینکے والے کو جواب دینا۔

حضرت علی اکرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے
مسلمان پر نیکی میں جو حقوق ہیں۔ جب ملاقات کرے تو
سلام کرے۔ اس کی دعوت قبول کرے، چھینک کا
جواب دے، بیمار ہو تو عیادت کرے، مرجائے
تو اس کے جنازہ کے پیچھے چلے اور اس کے لیے وہی
چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ اس باب
میں حضرت ابوبررہ، ابوالیوب، ابراہیم اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے کئی طریق سے مروی ہے بعض محدثین نے عادت امور کے بلے

حضرت ابوبررہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مومن کے دوسرے
مومن پر چھ حق ہیں۔ جب بیمار ہو تو عیادت کرے،

نوت ہو تو اس کے جنازہ میں شریک ہو۔ وہ
جائے تو حاضر ہو، بوقت ملاقات اسے
سلام کرے، اسے چھیک آئے تو جواب
دے اور اس کی خیر خواہی کرے چاہے
غائب ہو یا سامنے یہ حدیث صحیحہ ہے، محمد
بن سہریل، حفص بن مدینی ثقہ ہیں ان سے عبد العزیز
بن محمد اور ابن ابی ندیم نے روایت
کی ہے۔

چھینکنے والا کیا کرے۔

حضرت تاج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو چھیک آئی تو
اس نے پڑھا الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں بھی کتابوں
الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ لیکن نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی بلکہ آپ
نے ہمیں یہ کلمات سکھائے الحمد للہ
علی کل حال یہ حدیث غریب ہے ہم اسے
صرف زیار بن ربیع کی روایت سے پہنچاتے
ہیں۔

چھیک کا جواب

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
یہودی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس
امید سے چھینکتے کہ آپ ان کے لیے فرمائیں
”یرحمکم اللہ“ (اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے)
لیکن آپ فرماتے ”اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت
دے اور تمہاری حالت درست فرمائے“
اس باب میں حضرت علی، ابو ایوب سالم بن
عبید، عبد اللہ بن جعفر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے
بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیحہ ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سِتُّ خُصَالٍ يَمُودُ هَـ
إِذَا أَمْرٌ وَ يَشْرَهُ هَـ إِذَا مَاتَ وَ يُجِيبُهُ هَـ
إِذَا دَعَا هَـ يَسْتَمِعُ عَيْنُهُ إِذَا لَقِيَ هَـ وَ يَشْتَمِسُ هَـ
إِذَا عَطَسَ وَ يَنْصَرُّ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَرِهَ هَـ هَذَا
حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى السَّكْرِيُّ وَ
مُؤَيَّدٌ فِيهِ لَدُنَّ مَا رَوَى عَنْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ
وَ ابْنُ أَبِي فَيْسَلٍ

باب ۲۱ مَا يَقُولُ الْعَاطِسُ إِذَا عَطَسَ

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَازِ بْنِ يَدِ بْنِ
الرَّيْبِيِّ نَا حُضْرَةَ مَوْلَى آلِ الْحَجَّاءِ دَاوُدَ عَنْ
تَاجِرٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ رَأَى سَنَبَ بْنَ عَمْرٍو فَقَالَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ
ابْنُ عَمْرٍو أَنَا أَهْوَلُ الْحَمْدِ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَلَيْسَ هَكَذَا عَزَمْنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَمْنَا أَنْ
نَقُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ لَا نَعْرِضُهُ إِلَّا لِمَنْ حَدَّثَنَا بِهِ يَزِيدُ بْنُ
الرَّيْبِيِّ

باب ۲۲ مَا جَاءَ كَيْفَ يُشْمِتُ الْعَاطِسُ

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سَفْيَانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ
أَبِي بَرْدَةَ بْنِ أَبِي مُرْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ
الرُّكُودُ يَتَخَاطَبُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ
فَيَقُولُ يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ وَيُصَلِّمُ بَالَكُمْ وَ
بِأَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْكُرْبِ وَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي يَسَافٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ سَبِيحٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِي سَعْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْمَنِكَ فَكَانَ الرَّجُلُ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أَمَّا إِنِّي لَمَّا أَقْبَلْتُ إِلَيْكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْمَنِكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيَقُلْ لَكَ مِنْ يَدِكَ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلِكُلِّ هَذَا حَدِيثٌ إِخْتَلَفُوا فِيهِ وَإِيَّتُمْ عَنْ مَنْصُورٍ وَفَتْحُ أَدَّ خَلَوَاتُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي يَسَافٍ وَبَيْنَ سَالِمٍ وَرَجُلٍ.

۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي يَسَافٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ سَبِيحٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِي سَعْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْمَنِكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيَقُلْ لَكَ مِنْ يَدِكَ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلِكُلِّ هَذَا حَدِيثٌ إِخْتَلَفُوا فِيهِ وَإِيَّتُمْ عَنْ مَنْصُورٍ وَفَتْحُ أَدَّ خَلَوَاتُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي يَسَافٍ وَبَيْنَ سَالِمٍ وَرَجُلٍ.

۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي يَسَافٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ سَبِيحٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِي سَعْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْمَنِكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيَقُلْ لَكَ مِنْ يَدِكَ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلِكُلِّ هَذَا حَدِيثٌ إِخْتَلَفُوا فِيهِ وَإِيَّتُمْ عَنْ مَنْصُورٍ وَفَتْحُ أَدَّ خَلَوَاتُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي يَسَافٍ وَبَيْنَ سَالِمٍ وَرَجُلٍ.

حضرت سالم بن سعید فرماتے ہیں کہ وہ چند لوگوں کے ہمسفر تھے ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے کہا "السلام علیکم" حضرت سالم نے فرمایا "وعلیک" وعلی ائمتہ "تجدید پر اور تیری ماں پر بھی" یہ بات اس شخص پر شاق گزری تو آپ نے فرمایا میں نے تو وہی بات کہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ آپ کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے کہا "السلام علیکم" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وعلیک" وعلی ائمتہ "جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ کہے الحمد للہ رب العالمین" اور جواب دینے والا کہے یرحمک اللہ (اللہ تجھ پر رحم فرمائے) پھر چھینکنے والا کہے ینغفر اللہ لک (اللہ تجھ کو بخشتے) (مجھے بھی اور تمہیں بھی بخش دے) اس حدیث کی روایت میں منصور سے اختلاف کیا گیا ہے اور محدثین نے ہلال بن سیاف اور سالم کے درمیان ایک واسطہ ذکر کیا ہے حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے الحمد للہ رب العالمین (پر مال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) جواب دینے والا "یرحمک اللہ" کے الفاظ کہے پھر چھینکنے والا کہے "ینغفرک اللہ وینغفر لک"۔

محمد بن ثعلبی نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ ابن ابی یعلیٰ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ شعبہ اسی طرح ابن ابی یعلیٰ سے روایت کرتے ہوئے ابوالیوب سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں ابن ابی یعلیٰ کو اس روایت میں اضطراب ہے کبھی ابوالیوب سے نقل کرتے ہیں اور کبھی

يَقُولُ أَحْيَانًا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى
الثَّقَلَانِيُّ السَّمُرِيُّ وَزَيْدُ قَالَ مَا يَخْبَرُ عَنْ سَعِيدِ
الْقَطَّانِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُكَ

حضرت علی سے (رمی اللہ عنہما)

ابن ابی لیلی بواسطہ اپنے بھائی علی اور
سید الرحمن بن ابی لیلی حضرت علی
کرم اللہ وجہہ اس کے معنی حدیث
مرفوعہ روایت کرتے ہیں۔

چھینک کا جواب کب ضروری

حضرت انس بن مالک رمی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
دو آدمیوں کو چھینک آئی آپ نے ایک کے
چھینک کا جواب دیا لیکن دوسرے کی چھینک کا
جواب نہ دیا۔ جس کا جواب نہ دیا اس نے عرض کیا
یا رسول اللہ! آپ نے اس کی چھینک کا جواب
دیا لیکن میری چھینک کا جواب نہ دیا نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے اللہ تعالیٰ کا
کتنی بار چھینک کا جواب دیا جائے

ایسا بن سدر رمی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس گئے ایک آدمی کو چھینک آئی میں بھی موجود تھا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تم پر رحم
فرمائے" اسے دوبارہ چھینک آئی تو نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسے شکام ہو گیا ہے" یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

محمد بن بشار بواسطہ ابی یحییٰ بن سعید، مکرمہ بن ہمار
اور ایسا بن سدر، سلمہ سے اس کے معنی مرفوعہ حدیث
کرتے ہیں۔ البتہ اس روایت میں یہ بات نادر ہے یہ
کہ آپ تیسری بار فرمایا تجھے شکام ہے۔ یہ حدیث ابن مبارک

باب ماجاء فی ایجاب التَّشْمِيْتِ

يَحْمَدُ الْغَاطِسِ

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍَا سَمِعَ نَا سَمْعَانَ عَنْ
سَمِينَانَ الْقَهْقَرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ
عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتْ
أَحَدَهُمَا لَمْ يُشَمِّتْ الْأُخْرَى فَقَالَ الَّذِي لَمْ
يُشَمِّتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَمَّتْ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَمَّ
حَمْدَ اللَّهِ وَإِنَّكَ لَمْ تُحْمَدْ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ماجاء كم يُشَمَّتُ الْغَاطِسُ

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَا عَمْرُوهُ
بْنُ عَتَّارٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنَا شَاهِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَكَمْ عَطَسَ الثَّانِيَةَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا رَجُلٌ
مَزْكُومٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَزَيْدُ بْنُ
سَعِيدٍ نَا عَمْرُوهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ
الْإِسْنَاءُ قَالَ لِي الثَّانِيَةُ أَنْتَ مَزْكُومٌ هَذَا صَحِيحٌ

کے حدیث سے ائمہ ہے۔۔۔

شعبہ نے حکمر بن عمار سے یہ حدیث ایچی
بن سعید کی روایت کی مثل نقل کی احمد بن حکم بصری نے بیان
محمد بن جعفر از شعبہ، حکمر بن عمار سے اسے بیان کیا۔

حکمر بن اسحاق بن ابی طلحہ، بواسطہ والدہ اسے
نانا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا چھینکے والے کو تین
دفعہ تک جواب دو اس سے زائد پر
جاہو تو جواب دو جاہو تو نہ دو یہ
حدیث ضعیف ہے اور اس کی سند
بھول ہے۔

چھینک کے وقت آواز پست کرنا اور
منہ ڈھانکنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو
جب چھینک آتی تو اپنے چہرہ مبارک کو
ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانک لیتے اور
آواز کو پست کرتے یہ حدیث حسن
سیم ہے۔

اللہ کو چھینک پسند ہے اور جمائی
نا پسند

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینک
اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی شیطان
کی جانب سے۔ جب تم میں سے کسی ایک کو
چھینک آئے تو چاہیے کہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھے جب

مِنْ حَدِيثِ ابْنِ السَّيَّارِ وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ هَذَا الْحَدِيثَ لَمْ يَخُورِ وَابْنُ
يَعْقَبٍ بِنِ سَعِيدٍ.

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ
ثُمَّ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثُمَّ شُعْبَةُ عَنْ عِكْرَمَةَ
بْنِ عَمَّارٍ هَذَا

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا الْفَاسِقِيُّ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ مَنَا
إِسْحَاقُ بْنُ مَتَّصُورٍ الشَّكُوفِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَالِدٍ
الْبَاهِلِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هَانِئٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَشْتَمُ النَّطَّاسُ ثَلَاثًا فَإِذَا دَخَلَ
يَشْتَمُ فَتَشْتَمُ وَإِنْ شَتَمَتْ فَلَا هَذَا أَحَدٌ يَشْتَمُ
عَرَبِيٌّ وَإِسْنَادُهُ مَبْرُورٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَفَضِ الصَّوْتِ وَ
تَخْفِيفِ الرَّجْلِ عِنْدَ الْعَطَاسِ.

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الْوَسِيطِيُّ ثَنَا
يَعْقَبُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِبِدْرٍ
أَوْ بِكُوفِيٍّ وَطَفَفَ بِهَا صَوْتَهُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَطَاسَ
وَيَكْرَهُ الشَّتَاءَ وَبِ

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ ابْنِ
عَجْلَانَ عَنْ الْمُغَبَّرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَطَاسُ
مِنْ اللَّهِ وَالشَّتَاءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا سَتَأَبَ
أَحَدُكُمْ فَلْيَضْمَعْ يَدَهُ عَلَى فِجْرِهِ وَرَأْدًا قَلِيلًا

إِلَّا مِنْ حَيْثُ شِئْتَ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى وَ
كَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ بْنِ
كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قُلْتُ لِمَا اسْمُ
جَدِّ عَبْدِ بْنِ قَالِ كَذَا رَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ
مَعِينٍ قَالَ اسْمُهُ دِينَارٌ

باب مَا جَاءَ فِي كُرَاهِيَةِ أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ
مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسَ فِيهِ
٦٥١. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
أَبِي زَيْدٍ عَنْ كَافِرٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ لَا يَجِئُ أَحَدُكُمْ
أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ هَذَا
عَدِيْقُ حَسَنِ صَحِيحٌ .

٤٥٢. حَكَاتَا النَّسْرُ بْنُ مَرْثَدَةَ الْخَلَّالِي مَنَا
عَبْدُ الرَّثَمَةِ إِلَى أَنَا مَعَهُ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَالِمٍ
عَنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ
مَجْلِسٍ كَهَرَجَلِيسٍ هَذَا قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ
لِقَوْمٍ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ.

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ
شَدَّ رَجْعَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

٦٥٣. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ
الْوَسِيطِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ جَبَانَ عَنْ عِيسَى
وَأَسَمِ بْنِ جَبَانَ عَنْ وَهْبِ بْنِ حُدَّادٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ
أَحَقُّ بِجَلِيسِهِ وَإِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ عَادَ
فَهُوَ أَحَقُّ بِجَلِيسِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ
غَرِيبٌ وَفِي الْمُبَاقِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ
وَأَبِي هُرَيْرَةَ .

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ سے مدی کے
 دادا کا نام پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے
 معلوم نہیں یہی بن معین سے مذکور
 ہے کہ ان کا نام دینار ہے۔

کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کے
 ممانعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے دوسرے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیحا تم میں کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اتار کر خود نہ بیٹھ جائے گا (اردی کہتے ہیں) توگ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے اٹھتے لیکن آپ ان کی جگہ نہ بیٹھتے۔

کسی جگہ سے اٹھ کر جانے والا اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔

حضرت دُرُوب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے اگر کسی ضرورت کے لیے باہر جائے اور پھر واپس لوٹے تو وہ اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔ یہ حدیث مصیم غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابو بکرؓ، ابو سعیدؓ اور ابو جہرہؓ رضی اللہ عنہما نے منقولہ روایات منقولہ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجُلُوسِ بَيْنَ
الرَّجُلَيْنِ يَغِيرُ أَدْنَاهُمَا

٦٥٣ . جَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ
بْنُ زَيْدٍ ثَقِيفِي عَنْ عَبْدِ بْنِ مُعْتَبِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَمْرِو اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْرِفَ
بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِأَفْوَاهِهِمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
وَكَذَلِكَ رَوَاهُ غَيْرُ الْأَخْثُولِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ أَيْضًا .

باب ٢٨١ مِلْجَاءُ فِي كَرَاهِيَةِ الْقَوْدِ وَسَطِ الْحَلَقَةِ

٢٥٥. حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعْدٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخُو أَبِي سَعْدٍ عَنْ
وَقْتَادَةَ عَنْ رُحَى بْنِ مَجْلَزٍ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسَطَ
الْحَلْقَةِ فَقَالَ حَدِّثْنِي مَثَعُونَ عَلَى لِسَانِ
مُحَمَّدٍ أَوْ لَعَنَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ مِّنْ قَعَدٍ
وَسَطِ الْحَلْقَةِ هَذَا أَحَدُ مِثْلِ حَسَنٍ وَحَسْبٍ وَكَأَنَّ
مَجْلَزَ بْنَ سَعْدٍ لَا يَنْبَغُ لَهُ حَسْبٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

٢٥٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَاعَنَّانُ
نَاعَنَّانُ بْنُ سَعْدَةَ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ
يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا سَأَلُوا لَوْ يَوْمُوا
لِمَا يَكُونُ مِنْ كَرَاهِيَةٍ لَدَيْكَ هَذَا عَدِيْتُكَ
حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ

٤٥٤. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَبِيصَةُ قَالَ
سُئِلَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي وَجَلَةَ
قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَتَأَمَّ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ الرَّبِيعُ
وَأَبْنُ عَتْرَانَ حِينَ رَأَوْهُ فَقَالَ اجْلِسَا سَمِعْتُ

بلا اجازت در آدمیوں کے درمیان
بیٹھنا منع ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کسی آدمی کے لیے اجازت نہیں کہ وہ
دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے
بغیر بیٹھے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اسے
عاصم احمال نے بھی عمرو بن شعیب سے روایت
کیا ہے۔

حلقہ کے درمیان بیٹھنے کے
ممانعت

حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے ایک آدمی حلقہ کے درمیان بیٹھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ زبان پر ملعون ہے یا اللہ تعالیٰ نے بڑا بڑا رسول اسے ملعون قرار دیا جو حلقہ کے درمیان بیٹھے۔ حدیث حسن صحیح ہے ابو بکرؓ کا نام لاحق بن حمید ہے۔

کسی کے لیے کھڑا ہونے کی
ممانعت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا لیکن آپ کو دیکھ کر وہ کھڑے نہیں ہوتے تھے نیز کہ وہ جانتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند نہیں فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح عزیف ہے۔

حضرت ابو جہل سے روایت ہے کہ حضرت
امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت
عبد اللہ بن زبیر اور ابن صفوان ان کو دیکھ کر
کہرے ہوئے حضرت معاویہ سے فرمایا جیٹو کیونکہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
سَكَرَ مَا أَنْ يُقْضَىٰ لَهُ الرِّجَالُ قِمَامًا فَلْيَتَمَوَّأْ
مَقْعَدًا مِنْ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ رُفَىٍّ أُمَامَةَ
وَهَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنٍ حَدَّثَنَا هَذَا زَيْنًا أَبُو سَامَةَ
عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ
عَنِ ابْنِ أَبِي عَتَاةٍ عَنْ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ

جو شخص سو کر اٹھ جائے اور اس کے پاس کوئی مکان نہ ہو تو اس کے لیے بت کی طرح
کھڑے ہوں اسے اپنا مکان جہنم میں بنانا چاہیے اس
باب میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
ہے یہ حدیث حسن ہے۔ ابو امامہ نے جو مسئلہ
حبیب بن شہید اور ابو مجلز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم

ناخن کترانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
پانچ باتیں فطرت سے ہیں۔ استرا لینا
(زیر نائت بالوں کا مونڈنا)، نمتہ کرنا،
مونچیں کٹوانا، بھٹوں کے بال صاف
کرنا اور ناخن کترانا۔ یہ حدیث حسن
میں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے،
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس چیزیں
فطرت سے ہیں۔ مونچیں کٹوانا، داڑھی بڑھانا،
سواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ٹانھوں کے بالوں
کے جڑوں کو دھونا، بھٹوں کے بال صاف کرنا،
زیر نائت بالوں کا مونڈنا اور پانی سے استنجا کرنا۔
زکریا سے مانتے ہیں حضرت مصعب نے فرمایا
میں دسویں بات بھول گیا ہوں عائشہ وہ کلی
کرنا ہے اس باب میں حضرت عمار بن یاسر
اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور
ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں "انتقام الساء"
سے سدا پانی سے استنجا کرنا

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيمِ الْأظْفَارِ .
۶۵۸ . حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ النُّعْلَوَانِيُّ وَغَيْرُهُ
وَأَحَدُهُمَا كَلَّفَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَحْمَدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ
الْفِطْرَةِ الْإِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ
وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ
حَسَنٍ صَحِيحٌ .

۶۵۹ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَذَا إِذَا لَنَا وَصَحِيحٌ
عَنْ ذَكْرِiyَا بْنِ أَبِي شَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ
عَنْ طَلْحَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْدَاءُ الْإِلْحَةِ
وَالسَّوَالِكِ وَالِإِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَكُلُّ
الْبَرَّاجِمِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَحَقُّ الْكَأْسِ وَاسْتِحْدَادُ
الْمَاءِ قَالَ ذَكْرِiyَا قَالَ مُصْعَبٌ وَلَيْسَتْ الْفِطْرَةُ
إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَصْرُوعَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عُمَارِ بْنِ يَاسِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَهَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَكَانَ أَبُو عِيْسَى ذَاتَ عَقْلٍ أَنَّ الْمَاءَ
هُوَ الْإِسْتِحْدَادُ بِالْمَاءِ .

سناہ اصحاب علم و فضل کا آمد پر کھڑا ہونا اچھی بات ہے کیونکہ یہ ان کا اعزاز و اکرام ہے۔ البتہ کسی کے لیے بعض اس کی دنیاوی حیثیت کے پیش نظر
کھڑا ہونا صحیح ہے۔ اسی طرح انسان کی اپنی خواہش نہیں ہونی چاہیے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوْقِيتِ تَقْلِيدِ الْأَطْفَارِ
وَأَخَذِ الشَّارِبِ

۲۶۰. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَاعِبُ الْقَمَدِ
نَا صَدَقَةَ بْنَ مُوسَى أَبُو مُحَمَّدٍ صَلَاحُ الدِّقِيقِ
نَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَقَّتْ لَهُمْ
فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً تَقْلِيدُ الْأَطْفَارِ وَأَخَذَ الْقَلْبِ
وَحَتَّى الثَّانِيَةِ.

۲۶۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ
أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَقَّتْ
تَقَاتِي قَلْبِ الشَّارِبِ وَتَقْلِيدُ الْأَطْفَارِ وَحَتَّى
الْعَاكِزَةِ وَتَقْلِيدُ الْإِبْطِلِ أَنْ لَا تَكُنْ لَكَ أَكْثَرُ مِنْ
أَرْبَعِينَ يَوْمًا هَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَ
صَدَقَةَ بْنَ مُوسَى لَيْسَ عِنْدَهُ هَذَا بِالْعَاقِلِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِصَصِ الشَّارِبِ

۲۶۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيدِ
أَنْكَرُوفِي الْكِنْدِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ إِسْرَاقِ بْنِ
عَنْ يَسَافٍ عَنْ يَكْرُمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ أَوْ يَأْخُذُ مِنَ
شَارِبِهِ قَالَ وَكَانَ خَيْلُ الرَّحْمَنِ إِبْرَاهِيمَ
يَفْعَلُهُ هَذَا أَحَدُهُمْ حَسَنٌ عَرَبِيٌّ.

۲۶۳. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاعِبُ الْقَمَدِ عَنْ
حَبِيبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ
يَسَافٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَرْكَمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ يَأْخُذَ مِنْ شَارِبِهِ
فَلَيْسَ وَمَا فِي الْبَابِ عَنِ الْمَعْبُورَةِ بْنِ شُعْبَةَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ صُهَيْبٍ بِهَذَا
إِسْنَادٍ نَحْوَهُ.

ناخن کاٹنے اور مونچھیں کتروائے کے
درت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان کے لیے ہر چالیس دن کے بعد
ناخن کاٹنے، مونچھیں کتروانے اور زیران
بالوں کے مونڈنے کا وقت مقرر
فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے ہمارے لیے مونچھیں کترنے،
ناخن کاٹنے، زیران بال مونڈنے اور بالوں کے
بال صاف کرنے میں وقت مقرر کیا گیا کہ چالیس
دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے
اسم ہے۔ حدیث بن موسیٰ، محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہے۔
مونچھیں کتروانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں
مبارک کترایا کرتے تھے اللہ اللہ کے
خیل حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا
ہی کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص مونچھیں نہ کترائے وہ ہم میں سے نہیں۔
اس باب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ
سے بھی روایات مذکور ہیں۔ محمد بن
بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید
یوسف بن سعید سے اسی سند کے ساتھ اس
کے ہم معنی روایت نقل کی۔

میں اور حضرت ابن عمر کے غلام عبداللہ بن نافع، حدیث میں ضعیف ہیں۔

چت لیٹ کر پاؤں کو پاؤں پر رکھنا

حضرت عباد بن تیمم اسے بچا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا آپ نے ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عباد بن تیمم نے بچا عبداللہ بن زید ماسم مازنی ہیں درضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

اس طرح لیٹنے کی ممانعت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر وغیرہ بالکل لیٹ لینے اور اعضا باہر نہ نکل سکیں، پندھیوں کو رانوں سے ملا کر باندھنے اور چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا اس حدیث کو متعدد لوگوں نے سیلیان تیمی سے روایت کیا ہم اس خداش راوی، کو نہیں پہچانتے کہ وہ کون ہے۔ سیلیان نے اس کے علاوہ اور روایات بھی اس سے لی ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چادر وغیرہ بالکل لیٹ لینے اور اعضا باہر نہ نکل سکیں، پندھیوں کو رانوں سے ملا کر باندھنے اور چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بیٹھنے کی ممانعت

ف چادر وغیرہ کو بالکل لیٹنے سے ممانعت کی وجہ ہے کہ لوگ حدیث باقرن کا باہر جان و شہار جو جاسے جبکہ بعض اوقات نہایت جلدی ہوتی ہے۔ پندھیوں کو رانوں سے ملا کر بیٹھنے میں ممانعت کا اسکاں ہے اگر یہ غرض نہ ہو تو کون مریض جیسا کہ اہم ضروری دعوہ اللہ تعالیٰ شریعت میں فرمایا (مترجم)

بْنُ نَافِعٍ ثَقَفَهُ رَعْبَةُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يُضَعِّفُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ أَحَدَى الرَّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى مُسْتَلْقِيًا

۴۶۷. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَجَرُوفِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَاسِئَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي السَّبْجِ وَاحِدًا أَحَدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَمْرُؤُ بْنُ تَمِيمٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَامِرٍ الْمَازَنِيُّ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَّةٍ فِي ذَلِكَ

۴۶۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلَاطَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ نَافِئُ نَاسِئَانُ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَدِيشٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ عَنْهُ إِشْقَالُ الصَّنَاءِ وَالْإِخْتِبَاءُ فِي الرَّجْلِ وَاحِدٍ وَأَنَّ يَرْفَعَهُ أَنْتَرَجُلُ أَحَدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ هَذَا حَدِيثٌ سَوَاءٌ لَا غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَكِينَةَ الثَّقَفِيَّةِ وَلَا نَعْرِفُ جَدَّ إِشْقَالِ هَذَا مَنْ هُوَ وَكَذَلِكَ رَوَى لَهُ سَكِينَةُ الثَّقَفِيَّةُ غَيْرَ حَدِيثٍ.

۴۶۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ عَنْهُ إِشْقَالُ الصَّنَاءِ وَالْإِخْتِبَاءُ فِي الرَّجْلِ وَاحِدٍ وَأَنَّ يَرْفَعَهُ أَنْتَرَجُلُ أَحَدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَّةِ الْأُصْبُعِ عَلَى الْبَطْنِ

۶۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعِدٌ عَنْ بَنِي سَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا ضَجَعَةٌ لَا يُجِيبُكَ اللَّهُ فِي النَّبَابِ عَنْ طَهْرَةٍ وَأَبْنِ عُمَرَ وَمَا دَى يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ طَهْرَةَ عَنْ أَبِيهِ دِيْعَالٍ طَهْرَةَ وَالْحَدِيثُ طَهْرَةَ دِيْعَالٍ طَهْرَةَ وَكَانَ بَعْضُ الْحَفَاطَةِ الصَّغِيرَةِ طَهْرَةَ بِكَالِكَ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْخَوَرَةِ

۶۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا بَكْرُ بْنُ حَكِيمٍ نَقَى أَبِي عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْكُلُ مِنْهَا وَمَا نَشْرَبُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ نَوَاجِيكِ أَوْ مَا مَدَكَ يَمِينُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُكُونُ مِنْ عَوْرَتِ الرَّجُلِ قَالَ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَامْلِكْ قُلْتُ فَالرَّجُلُ يُكُونُ خَالِيًا قَالَ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يَسْخَبَ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ عَنْ جَدِّكَ بِهَرِيرَاسَةَ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَبِيبَةَ الْفَقِيرُ وَحَدَّثَنَا رَوَى الْجَوْنِيُّ عَنْ حَكِيمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ الْوَلَدُ بِهَرِيرَاسَةَ

باب ما جاء في الإتيان

۶۷۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّاذِلِيُّ وَرِثَ الْبَحْدَادِيُّ نَا سُلَيْمُ بْنُ مُصْطَوِي نَا سُرَابِيلُ عَنْ سَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَكِّفًا عَلَى رِمَادَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاعْنِي يَسَارَةً

۶۷۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ نَا وَكِيعُ بْنُ إِسْرَائِيلَ عَنْ يَمَالَةَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بن بیٹھے ہوئے دیکھ کر نہ فرمایا اس طرح بیٹھنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ اس باب میں حضرت طلحہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یحییٰ بن ابی کثیر نے یہ حدیث بواسطہ ابوسلمہ اور یحییٰ بن طہرہ اس حدیث کی طرف سے روایت کی طلحہ بھی کہا گیا ہے لیکن یہ لفظ طلحہ سے بعض نے طلحہ کہا اور بعض نے طلحہ کو صحیح کہا

شرمگاہ کی حفاظت

حضرت ہزبن حکیم بواسطہ والد اپنے داماد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے جسم کے کس حصے کو چھپائیں اور کس کو کھلا چھوڑ دیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بوی اور لونڈی کے سوا سب سے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھو انہوں نے عرض کیا مرد امر کے ساتھ رہتا ہے آپ نے فرمایا اگر ممکن ہو کہ اسے کوئی نہ دیکھے تو ایسا ہی کرو روز دکھائی میں نے عرض کیا انسان تنہا بھی ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ زیادہ لائق ہے کہ اس سے چار کھیلے یہ حدیث میں ہے ہزبن حکیم کے علاوہ نام مسعود بن حیدہ مشہور ہے، جریری نے تنکیہ لکھا

حضرت جابر بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تنکیہ پر بائیں پہلو تنکیہ لگائے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے متعدد لوگوں نے اسے بواسطہ اسرائیل اور سماک حضرت جابر بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تنکیہ پر تنکیہ لگایا حضرت جابر بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تنکیہ

سَمِعَهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُنْكِمًا عَلَيَّ وَمَا دُونَ هَذَا أَحَدٌ مِمَّنْ صَبَحْتُ

بَاب ۲۹

۶۴۴ - حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي جَاءٍ عَنْ أَبِي
بْنِ صُغَيْبٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُونُ الرَّجُلُ فِي سَطْرَانِهِ
وَلَا يَجْلِسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا يَأْذَنُ بِهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ

بَاب ۳۰ مَا جَاءَ أَنَّ الرَّجُلَ أَحَقُّ

بِصَدْرِهِ دَأْبَتِهِ

۶۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْحُسَيْنِيُّ بْنُ
كَاعْبٍ عَنْ الْحُسَيْنِيِّ بْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ بَرَزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بَرَزَةَ يَقُولُ
بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَشَوَّشُ إِذْ
جَاءَهُ رَجُلٌ وَمَعَهُ جِمَاءٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَمْ كُنْتَ تَأْخُذُ الرَّجُلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتَ أَكْثَرُ بِصَدْرِهِ دَأْبَتَكَ إِلَّا
أَنْ تَجْعَلَ لِي قَالَ قَدْ جَعَلْتَهُ لَكَ قَالَ فَرُكِبَ
هَذَا أَحَدُهُمْ حَسَنٌ غَرِيبٌ

بَاب ۳۱ مَا جَاءَ فِي التَّخَصُّصِ فِي إِتْخَاذِ

الْأَنْصَاطِ

۶۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ مَعْقِدٍ عَنْ نَاسْتِثَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّكَّارِ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ أَنْصَاطٌ قُلْتُمْ قَالُوا بَلَى
لَنَا أَنْصَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّمَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْصَاطٌ
قَالَ قَالُوا كَوْنُ لَا مَرَأِيَّ أَخْبَرَنِي عَنِّي أَنْصَاطُكَ
فَقَتَرُوا لَمْ يَنْقَلِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث
سیم ہے۔ بغیر اجازت دوسرے کی جگہ نماز پڑھنا اور اس کی نشت پر بیٹھنے کی ممانعت

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کی اجازت
بغیر نہ تو اس کی منقہ درہ امامت میں نماز پڑھنا
جائے اور نہ کسی کے گھر میں اس کی مخصوص
جگہ پر بیٹھا جائے۔ یہ حدیث

حسن ہے۔

سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ

مختار ہے

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم پیدل چل رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اس
کے ساتھ گدھان تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ
سواری ہو جائیے اور خود وہ پیچھے کی طرف ہو گیا۔ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں بلکہ اپنی سواری
کے اگلے حصے کا تو زیادہ مستحق ہے، مگر یہ
کہ تو مجھے اجازت دے (تو ٹیکے)۔
اس نے عرض میں نے آپ کو اجازت دیدی راوی فرماتے ہیں پھر حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سواری ہو گئے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

تالین رکھنے کے

اجازت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس انصاط (تالین) ہیں؟
میں نے عرض کیا حضور! ہمارے پاس انصاط کہاں آچے فرمایا
مغریب تمہارے پاس انصاط ہوں گے حضرت جابر فرماتے ہیں۔
میں اپنی بیوی سے کہتا ہوں مجھ سے اپنے انصاط دور رکھ تو وہ
کہتی ہے کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا مغریب تمہارے
پاس انصاط ہوں گے تو یہ سن کر میں اسے اس کے

حال پر چھوڑ دیتا ہوں یہ حدیث حسن
غریب ہے۔

ایک جانور اور عینے
سواریاں

حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد
سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی سفید خمر کو جس پر آپ کے ہمراہ
حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بھی تھے
پر مار کر لے گیا یہاں تک کہ عمرہ مبارکہ میں داخل کر
دیا یہ آگے تھے اور یہ پیچھے (یعنی امام
حسن و حسین رضی اللہ عنہما) اس باب میں حضرت
ابن عباس اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے بھی
روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

ایپانگ نظر پڑ جانا

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے کسی پر ایپانگ نظر پڑ جانے کا حکم
پوچھا تو آپ نے مجھے نظر پھیر لینے کا حکم دیا
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو نعیم کا نام
مردم ہے۔

حضرت ابن بربہ اپنے والد سے مرفوعاً
روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اسے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو
کیونکہ تمہارے لیے پہلی نظر ہے، دوسری نظر نہیں۔ یہ حدیث حسن
غریب صحیح ہے مرن حدیث شریک پہنچاتے ہیں۔

عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور

علیہ وسلم انہما سکنون لکم انما طالت
فادعوا هذا حدیث صحیح حسن۔

باب ۱۶۱ ماجاء فی زکویہ ثلاثہ علی دابۃ

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ
كَانَ النَّصْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو
عَنْ لُيْثِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ
رَأَيْتُ بَنِيَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنَ
وَالْحُسَيْنَ عَلَى بَنَاتِهِمُ النَّسْرُ ثَنَا حَتَّى أَذْخَلْنَاهُ
حُجْرَةَ الرَّبِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَقْدَامُهُ
وَهَذَا اخْلَعُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ
عَمْرِو اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
غَرِيبٌ۔

باب ۱۶۲ ماجاء فی نظریۃ العجاءۃ

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَاهُشَيْتُكَ نَارُ لُسْ
بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو وَبْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ لُيْثِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
نَظَرَةِ الْعِجَّاءِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو نُؤَيْسٍ عَنْ
أَسْمَاءَ هَذَا۔

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا شَرِّكَ عَنْ أَبِي
رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
يَا عَلِيُّ لَا تُنْصِبِ النَّظَرَ فَإِنَّ لَكَ الْأَوَّلَى
وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ لَا لَعْنَةَ الْإِمَامِ حَدِيثٌ شَرِّكَ۔

باب ۱۶۳ ماجاء فی إحتجاب النساء من الرجال

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ فَأَعْيَنَ اللَّهُ نَارُ لُسْ

میں نے رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
تھیں کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر خدمت
ہوئے اور یہ واقعہ پردے کے حکم سے بعد
کا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ان سے پردہ کرو میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ! کیا وہ نابینا نہیں وہ ہمیں نہ تو
دیکھتے ہیں اور نہ ہی پہچانتے ہیں رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
تم بھی نابینا ہو کیا تم انہیں دیکھ
نہیں رہی ہو۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی اجازت
بغیر جانا منع ہے

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے غلام
فرماتے ہیں مجھے حضرت عمرو بن عاص نے حضرت علی
کے پاس اسما بنت عمیس کے ہاں جانے کی اجازت طلب
کرنے کے لیے بھیجا انہوں نے اجازت دے دیا جب حضرت
عمرو بن عاص اپنی ضرورت سے فارغ ہوئے تو ان
کے غلام نے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا یا (مطلقاً) منع
فرمایا کہ ہم عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی اجازت
بغیر جاویں۔ اس باب میں حضرت فضیل بن عازم عبد اللہ
بن عمر وادبر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عورتوں کے فتنے سے بچنا

حضرت اسامہ بن زید اور سعید بن زید بن عمرو بن
نضیل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے بعد کے لوگوں میں
مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر نقصان دہ فتنہ

بُنْ يَزِيدُ عَنِ ابْنِ شَرَاءٍ عَنْ بَنِي هَانِ مَوْلَى
أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ اللَّهَ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ
أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمِنْهُنَّ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهُ أَتَانَا
ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَدْ خَلَّ عَلَيْنَا وَذَلِكَ بَعْدَ
مَا أَمَرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَتَمَّ احْتِجَابُكُمْ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْنَى لَا يَبْصُرُ
فَمَا دَلَّ يَجْعَلُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَمِيَا وَإِنْ أَتَاكُمَا الْبُشَا
تَبَصَّرَا بِهِ هَذَا أَحَدُ يَثْبُتُ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۱۱۱ ما جاء في النهي عن الدخول على
النساء إلا بإذن أم وأخت

۶۸۱. حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرٍاءَ رَأَى شَيْبَةَ عِنَ الْحَكِيمِ عَنْ ذُكْرَانَ عَنْ
مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرًا وَبْنَ الْعَاصِ
ارْتَسَا إِلَى عَمْرِو بْنِ سَلَامَةَ عَنْهُمَا اسْمَاءُ ابْنَتِ مُمَيَّزٍ
فَإِذَنْ لَهُ عَمْرٌ إِذَا دَخَلَ مِنْ حَاجَتِهِ سَأَلَ الْمَوْلَى
عَمْرًا وَبْنَ الْعَاصِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَنَّ ابْنَتِي صَلَّيَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَانَا أَوْ تَهَى أَنْ تَدْخُلَ
عَلَى النِّسَاءِ بِتَغْيِيرِ ذُنْ أَوْ دَاخِلَةٍ وَفِي الْبَابِ
عَنْ ثِقَابَةَ بْنِ عَامِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ وَجَابِرٍ
هَذَا أَحَدُ يَثْبُتُ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۱۱۲ ما جاء في التحذير من فتنَةِ النِّسَاءِ

۶۸۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الطُّشَعَانِيُّ
نَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ
عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
بَنِي نَضِيلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ
فَضْلًا أَضَدُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ التَّنَازُلِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ
غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْمُتَقَاتِ حُنَّ سَيِّمَاتِ الْقَضَائِي
عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ وَارْتِزَ
عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَكَيْلٍ وَلَا
نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَ
سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ غَيْرَ الْمَذْكُورِ وَفِي الْبَابِ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ .

اور کوئی نہیں چھوڑا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی
تقد رادوں نے اسے براستہ سیلان سمی، ابو عثمان اور
اسامہ بن زید، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کیا ہے۔ لیکن انہوں نے سعید بن زید عمرو بن تغلبہ
کا ذکر نہیں کیا معتبر کے علاوہ کوئی دوسرا راد کہے
ہمارے علم میں نہیں جس نے اسامہ بن زید
اور سعید بن زید دونوں سے روایت کی
مور۔ اس باب میں حضرت ابو سعید
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت
منقول ہے۔

پیشانی پر بالوں کو جمع کرنا منع ہے

باب ۳ ما جاء في كراهية اتخاذ القصص

۶۸۳ . حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ نَحْنُ أَبُو يُونُسَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْنُ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الرَّحْمَنِ اللَّهُ
سَمِعَ مَعَاذِيَةَ خَطْبَ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ
أَيُّكُمْ عُلَمَاءُ كَرَّ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ هَذِهِ الْقَصَصِ وَ
يَقُولُ إِنَّمَا هَكَكَتْ يَمُورُ اسْرَاطِيلُ
جُنُودِ اسْتَحْذَهَا يَسَادُ هُمْ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ
وَاجِبٌ عَنْ مَعَاذِيَةَ .

سعید بن عبد الرحمن سے روایت ہے حضرت معاذ
رضی اللہ عنہ نے مدینہ شریف میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا
”اے مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اس سے منع کیا اور فرمایا
پیشانی پر بال جمع کرنے سے منع کیا اور فرمایا
نبی اسرائیل کی عورتوں نے جب یہ کام
اختیار کیا تو وہ ہلاک ہو گئے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے اور حضرت معاویہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد طریق سے
مردی ہے۔

باب ۴ ما جاء في الوأشمة والمستوشمة

۶۸۴ . حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَحْنُ أَحْمَدُ بْنُ
حَبِيبٍ عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَدْلَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَعَنَ الْوَأَشِمَاتِ وَالْمُسْتَوَشِمَاتِ وَالْمُتَمِصَّاتِ
مُبْتَدِئَاتِ يَدُ حُسَيْنٍ مَعْيَرِ ابْنِ حُلُقٍ اللَّهُ هَذَا

بال لگانے اور لگوانے والی نیز گودنے اور
گودانے والی کا حکم۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
گودنے اور گودانے والی عورتوں کو لعنت کیے
چہرے بال نوچنے والی اور اللہ کی تخلیق کو
بدلتے والی عورتوں پر لعنت فرمائی

ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان
عورتوں پر لعنت بھیجی جو (بندہ کی) مال لگاتی یا لگواتی ہیں
اور مال کو گزرتی یا لگواتی ہیں۔ حضرت نافع فرماتے ہیں اس گروہ
سے مراد واثقوں کو جدا جدا کرنا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے
اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، معقل بن یسار، اسماء بنت ابی بکر اور ابن
عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

محمد بن بشیر نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، عبد اللہ بن
عمر اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے
ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی لیکن اس میں حضرت نافع
کا قول ذکر نہیں کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مردوں کے مشابہ بننے والی عورتیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
منہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے مردوں کے مشابہ بننے والی عورتوں
اور عورتوں کے مشابہ بننے والے مردوں
پر لعنت کے ہے یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجڑے
بننے والے مردوں اور مرد بننے والے
عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایت
مذکور ہے۔

عورتوں کا خوشبو لگا کر باہر جانا منع ہے۔

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّارِكِ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَعَنَ
اللَّهُ الْوَاثِقَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاثِمَةَ وَ
الْمُسْتَوْصِمَةَ وَكَانَ نَافِعُ الْوَشْمِ فِي النَّشْءِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ
وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَافِعُ بْنُ عُبَيْدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا
فِيهِ قَوْلَ نَافِعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُنْتَشِبَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ
۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَافِعُ بْنُ
الْطَّيَالِسِيِّ نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْتَشِبَاتِ بِالرِّجَالِ
مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُنْتَشِبِينَ مِنَ النِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْحَدَّادِ نَافِعُ
الزُّبَيْرِيِّ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ وَابْنُ
عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْتَشِبِينَ مِنَ
الرِّجَالِ وَالْمُنْتَشِبَاتِ مِنَ النِّسَاءِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَائِشَةَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ الْمَرْأَةِ مَتَعَطِّرَةً

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آنکھ زنا کار
ہے اور عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس
سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے میںی نانیہ ہے
اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی
روایات منقول ہے۔ یہ حدیث حسن میں

ہے *
مردوں اور عورتوں کی خوشبو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مردوں
کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ
پوشیدہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس
کا رنگ ظاہر اور بو پوشیدہ

ہو۔ *

علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن ابراہیم ،
جریری ، ابو نصرہ اور طفاری ، حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث نکالتے
کی۔ یہ حدیث حسن ہے البتہ طفاری کو ہم اس حدیث
کے علاوہ اور کہیں نہیں جانتے اور نہ ہی ہیں اس کا نام معلوم ہے
اسماعیل بن ابراہیم کی روایت زیادہ پوری اور لمبی ہے اس
باب میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی
روایت مذکور ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی
بہترین خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ
پوشیدہ ہو اور عورتوں کی اچھی خوشبو وہ ہے
جس کا رنگ ظاہر اور بو پوشیدہ ہو اور آپ نے
ریشم کی سرخ چادر سے منع فرمایا یہ حدیث اس طریق
سے حسن عزیز ہے۔

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ كَاتِبِي بَنِي سَعِيدٍ
الْقَطَّانُ عَنْ قَابِطِ بْنِ عَمْرٍاهُ الْخَنَفِيُّ عَنْ عَلِيٍّ
بْنِ قَبِيصٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعِينٍ نَافِسَةٌ ذَاتُ نَوَافِسٍ إِذَا
اسْتَعْطَرَتْ فَكَوْنَتْ بِالْمَجْلِسِ ذِي كَدَا وَكَذَا
يَعْنِي ذَاتُ نَفْسٍ قَرْنِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا أَحَدُ ثَوَاتٍ
حَسَنٍ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَيْبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
۶۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍاهُ الْخَنَفِيُّ عَنْ عَلِيٍّ
بْنِ قَبِيصٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعِينٍ نَافِسَةٌ ذَاتُ نَوَافِسٍ إِذَا
اسْتَعْطَرَتْ فَكَوْنَتْ بِالْمَجْلِسِ ذِي كَدَا وَكَذَا
يَعْنِي ذَاتُ نَفْسٍ قَرْنِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا أَحَدُ ثَوَاتٍ
حَسَنٍ صَحِيحٌ.

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا عَنِّي بْنُ حَجَّارٍ كَاتِبِي بَنِي سَعِيدٍ
ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعِينٍ نَافِسَةٌ ذَاتُ نَوَافِسٍ إِذَا
اسْتَعْطَرَتْ فَكَوْنَتْ بِالْمَجْلِسِ ذِي كَدَا وَكَذَا
يَعْنِي ذَاتُ نَفْسٍ قَرْنِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا أَحَدُ ثَوَاتٍ
حَسَنٍ صَحِيحٌ.

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ كَاتِبِي بَنِي سَعِيدٍ
ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعِينٍ نَافِسَةٌ ذَاتُ نَوَافِسٍ إِذَا
اسْتَعْطَرَتْ فَكَوْنَتْ بِالْمَجْلِسِ ذِي كَدَا وَكَذَا
يَعْنِي ذَاتُ نَفْسٍ قَرْنِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا أَحَدُ ثَوَاتٍ
حَسَنٍ صَحِيحٌ.

باب ماجاء فی گراہیہ سہو الطیب

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُبَيْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا عَنْ رُوَّةٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ كُثَامَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّاسُ لَا يَرُدُّونَ الطَّيِّبَ وَقَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ وَفِي الثَّيَابِ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَنَسٍ نَا ابْنُ أَبِي كُثَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَدْتُ لَا تَرُدُّونَ السَّائِدَ وَالذَّهْنَ وَاللَّبَنَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ جُنْدَبٍ وَهُوَ مَدِينِيٌّ

۲۹۵۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيفَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّرَّاحِ عَنْ حَنَانٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُسْطِطِلَ أَحَدُكُمْ إِلَى رِيحَانٍ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ مَخْرُجٌ مِنَ الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ وَلَا تَعْرِفُ لِحَنَانٍ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَأَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ رِثْمَةُ عَيْنِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْلٍ وَقَدْ أَذْمَكَ ذَمَّنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَهُ وَكَفَرِيَسْمُ مِنْهُ

باب ماجاء فی گراہیہ مباشری الرجل الرجل والمرأة والمرأة

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا هُشَاةُ نَا أَبُو مُنَافٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْأُشِي الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةُ حَتَّى تَكْفُفَهَا يَزُوجُهَا

خوشبو واپس کرنے کی ممانعت

حضرت ثمامہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبو واپس نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو (کا عطیہ) واپس نہیں کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں مکمل اور دودھ واپس نہ کئے جائیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور عبد اللہ بن مسلم سے مسند ابن جنذب مدینی ہیں۔

حضرت ابو عثمان ندکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو خوشبو دی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ یہ جنت سے ہے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے حنان سے اس کے علاوہ کوئی روایت ہم نہیں پہنچاتے ابو عثمان ندکی کا نام عبد الرحمن ابن مل ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا لیکن نہ آپ کو دیکھا اور نہ ہمہ کچھ سنا۔

مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے ننگے جسم میں مساج

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسدایا کوئی عورت دوسرے سے ننگے جسم نہ لے کہ پھر وہ اپنے خاندان سے اس کی ممانعت

كَانَتْ يَنْظُرُ إِلَيْهَا هَذَا أَحَدُهُمْ حَسَنٌ
صَحِيحٌ

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نِيَّاحٍ نَأْيِدُ
بْنُ حُمَابٍ أَخْبَرَنِي النَّحَّاسُ يَعْنِي ابْنَ عَشْمَةَ
أَخْبَرَنِي نَائِدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ
الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا
تَقْصِي الْمَرْأَةُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا
تَقْصِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْثُومٍ نَأْيِدُ بْنُ
مُعَاذٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَمَالُكَ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَوْرَتُكَ
مَا تَأْتِي بِهَا وَمَا تَذَرُهَا كُلَّ أَحْفَظْ عَوْرَتَكَ
بَيْنَكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قَالَ
حَسَنٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ
فِي بَعْضٍ قَالَ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا
يَرَاهَا أَحَدٌ فَلَا تُرِيَتْهَا قَالَ قُلْتُ يَا
نَبِيَّ اللَّهِ إِذَا كَانَ أَحَدُ مَا خَالِيًا قَالَ فَإِنَّهُ
أَحَقُّ أَنْ يَسْتَحْيِيَ مِنْهُ مِنَ النَّاسِ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ
حَسَنٍ

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْفَخْذَ عَوْرَةٌ

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَأْيِدُ بْنُ
النَّظَرِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زُرَّارَةَ
بْنِ مُسَيْمٍ بِنِ جُرْهَدٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ جَدِّهِ جُرْهَدٍ
قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُرْهَدٍ
فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ الْكَتِفُ مَخْذُومًا فَقَالَ إِنْ

بیان کرے گویا کہ وہ اپنی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا
ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوسعید رضی اللہ عنہما
اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی
علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرد کسی دوسرے مرد کی
شرمگاہ کو اور کوئی عورت کسی دوسری
عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور ایک
مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور ایک عورت
دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں
اکٹھے نہ ہوں۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے

شرمگاہ کی حفاظت۔

حضرت ہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا
سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے
عرض کیا "یا رسول اللہ! ہم اپنی شرمگاہوں کے کس
حصے کو دکھائیں اور کسے چھوڑیں" نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا باقی
ہر کسی سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنا فرماتے
ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب لوگ اکٹھے
ہیں اس وقت کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا
اگر ممکن ہو کہ اسے کوئی نہ دیکھے تو ہرگز نہ دکھاؤ
فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اسے اللہ کے نبی محبوب
کوئی آدمی اکیہ ہو تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا لوگوں کی نسبت
ران بھی چھپانے کی چیز ہے۔

حضرت جریر ابن عوف رضی اللہ عنہ
منہ (اصحاب صفہ سے تھے) فرماتے ہیں
میں مسجد میں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اس وقت میری ران
نگی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران

یہی شرمگاہ (میں شامل) ہے یہ حدیث حسن سے آمد
اس کی سند متصل نہیں۔

حضرت جبرہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے
گذرے اس وقت ان کی ران نکلی تھی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ران کو ڈھانک کر
یہی ستر کی چیزوں میں سے ہے۔

حضرت جبرہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ران شرمگاہ
میں داخل ہے۔ یہ حدیث اس طریقے
سے غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران بھی
شرمگاہ ہے۔ اس باب میں حضرت علی
اور محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ
عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث
حسن غریب ہے۔ عبد اللہ بن جحش اور ان کے
صحابہ زادے صحابی ہیں۔

صفائی و پاکیزگی۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں اللہ تعالیٰ طیب ہے اور طیب کو پسند کرتا ہے
وہ پاک ہے پاکیزگی کو پسند کرتا ہے کریم ہے اے
کرم محبوب ہے، سخی ہے سخاوت سے بہت نوازا
ہے۔ پس سات رکھا کر راوی فرماتے ہیں میرے میل
میں حضرت سعید نے فرمایا اپنے صفوں کو سات رکھا کرنا
اور جو دلوں کے مشابہ نہ ہو۔ حضرت صالح بن ابی صان فرماتے
ہیں یہ بات مہاجرین ہمارے بیان کی تو انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت عمار

الْفَخْرُ عَوْرَةً هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ مَا أَرَى إِسْنَادَهُ
بِمُتَوَصِّلٍ۔

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَدِيُّ نَحْنُ عَمْرٍو
كَأَمْرٍ عَنْ أَبِي النُّزَيْدِ وَكَانَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرْهُدٍ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ
وَهُوَ كَاشِعٌ عَنْ لَحْيَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَظِيمٌ لَكَ ذُنُوبُكَ الْكَوْزُ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ۔
۴۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِصْحَمٍ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَاحِيَةُ بْنُ
أَدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ
بْنِ عَيْبِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرْهُدٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ
أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْفَخْرُ عَوْرَةٌ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ غَرِيبٌ
مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِصْحَمٍ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ
نَاحِيَةُ بْنُ أَدَمَ مَنَا شَرَّ أَرْبَعٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَسَاكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخْرُ عَوْرَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ
وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ وَهَذَا أَحَدٌ مِنْ
حَسَنٍ غَرِيبٌ وَلِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ وَابْنِ
مُحَمَّدٍ صُغْبَةٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّظَافَةِ

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَاحِيَةُ بْنُ أَبِي حَسَّانٍ
نَاحِيَةُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ صَالِحٍ بْنِ أَبِي حَسَّانٍ
قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ
طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ
كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ
فَنَظِفْنَا أَسَاةَ قَالَ أَفَدْنِيكُمْ وَلَا تُشَبِّهُوا
بِالْجَدِّ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ الْمَعْرُورِ
يَعْنِي فَقَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ

بن سعید نے بواسطہ والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کیا البتہ یہ فرمایا کہ معنوں کو صاف رکھا کرو یہ حدیث غریبہ اور خالد بن الیاس نے نصیحت ہے ایسا کو ایسا بھی کہا گیا ہے۔

جماع کے وقت پردہ کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ننگے ہونے سے بچو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ (فرشتے) ہیں جو صرت قضاے حاجت کے وقت اور اسی وقت جب آدمی اپنی بیوی کی طرف بڑھتا ہے، مبرا ہوتے ہیں پس ان سے حیا رکھو اور ان کی عزت و احترام کرو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرت اسی طریق سے پہچانتے ہیں ابو حنیہ کا نام یحییٰ بن یحییٰ ہے۔

حمام میں جانا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ لے جائے۔ جس کا اللہ و آخرت پر ایمان ہے وہ تہبند کے بغیر حمام میں نہ جائے جو اللہ و آخرت پر ایمان رکھنے والا ہے وہ اس دسترخوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب کا ددر چل رہا ہو۔ یہ حدیث غریب ہے بواسطہ طائوس حضرت جابر رضی اللہ عنہ اسے ہم صرت اس طریق سے پہچانتے ہیں امام بخاری نے فرماتے ہیں بیٹ بن سلیم صدوق ہیں البتہ بسا اوقات انہیں وہم ہو جاتا ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں بیٹ کی حدیث پر خوش نہیں ہوتا چاہیے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَهْلًا أَلَا أَنَا كَانَ نَظَرُوا أَفْئِسْتُمْ هَذَا أَحَدٌ يَثُغَرِيٌّ وَخَالِدُ بْنُ أَيْيَاسٍ يَضَعُفُ وَيَقَالُ بْنُ أَيْيَاسٍ.

باب ۳۱ مَا جَاءَ فِي الْأَسْتِكَارِ عِنْدَ الْجَمَاعِ ۴۰۴. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَزِيدَ الضُّعَفِيُّ الْأَعْدَنِيُّ مَا أَسْرَدَ بَنُ عَامِرًا أَبُو مُحَيَّاةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا كُنَّا وَالْتَّحَرِيُّ لَكُنَّا مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا بِعِدَّةٍ أَلَا يُطْلَقُ حَتَّى يُلَاحِظَ الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَجِيرَهُمْ وَأَكْثَرُ مِنْهُمْ هَذَا أَحَدٌ يَثُغَرِيٌّ لَا نَعْلَمُ لَهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَأَبُو مُحَيَّاةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ.

باب ۳۲ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْحَمَامِ

۴۰۵. حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ مَا مَضَى بَنُ الْقَمَدِ أَمْرًا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ لَيْثٍ بَنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ بِالْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ حَيْلَتَهُ الْحَمَامُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ بِالْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَامُ بَغِيرِ إِذَارَةٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ بِالْآخِرِ فَلَا يَجْلِسُ عَلَى مَا يَذِيحُ مِدَامًا عَلَيْهِمْ أَنْتُمْ هَذَا أَحَدٌ يَثُغَرِيٌّ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ لَهُ مِنْ حَدِيثِ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ قَالَ مُسَدَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ هَذَا وَفِي وَرَبَّمَا يَكُونُ فِي الشَّيْءِ وَكَانَ مُسَدَّدُ بْنُ أَحْمَدُ بْنُ مَعْنٍ لَيْثُ لَا يُفَارِقُكُمْ يَحْدِثُكُمْ.

۴۰۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع شروع میں مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے منع فرمایا پھر مردوں کو تہبند باندھ کر جانے کی اجازت دے دی۔ اس حدیث کو ہم صرف عمار بن سلمہ کی روایت سے پہچانتے اسے کہ سند قائم نہیں

ابن مہدی بنی ناحتاد بن سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَدْرَةَ وَكَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَزَلَةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى الزَّجَّالِ النَّسَاءَ عَنِ النِّحْمَا مَاتِ لَحْمًا خَصَّ بِالزَّجَّالِ فِي الْيَمِينِ بِرِهْزَا حَدِيثٌ لَا نَحْنُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي حَتْمٍ بَيْنَ سَلَمَةَ وَاسْنَادِهِ لَيْسَ بِذَلِكَ الْقَائِمِ.

حضرت ابو طلحہ ہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن اور شام کی عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں ام المومنین نے فرمایا تم وہ ہو کہ تمہارے ہاں کی عورتیں حماموں میں جاتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا جو عورت اپنے کپڑے عازد کے گھر کے علاوہ کہیں اور اتارتی ہے وہ اسے پرہیز کو پھاڑ دیتی ہے جو اس کے اور اس کے گھر کے درمیان ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

گھر میں کتے اور تصویر کا ہونا

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس گھر میں کتا یا موزوں والی تصاویر ہوں وہاں رحمت کے اترنے داخل نہیں ہوتے۔

یہ حدیث حسن

سیم ہے۔

ع۔۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثَيْلٍ قَالَ أَبُودَاؤُدَ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَةَ ابْنَةَ أَبِي الْجَدِّ وَحَدَّثَتْ عَنْ أَبِي الْعَلِيَّةِ الْقُدِّيِّ أَنَّ نِسَاءً مِنْ أَهْلِ حِمَصَ أَوْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ قَعْنَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتِ أَتُنَّ اللَّاتِي يَدْخُلْنَ بَيْتًا كُنَّ النِّحْمَا مَاتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أُمَّةٍ لَحْمٌ بَيْنَهُمَا فِئْتٌ غَيْرَ بَيْنِ نَارٍ وَجَهَنَّمَ هَتَكَتِ الشَّرَّ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ سَرِيحَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

بَابُكَ مَا جَاءُوا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ

ع۔۸۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَالحسن بن علي بن الحلال وسعيد بن حميد وغير واحد واللفظ بالحسن قالوا أنا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن جابر عن عتبة بن ربيعة عن عطاء بن يسوع عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة هذا حديث حسن

صحیح

ع۔۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ رَوَاهُ

رائع بن اسحاق فرماتے ہیں اور عبد اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ شَيْءٌ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ
غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ يَنْفَعُ
الْهَلَالَ الْغُدُورَ أَنْ تَكُونَ لِبَسِّ الْمُعَصِّفِ وَرَأَوْا أَنَّ
مَا صِغَرَ بِالْحَمْدِ يَأْتِي سَدًّا أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَأْتِي
بِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُعَصِّفًا.

۱۲. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنْ هَبْيِ بْنِ يَرْبُوعَ قَالَ قَالَ جَعْفَرُ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَمِنْ الْقَيْسِيِّ وَمِنْ الرِّمِيِّ
وَمِنْ الْجَمْعَةِ قَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ وَهُوَ شَرُّ ابْنِ
يُتَخَذُ بِرِصْمٍ مِنَ الشَّيْخِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ.

۱۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَأْتِيهِ
عَنِ الْأَشْثَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْأَمْرِ بْنِ عَارِبٍ قَالَ أَمَرَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا
عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِينَ
وَتَشْيِيتِ الْأَهْلِيَّةِ وَاجْتَابَةِ الدَّامِنِ وَنَهْنِهِ
الْمُظْلُومِ وَلَا بُرْأَ الْمُسْتَكِيمِ وَمَا مِنَ الْمَلَكُورِ وَ
نَهَانَا عَنْ سَبْعٍ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ حَلَقَةِ
الذَّهَبِ وَالْمِيَةِ الْفَضَّةِ وَلِبَسِ الْحَرِيرِ وَ
الذِّيْبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالْقَيْسِيِّ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَشْثَثُ بْنُ سُلَيْمٍ هُوَ الْأَشْثَثُ
بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ وَأَبُو الشَّعْثَاءِ عَمُّ سُلَيْمٍ
بْنِ أَسْوَدَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي لِبَسِ النَّبِيِّ.

۱۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

جواب مذکور یہ حدیث اس طریق سے سن غریب ہے
علامہ کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران سے رنگے ہوئے
لباس کو ناپسند فرمایا علماء کے نزدیک سرخ مٹی وغیرہ
سے رنگ کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ زعفران سے
نہ رنگا ہو۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی، قنقن
کے (ریشمی) کپڑے، ریشمی زین اور سجدہ (شراب)
سے منع فرمایا۔ ابواحوص فرماتے ہیں جمعہ ایک
شعباب ہے جو مسر میں فجر سے بڑھا
جبات ہے۔ یہ حدیث حسن میں

حضرت براہ بن عازب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں
سات باتوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے
منع فرمایا۔ بنارے کے پیچھے پھٹنے، مریض کی
عیادت کرنے، پھینک کا جواب دینے، دعوت
کرنے والے کی دعوت قبول کرنے، مظلوم کی
مدد کرنے اور قسم کھانے والے کو سچا سمجھنے کا
حکم فرمایا ان سات چیزوں سے منع فرمایا
سونے کی انگوٹھی یا سونے کا حلقہ، چاندی کے
برتن سریر، دیبا، استبرق اور قنقن (یعنی ریشمی)
کپڑے۔ یہ حدیث حسن میں ہے۔ اشعث
بن سلیم سے مراد، اشعث بن ابی شعثاء
ہے۔ ابوشعثاء کا نام سلیم بن
اسود ہے۔

سفید لباس

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سفید لباس پہنو۔ کیونکہ یہ زیادہ صاف اور پاکیزہ ہے اپنے مژدوں کو بھی اسی میں کفاد۔ یہ حدیث حسن صمیم ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

مردوں کو سرخ کپڑوں کی اجازت

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک نہایت روشن رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں کبھی آپ کو دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف نگاہ کرتا اس وقت آپ پر سرخ رنگ کا جوڑا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صریح التعلیق کی روایت سے پہچانتے ہیں شعبہ اور ثوری نے بواسطہ ابواسحق حضرت جابر بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ جوڑے میں ملبوس دیکھا۔

عمرو بن غیلان نے بواسطہ وکیع اور سفیان ابواسحق سے اور محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ ابواسحق سے یہ حدیث روایت کی اس حدیث میں اس سے بھی زیادہ کلام ہے میں نے بخاری سے پوچھا کہ حدیث اسحق، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے صمیم ہے یا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے؟ امام بخاری نے دونوں کو صحیح قرار دیا اس باب میں حضرت جابر بن عازب اور ابو جمہر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

سبز کپڑا پہننا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے

بْنُ مَعْدِيكُنَا سَفِيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ
عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ حُذَيْفَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْبَسُوا
الْبِياضَ فَإِنَّهَا أَطْمَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفَنُوا فِيهَا
مَوْنًا لَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِّحَ وَفِي الْبَابِ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّخَصَةِ فِي لُبْسِ
الْخُمُرَةِ لِلرِّجَالِ

۱۵۔ حَدَّثَنَا هَنَادٌ نا عَبْدُ مَرْيَمَ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ الْأَشْعَثِ
وَهَرَبِ بْنِ سَوَّابٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي لُبْسِهِ إِخْرَجِيَانِ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ
حُلَّةٌ حُمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ
الْقَمَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِضُهُ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْأَشْعَثِ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَ
الْثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ
عَنْ أَبِي قَالٍ رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً حُمْرَاءَ

۱۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ قَيْلَانَ نا
وَكَيْمُ نا سَفِيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نا شُعْبَةُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ هَذَا وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامُ الْكَلْبِ
مِنْ هَذَا سَأَلْتُ مُحَمَّدًا فَقُلْتُ لَهُ حَدِيثُ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ وَحَدِيثُ جَابِرِ
بْنِ سَمُرَةَ فَرَأَيْتُ كَلَامَ الْحَدِيثَيْنِ مَرِيحًا وَفِي
الْبَابِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ وَابْنِ جَعْفَرٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَوْبِ الْأَحْضَرِ

۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر دو سبز چادریں تھیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے مرتبہ عید اللہ بن ایاد کے روایت سے پہچانتے ہیں ابوہریرہ تمیمی کا نام حبیب بن مہران ہے ان کا نام رضاعہ بن شریک ہے۔

سیاہ لباس

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک مہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لے گئے، اس وقت آپ پر سیاہ بالوں کی (بجی ہوئی) چادر تھی یہ حدیث حسن غریب ہے۔

زرد رنگ کے کپڑے

حضرت قتیبہ بنت معزمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کے بعد طویل حدیث ذکر کی اور آخر میں فرمایا یہاں تک کہ ایک شخص آیا اس وقت سورج بلند ہو چکا تھا اس نے عرض کیا "السلام علیک یا رسول اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "السلام ورحمۃ اللہ" آپ کے بدن پر زعفران سے رنگے ہوئے دو پرانے بے سٹے کپڑے تھے جن کا رنگ لہکا پڑ گیا تھا اور آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھوٹی سی شاخ تھی۔ حدیث قلیلہ کو ہم صرف عبد اللہ بن مسعود کے روایت سے پہچانتے

بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدَيْهِ بَرْدَانِ أَحْمَرَانِ هَذَا أَحَدُهُمَا حَنْءٌ عَمِّي لَأَنْعَرَفَهُ الْإِمَامُ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لِلَّهِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ وَأَبُو بَرْزَةَ شَيْبَانِيٌّ اسْمُهُ حَبِيبُ بْنُ سَيَّانٍ وَكَهْنَالُ اسْمُهُ رِفَاعَةُ بْنُ يَزِيدٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَسْوَدِ ۴۱۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ حَبِيبِ بْنِ ذَكْرِيَّا ابْنِ أَبِي نَضْرَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُعْصِبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطَلٌ مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ هَذَا أَحَدُهُمَا حَنْءٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَصْفَرِ

۴۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَائِبُ عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّغَانِيُّ أَبُو عَشْمَانَ نَاعِبُ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَهْلٍ حَدَّثَنَا عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ أَوْ دُحَيْبَةَ ابْنَةِ عَمِّيَةَ حَدَّثَنَا عَنْ قَبْلَةٍ ابْنَةِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ رَأْسَ بَيْتِهَا وَقِيلَ لَهَا أَتَيْتُهَا أَمْرًا فَبَدَأَتْ قَالَتْ قَدْ مَنَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا كَرِهْتُ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيَّ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحِمَةُ اللَّهِ وَعَلَيْهِمَا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَاءَ مَلَائِكَتَيْنِ كَانَتَا يَنْزِعَانِ ابْنِ وَحْدًا لَهْجَتًا وَمَعَهُ عُسَيْبُ لَخْلِيَّةٌ حَدِيثٌ قَلِيلٌ لَأَنْعَرَفَهُ الْإِمَامُ حَدِيثٌ

یہ ہے۔

مردوں کو زعفران اور خلو ق منع ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ اسماعیل بن علیہ اور عبد الرحمن بن صہب حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زعفران سے لگانے سے منع فرمایا۔

ہم سے یہ حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن نے بواسطہ آدم، شعبہ سے بیان کی اور فرمایا کہ زعفران کی مانعت کا مطلب یہ ہے کہ مردوں کو اس کی خوشبو لگانا منع ہے۔

حضرت یحییٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خلو ق کی خوشبو لگائے دیکھا تو فرمایا جادو اور اسے دھو اور آئندہ کسے یہ نہ لگائے یہ حدیث حسن ہے بعض محدثین نے اس سند میں عطاء بن سائب پر اختلاف کیا علی کہتے یحییٰ بن سعید نے فرمایا جس نے عطاء بن سائب سے شروع شروع میں سنا اس کا سماع صحیح ہے شعبہ اور سفیان کا سماع بھی عطاء بن سائب سے صحیح ہے سوائے ان دو حدیثوں کے جو بواسطہ عطاء بن سائب زاذان سے مروی ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے یہ دو روایتیں ان کی آخری

عبد اللہ بن حسن باب ما جاء في كراهية التزعفر و الخلو ق للرجال

۴۲۰. حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ حَسَّادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ حَسَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنٍ وَصَحِيحٍ وَسَمِعْتُ مِنْ شُعْبَةَ هَذِهِ الْحَدِيثَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّزَعْفُرِ.

۴۲۱. حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا أَدْرَمَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَمَعْنَى كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ أَنَّ يَتَزَعَفُرَ الرَّجُلُ يَعْنِي أَنْ يَتَطَيَّبَ بِهِ.

۴۲۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَفْصٍ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَرْزُوقٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا مَتَخَلِّفًا قَالَ إِذْ هَبَّ فَاعْتَسَلَهُ شَعْرٌ لَأَنَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفَدٍ اخْتَلَفَ

بَعْضُهُمْ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَنْ سَمِعَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ فَدَيِّمًا فِيمَا عَدَّ صَحِيحًا وَسَمِعَ شُعْبَةَ وَسَنِيانَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ صَحِيحًا إِلَّا أَحَدَيْتَيْنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ نَازِدَانَ قَالَ شُعْبَةُ سَمِعْتُ عَمَّا

مِنْهُ بِأَخْبَرِهِ يُقَالُ إِنَّ عَطَاءَ بْنَ السَّائِبِ كَانَ
فِي أَخْبَرِهِمْ قَدْ سَاءَ حِفْظُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَتَاءٍ وَابْنِ مُوسَى وَالْأَنْبِيِّ.

باب ماجاء في ذكر لهيته الحريه والديماج

٤٢٣. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَدِينٍ نَا إِسْحَاقَ بْنَ
يُوسُفَ الْأَسَدِيِّ ثِقَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي
سُيَمَانَ ثِقَى مَوْلَى أَسْمَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
سَمِعْتُ عُمَرَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَيْسَ الْخَيْرُ فِي الدُّنْيَا لَمْ
يَلَيْسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحَدِيقَةَ
وَأَكْبَسَ وَغَيْرِ وَاحِدٍ فَذَكَرْنَاهُ فِي كِتَابِ
الْبَيَاسِ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ صَحِيحٌ وَحَدَّثَنَا مَوْلَى
ابْنِ عُمَرَ وَجْهٌ عَنْ عُمَرَ وَمَوْلَى أَسْمَاءَ ابْنَةِ
أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ إِسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ وَيُكْنَى أَبَا
عُمَرَ وَحَدَّثَنَا مَوْلَى عُمَرَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَ
عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ .

۱۲۱

٤٣٧ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكَ عَنْ أَبِي
مُحَمَّدٍ عَنِ الْيَزِيدِ بْنِ مَعْرُومٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَرَّرَ فِيهِ وَلَوْ يُعْطَى
مَعْرُومٌ شَيْئًا فَقَالَ مَعْرُومٌ يَا أَبْنَى الْأَطْلَلِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَاذْعُدْ لِي
فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَعَجَزَ الْبَنَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ سَلَامٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ لَكَ
هَذَا أَقَالَ فَتَقَرَّرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَعْرُومٌ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ رَأْسُهُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ

عمر میں ان سے سنی ہیں جبکہ ان کا حافظہ ٹھیک نہیں رہا تھا۔ اس باب میں حضرت علامہ، ابو موسیٰ اور انس رضی اللہ عنہم سے عجیبی روایات مذکور ہیں۔

تحریر و دیا پہننے کی ممانعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں مریرہ (رشعی کپڑا) پہنا قیامت کے دن اسے نہیں پہنے گا۔ اس باب میں حضرت ذی، حذیفہ، انس اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں۔ ہم نے اسے کتاب القیاس میں بھی ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مختلف طریقوں سے اسناد بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام ابو عمر عبد اللہ سے مروی ہے عطاء بن رباح اور عمرو بن دینار نے ان سے روایت کی ہے۔

قبائلوں کی تقسیم

حضرت مسور بن عمار رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں تقسیم فرمائی اور حضرت مخمّر رضی اللہ عنہ کو کچھ نہ دیا حضرت مخمّر نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا بیٹے! مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سے چلو وہ فرماتے ہیں میں ان کے ساتھ گیا انہوں نے حرمِ اندر جادو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے لیے بلا لاؤ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لایا آپ پر ایک قبائلی آپ نے فرمایا (اے خرمزہ) میں نے یہ تیرے لیے چھپا رکھی تھی۔ راوی کہتے ہیں حضرت مخمّر نے حضور کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا خرمزہ! ماضی ہو گیا یہ حدیث صحیح ہے ابن ابی شیبہ کا نام عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی شیبہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى
أَثَرُ نَعْتِهِ عَلَى عَبْدٍ ۵

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْمَرِيُّ
ثَاعْبَانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَاهَهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نَعْتِهِ عَلَى عَبْدٍ وَفِي الْبَابِ
عَنْ أَبِي الْأَحْزَبِ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ ابْنِ حُصَيْنٍ
وَأَبْنِ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُفِّ الْأَسْوَدِ

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ بْنُ كَرِيمٍ عَنْ دُرَيْمِ بْنِ
صَالِحٍ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ بَرْدٍ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ أَهْدَى لِلْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَافِرَيْنِ فَلَبَسَهُمَا
ثُمَّ تَرَفَّعَ وَمَسَّ عَلَيْهِمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
إِنَّمَا نَعْنَاهُ مِنْ حَدِيثِ دُرَيْمٍ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ
بْنُ رَيْمَةَ عَنْ دُرَيْمٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْقَهْدَرِيُّ
ثَاعْبَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَكَأَنَّ
كَرْمَ السَّيِّدِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَرَاهَاهُ
عَمْرُو بْنُ حَرْثٍ عَنْ الثَّخَفَايَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيمٍ نَاهَهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ جَدْعَانَ عَنْ جَدِّهِ

بندے پر نعمتوں کا اثر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے
دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
کو پسند ہے کہ بندے پر اپنی نعمتوں
کا اثر دیکھے۔ اس باب میں حضرت
ابو احمس بواسطہ والد عمران بن حصین اور ابن مسعود رضی
عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

سیاہ موزے

حضرت برید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نجاشی
(بادشاہ حبشہ) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
سیاہ رنگ کے دو سادے موزے بھیجے آپ نے
ان کو پہنا پھر وضو فرمایا اور ان پر مسح کیا۔ یہ حدیث
حسن ہے ہم اسے دہم کی روایت سے پہچانتے
ہیں محمد بن ربیع نے بھی اسے دہم سے
روایت کیا ہے۔

سفید بال اکھیرنے کی مانعت

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے
دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیرنے سے منع
فرمایا اور فرمایا یہ مسلمان کا نور ہیں۔ یہ حدیث
حسن ہے۔ عبد الرحمن بن عمار اور دوسرے
کئی لوگوں نے اسے عمرو بن شعیب سے روایت
کیا ہے۔

جن سے مشورہ لیا جائے وہ ائین سے
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَفِضُّ مَنْ قَرَأَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْرُودٍ وَأَبْنِ هُرَيْرَةَ وَأَبْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ۱۰ مَسْلُكَةٍ.

۴۲۹. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا اَلْحَسَنُ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَفِضُّ مَنْ قَرَأَ هَذَا حَدِيثٌ هَذَا مَا قَامَ عَنْ يَدِ ابْنِ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَلْخَوَرِزْمِيِّ وَشَيْبَانَ هُوَ صَاحِبُ كِتَابٍ وَهُوَ صَحِيحُهُ اَلْحَدِيثُ وَيَكُنِي أَبُو مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ اَلْعَلَاءِ اَلْعَطَّارُ عَنْ سَلْيَانَ بْنِ عَيْنِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ مُبَيْرِغَةَ أَنِّي لَأُحَدِّثُ بِاَلْحَدِيثِ فَمَا أَخْرَجْتُهُ حَرًّا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّومِ

۴۳۰. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا شَيْبَانُ عَنْ اَلْزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمَّادٍ اَبْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلشُّومُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَاَلْمَسْكَنِ وَاَلدَّائِبَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبَعْضُ أَصْحَابِ اَلْزُّهْرِيِّ لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ حَمَّادٍ وَرَأَيْنَا يَقُولُونَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اَلثَّقَفِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَكَذَا مَا وَلَّى لَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ هَذَا اَلْحَدِيثُ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَيْنِيَةَ عَنْ اَلْزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمَّادٍ اَبْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ اَلثَّقَفِيِّ صَلَّى اللَّهُ

مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود البوسریہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حضرت ام سلمہ کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت ابوسریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے اس حدیث کو متعدد راویوں نے شیبان بن عبد الرحمن ثعربی سے روایت کیا ہے شیبان صاحب کتاب اور مصمم الحدیث ہیں ان کی کنیت ابوہشام ہے۔ ہم سے عبد الجبار بن عطاء عطار نے سفیان بن عیینہ سے نقل کیا کہ عبد الملک بن عمیر کہتے ہیں میں حدیث بیان کرتا ہوں اس میں ایک حرف کی کمی نہیں کرتا۔

بدقالی

حضرت سالم اور حمزہ دونوں اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں میں بدقالی ہے عورت، مگر اور جائز۔ یہ حدیث حسن مصمم سے بعض اصحاب زہری اس سند میں حضرت حمزہ کا ذکر نہیں کرتے وہ حضرت سالم کے واسطہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ دونوں کی روایت ہم سے ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ زہری سے بیان کی۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْمَعْرُوفِيُّ مَالِئَانِ عَنْ النَّهْشَبِيِّ عَنْ سَالِمٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ
وَلَوْ يَدُ كَرَفِيهِ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَمَّادٍ
وَبِوَايَةِ سَعِيدٍ أَصَحُّ لِأَنَّ عَمْرًا بْنَ الْمَدِينِيِّ
قَالَ حَسْبِي سَوِيًّا عَنْ سَفِيَّانَ وَلَوْ يَدُ لَنَا الدَّهْرِيُّ
هَذَا الْحَدِيثُ لِأَنَّ سَالِمَ بْنَ أَبِي عَمْرٍو
سَوِيًّا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ
النَّهْشَبِيِّ قَالَ عَنْ سَالِمٍ وَحَمَّادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِمَا وَبِوَايَةِ الثَّوْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
سَعْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ وَأَنْشَبَ حَدَّثَنَا سَوِيًّا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّرُومُ
فِي كُمِي دَفَعِي النُّمَّا آتِ الدَّابَّةَ وَالسُّكُنَ

۳۲۔ وَحَدَّثَنَا سَوِيٌّ حَكِيمُ بْنُ مَعَاوِيَةَ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شُرُومَ
قَدْ يَكُونُ الْيَمَنُ فِي الدَّارِ وَالسَّرَّاءُ وَالْمَدِينُ حَتَّى
يَبْدُوكَ عَلَى بَنِي حَبْرَةَ أَسْمَعِيلَ بْنِ عِيَّاسٍ عَنْ
سَلَمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِلِيِّ عَنْ
مَعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَكِيمٍ عَنْ مَعَاوِيَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَتَنَاخَلُ ثَلَاثُونَ دُونَ الثَّلَاثِ

۳۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ
وَشَارِبِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَالِئَانِ عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ شَيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ فَلَاحَةً فَلَا
يَتَنَاخَلُ ثَلَاثُونَ دُونَ صَاحِبِهِمَا وَقَالَ سَفِيَّانُ

سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعْرُوفِيُّ سَلَمٌ
زَحْرِيٌّ اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی لیکن
سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نے انس بن حمزہ کا ذکر نہیں
کیا سَعِيدُ کی روایت اصح ہے کیونکہ علی بن مدینی
اور سعیدی دونوں نے سفیان سے روایت کی ہم سے
زہری نے بھی یہ حدیث حضرت سالم کے واسطے سے
روایت کی مالک بن انس نے اسے زہری سے
روایت کرتے ہوئے حمزہ اور سالم دونوں کے
واسطے ان کے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً
نقل کیا اس باب میں حضرت سہل بن سعد، عائشہ اور انس
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اگر کسی چیز میں
پرفالی ہو سکتی ہے تو وہ عورت، جانور اور مکان میں ہے۔

حکیم بن معاویہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا پرفالی کوئی چیز نہیں
اور بعض اوقات مکان، عورت اور گھوڑے میں
نیک فالی ہوتی ہے۔ ہم سے یہ حدیث علی بن حجر
نے بواسطہ اسماعیل بن عیاض، سفیان بن سلیم، یحییٰ بن
عابر طائی، معاویہ بن حکیم اور حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہوئے بیان کی

تیسرے کی موجودگی میں دو آدمی سرگوشی نہ کریں

حضرت شقیق بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو
تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں
سفیان نے اپنی روایت میں کہا تیسرے کو

[illegible]

مَا تَمَّا جَاءَ فِي الْجَدِّ

٣٣٠، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ
عَنْ جُعَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ
عَلِيٍّ يُشِيرُ لَهُ وَأَمْرًا ثَلَاثَةَ عَشَرَ قُرُوصًا
هَذِهِمَا نَفِيَّهَا كَأَنَّمَا مَرَّةٌ فَلَمْ يَقُطِرْ نَاسِيًا
فَنَمَّا كَانَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ عَمَلَةٌ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ فَلْيُجِئِي
فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَمَرَ لَنَا بِهَا هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مَرْوَانَ عَنْ مَعَارِيَةَ هَذَا الْحَدِيثِ
بِإِسْنَادٍ لَهُ عَنْ أَبِي جُعَيْفَةَ نَحْوَهُ هَذَا وَحَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي
جُعَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشِيرُ لَهُ وَلَمْ يَرِ يُدَوِّ
عَلَى هَذَا.

٣٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَرْنَى خَالِدٍ نَا أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشِيرُهُ وَهَكَذَا رَأَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَرْنَى خَالِدٍ نَحْنُ هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي جَعْفَرٍ وَهَبِ السُّرَّانِيِّ

میں نے کہا کہ اگر وہ آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے وہ تمہاری
 انگلیں جوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
 یہ بھی مروی ہے کہ ایک کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے
 لوگوں کو اذیت پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو مومن کی تکلیف ناپسند ہے۔
 اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ
 عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

الفائز محمد

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کا رنگ سفید ہے اللہ
آپ پر بڑھایا اُنکی ہے۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے ہم
شکل تھے۔ آپ نے ہمارے لیے حیرہ اونٹیاں دینے کا حکم فرمایا
ہم اسی قبضہ کو سنبھالے ہی تھے کہ وہیں آپ کے دس سال کی خبر ہو گئی
نے ہمیں کوئی اونٹنی بھی نہ دی جب حضرت ابو بکر رضی اللہ
عنہ نے اٹھ کر فرمایا حسن کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا کوئی دھند ہے وہ آئے۔ فرماتے ہیں میں نے اٹھ کر
واقعہ بتایا تو آپ نے ہمارے لیے اونٹیاں دینے کا حکم
فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔ مروان بن معاویہ نے یہ حدیث
اپنی سند سے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی نقل
کی متعدد روایات نے بواسطہ اسماعیل بن خالد و ابو جحیفہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ
کے ہم شکل تھے۔ اس سے زائد مذکور نہیں۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت حسن بن
علی رضی اللہ عنہما آپ کے مشابہ تھے۔ متعدد راویوں نے
اسامیل بن خالد سے اس کے ہم معنی روایت نقل
کی اس باب میں حضرت جابر اور ابو جحیفہ وہاب
سواۓ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور
ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَدَّكَ الرَّبِّي وَأُتِيَ

۴۶۶ - حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ سَعِيدٍ الْخَزَمِيُّ
نَسْتِيقَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ يَوْمَ لَا أَحَدٌ عَلَيْهِ
سَخُونٌ بِنِ آتِي وَفَاجِي.

۴۶۷ - أَخْبَرَنَا الْعَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ
نَسْتِيقَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ جَدْعَانَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ لِي مَا جَمَعَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاءَ وَأُمَّه
يَوْمَ لَا يَسْعُدُ بِنِ آتِي وَفَاجِي كَانَ لَهُ يَوْمَ
أُخْبَرُ بِمَا جَاءَ فِي خَدَّكَ الرَّبِّي وَأُتِيَ وَفَاجِي
الْعَدَمُ الْخَزَمِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنِ الرَّبِّي وَفَاجِي
هَذَا أَحَدُ يَوْمٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَذَا رُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
عَنْ يَحْيَى وَفَاجِي وَفَاجِي وَفَاجِي هَذَا الْخَبَرُ عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي
وَفَاجِي كَانَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَمِعَ أَكْبَرُ يَوْمَ لَا أَحَدٌ.

۴۶۸ - حَدَّثَنَا بِدَلُّ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ
النَّيْسَابُورِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَفَاجِي كَانَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرُّ يَوْمَ لَا أَحَدٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفَاجِي يَوْمَ لَا أَحَدٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي يَأْ بِنِي

۴۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي
النَّوَّاسِ نَا أَبُو عَمْرٍَا نَا أَبُو عَمْرٍَا نَا أَبُو عَمْرٍَا
عَنْ النَّبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَهُ يَا بَنِي وَفَاجِي النَّبِيَّ وَفَاجِي وَفَاجِي

فَذَاكَ ابْنِي وَامِي كُنَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعد بن ابی وقاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی اور کے
لیے اپنے والدین کو جمع نہ فرماتے ہوئے نہیں سنا۔
(یعنی یہ فرمانا میرے دل باپ بچہ پر قربان ہوں)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سوا
کسی کے لیے اپنے والدین کو جمع نہیں فرمایا جنگ احد
کے دن آپ نے ان سے فرمایا تیرا چاہا تم پر میرے دل باپ
فدا ہوں اسے بجا رہا جان! تیرا چاہا اس باب میں حضرت زبیر
اور سہیل رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث
حسن صحیح ہے اور مستند طرق سے حضرت علی کریم اللہ وجہ
سے مروی ہے۔ متعدد راویوں نے اسے بواسطہ یحیی
بن سعید اور سعید بن مسیب حضرت سعد بن ابی وقاص
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا آپ نے فرمایا جنگ احد کے
دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے اپنے والدین
کو جمع فرمایا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لیے
اپنے والدین کو جمع فرمایا یہ حدیث حسن
صحیح ہے اور مذکورہ بالا دونوں حدیثیں مجھے
صحیح ہیں۔

اے بیٹے کہنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے "اے میرے بیٹے؟"
فرمایا اس باب میں حضرت مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ
رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث اس

کے اسی طرح روایت کیا ہے ابوامد ثقفی حافظ میں لوگوں کے نزدیک یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مشہور ہے حضرت عسر رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔

حضرت عمرو بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچے کا نام ”رباع، اتم، یسار اور نیم“ نہ رکھو کیونکہ لوگ بچہ میں گے فلاں ہے تو جواب دیا جائے گا نہیں ہے۔ (یعنی اسی طرح غلام و برکت وغیرہ کی نفی ہوگی) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برے نام والا وہ شخص ہوگا جس کا نام ”ملک الا ملک ہوگا سفیان فرماتے ہیں یعنی شامان شاہ (شہنشاہ) یہ حدیث حسن صحیح ہے اشع کے سننے زیادہ برے کے ہیں

ناموں کا بدلنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عامیہ (گنہگار) نام بدل کر نہ پایا تو جمیلہ ہے یہ حدیث حسن عزیز ہے یحییٰ بن سعید قطان نے بواسطہ عبید اللہ اور نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسند روایت کیا ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ عبید اللہ اور نافع حضرت عسر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، عبد اللہ بن سلام

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَحْمَدَ وَثَّقَهُ حَافِظُ الدُّعَاءِ عَنْ عَبْدِ النَّاسِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيهِ عَمْرٌ.

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ كُثَيْبَةَ عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ الشَّرِيعِ ابْنِ عَمِيَّةٍ الْفَزَارِيُّ عَنْ مَمَّا كَابِتْ جَنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْمُوا غُلَامَكُمْ مَآخِرَ وَلَا أَحْدَحَ وَلَا يَسَاءَ وَلَا نَجِيمَ يَقَالُ أَشْعَرُ هُوَ دَقِيقًا لِهَذَا حَدِيثُكَ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْبَكْفِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الْإِثْمَ تَادِعِينَ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَسْلُمُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَخْتَمُ اسْمُ رَسُولِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ لَمْ يَسْمُكَ إِلَّا مُلًّا قَالَ سُفْيَانُ شَاهَاكَ شَاهُ هَذَا حَدِيثُكَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَخْتَمَ يَحْيَى الْقَبِيحُ.

باجل ما جاور في تغيير الاسماء

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْرَافِيلَ الدُّورِيُّ وَابُو بَكْرِ بُنْدَارٌ وَعَلِيُّ بْنُ وَاجِبٍ كَالْوَاقِعِيُّ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتَ جَمِيلَةٌ هَذَا حَدِيثُكَ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِنَّمَا اسْتَدَّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَسَأَوِي بَعْضُكُمْ هَذَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُوسَى وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَبْدِ اللَّهِ

بْنِ سَلَامٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ وَغَالِثُ الشَّامِ
وَالْحَكِيمُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُسْلِمُ بْنُ سَامَةَ بْنِ
أَخْدَرِ بْنِ وَشَّاحٍ بْنِ هَالِيٍّ عَنْ أَبِيهِ وَحَبِيبَةُ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ .

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصَرِيُّ وَ
نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْمَقْدِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَالِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْقَبِيلَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ وَابْنُ
عُمَرَ بْنُ عَيَّانٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ هَكَامَةُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَوْ
يَدُلُّ كَرَاهِيَةً عَنْ عَالِشَةَ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَزَنَدِيُّ
ثَامِسِيَّانُ عَنِ الرَّهْطِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ
بْنِ مُطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي أَسْمَاءُ أَتَا مُحَمَّدٌ
وَأَنَا أَحَدُهُمَا نَا السَّاحِيَّ الشَّدِيَّ يَتَخَذُ اللَّهُ رُبَّ
الْكُفْرِ وَكَانَ الْحَايِمَةُ الشَّدِيَّ يَحْتَمِلُ النَّاسُ عَلَى
قَدَمَيْهِمَا نَا الْقَابِلُ الشَّدِيَّ يَبْسُ بَعْدِي يَتُوبُ
هَذَا أَحَدُهُمَا حَسَنٌ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجَمِيعِ بَيْنَ
أَسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهِ
۴۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ
جَبَلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ يَجْمَعُ أَحَدٌ
بَيْنَ اسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ وَيُسْتَحْيِ مُحْتَدًا أَبَا الْقَاسِمِ

عبد اللہ بن مطیع ، عائشہ ، حکم بن سعید ، مسلم نامی
بن اخدری ، شریح بن ہانی بواسطہ والد غنیمہ بن
عبد الرحمن اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات منقول ہیں ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے نام بدل
دیا کرتے تھے ۔ ابو بکر بن نافع فرماتے
ہیں کہ عمر بن علی کبھی اس روایت کو بواسطہ
ہشام بن عسودہ ان کے والد سے مرسل
روایت کرتے ہیں اس میں حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا
ذکر نہیں ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء طیبہ

حضرت محمد بن جبر بن مطعم رضی اللہ عنہما اپنے
والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں
اور میں حامی ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ
کفر کو مٹاتا ہے میں حاضر ہوں لوگ میرے قدموں
پر اٹھائے جائیں گے ۔ اور میں عاقب ہوں میرے
بعد کوئی نبی نہیں یہ حدیث حسن
صحیح ہے ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اور

کنیت جمع کر کے نام رکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ
کوئی شخص آپ کے اسم مبارک اور کنیت کو جمع کر کے نام نہ
رکھے یعنی محمد ابوالقاسم اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ

وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.
 ۴۹. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ
 بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي التَّيْبِ
 عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْسَرَ لِي فَلَا تَكُونُوا فِي هَذَا أَحَدِيكُمْ
 حَسَنٌ غَيْرِيٍّ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْوَعْدِ أَنْ
 يَجْعَلَ الرَّجُلُ بَيْنَ أَسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهِ وَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ بَعْضُهُمْ وَ
 رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ
 صَبَّاحِي الشَّوْقِيَّ يَقُولُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ كَالْتَقَتِ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ أَجْعَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوا يَكْنِيكُمْ.

۵۰. حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْخَضَلِ
 نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي عَيْنٍ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا وَفِي الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ
 عَلَى كَرَاهِيَّتِهِ أَنْ يُكْنَى أَبُو الْقَاسِمِ.

۵۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ
 سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا جَهْلُ بْنُ خَلِيفَةَ بْنِ مُنْذَرٍ
 هُوَ الشَّيْخُ نَا عَنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ حَنِيفَةَ عَنِ عَلِيٍّ
 ابْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ
 دُلْتُ بِحَدَّثِكَ أَسْتَبِيحُ مُحَمَّدًا أَوْ كُنْيَتَهُ يَكْنِيكَ
 قَالَ كَعْرُ قَالَ كَمَا نَتَّ رُحْمَةً لِي هَذَا أَحَدِيكُمْ
 حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةٌ

۵۲. حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا يَحْيَى بْنُ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي غَنِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
 عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً هَذَا
 حَدِيثٌ حَسَنٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ إِشْرَافُهُ أَبُو

سے بھی روایت منقول ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے نام پر کسی کا نام رکھو
 تو میری کنیت نہ رکھو یہ حدیث حسن غریب ہے علماء
 کی ایک جماعت کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کا اسم گرامی اور کنیت کسی کے لیے جمع کرنا مکروہ ہے
 لیکن بعض نے ایسا کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ایک آدمی بازار میں آیا ابوالقاسم پکارتے ہوئے
 تو آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے اس
 نے عرض کیا حضور! میں نے آپ کا ارادہ
 نہیں کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 میری کنیت پر کسی کی کنیت نہ رکھو۔

حسن بن علی خلال نے بواسطہ یزید بن ہارون اور
 حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً بیان
 کی۔ حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ ابوالقاسم
 کنیت رکھنا مکروہ ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ کے میرے
 ہاں روکا پیدا ہو تو اس کا نام اور کنیت آپ کے نام
 و کنیت پر رکھ لوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ
 فرماتے ہیں میرے لیے اسی کی اجازت
 ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بعض اشعار حکمت میں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض
 اشعار حکمت میں۔ یہ حدیث اس طریق سے
 غریب ہے ابوسعید اشج نے اسے ابن ابی غنیہ
 سے مرفوعاً روایت کیا اور ان کے غیر نے موقوفاً

روایت کیا یہ حدیث متعدد طرق سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے اس باب میں حضرت ابی بن کعب، ابن عباس، عائشہ بربہ اور کثیر بن عبد اللہ بواسطہ والدہ ان کے دادا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار حکمت ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

شر کوئی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے غنبر بچھواتے جس پر وہ کھڑے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے غنبر کرتے یا ملافت کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا ہے جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے غنبر کرتے رہیں یا (فرمایا) ملافت کرتے رہیں۔

ابوہل بن موسیٰ اور علی بن حجر (دونوں) نے بواسطہ ابن ابی زناد، ان کے والد اور عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور برار بن عازب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث یعنی ابن ابی زناد کی روایت حسن غریب صحیح ہے۔

ابن کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحتیں سننے سے ملافت فرماں محبوب۔ لغویہ کلام سننے اور سنانے سے آخر کار با عدم پسند، محبت رسول کی علامت نہیں (مترجم)

جلد دوم

سَبَّحُوا لِلَّهِ شَجَرَ عَيْنِ ابْنِ أَبِي عَيْبَةَ وَرَأَى عَيْنًا عَنْ ابْنِ أَبِي عَيْبَةَ هَذَا الْحَدِيثُ مَوْحُوفٌ أَوْ قَدْ رَأَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَبَرْبَدَةَ وَكَثِيرٍ مِنْ عِبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبٍ.

۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوْنَةَ عَنْ سَيَّاسِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مِنْكُمْ الرَّفِيعُ جَعَلْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّادِ الشَّعْرِ

۵۴۔ حَدَّثَنَا اسْبَغِيلُ بْنُ مَرْثُومٍ الْفَزَارِيُّ وَغَيْرُهُ ابْنُ حُجْرٍ الْقُدْنِيُّ وَاحِدٌ قَالَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقِفُمْ لِحَسَنٍ وَمِنْهُمَا فِي السَّجْدِ يَقْرَأُ عَلَيْهِ قَائِلًا يَا نَبِيَّاهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْكَاءُ لَمْ يَنَافِعْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مِنْكُمْ الرَّفِيعُ جَعَلْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۵۔ حَدَّثَنَا اسْبَغِيلُ بْنُ مَرْثُومٍ وَغَيْرُهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ وَرَأَى عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْبَدَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَكَثِيرٍ مِنْ غَيْرِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل عرب کے کلام سے حضرت لبید کا یہ شعر نہایت عمدہ ہے۔ آگاہ رہو۔ اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت صفیان ثوری و غیرہ نے اسے عبد الملک بن میر روایت کیا ہے۔

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سو بار سے زیادہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا صحابہ کرام شعر پڑھتے اور دور جاہلیت کی باتوں کا تذکرہ کرتے لیکن آپ خاموش رہتے اور بعض اوقات ان کے ساتھ تبسم فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے زبیر نے بھی اسے سہاک سے روایت کیا ہے۔

برے اشعار

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس سے اچھا کر وہ اسے شعروں کے بھرے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کے پیٹ کا ایسی پیپ سے بھر جانا جو اس کے پیٹ کو کھا رہی ہے اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعروں کے بھرے

۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حُجْرٍ نَاشِرُ يَدِكَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْعَرُ صَاحِبَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةً لِبَيْدٍ إِلَّا كُلُّ شَيْءٍ بِمَا خَلَا اللَّهُ بِأَجْلٍ. هَذَا أَحَدُ نَحْوِ سِتِّ صَحِيحَةٍ وَ قَدْ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَعَمِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ.

۵۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حُجْرٍ نَاشِرُ يَدِكَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاجَوْنَ النِّسَاءَ وَكَذَا كُرْدُنَ الشَّيْءِ وَمِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِنٌ قَرِيبًا يَتَبَشَّرُ مَعَهُمْ هَذَا أَحَدُ نَحْوِ سِتِّ صَحِيحَةٍ وَ قَدْ رَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ يَسَافِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ.

بَابُكَ مَا جَاءَكَ لَنْ يَمْتَلِي جَوْفُ أَحَدِكُمْ فَيَحْأَيِرُهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِي شِعْرًا ۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاشِرُ يَدَيْهِ عَنْ جَبْرِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَبْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَثَّابٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَمْتَلِي جَوْفُ أَحَدِكُمْ فَيَحْأَيِرُهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِي شِعْرًا هَذَا أَحَدُ نَحْوِ سِتِّ صَحِيحَةٍ.

۶۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَفَّانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَعْدٍ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَاشِرُ يَدَيْهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَمْتَلِي جَوْفُ أَحَدِكُمْ فَيَحْأَيِرُهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِي شِعْرًا وَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ سَعْدٍ وَ أَبِي سَعْدٍ وَ ابْنِ عُمَرَ وَ أَبِي الدَّرَدَاءِ هَذَا

حَدَّثَنَا حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ

۴۲۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ عَنْ نَاصِرِ بْنِ عَيْنٍ الْعَمَدِيِّ تَابَ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْجَبْرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَاصِمٍ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْكَلِيمَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَحَلَّلُ بِلسَانِهِ كَمَا تَتَحَلَّلُ الْبَقَرَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ فِي الْبَابِ عَنْ سَدِّ

بَابُ ۳۳

۴۲۳. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ يَحْيَى عَنْ كَثِيرِ بْنِ شَطِيطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دَا الْأَيْمَةِ دَا وَكَيْفُوا الْأَسْقِيَّةَ وَاجْتَبُوا الْأَبْرَامَ وَأَطْلُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفَرَسِيَّةَ رَجُلًا حَزَبَ الْقُرَيْشَةَ فَاحْدَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي رَوَيْ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۳۴

۴۲۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ الْعَدْنِيِّ عَنْ سَمِيعِ بْنِ أَبِي حَالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَأَلْتُمْ فِي الْخُصْبِ فَأَعْطُوا الْيَمْلَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَأَلْتُمْ فِي الشَّتَةِ فَبَادُوا بِهَا نَقِيهَا إِذَا سَأَلْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الْخَطَرِيَّ حَالَهَا

فصاح

فصاحت و بیان

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بیع انسان کو پسند نہیں فرماتا جو گلے کی طرح اپنی زبان کو گھاگھا کر لپیٹا ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن عریب ہے اور اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

آداب خانہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت پر تنوں کو ڈھانکا کرو مشکیزوں کے منہ بند کر دیا کرو، دروازے بند رکھا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ بھوئے ناسق (بچے) لے کنی مرتبہ جی کو گھسیٹ کر گھر والوں کو جلا دیا۔ یہ حدیث حسن سم ہے اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

آداب سفر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر فراغانی کے سال سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا زمینی حصہ دو اور قسط سالی کے موقع پر سفر کرو تو مہلکی کرو تاکہ اس کی قوت ختم نہ ہو جائے اور مہلکات کے وقت کہیں اتر دو راستوں سے ہٹ کر اتر دو گمان راستوں پر تاکہ

ف: پر سے اشارہ کرنا اور شعر گوئی کو مقصد حیات ہی بنا لینا کہ عبادت کے اوقات کی بھی پروا نہ رہے، قابل ہدایت ہے ورنہ

اچھے اشارہ کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہیں ۳۰ (مترجم)

طَرَقَ الدَّوَابَّ وَمَا دَى الْهَوَا اَمْرًا بِاللَّيْلِ هَذَا
حَدَّثَنَا حَسَنٌ صَحِيحٌ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِي
وَجَائِدٍ

بَابُ ۳۱

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا
عَبْدَ اللَّهِ بْنُ زُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عَمْرٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَأَمَّ
الرَّجُلُ عَلَى سَطْحِهِ لَيْسَ بِمُحْجُوٍّ عَلَيْهِ هَذَا
حَدَّثَنَا عَنْ يَحْيَى الْأَعْمَشِ عَنْ مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدِ بْنِ
الْمُثَنِّ عَنْ جَابِرٍ إِلَّا مِنْ هَذَا التَّوَجُّو وَ
عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ عَمْرٍ الْأَيْلِيُّ يَضَعُ

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا
سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَخَوَّلُنَا بِالْبُرْعَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّامَةِ
عَلَيْنَا هَذَا حَدَّثَنَا حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ نَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ
الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَعْمُودٍ نَحْنُ

بَابُ ۳۲

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الرَّقَّاعِيُّ نَا ابْنُ كُثَيْلٍ
عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ صَالِحٍ قَالَ سُلِّمَتْ عَائِشَةُ
وَأُمُّ مَيْمَنَةَ أَيْ الْعَمَلُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَمَأَ وَيَعْرِ عَلَيْهِ وَ
إِنْ قُلْتُ هَذَا حَدَّثَنَا حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا
مِنْ هَذَا التَّوَجُّو وَحَدَّثَنَا رِزْقُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ
عُمَرَوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كَأَلَتْ كَانَ
أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جائزوں اور محشرات الارض کا گزر جوتا ہے۔ یہ حدیث
حسن میں ہے اس باب میں حضرت انس اور جابر رضی
عنا سے بھی روایات منقول ہیں۔

غیر محفوظ چھت پر مونا منع ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چھت پر سونے سے
منع فرمایا جہاں اگر نہ سے کوئی رکاوٹ نہ ہو۔
یہ حدیث غریب ہے ہم سے بواسطہ محمد بن
مسدد حضرت جابر کی روایت سے صرف
اسی طریق سے پہنچتے ہیں۔
عبد الجبار بن عمر اپنی ضعیف

ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نیسے وعظ
کے دن مقرر فرمادیتے تھے تاکہ ہم پر گراں نہ
ہو۔ یہ حدیث حسن میں ہے۔ محمد بن بشر نے
بواسطہ یحییٰ بن سعید سلیمان، العشاء اور
ثقیف بن سلمہ، حضرت عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث
روایت کی۔

اعمال پر استقامت

حضرت ابو سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
حضرت عائشہ وام سلمہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا
گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا عمل زیادہ
پسند تھا؟ انہوں نے فرمایا جسے ہمیشہ کیا
جائے چاہے تنویرا ہی کیوں نہ ہو۔ یہ
حدیث اس طریق سے حسن میں غریب ہے
بواسطہ حشام بن عروہ اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
مروی ہے آپ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین عمل

وَسَيَكُونُ مَا دِيَمُ عَلَيْهِ .

۴۸۸ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْعَمَدَانِيُّ
كَاعْبِدَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَذَهُ
مَعْنَاهُ هَذَا أَحَدُ ثَمَنٍ صَبِيحَتِهِ .

وہ تھا جسے ہمیشہ کیا جائے ۔

عبدہ نے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
اس کے ہم سنی مرفوع حدیث نقل کی یہ حدیث
صحیح ہے ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الْأَمْثَالِ

ابواب امثال

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُ تَعَالَى كِي بُدُولِ كِي يَے مثال

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعِبَادِهِ

۴۸۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ نَا بَقِيَّةَ بْنِ
الْوَلِيدِ عَنْ بَحْزِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مَخْلُوفِ بْنِ
مَعْنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ تَكْفِيمٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ
سَعْدَانَ الْأَكَلَانِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ اللَّهُ حَتَّى يَكُنَّ أَمْطًا
مُسْتَقِيمًا عَلَى كُنْهِي الْحَقِّ أَوْ ذَوَانِ لَيْلٍ أَوْ بَرَاءٍ
مُفْتَحَةٍ عَلَى الْأَبْوَابِ سُبُورًا وَدَاخِرَ مَيْدَعَةٍ
عَلَى رَأْسِ الْغُفَا طِ وَدَاخِرَ يَدِ غُرَافَتِهِمَا
وَاللَّهُ يَدُ عُرْوَةٍ إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَفِيهِ يَدِي مَنْ
يَشَاءُ إِلَى حَيْثُ أَمَّ مُسْتَقِيمٍ وَالْأَبْوَابُ الَّتِي
عَلَى كُنْهِي الْحَقِّ أَوْ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا يَقُمْ أَحَدٌ
إِلَّا حُدُودَ اللَّهِ حَتَّى يَكُنْ فِي التَّكْوِينِ وَالْقَدَرِ
يَدُ عُرْوَةٍ وَفِيهِ دَاخِلٌ سَائِرُهُ هَذَا أَحَدُ ثَمَنٍ
حَسَنٌ غَيْرُ يَدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
يَقُولُ سَمِعْتُ زَكْرِيَّا بْنَ عَبْدِ قَيْسٍ يَقُولُ كُنَّا لِيَوْمِ
إِسْحَاقَ النَّفَرَاتِ أَرَى عِيْدًا عَنْ بَقِيَّةَ مَا خَذَ كَثَرُ

حضرت نفاس بن سمان کلابی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ
اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی ۔ (اور وہ یہ کہ)
ایک سیدہ راستہ ہے اس کے دونوں طرف ایک
ایک دیوار ہے ، ان دیواروں میں کئی دروازے ہیں
جو کھلے ہیں اور ان پر پردے پڑے ہوتے ہیں
راستے کے سرے پر ایک بلائے والا بلا رہا ہے ۔
اور ایک بلائے والا اس سے اوپر ہے ۔ اللہ تعالیٰ
سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے
چاہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے ۔ راستہ کی
دونوں طرف جو دروازے ہیں وہ اللہ کی ہدایت
ہیں ۔ اور کوئی بھی ان حدود میں پردہ اٹھائے بغیر
داخل نہیں ہو سکتا اور اوپر بلائے والا اپنے رب
کا داعی ہے ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ۔
امام ترمذی فرماتے ہیں میں عبد اللہ بن عبد الرحمن
سے زکریا بن عدی کا قول سنا کہ ابواسحق خزاعی نے

فرمایا بقیہ جب ثقہ راویوں سے بیان کریں تو قبول کر لو۔
لیکن اسماعیل کی روایت قبول نہ کرو چاہے ثقہ سے
نقل کرے یا غیر ثقہ سے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے
اور فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت جبریل میرے
سر کے پاس (اور میکائیل میرے پاؤں کے پاس) (کھڑے)
ہیں ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں ان کی کوئی مثال بیان
کر دو تو اس نے کہا یا رسول اللہ! آپ سنیں اللہ
کرے، آپ کے کان سنیں اور سمجھیں (اللہ کرے) آپ کا
قلب اقدس سمجھے آپ کی اور آپ کی امت کی مثال اس
بادشاہ کی طرح ہے جس نے ایک عربی بنائی پھر اس
میں ایک مکان بنا کر اس میں دسترخوان چنا پھر ایک خادم
لوگوں کو کھانے پر بلانے کے لیے بھیجا بعض نے قاصد
کی بات مان لی جبکہ بعض نے دعوت قبول نہ کی
پس اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے۔ عربی سے مراد اسلام
ہے۔ گھر جنت ہے اور یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ
کے پیغام بر ہیں۔ جس نے آپ کی بات مان لی جنت
میں داخل ہوا اور جو جنت میں داخل ہوا وہ وہاں کہے
نصرتوں سے کھائے گا۔ یہ حدیث مرسل ہے سعید
بن ابی بلال نے جابر بن عبد اللہ کو نہیں پایا اس باب میں حضرت
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے دوسرے طریق
سے بھی یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اس کی سند زیادہ صحیح ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھ کر ان کا ہاتھ پکڑا
اور مسجد سے نکل کر بظہار مکہ تک تشریف لے گئے اور
انہیں ہمیشہ ان کے ارد گرد ایک کھیر کھینچی اور فرمایا اس
کھیر سے باہر نہ نکلن کیونکہ تمہارے پاس کچھ لوگ آئیں گے
تم ان سے بات نہ کرنا وہ مجھ سے گفتگو نہیں کریں گے۔

عَنِ الْبُقَايَا وَلَا تَأْخُذُوا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
عَلِيٍّ مَا حَدَّثَكُمْ عَنْ الْبُقَايَا وَلَا عَنْ
الْبُقَايَا.

۴۰۔۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ
يَرْبُوعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يُخْرِجُ عَلَيْنَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مَا أَتَيْتُ
رَبِّي الْمَنَامُ كَانَ جِبْرِيلُ يُعَذِّرُ رَأْسِي وَمِيكَائِيلُ
يُعَذِّرُ رِجْلِي يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِمَا صَاحِبِهِ إِحْسَنُ
لَكَ مَثَلًا فَقَالَ اسْمُكَ سَبَّحْتَ أَذُنَكَ وَاسْتَجَلَّ
عَقْلُكَ فَذَلِكَ إِشْمَاؤُكَ وَمَثَلُ أُمَّتِكَ كَمَثَلِ
مَوْلَاكِ إِنِّي أَخَذْتُ دَأْمًا كَحَمْرِ بَيْتِي فِيهَا ثَمَرٌ جَمَلٌ
فِيهَا مَا يَدْعُو خَيْرَ بَعَثَ رَسُولًا يُدْعُو النَّاسَ
إِلَى طَاعِمِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَجَابَ الرَّسُولَ وَ
مِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهُ فَإِنَّهُ هُوَ السَّيِّئُ وَالْأَمْرُ
الْإِسْلَامُ وَالْبَيْتُ الْبَيْتُ الْبَيْتُ وَأَنْتَ يَا مُحَمَّدُ
رَسُولٌ فَمَنْ أَحْبَبَكَ دَخَلَ الْإِسْلَامَ وَمَنْ
دَخَلَ الْإِسْلَامَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ
أَكَلَ مَا فِيهَا هَذَا حَدِيثُكَ مُرْسَلٌ سَعِيدُ
بْنِ أَبِي هِلَالٍ لَمْ يُذِكرْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الرَّجُلِ
بِإِسْنَادٍ أَصَحَّ مِنْ هَذَا.

۴۱۔۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ
بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي تَيْمِيَّةَ
الْمُخَبَّرِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءَ
فَكَرَّ الْخُصْفَ فَإِذَا خَذَ يَدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
حَتَّى إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ إِلَى بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَإِذَا جَلَسَ

لَمْ يَخْطَ عَلَيْهِ خَطَا حُمْرُ كَالِ لَمْ يَكُنْ حَقٌّ لَمْ يَخْطَ
 كَوَاكِبُهُ سَيِّئَتِي إِلَيْنِ بِجَانٍ فَلَا تُكَلِّمُهُمْ
 قَوَائِمُهُمْ لَنْ يَكْتُمُوا لَكُمْ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَمَّا أَدَقَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ
 فِي عَيْتِي إِذْ أَتَانِي رَجُلٌ كَانَتْهُمُ الذُّرُفُ أَشْعَارُهُمْ
 وَأَجْسَا مَعَهُ لَا أَمَّا عَوْرَتُهُ وَلَا أَمَّا قَسْمُهُ
 أَوْ يَكْتُمُونَ إِلَيَّ وَلَا يَجِبُ رَدُّنَ الْخَطَا مَعَهُ
 يَصُدُّ رَدُّنَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ حَقٌّ إِذَا كَانَ مِنَ أَطْرَافِ اللَّيْلِ لَكِنْ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ جَاءَنِي وَأَنَا
 جَالِسٌ فَقَالَ قَدْ أَمَّا إِلَيَّ مُنْذُ اللَّيْلِ نَشَأَ
 وَخَلَّ عَنِّي فِي خَطِيئَةٍ فَتَوَسَّدَ فَجَدِي فِي فَهَدَةٍ
 وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا مَا قَدْ فَهَدَ قَبَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فَجَدِي إِذَا
 أَنَا بِرَجَالٍ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِمَضَى اللَّهُ أَعْلَمُ
 مَا يَمُومُ مِنَ الْجَبَالِ فَاتَّهَدُوا إِلَيَّ فَجَعَلَسَ
 حَالِفَةً مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَالَ لَيْلَتُهُ مِنْهُمْ عِنْدَ رَجُلِيهِ
 ثُمَّ كَانُوا يَتَهَمُّ مَا رَأَيْتُ مَا سَبَدًا أَقْطَأُ أَذِي
 بِثَلِّ مَا أَذِي هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِنَّ عَيْنِيهِ نَتَا مَا بَدَّ قَلْبُهُ يَقْظَانُ
 لَمْ يَزَلْ إِلَهُ مَثَلًا مَعْلُومًا مَبْنِي قَهْرًا ثُمَّ
 جَعَلَ مَا يَدَّ فَهَدَ عَا مَتَّاسَ إِلَيَّ طَعَاوِيهِ
 وَشَرَّ أَيْدٍ فَمَنْ أَجَابَهُ أَكَلٌ مِنْ طَعَامِهِ وَ
 شَرِبَ مِنْ شَرَابِهِ وَنَزَلَ إِلَيْهِ عَاقِبَتُهُ أَوْ
 قَالَ عَذَابُهُ مَعَهُ أَرْتَفَعُوا وَأَسْتَقْبَلُوا رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ
 فَكَانَ سَمِعَتْ مَا كَانَ هُوَ لَا يَدَّ وَهَلْ تَدَارَى

پہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں پایا انفراف سے گئے حضرت جہاں
 بن مسعود فرماتے ہیں میں اپنے دائرے کے درمیان بیٹھا ہوا
 تھا کہ کچھ لوگ آئے تو بایک رو جاٹ میں ان کے بالہ اور بدن
 میں ایسے ہی تھے نہ وہ برسہ معلوم ہوتے اور نہ کپڑے پہنے
 ہوئے میرے قریب آئے لیکن بکیرے متواز نہ ہوتے پھر
 وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے رات آخر ہو گئی
 تو وہ لوگ نہ آئے بلکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
 میں بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا میں رات سے نہیں سویا ہوں پھر
 آپ اس دائرے میں میرے پاس تشریف لائے اور میرے زانو
 پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما گئے۔ اور آپ سوتے میں بہت
 غراٹے یا کرتے تھے۔ اسی دوران کہ آپ آرام فرما رہے
 تھے اور میں بیٹھا ہوا تھا کچھ لوگ آئے انہوں نے سفید کپڑے
 پہنے ہوئے تھے اور اللہ بستر حاشا ہے کہ کسی کس قدر خوب
 صورت تھے وہ میری طرف بڑھے ان میں سے ایک گودہ رسول
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے پاس بیٹھ گیا اور ایک
 قدموں میں بیٹھا۔ پھر آپس میں کہنے لگے ہم نے قطعاً کوئی
 ایسا آدمی نہیں دیکھا جس کو اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل یا
 گیا جو گمان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔ ان کی
 مثال بیان کرو ان کی مثال ایک سردار مجلسی ہے جس نے
 محل بنایا پھر دسترخوان چنا اور لوگوں کو کھانے اور پینے کی طرف
 بلایا جس نے دعوت قبول کی اس نے اس کے کھانے
 سے کھایا اور پانی سے پیا اور میں نے دعوت کو قبول نہ کیا
 اسے اس نے عذاب دیا یہ کہہ کر وہ لوگ چلے گئے اور نبی
 پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے آپ نے فرمایا تم نے ان
 کی گفتگو سنی اور تم جانتے ہو کہ وہ کون تھے۔ میں نے
 عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں رسول اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ فرشتے ہیں۔ کیا جانتے ہو
 انہوں نے کیا مثال دی میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول
 زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا انہوں نے یہ مثال دی کہ

رہن نے جنت بنا کر بندوں کو اس کی طرف بلایا جس
کے دعوت قبول کی جنت میں داخل ہو گا اور جس نے
قبول نہ کی اسے عذاب دے گا۔ یہ حدیث اس طریق
سے حسن غریب میم ہے۔ ابو نعیمہ کا نام طریق بن
مجاہد سے ابو عثمان ندکی کا نام عبد الرحمن بن لہ
سے سلیمان شیبی، ابن طرخان ہیں۔ یہ
تیم کے پاس اترا کرتے تھے اس لیے
ان کی طرف منسوب ہو گئے مصلی فرماتے
بن یحییٰ بن سعید نے سرایا میں نے
شیخان میں سے زیادہ اللہ تعالیٰ
سے ڈرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی مثال

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور سابقہ انبیاء
علیہم السلام کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے ایک
گھر بنایا اسے ہر طرح سے مکمل کر کے نہایت خوبصورت بنایا
اور صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی بچھوڑی۔ لوگ اس میں داخل
ہوتے ہیں اور اسے پسند کرتے ہیں، اور کہتے ہیں
کاش اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی اس باب میں حضرت
ابو ہریرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے بھی
روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن
غریب میم ہے۔

نماز، روزہ اور صدقہ کی مثال

حضرت مدرث اشجری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا

مَنْ هَمَّ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هُمْ
الْمَلَأُوا ثَمَنًا فَتَدْرِي مَا الْمَثَلُ الَّذِي صَبَّحُوا
قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ انْثَلُ الَّذِي
صَبَّحُوا الرَّحْمَنُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَكَعَالِيهَا عِبَادَةً
فَمَنْ أَجَابَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقِبَهُ
أَوْ عَذَابُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ
مِنْ هَذَا النُّجُورِ وَالْبُزْجِ مِثْلُهُ اسْمُهُ كُنِيَ
بْنُ مَجَالِدٍ وَالْبُزْجِ مِثْلُهُ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ مِثْلٍ وَكُنِيَ ابْنُ الْكَلْبِيِّ وَهُوَ ابْنُ طَرْحَانَ
قَالَ لَمَّا كَانَ يُنْزَلُ بَيْنَ يَمِينٍ وَشَيْبٍ انْتَهَى
كَانَ عَلَيْهِ كَالْيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مَا آيَةُ أَخُو
لَهُ مِنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبِيِّ.

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ النَّبِيِّ وَالْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَبَسْمُ
۱۲، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
سَيَّانٍ نَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانٍ نَا سَعِيدُ بْنُ مَيْسَنَاءَ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ
الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَكَوَّنَهَا وَ
أَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ فَبَحَلَ النَّاسُ
يَدُوكُنَّهَا وَيَتَخَفَّيُونَ مِنْهَا وَيَكُونُ لَوْنُ
مَوْضِعِ اللَّبَنَةِ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
غَرِيبٌ مِنْ هَذَا النُّجُورِ.

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ

۱۳، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مَرْوَسُ
بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا ابْنَانُ بْنُ يَزِيدَ نَا يَحْيَى بْنُ
أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّ أَبَا سَلَامٍ

حَدَّثَنَا أَنَّهُ السَّامِيُّ أَنَّ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
اللَّهَ أَمَرَ بِخَيْرِي بَنَ دُكْرِيَا بِخَيْرِي كُلِّمَا بَ أَنْ
يَعْمَلَ بِهَا وَيَأْمُرَ بِهَا إِنْ أَمَرَ أَيْمِلْ أَنْ يَحْمِلُوا
بِهَا وَأَنْتَ كَادَ أَنْ يُبْطِلَ بِهَا فَكَالَ عِيسَى إِنَّ
اللَّهَ أَمَرَ بِخَيْرِي كُلِّمَا بَ لِيَعْمَلَ بِهَا وَكَأْمُرَ
بِحَدِّ إِنْ أَيْمِلْ أَنْ يَحْمِلُوا بِهَا فَإِنَّمَا أَنْ تَأْمُرَهُمْ
وَأَمَّا أَنْ تَأْمُرَهُمْ فَكَالَ يَحْيَى أَخْتَنِي أَنَّ
سَبَقْتَنِي بِهَا إِنَّ يَحْيَى فِي أَوْ أَعَذَّبَ قَوْمَهُ
النَّاسُ فِي بَيْتِ الْمُتَّقِينَ قَوْمًا مَثَلًا وَقَدْ دَا
عَى الشَّرَّ فَكَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ فِي يَحْيَى
كُلِّمَا بَ أَنْ أَعْمَلَ بِهِمْ وَأَمَرَ كُمْ أَنْ تَعْمَلُوا
بِهِمْ أَوْ لَعَنَ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا
بِهِ شَيْئًا وَإِنْ مَثَلُ مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ كَسَلِ
رَجُلٌ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ خَالِيهِ مَالِهِ
يَذْهَبُ أَوْ دَرِي فَكَالَ هَذِهِ دَارِي وَهَذَا
عَمَلِي فَاعْمَلْ وَأَذْهَبْ إِنْ كُنَّا يَحْمِلُ دَلِيلُ دَفِ
إِلَى غَيْرِ سَيِّدِهِ فَإِنَّكَ يَرْضَى أَنْ تَيْكُونَ
عَبْدُكَ كَذَلِكَ وَأَنَّ اللَّهَ أَمَرَ كُمْ بِالصَّدَقَاتِ
فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْعَنُوا فَإِنَّ اللَّهَ يَنْصِبُ
وَجْهَهُ لِيُجِيبَ عَبْدَهُ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ
يَلْعَنُوا وَأَمَرَ كُمْ بِالصِّيَامِ فَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ
كَثَلِ رَجُلٍ فِي عَصَابَةِ مَعَةٍ مَعَةٍ فَرِيْقًا مِنْكَ
فَكُلُّكُمْ يَعْجَبُ أَوْ يَعْجَبُ رِيْحَهَا وَإِنْ رِيْحُ الصَّلَامِ
أَطْلَبَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيْحِ الْمَسْلُوكِ وَأَمَرَ كُمْ
بِالصَّدَقَاتِ فَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ كَثَلِ رَجُلٍ
أَسْرَا الْعَدُوَّ فَأَوْشَقُوا أَيْدِيَهُ إِلَى عُنُقِهِ وَ
قَدْ مَوَّاهُ لِيَصْرِفَ عَنْ عُنُقِهِ فَكَالَ أَنَا أَحَدُكُمْ
مِنْكُمْ بِالْقَتْلِ وَالْكَفْرِ بِفَعْدِي نَفْسِي مِنْهُمْ وَ

کہ خود بھی ان پر عمل کریں اور نبی اسرائیل کو بھی ان پر عمل پیرا ہونے
کا حکم دیں، قریب تھا کہ وہ ان کے بیان کرنے میں تاخیر کرتے
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو
پانچ باتوں کا حکم دیا کہ خود بھی اس پر عمل پیرا ہوں اور نبی اسرائیل
کو بھی ان کے اپنانے کا حکم دیں، لہذا یہ قرآن آپ خود حکم دیں یا
میں کہتا ہوں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ
آپ کے سبقت سے جانے سے مجھے زمین میں دھنسیا جائے
یا عذاب دیا جائے۔ پس انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع
کیا اس کے بھر جانے پر باقی لوگ بلائی جیسے پر بیٹھے تو آپ
نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے پانچ باتوں کا حکم دیا کہ خود بھی
ان پر عمل کروں اور تمہیں بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں ان میں
سے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ
کسی کو شریک نہ ٹھارو، مشرک کی مثال ایسے ہے جیسے ایک
آدمی نے اپنے خالص مال سونے یا چاندی سے ایک غلام
خریدا اور اسے بتایا یہ خیر انگہ ہے اور یہ میرا کام ہے تو کام
کر اور کسائی مجھے دے پس وہ کام کرتا ہے اور کسائی مالک
کے سوا کسی دوسرے کو دے دیتا ہے تو کیا تم میں سے
کوئی ایسے غلام کو پسند کرتا ہے (۲۱) اللہ تعالیٰ نے تمہیں
نماز کا حکم دیا پس جب نماز پڑھو تو ادھر ادھر نہ دیکھو کیونکہ
اللہ تعالیٰ بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے جب تک وہ نماز
پڑھتے ہوئے ادھر ادھر نہ دیکھتا ہو (۲۲) اللہ تعالیٰ نے
تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے
جو ایک جماعت میں میٹھا جھانس کے پاس مشک کی بوتلی ہو
اور تمام لوگ اس کی ہلک سے خوش ہو رہے ہوں بے شک
روزہ دار کے منہ کی بواہر اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو
سے زیادہ اچھی ہے (۲۳) میں تمہیں صدقہ کا حکم دیتا ہوں
اس کی مثال یوں ہے کہ کسی آدمی کو دشمن نے قید کر کے
اس کے ہاتھ گردن سے باندھ دیئے ہوں اور اسے قتل
کرنے کے لیے سانسے لائے ہوں اللہ وہ کہے میں اپنی جان

أَمَرَكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللَّهَ فَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ
رَجُلٍ تَوَجَّهَ الْغَدُ فِي أَكْبَرِهِ مِنْ إِيَّاهُ إِذَا أَلَى
عَلَى حَصِينٍ حَصِينٍ فَاحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْكُمْ كَذَلِكَ
الْعَبْدُ لَا يَحْرُزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ
اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
أَمْرُكُمْ بِتَحْمِيلِ اللَّهِ أَمْرٌ فِيهِ مِنَ الشَّمِّ وَالطَّامَةِ
وَالْوَجْهِ وَالْهَجْرَةِ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ
فَهُوَ شَرٌّ فَكَيْفَ تَعْلَمُ بِأَقْبَى السُّلَامِ مِنْ تَنْقِيهِ الْأَ
كُنْ يُولِجُهُ وَمِنْ أَدْعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ
مِنْ جُنَى جَهَنَّمَ فَكَأَلِ رَجُلٍ يَأْرَمُ فِي اللَّهِ وَإِنْ
صَلَّى قَصَامَ رَجُلٍ إِنْ هَلْ وَصَامَ فَإِنْ دَعَا
بِدَعْوَى اللَّهِ الْكَذِبِ سَأَلَكُمْ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ
عِبَادَ اللَّهِ هَذَا أَحَدُكُمْ حَسَنٌ صَالِحٌ قَرِيبٌ كَأَنَّ
مُحَمَّدُ بْنُ إِبْنِ سَمِيعٍ أَخْبَارَنَا الْأَشْعَرِيُّ فِي كِتَابِهِ
وَلَهُ غَيْرُ هَذَا الْحَدِيثِ.

م ۴۴۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الْقَلِيلِيُّ
نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ وَمِنْ الْحَدِيثِ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ بَعْثَنَا هَذَا الْحَدِيثَ
حَسَنٌ مَرِيٌّ وَالْبُزْجَانِيُّ رَأْسُهُ مَسْطُورٌ وَهُوَ رَوَاهُ عَنِّي
بْنُ الْأَثَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ.

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَادِرِ لِلْقُرْآنِ
وَعَنْ الْقَادِرِ.

م ۴۴۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَرَابَةَ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ
الَّذِي يَكْفُلُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأَرْمَنِ يَنْحَقُّ
طَائِبٌ وَكَمَثَلِ هَذِهِ وَكَمَثَلِ الْمُؤْمِنِ الْقَادِرِ
لَا يَفُوتُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْقَمَرِ لَا يَفُوتُ لَمَّا دُ

کے بدلے اپنا سارا مال فقیر پر ہے یا زیادہ تم لوگوں کو دیتا ہوں پس
اس نے اس طرح فرمایا کہ اگر اپنی جان چھڑائی وہ اس تہمت کو
دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ اس کی مثال ایسے ہے کہ کسی آدمی کے
دشمن اس کے پیچھے بھاگیں اور وہ ایک مشہور و فہم میں آکر پناہ لے
اور ان سے اپنے آپ کو محفوظ کرے۔ اسی طرح بندہ اپنے آپ کو شیطان
سے محفوظ رکھتا ہے کہ شیطان کے پیچھے ہی بھاگتا ہے۔ نماز کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا یہ تینوں بن پانچ بالوں کا قسم دیتا ہوں اللہ نے بن کا بے کم
فرمایا۔ امیر کی بات سننا اور ماننا، جہاد کرنا، ہجرت کرنا اور جماعت
سے وابستہ رہنا۔ یہ لنگ جو جماعت سے ایک بالشت ہی جدا ہوا
اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار دیا مگر یہ کہ وہ بارہ جماعت
سے مل جائے جس نے جماعت کی پکار پکاری وہ جہنم میں داخل
ہوا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر مجھ کو دھناڑ پڑے
اور روزہ رکھے؟ آپ نے فرمایا اگر مجھ کو غار پڑے اور روزہ رکھے
پس اللہ کی پکار پکاری جس نے تمہارا نام مسلمان مومن اور اللہ
کا بندہ رکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں
محمد بن بشار نے بواسطہ ابو داؤد، طیبی، ابن بن
یزید، یحییٰ بن ابی کثیر، زید بن سلام اور ابو سلام،
حضرت عمارت اشعری رضی اللہ عنہ سے اس
کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔ یہ
حدیث حسن غریب ہے ابو سلام کا نام مسطور ہے علی
بن مبارک نے بھی اسے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کیا ہے۔

قرآن پڑھنے اور نہ پڑھنے والے مومن کی مثال

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھنے والے
مومن کی مثال سنگتر سے جیسی ہے اس کی خوشبو بھی
اچھی ہے اور ذائقہ بھی۔ قرآن پاک نہ پڑھنے والا مومن
کعبہ کی طرح ہے جس کی خوشبو نہیں لیکن ذائقہ میٹھا
ہے۔ قرآن پڑھنے والا منافق کھان کی طرح ہے کاس

کی خوشبو ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والا منافق اندران کی طرح ہے جس کی بو اور ذائقہ دونوں کڑوے ہیں۔ یہ حدیث حسن معجم ہے شعبہ نے بھی اس کو قتادہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے کہ جو اُنس اسے ہمیشہ ملتی رہتی ہیں اور مومن کو بھی مسلسل مصیبتیں پہنچتی رہتی ہیں منافق کی مثال منور جیسی ہے کہ جب تک کانا نہ ملے حرکت نہیں کرتا یہ حدیث حسن معجم ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں گرتے یہ مومن کی طرح ہے۔ مجھے بتاؤ وہ کیا ہے یہ سن کر لوگ جنگل کے درختوں میں کھو گئے (خود فکر کرنے لگے) میرے دل میں خیال آیا کہ یہ کھجور ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا یہ کھجور ہے حضرت ابن عمر فرماتے ہیں مجھے کہتے ہوئے شرم محسوس ہوئی پس میں نے اپنے والد حضرت عمر سے اپنے دل کی بات بیان کی تو انہوں نے فرمایا بیٹا اگر تم نے کہا ہوتا ہے تو میرے نزدیک یہ اتنی دولت سے زیادہ پسندیدہ ہوتا یہ حدیث حسن معجم ہے اس

پانچ نمازوں کی مثال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کے دو دروازے پر منبر جاری ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ نہانا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی صحابہ کرام نے عرض کیا اس کے بدن پر ذرا بھی میل باقی نہیں رہے گی آپ نے فرمایا پانچ نمازوں کی یہ مثال ہے اللہ تعالیٰ

طَعَمَهَا حُلْوٌ مَثَلُ الْمَنَافِقِ الَّذِي يَغُرُّ الْقُرْآنُ كَمَثَلِ الرِّيحِ خَالَتْهُ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعَمُهَا مُرٌّ وَ مَثَلُ الْمَنَافِقِ الَّذِي لَا يَغُرُّهُ الْقُرْآنُ كَمَثَلِ الْحِطَّةِ رِيحُهَا مُرٌّ وَطَعَمُهَا مُرٌّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَيْضًا.

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالِيُّ وَغَيْرُهُ ابْنُ أَبِي عَدُوٍّ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الْبُزْيَامُ تَقْنِئُهُ وَلَا تَزَالُ الْمُؤْمِنُ يَنْصِبُهُ بِلَا وَهْلٍ مَثَلُ الْمَنَافِقِ كَمَثَلِ الْأَرِيَّةِ لَا تَزَالُ تَحْتَرِقُ بِسُخْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا لَا سَمْعُ بْنُ مُوسَى نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِنْ الشَّجَرَةِ لَا يَنْقُطُ وَرَقًا قَدْ وَهِيَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا مَا هِيَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَوَقَعُ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبُزْيَامِ وَوَقَعُ فِي نَفْسِي أَنَّهَا انْتَحَلَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ يَعْنِي أَنَّ أَكْرَمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ عَنْهُ بِأَلْفِ دِينَ وَوَقَعُ فِي نَفْسِي فَقَالَ لَا تَكُونُ قَلْبُهَا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَكُونُ لِي كَذَا وَكَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَبِّي أَبَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

بانت ماحوا و مثل الصلوات الخمس

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَيْتُكُمْ لَوْ أَنَّ كُفْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَنْفَسُ مِنْهُ كُلُّ يَوْمٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ هَكَذَا يَتَقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَتَقَى مِنْ دَرَنِهِ

ان کے ذریعے گناہوں کو مٹاتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم سے قتیبہ نے بواسطہ یحییٰ بن مضر قریشی ابن ہارث سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

اس امت کی مثال

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی مثال بارش کی سی ہے مظلوم اس کے سسرور بجلائی ہے یا آخر میں۔ اس باب میں حضرت عمار، عبداللہ بن عمر و ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ عبدالرحمن بن مسدد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ وہ عمار بن عبید اللہ کی توثیق کرتے اور فرماتے ہیں ہمارے شیوخ میں سے ہیں۔

انسان، موت اور امید

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو اس کی اور اس کی کیا مثال ہے؟ اس کے ساتھ ہی آپ نے دو لکیریاں پھینکیں صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ امید ہے اور یہ موت ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ان سواروں کی مثل ہیں جن میں سے آدمی کو ایک بھی سوار کی کے قابل نہیں ملتا۔ یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے۔

سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے بواسطہ

شئ ۱۰۰۰ قَالَ هَذَا كَمَثَلِ الصُّلَّاتِ الْخَسَنِ يَحْمَرُّ
اللَّهُ بِهِمْ الْخَطَايَا فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْرُوفٍ
مُصَنِّفُ الْقَدِيدِ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ كَحَرَفٍ.

باب ۳۵۱

۱۰۰۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْرُوفٍ عَنْ
عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْيَقِينِ كَمَثَلِ الْمَطْلَعِ يُدْرِي أَقْلَهُ
خَيْرًا مَّا جَرُّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرِو وَابْنِ عَمْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَرْوَاهُ
هَذَا الْوَجْهِ وَيُروى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْدِي
اللَّهُ كَانَ يَكُنْتُ حَسَّادُ بْنُ يَحْيَى الْأَبْتَرُ مَكَانَ
يَقُولُ هُوَ مِنْ شَيْءٍ خَيْرًا.

باب ۳۵۲ مَا جَاءَ مَثَلُ ابْنِ آدَمَ وَأَجَلُهُ وَأَمَلُهُ

۱۰۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ تَابِعًا
بْنُ يَحْيَى تَابِعًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلْ كُنَّا نَوْنُ مَا مَقُولُ هَذَا وَهَذَا
وَمَا فِي بَعْضَاتَيْنِ كَانُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
كَانَ هَذَا الْأَمَلُ وَهَذَا الْأَجَلُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ يَرْوَاهُ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۰۰۳ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُلَيْمٍ الْخَلَّالُ وَغَيْرُهُ
وَأَبُو قَالِدًا تَابِعًا عَنْ الرَّشَاقِ أَنَا مَعْمَرُ
عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّمَا النَّاسُ كَالْبُلْبُلِ وَلَمْ يَلَمْ يَلَمْ يَلَمْ يَلَمْ يَلَمْ
رَاحِلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَرْوَاهُ

۱۰۰۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ

نَاسِيًا بَنَ عَيْنَةَ عَيْنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا
الْإِسْتِخَارَةِ تَحْوِكَ وَفَتَا لَا تَجِدُ فِيهَا
بِأَجَلَةٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
النَّاسُ كَانُوا بِأَجَلٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً أَوْ
لَا تَجِدُ فِيهَا إِلَّا رَاحِلَةً.

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا النُّعْمَانُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ الْأَنْبَرِيِّ
عَنْ زَيْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَا مَطْلُوكٌ وَ مَقْلُوكٌ
أُتِيَ كَمَطْلٍ رَجُلٍ اسْتَوْحَاكَ نَاسًا
فَجَعَلَتِ الدَّوَابَّ وَالْفَرَاشُ يَكْفَنُ فِيهَا
فَإِنَّا نَجِدُ يَحْجِرُكُمْ وَأَنْتُمْ تَقْعَمُونَ فِيهَا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَرْوَانَ الْأَنْصَارِيُّ نَا
مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ
ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا مَا جُنُودٌ فِي مَآخِذَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا
بَيْنَ صَلَوةِ النَّصْرِ إِلَى مَقَابِيبِ النَّفْسِ وَ
أَتَمَّ مَقْلُوكٌ وَ مَقْلُوكٌ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى
كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَمَلًا فَفَتَا مَنْ يَمْلُوكُ
إِلَى إِنْصَافِ النَّهَارِ عَلَى قَيْدٍ أَوْ قَيْدٍ أَوْ
فَعَمَلَتِ الْيَهُودُ عَلَى قَيْدٍ أَوْ قَيْدٍ أَوْ
كَانَ مَنْ يَمْلُوكُ مِنْ إِنْصَافِ النَّهَارِ إِلَى
صَلَوةِ النَّصْرِ عَلَى قَيْدٍ أَوْ قَيْدٍ أَوْ
النَّصَارَى عَلَى قَيْدٍ أَوْ قَيْدٍ أَوْ
كَمَلُونَ مِنَ صَلَوةِ النَّصْرِ إِلَى مَقَابِيبِ
النَّفْسِ عَلَى قَيْدٍ أَوْ قَيْدٍ أَوْ
الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَالْوَلَا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا

سفیان بن عیینہ اور زہری اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت
نقل کی اور فرمایا کہ تم ان میں سے ایک کو بھی سواری کے قابل نہ پاؤ
گے۔ حضرت سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ان سواروں کی طرح ہیں جن میں نہیں
ایک بھی سواری کے قابل نہ ہے یا فرمایا ایک آدھ سواری کے قابل
نہ ملے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور میری امت کی مثال
اس آدمی جیسی ہے جس نے آگ روشن کی پس جہاز
اور پرواز اس میں گرنے لگے میں تمہیں تمہاری کمر
سے پڑ کر روکتا ہوں اور تم اس میں گر
رہے ہو۔ یہ حدیث حسنہ میں
ہے۔۔۔۔۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسری امتوں کی
نسبت تمہاری عمر ایسی ہے جیسے نماز عصر اور غروب آفتاب
کے درمیان کا وقت ہے۔ تمہاری یہودیوں اور نصاریوں
کی مثال یوں ہے جیسے کسی شخص نے مزدوروں کو کام پر
لگایا چار تو اڑھائی کوئی تین ایک قیراط کے بدلے دو پیر تک کام کیا
پس یہودیوں نے ایک ایک قیراط کے بدلے کام
کیا پھر کہا کون ہے جو دوپہر سے عصر تک ایک
ایک قیراط اجرت پر کام کرے پس عیساہوں نے
ایک قیراط کے بدلے کام کیا پھر تم لوگ (اسے
میری امت!) نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو
قیراط پر کام کرتے ہو۔ یہود و نصاری نے نصف
میں آکر کہا ہمارا کام زیادہ ہے اور مزدوری
تھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں
نے تمہارے حق سے کچھ کم کیا؟ انہوں نے کہا "نہیں"

وَأَقْلَ عَطَاءٍ فَقَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ
شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَطِيعٌ أَوْفِيَةٌ مَنْ
أَهْلَاءُ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابواب فضائل القرآن

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ كَيْ فَضِّلَتْ

بَابٌ مَلْجَأٌ فِي فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى أَبِي بَرْزَةَ
كَعْبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا أَبُي هُوَ بَصِيصٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَبُي فَكَفَرِ
يُحْيِيهِ وَصَلَّى أَبِي فَخَفَّتْ شَعْرَ النَّصْرَةِ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ
مَا مَنَعَكَ يَا أَبُي أَنْ تُجِيبَنِي إِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ فِي الْمَنَازِلِ فَكَانَ
أَهْلُكُمْ تَجِدُ فِيمَا أَدْعُوكَ اللَّهُ إِنِّي لَأَنْ
أَسْتَجِيبُكَ اللَّهُ وَيَنْتَرِ رَسُولُ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا
يُحْيِيكُمْ كَانَ بَلَى وَلَا أَعُوذُ إِلَّا بِكَ اللَّهُ قَالَ
الْحَبِيبُ أَنْ أَعْلَمَكَ سُورَةَ لَمْ يَنْزِلْ فِي التَّوْرَةِ
وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُتُورِ
مِثْلُهَا فَإِنْ دَعَاكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب کی طرف تشریف
لائے اور انہیں آواز دی اے ابی! وہ ناز پر رہے۔
تھے انہوں نے آپ کی طرف دیکھا لیکن جواب نہ دیا پھر
مخفہ ناز پر نہ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پٹھے اور
کہا "اسلام علیک یا رسول اللہ" رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا "علیک السلام" اے ابی! جب میں
نے تجھے پکارا تو جواب دینے سے کیا چیز مانع ہوئی؟ عرض
کیا یا رسول اللہ! میں نماز میں تھا آپ نے فرمایا کیا تو نے
اس کلام میں جسے اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کیا انہیں
پایا کہ اللہ اور رسول کے بلائے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں
اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشنے کی" آپ نے
عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں
ایسی سورت سکھاؤں جو قورات، انجیل اور زبور میں
نہیں آتی اور نہ قرآن پاک میں اس کی مثل کوئی اور سورت
ہے۔ انہوں نے عرض ہاں یا رسول اللہ! (سکھلائیے)
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں کیسے پڑھتے ہو۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي
الصَّلَاةِ كَانَ قَدْ رَأَى مَا لَمْ يَرِ الْإِنْسَانُ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاوُدَ النَّبِيَّ
بَيِّنًا مَا أَتَتْ لَكَ فِي الْقُرْآنِ وَلَا فِي الْإِنْفِجِيلِ
وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ يَخْلُقُهَا وَأَنْهَا سَبْعِينَ
لَفْظًا فِي الْقُرْآنِ الْفَظِّمِ الَّذِي أُعْطِيَ هَذَا الْحَدِيثُ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَلِي الْبَابُ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں حضرت ابی نے سورہ فاتحہ پڑھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس فاتحہ کی قسم
میں کے قبضے میں میری جان ہے اس کی مثل
تورات، انجیل، زبور اور قرآن میں کئی سورت نہیں
اتری یہ بات آیتیں سبج مثانی اللہ قرآن عظیم سے ہیں جو مجھے
عطا کی گئیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ ف

سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ
بنادو (یعنی عبادت کی کرو) اور جس گھر سورہ بقرہ
پڑھی جائے اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَالْآيَةِ الْكُرْسِيِّ
۷۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَمِّيُّ عَنْ
عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا
يُحْمَلُ إِلَّا بِمَنْ تَحْتَهُ مَكَابِرُ فَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي
تَقْرَأُ الْبَقَرَةَ فِيهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کی ایک
بندی ہے اور بے شک قرآن کی بندی سورہ بقرہ ہے اللہ
اس میں ایک آیت (یعنی آیت الکرسی) تمام قرآنی آیات کی طرف
ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکیم بن
حبیر کی روایت سے پہنچاتے ہیں شعبہ نے اس
کے بارے میں کلام کیا اور اسے ضعیف قرار
دیا۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيُّ
الْبَغْدَادِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ ثَوْبٌ سَنَامُ قُرْآنٍ سَنَامُ
الْقُرْآنِ سُرَّةُ الْبَقَرَةِ وَفِيهَا آيَةٌ مَدَى سَيِّدَةٍ
أَيُّ الْقُرْآنِ هِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ لَا تَقْبَلُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ
وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ شُعْبَةُ وَضَعْفٌ

ف حضرت لا علی قاری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلانے پر حاضر ہونے
سے نماز باطل نہیں ہوتی جس طرح اسلام علیہ السلام ایسا نہیں ہے کہ ساتھ خطاب کرنے سے نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ (مرقات جلد
۳ ص ۳۰۰) مقام غزہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلانے پر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ آپ کی طرف متوجہ بھی ہوئے اور پھر
مضی آپ کے لیے نماز کو مختصر بھی کیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ تمہاری نماز ٹوٹ گئی لہذا یہ کہنا کہ نماز میں حضور کا خیال آنا (معاذ اللہ)
گناہ اور غر کے خیال سے بدتر ہے جیسا کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے مواظ مستقیم صفحہ ۹۵ پر لکھا نہ صرف یہ ہے کہ سلف صالحین کے
مقام کے خلاف ہے بلکہ فیض رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح ملامت ہے۔ (مترجم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص "حَقَّ الْمُؤْمِنُ بِاللَّيْلِ الْمُصْبِرِ" تک اور آیت اگر کسی صبح کے وقت پڑھے وہ ان کے سبب شام تک محفوظ رہے گا اور اگر رات کو پڑھے تو صبح تک محفوظ رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے بعض علماء نے عبدالرحمن بن ابی بکر بن ابی ملیک المکی کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک چھوٹی سی ڈیوڑھی تھی جس میں کھجوریں رکھی ہوئی تھیں جن سے موت اگر اس میں سے چرائیتے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکایت کی تو حضور نے فرمایا جاؤ اور جب اسے دیکھو تو کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو۔ روای کہتے ہیں وہ جی آئی تو حضرت ابوالیوب نے اسے پکڑ لیا اس نے قسم کھائی کہ دوبارہ نہیں آئے گی۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے حضور نے پوچھا تمہارے قیدی کا کیا بنا انہوں نے عرض کیا اس نے قسم کھائی ہے کہ دوبارہ نہیں آئے گی آپ نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا اور اسے جھوٹ کی مادت ہے بلوی کہتے ہیں انہوں نے میرا سے پکڑا اور اس کے قسم کھانے پر کہ وہ بارہ نہیں آئے گی چھوڑ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا تمہارا قیدی کا کیا ہوا عرض کیا اس نے قسم کھائی ہے کہ اس میں نہیں آئے گی آپ نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا کیونکہ وہ جھوٹ کی عادی ہے جہاں پر حضرت ابوالیوب نے پھر اسے پکڑا اور

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُبَارَكِ أَبُو سَلَمَةَ الْمَعْرُوفِيُّ الْمَدِينِيُّ قَالَ قَالَ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ ذَرَّاسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حُرِّمَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى الْيَوْمِ الْمُصْبِرِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حَفِظَ بِهَا حَقِّي يُسَبِّحُ تَرَاهُمْ أَجِدْنَ يُسَبِّحُ حَفِظَ بِهَا حَقِّي يُصْبِحُ هَذَا حَدِيثٌ عَدِيْلٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بَيْنَ أَبِي مَالِكَةَ الشَّيْخِي مِنْ قَبْلِ حَفِظِهِ

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَبُو أَحْمَدَ سَمْعَانُ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الْوَلَبِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ سَهْرَةٌ فِيهَا كَثْرَةٌ فَكَانَتْ تَجِيءُ الْغُرْلُ فَتَأْخُذُ مِنْهُ فَكَانَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا هَذَا فَإِذَا رَأَيْتُمَا هَذَا لَيْسَ إِلَهُ إِلَّا يَحْيَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَأْخُذُ هَذَا فَتَحْلِفُ أَنْ لَا تَعُودَ فَكَانَ ذَلِكَ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا قَدْ آتَيْتُكَ قَالَ حَلَفْتُ أَنْ لَا تَعُودَ قَالَ كَذِبْتَ وَجِي مُعَاوِدَةً لَكَ كَذِبٌ قَالَ فَتَأْخُذُ هَذَا فَتَحْلِفُ مَرَّةً أُخْرَى أَنْ لَا تَعُودَ فَكَانَ ذَلِكَ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا قَدْ آتَيْتُكَ قَالَ حَلَفْتُ أَنْ لَا تَعُودَ فَقَالَ كَذِبْتَ وَجِي مُعَاوِدَةً لَكَ كَذِبٌ قَالَ فَتَأْخُذُ هَذَا فَتَحْلِفُ مَا أَتَاكَ بِكَ حَتَّى أَذْهَبَ بِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْتَ إِيَّاهُ أَجِدْتَ لَكَ شَيْئًا آيَةَ الْكُرْسِيِّ أَمْ لَا قَالَ بَلَى بَلَى فَقَالَ يَهْ بِكَ شَيْطَانٌ وَلَا عَيْدَةَ وَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا قَدْ آتَيْتُكَ قَالَ فَتَأْخُذُ هَذَا فَتَحْلِفُ مَرَّةً أُخْرَى أَنْ لَا تَعُودَ فَكَانَ ذَلِكَ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا قَدْ آتَيْتُكَ قَالَ فَتَأْخُذُ هَذَا فَتَحْلِفُ مَرَّةً أُخْرَى أَنْ لَا تَعُودَ فَكَانَ ذَلِكَ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا قَدْ آتَيْتُكَ

شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرَهُ نَحْمَدُكَ يَا إِلَهَ الْاَلْبَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا قَعَدَ أَيْسَرُ لَكَ قَالَ كَأَنَّ خَبْرَهُ بِمَا قَالَتْ قَالَ مَدَانَتْ وَهِيَ كَمَا وَبَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

۴۹۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْخَلَّالِ نَا أَبُو اسْمَاعِيلَ نَا عَبْدُ الْمُحَيْثِبِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَطَايَ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُوَ دُوْعَادٌ فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَعْزِي مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ فَاتَى عَلِيَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ قُرَيْشٍ يَسْتَأْذِنُكَ مَا مَعَكَ يَا فَالَكَ فَقَالَ مَعِيَ كَذَا وَكَذَا أَوْ سُورَةٌ أَلْتَقَرَأَ فَقَالَ أَمَعَكَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِذْ هَبْ فَانْتَ أَمِيرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْدَافِهِمْ وَالدَّيْنُ مَا مَعْنَى أَنْ تَعْلَمُوا الْبَقَرَةَ لَا خَشْيَةَ أَنْ لَا أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرُؤْهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لَيَمَنَ تَعْلَمَهُ فَقَرَأَهُ وَفَاجَرَهُ كَمَثَلِ جَذَابٍ خَيْرٌ مِنْكَ يَقْوَمُ رِيحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعْلَمَهُ قَرِئًا وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جَذَابٍ أَوْيَ عَلَى وَشَلِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَطَايَ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بَدَائِلُ قُتَيْبَةَ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَطَايَ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَتَوَرَّيْتُ كَرِيبَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور فرمایا میں نے نہیں چھوڑا تھا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچاؤں سے کہیں تھے ایک چیز میں آیت الکرسی بنانا پورا سے گھر میں پڑھاؤ شیطان دشمن تھا پارس نہیں کرتے تھے یہ وہ شخص کی خدمت میں سے تو آپ کو بچھا بہاؤ قیدی کا کیا بنا انہوں نے تمام بات عرض کی حضور اکرم نے فرمایا اسے کچھ کہا اگر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہادت سے اقرار پر مشتمل ایک لشکر بھیجا آپ نے ان سے قرآن پڑھنے کو کہا جسے حواریہ تھا پڑھا پھر آپ ان میں سے ایک کس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا مجھے کیا یاد ہے اس نے عرض کیا مجھے فلاں فلاں (سورتیں) اور سورۃ بقرہ یاد ہے آپ نے فرمایا کیا مجھے سورۃ بقرہ آتی تھی اس نے عرض کیا جی ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد تم لکھ امیر جوان کے معزز ہیں میں سے ایک کہنے لگا قسم بخدا میں نے سورۃ بقرہ میں اس لئے نہیں سیکھی کہ اس کے ساتھ نماز میں کھڑا ہو سکوں گا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن سیکھو اور اس سے بڑھو کیونکہ جو شخص قرآن سیکھے اور پڑھے اس کے لئے قرآن مشک سے بھرے ہوئے مشکینے کی طرح ہے جس کی خوشبو جگہ جگہ پھیلی ہوتی ہے اور جو قرآن سیکھے لیکن اسے سینے میں لئے سوتا رہے اس کے شال (چمڑے) کے اس نعلیے کی طرح ہے جس میں مشک بند ہو ۔ یہ حدیث حسن ہے ۔ سعید مقبری سے یہ حدیث بواسطہ عطاء مولى ابی احمد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی مروی ہے ہم سے حضرت قتیبہ کے بواسطہ حضرت لیث بن سعد حضرت سعید مقبری اور حضرت عطاء مولى اللہ تعالیٰ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسل بیان کی اس باب میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت منقول ہے ۔

فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَنْ كَيْبٍ.

بَابُ ۳۵ مَا جَاءَ فِي آخِرِ سُورَةِ الْمَقَدَرَةِ

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ سَأَلَ جَدِيدُ بْنُ عَبْدِ الْحَيْثَمِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَهْدِيٍّ سَأَلَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرَمِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الْجَرَمِيِّ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ يَأْتِي عَامِرًا نَذْلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَيْرَ عَمَّا سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَلَا يُفْقِرَانِ فِي دَارِ ثَلَاثٍ لَيْلٍ يُفْقِرُهَا شَيْطَانٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ

بَابُ ۳۵ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَأَلَ هِشَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ السَّعِيدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ سَأَلَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ هَيْوَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أُوَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَبْرِ عَنْ تَفِيرٍ عَنْ نَوَاسٍ بْنِ مَعْنَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْفَقْدَانُ وَأَهْلَهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ فِيهِ فِي الْمَدَائِنِ تَقْدَامُهُ سُورَةُ الْمَقَدَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ قَالَ نَوَاسٌ وَحَدَّثَنَا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سورة بقرہ کی آخری آیات کی تفصیل

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رات کے وقت سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں تلاوت کیں اسے یہ کفایت کریں گی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت معاذ بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی جس میں سے دو آیتیں اتاریں یہی آیتیں سورہ بقرہ کا آخر ہیں جس گھر میں یہ آیات تین دن پڑھی جائیں شیطان اس کے قریب نہیں آتا یہ حدیث حسن ضعیف ہے۔

سورة آل عمران کی تفصیل

حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن اور اس پر دنیا میں عمل کرنے والے (قیامت کے دن) اس طرح آئیں گے کہ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران ان کے آگے آگے ہوں گی حضرت نواس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سورتوں کی تین مثالیں بیان فرمائیں جنہیں میں اب تک نہیں بھولا آپ نے فرمایا گویا کہ وہ دو سائبان ہیں جن کے درمیان روشنی ہے یا دو سپاہ ہال ہیں یا پرتوں کا بھٹ ہے جو صفیں باندھا ہوا ہے (ارد) یہ اپنے پڑھنے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ کہف کی
ابتدائی تین آیات پڑھنے والا دجال کے فتنے سے
محفوظ رہے گا۔ محمد بن بشار فرماتے ہیں مجھ سے معاذ
بن ہشام نے بواسطہ والد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ
عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث اسکی سند کے ساتھ
بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

سورہ یسین کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا ایک دل ہے اور
قرآن کا دل سورۃ یسین ہے جس نے سورۃ یسین پڑھی
اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب
دیکھے گا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صریح حمید بن عبد الرحمن
کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بھرہ میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی
حدیث صریح اسکی طریق سے معدوم ہے ہارون ابو محمد
بجہول شیخ ہے ہم (امام ترمذی) سے ابو موسیٰ
محمد بن شیبہ نے بواسطہ احمد بن سعید دارمی
اور قتیبہ، حمید بن عبد الرحمن سے اسکی سند
کے ساتھ اسے بیان کیا اس باب میں حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی
روایت مذکور ہے۔ لیکن سند کے اعتبار سے
یہ صحیح نہیں اسکی سند ضعیف ہے۔

گم دھان کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے جو آدمی رات کے وقت سورۃ دھان پڑھے اس
کی صبح اس حالت میں ہوتی ہے کہ ستر ہزار فرشتے
اس کے لئے بخشش مانگتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ
جَعْفَرَ بْنَ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي
الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي السَّادِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ
ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكِتَابِ حُصِرَ مِنْ فِتْنَةِ
الدَّجَالِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ
أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا إِلَّا سَنَادَهُ يُخَوِّفُ
حَدِيثًا حَسَنًا ضَعِيفًا

باب ۲۵۸ مَا جَاءَ فِي يَسِينَ

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَدُسَيْيَانُ بْنُ كَعْبٍ
قَالَا نَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدُّوَالِیُّ عَنِ
الْحُسَيْنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُونَ أَبِي عَمَلٍ عَنْ مُقَاتِلِ
بْنِ حَبِيبٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رِجْلَ شَيْءٍ قَلْبًا
وَقَلْبُ الْقَدَانِ يَسُ وَفِي الْقَدَانِ كَتَبَ اللَّهُ لَهَا
بِقَدْرِهَا قَدَارَةَ الْقَدَانِ عَشْرَ مَرَّاتٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَبِيبِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَبَابُ بَصْرَةَ لَا يَدْخُلُونَ مِنْ
حَدِيثِ قَتَادَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَهَارُونُ
أَبُو حَمْدٍ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ
بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ نَا
قُتَيْبَةُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَلِيفِ بْنِ هَذَا
فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّقَلِيِّ وَلَا يَصِحُّ حَدِيثُ
أَبِي بَكْرٍ مِنْ قَبْلِ إِسْنَادِهِ وَلَا سَنَادُهُ ضَعِيفٌ

باب ۲۵۹ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ الدَّجَالِ

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا دُسَيْيَانُ بْنُ كَعْبٍ وَنَا حَمِيدُ بْنُ
حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَسَنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں عمر بن
ابی شعثم کو ضعیف کہا گیا ہے، امام بخاری
فرماتے ہیں وہ منکر الحدیث ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
آدمی جمعہ کی رات کو سورۃ دخان پڑھے اس
کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اس حدیث کو ہم
صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ہشام ابو المقدم
ضعیف ہے جن کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع
حاصل نہیں، ابوب یونس بن عبید اور علی بن
زید نے ایسا ہی کہا ہے۔

سورۃ ملک کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں کسی صحابی نے ایک قبر پر حجرہ لگایا انہیں
معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے اچانک پتہ چلا ہے کہ یہ
ایک قبر ہے اور اس میں سورۃ ملک پڑھی جا رہی
ہے یہاں تک کہ پڑھنے والے نے اسے ختم کیا وہ
صحابی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نا فائز
ایک قبر پر حجرہ لگایا اچانک کیا دیکھا کہ ایک آدمی
اس میں سورۃ ملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس
نے اسے مکمل پڑھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یہ (سورۃ) عذاب قبر کو روکنے والی اور اس سے
نجات دینے والی ہے یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے
اس باب میں حضرت ابو ہریرہ سے بھی روایت مروی ہے یہ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں ایک

خمس النکاحات فی کلیلۃ اُمتیہ یستفیدکما سُبُحَت
أَلْفَ مَلَكٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا
مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعَنْ أَبِي خَثْعَمٍ يُضَعَّفُ
قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ مَنكَرُ الْحَدِيثِ.

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا تَصْرُفُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ
تَارِيفُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ
عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ خَمْسَ النِّكَاحَاتِ
فِي كَلِيلِهِ الْجَمْعَةَ غُفِرَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَهِشَامُ أَبُو هِشَامٍ
يُضَعَّفُ وَكَوَيْسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَكَذَا قَالَ
أَيُّوبُ بْنُ يُونُسَ بْنُ عَبِيدٍ وَهِيَ بِنُ زَيْدٍ
بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْمَلِكِ.

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ
أَبِي الشَّوَّارِبِ نَائِبُ حُجَيْبِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ مَالِكِ
الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْخَوَّازِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَرَّبَ بَعْضُ أَهْبَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَبَاوَةً عَلَى قَبْرِ وَهُوَ لَا يَحْيِي أَنَّهُ
قَبْرُ فَادَا قَبْرِ إِبْرَاهِيمَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمَلِكِ
حَتَّى خَمَّهَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَرَّبْتُ خَبَاوَةً عَلَى قَبْرِ وَآتَا
إِلَّا أَحْيَيْتُ أَنَّهُ قَبْرُ فَادَا قَبْرِ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ يَقْرَأُ
سُورَةَ الْمَلِكِ حَتَّى خَمَّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَنْعَةُ هِيَ الْمَنْعَةُ تُكْفِيهِ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُبَّاسِ بْنِ الْجَحْشِيِّ

لے صرف ایک کی رو سے معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اپنی قبروں میں زندہ ہیں تلاوت قرآن کرنے اور نماز پڑھنے میں (مترجم)

ایسی سورت ہے جس کی تین آیات ہیں اس نے ایک رچرچ سے
واسطے آدمی کی سفارش کی اور وہ بخش دیا گیا۔ اور
یہ سورت "تبارک الذی بیدہ الملک" (سورۃ
ملک) ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما ہوئے سے پہلے سورۃ
الم نشرہ المسمیہ اور سورۃ ملک پڑھا کرتے تھے اس حدیث
کو متعدد لوگوں نے بیث بن ابی سلیم سے اس کی مثل
روایت کیا ہے۔ مغیرہ بن مسلم نے ابواسطہ ابو زبیر،
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع
حدیث روایت کی۔ زبیر نے کہا میں نے ابوزبیر سے
پوچھا کیا آپ نے حضرت جابر سے اسے سنا ہے،
انہوں نے کہا صفوان یا ابن صفوان نے مجھے اس
کی خبر دی ہے، گویا کہ زبیر نے اس بات سے
انکار کیا کہ یہ ابواسطہ ابو زبیر حضرت جابر رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے۔

ہم سے ابوالحوص نے ابواسطہ بیث ابو زبیر
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع
حدیث بیان کی۔

حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ یہ (دونوں)
سورتیں قرآن کی دیگر سورتوں پر ستر گنا فضیلت
رکھتی ہیں۔

سورۃ زلزال کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی سورۃ
زلزال پڑھے تو یہ اس کے لئے نصف قرآن کے برابر
ہوگی۔ جو سورۃ کافرون پڑھے یہ اس کے لئے
چوتھائی قرآن کے برابر اور سورۃ اخلاص کا پڑھنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً
شَفَعَتْ بِرَجُلٍ حَتَّى عُفِرَ لَهُ وَهُوَ تَبَارَكَ
الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ هَذَا أَحَدُ يَثْرَعَيْنِ .

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا هُدَيْرُ بْنُ مَسْعُودَةَ الْفَضِيلُ
بْنُ حَبِيبٍ عَنْ يَثْرَعِ بْنِ أَبِي الزَّبَّارِ عَنْ جَابِرِ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتْلُو
حَتَّى يَقْدَأَ الْحَرَّ يَذِلُّ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ
الْمُلْكُ هَذَا أَحَدُ يَثْرَعَيْنِ مَرَّوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ
يَثْرَعِ بْنِ أَبِي سَلِيمٍ مِثْلَ هَذَا وَرَوَاهُ مُغِيرَةُ
بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزَّبَّارِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَرَوَاهُ زُهَيْرُ
قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الزَّبَّارِ سَمِعْتُ مِنْ جَابِرٍ
يَذْكُرُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ أَبُو الزَّبَّارِ إِنَّمَا
أَخْبَرَنِيهِ صَفْوَانُ أَوْ ابْنُ صَفْوَانَ وَكَانَ
زُهَيْرًا نَكَرًا يَكُونُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
أَبِي الزَّبَّارِ عَنْ جَابِرٍ .

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا هُثَّالُ بْنُ أَبِي الْإِخْوَصِ عَنْ
يَثْرَعِ بْنِ أَبِي الزَّبَّارِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا هُدَيْرُ بْنُ مَسْعُودَةَ الْفَضِيلُ
عَنْ يَثْرَعِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ تَفْضُلَانِ عَلَى كُلِّ
سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ بِسَبْعِينَ حَسَنَةً .
بَابُ مَا جَاءَ فِي إِذَا زُلْزِلَتْ

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْأَنْجَرِيُّ
الْبَصْرِيُّ تَابَ الْحَسَنُ بْنُ سَلِيمٍ صَالِحٍ الْعَجَلِيُّ
ثَابِتُ ابْنِ أَبِي عَتَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
قَرَأَ إِذَا زُلْزِلَتْ عَدِلَتْ لَهُ مِصْصِفَةُ الْقُرْآنِ

تہائی قرآن کی تلاوت کے برابر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اس شخص حسن بن مسلم کی روایت سے پہچانتے ہیں اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے پوچھا اے فلاں! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ اس نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں نے شادی نہیں کی اور نہ ہی میرے پاس شادی کے لئے کچھ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں سورۃ اخلاص نہیں آتی؟ عرض کیا ہاں کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا وہ تہائی قرآن ہے پھر پوچھا کیا تمہیں سورۃ نصر یاد نہیں؟ عرض کیا ہاں کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا وہ قرآن کا پھر بخانی ہے پھر پوچھا تمہیں سورۃ کافرون یاد نہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے یاد ہے آپ نے فرمایا وہ جو بخانی قرآن ہے پھر پوچھا کیا تمہیں سورۃ زلزال نہیں آتی؟ عرض کیا ہاں کیوں نہیں؟ یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (یہی) جو بخانی قرآن ہے پھر آپ نے فرمایا تم شادی کر لو یہ حدیث حسن ہے۔

سورۃ اخلاص اور زلزال کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ زلزال، نصف قرآن، سورۃ اخلاص تہائی قرآن اور سورۃ کافرون جو بخانی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف یحییٰ بن مغیرہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

سورۃ اخلاص کی فضیلت

وَمَنْ قَدَّأَقْلُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ مُحَدَّثٌ كَهُ
يَذْبَحُ الْقُدْرَانِ وَمَنْ قَدَّأَقْلُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
عَلَيْكَ كَهُ يَخْلُكُ الْقُدْرَانِ هَذَا أَحَدٌ يَمُكُ
غَدِيْبُ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا ۱۱ لَشَيْخِ
الْحَسَنِ بْنِ سَبُورٍ فِي أَبَابِ عَنْ زَيْنِ عَبَّاسٍ .

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ مَكْرَمٍ نَعِيُّ ابْنِ بَصْرِی
شَخِ ابْنِ أَبِي قَدَائِكَ أَخْبَرَنِي سَكْنَةُ ابْنُ دُرْدَانَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ أَهْلُ بَيْتِهِ هَلْ تَذَرُجْتَ
بِأَفْلَانٍ قَالَ لَا دَاوُدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا جِدَارِي
مَا أَتَذَرُجُ بِهِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدًا قَالَ بَلَى قَالَ ثَلُثُ الْقُدْرَانِ قَالَ أَلَيْسَ
مَعَكَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَآلُفَتْهُمُ قَالَ بَلَى قَالَ
رُبُّهُمُ الْقُدْرَانِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ هَلْ يَا أَيُّهَا
الْكَافِرُونَ قَالَ بَلَى قَالَ رُبُّهُمُ الْقُدْرَانِ قَالَ
أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا زُلْزِلَتْ الْأَرْضُ قَالَ بَلَى
قَالَ رُبُّهُمُ الْقُدْرَانِ قَالَ تَذَرُجُ تَذَرُجُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْإِخْلَاصِ وَفِي
سُورَةِ إِذَا زُلْزِلَتْ

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ يَزِيدُ بْنُ هُرَيْرٍ
نَائِبُ ابْنِ الْمُخَلَّبِ أَخْبَرَنِي تَابِعَةُ عَنْ زَيْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ فَيَضَعُ الْقُدْرَانِ
مَثَلُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثَلُثُ الْقُدْرَانِ وَقَدْ
يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تَعْدِلُ رُبُّهُمُ الْقُدْرَانِ هَذَا
حَدِيثٌ غَدِيْبُ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
يَحْيَى بْنِ مَغِيرَةَ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْإِخْلَاصِ .

[illegible]

٨٠٨. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ شَاهِدُ إِسْحَاقَ بْنِ
سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَنِظَلٍ مَوْلَى كَلْبِ
زَيْدٍ بَنِ الْخَطَّابِ أَوْ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِمْ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجِبَتْ قُلْتُ مَا وَجِبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ هَذَا
هَدَايْتُ عَنْ قَوْمٍ قَرِيبٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَبِي حَنِظَلٍ هُوَ عَمِيدُ
بَنِي حَنْظَلٍ.

٨٩. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ
نَحَاتِمُ بْنُ مَيْمُونٍ أَبُو سَهْلٍ عَنْ شَائِبٍ

حضرت ابو الجاہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کی ہم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایک رات کے وقت تنہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہے جس نے سورۃ اخلاص پڑھی اس نے (گویا کہ) تنہائی قرآن پڑھا، اس باب میں حضرت ابو دردراؤ، ابو سعید، قتادہ بن نعمان، ابو ہریرہ انس، ابن عمر اور ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور ہم کسی ایسے راوی کو نہیں پہچانتے جس نے اسے تراشدہ کے احسن طریقہ پر روایت کیا ہو اسرائیل اور نفیل بن عیاض نے اس کی متابعت کی شعبہ اور متعدد ثقہ راویوں نے یہ حدیث منقول سے روایت کی اور اس میں وہ مضطرب ہوئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آگے بڑھا تو آپ نے ایک آدمی کو نقل صواب اللہ احد پڑھتے سنا اور فرمایا: واجب ہو گئی، میں نے عرض کیا: کیا چیز واجب ہو گئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف مالک بن انس رحمہ اللہ کی روایت سے پہچانتے ہیں ابو حنین سے مراد علیہ السلام بن حنین ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو شخص روزانہ دو سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے
اس سے پچاس سال کے گناہ مٹا دیئے
جاتے ہیں سوائے اس کے کہ اس پر قرض
ہو اسکی سند سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے آپ نے فرمایا جو شخص اپنے
بستر پر سونے کا ارادہ کرے وہ دعا کہے
پہلو پر لیٹ کر سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے
قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا
اے میرے بندے! اپنی دائیں جانب جنت
میں داخل ہو جا۔ یہ حدیث حضرت ثابت رضی
اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے ثابت سے
یہ متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام
سے فرمایا جمع ہو جاؤ عنقریب میں تمہارے
سامنے تنہائی قرآن پڑھوں گا، حضرت ابو ہریرہ
فرماتے ہیں جنہیں جمع ہونا تھا جمع ہو گئے
مسند صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سورۃ
اخلاص پڑھی اور پھر اندر تشریف لے گئے
صحابہ کرام ایک دوسرے سے کہنے لگے حضور
نے فرمایا تھا میں تنہائی قرآن پڑھوں گا ایسا معلوم
ہونا کہ یہ خبر آپ کے پاس آسمان سے آئی
ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھر باہر
تشریف لائے اور فرمایا میں نے کہا تھا کہ
میں عنقریب تمہارے سامنے تنہائی قرآن پڑھوں گا تو نگاہ
رہو یہ (سورۃ اخلاص) تنہائی قرآن کے برابر ہے یہ حدیث
حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے ابو حاتم شیبی کا نام مسلمان ہے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

الْبُخَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتِي مَرَّةٍ
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حَتَّى عَنْهُ ذُرُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً
إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دِينَ وَهَذَا الْأَمْرُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ
يَتَأَمَّرَ عَلَى فِرَاشِهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ عَلَى يَوْمٍ قَدْ قُلَّ
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةً مَرَّةً فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا عَبْدِي أَدْخُلْ
عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ هَذَا أَحَدٌ بِأَنْتَ غَرِيبٌ مِنْ
حَدِيثٍ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا
الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا التَّوَجُّهِ الْبُخَارِيُّ
ثَابِتٌ۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ
يَعْقُبَ نَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ شَيْبَى أَبُو حَازِمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُ مَا فِي سَأَلٍ قَدْ
مَدَّكُمْ ثَلَاثُ الْفُتُوحِ مَا كَفَحْتُمْ مِنْ
حَقٍّ كَفَحْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَدْ قُلَّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ شَرَّ دَخَلَ
فَعَالَ بَعْضًا بَعْضٍ مَا كَفَحْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي سَأَلٍ قَدْ
قُلْتُ الْفُتُوحِ إِنْ لَأَرَى هَذَا خَيْرًا أَجَاءَ
مِنَ السَّمَاءِ كَفَحْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا كَفَحْتُمْ سَأَلٍ قَدْ مَدَّكُمْ ثَلَاثُ
الْفُتُوحِ الْأَوَّلَى تَعْدُونَ بِثَلَاثِ الْفُتُوحِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ يَحْتَوِي غَرِيبًا مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ
وَأَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ رَسُولُهُ سَلَمَانٌ۔

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ
نَا حَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا سَلَمَةُ بْنُ بِلَالٍ شَيْبَى

الشُّرَّةُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ إِنْ حُبَبَكَ إِيَّاهَا
يَتَذَكَّرُ الْجَنَّةَ -

باب ۳۶۲ مَا جَاءَ فِي الْمُعَوَّذَتَيْنِ

۸۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
نَا سَمِيعُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي
حَازِمٍ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ
عَلَيَّ آيَاتٍ تَوَدُّ بِمِثْلِهِنَّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ
النَّاسِ إِلَى آخِرِ الشُّرَّةِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ
النَّاسِ إِلَى آخِرِ الشُّرَّةِ هَذَا أَحَدُ بَيْتَيْنِ

۸۱۴ - حَدَّثَنَا مُهَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ بَنِي
بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ
عَامِرٍ قَالَ أَمَرَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرَأَ بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ
هَذَا أَحَدُ بَيْتَيْنِ

باب ۳۶۵ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ قَارِي الْقُرْآنِ
۸۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ نَا أَبُو دَاوُدَ
الطَّلِبِيُّ نَا شُعْبَةَ وَهْشَامُ عَنْ تَادَةَ عَنْ
ذَرَّاءَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ
مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ
قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ شَدِيدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ
وَهُوَ عَلَيْهِ شَقٌّ لَهُ أَجْرَانِ هَذَا أَحَدُ بَيْتَيْنِ

۸۱۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا حَفْصُ بْنُ
سُلَيْمَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَادَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ
حُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

نے فرمایا اس کی محبت تجھے جنت میں لے
جائے گی۔

معوذتہین کی فضیلت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چودہ ایسی آیات
نازل کی ہیں جن کی مثال نہیں دیکھی گئی۔ بیسے
سورۃ قلن اور سورۃ الناس۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے ہر نماز کے بعد معوذتہین سورۃ قلن
اور سورۃ الناس پڑھنے کا حکم فرمایا یہ
حدیث غریب ہے۔

قرآن پڑھنے والے کی فضیلت

حضرت قاتلہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
قرآن پڑھے اور پڑھنے میں ماہر بھی ہو وہ
مقرئین بزرگ اور نیک لوگوں کے سامعہ ہوگا
اور جو اسے اس حال میں پڑھے کہ اس کے
لئے پڑھنا دشوار ہو اس کے لئے دو گنا ثواب
ہے۔ ہشام کی روایت میں "شدت" اور شعبہ
کی روایت میں "شاق" کے الفاظ منقول ہیں
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے
مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
اس طرح قرآن پڑھا کہ اس پر عادی ہو گیا اس

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَدْ الْقُرْآنَ فَاسْتَظَفَرَهُ
فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِه
الْجَنَّةَ وَشَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ
كَأَنَّهُ قَدْ وَجَّهَتْ لَهُ النَّارُ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ عَشْرٍ
لَا تُدْرِكُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا التَّوْحِيدِ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادُ
صَحِيحٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو عَبْدِ بَدْرٍ كُوفِيٌّ
يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ.

باب ۳۱۶ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْقُرْآنِ

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُسَيْنٍ نَحْنُ عَنْ أَبِي الْخَثَّارِ
عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْمٍ الْحَارِثِيِّ الْأَعْمُرِيِّ عَنِ الْحَارِثِ
الْأَعْمُرِيِّ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَكُنْتُ أَلْقِي
يَتُخَذُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فَكُنْتُ عَلَى عَيْنِي
فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْآتِي التَّاسِ قَدْ
خَاضُوا فِي الْأَحَادِيثِ قَالَ أَوْ قَدْ قَعَلُوا قَدْ
تَعَمَّقُوا أَمَّا إِيَّائِي فَمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا رَحْمَةً سَيَكُونُ فَتَنَهُ
فَقُلْتُ مَا الْمَخْرُجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا
بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَضْلُ
لَيْسَ بِالْهَدْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَابِ قَصَّةِ اللَّهِ
وَمِنْ أَتَى الْهَدْيَ فِي عَزِيمِ أَهْلِهِ اللَّهُ وَهُوَ
حَبْلُ اللَّهِ الْيَتِيمِ وَهُوَ الَّذِي كَرَّمَ الْحَكِيمَ وَهُوَ
الْجَرَّاطُ الْمُسْتَقِيمَ هُوَ الَّذِي لَا يَزِيغُ بِهِ إِلَّا
هَدَاهُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ إِلَّا بَيْنَهُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ
الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثَرَةِ الذُّرِّ وَلَا تَنْفَعِي
جَبَابَتُهُ هُوَ الَّذِي تَمَرَّتْهُ الْجَنُّ إِذَا سَمِعَتْهُ
حَتَّى قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا مَجْجًا يَهْدِي إِلَى
الرَّشَدِ مَا مَاتَ بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ

کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا اللہ تعالیٰ
اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے عائدان
سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت
قبول کرے گا جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا یہ حدیث
غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں
اس کی سند صحیح نہیں جنس بن سلیمان ابو عبد بذر کوفی کو
حدیث میں ضعیف سمجھا گیا ہے۔

فضیلت قرآن

حضرت حارث امور قرطبی ہیں میں مسجد کے پاس سے
گزرنا تو دیکھا کہ لوگ وسیع درجہ (یا قرآن کیل) مشغول
ہیں پھر میں حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا
امیر المؤمنین کیا آپ نہیں دیکھتے لوگ باتوں میں مشغول ہیں
آپ نے فرمایا کیا وہ ایسا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا
جی ہاں آپ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ نے فرمایا اگلا وہ ہو! عنقریب ایک فتنہ پیا ہوگا
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے بچاؤ کیا طریقہ
ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کی کتاب اس میں تم سے پہلے
اور بعد کی خبریں ہیں۔ یہ تمہارے درمیان حکم ہے جو
فیصلہ کرتی ہے یہ مذاق نہیں ہے، جس سرکش نے اسے
چھوڑا اللہ تعالیٰ اسے تباہ و برباد کرے گا جس نے اس کے
سوا کہیں اور ہدایت تلاش کی اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کرے گا۔ یہ
اللہ کی مضبوطی ہے، حکمت سے مہر لیا اور مضبوطی
ہے جسے نہ خواہشات ٹیڑھا کرتی ہیں اور نہ ہی اس سے لڑا نہیں
غلط ملے ہوئی ہیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے۔ یا برباد
دہرائے سے پرانا نہیں ہوتا اس کے کھانچے تم نہیں ہوتے۔
جنہوں نے اسے مستکر یا تو قوت کہا ہم نے عجیب و غریب قرآن سنا
جو ہر بات کی طرف لے جاتا ہے ہم اس پر ایمان لے آئے، جسے
اس کے مطابق بات کی، جسے اس پر عمل کیا، ثواب پایا جس نے
اسے ساتھ فیصلہ کیا، انصاف کیا، جس نے اس کی طرف

و دعوت دی اسے صراطِ مستقیم کی ہدایت دی گئی۔
اسے انور: اسے مضبوطی کے مقام کو یہ حدیث
غریب ہے، ہم اسے صرف حمزہ زیات کی
روایت سے پہچانتے ہیں اس کی سند مجہول ہے
اور حادث کی روایت میں کلام ہے۔

تعلیم قرآن

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ
ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے ابو عبد الرحمن فرماتے
ہیں یہی وجہ ہے کہ میں اس مقام (مسند تندریس) پر بیٹھا
ہوا ہوں ابو عبد الرحمن نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کے زمانے سے قرآن پڑھنا شروع کیا جو حجاج
بن یوسف کے دور تک جاری رہا۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر یا (فرمایا) افضل وہ
ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
عبد الرحمن وغیرہ نے بواسطہ سفیان ثوری، علقمہ بن مرثد
اور ابو عبد الرحمن، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اسی
طرح مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اس میں سفیان نے سعد بن
عبدہ کا ذکر نہیں کیا۔ یہی بن سعید نے یہ حدیث بواسطہ
سفیان، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبدہ اور ابو عبد الرحمن
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں اہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے بواسطہ
یہی بن سعید، سفیان و شعبہ سے بیان کی۔ محمد بن بشار
کہتے ہیں یہی بن سعید نے اسی طرح سفیان اور شعبہ
دونوں کے واسطہ سے روایت کی جس میں سعد بن
عبدہ کا واسطہ مذکور ہے، لیکن سفیان کے شاگرد

عَبْدُ اللَّهِ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلٌ وَمَنْ دَعَا
إِلَيْهِ هَدَى إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ خَدَّاهَا إِلَيْكَ
يَا أَغْوَرُ هَذَا أَحَدَايْتُ غَرِيْبُ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ حَمْزَةَ الزِّيَاتِ وَ (سَنَادُهُ مُجْهُولٌ دَفِي
الْحَدِيثِ مَقَالٌ).

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ
أَمْبَانَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عُلُقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ
سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ خَيْرَ كُوفٍ مِنْ
تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلِمَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَدْ أَلَيْتُ أَنْ أَقْعُدَ فِي مَقْعَدِي هَذَا وَحَكَوْهُ
الْقُرْآنَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ حَتَّى بَلَغَ الْحَجَابَ
بَنُ يُوْسُفَ هَذَا أَحَدَايْتُ حَسَنٌ مُجْهُولٌ

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا مُشْرِ بْنِ
السَّرِيِّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ
عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ كُوفٍ أَوْ
أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلِمَهُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ مُجْهُولٌ وَهَكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بَنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ التَّوْرِيِّ
عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سُفْيَانُ لَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ
وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ
عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سفیان سے اس واسطے کو ذکر نہیں کرتے محمد بن بشار کہتے یہی اصح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ کے نزدیک اس روایت میں سعد بن عبیدہ کا واسطہ ہے گویا کہ سفیان کی حدیث قیاس کے زیادہ مطابق ہے، علی بن عبد اللہ، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ میرے نزدیک کوئی شخص شعبہ کے برابر نہیں۔ لیکن جہاں وہ سفیان کے قول کی مخالفت کریں میں سفیان کا قول اپناتا ہوں۔ میں نے ابو حماد سے سنا انہوں نے وکیع سے نقل کیا کہ شعبہ نے فرمایا سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں، سفیان نے مجھ سے جو حدیث بھی بیان کی اسے میں نے ایسے ہی پایا جیسے انہوں نے نقل کی۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے“ ہم اس حدیث کو صرف حضرت عبد الرحمن بن اسحق رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

قرآن کا ایک صرف پڑھنے کا ثواب

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَهَكَذَا أَذْكَرُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَصْحَابُ سُفْيَانَ لَا يَذْكُرُونَ فِيهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَهَذَا مَعَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَكَذَا رَدَّ شُعْبَةُ فِي إِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثِ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ وَكَانَ حَدِيثُ سُفْيَانَ أَشْبَهُ قَالَ عَمْرِؤُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَا أَحَدٌ يُعَدُّ عِنْدِي شُعْبَةَ وَإِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ أَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَذْكُرُ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانُ أَحَقُّ بِمِثْقَالِ قَمَاحَةٍ شَيْءٍ سُفْيَانَ عَنْ أَحَدٍ بِشَيْءٍ فَالْتَمَسْتُ لِدَوْدَ جَدَّكَ كَمَا حَدَّثَنِي فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدٍ.

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ أَخْبَرَنَا مَا عُبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي زَيْيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ الشَّعْبَانِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِؤُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ لَا تُعَدُّ لَهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَجَاءٍ.

باب مَا جَاءَ فِي مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنَ الْقُرْآنِ مَا كَدَّ مِنَ الْجُودِ

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ أَبِي عِيسَى وَشُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي يُوَيْسَ

مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا بْنَ كَعْبٍ الْقَدْرَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَلِهَا قَالَ التَّوْحُفُ وَلَكِنْ أَيْتُ حَدَّثَ وَلَا تَرْحُفُ وَمِنْ يَدِكَ حَدَّثَ هَذَا أَحَدُ يَدِكَ حَسَنٌ عَشْرٌ غَيْرُكَ مِنْ هَذَا التَّوْحُفُ سَمِعْتُ تَتَبَّعَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ بَلَغَنِي أَنَّ مُحَمَّدًا بْنَ كَعْبٍ الْقَدْرَنِيَّ وَلَدَنِي حَيْوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَرَوِي هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ هَذَا التَّوْحُفُ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَوَاهُ أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَرَفَعَهُ جَعْفَرُ بْنُ وَاقِفٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقَدْرَنِيَّ يَكْفِي أَبَا حَنَرَةَ -

۸۲۲ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهَنَّمِيُّ نَا عَبْدَ الصَّمَدِ بْنَ حَبِيبٍ أَنَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيئُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ جَلِّهِ قَبْلُ تَأْتِيهِ الْكِرَامَةُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ زِدْهُ قَبْلُ جَلِّهِ الْكِرَامَةُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَمَّا هُنَّ فَيَرْضَى عَنْهُ فَيَقَالُ لَكَ أَقْدَارُ أَرْقَا وَيُزَادُ لَكَ آيَةٌ حَسَنَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ -

۸۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ هُكَيْلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَهُ يَرْفَعُهُ وَهَذَا أَصَحُّ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ -

باب ۳۳

اور یہی دس گنا ہوئی ہے میں یہ نہیں کہتا کہ اکرم ایک حرف ہے بلکہ ایک حرف ہے اور ہم ایک حرف ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ میں نے تفسیر بن سعید سے سنا فرماتے ہیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ محمد بن کعب قرظی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے ابوالاحوص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بعض نے مرفوع اور بعض نے موقوف روایت کی ہے۔ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو حمزہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا تو قرآن کہے گا اے رب! اسے جوڑا پہنا چنانچہ اسے عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر عرض کرے گا اے رب! اسے مزید پہنا پھر اسے عزت کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن عرض کرے گا اے رب! اس سے راضی ہو جاؤں وہ اس سے راضی ہو گا اور اس سے کہا جائے گا پڑھنا جا اور ترقی کی منازل طے کرنا جا ہر آیت کے بدلے اس کی ہر بڑھائی جائے گی یہ حدیث حسن ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر شعبہ، عاصم بن بہدلہ اور ابوم صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی موقوف حدیث روایت کی ہے ہمارے نزدیک بواسطہ عبدالصمد، شعبہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

نماز میں قرآن پڑھنے کا اجر

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو النَّضْرِ
ثَابِتُ بْنُ عَنَيْسٍ عَنْ يَتِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ
اللَّهُ بِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَاكَ حَتَّى
يُصَلِّيَ بِهَا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي عَلَى مَا مِنَ الْعَبْدِ
مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَدَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ بِشَيْءٍ مَا خَدَجَ مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ
يَعْنِي الْقَدْرَانَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَحْنُكَ
إِلَّا مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ وَبَكَرُ بْنُ عَنَيْسٍ قَدْ تَكَلَّمَ
فِيهِ أَبُو الْمُبَارَكِ وَتَدْرِكُهُ فِي أَخِيرِ أَمْرِهِ.

باب ۳

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا بَجْرِيدُ
عَنْ قَابُوسِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْوَقْفَ يَنْسِي فِي تَجْوِيفِهِ شَيْءٌ
مِنَ الْقَدْرَانِ كَالْيَتِيمِ الْغَرِيبِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مُعْتَمَدٌ.

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا
أَبُو دَاوُدَ الْحَقَرِيُّ وَابُو نُسَيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي الْفَجْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَمُوتُ يَعْصِي بِصَاحِبِ الْقَدْرَانِ إِذَا دُرِ
إِلَى وَدَيْكَ كَمَا كُنْتَ تُرِيدُ فِي الدُّنْيَا وَإِنْ
مَنَعَتْكَ مِنْهُ أَخِيْرَايَةً تَقْدِرُ بِهَا هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مُعْتَمَدٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُلَيْنٍ عَنْ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
عَامِرٍ هَذَا إِسْنَادٌ نَحْوُهُ.

باب ۳

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی
دور رکعت نماز کو جس غور سے سنتا (توجہ کرتا) ہے اس
سے زیادہ غور سے کسی اور چیز کو نہیں سنتا۔ نیکی انسان
کے سر پر سایہ فلک رہتی ہے جب تک وہ نمازیں مصروف
رہے اور بندہ قرآن سے فارغ ہوتے اللہ تعالیٰ کے
جس قدر قریب ہوتا ہے اتنا اور کسی وقت
نہیں ہوتا۔ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے
صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابن مبارک
نے بکر بن عنین کے بارے میں کلام کیا اور آخر
میں اسے ترک کر دیا۔

قرآن کے خالی سینہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت ہے فرماتے ہیں قرآن کے خالی
سینہ و دیران گھر کی مثل ہے۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا (قیامت کے دن) قرآن پڑھنے والے
سے کہا جائے گا پڑھتا جانا اور حرقی کی منازل
طے کرنا جا اور اس طرح ٹھہر کر پڑھ جس
دنیا میں ٹھہر کر پڑھتا تھا آخری آیت
کے پاس تیسری منزل ہے یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

قرآن بھول جانے کا گناہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میری امت کے ثواب پیش کئے گئے یعنی کروہ کوڑا بھی جسے کوئی آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور امت کے گناہ بھی میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی کوئی آیت یا سورت دی گئی اور پھر وہ اسے بھول گیا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں گفتگو کی تو انہوں نے اسے نہ پہچانا اور غریب قرار دیا۔ امام بخاری فرماتے میرے علم کے مطابق مطلب بن عبد اللہ بن حنظل کو کسی صحابی کے سماع حاصل نہیں، البتہ وہ حدیث جو انہوں نے بیان کئے ہوئے کہا کہ مجھ کے اس شخص نے بیان کیا جو نبی کریم کے خطبہ میں موجود تھا، علی بن مدینی نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ مطلب کو حضرت انس سے سماع حاصل ہے۔

قرآن کو ذریعہ معاش بنانا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک قاری پرانے گز رہا وہ قرآن پڑھ رہا تھا اڑاں بعد اس نے مانگنا شروع کر دیا حضرت عمران نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا میں نے نبی اکرم سے سنا آپ نے فرمایا جو قرآن پڑھے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا چاہیے کیونکہ (مستقبل میں) کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھ کر اسے ذریعہ سوال بنائیں گے محمود کہتے ہیں یہ حدیث جن کے جابر جعفی نے روایت کی بصری ہیں۔ یہ حدیث بصری صحیح ہیں ان کی کنیت ابو نصر ہے۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ جابر جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ان ہی سے روایت کرتے ہیں۔

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرُونِي عَنْ أَبِي جَرِيرٍ عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضْتُ عَلَى أَجُودٍ أُمِّي حَتَّى الْقَدَاةِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهِيَ مَنِيَّةٌ عَلَى ذُنُوبٍ أُمِّي فَلَمَّا رَأَتْهَا نَبَاً عَطَلَهُ مِنْ مُنُورَةٍ مِنَ الْقَدَرِ أَوَّاهٌ أَوْ يَهَارِجٌ شَوْفِيهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا تَقْرَأُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَذَكَرْتُ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ فَلَمْ يُعْرِضْهُ وَاسْتَفْرَبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا أَعْرِفُ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلٍ حَنْظَلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَقْدَمُ حَدَّثَنِي مِنْ حَدِيثِ خُطْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ لَا تَعْرِفُ الْمُطَّلِبَ بْنَ أَحْمَدَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَدُّ اللَّهِ وَأَنْكَرَهُ بَنُو الْمَدَائِنِيِّينَ إِنْ يَكُونُ الْمُطَّلِبُ سَمِعَ مِنْ أَنَسٍ.

باب ۳۷

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ سَمِعْتُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَارِيٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَأُسْرَجِعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ قَبْلَ نَسَائِ اللَّهِ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَبْقَى أَقْوَامٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ وَقَالَ مُحَمَّدُ هَذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْهُ جَابِرُ الْجَعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَخَيْثَمَةُ هَذَا شَيْخٌ بَصْرِيُّ يَكُنَّى أَبَا نَصْرٍ قَدْ رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَحَادِيثَ وَقَدْ رَوَى جَابِرُ الْجَعْفِيُّ عَنْ خَيْثَمَةَ هَذَا أَيْضًا.

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ النَّوَّاسِيُّ قَاوِمٌ نَا أَبُو فَرْجَةَ يَزِيدُ بْنُ يَسَّانَ عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ صَهْبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحْلَلَ حَرَامَهُ وَقَدْ دَرَى مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ يَسَّانَ عَنْ أَبِيهِ هَذَا الْحَدِيثَ قَدْ أَذَى هَذَا الْإِسْنَادُ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ صَهْبِيبٍ وَلَا يَتَّبِعُ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَلَى رِوَايَتِهِ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَأَبُو الْمُبَارَكِ رَجُلٌ مُجْتَوِلٌ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ وَقَدْ عُوِفَ وَكَيْفَ فِي رِوَايَتِهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ أَبُو فَرْجَةَ يَزِيدُ بْنُ يَسَّانَ الدَّهْرِيُّ لَيْسَ بِحَدِيثٍ بِأَسْ إِلَّا رِوَايَةُ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ عَنْهُ فَتَرَاهُ يَدْرِي عَنْهُ مَنَّا كَيْفَ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا قرآن پر ایمان نہیں جو اس کی حرام کی ہوئی اشیاء کو حلال کہے محمد بن یزید بن یسنان نے یہ حدیث اپنے والد سے روایت کی اور اس سند میں جہاد اور سعید بن مسیب (رحمہما اللہ) کا اضافہ کیا۔ روایت میں محمد بن یزید کا کوئی متنازع نہیں اور وہ خود ضعیف ہے۔ ابو مبارک مجہول شخص ہے اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ وسیع کی مخالفت کی گئی ہے امام بخاری فرماتے ہیں ابو فَرْجَةَ یَزِيدُ بن یسنان راوی کی روایت میں کوئی صرح نہیں البتہ ان کے بیٹے محمد کی ان سے روایت صحیح نہیں کیونکہ وہ ان سے منکر روایات نقل کرتا ہے۔

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَفْرِقَةَ النَّوَّاسِيِّ عَنْ عِيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ الْحَضَرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَاهِدُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِدِ بِالصَّدَاقَةِ وَالْمِثْرِ بِالْقُرْآنِ كَالْمِثْرِ بِالصَّدَاقَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَرِيبٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الَّذِي يُسَرِّقُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي يُجَاهِدُ بِالْقُرْآنِ الْقُرْآنُ لِأَنَّ صَدَقَةَ السِّدِّ أَفْضَلُ مِنْ أَهْلِ الْعِيَالِ مِنْ صَدَقَةِ الْعَلَاَنِ وَرَأَيْتُ مَعْنَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِيَالِ يَكُنِي يَا مَسْكُ الرَّجُلِ مِنَ الْمُحِبِّ لِأَنَّ الَّذِي يُسَرِّقُ لَا يُعْمَلُ لَا يُخَافُ عَلَيْهِ الْمُحِبُّ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ فِي الْعَلَانِيَةِ

حضرت عقیقہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا علانیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔ اور آہستہ قرآن پڑھنے والا پوشیدہ صدقہ دینے والے کی مثل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آہستہ قرآن پڑھنے والا بلند آواز سے پڑھنے والے سے افضل ہے کیونکہ علماء کے نزدیک علانیہ صدقہ دینے کی بجائے چھپا کر صدقہ دینا زیادہ بہتر ہے۔ علاوہ انہی علماء کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ربا کاری اور خود پسندی سے مامون و محفوظ رہے کیونکہ علانیہ اعمال کی نسبت خفیہ اعمال میں ربا کا خوف نہیں ہوتا۔

باب ۳۷

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
حَمَّادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ قَالَ
عَائِشَةُ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَمْرُحُ حَتَّى يَقْرَأَ بِبَنِي إِسْرَءِيلَ وَالزُّمَرِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو لُبَابَةَ هَذَا شَيْخٌ
بَصْرِيُّ قَدْ دَوِيَ عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ غَيْرَ
حَدِيثٍ وَيُقَالُ لِسَمْعِهِ مَرْدُوانٌ حَدَّثَنَا
بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فِي كِتَابِ التَّارِيخِ.

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَجْرٍ عَنْ بَقِيبَةَ
أَبُو بَكْرٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ
مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَالَدٍ عَنْ
عَدِيٍّ عَنْ بَنِي سَارِيَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمَسْبُوحَاتِ
قَبْلَ أَنْ يَدْعُوَ يَقُولُ إِنَّ فِيهِمْ آيَةً خَيْرَ
مِنَ آيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب ۳۸

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَحْمَدَ النَّدْبِغِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ أَبُو
الْعَلَاءِ الْحَقَّاقُ شَيْخُ تَاهِرِ بْنِ أَبِي تَاهِرٍ
عَنْ مَعْقِلِ بْنِ إِسْرَءِيلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أُجْدِ سُورَةِ الْحَشْرِ
وَكَلَّ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ
عَلَيْهِ حَتَّى يُتِمَّ وَرَأَى مَا كَانَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ
مَاتَ شَهِيدًا وَمَنْ قَرَأَهَا حِينَ يُصْبِحُ كَانَ بِهَا
الْمَنْزِلَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِضُهُ
لِلْإِمْنِ هَذَا الْوَجْهَ.

سوئے سے پہلے قرآن پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک سورۃ نبی اسرائیل
اور سورۃ الزمر پڑھ لیتے آرام فرمانا ہوتے۔ یہ حدیث
حسن غریب ہے۔ یہ ابو لبابہ بصری شیخ ہیں حماد بن
زید نے ان سے اس کے علاوہ بھی روایات
بیان کی ہیں۔ کہا جاتا ہے ان کا نام مردان ہے
اسمیں اس کی خبر امام بخاری نے کتاب التاریخ
میں دی ہے۔

حضرت عرو بن مساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمانے سے
قبل مسبحات (وہ سورتیں جن کے شروع میں سبح
سیح اور سبحان کے الفاظ ہیں) پڑھا کرتے تھے
اور فرماتے تھے ان میں ایک آیت ایسی ہے
جو ہزار آیات سے بہتر ہے۔ یہ حدیث
غریب ہے۔

صبح کا وظیفہ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص صبح کے وقت اعوذ باللہ اور سورۃ
حشر کی آخری تین آیات پڑھے اللہ تعالیٰ اس
کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام
تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں
اور اگر اسی دن مر جائے تو شہید کی موت مرے گا
اور جو شخص شام کے وقت اسے پڑھے اس کا
بھی یہی مرتبہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب
ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے
ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت

حضرت علی بن ملک نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور نماز کے بارے میں پوچھا ام المؤمنینؓ نے فرمایا تمہارا حضور کی نماز سے کیا واسطہ آپ نماز پڑھتے پھر انتہائی وقت آرام فرماتے پھر انتہائی وقت نماز پڑھتے جتنی دیر نماز میں لگائی انتہائی وقت آرام فرماتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی نمازوں بعد حضرت ام سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی کیفیت بیان کی کہ آپ کی قرأت کا ایک ایک حرفت واضح ہوتا تھا یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم سے بواسطہ یث بن سعد ابن ابی ملیکہ اور علی بن ملک حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے پہنچتے ہیں۔ ابن جریر نے بھی یہ حدیث بواسطہ ابن ابی ملیکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ آپ کی قرأت کے الفاظ ٹکڑے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ حدیث یث اصح ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کے بارے میں پوچھا کیا آپ اول رات میں وتر پڑھتے یا آخر رات میں؟ ام المؤمنینؓ نے فرمایا دونوں صورتیں تھیں کبھی آپ ابتدا سے رات میں اور کبھی انتہائے رات میں وتر پڑھتے۔ میں نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے اس معاملہ میں وسعت رکھی۔ میں نے عرض کیا حضور اکرم کی قرأت کیسے تھی کیا آپ آہستہ پڑھتے تھے یا بلند آواز سے؟ ام المؤمنینؓ نے فرمایا دونوں صورتیں تھیں کبھی آہستہ پڑھتے اور کبھی بلند آواز سے۔ میں نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے اس معاملہ میں بھی وسعت رکھی ہے۔ راوی فرماتے ہیں پھر میں نے پوچھا جنابت کے موقع پر آپ کا طریقہ کار کیا تھا کیا آپ سونے سے پہلے غسل فرماتے یا آرام فرمائے کے بعد غسل فرماتے؟

بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
۸۳۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْقُبَ بْنِ مُمْلِكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ فَقَالَتْ وَمَا نَكُحُ وَصَلَاتُهُ وَكَانَ يُصَلِّيُ شَرَفًا مَرَّ قَدْرًا مَا صَلَّيْتُ ثُمَّ يُصَلِّيُ قَدْرًا مَا مَرَّ شَرَفًا مَرَّ قَدْرًا مَا صَلَّيْتُ حَتَّى يُصَلِّيَ ثُمَّ تَنَعَّتْ قَدْرًا مَا إِذَا رَأَى تَنَعَّتْ قِرَاءَتَهُ مُقْتَرِفَةً حَرْفًا حَرْفًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِيهِمْ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ (الْأَمِينُ حَدِيثٌ لَيْثٌ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْقُبَ بْنِ مُمْلِكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَقَدْ رَوَى ابْنُ جَدْرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ وَحَدِيثُ النَّبِيِّ أَحْمَدُ.

۸۳۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ رِوَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ يُؤْتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ مِنْ آخِرِهِ فَقَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رَبِّمَا أَوْ تَرَمِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرَبِّمَا أَوْ تَرَمِنْ آخِرِهِ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأُمُورِ سَعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَتُهُ أَكَانَ يُبَيِّنُ الْقِرَاءَةَ أَمْ يَجْعَلُهَا كُلَّ ذَلِكَ كَانَ يَقْعَلُ قَدْ كَانَ رَبِّمَا أَسْرَ وَرَبِّمَا جَعَلَتْ أَلْ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأُمُورِ سَعَةً قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَمْ يَنَامُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ کا عمل دونوں طرح تھا بسا اوقات غسل فرما کر سوجھاتے اور کبھی صرف وضو کر کے آرام فرما ہوتے۔ میں نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے اس معاملہ میں بھی گنجائش رکھی۔

حضرت ہارث بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ہونٹوں میں اپنے آپ کو پیٹ کر کے فرماتے کیا کوئی ایسا شخص نہیں جو مجھے سوار کر کے اپنی قوم کے پاس لے جائے کیونکہ قریش نے مجھے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے روک رکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب

۴۔ فضیلت قرآن

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص کو قرآن پاک میرے ذکر اور دعا سے روک رکھے اسے میں مانگنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں اور اللہ کا کلام دوسرے کلاموں سے اس طرح افضل ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

قَبِيلٌ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ
رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قَالَتْ
أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ.

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ
بْنُ كَثِيرٍ نَا إِسْرَائِيلُ نَا عُمَانُ بْنُ الْمُخَيْرَةِ
عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَعَثَ
نَفْسَهُ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ الْأَنْجَلُ يُحْمَلُنِي إِلَى قَوْمِهِ
فَإِنَّ قَوْمِيَّامَنَعُونِي أَنْ أَبْلِغَ كَلَامَ رَبِّي هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ مُصَنَّفٌ غَرِيبٌ.

باب ۳

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا شَهَابُ
بْنُ عُبَادٍ الْعَدَنِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ
الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ
عَنْ ذِكْرِي وَمَا لِي أُعْطِيَهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ
السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ
كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ.

أَبْوَابُ الْقِرَاءَاتِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَبِيبٍ نَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ نَا الْأَمَوِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت ٹکڑے ٹکڑے

(مفسر شریف) ہوتی تھی۔ الحمد للہ رب العالمین پھر وقت فرمایا اور پھر ارسلان الرحیم پڑھتے۔ اور آپ ملک یوم الدین پڑھتے تھے یہ حدیث غریب ہے ابو عبیدہ نے بھی پڑھا اور اسی کو پسند کیا۔ یحییٰ بن سعید موسیٰ وغیرہ نے بواسطہ ابن جریج اور ابن ابی ملیکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا اس کی سند متصل نہیں کیونکہ لیث بن سعد نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ اور یعلیٰ بن ملک کے واسطہ سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی جس میں ام المؤمنینؓ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت ایک ایک مرتبہ ہوتی تھی حدیث لیث زیادہ صحیح ہے۔ لیث کی حدیث میں یہ الفاظ بھی نہیں کہ ملک یوم الدین پڑھا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ اور اسی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ملک یوم الدین پڑھا کرتے تھے یہ حدیث غریب ہے بواسطہ زہری، انس بن مالک کی یہ روایت ہم صرف اس شیخ ابوب بن سوید مدنی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ زہری کے بعض شاگردوں نے زہری سے یہ حدیث روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہما ملک یوم الدین پڑھا کرتے تھے۔ عبد الرزاق نے بواسطہ مسمر اور زہری، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ملک یوم الدین پڑھا کرتے تھے۔

مَنْ لَمْ يَكُنْ عَنْ أَمْرِ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ قِرَاءَةً يَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُهَا مَلَكٌ يَوْمَ الْيَوْمِ هَذَا حَدِيثٌ حَدِيثٌ وَبِهِ يَنْفَرُ أَبُو حَبِيْبٍ وَيَنْتَازِعُ هَكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ الْأَمَوِيُّ وَهَبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَنَحْنُ نَحْنُ فِي مَنِيَّةٍ عَنْ أَمْرِ سَلَمَةَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّحَصِلٍ لِأَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَرْيَمَةَ عَنْ أَمْرِ سَلَمَةَ أَهًا وَصَفَتْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا وَحَدَّثَنَا اللَّيْثُ أَهْمُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَكَانَ يَقْرَأُ مَلِكٌ يَوْمَ الْقِيَامِ.

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ الرَّضَمِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَآرَاءُ قَالَ وَعُثْمَانُ كَانُوا يَقْرَءُونَ مَا لَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ أَيُّوبَ بْنِ سُوَيْدٍ الرَّضَمِيِّ وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانُوا يَقْرَءُونَ مَلَكٌ يَوْمَ الْقِيَامِ وَرَوَى عُبَادَةُ بْنُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانُوا يَقْرَءُونَ مَا لَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے پڑھا

سویہ بن نصر کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک

نے ہمیں یونس بن یزید سے اسی سند

کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث

بنائی۔ ابو علی بن یزید یونس بن

یزید کے بھائی ہیں یہ حدیث حسن

غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے

ہیں اس حدیث کو یونس بن یزید سے

روایت کرنے میں ابن مبارک متفق ہیں

ابو غلیبہ نے بھی اس حدیث کی

اتباع میں "واللعین باللعین"

پڑھا ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے **هَلْ يَسْتَطِيعُ** پڑھا

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف

رشدین کی روایت سے پہچانتے

ہیں اور اس کی سند قوی

نہیں رشدین بن سعد اور عبدالرحمن

بن زیاد بن انعم افریقی دونوں

ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اَنْتُمْ عَلٰى غَيْرِ صَاحِبٍ پڑھا کرتے تھے۔ اس

حدیث کو متعدد لوگوں نے ثابت بنانی سے

اسی طرح روایت کیا ہے یہ ثابت بنانی کی

۸۲۰۔ **حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ**

عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَیْنٍ بْنِ يَزِيدَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ أَنَّ النَّفْسَ

بِالْأَنْفِيسِ وَالْعَيْنِ بِالْعَيْنِ فَكَانَ سَوِيًّا بَيْنَ

نَهْرٍ ابْنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ

هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا سَوِيْدُ بْنُ لُحَيْمٍ

أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ هَذَا

الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَأَبُو عَیْنٍ بْنُ يَزِيدَ هُوَ أَخُو

يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

عَدِيْلٌ فَكَانَ مُحْكَمٌ تَفْتَدِ ابْنُ الْمُبَارَكِ هَذَا

الْحَدِيثُ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَهَكَذَا أَقْرَأَ

أَبُو عَیْنٍ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ رَبَّاعًا هَذَا

الْحَدِيثُ۔

۸۲۱۔ **حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا رِشْدِ بْنِ**

بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ

أَنْعُمٍ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمَادَةَ بْنِ

كُثَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَلْفٍ عَنْ مُعَاذِ

بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ

هَلْ تَسْتَطِيعُ كَرِيْكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَمْ

تَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِ بْنِ سَعْدٍ

وَكَيْسٍ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَرِشْدِ بْنِ سَعْدٍ

وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ بَيْنَ أَنْعُمٍ الْأَفْرِیْقِيِّ

يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ۔

۸۲۲۔ **حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ**

نَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ نَا ثَابِتُ الْبُكْتَالِيُّ عَنْ

شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَمْرِ سَكَنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُهَا إِنَّهُ عَمَلٌ

غَيْرُ صَالِحٍ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ خَيْرٌ وَاجِدٌ

حدیث ہے ہوا سطر شہر بن حوشب یہ حدیث
اسماء بنت یزید سے بھی مروی ہے۔ میں
نے عبد بن حمید سے سنا کہ اسماء بنت یزید سے
ام سلمہ انصاریہ مراد ہیں۔ میرے نزدیک دونوں
روایتیں ایک ہیں۔ شہر بن حوشب نے حضرت ام سلمہ
انصاریہ سے اس کے علاوہ بھی احادیث روایت
کی ہیں۔ یہی اسماء بنت یزید ہے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے بھی اس کے ہم معنی حدیث
مروی ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
قَدْ بَلَغْتُ مِنَ لَذَائِنِ عَدَمًا - (دال پر
تشدید کے ساتھ) پڑھا۔ یہ حدیث غریب ہے
ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں امیہ
بن خالد ثقفی ابو جاریہ عبدی شیخ مجہول
ہے اور ہم اس کا نام نہیں جانتے۔

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْمُنَافِي نَحْوُ هَذَا أَوْ هُوَ حَدِيثٌ ثَابِتٌ
الْمُنَافِي وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنْ
شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ وَ
سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُولُ أَسْمَاءُ بِنْتُ
يَزِيدَ هِيَ أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ كُلُّ الْحَدِيثِ مِنْ
جَنَاحِي وَاحِدَةٍ وَقَدْ رَوَى شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنِ
حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ وَهِيَ أَسْمَاءُ
بِنْتُ يَزِيدَ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا.

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَافِعُ الْهَضْرِيِّ نَا
أَمِيَّةَ بِنْتُ خَلَّالٍ نَا أَبُو الْهَارِثَةِ الْهَضْرِيُّ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ بَلَغْتُ مِنَ
لَذَائِنِ عَدَمٍ أَمْتَقَلَّةً هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَأَعْرَفُهُ
إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَمِيَّةُ بِنْتُ خَلَّالٍ ثَقَفَةٌ وَأَبُو
الْهَارِثَةِ وَابْنُ كَعْبٍ شَيْخَانِ مَجْهُولُونَ وَلَأَعْرَفُهُ
إِسْمُهُ.

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا بَيْهَقِيُّ بْنُ مُوسَى نَاعَمِيُّ بْنُ
مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَثَّابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَوْبَى عَنْ وَصَّافٍ أَيْ بَيْهَقِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنْ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ بَلَغْتُ مِنْ حِمَمَةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَأَعْرَفُهُ
إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْقَصِيصُ مَا رَوَى عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَدْ بَلَغْتُ وَيُرْوَى أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهَمَزُ
بَيْنَ الْعَاثِمِ وَالْمُنَافِي قَدْ بَلَغْتُ هَذِهِ الْآيَةَ وَارْتَفَعَا
إِلَى كَعْبِ الْأَخْبَارِيِّ فِي ذَلِكَ فَلَوْ كَانَتْ هَذِهِ
رِوَايَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَعْنَى
بِرِوَايَتِهِ وَلَوْ يَجُوزُ إِلَى كَعْبٍ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی عین
میں پڑھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف
اسی طریق سے جانتے ہیں حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہ سے مروی قرأت بھیج ہے روایت
کیا گیا ہے کہ حضرت ابن عباس اور عمرو بن عباس
رضی اللہ عنہما کا اس آیت کی قرأت میں اختلاف تھا
تو دونوں حضرت کعب احبار کے پاس قبضہ
کے لئے تشریف لے گئے اگر حضرت ابن عباس
کے پاس کوئی روایت ہوتی تو انہیں کفایت کرتی اور
کعب احبار کے پاس نہ جاتے۔

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَلْفِيُّ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَلَاكَ نَحْنُ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمَّحَ الدُّمُرُ عَلَى فَارِسٍ فَأُجِيبَ ذَلِكَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَلَّاتُ الْمُؤْمِنِينَ الدُّمُرُ إِلَى قَوْلِهِ يَقْدِرُ الْمُؤْمِنُونَ قَالَ فَقَدِمَ الْمُؤْمِنُونَ بِظَهْرِ الدُّمُرِ عَلَى فَارِسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْأَوْجُهَةِ وَيَقْدِرُ غَلَبَتْ وَغَلَبَتْ يَقُولُ كَأَنَّكَ غَلَبْتَ غَلَبَتْ غَلَبَتْ هَكَذَا هَذَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غَلَبَتْ.

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ الدَّارِيُّ نَافِعُ بْنُ مَيْسَرَةَ التَّخَوِيُّ عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ ابْنِ شَرِّبَةَ قَدَّاهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَكُمْ مِنْ ضَخْنٍ فَقَالَ مِنْ ضَخْنٍ هَذَا ثُمَّ عَنِ ابْنِ حَبِيبٍ تَأْيِيدًا مِنْ هَرُونَ عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ.

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ الدَّارِيُّ نَافِعُ بْنُ مَيْسَرَةَ التَّخَوِيُّ عَنْ ابْنِ شَرِّبَةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ ابْنِ شَرِّبَةَ قَدَّاهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَكُمْ مِنْ ضَخْنٍ فَقَالَ مِنْ ضَخْنٍ هَذَا ثُمَّ عَنِ ابْنِ حَبِيبٍ تَأْيِيدًا مِنْ هَرُونَ عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ.

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ الدَّارِيُّ نَافِعُ بْنُ مَيْسَرَةَ التَّخَوِيُّ عَنْ ابْنِ شَرِّبَةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ ابْنِ شَرِّبَةَ قَدَّاهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَكُمْ مِنْ ضَخْنٍ فَقَالَ مِنْ ضَخْنٍ هَذَا ثُمَّ عَنِ ابْنِ حَبِيبٍ تَأْيِيدًا مِنْ هَرُونَ عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ بدر کے دن دو بیوں کو ایرانیوں پر فتح حاصل ہوئی اور سلمان اس سے خوش ہوئے قرأت کریمہ نازل ہوئی اَلْكَوْثُ الْغَلَبَةُ الْكَوْثُ مَرَّرَ سَے يَقْدِرُ الْمُؤْمِنُونَ۔ تک حضرت ابو سعید فرماتے ہیں روم کی کامیابی پر مسلمانوں کو خوشی ہوئی یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے غَلَبَتْ اور غَلَبَتْ دونوں طرح پڑھا گیا ہے کہتے ہیں دو بیوں کو پہلے شکست ہوئی اور پھر غالب آئے نصر بن علی نے غَلَبَتْ (فتح کے ساتھ) پڑھا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خَلَقَكُمْ مِنْ ضَخْنٍ (ضاد کا فتح) پڑھا تو آپ نے فرمایا میں ضَخْنٍ (ضاد کا ضم) ہے، ہم سے عبد بن حمید نے بواسطہ بن یزید بن ہارون بن فضیل بن مرزوق سے یہ روایت بیان کیا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف فضیل بن مرزوق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "قُلْتُ مِنْ مَذَكْرٍ" (رواں کے ساتھ) پڑھا کرتے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "قُرْءُوحٌ وَرَبِّحَانٌ وَجَنَّةٌ تُعْطَمُ" (را کا ضم) پڑھا کرتے تھے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے ہارون بن حماد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو معاوية عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ ۱ لَشَامَ فَأَتَانَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَقْدَرُ عَلَى قِدَاءِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَاشَادُوا لِي فَقُلْتُ نَعُو حَتَّى كَيْفَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقْدَرُ هَذَا ۲ الْآيَةَ وَاللَّيْلُ إِذَا يَعْتَمِي قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقْدَرُهَا وَاللَّيْلُ إِذَا يَعْتَمِي وَالذَّاكِرُ الْأَنْثَى فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَإِنَّا نَالَهُ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْدَرُهَا وَهُوَ لَا يَرِيدُ وَتَنِي أَن أَقْرَأَهَا وَمَا خَلَقَ فَلَا أَتَا بِعَمَلٍ هَذَا أَحَدًا يَشَأُ حَسَنَ عَمَلٍ وَهَكَذَا يَقْدَرُ عَبْدُ اللَّهِ بَيْنَ مَسْجُودٍ وَاللَّيْلِ إِذَا يَعْتَمِي وَالتَّهَامِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّاكِرُ وَالْأَنْثَى

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي رُمْحَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنَا السَّدْرُ أَن ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينِ هَذَا أَحَدٌ يَشَأُ حَسَنَ عَمَلٍ

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ تِلْكَ الرَّاذِلُ الْحَسَنُ بْنُ يَسِيرٍ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَأَ وَتَدَى النَّاسَ مَسْكَارَى وَمَا هُمْ بِمَسْكَارَى هَذَا أَحَدٌ يَشَأُ حَسَنَ عَمَلٍ وَهَكَذَا دَرَى الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ وَلَا تُعَدُّ يَقْتَادَةَ سَمَاعًا وَنَ أَحَدٍ مِنَ أَهْلَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ أَهْلِ الْوَلَدِ وَالْطُّفِيلِ وَهَذَا عَمَلٌ مَخْتَصَرٌ لِمَا يَرَوْنَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم جب شام میں گئے تو حضرت ابو درد اور رضی اللہ عنہ ہمارے پاس نظر پین لائے اور پوچھا کیا تم میں سے کوئی حضرت عبد اللہ بن مسعود کی قرأت پڑھ سکتا ہے؟ فرماتے ہیں میرے ساتھیوں نے میری طرف اشارہ کیا میں نے کہا ہاں میں پڑھ سکتا ہوں انہوں نے پوچھا تم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے یہ آیت واللیل اذا یغشی کس طرح سنی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے کہا میں نے اس طرح سنی ہے واللیل اذا یغشی والذکر والانثی۔ حضرت ابو درد اور فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی طرح سنا ہے اور یہ لوگ مجھ سے دُعا خلق کا اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔ پس میں ان کی اتباع نہیں کروں گا یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود کی ہی قرأت ہے واللیل اذا یغشی والتمہا اذا تجلی والذکر والانثی!

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنَا الذَّكَرُ اِنَّ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينِ پڑھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا وَتَدَى النَّاسَ مَسْكَارَى وَمَا هُمْ بِمَسْكَارَى یہ حدیث حسن ہے کم بن عبد الملک نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کیا ہے۔ حضرت قتادہ، حضرت انس کسی اور ابو الطفیل رضی اللہ عنہما کے سوا کسی دوسرے صحابی سے سماع حاصل نہیں میرے نزدیک یہ مختصر ہے بواسطہ قتادہ اور حسن، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے پڑھا یَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ كَمَا تَقُونَ عَمَلٌ

ہے) حکم بن عبد الملک کی حدیث میرے نزدیک
اس حدیث کے مختصر ہے۔

حضرت عہد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان میں
سے یا (فرمایا) تم میں سے کسی ایک کے لئے یہ کہنا برا
ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یہ کہنا چاہیے
کہ مجھے بھلا دی گئی اور قرآن یاد کرنے کی کوشش
کرو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے
یہ لوگوں کے سینوں سے اس سے بھی زیادہ نیکوکار جنتی ہوں اور اسے
دی توڑ کر بھاگتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سات قرأتیں

سنت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبریل علیہ السلام نے
طلاقات کی تو آپ نے پوچھا اے جبریل! مجھے ان پڑھ امت
کی طرف بھیجا گیا ہے۔ ان میں بڑی عمر والے بھی ہیں اور
بڑے سے مرد بھی کچھ بھی ہیں اور بچے بھی اور ایسا
آدمی بھی جس نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی، انہوں
نے عرض کیا یا رسول اللہ! قرآن سات حرف
(قرأتوں) پر نازل ہوا اس باب میں حضرت عمرؓ علیہ السلام
بیان ابوہریرہؓ ام ابیوبؓ حضرت ابوالوبؓ (انصاری کی تفسیر)
سموہ ابن عباسؓ اور ابو جہیم بن عاصؓ رضی اللہ عنہم سے
بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت
ابی بن کعب سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
میں ہشام بن عکرم بن حزام رضی اللہ عنہ کے پاس سے
گزرنا اور وہ سورہ فرقان پڑھ رہے تھے اس وقت
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رخصت ہو کر آئے (باجیات

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا
رَبَّكُمُ الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ وَحَدِيثُ الْحَكِيمِ بْنِ عَبْدِ
الْمَلِكِ جِدَائِي مُخْتَصَرٌ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ -

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ وَابْنُ
أَسْبَاطٍ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بِئْسَ الْإِحْدَى هُوَ أَحَدٌ كَرَأَى أَنْ يَقُولَ
قَسَمْتُ بِآيَةٍ كَيْتَ كَوَيْتَ بَلْ هُوَ نَسِيٌّ فَاسْتَذَكِرُوا
الْقُرْآنَ قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ هُوَ أَشَدُّ تَخَصُّصًا
مِنْ مُدَوِّرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعِيرِ مِنْ عَقْلِهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ مُتَّحِقٌ

باب ۳۷ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى

سَبْعَةِ أَحْرَفٍ

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَابْنُ
مُؤَمَّسٍ وَشَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدْرِيًّا فَقَالَ يَا جَدْرِيٌّ إِنِّي
بَعِثْتُ إِلَيْكَ أُمَّةً أَمِينَةً وَهُمْ الْعَجُوزُ وَالشَّبَابُ
الْكَبِيرُ وَالْقَلَامُ وَالْحَارِيَّةُ وَالرَّجُلُ الْكَلْبِيُّ
لَمْ يَقْدِرْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْآنَ
أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ هَرَوَ
حَدَّثَنَا بَنُ الْإِيمَانِ وَابْنُ هُرَيْرَةَ وَأَمْرًا يُؤَبِّ
وَهِيَ زَمَنَةٌ ابْنُ يُؤَبِّ الْأَنْصَارِيُّ وَسَمْرَةَ وَ
ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ جَهْمٍ وَابْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ الْقَيِّمِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُتَّحِقٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ كَعْبٍ

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَابْنُ
مُؤَمَّسٍ وَشَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا مَعْمَرُ
عَنِ النَّبِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنِ الْذَّيْبِ عَنِ الْيَسْرِ
بْنِ مَخْزُومٍ وَعَبْنُ الرَّحَنِ بْنِ عَبِيدَةَ الْقَامِي

أَخْبَاهُ أَنَّهُمَا سَبَّحَا عَمْرَبْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ
 مَرَرْتُ بِهَاشِمِ بْنِ حَكِيمٍ بَيْنَ جَزَائِمٍ وَهُوَ
 يَقْدُمُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ قِدْرَاتَهُ
 فَإِذَا هُوَ يَقْدُمُ عَلَى حَدِيثٍ كَثِيرٍ ثُمَّ يَقْدُمُ فِيهَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدَاتُ
 أَسْوَرَةٍ فِي الصَّلَاةِ فَتَنْظُرُتُهُ حَتَّى سَكَوْا فَكَمَا
 لَبَسْتُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْدَرُ لَكَ هَذِهِ
 السُّورَةُ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْدُمُهَا فَقَالَ أَقْدَرُ فِيهَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ كَيْفَ
 كَذَبْتَ وَابْتَدَأْتَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ أَقْدَرُ فِي هَذِهِ السُّورَةِ الَّتِي تَقْدُمُهَا
 فَأَنْطَلَقْتُ أَقْوَدُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُكَ
 هَذَا يَقْدُمُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حَدِيثٍ ثُمَّ
 تَقْدُمُ فِيهَا وَأَنْتَ أَقْدَرُ كَيْفَ سُورَةُ الْفُرْقَانِ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ
 يَا عُمَرُ أَقْدَرُ يَا هَاشِمُ فَقْدَرُ عَلَيْهِ الْقِدَامَةُ
 الَّتِي مِمَّتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هَكَذَا أَنْزَلْتُ شَرِّقًا لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَقْدَرُ يَا عُمَرُ فَقَدَاتُ الْقِدَامَةِ الَّتِي
 أَقْدَرُ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ
 شَرِّقًا لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ هَذِهِ
 الْقِدْرَانِ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَأَقْدَرُ مَا
 تَسْتَرْوِيهِ هَذَا أَحَدِيكَ فَهَيِّجْ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ
 مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَفْهَمُ إِلَّا سَنَادُ
 نَحْوُهُ إِلَّا أَنَّهُ لَوْ يَدُ كَرَفِيهِ السُّورَةِ مَخْذُومَةٌ

تھے میں نے ان کی قرأت سنی تو معلوم ہوا کہ وہ کئی ایسے
 حروف پر قرآن پڑھ رہے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 نے مجھے نہیں سکھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نمازیں ہی
 ان سے لڑ پڑتا لیکن میں سلام پھیرنے کی انتظار کرتا رہا جب
 انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی گردن کے پاس سے
 چادر پکڑ کر کھینچی اور پوچھا بتاؤ نہیں یہ سورت کس
 نے سکھائی ہے؟ جواب بھی ابھی میں نے تم سے سنی ہے۔
 انہوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی ہے
 میں نے کہا تم بھوٹ بولتے ہو اللہ کی قسم! مجھے بھی نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت سکھائی ہے چنانچہ میں
 انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا
 اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ان کو یہ سورت
 (سورۃ فرقان) کئی ایسے حروف پر پڑھتے سنا ہے جو
 حروف آپ نے مجھے نہیں سکھائے حالانکہ آپ ہی نے
 مجھے سورۃ فرقان پڑھائی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا اسے عمر! انہیں چھوڑ دو اور
 اسے ہشام! تم پڑھو! انہوں نے وہی قرأت پڑھی
 جو میں نے سنی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر حضور
 نے مجھ سے فرمایا اسے عمر! تم پڑھو میں نے وہ قرأت
 پڑھی جو حضور نے مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اسی طرح نازل ہوئی
 ہے پھر آپ نے فرمایا یہ قرآن سات حروف
 (قرآنوں) پر نازل ہوئی پس جو تمہیں آسان ہو پڑھو
 یہ حدیث صحیح ہے۔ حضرت مالک بن انس (رضی اللہ عنہ)
 نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اس کے
 ہم معنی حدیث روایت کی البتہ مسود بن مخرمہ
 کا ذکر نہیں کیا۔

ابن ماجہ میں ہے کہ

باب ۳۷

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو اسَامَةَ
نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَسَ عَنْ
أَخِيهِ كَذِبَةً مِنْ كَذِبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ
كَذِبَةً مِنْ كَذِبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَكَرَ مِلْهَا
سَكَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ يَسْتَرْحِلْ
مُعِيبًا يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي
عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَمَلٍ أَحَبَّهِ وَمَنْ
سَدَّكَ طَرِيقًا يَأْتِ بِتَوَسُّعٍ فِيهِ عِلْمًا مَهْلًا اللَّهُ لَنَا
كَلِمَاتُ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَا قَوْمٌ فِي مَسْجِدٍ يَتْلُونَ
كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ
عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَغُشِّيَتْ لَهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ
الْمَلَائِكَةُ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ
هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ
الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّرْتُ
بَعْضَ هَذَا الْحَدِيثِ.

باب ۳۸

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اسْبَاطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْقُدْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ مَطْرِيفٍ عَنْ أَبِي رَمَاحٍ
عَنْ أَبِي بُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كَمِّ أَكْمَأُ الْقَدْرَانِ قَالَ
أَخِيَّتُهُ فِي شَعْرِ قُلْتُ إِيَّيْ أَطِئْتُ أَفْضَلَ مِنْ
ذَلِكَ قَالَ أَخِيَّتُهُ فِي عَشْرِينَ قُلْتُ إِيَّيْ أَطِئْتُ
أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَخِيَّتُهُ فِي خَمْسَةِ عَشَرَ
قُلْتُ إِيَّيْ أَطِئْتُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَخِيَّتُهُ

مسلمان کے ہمدردی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی
سے مصائب دنیا میں سے کوئی مصیبت دو دکرے
اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں سے اسے نجات دے
گا۔ جو آدمی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تعالیٰ
دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے
جو کسی تنگ دست کی مشکل آسان کرے اللہ تعالیٰ
اسے دنیا و آخرت میں آسانی دیتا ہے آدمی جب تک
اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا معاون و مددگار
ہوتا ہے جو شخص تلاش علم میں سفر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس
کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے جب کچھ لوگ مسجد
میں تلاوت قرآن اور درس و تدریس کے لئے بیٹھتے ہیں ان
پر اطمینان و سکون اترتا ہے رحمت انہیں ڈھانک لیتی
ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں جس کا عمل اسے پیچھے رکھے
نسب و ذات اسے آگے نہیں بڑھائے متعدد راویوں نے
بواسطہ اعمش اور ابوصالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے اسباط بن محمد نے
بواسطہ اعمش اور ابوصالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے اس حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔

ختم قرآن کی مدت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں کتنی مدت میں قرآن ختم کروں؟ آپ نے فرمایا ایک مہینے
میں ختم کرو میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا
ہوں آپ نے فرمایا میں دلوں میں کھل کر عرض کیا مجھے اس
اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا پندرہ دنوں
میں ختم کرو عرض کیا اس سے جلدی رہے گی کی طاقت
رکھتا ہوں حضور نے فرمایا اس دنوں میں ختم کرو عرض کیا

اس سے جلدی کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا پانچ دونوں
ہیں غم کرو حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا حضور را
مجھے اس سے زیادہ بڑھنے کی طاقت ہے لیکن آپ نے مجھے
اجازت نہ دی۔ یہ حدیث حسن البورہ کی روایت سے غریب ہے
دیگر طریقوں سے بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہی روایت ہے
مروئی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہی روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین دن سے پہلے
قرآن ختم کیا اس کے قرآن کو نہیں بکھا۔ انہی سے مروی ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا چالیس دنوں میں
قرآن ختم کرو اسحق بن ابراہیم فرماتے ہیں اس حدیث کی رو سے
ہم اس آدمی کو پسند نہیں کرتے جو چالیس دنوں میں پورا قرآن
نہ پڑھے۔ بعض علماء فرماتے ہیں حدیث پاک کی رو سے
تین دن سے کم مدت میں قرآن ختم نہ کیا جائے جبکہ بعض علماء
نے اس کی اجازت دی ہے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ آپ دنوں کی ایک رکعت میں
پورا قرآن پڑھتے تھے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے
بارے میں ہے کہ آپ نے کعبہ شریف میں ایک رکعت میں
پورا قرآن پڑھا۔ علماء کے نزدیک ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھنا
زیادہ اچھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا چالیس
دنوں میں قرآن پاک (پورا) پڑھا کر دیکھ حدیث حسن غریب
ہے بعض نے اسے بواسطہ معمر اور سماک بن فضل و جب
بن منبہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دعا کی کہ تم کو
چالیس دنوں میں قرآن پاک پڑھنے کا حکم
دیا۔

فِي عَشْرٍ قُلْتُ إِنْ أُجِئْتُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَتَانَ
أَخْبَرَنِي فِي عَشْرٍ قُلْتُ إِنْ أُجِئْتُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ
قَالَ فَمَا رَحِمَ فِي هَذَا أَحَدًا يَنْحَسِّنُ مَعْلُومَ غَرِيبٍ
يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ
وَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَوْ يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ وَ
رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ
وَقَالَ إِنَّمَا بَيْنَ رُبْرَاهِمَ وَلَا تَجِبُ إِلَّا تَحِلَّ
أَنْ يَأْتِيَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَكَوَيْفَ قَرَأَ
الْقُرْآنَ هَذَا الْحَدِيثُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ يَذْهَبُ الْحَدِيثُ
الَّذِي رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرِخَصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَرَوَى عَنْ عُثْمَانَ
بْنِ عَفَانَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي سَاعَةٍ
بَوَيْتٍ يَهْدِيهِ عَنْ سَجِيدٍ بَيْنَ بَيْتَيْنِ قَرَأَ
الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ فِي الْكُفَّةِ وَالْأُتْرُقِلُ فِي
الْقُرْآنِ أَحَبُّ إِلَى أَهْلِ الْعِلْمِ

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْغَضَنِ
الْبَغْدَادِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ سَمَاعٍ عَنْ ابْنِ الْقَضَائِ
قَالَهُ بَنِي مُنَبِّهٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَرَأَ الْقُرْآنَ
فِي أَرْبَعِينَ هَذَا أَحَدًا يَنْحَسِّنُ مَعْلُومَ غَرِيبٍ وَقَدْ
رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ سَمَاعٍ عَنْ ابْنِ الْقَضَائِ
عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ

في الربيع

٨٥٨. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ نَا الْإِمَامَ
بْنَ أَبِي شَيْبَةَ نَا صَالِحَ الْمُرِّيَّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ إِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيْ الْعَلِيِّ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ قَالَ الْحَالُ
الْمُرِّيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعُدُّهُ عَنْ إِبْنِ
عَبَّاسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
بَشِيرٍ نَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي هَيْبَةَ نَا صَالِحَ الْمُرِّيَّ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ إِبْنِ أَبِي شَيْبَةَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَوْ يَدُ كَرَفِهِ عَنْ
إِبْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا إِعْنَادِي أَكْثَرُ مِنْ حَدِيثِ نَصْرِ
ابْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْإِمَامِ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ

١٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا الشَّعْبِيُّ
بْنُ شَمِيلٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
عَمْرِو اللَّهِ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمْرٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرْفَعُهُ مَنْ قَرَأَ
الْقُرْآنَ فِي أَقْلٍ مِنْ ثَلَاثٍ هَذَا أَحَدُ ثَمَانٍ حَسَنٌ
صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
نَا شُعْبَةُ هَذَا الْإِسْنَادُ نَحْوُهُ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ترین عمل کیا ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منزل میں اترنے اور کوچ کرنے والا (یعنی جو شخص قرآن ختم کرے پھر شروع کرے اور اسی طرح کرتا رہے) یہ حدیث غریب ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مرثیٰ کی طرف سے مروی ہے ہم سے محمد بن بشاد نے بواسطہ مسلم بن ابراہیم، صالح مری، افتادہ اور زہارہ بن اویٰ انہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی حضرت ابن عباسؓ کا واسطہ ذکر نہیں کیا میرے نزدیک یہ حدیث بواسطہ نصر بن علی، انہجیم بن ریح کی روایت سے صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں دن سے کم مدت میں قرآن حکم کرنے
والا قرآن کو نہیں سمجھتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے محمد
بن بشاہ نے یہ اسطہ ابن جعفر شعبہ سے اسکی سند
کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث بتائی۔

البوابۃ تفسیر قرآن

تفسیر بالمراسی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

قَدْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابُ مَا جَاءَ فِي الذِّكْرِ الْفَيْضِ الْقَدَرِ
بَدَائِيهِ

٨٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ تَابَتْ لَهُ
بَنُ السَّرِقِ تَابَتْ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ

بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِفَرْعٍ عَلَيْهِ قَلْبُهُ مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

جس نے علم کے بغیر قرآن کی تفسیر کی اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ فَأَسْوَدُ بْنُ عَمِيرٍ وَالْكَلْبِيُّ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا لِحَدِيثِ عَمِّي الْأَمَّا مَا عَلِمْتُمْ مِنْ كَذَبٍ عَلَى مَنْ عَمِدَ أَفَلَيْتُمْ مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلَيْتُمْ مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے دور و ما سوائے اس کے جس کا نہیں علم ہو۔ کیونکہ جس نے جان بوجھ کر کچھ پر بھوٹ بولا اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیے اور جو قرآن کی تفسیر اپنی دماغ سے کرے اسے بھی چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ شَيْخُ جَبَانَ بْنِ هِلَالٍ نَا سَهِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَزِيمٍ أَخُو حَزِيمِ الْقَطِيعِيِّ شَيْخُ أَبِي عُمَرَ ابْنِ الْجَوْفِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ هَذَا حَدِيثٌ عَدِيدٌ قَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي سَهِيلِ بْنِ أَبِي حَزِيمٍ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ شَكَّ دُفَاً فِي هَذَا ابْنِ أَبِي يُقْسِرُ الْقُرْآنَ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَمَا الَّذِي رَوَى عَنْ جَاهِلٍ قَدْ تَدَا وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ أَنَّهُمْ قَسَرُوا الْقُرْآنَ فَلَيْسَ الظَّنُّ بِهِمْ أَنَّهُمْ قَسَرُوا الْقُرْآنَ أَوْ قَسَرُوهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَفْسِرَهُمْ وَقَدْ رَوَى عَنْهُمْ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا هَلْنَا أَنَّهُمْ لَمْ يَقُولُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَفْسِرَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ أَبِي حَرْقٍ نَا عَبْدُ الدَّرَاقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا كَقَوْلِكَ

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن میں اپنی طرف سے کچھ کہا اگرچہ صحیح کہا ہو پھر بھی اس نے غلطی کی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ سہیل بن حزم کے بارے میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے اسی طرح بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء سے منقول ہے کہ انہوں نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کرنے میں سختی برتی ہے۔ مجاہد قتادہ اور دوسرے علماء سے جو تفسیر مروی ہے اس کے بارے میں یہ خیال صحیح نہیں کہ انہوں نے قرآن میں اپنے رائے کو دھیل کیا یا بغیر علم کے تفسیر کی بلکہ ان حضرات سے یہ بات منقول ہے جو ہم نے کہی کہ انہوں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا۔ حسین بن مہدی بصری نے بواسطہ عبد الرزاق اور مہر حضرت قتادہ سے نقل کیا آپ فرماتے ہیں میں نے قرآن پاک کی ہر آیت کے متعلق کچھ نہ کہہ سنا ہے ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ العشی سے نقل کیا کہ حضرت مجاہد فرماتے ہیں اگر میں حضرت عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما) سے قرأت نہ پڑھتا تو قرآن پاک کے بہت سے مسائل حضرت

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھنے کی عزت
نہ بڑی جوان سے پوچھتا ہوں۔

سورۃ فاتحہ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں
سورۃ فاتحہ نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہے (دو بار فرمایا)
پوری نہیں حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں میں نے پوچھا
اسے ابو ہریرہ ابھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں اس
وقت کیا حکم ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
فرمایا اے ابن فارسی اس وقت دل میں پڑھا کرو میں
نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نماز میرے اور بندے کے درمیان
نصف نصف تقسیم کی گئی ہے۔ آدمی میرے لئے ہے اور آدمی
بندے کے لئے۔ بندے کے لئے وہی ہے جو اس نے مانگا
بندہ (نماز کے لئے) کھڑا ہو کر پڑھتا ہے الحمد للہ رب العالمین
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ نے میری تعریف کی پھر
بندہ کہتا ہے اے ارحم الراحمین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے
بندہ نے میری شاکہ کی بندہ کہتا ہے اے مالک یوم الدین اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے میرے بندے نے میری عظمت بیان کی یہ میرے
لئے ہے اور یہ میرے لئے اور بندے کے درمیان (منقسم)
ہے۔ آیات بعدہ سے لے کر آخر تک میرے بندے کے لئے
ہے اور جو کچھ اس نے مانگا وہی اس کے لئے ہے وہ
پڑھتا ہے اے ارحم الراحمین آخر تک یہ حدیث حسن ہے شعبہ
اور اسماعیل بن جعفر اور کئی دوسرے حضرات نے
ابو اسد علاء بن عبد الرحمن اور عبد الرحمن حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے ہم معنی روایت

فہما شیئاً حکاً ثناً ابن ابی عمرنا سفیان بن
عیثینہ عن الاعشی قال قال مجاہد کونکنت
قد اکت قدراً ابن مسعود ثم اکتبہ ان اسان
ابن عباس عن یحییٰ بن النضران و ما سالت۔

و من سورۃ فاتحۃ الکتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸۶۳۔ حدَّثَنَا مُتَّيْبَةُ نَاعِبَةُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ
مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً ثُمَّ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَمْرِ
الْعُذْرَانِ فَمِنْ خِدَايَ فَمِنْ خِدَايَ خِدَايَ خِدَايَ تَسَامٍ
قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ (فِي أَحْيَانًا أَكْثَرُ وَرَأَى
الْإِمَامَ قَالَ بَلَى ابْنُ الْعَلَاءِ سَمِعْتُ قَائِدَهُمَا فِي تَفْسِيكِ
فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَ
بَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ نِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي
وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَبْدُ يَقُولُ الْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
حَمْدِي فِي عَبْدِي يَقُولُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
يَقُولُ اللَّهُ أَشْخِي عَلَى عَبْدِي يَقُولُ مَا لِي
بِعَمْرٍ الْيَمِينِ يَقُولُ حَمْدِي فِي عَبْدِي وَهَذَا إِلَى
وَيْسِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَإِيَّاكَ نَجْمًا وَإِيَّاكَ
تَسْتَعِينُ وَإِخْرَاسُ رُوحِي لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا
سَأَلَ يَقُولُ إِيْهُدَا الْقِرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ صِرَاطُ
الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّالِّينَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَقِّهِ وَفَدَا رُوحِي
شُعْبَةُ وَاسْمُ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ
الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ

نقل کی۔ ابن جریر اور مالک بن انس نے بواسطہ
علاء بن عبد الرحمن اور ابو سائب موطا ہشام بن زہرہ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی
مرفوع حدیث روایت کی۔ ابن ادیس بواسطہ
والد علاء بن عبد الرحمن، عبد الرحمن اور ابو سائب،
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت
کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورۃ فاتحہ
کے بغیر نماز پڑھی اس کی نماز ناقص و نامکمل ہے۔
اسمعیل بن ابی ادیس کی روایت میں اس سے کچھ زیادہ نہیں
ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابو زرہ سے اس
حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا دونوں
حدیثیں صحیح ہیں۔ انہوں نے ابی ادیس کی
حدیث سے بھی دلیل پکڑی جو انہوں نے بواسطہ
والد، حضرت علاء رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں
میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد شریف
میں تشریف فرما تھے صحابہ کرام نے بتایا یہ عدی بن حاتم ہیں اور
علیہ ماں اللہ حفظہ کے بغیر ہی آیا تھا جب میں قریب پہنچا تو آپ نے
میرا ہاتھ پکڑ کر اس سے پہلے آپ فرما چکے تھے مجھے امید ہے کہ
اللہ تعالیٰ اس کا (عدی بن حاتم کا) ہاتھ میرے ہاتھ میں دے گا۔
حضرت عدی فرماتے ہیں پھر حضور مجھے لے کر اٹھ کھڑے ہوئے
راستہ میں، ایک عورت نے سب سے ملاقات کی اس کے پاس
بچہ بھی تھا وہ دونوں کہنے لگے ہمیں آپ سے کچھ کام ہے آپ ان
مددوں کے ساتھ ٹھہر گئے یہاں تک کہ انکی ضرورت کو پورا کیا پھر
میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے خاندان قدس میں لے آئے عمار نے

وَرَدَى ابْنُ جَدِيجٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ
بْنِ زُهْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَهُ هَذَا وَرَدَى ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَى ابْنُ
وَأَبُو السَّائِبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَهُ هَذَا۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ
يَعْقُوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَارِسِيُّ قَالَا ثَنَى ابْنُ أَبِي
أُوَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ ثَنَى ابْنُ أَبِي وَابْنُ السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ
زُهْرَةَ وَكَانَا جَلِيسَيْنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى
صَلَاةً تَوَقَّعْتُ فِيهَا يَمْرَ الْقَدَرِ فَهُوَ خِدَاةٌ أَبْرَ
غَيْرِهَا وَلَيْسَ فِي خِدَاةٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ
أَبِي أُوَيْسٍ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ
عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ كَلَّا الْحَدِيثَيْنِ فَخَيْرٌ وَلَا خَيْرَ
يَعْنِي ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ۔

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عُمَدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ نَحْبُدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ سَعْدٍ أَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ سَمَاعٍ
بْنِ حَذَفٍ عَنْ عَمَادِ بْنِ حَبِيشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ
حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هَذَا
عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ وَجِئْتُ بِغَيْرِ أَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ
فَلَمَّا دَفَعْتُ إِلَيْهِ أَخَذَ بِيَدِي وَقَدْ كَانَ قَدْ
قَبْلَ ذَلِكَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ يَدَكَ فِي
يَدَيَّ قَالَ فَقَامَ فِي فَلْيَقْبَلْهُ إِعْرَاقًا وَصَبَّيْ مَعَهَا
فَقَالَ لَا إِنْ لَنَا إِلَيْكَ حَاجَةٌ فَقَامَ مَعَهَا حَتَّى
قَضَى حَاجَتَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي حَتَّى أَتَى بِي

بھونا بھایا اور آپ اس پر تشریف فرما ہوئے میں بھی اس کے سامنے
 بیٹھ گیا آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور پھر فرمایا تم
 کی وحدانیت کے اقرار سے کیوں بھاگتے ہو کیا تمہارے خیال
 میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بھی معبود ہے؟ فرماتے ہیں میں نے
 عرض کیا نہیں پھر آپ نے کچھ دیر غفلت کے بعد فرمایا تم اللہ تعالیٰ
 کی بڑی تسلیم کرنے سے کیوں بھاگتے ہو کیا اللہ سے بھی کوئی چیز بڑی
 ہے حضرت علی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا نہیں نبی اکرم نے فرمایا
 یہودیوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا اور عیسائی گمراہ ہیں۔ کہتے
 ہیں میں نے عرض کیا میں خالص مسلمان ہوں فرماتے ہیں میں نے تمہارا یہ
 شکر نبی کریم کا چہرہ مبارک غرضی سے کھل گیا پھر آپ نے مجھے حکم دیا
 اور میں ایک انصاری کے ہاں بطور مہمان ٹھہرا میں صبح و شام
 حضور صلیبی خدمت میں حاضر ہوتا فرماتے ہیں ایک شام میں آپ کی خدمت میں
 حاضر تھا کہ دھاری داراؤنی کپڑے پہنتے ہوئے کچھ لوگ اسے نبی کریم نے
 نماز پڑھی اور پھر کھڑے ہو کر (لوگوں کی اس کے لئے مدد کی ترغیب دی
 اور فرمایا اگر میرا ایک صاع ہی ہو نصف صاع ہی ہو اگر میرا ایک مٹھی یا آدمی
 مٹھی ہو یا بے کاپے چھوڑ دوں تو ہم یا ان کی گرمی سے بچاؤ اگر میرا ایک کھجور
 یا اسکر ایک ٹکڑے سے ہی ہو کیونکہ تم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ سے ملاقات
 کرے اللہ تعالیٰ اس سے وہی کچھ فرمائے گا جو میں تم سے کہتا ہوں کیا
 میں نے تمہارے کان اولاد نکلیں نہیں بتائیں وہ کہے گا ہاں کیوں نہیں؟
 اللہ تمہارے فرمائے گا کیا میں نے نہیں بل اولاد عطا نہیں کئے وہ کہے گا ہاں کیوں
 نہیں اللہ تمہارا کادہ کہاں ہے جو تمہارے عیبادت کے نیچے دانی باقی
 دیکھے گا لیکن کوئی چیز نہیں پائے گا جس کے ذریعے اپنے آپ کو جہنم کی گرمی
 سے بچائے لہذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو جہنم کی
 آگ سے بچائے یہاں کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو اگر یہ بھی چلے
 تو ایسی بات کے ذریعے ہی بچائے مجھے تمہاری بھوک کا خوف نہیں اللہ تعالیٰ
 تمہارا مددگار اور عطا کار ہو اللہ تعالیٰ تمہارا ایک نور شدہ شہر (مدینہ طیبہ)
 سے میری ایک سفر کر رہی اور اسے حاکم کی چوکی کا لاندہ ہوگا حضرت علی فرماتے
 ہیں میں نے دل میں سوچا قبیلہ کے ڈاکو اس وقت کہاں ہونگے یہ حدین
 حسن طرب ہے ہم اسے مرنے کا حکم ہی حرب کی دعا سے جانتے ہیں۔

دَارَهُ قَالَتْ لَهُ الْوَلِيدَةُ وَ سَادَةٌ قَالَتْ جَلَسَ عَلَيْهِ
 وَ جَلَسَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ خَمِدَ النَّارُ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ
 ثُمَّ قَالَ مَا يَفْعَلُ أَنْ تَعُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ
 تَعُولُ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ثُمَّ
 تَكْمَلُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنْ مَا تَعُولُ أَنْ تَعُولَ أَنْتُمْ
 أَكْبَرُ تَعُولُونَ شَيْئًا أَكْبَرُ مِنْ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لَا
 قَالَ فَإِنَّ الْيَهُودَ مَعْصُوبٌ عَلَيْهِمْ وَ أَنْتَ
 الْإِنصَارِيُّ ضَلَّالٌ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ جَبْرِئِيلَ مَسِينُ
 قَالَ خَدَّيْتِ وَ جَعَلَهُ تَبَسُّطٌ فَخَرَّ قَالَ ثُمَّ امْرَأَتِي
 فَأَنْزَلَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْإِنصَارِ جَعَلَتْ أَكْشَاهُ أَيْ
 طَرَفِي النَّهَارِ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَكَ عَشِيَّتِكَ إِذْ
 جَاءَكَ قَوْمٌ فِي ثِيَابٍ مِنَ الصُّوفِ مِنْ هَذِهِ
 الْبِلَادِ قَالَ فَصَلَّى وَ قَامَ فَنُحِتَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ
 وَ كَوَسَاءُ وَ لَوْ يَنْصِفُ صَاعٌ وَ لَوْ قَبْضَةٌ وَ لَوْ بَعْضُ
 قَبْضَةٍ بَقِيَ أَحَدُكُمْ وَ جَعَلَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ أَوْ أَلْتَامًا
 وَ لَوْ بَقِيَّةٌ وَ لَوْ بَقِيَ تَمْرَةٌ فَإِنَّ أَحَدًا كَفَلَا فِي
 اللَّهِ وَ قَائِلٌ لَنَا مَا أَقُولُ نَكْمُرُ الْكُفْرَ أَجْعَلْ لَكَ
 سَعَادَةً وَ بَصَرًا فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ الْكُفْرَ أَجْعَلْ
 لَكَ مَا لَا دَوْلَا فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ آيَنَ مَا قَدْ مَتَّ
 لِنَفْسِكَ فَسَخَّرَ قَدْ آمَنَ وَ بَعْدَهُ وَ عَنْ يَمِينِهِ
 وَ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ لَا يَجْعَلُ مَثِيئًا بَقِيَ بِهِ وَ جَعَلَهُ حَرَّ
 جَهَنَّمَ بَقِيَ أَحَدُكُمْ وَ جَعَلَهُ الْتَرَوْ بَقِيَ
 تَمْرَةٌ فَإِنَّ تَمْرًا فَيَكْمَلُ حَبْبَةً فَإِنَّ لَا أَحَدًا
 عَلَيْكُمْ الْفَاقَةَ فَإِنَّ اللَّهَ تَاوَهُكُمْ وَ مَعْطِيكُمْ
 كَفَى تَسِيرَ الطَّعِينَةِ فِيمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ الْجَزِيرَةِ
 أَكْثَرُ مَا يَخَافُ عَلَى مَعْطِيَتِهَا السَّرِقُ فَجَعَلْتُ الْقَوْلَ
 فِي نَفْسِي فَإِنَّ كُصُومِي عَلَى هَذَا حَدِيثٍ حَسَنٌ
 هَدِيئٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ
 وَ رَوَى سُبْحَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ هَبَّادٍ

شعبہ نے بواسطہ سماک بن حرب اور عباد بن حبیش حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے پوری حدیث مروی نقل کی ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں پر غضب کیا گیا اور عیسائی گمراہ ہیں۔ طویل حدیث ذکر کی۔

تفسیر سورۃ بقرہ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سبکی کی ایک مٹی سے پیدا کیا جو تمام زمین سے لی گئی تھی لہذا اولاد آدم زمین کے مطابق پیدا ہوئی ان میں سرخ بھی ہیں سفید بھی سیاہ بھی اور اس کے بین بین بھی نرم سخت برے اور اچھے (سب قسم کے) ہیں۔ امام ترمذی (رحمۃ اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اذ دخلوا الباب مسجد (دروازے) سے مسجد کرتے ہوئے داخل ہوئے بارے میں ارشاد فرمایا وہ لوگ سرزمین کے بل کھسکتے ٹال ہوئے۔ اسی سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے آیت کریمہ فبدل الذین ظلموا انکم کے بارے میں فرمایا انہوں نے کہا عجب تھی شعیب (جو میں دانہ) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بْنِ جَبْرِ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ يَطُولُ -

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَحَمْدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ زَنَا شُعْبَةَ عَنْ سَالِكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ حَبِيشٍ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَهُودُ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَالنَّصَارَى ضَلَالٌ فَكَذَلِكَ الْحَدِيثُ يَطُولُ -

وَمِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ وَحَمْدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوا نَاوُفُ بْنُ أَبِي حَيْثَمَةَ الْأَعْدَنِيُّ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضُهَا مِنْ جَنِّمِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدَارِ الْأَرْضِ فَجَاءَ مِنْهُمْ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزَنُ وَالْحَبِيثُ وَالطَّيِّبُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَائِبِي عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَثَبٍ عَنْ أَبِي حَزِيمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِمْ تَعَالَى أَذْخَلُوا الْبَابَ مَجْدًا أَتَانِ دَخَلُوا مَكْرُحِينَ عَلَى أَوْرَاقِهِمْ أَيْ مَنَحَرَفِينَ وَهَذَا الْأُسْتَاذُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَنْظُرُوا قَوْلَ الْغَيْرِ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ قَالَ قَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعِيرَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

لہذا تلامذہوں کے اقوال و روایات قرآنی مطلق اس کے سوا اور بدل دی ۱۲

حضرت عامر بن رابع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
تھے اندھیری رات تھی اس لئے ہمیں نہ معلوم ہو سکا کہ قبلہ
کدھر ہے لہذا ہم سے ہر آدمی نے اپنے سامنے کی طرف منہ
کر کے نماز پڑھ لی بوقت صبح ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے سارا واقعہ بیان کیا اس پر آیت کریمہ
فَإِنَّمَا تَوَلَّوْا فَنَمَّ وَجْهًا لِّلَّذِي نَازَلَ هُوَ بِرُءُوسِهِ غَرْبًا
سُورہ اہم سے صرف اشعث سمان ابو ریح کی روایت سے
پہچانتے ہیں جو انہوں نے عامر بن عبید اللہ سے روایت کی
اشعث، حدیث میں ضعیف ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جاتے اپنی سواہی پر
جدھر بھی رخ کر لیتی نماز پڑھ لیتے پھر حضرت ابن عمر
رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ
حضرت ابن عمر فرماتے ہیں اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی
یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت قتادہ اس آیت کریمہ
وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ سے فہم و جہہ اللہ تک کے بارے میں
فرماتے ہیں یہ دوسری آیت قول و جہہ لکھنؤ شطر المسجد
الحرام سے نسخ ہے (یعنی مسجد حرام کی طرف منہ کر کے
نماز پڑھو) ہم سے یہ حدیث محمد بن عبد الملک بن
ابو شوارب نے بواسطہ یزید بن زریع اور سعید
حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہوئے بیان
کی۔ حضرت مجاہد آیت کریمہ فَاِیْنَمَا تَوَلَّوْا فَنَمَّ
وجہہ اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں جدھر منہ
کرو اُدھر ہی اللہ کا قبلہ ہے ابو کریم نے بواسطہ
محمد بن علاء، وکیع اور نصر بن عریضی حضرت مجاہد سے
ہمیں اس کی خبر دی۔

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَبِيلَانَ نَاوُكَيْمٌ عَنْ
أَشْعَثِ السَّكَنِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي
كَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِأَيِّ الْيَقْبَةِ فَصَلَّى كُلُّ
رَجُلٍ مِنْ عَلَيَّ جَنَابًا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذَلِكَ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ فَأَيُّمَا
تَوَلَّوْا فَنَمَّ وَجْهَهُ اللَّهُ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَدِيثِ
لَا تُدْرِقُهُ الْأَعْيُنُ حَدِيثِ أَشْعَثِ السَّكَنِيِّ أَبِي الدَّرَّاجِ عَنْ
عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَشْعَثِ يَصْعَقُ فِي الْحَدِيثِ
۸۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ نَاوُكَيْمٌ عَنْ
بَهْرُونَ أَنَّ عَيْنَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي سَلِيمَانَ قَالَ
سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جَابِرٍ يَحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَمْرٍ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى
رَأْسِهِ تَطَوُّعًا حَتَّى تَرْجَحَتْ بِهِ وَهُوَ جَائِعٌ
مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَمْرٍ هَذِهِ
الْآيَةَ وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ وَقَالَ ابْنُ
عَمْرٍ فِي هَذَا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ كَثِيرٌ وَيُرْوَى عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ
الْآيَةِ وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيُّمَا تَوَلَّوْا فَنَمَّ
وَجْهَهُ اللَّهُ هِيَ مَنْسُوخَةٌ نَسَخَهَا قَوْلُ قَوْلٍ
وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَيْ يَنْتَقِضُ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
أَبِي الشَّوَارِبِ نَاوُكَيْمٌ عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ قَتَادَةَ وَيُرْوَى عَنْ جَاهِدٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ
فَأَيُّمَا تَوَلَّوْا فَنَمَّ وَجْهَهُ اللَّهُ قَالَ قَتَادَةُ قَبْلَهُ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
نَاوُكَيْمٌ عَنْ الْمَغِيرَةِ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ جَاهِدٍ هَذَا۔

لہ تم جدھر منہ کرو اُدھر ہی اللہ کی رکعت ہے ۱۲ علیہ السلام مسجد حرام کی طرف پھر دو ۱۲

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
کیا ہی اچھا ہوتا ہم مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھتے
اس پر آیت کریمہ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ "نازل ہوئی۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
کاش آپ مقام ابراہیم کو ہمارے نماز بناتے اس پر آیت کریمہ
واتخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ "نازل ہوئی یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
کے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ وکذبک جعلنا
کم امتہ وسطا کے بارے میں فرمایا "وسطا" سے مراد عادل
ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت نوح علیہ السلام کو بلا کر پوچھا
جائے گا آپ نے احکام خداوندی پہنچائے؟ آپ فرمائیں گے
نہی ہاں ان کی قوم کو بلا یا جائے گا اور پوچھا جیسے گا کیا
تھیں حضرت نوح نے میرا پیغام پہنچایا؟ وہ کہیں گے ہاں
پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا بلکہ کوئی بھی نہیں آیا حضرت
نوح سے کہا جاتا تھا اگر وہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اودان کی امت حضور فرماتے ہیں
پھر نہیں بلایا جائے گا اور تم گواہی دو گے کہ حضرت نوح نے
پیغام خداوندی پہنچا دیا۔ آیت کریمہ وکذبک جعلنا کم امتہ
وسطا تنکو شہداء علی الناس ویكون الرسول علیکم
شہیداً "سے مراد ہے۔ وسط کے معنی عدل کے ہیں۔

سے مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ ۱۲ علیہ اور پوچھی ہے کہ ہم نے کہیں سب امتوں میں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ

رسول تمہارے نگہبان ہو گا ۱۲

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ الْحَبَابِ بْنِ
وَيْهَابٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
نَوَسَكُنَا خَلْفَ الْمَقَامِ فَخَرَلْتُ وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ
إِبْرَاهِيمَ مَصَلًّى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْبُ
نَا حَبِيبُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَوَسَكُنَا خَلْفَ مَقَامِ
إِبْرَاهِيمَ مَصَلًّى فَخَرَلْتُ وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ
إِبْرَاهِيمَ مَصَلًّى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي
الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مَخْرِبَةَ
نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَكَذَلِكَ
جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا قَالَ عَدْلًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
۸۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ
عَوْنٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

عَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُدْعَى نَوْمٌ فَيَقَالُ هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَحْمَدُ
فَيُدْعَى قَوْمُهُ فَيَقَالُ هَلْ بَلَغُوا فَيَقُولُونَ
مَا آتَانَا مِنْ نَبِيٍّ وَمَا آتَانَا مِنْ أَحَدٍ فَيَقَالُ
مَنْ شَهِدَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ قَالَ فَيَقُولُ
يَكْفُ تَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ فَيَذَلُّكَ قَوْلُ
اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً
وَسَطًا فَتَكُونُوا شَهِدًا أَدْعَى النَّاسَ وَيَكُونُ
الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَأَنْتُمْ سَطَا الْعَدْلِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

جَعْفَرُ بْنُ عَوْفٍ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ.

۸۷۵. حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ وَكَيْعٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ لَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَإِذَا نَزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَزَلَ فَقَلَّبَ وَجْهَهُ فِي الْمَسَاءِ فَلَمَّا لَيْلَتُكَ قَبْلَةَ تَرَضُّعِهَا قَوْلَ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوَجَّهَ نَحْوَهَا لَكَبْتَهُ وَكَانَ يُؤْتِ ذَلِكَ فَصَلَّى رَجُلٌ مَعَهُ انْعَضَرَتْ تِلْكَ تَرَمُّدًا عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْحَدِيدِ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ هُوَ يَشْرَهُ أَنْهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَدْ وَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَأَعْدَفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ سَفِيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

ابن

إِنَّمَا نَكْرًا أَلْبَسَهُ هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ حَسَنٍ مَّجْمُوعٌ -
 ۸۴۸. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ
 سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَحْدِثُ عَنْ عَدْرَةَ قَالَ قَدْتُ
 لِعَائِشَةَ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ نَوَاطِفَ بَيْنِ الصَّفَا
 وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا بَانِي أَنْ لَدَا كُوفَتَ بَيْنَهُمَا
 فَقَالَتْ بَشَرٌ مَا قَدْتُ يَا بَنُ أَخِي طَاعَتِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَاتِ الْمُسْلِمِينَ
 وَإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهْلٍ لِنَاثَةِ الطَّائِفَةِ النَّبِيِّ بِالْمَقَلِّ
 لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَانْزَلَ اللَّهُ
 قِتَارَهُ وَتَعَالَى فَمِنْ جَمْعِ الْبَيْتِ أَوْ عَمَرُ فَلَا
 جَنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ
 لَكَانَتْ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا قَالَ
 الزُّهْرِيُّ حَدَّثْتُكَ ذَلِكَ لِأَنِّي بَكْرٌ مِنْ بَنِي الدَّحْنِ
 بِنِ الْحَارِثِ بْنِ هَاشِمٍ فَاجْعَلْهُ ذَلِكَ وَقَالَ
 إِنَّ هَذَا الْوَعْدُ وَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ
 الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ
 الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ إِنَّ كُوفًا قَدْتُ
 بَيْنَ هَذَيْنِ الْخَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ
 أَخْرُوجْ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا أَمْرُ بِنَا طُوفَاتٍ
 بِالْبَيْتِ وَلَمْ يُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
 فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ
 شَعَائِرِ اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الدَّحْنِ فَارَاهَا
 قَدْ نَزَلَتْ فِي هَوَاجِرٍ وَهَوَاجِرٍ هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ حَسَنٍ مَّجْمُوعٌ
 ۸۴۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ
 أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْزَلِيِّ
 قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
 فَقَالَ كَانَا مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَكَيْفَا
 كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا وَأَنْزَلَ اللَّهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
 حضرت عدورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے
 حضرت عائشہ سے عرض کیا میں صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرنے
 والوں کا کوئی گناہ نہیں سمجھتا اور اگر غور بھی ان کے درمیان سعی نہ کر دوں
 تو کچھ حرج نہیں حضرت ام المومنین نے فرمایا اسے بھانجے انہوں نے
 بڑا کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے ان کے درمیان پھر لکھا یا
 ہے۔ دور جاہلیت میں جو لوگ سرکش منافیہ تھے ان کے لئے احرام
 باندھنے پر مشعل میں ہے نوروہ صفا و مروہ کے درمیان پھر نہیں لگاتے
 تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی اَلْبَيْتُ
 اَوَّلُ الْاِسْلَامِ اِذَا رَاسُهَا جَسْرُ طَرَحَ لَهَا سَبْعَ تَوَابِتِ يَوْمٍ
 فَلَا جَنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَطُوفَ بِهَا اِنْ كُنَّ اَنْ كُفَاتِ طُوفَاتِ مَكْرَمَةٍ
 كُوفِي صَرِيح نہیں، نہ ہری فرماتے ہیں میں نے یہ بات ابو بکر بن عبد الرحمن
 بن حارث بن ہاشم کو بتائی تو انہوں نے اسے پسند کیا اور فرمایا بیشک
 یہ ایک عظیم المہم ہے میں نے متعدد علماء سے سنا فرماتے ہیں جو عرب
 صفا و مروہ کے درمیان پھر نہیں لگاتے تھے ان کی دلیل یہ تھی
 کہ اس طرح ان دو پہیروں کے درمیان ہمارا طواف امور جاہلیت
 سے ہو گا دوسرے انصار نے کہا ہمیں کعبۃ اللہ کے طواف کا حکم دیا
 گیا لیکن صفا و مروہ کے درمیان سعی کا حکم نہیں دیا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ
 نے آیت کریمہ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ اور سَبْعَ تَوَابِتِ
 صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں، نازل فرمائی۔
 حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن فرماتے ہیں میرا خیال ہے
 یہ آیت کریمہ ان دو جماعتوں کے بارے میں نازل
 ہوئی۔

حضرت عاصم احمول فرماتے ہیں میں نے حضرت انس
 بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا و مروہ کے بارے
 میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ جاہلیت کی نشانیوں سے
 تھے پس جب اسلام آیا اور ہم ان (کے پاس جاتے)
 سے رک گئے تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی

سَلَامٌ عَلَى الْبَيْتِ وَالْمَرْوَةِ كَاجٍ بِالْمَرْوَةِ اس پر ان دونوں کا طواف کرنا میں کوئی حرج نہیں ۱۲

”ان الصفا والمرودة“ فرماتے ہیں یہ دونوں نقلیں
مکمل نقل نیکی کرے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے والا
اور جاننے والا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب
آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بیت اللہ شریف کا سات بار
طواف کیا اور پڑھا ”واتخذوا من مقام إبراهيم مصلیٰ“ پھر آپ
نے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی پھر اسود کے پاس
تشریف لائے۔ اسے پھر پھر فرمایا ہم اسی طرح ابتداء کرتے
ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی اور آپ نے پڑھا ”ان
الصفا والمرودة“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں صحابہ کرام میں جب کوئی روزہ رکھتا پھر افطار
کے بغیر سو جاتا تو وہ دوسری شام تک رات دن کچھ
نہ کھاتا حضرت عقیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ روزہ دار
تھے افطار کے وقت اپنی زوجہ کے پاس تشریف لائے
اور پوچھا تیرے پاس کھانا ہے؟ اس نے کہا نہیں،
لیکن میں جا کر تلاش کرتی ہوں، سارا دن کام کر کے
وجہ سے انہیں نیند سے آگیا جب آپ کی زوجہ واپس
آئیں تو (سوٹ ہوئے) دیکھ کر کہا تنہا رہی محرومی پر فوس
ہے دو پہر کا وقت ہوا تو آپ پر غشی طاری ہو گئی
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقعہ
عرض کیا گیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ”اعلکم
بیتہ الصیام“ اور مکملوا انشروا الیہ۔ اس پر
لوگ بہت خوش ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّغَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ
اللَّهِ لَمَنْ حَجَّ الْبَيْتِ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا قَالَ هُمَا قَطْوَعٌ وَمَنْ تَعَرَّضَ خَيْرًا
فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سُلَيْمَانُ عَنْ
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَبْنِي قَدَمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَقَدَّرَ
وَاتَّخَذَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مَصْبًى فَصَلَّى خَلْفَ
الْمَقَامِ ثُمَّ رَأَى النَّجْمَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبَاهُ
بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ وَقَدَّرَاتِ الصَّغَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ سَالِبُ اللَّهِ
ابْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي زُهَيْرٍ
عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الدَّجْلُ مَتَابِعًا فَخَضَرُوا الْإِنْفَارَ فَنَامَ
قَبْلَ أَنْ يُطْفِرَ وَلَوْ بِأَكْلِ بَيْتَنَةٍ وَلَا يَوْمُهُ حَتَّى
يُسْمِيَ دَائِقَ فَيَسُ بَنَ مَكْرَمَةَ الْأَنْصَارِ قَالُوا
مَا يَمَّا قَلَمَا خَضَرَهُ الْأَفْطَارُ رَأَى زُمَرَاتَهُ فَقَالَ
هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَقَالَتْ لَا وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ
فَأَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَمْعَلُ فَعَلِبَتَهُ عَيْتَهُ
وَجَاءَتْهُ زُمَرَاتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَبِيرَةٌ
لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارَ عَشِيَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكْتَ هَذَا
الْأَيَّةَ أَجَلَ لَكُمُ بَيْتُهُ الْقِيَامِ الرَّفَقَتْ إِلَى
نِسَائِكُمْ فَفَرَّجُوا بِهَا قَدَحًا شَابِدًا وَأَكَلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى
يَبْكِينَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ هَذَا حَدِيثٌ

سہ روزوں کی راتوں میں اپنی محرومیوں کے پاس جانا تنہا رہنے کے علاوہ ۱۲۰ سہ کھاؤ اور عید یہاں تک کہ تنہا رہنے سے ظاہر ہو جائے
سفید دھاگہ سیاہ دھاگے (یعنی صبح) سے۔

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مَعَاذٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرِّعٍ عَنْ يَسِيمٍ الْكُتَيْبِيِّ عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَقَالَ رَبُّكُمْ أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقَالَ الدَّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ وَقَالَ لَكُمْ أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنْ تَدْعُونِي دَاعِدِينَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ مَحَبَّتِهِ

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا حَصِينٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ نَا عِدِّيُّ بْنُ حَارِثٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتَّى يَتَّبِعِينَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ يَا نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ بَيِّنَاتِي الْفَجْرُ مِنَ السَّوَادِ الْكَلِيلِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ مَحَبَّتِهِ

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا مَجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِّي بْنِ حَارِثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُلَيْمَانُ عَنْ مَجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِّي بْنِ حَارِثٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقُرْآنِ فَقَالَ حَتَّى يَتَّبِعِينَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ فَآخِذُوا بِمَا بَيْنَ أَحَدِهِمَا أَمْيَضُ وَالْآخِرُ اسْوَدُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَيْهِمَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تَوَيْحُفُظُهُ سَفِيَانُ فَقَالَ إِنْ مَاهَدَ الْكَلِيلُ وَالْأَبْيَضُ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ مَحَبَّتِهِ

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْفَخَّالُ عَنْ بَنِي مُخَلَّبٍ أَبُو عَلِيٍّ عَنِ الثَّعْلَبِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسَدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا بِمَدْيَنَةَ الْمَدِينَةِ

ملہ اور تمہارے رہنے فرمایا ابو کے دعا مانگوں میں قبول کروں گا ۱۲

حضرت ثعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ارشاد و قال ربکم ادعونی اثم میں دعا سے مراد عبادت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل آیت پڑھی ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جب آیت کریمہ ”حَتَّى يَتَّبِعِينَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ“ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا یہ روایت کی سیما ہی کے (الک ہولے والی) صبح کی سفیدی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے

ہم سے احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم، مجالد، شعبی اور عدی بن حاتم سے اس کی مثل مرفوع روایت بیان کی ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی ”حَتَّى يَتَّبِعِينَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ“ فرماتے ہیں میں نے سفید اور سیاہ دو دھاگے لئے اور انہیں دیکھنے لگا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جو سفیان کو یاد نہیں رہا پس میں نے کہا (پھر) آپ نے فرمایا اس سے دن اور رات مراد ہیں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

حضرت ابو عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم شہر روم میں تھے کہ انہوں نے ہمارے مقابلے کے لئے ایک بڑا لشکر بھیجا ان کے برابر یا ان سے زیادہ مسلمان بھی انکے مقابلے میں سکے اہل مصر پر عقبہ بن

عامر اور زبیرؓ جماعت پر فضالہ بن عبیدہ مقرر تھے ایک مسلمان نے
 روٹیوں پر تلے کیا سیانک کر وہ ان کے لشکر میں گھس گیا لوگ
 چلائے اور کہنے لگے سبحان اللہ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑ رہا
 ہے اس پر حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ آگے کر کھڑے
 ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تم اس آیت کی تاویل کرتے ہو یہ تو ہم لوگوں
 کے ہاتھ میں نازل ہوئی ہے جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب
 کیا اور اس کے مددگار زیادہ ہو گئے تو ہم میں سے بعض لوگ
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ ہو کر آپس میں چپکے چپکے
 کہنے لگے اموال ضائع ہو گئے اب تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب
 کر دیا اور اس کے مددگار بھی زیادہ ہو گئے اس لئے ہم
 اپنے اموال میں ٹھہرے اور ضائع شدہ مال کی اصلاح
 کریں اس پر اللہ تعالیٰ نے ہماری بات کا جواب
 دیتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی **وَالْفَقْرُ اسف**
سبیل اللہ پس وہ ہلاکت و بھارت کو چھوڑ کر
 اپنے اموال میں ٹھہرنا اور اس کی درستگی سے
 چھٹا بچہ حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ
 ہمیشہ اپنے گھر سے باہر جہاد میں مصروف رہے
 یہاں تک کہ سرزمین روم میں مدفون ہوئے۔
 یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ آیت
 میرے حق میں نازل ہوئی اور اس سے میں ہی مراد ہوں
 فتن کا منہ آگے فرماتے ہیں ہم احرام باندھے ہوئے
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ میں تھے۔
 مشرکوں نے ہمیں رجم و گمرہ سے روک رکھا تھا میرے
 سر پر زلفیں پھیں اور جو میں میرے لئے پرگوری تھیں
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو

فَاَخَذَ جَوَارِئِنَا صَعَاعَظِيْمًا مِّنَ الدُّرِّ فَخَدَّرَ بِهِ
 اَبْدَانَهُم مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلَهُمْ اَوْ اَكْثَرَهُ عَلَى اَهْلِ
 مِصْرَ عَقَبَتَيْنِ عَامِدَيْنِ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فَضَالَةٍ
 بَنُ عَبِيْدٍ يَحْمِلُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى صَفِ
 الدُّرِّ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَلَّمَ النَّاسَ وَقَالُوا
 سُبْحَانَ اللّٰهِ يَلْقَىٰ بِكُلِّ يَوْمٍ اِلَى الْاَهْلِ لَكَتُ فَقَامَ
 اَبُو الْيُوْبُ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ
 لَا تَكُوْنُوْا وَلَوْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْاٰيَةُ هَذَا الشَّيْءُ
 وَانَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْاٰيَةُ فَبَيْنَا مَعْشَرَ
 الْاَنْصَارِ لَمَّا اَعَزَّ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ وَكَثُرْنَا جُرُودَهُ
 فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ يَسْتَأْذِنُ مَا تَسُوْلُ اللّٰهُ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَمْرًا قَدْ مَكَثَ
 قَالَتِ اللّٰهُ قَدْ اَعَزَّ الْاِسْلَامَ وَكَثُرَتْ صُرُودُهُ
 فَلَوْ اَقَمْنَا فِيْ اَمْوَالِنَا مَا صَلَحْنَا مَا صَلَاحٌ مِنْهَا
 فَانْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ تَعَالٰى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا وَانْقُضُوْا فِي سَبِيْلِ
 اللّٰهِ وَلَا تَلْمِزُوْا اَبَادِيَكُمْ اِلَى الْاَهْلِ لَكَتُ فَكَانَتْ
 الْاَهْلُ لَكَتُ الْاَهْلُ مَعَ الْاَمْوَالِ وَالْاَهْلُ حَرَامٌ
 تَدَكَّنَا الْاَهْلُ قَمَا زَالَ اَبُو الْيُوْبُ شَاخِصًا فِي
 سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتَّى دَفِنَ بِارْضِ الدُّرِّ هَذَا اَحَدِيْنَ
 ۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا هُشَيْبُ بْنُ
 مَعِيْنَةَ عَنْ عُمَارَةَ قَالَ قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ
 وَالَّذِي نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَقَدْ اَنْزَلَتْ هَذِهِ الْاٰيَةُ
 وَلِيَّيَّ عَنِّيْ يَوْمَئِذٍ كَاَنْ مِنْكُمْ مَرِيْفًا اَوْ
 يَوْمَ اَذَى مِّنْ رَّأْسِهِ فَقَدْ اِيْتَهُ مِنْ صَبَا اَوْ
 مَدَا قَبْلَ اَوْسَلٍ فَكَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَمِيْنَةٌ وَنَحْنُ مُخْرِمُونَ وَ
 قَدْ حَصَرْنَا الْاَهْلَ كُوْنُوكُمْ وَكَانَتْ لِيْ وَفَرَدَ

سہ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو ۱۲

فرمایا شاید تیرے سر کی جوڑیں تجھے تکلیف دیتی ہیں
فرماتے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ!
حضور اکرمؐ نے فرمایا سر منڈا لے اس پر یہ آیت نازل
ہوئی حضرت عمارؓ فرماتے ہیں روز سے تین دن کے
کھانا چھ مساکین کو اور قربانی ایک بکری یا زیادہ
کی ہے۔

علی بن حجر نے بواسطہ اشیم، ابو بشر، عمار ہمدانی
عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت کعب بن عجر رضی اللہ عنہ سے اس کے
ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

علی بن حجر نے بواسطہ اشیم، اشعث بن سوار، اشیم اور عبداللہ
بن معقل نے حضرت کعب بن عجر رضی اللہ عنہ سے اس کے
ہم معنی حدیث روایت کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
عبدالرحمن بن اسمعہانی بھی عبداللہ بن معقل سے روایت
کرتے ہیں۔

حضرت کعب بن عجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت
ہندوئی کے نیچے ایک جلا رہا تھا اور میری پیشانی یا اردوؤں
پر جوڑیاں مار مار کر رہی تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا تمہاری جوڑیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں میں نے عرض کیا
جی ہاں آپ نے فرمایا سر منڈا لے اور عمارؓ قربانی کر دیا تین
دن کے روزے رکھو یا چھ سکینوں کو کھانا کھلاؤ ابوب
فرماتے ہیں میں نہیں جانتا پہلے کس چیز کا فرمایا یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عجر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج عرفات
پر میں ٹھہرا ہوں ہے تین مرتبہ فرمایا ہماری کئی دن ہیں
فمن تعجل فی یومین الحج الا یہو شخص طلوع فجر سے پہلے
عمر کو پالے اس کے بعد کو پالیا ابن ابی عمر سے سفیان بن

فَجَعَلْتُ الْهَدْيَ تَسَاقُطًا عَلَى دَجْرِي فَمَرَرَنِي النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ هَذَا رَأْسِيكَ
تَوَدُّيكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقِي وَنَزَلَتْ
هَذِهِ الْآيَةُ قَالَ مُجَاهِدٌ هَذَا الصَّيَامُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ
وَالْكَعَامُ لِسِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالنَّسْكَ شَاةً
فَصَاعِدًا ۱۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ نَاهُشَبُوعٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ
عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ
بْنِ عَجْرَةَ وَبِهِ ذَلِكُ هَذِهِ أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۲۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ نَاهُشَبُوعٌ عَنْ
أَشْعَثَ بْنِ سَوَّادٍ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَعْقِلٍ أَيْضًا عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ بِمَعْنَى ذَلِكَ
هَذِهِ أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ الْأَصْبَغِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ ۳۔

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ نَاهُشَبُوعٌ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَدُّيكَ وَتَسَاقُطًا أَوْ قَدْ
تَحْتَ قَدْ رَوَى الْقُلُوبُ يَتَنَا كَرَعِي جَبْهَتِي أَوْ قَالَ
حَاجِبِي فَقَالَ أَيُّوزِيكَ هُوَ أَمَّا قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ فَاحْلِقِي رَأْسَكَ وَانْصُفْ نَيْسِيكَ أَوْ صَوِّ
قُلْتُ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ قَالَ أَيُّوبُ
لَا أَدْرِي بِأَيِّ هَذِهِ بَدَأَ هَذِهِ أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۴۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ
عِيْنَةَ عَنْ سَفْيَانَ التَّوْرِيِّ عَنْ مُبَكِّيرِ بْنِ عَطَاءٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَحْيَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجُّ عَرَفَاتُ الْحَجِّ عَرَفَاتُ
الْحَجِّ عَرَفَاتُ أَيَّامُ مِثْنِ ثَلَاثَ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي

لے زبردستی کرے دو دن میں پہلا جاسے تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو دہ جاسے تو اس پر گناہ نہیں پر میز گار کے لئے ۱۰

عبیدہ کا قول نقل کیا کہ سفیان ثوری کی روایات میں سے یہ نہایت گہری روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ کے اسے بکیر بن عطاء رحمہ سے روایت کیا ہے ہم اسے صرف بکیر بن عطاء کی روایت سے جانتے ہیں۔

يَوْمَئِذٍ فَلَا أُشْرَ عَلَيْهِ وَمَنْ قَاتَلَ فَلَا أَشْرَ عَلَيْهِ وَ مَنْ أَدْرَكَ عُرْقَةً قَبْلَ أَنْ يَطْلُمَ الْفَجْرَ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَفْيَانُ بْنُ عَمِيكَةَ وَهَذَا أَجْوَدُ حَدِيثٍ رَوَاهُ الشَّاذِلِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ بَكِيرِ بْنِ عَطَاءٍ وَلَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ بَكِيرِ بْنِ عَطَاءٍ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ نفرت اور عداوت کے لائق وہ شخص ہے جو سخت جھگڑا لڑے یہ حدیث حسن ہے۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو سَفْيَانُ بْنُ أَبِي جَرِيحٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْغَضَ إِلَى اللَّهِ الْإِنْسَانُ الْمُتَحَارِمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہودیوں کی عورتوں کو بعض آٹا تودہ نہ تو اس کے ساتھ کھانا کھاتے نہ پانی پیتے اور وہ ہی گھروں میں ان کے پاس ٹھہرتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمادی دیشلو تک عن الجحیش والی اللہ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ ان کے ساتھ کھائیں پیئیں گھروں میں ان کے ساتھ رہیں اور سماع کے علاوہ سب کچھ کریں یہودی کہنے لگے یہ تو ہمدانی ہرات کی مخالفت کرتے ہیں حضرت انس فرماتے ہیں عباد بن بشیر اور اسید بن حفص رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا سارا دن اٹھتا رہا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم خاتمہ عورتوں سے سماع نہ کریں (یہ سن کر) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ افسوس منہ پر ہوا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا شاید آپ کو ان دونوں پر غصہ آگیا ہے وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور چل دیئے ان کے سامنے سے دودھ کا دھیرا آیا نبی اکرم نے کسی کو بھیج کر انہیں بلوایا اور دودھ پلایا تو ہمیں معلوم ہوا کہ حضور ان پر نہ لاف نہیں ہوئے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبد اللہ الاعلیٰ

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ شَيْبَانُ بْنُ سَلَمَانَ بْنِ حَذِيبٍ نَاحِمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَابِطٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتْ أَمْرَأَةً مِنْهُمْ كَوَّوْهَا يَوْمًا كَوَّوْهَا وَكَوَّوْهَا يَوْمًا وَكَوَّوْهَا يَوْمًا فِي الْبَيْتِ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْذَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيَسْتَوْدِكُ عَنِ الْجَحِيضِ قُلْ هَرَّادِي قَامَرَهُو رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَوْمًا كَوَّوْهَا وَيَشَارُ بَوَّوْهَا وَأَنَّ يَكُونُوا مَعَهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَفْعَلُوا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْكِبَاحَ فَقَالَتْ الْيَهُودُ مَا يَرِيدُ ابْنُ يَدْعَمُ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفْنَا فِيهِ قَالَ فَجَاءَ عِبَادُ بْنُ يَشِيرٍ وَسَيِّدُ بْنُ حَضِيكٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرَاهُ بِذَلِكَ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَجِيْزِ فَمَعَرَّجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَلْتَمِشَ أَمْرَهُ قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَثَرِهِمَا فَسَقَاهُمَا

سہ اور تم سے جین کا کم پرچھے لی تم وہ فرما دو وہ ناپاکی ہے کو جین کے دونوں میں اور توں کو الگ ہو اور جسک پاک نہ ہو جائی گئے نزدیک رکھا کیلئے (مجا۱۲)

نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی، احمد بن سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

حضرت ابن شکر در رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہودی کہتے ہیں جو آدمی اپنی عورت کی انگی طرف، اچھلی طرف سے (ہو کر) جماع کرے گا اس کے ہاں بچہ نہ پیدا ہوگا اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی: **لَسَاءَ لَكُمْ لِمَ الْاَلَاءِ** یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، امی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت **لَسَاءَ لَكُمْ لِمَ الْاَلَاءِ** کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ایک ہی سوراخ میں (جماع کر دو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عثیم سے مراد عبداللہ بن عثمان بن عثیم مراد ہیں اور ابن سابط سے عبدالرحمن بن مہدی ابن سابط صحیحی کی مراد ہیں۔ اور حفصہ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صاحبزادی ہیں۔ "سام واحد" کے الفاظ بھی مروی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا آپ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے ہلاک کیا؟ عرض کیا گذشتہ رات میں نے اپنی سواری کا نسخ بدل دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی: **لَسَاءَ لَكُمْ لِمَ الْاَلَاءِ** آگے کی طرف سے آؤ یا پیچھے کی طرف سے ہو کر لیکن پانچاٹے

فَعَلِمْنَا اَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَخْتَصِرُ حَدِيثًا مَحْمُودًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ نَحْوَهُ بِمِثَالِهِ. ۸۹۴. حَدَّثَنَا ابْنُ ابْنِ عُثَيْمٍ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِمِ بِمِثَالِهِ يَقُولُ كَانَتْ اِلَيْهِمْ نَقُولُ مَنْ اَتَى امْرَأَتَهُ فِي قُبُلَتِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلُ فَتَرَلْتُ نِسَاءَ كَوْمِ حَدَّثْتُ لَكُمْ فَاَوْحَدَكُمْ اَفِي شَيْئٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَخْتَصِرُ.

۸۹۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سَعْيَانَ عَنْ ابْنِ عُثَيْمٍ عَنْ ابْنِ سَابِطٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ: **نِسَاءُ كَوْمِ حَدَّثْتُ لَكُمْ فَاَوْحَدَكُمْ** اَفِي شَيْئٍ هَذَا وَاحِدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَخْتَصِرُ وَابْنُ عُثَيْمٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ وَابْنُ سَابِطٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَابِطٍ الْجَمْعِيُّ النُّكَبِيُّ وَحَفْصَةُ هِيَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَنُذِرِي فِي سَكَاةٍ وَاحِدَةٍ.

۸۹۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَوْسَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُخَيَّرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَ قَالَ حَوَلْتُ رَأْسِي إِلَى الْيَمِينَةِ قَالَ فَكَلِمَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَأَنْذَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

سلسلہ تمہارا کارور میں تمہارے لئے کھینچا ہوا ہے تو اگر اپنی کھینچتی ہیں جس طرح چاہو ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةُ فَتَأْذَنُكَ حَرْفُ تَكْوِيْنٍ
فَأَنَّا حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي شَيْبَةَ أَقْبَلَ وَأَذْبَدُ وَأَنَّى الْبَرِّ
وَأَجِبْتُهُ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ عَرِيبٍ وَيَقْرُبُ مِنْ
عَمَلِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيَّ هُوَ يَقْرُبُ الْقَرِيبِ

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا هَا شَيْخُ بَنِي
الْقَاسِمِ عَنْ الْمُبَارَكِ بْنِ هُضَالَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ
مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ رَوَى عَنْهُ أَخْتَهُ تَجَلَّوْنَ الْمُسْلِمِينَ
عَنِ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَأَنَّكَ يَدْنَاهُ مَا كَأَنَّكَ شَرَطْتَهَا تَطْلِيْقَةً
لَمْ يَدْرِ جَعَلَهَا حَتَّى إِذْ قَطَعْتَ الْبَيْتَ فَمَرَّ بِهَا وَ
هَدَيْتَهُ ثُمَّ عَطَفَهَا مَرَّ الْخَطَّابِ فَقَالَ كَرِيْبَا
لَكُمْ أَكْرَمْتُكُمْ بِهَا وَرَوَّجْتُكُمْ بِهَا فَطَلَقَتْهَا وَاللَّهِ
لَا تَرْجِعْ إِلَيْكَ أَبَدًا أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ قَالَ قَالَ فَخَلَّوْهُ
اللَّهُ حَاجَتُهُ إِلَيْهَا وَحَاجَتُهَا إِلَى بَعْلِهَا فَانْزَلَ
اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَإِذَا طَلَّقْتُمْ النِّسَاءَ
فَلَا تَحْلِفْنَ إِلَى قَوْلِهِ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمِعْتُ لِرَقِيٍّ وَطَاعَةَ
تَعَدَّاهُ فَقَالَ أَرَوَيْتَ وَأَكْرَمْتُكَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ
حَسَنِ مَعْقِلٍ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ رَجَحٍ عَنِ الْحَسَنِ
فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّهُ لَا يَبْجُوزُ
الْيُكْرَمُ بِغَيْرِ رَقِيٍّ لِأَنَّ أَخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ
كَانَتْ نَيْبًا فَلَوْ كَانَ الْأَمْرُ إِلَيْهَا دُونَ قَوْلِهَا
لَرَوَّجَتْ نَفْسَهَا وَتَوَلَّى حَتْمُهَا إِلَى وَرَيْقَا مَعْقِلٍ
فِي يَسَارٍ نَمَا خَالِبِ اللَّهِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ
الْأُولَى فَقَالَ فَلَا تَحْضُرُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحَنَّ
أَنْدَاجَهُنَّ فِي هَذِهِ الْآيَةِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ
۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

کی جگہ اور جیض سے بچو۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے یعقوب بن عبد اللہ اشعری سے
یعقوب قبی مراد ہیں۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انہوں نے عہد رسالت میں ایک مسلمان کے ساتھ اپنی بہن کا
نکاح کیا کچھ عرصہ اس کے پاس رہی پھر اس نے طلاق دیدی
اور رجوع بھی نہ کیا یہاں تک کہ اس کی عدت بھی ختم ہو گئی پھر
وہ دونوں ایک دوسرے کو بہانے لگتے رہے پھر دوسرے لوگوں کے ساتھ
اس آدمی نے بھی نکاح کا پیغام بھیجا یہی اس عورت کے بھائی نے کہا
اسے چھوٹے ریس نے تجھے اس کے ساتھ عزت بخشی اور اس کے
ساتھ تیری شادی کی پس تو نے طلاق دیدی اللہ کی قسم! اب یہ
کبھی بھی تیری طرف نہیں لوٹے گی۔ دوسری کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس
مرد اور عورت دونوں کی ایک دوسرے کی طرف حاجت کو جان لیا
ان کی بات کریمہ نازل فرمائی واذا طلقتم النساء لم تدری ان الله
جب یہ بات سنی تو کہا اپنے رب کی بات سننے اور پڑھنے کے لئے حاضر ہوں
پھر اسے بلایا اللہ کہا میں اسے اپنی بہن کو تیرے نکاح میں دیتا ہوں اور
تیری عزت بھی کرتا ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت انس سے یہ
حدیث کئی طریقوں سے مروی ہے اس حدیث میں اس بات کی
دلیل پائی جاتی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح جائز نہیں کیونکہ معقل بن
یسار کی ہمشیرہ بیوہ تھیں اگر ولی کے بغیر کے اس کا اپنا اختیار ہوتا
تو وہ اپنا نکاح خود کر لیتی اور اپنے ولی حضرت معقل کی محتاج نہ ہوتیں
اللہ تعالیٰ نے بھی اس آیت میں عورتوں کے ولیوں کو ہی مخاطب کیا اور
فرمایا کہ انہیں ان کے عاقلوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع نہ کرو اس
آیت سے بھی پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کی رضامندی کے ساتھ ساتھ
نکاح کا اختیار ولی کو ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام البراء بن

میں سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنے شوهر سے طلاق دیدی اور دوبارہ نکاح کیا تو اسے نکاح بائنا کہا گیا۔

جسے ہم تو کہتے ہیں کہ وہ نکاح بائنا ہے جو اسے طلاق دیدی کے بعد دوبارہ نکاح کیا گیا۔
اس کا ایک دلیل یہ ہے کہ عورت کی رضامندی کے بغیر نکاح بائنا نہیں ہوتا۔
اس کا دوسرا دلیل یہ ہے کہ عورت کی رضامندی کے بغیر نکاح بائنا نہیں ہوتا۔
اس کا تیسرا دلیل یہ ہے کہ عورت کی رضامندی کے بغیر نکاح بائنا نہیں ہوتا۔

روایت ہے فرماتے ہیں مجھے ام المؤمنین نے حکم دیا کہ میں نے ان کے لئے ایک مصحف لکھوں اور فرمایا جب اس آیت پر پہنچو تو مجھے بتانا مافطرا علی الصلوات والصلوة الوسطی الا یہ فرماتے ہیں جب میں اس آیت پر پہنچا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتا دیا آپ نے مجھے لکھوایا مافطرا علی الصلوات والصلوة الوسطی و صلوة العصر و قوما اللہ قانتین اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے۔ اس باب میں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی حدیث مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عمرہ بن جذنب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوة وسطی سے مراد عصر کی نماز ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن فرمایا اے اللہ ان دکھار کی قبروں اور گھروں کو بھگ سے بھرو، جیسا کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر سے روکے رکھا یہاں تک سورج غروب ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ ابو حسان اعرج کا نام سلم ہے۔

حضرت محمد اللہ ہی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوة وسطی عصر کی نماز ہے اس باب میں حضرت زید بن ثابت، ابو ہاشم بن عبدہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی

حدیثنا الا فصارحی نامعننا ما لیک عن زید بن اسلم عن النعمان بن حکیم عن ابی یونس مولى عائشة قال امرتني عائشة ان اكتب لها مصحفا وقالت اذا بلغت هذه الآية فاذا في حافظا على الصلوات والصلوة الوسطی قلما بلغت ما اذنتمها فاملت على حافظا على الصلوات والصلوة الوسطی و صلوة العصر وقوموا لله قانتين وقالت سمعتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي الباب عن حفصة هذا حديث حسن صحيح.

۸۹۹۔ حدثنا حبيب بن مسعدة ثنا يزيد بن زريع عن سفيان عن قتادة نا الحسن عن سدة بن جندب ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال صلوة الوسطی صلوة العصر هذا حديث حسن صحيح.

۹۰۰۔ حدثنا هناد نا عبدة عن سفيان بن ابي عروبة عن قتادة عن ابی حسان الأعرج عن عبدة السلماني ان عبيدا حدثاه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يوم الاحزاب اللهم اكف قلوبنا هز و يوسوسنا كما شغلونا عن صلوة الوسطی حتى غابت الشمس هذا حديث حسن صحيح وقد روى من غير وجه عن علي و ابو حسان الأعرج سنة مسلم.

۹۰۱۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو اسحق داود عن محمد بن طلحة بن معمر عن زبيد بن مزة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الوسطی صلوة العصر

سہ تمام خالدوں اور انصاریوں درمیانی نماز نماز عصر کی پابندی کر دو

وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي هَاشِمٍ
عَنْ أَبِي هَاشِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -
۹۰۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانَ
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هَازُونَ وَحَدَّثَنَا
عَنْ عُبَيْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ
الْحَارِثِ بْنِ شَبِيلٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ الشَّيْبَانِيِّ
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ
فَنَذَلْتُ وَهُوَ رَأَيْتُهُ قَائِمِينَ فَأَمَرَنَا بِالسُّكُونِ -

۹۰۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ
أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ نَحْوُهُ وَزَادَ فِيهِ
وَحَيْثُ عَنِ الْكَلَامِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَأَبُو عُمَرَ الشَّيْبَانِيُّ فِي إِسْنِهِ سَعْدُ بْنُ أَبِي

۹۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ
السَّيِّدِيِّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا تَمَيَّزُوا
الْحَدِيثَ مِنْهُ مُتَّفِقُونَ قَالِ نَذَلْتُ فِيمَا
مَعْتَصِرِ الْأَنْصَارِ كُنَّا أَصْحَابُ نَخْلٍ فَكَانَ
الرَّجُلُ يَأْتِي مِنْ نَخْلِهِ عَلَى قَدَرٍ كَثْرَتِهِ وَ
قَلْبَتِهِ وَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِالْقَنُودِ الْقَنُودِ
فَيَعْلِقُهُ فِي الْمَسْجِدِ كَانَ أَهْلُ الصُّغَّةِ لَيْسَ
لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا جَاعَ أَقْبَى
الْقَنُودَ فَنَضَرَبَهُ بِعَصَاهُ فَيَسْقُطُ الْبُسْرُ
الْبُسْرُ فَيَأْكُلُ وَكَانَ نَاسٌ وَمَنْ لَا يَرْغَبُ فِي
الْخَيْرِ يَأْتِي الرَّجُلَ بِالْقَنُودِ فِيهِ الْبَيْضُ
وَالْحَشَفُ وَبِالْقَنُودِ أَنْ تَكْثُرَ فَيَعْلِقُهُ
فَإِنْ نَذَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

روایات منقول ہیں - یہ حدیث حسن صحیح ہے -

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عہد رسالت میں ہم نماز میں باتیں کیا کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ" اللہ تعالیٰ کے حضور باادب کھڑے ہو (پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا)۔

احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم بن ابی خالد سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اور اس میں یہ اضافہ کیا اور ہمیں گفتگو سے منع کر دیا گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ابی اس ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت نازل ہوئی الخبیث اللم الزائد اور غریب کرتے ہوئے غیبت مال کا ارادہ نہ کرو ہم انصار کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ ہم لوگ کھجوروں کے مالک تھے پس کوئی تو اپنے بھیل کی کمی زیادتی کے مطابق کھجوریں لاتے اور کوئی ایک یا دو کچے لاکر مسجد میں لٹکا دیتا۔ اہل صفہ کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہ ہوتا ان میں سے جس کو بھوک لگتی وہ ان کھجوروں کے پاس آتا اس پر ڈنڈا مارنا تو کبھی ہر طرح کی کھجوریں گرتیں وہ اٹھا کر کھا لیتا بعض ایسے لوگ بھی تھے جن کا شمار بیکی کا ذوق نہ رکھنے والوں میں ہوتا تھا چنانچہ وہ ایک آدمی گچھا لاسنے ان میں ردی خشک اور ٹوٹی پھوٹی کھجوریں پرتیں اسے وہ شکا دیتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا اللہین آمنوا الخ الا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کو اس قسم کا تحفہ دیا جائے جیسا اس

ملہ لے ایمان والوں ہی پاک کامیوں میں سے کچھ دوا دلا اس میں سے جو کچھ تیار ہے زمین سے نکالنا اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ اس میں سے خواہ وہ نہیں ملے تو ضرر جبکہ کرم اکبر شریف دوشی نہ کرے

أَمْثَرُوا أَنْفُسَهُمْ مِنْ طَبَائِعِ مَا كَسَبُوا وَمِمَّا أَحَدَجَتْ
لَهُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَمُوتُوا الْخَبِيثَاتُ مِنْهُ تَنْفُسُهُنَّ
وَلَسْتُ بِأَخْبَرُ بِهِ إِلَّا أَنْ تُغِيضَ فِيهِ قَالَ تَوَاتَّ
أَحَدًا كَرَاهِيًا إِلَيْهِ مِثْلَ مَا أَعْلَى تَوَاتَّ خُذْهُ إِلَّا عَلَى
إِعْمَادٍ أَوْ صَيَارٍ قَالَ فَكُنَّا بَعْدَ ذَلِكَ يَأْتِي أَحَدُنَا
بِصَالِحٍ مَا عِنْدَهُ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ يَجْعَلُ غَرِيبًا وَ
أَبْعَدًا إِلَيْكَ هُوَ الْغَرِيبُ وَيَقَالُ رَسْنَهُ غَرْدَانٌ
وَقَدْ رَدَى الشَّرِي مِنْ السَّيِّئِ شَيْئًا مِنْ هَذَا.

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو الْأَحْمَرِ عَنْ عَطَاءِ

بْنِ الشَّائِبِ عَنْ مَرْقَةَ الْأَهْمَدِ ابْنِ عَيْنٍ عَنْ
بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَمَنْ يَأْتِي أَدَمَ وَلِلْمَلَائِكَةِ
لَمَنْ فَمَا لَمَنْ الشَّيْطَانِ فَيَا عَادِيًا شَرُّهُ
تَكْذِيبُ بِالْحَقِّ وَآمَانَةُ الْمَلَائِكَةِ فَيَا عَادِيًا
بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقُ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ
فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمِدِ اللَّهَ وَمَنْ
وَجَدَ الْآخِرَى فَلْيَتَعَزَّ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
ثَوَقًا الشَّيْطَانُ يَعِدُ كَوْنَهُ فَقَرُّوْا بِمَرْكُورٍ
بِالْخَيْرِ الْآيَةِ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ يَجْعَلُ غَرِيبًا وَ
حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْمَرِ عَنْ مَرْقَةَ الْأَهْمَدِ ابْنِ عَيْنٍ

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو نَعِيمٍ عَنْ
فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ شَابِثٍ عَنْ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ
طَلِيبٌ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا طَلِبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرُ الْمُؤْمِنِينَ
بِمَا أَمَرِيهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ

نے دیا تو وہ نہیں لے گا سوائے اس کے کہ چشم پوشی
کرے یا حیار کی وجہ سے۔ راوی فرماتے ہیں
اس کے بعد ہم میں سے ہر آدمی ابھی چیز لے کر
آتا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حضرت ابو مالک
غفاری ہیں۔ کہا جاتا ہے ان کا نام غزدان ہے
سفیان ثوری نے بھی سدی سے اس بارے میں
کچھ نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان پر شیطان کا
بھی اثر ہوتا ہے اور فرشتے کا بھی، شیطان کا اثر مرد
کا وعدہ دینا اور حق کو بھٹلانے کی ترغیب دینا ہے۔
فرشتے کا اثر بھلائی کا وعدہ دینا اور حق بات کی تصدیق
کرنا ہے پس جو شخص اپنے اندر اسے پائے تو جان لے کہ
یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہذا اس کا شکریہ ادا کرے اور
جو کوئی اپنے آپ میں دوسرا اثر پائے تو شیطان سے
اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہے پھر آپ نے یہ آیت کریمہ
پر بھی "الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَالْمَوْتَ" یہ حدیث حسن غریب
ہے ہم اسے صرف الراحمی کی روایت سے مرفوعاً
جانتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! بیشک
اللہ تعالیٰ طیب ہے اور صرف طیب ہی قبول فرماتا ہے
اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو بھی وہی حکم دیا جو اپنے
رسولوں کو دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "يَا أَيُّهَا الرُّسُولُ كُلُوا مِنَ
الطَّيِّبَاتِ" اور فرمایا "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا آتَاكُم"

اللہ شیطان نہیں ہوتا جی کا اندیشہ نہ لانا اور بے حیالی کا گم دینا ہے اور اللہ نے کھانسی اور فضل کا وعدہ فرماتا ہے ۱۲

راوی کہتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں (مسا) سفر کرتا ہے بال بکھرے ہوئے اور چہرے پر گرد و طباہ پڑی ہوئی آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے اے رب! اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام سے، پینا حرام سے، لباس اور غذا حرام سے ہے پس اس کی دعا کیسے قبول ہو، یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے تفصیل میں مروی کی روایت سے سچاتے ہیں ابو ہریرہ اشجعی کا نام سلمان مولى غزوہ النجفہ ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے،
آیت کریمہ ان تبدوا ما فی انفسکم الخ الآية کے اترنے پر ہم حاکمین ہو گئے، ہم نے سوچا کوئی شخص اپنے دل میں بات کرتا ہے اس کا بھی حساب ہو گا معلوم اس سے کس قدر بخشنا اور کس قدر نہیں بخشنا گیا پس اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس نے پہلی آیت کو مسوخ کر دیا لا یخلف اللہ نفسا الا دسعہا اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا ہر ایک کے لئے وہی ہے جو اس نے کیا اور ہر ایک پر اپنی برائی کا وبال ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ان تبدوا ما فی انفسکم الخ اور من یعمل سوء الخ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہے، مجھ سے کسی نے یہ سوال نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو سزا ہے اسے جو بخار یا حوادث پہنچتے ہیں حتیٰ کہ وہ چیز جسے وہ اپنی قمیص کی جیب میں رکھ کر بھول جاتا ہے پھر اسے نہ پا کر حاکمین ہوتا یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے

کلوا من الطیبات وامنوا صایحا فی ما تعملون علیکم و قال یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقکم قال و ذکر الذی جعل یطیل السفر اشعث اغبر یتدایبک الی السماء یا رب یا رب و مطعمہ حرام و مشربہ حرام مرد ملبسہ حرام و غدی یا تحدا و حافی یتجباب یدلک هذا احدا یت حسن عریب و انما تعرفہ من حدیث فضیل بن مرزوق و ابو حازم هو الاشجعی (سمیہ سلمان مولى غزوہ النجفہ)۔

۹۰۷۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبید اللہ بن مرفی عن اسرائیل عن الشیخی قال شئ من سمع علیا یقول کما نزلت فیہ الایۃ ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوه یحاسبکمو یر اللہ فیغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء الایۃ اخذت ما قال قلنا یحدث احدا نفسا فیماسب بہ الایۃ ما یغفر منہ و قال لا یغفر منہ فنزلت فیہ الایۃ بعد ما فتسخها لا یخلف اللہ نفسا الا دسعہا انما کسبت و علیہا ما اکتسبت۔

۹۰۸۔ حدثنا عبد بن حمید نا الحسن بن مرفی و روح بن عبادہ عن حماد بن سلمہ عن عی بن زید عن امیۃ انکھا سالت عائشہ عن قول اللہ تبارک و تعالیٰ ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوه یحاسبکمو یر اللہ عن قولہ من یعمل سوء یتجد بہ فقال ما سالتی عنہا احد منذ سالت ما سأل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال فیہ معاصیۃ اللہ العبد ما یصیبہ من الخبی و التکلیف حتی الیضاۃ یضعہا فی ید فینصب فیہا

سلف اکرم ظاہر کر دے جو کہ ہمارے ہی میں ہے یا چھپا دے اللہ تم سے اس کا حساب لے گا

رپاک ہو کر، ایسے نکلتا ہے جیسے آگ کی بجلی سے
خاص سو نا صاف ہو کر نکلتا ہے۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت
سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے جب یہ آیت کریمہ ان تہدوا ما فی
انفسکم اذ نازل ہوئی تو اس سے لوگوں کے دلوں
میں اس قدر تم پیدا ہوا جتنا کسی اور بات
سے نہیں ہوا۔ چنانچہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا
کہو سمعنا و اطعنا پس اللہ تعالیٰ نے ان کے
دلوں میں ایمان ڈال دیا اور یہ آیت کریمہ
نازل فرمائی اٰمن الرسول سے ادا خطا تا تک
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے ایسا ہی کیا (یعنی
تمہارا مواخذہ نہ کروں گا) ولا تحمل علینا سے
من قبلنا تک اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے
ایسا ہی کیا۔ رہتا ولا تحملنا ما لا طاقت لنا بہ ثم
اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے دوسرے طریقوں سے بھی
مروی ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی
روایت مذکور ہے کہا جاتا ہے آدم بن سلیمان یحییٰ
بن آدم کے والد ہیں۔

تفسیر سورۃ آل عمران

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کریمہ
کے بارے میں پوچھا گیا ہوا الذی انزل

فیفزع لها حتى ان الصبي يخدر من ذنوبه
كما يخدر الخمر من الاحم من الكبر هذا حديث
حسن غريب من حديث عائشة لا يخرجه
الا من حديثي حماد بن سلمة.

۹۰۹۔ حَكَاتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ تَارِكِيْمٌ
نَاسِيَانٌ عَنْ اَدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَمَا نَزَلَتْ هَذِهِ
الْآيَةُ اِنْ تَبَدَّلَ وَامَانِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تَخَفُوْهُ
يَحَايِبُكُمْ بِهِ اللّٰهُ دَخَلَ قُلُوْبُكُمْ مِنْهُ
شَيْءٌ تَوْبِيْدٌ دَخَلَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالُوا لَيْتَنِيْ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُرُوْا سَمِعْنَا وَاطَعْنَا فَاَلْقَى
اللّٰهُ الْاِيْمَانَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ
تَعَالٰى اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ الْآيَةُ لَا يَكْتُمُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا
وَسِعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ
نَبَيًا لَا تَوَاجِدُنَا اِنْ تَبَيَّنْتَ اَدَا خَطَاْنَا قَالَ
قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اَصْحَارًا كَمَا
حَمَلْتَهُ عَلٰى الْكَذِبِ مِنْ قَبْلِكُمْ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْلَمُ
هَٰذَا وَافْعَلْنَا وَارْحَمْنَا الْآيَةُ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ هَٰذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى هَٰذَا مِنْ غَيْرِ هَٰذَا
اَتَوْجُوْهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ
وَاَدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ يَقَالُ هُوَ الْوَالِدُ يَحْيٰى بَنُ اَدَمَ.

فَمِنْ سُورَةِ اٰلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۹۱۰۔ حَكَاتْنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيْبٍ اَنَا اَبُو
الْحَلِيْبِ تَابِيْزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ تَابِيْزِيْدُ بْنُ اَبِي
مَالِيْكَةَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ

سَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۝ ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ جس کی جہاں طاقت نہ ہو

قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ
مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ إِلَى أُخْرَى الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتُمُ الَّذِينَ
يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَلَا تَكُنُوا الَّذِينَ سَبَّاهُمْ
اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ هَذَا أَحَدُ بَيْتَيْنِ فِيهِمْ وَفَدَا رَوَى عَنْ
أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُثَيْبَةَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ
٩١١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَبُو دَاوُدَ
الطَّبْرِيُّ نَافِعُ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو هُوَ أَخُو دَاوُدَ بْنِ
يَزِيدَ ابْنِ أَبِي مُثَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُثَيْبَةَ قَالَ
يَزِيدُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُثَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَيْتُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو النَّقَاشِ
قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ قَوْلِهِ فَاذْكُرُوا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَيَتَّبِعُونَ
مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ
قَالَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُنَّ فَاعْلَمُوا وَقَالَ يَزِيدُ
فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُنَّ فَاعْلَمُوا قَوْلُهُمْ قَالَا مَرَّتَيْنِ أَوْ
ثَلَاثًا هَذَا أَحَدُ بَيْتَيْنِ فِيهِمْ هَكَذَا رَوَى عَنْ
وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُثَيْبَةَ عَنْ
عَائِشَةَ وَرَوَيْتُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنِ النَّقَاشِ
عَنْ مُحَمَّدٍ وَرَأَيْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي عَمْرٍو عَنْ النَّقَاشِ
عَنِ ابْنِ أَبِي مُثَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
عَنِ ابْنِ أَبِي مُثَيْبَةَ وَرَوَيْتُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو
٩١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَالَةَ
نَافِعُ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي النَّضِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَوَلَاةٍ مِنَ النَّبِيِّينَ

ملیک الکتاب الخیر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کی مشابہات کے پیچھے پڑتے ہیں تو یہی لوگ ہیں جن کا نام اللہ تعالیٰ نے ٹیڑھے دل والے رکھا ہے۔ پس ان سے بچو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو اسلمہ ایوب اور ابن ابی بلکہ بھی یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے
فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے اس آیت کے بارے میں یہ بھی سنا تھا ما اللہ
فی القلوب ہم لریغ اللہ آپ نے فرمایا جب لوگ نہیں
دیکھے گی پہچان لے گی یزید نے کہا آپ نے فرمایا
جب تم انہیں دیکھو گے پہچان لو گے۔ دو یا تین مرتبہ
فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد راویوں
نے اسے بواسطہ ابوملیکہ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کیا ہے
لیکن قاسم بن محمد کا واسطہ مذکور نہیں
صرف یزید بن ابراہیم نے ان کا واسطہ ذکر
کیا ہے ابن ابی ملیکہ، عبد اللہ بن عبد اللہ
ابن ابی ملیکہ ہیں انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے سماع حاصل ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کو ہم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے کچھ انبیاء والی (مددگار) ہوتے ہیں اور میرے ولی میرے باپ اور میرے رب کے

۱۲ سالہ وہی ہے جس نے تم پر کتاب اتار دی اس کی کچھ آیات صاف معنی دیتی ہیں ۱۲ سالہ وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی (آیات) کے صحیحے مفسرین ہیں ۱۲

عیلیٰ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) ہیں پھر آپ نے پڑھا
ان اولی الناس اطمیناً۔

محمود نے بواسطہ ابو نعیم سفیان بواسطہ الدارود
ابو ضحیٰ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل
مرفوعاً روایت ہے اس میں مسروق کا واسطہ مذکور نہیں۔
یہ پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ابو ضحیٰ کا نام سلم بن
صحیح ہے۔ ابو کرب نے بواسطہ وکیع سفیان ان کے
والد دار ابو ضحیٰ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ
سے حدیث الی نعیم کی مثل مرفوع حدیث روایت کی
ہے اس میں مسروق کا واسطہ نہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی
مسلمان کا مال ہتھیانے کے لئے جھوٹی قسم کھائے
اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ
اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہو گا شعث بن قیس فرماتے
ہیں اللہ کی قسم ایسے بات میرے ہی بارے میں ہے میرے
اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین کا جھگڑا تھا اس
نے میرے حق سے انکار کیا تو میں اسے بارگاہ رسالت
میں لے آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا
تیسہ پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں ہیں آپ نے
یہودی سے فرمایا قسم کھائیں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
یہ قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے
آیت نازل فرمائی۔ ان الذین یشترون النہمۃ من عند ربہم
حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ
سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے جب یہ آیت انزل فی من تنالوا البراءۃ

وَأَنْتَ وَلِيُّ ابْنِ دَعْبَلٍ رَفِیْ ثُمَّ قَدَّ أَنْ أَمْلَى النَّاسَ مَا بَرَّاهِمَ
لِلَّذِیْنَ آمَنُوا وَهَذَا الَّذِیْ وَابَّاهُ اللَّهُ وَفِي الْمَرْحُومِ

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَجِيٍّ عَنْ سَفْيَانَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّجِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَتَعْرِيفُهُ عَنْ
مُسْرُوقٍ وَهَذَا أَخْرَجَهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الضُّحَى عَنْ
مُسْرُوقٍ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا
أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ زَكِيٍّ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّجِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ
أَبِي نَجِيٍّ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ مُسْرُوقٍ۔

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ شَيْبَةَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهَرَفَ بِهَا فَاجْتَرَى لِقَاطِعَ
هَا مَالَ أَمْرِي مُسْلِمٌ لِقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ
غَضَبَانِ فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِي وَابَّاهُ
كَانَ ذَلِكَ كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ
أَرْضٌ فَجَحَدْتُ فَقَدَّامَتَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّكَ بَيْتَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِيْلَهُ تُوَدِّي
أَخْلَعْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا يَحْلِفُ
فِي دَاهِبٍ يَمَانِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ يَهْدُوا اللَّهُ وَإِيْمَانُهُمْ
ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى أَجْرٍ أَكْبَرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى۔

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ بَكْرِ السَّهْمِيِّ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا

خلع بیشک لوگوں سے ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ عقدا وہ بچے جو ان کے منہ سے آدھری تھی اور ایمان والے ۱۲ تھے وہ لوگ جو اپنے
دوسرے لوگوں کے لئے غوثی قیمت بیچنے میں ملے تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جس کا وہ عہد میں اپنی پیادہ چیز ہرچ مذکور ۱۲

یا یہ آیت من ذالذی اٰلہم تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اور آپ کا ایک بارغ تھا یا رسول اللہ میرا بارغ اللہ تعالیٰ کے لئے وقف ہے اگر میں اسے پوسیدہ کر سکتا تو اعلان کرتا مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے قرا بتداروں میں تقسیم کر دو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس نے بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ حاجی کون ہے آپ نے فرمایا اگر دو کدو ہالوں اور بدبودار جسم والا ہو دوسرے آدمی کے اللہ کر پوچھا یا رسول اللہ کون سا حج افضل ہے آپ نے فرمایا جس میں بلند سے نطیبہ اور فرما ہی ہو ایک اور آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ سبیل (راستے) سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا سفر خروج اور سواری اس حدیث کو ہم صرف ابراہیم بن یزید خمری کی روایت سے سمجھتے ہیں۔ بعض علماء نے ابراہیم بن یزید کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی طہارۃ ابناءنا و ابناءکم اٰلہم تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ و فاطمہؓ و حسنؓ و حسینؓ رضی اللہ عنہم کو بلوایا اور فرمایا اے اللہ! یہ میرے اہل ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابو غالب نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے دمشق کی سیر میں پر خار جیوں کے کچھ سر نصب کئے ہوئے دیکھے تو فرمایا انہیں کئے گئے

سلسلہ کن شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھا قرعہ دے ۱۲ سلسلہ نبی و محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بدبودار ہونا ۱۳ سلسلہ ہم اپنے بیٹوں اور تمہارے کو ملائیں اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں کو ملائیں ۱۴

نَدَلْتُ هَذِهِ الْاَيَةَ لَنْ تَنَالُوا الْيَتَحَى تَنَفُّوْا
مَتَا يَجُوْنَ وَمَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا
حَسَنًا قَالَ اَبُو طَلْحَةَ وَكَانَ لَهَا حَاطُظٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
حَاطُظِي لِلّٰهِ وَكَوْا اسْتَطَعْتُ اَنْ اَيِّرَكَ لَهَا اَعْلَنَهُ
فَقَالَ اجْعَلْنِي فِي قَدْرٍ بَيْنَكَ اَوْ اَحَدٍ مِّمَّنْ هَذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ
عَنْ اِمْحَاقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
۹۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيْبٍ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَبِي
اَنَسٍ اَبُو هَيْوَةَ بْنُ يَزِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ يَخْبَرُ عَنْ اَبِي عَمْرٍو قَالَ قَامَ
رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِّنْ
الْاَسَاجِدِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمَشْعُورُ فَقَامَ
رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اَيُّ الْحَجَرِ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ الْحَجَرُ الَّذِيْ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ مَا الْبَيْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاَزَادُ وَالْاَجْدَةُ هَذَا حَدِيْثٌ
لَّا تُخْرِفُهُ اِلَّا مِّنْ حَدِيْثِنَا اَبُو هَيْوَةَ بْنُ يَزِيْدٍ
الْمُخَوَّرِيُّ اَلَيْسَ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بَعْضُ اَهْلِ الْاَيْلِ فِي
اَبُو هَيْوَةَ بْنِ يَزِيْدٍ مِّنْ قَبْلِ حِفْظِهِ -

۹۱۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِبْنِ سُلَيْمٍ عَنْ
مُجَلِّ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ وَتَالٍ
لَّمَّا نَدَلْتُ هَذِهِ الْاَيَةَ نَدَا اَبْنَا عَمْرًا وَابْنَا كَعْبًا
وَنِيْسَانًا وَنِيْسَانَةَ لَّمَّا الْاَيَةَ دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ
هَذَا لِيْ اَهْلِيْ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ -

۹۱۸ - حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ نا وَكِيعٌ عَنْ مَرْثُومٍ
عَنْ اَبِي هَيْوَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي خَالِبٍ
قَالَ رَأَى اَبُو مَامَةَ رَوْسًا مِّنْصُوبَةً عَلَى دَرَجٍ

آسمان کے نیچے بدترین مقتول ہیں اور وہ شخص بہترین مقتول ہے جسے انہوں نے قتل کیا پھر آپ نے پڑھا یوم البیض وجوہ و تسود وجوہ الہ ابو غالب کہتے ہیں حضرت ابو امامہ سے پوچھا گیا کیا آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا اگر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دو تین چار یا تنگ کر سات مرتبہ بھی سنتا تو تم سے بیان نہ کرتا رہی بارہا سنتا ابو غالب کا نام حضور ہے اور ابو امامہ باہلی کا نام صدی بن جحلان ہے اور یہ باہلہ قبیلہ کے سردار ہیں۔

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کنتم خیر امتہ اخرجت للناس کے بارے میں فرمایا تم ستر امتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ تم کے نزدیک ان سب سے بہتر اور بزرگ ہو یہ حدیث حسن ہے بہت سے لوگوں نے اسی حدیث بہز بن حکیم سے یونہی روایت کیا ہے لیکن اس میں کنتم خیر امتہ اخرجت للناس نہیں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے غزوہ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک شہید ہو گیا اور پیشانی مبارک زخمی ہو گئی تھی کہ چہرہ الزہر پر خون بہنے لگا تو آپ نے فرمایا وہ قوم کیسے کیسا اب ہوگی جس کا اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک ہو۔ حالانکہ وہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ لیس لک من الامم یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے غزوہ احد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ الزہر

سے جس دن بعض چہرے سفید ہو گئے اور بعض سیاہ ۱۲؎ تم ان سب امتوں میں بہتر ہو جو لوگوں میں ظاہر ہو جس ۱۲؎ یہ بات آپ کے ہاتھ نہیں دیا انہیں تو یہ کہی تو رفیق دسے یا ان پر غلاب کرے ۱۲

وَمَشَى فَقَالَ ابْنُ مَامَةَ يَلَابُ الشَّارِبُ قَتْلِي تَحْتَ اَدْيِ السَّاءِ خَيْرُ قَتْلِي مَنْ قَتَلُوهُ ثُمَّ قَامَ يَوْمَ تَبْيِضُ وُجُوهُ وَتَسْوَدُ وُجُوهُ اِلَى اَخِيْرَ الْاَيَةِ قُلْتُ لِاَبِيْ اُمَامَةَ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَوَهِرَ اَسْمُهُ الْاَمْرَةُ اَمْرَتِيْنِ اَوْ شَلَا اَوْ اَرْبَعًا حَتَّى عَدَا سَبْعًا مَا حَكَا تَحْتَهُ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابُوْ غَالِبٍ اِسْمُهُ عَدُوْرٌ وَابُوْ اُمَامَةَ اَلْبَاهِلِيُّ اِسْمُهُ مَدَايِ بْنِ جَحْلَانَ وَهَرَسِيْدٌ بَاهِلَةٌ

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيْدٌ اَنَّ عَبْدَ اَلْوَرَّاقِ عَنْ مَعِيْنٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَلنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ سِتْرٌ مِنْ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلٰى اللّٰهِ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُهُ اَحَادٌ هَذَا اَلْحَدِيْثُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ حَكِيْمٍ يَحْوٰى هَذَا وَلَوْ يَدَّكِرُوْا فِيْهِ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هَشِيْمٌ اَنَا حَمِيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسِرَتْ رِجْلَا عِيْتِهِ يَوْمَ اُحُدٍ وَشَبَّ وَجْهُهُ شَجَّةً فِيْ جِهَتِهِ حَتَّى سَالَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ كَيْفَ يُقْلِدُهُ قَوْمٌ فَعَلُوا هَذَا نَبِيَّتُهُمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَتَرَلْتَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَكُوْبُ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبُهُمْ اِلَى اَخِيْرَ هَذَا اَحَدِيْثٌ حَسَنٌ مَّحِيْمٌ

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَبْدُ بْنُ حَمِيْدٍ قَالَا سَايَرِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا حَمِيْدٌ

رحمی کو اودانت مبارک شہید ہو گیا اور آپ مسلم کے
کاندھے سے مبارک برتیر لگا تو حبیروں نے اس پر خون
بہنے لگا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) خون پونچھنے
جاتے اور فرماتے وہ کیسے غلام پائے گی جس
نے اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا بلکہ وہ
انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔ اس
پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی لیس
لک من الامراء

حضرت سالم اپنے والد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم
سے روایت کرتے ہیں احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! البوسفیان پر لعنت بھیج
اے اللہ! احارث بن ہشام پر لعنت بھیج اے اللہ!
صفوان بن امیر پر لعنت بھیج اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی
لیس لک من الامراء پس اللہ تعالیٰ نے ان
لوگوں کی توبہ قبول فرمائی اور وہ اسلام لے
آئے اور نہایت اچھے مسلمان بنے۔ یہ حدیث
غریب ہے بواسطہ عمر بن حفصہ حضرت سالم کی
روایت سے غریب ہے۔ زہری نے بواسطہ سالم حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح بیان کیا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار آدمیوں کے
لئے بددعا فرماتے تھے تو یہ آیت لیس لک من
الامراء نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ ان (چاروں)
کو اسلام کا راستہ دکھایا۔ یہ حدیث حسن غریب
صحیح ہے۔ اس طریق یعنی بواسطہ نافع حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت سے
غریب ہے۔ یحییٰ بن ایوب (رضی اللہ عنہ)
نے اسے ابن عجلان (رضی اللہ عنہ) کے
روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَجَرَ فِي تَجْرِبِهِ وَكَثِيرَتْ رِبَا جَيْتُهُ وَدُرِي رَمِيَتْ
عَلَى كَيْفِهِ فَعَلَّ اللَّهُ مَيْسِلَ عَلَى وَجْهِهِ وَكَوَّرَ
بَسْمَهُ وَيَقُولُ كَيْفَ تَقُولُ أَمَّا فَعَلُوا هَذَا
بَنِيهِمْ وَهَرَبُوا هَوَّاهُ إِلَى اللَّهِ فَانْزَلَ
اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ
أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنْ هُوَ ظَالِمٌ لِمُؤْمِنٍ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَائِبٍ سَلَوَ بْنَ جُنَادَةَ
بْنِ سَالُو النَّكُفِيِّ نَا أَحْمَدَ بْنَ يَشْرِ عَنْ حَمْرَ بْنِ
حَمَزَةَ عَنْ سَالُو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ أُحُدٍ اللَّهُمَّ اَلْعَنَ أَبَا سَفْيَانَ اَللَّهُمَّ
اَلْعَنَ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اَللَّهُمَّ اَلْعَنَ صَفْوَانَ
ابْنَ أُمَيَّةٍ قَالَ فَذَلِيتَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ
شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ نَتَابَ عَلَيْهِمْ فَاسْلَمُوا
حَسَنٌ إِسْلَامُهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ حَمَزَةَ عَنْ سَالُو
وَكُنَّا إِذَا رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالُو عَنْ أَبِيهِ

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ حَمْرٍو
الْبَصْرِيُّ نَا خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو
عَلَى أَرَبَعَةٍ تَغْفِرُ نَذَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ
يُعَذِّبُهُمْ فَإِنْ هُوَ ظَالِمٌ لِمُؤْمِنٍ هَذَا هُوَ اللَّهُمَّ
لِلْإِسْلَامِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ
يُسْتَعْرَبُ مِنْ هَذَا الدَّرَجَةِ مِنْ حَدِيثِ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عَمْرٍو وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَدَسَةَ عَنْ
عُمَرَ بْنِ الْغَيْثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَسَدِ
بْنِ الْحَكَمِ الْقَذَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِدَّةً يَقُولُ
إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ بِهِ
بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ
أَهْلِي بَابٍ (مُتَخَلِّفُهُ فَإِذَا حَلَفْتُ فِي مَدَائِقِهِ وَ
إِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَمَدَانِي أَبُو بَكْرٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مَا مِنْ رَجُلٍ يُدَانِي بِذَنْبٍ شَرٍّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ
ثُمَّ يَتَوَضَّئُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا دُخَانَ لَهُ شَرٌّ قَدَرًا
هَذِهِ الْآيَةُ وَالَّذِينَ إِذَا أَفْعَلُوا قَاتِلَهُ أَوْ
ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ دَكَّ اللَّهُ إِلَيْهِمُ الْإِخْيَارَ
هَذَا حَدِيثٌ قَدَارٌ وَفَاةٌ شَجَعَةٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْغَيْثِ قَدْ قَعَدَهُ وَدَقَّاهُ وَسَعَدَهُ
سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْغَيْثِ فَكَمْ يَرْفَعُهُ
وَلَا تَعْرِفُ لِلْأَسْمَاءِ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ.

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَارُوحُ بْنُ
عَبَادَةَ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ كَاتِبٍ عَنْ أَنَسِ
عَنْ أَبِي حَلَمَةَ قَالَ رَفَعْتُ مَا أَيْبَى يَوْمَ أُحُدٍ
فَجَدَلْتُ أَنْظِرُوا مَا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ أَحَدًا إِلَّا يَمِينًا
نَحْنُ نَحْفَتُهُ مِنَ الشَّعَابِ قَدْ يَدْرِكُ قَوْلَهُ نَعَالِي
ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْهِ كَوْمٍ مِنْ بَعْدِ الْغَوَاهِ مَنَّهُ نَعَالًا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُتَّحِفٌ.

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَارُوحُ بْنُ
عَبَادَةَ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عَدْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدُّمَيْرِ مِثْلَهُ هَذَا لِحَدِيثٍ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جب میں
نبی اکرم صلی اللہ وسلم سے کوئی حدیث (ہلاد اسطہ)
سننا تو اللہ تعالیٰ جس قدر چاہتا اس سے مجھے نفع
دیتا اور اگر کوئی صحابی مجھ سے حدیث بیان کرتا
تو میں اسے قسم دیتا اگر وہ قسم کھا لینا تو میں اس کی
تصدیق کرتا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ
سے حدیث بیان کی اور انہوں نے کچھ فرمایا وہ فرماتے
ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
نے فرمایا جب کوئی گناہ کرے پھر اٹھ کر پاک صاف
ہو کر نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے
اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ پھر اپنے یرایت مبارکہ
پر بھی والذین اذا فعلوا ثم اس حدیث کو شبہ اور کئی
دوسرے راویوں نے حضرت عثمان بن مغیرہ سے
مرفوعاً بیان کیا ہے سمر اور سفیان نے عثمان
بن مغیرہ سے غیر مرفوع بیان کیا اسناد میں حکم قراری
سے مراد یہی ایک حدیث معروف ہے۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں غزوہ اُحُد کے دن سر اٹھا کر دیکھنے
لگا تو ہر آدمی اوجھتے اور گھٹتے ابھی ڈھال کے پیچھے
جھک رہا تھا اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ
کا ارشاد ہے ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِيَكُونَ
حَسَنٌ مِثْلَهُ۔

مہدی بن حمید نے یواسطہ روح بن عبادہ، حماد بن
سمر، ہشام بن عروہ اور عروہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ یہ حدیث
اللہ کو یاد کر کے اپنی گناہوں کی معافی چاہیں ۱۲ ملے پھر تم پر رحم کرے

بعد میں کی نیت اٹھاری ۱۲

حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم احد کے دن میدان جنگ میں تھے کہ اونگھنے پر غلبہ کر لیا میں نے انہیں لوگوں میں لگا دیں ہوا اونگھ چھا چکی تھی فرماتے ہیں میری تلوار ہاتھ سے گر پڑی میں اٹھانا وہ پھر گر پڑی اور پھر میں پکڑ لیتا۔ دوسری جماعت سنا فکوں کی تھی جنہیں صرت اپنی جان کی فکر تھی وہ سب سے زیادہ بزدل سب سے زیادہ مرعوب اور حق کا سامنا بھگڑنے والوں میں وہ کہے کہ گئے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہ آیت وما کان لنبی ان یقل "ایک سرخ پیادہ کے بارے میں نازل ہوئی جو غزوہ بدر کے موقع پر کم ہو گئی تھی بعض لوگوں نے کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے لیا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی یہ حدیث حسن غریب ہے عبد السلام بن حرب نے حسیف سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی بعض لوگوں نے اسے بواسطہ حسیف، منقسم سے روایت کیا لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول کویم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اسے جاہلو کیا وجہ ہے میں نے کہا پریشان دیکھتا ہوں؟ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد اہل و عیال اندر قرض چھوڑ کر شہید ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے اس بات کی خوشخبری نہ دوں جس طرح اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ سے ملاقات کی۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس سے بھی گفتگو کی پردے کے پیچھے سے کی لیکن تیرے

حسن صحیح ہے۔

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَادٍ نَحْنُ جَدُّ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ قُبِيتُ وَأَخَذْتُ فِي مَصَافِنَا يَوْمَ أُحُدٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ كَانَ فِي مِثْنٍ عَشِيمَةٍ اشْتَعَسَ يَوْمَئِذٍ قَالَ لَجَعَلُ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَأَخَذَهُ وَاسْقَطَ مِنْ يَدِي وَأَخَذَهُ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى الْمُنَافِقُونَ لَمْ يَسْ كُفُّوا هُمُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ أَجَبَتْ قَوْمٌ وَارْعَبَهُ وَأَخَذُوا لِيَقْبِطُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُعْتَمَدٌ۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ الْأَجْدَا بْنَ زَيْبَادٍ عَنْ خَصِيفَةَ نَائِمٌ قَسَمَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ عَبَّاسٍ نَذَرْتُ هَذِهِ الْآيَةَ وَمَا كَانَ لِيَنْبَغِيَ أَنْ يَغْلُ فِي قَطِيفَةٍ حَمْرًا أَوْ تَقْدِمَاتٍ يَوْمَئِذٍ يَغْلُ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَفَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَا كَانَ لِيَنْبَغِيَ أَنْ يَغْلُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خَصِيفَةَ عَنْ هَذَا وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَصِيفَةَ عَنْ وَاسِقٍ وَتَوَيْدٍ كَرَفِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَدْرِ بْنِ مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خُرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ مَا لِي أَمَّا أَنْ تُكْسِرَ أَقْنَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَشْفِيهِ أَيْ وَتَدْرِكُ حَيَاةً لَا دَوِيَّتًا قَالَ إِلَّا أَبَشْرَكَ بِمَا بَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا كَانُوا اللَّهُ أَحَدًا أَقْطَ إِلَّا مِنْ دَرَجَةٍ حَبَابٍ وَ

لے اور کسی نما پر یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ کچھ چھپا رکھے ۱۲

والد کو زندہ کر کے بے حجاب گفتگو فرمائی اور فرمایا اے میرے بندے! تمنا کریں مجھے عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ! مجھے زندہ کرنا کہ دوبارہ تیرے راستے میں حجام شہادت نوش کروں اللہ تعالیٰ نے فرمایا فیصلہ ہو چکا کہ وہ واپس نہیں جائیں گے حضرت جابر فرماتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا النَّبِيَّ مُحَمَّدًا مِّنْ حَرِيقٍ سِوَىٰ حَرِيقِ حَسَنِ اس طریق سے غریب ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علی بن عبد اللہ بن یحییٰ اور مسعودی کا یہ محدثین نے موسیٰ بن ابراہیم سے روایت کیا ہے عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کا کچھ حصہ نقل کیا۔

حضرت مسروق سے روایت ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کریمہ کے بارے میں پوچھا گیا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا النَّبِيَّ مُحَمَّدًا مِّنْ حَرِيقٍ سِوَىٰ حَرِيقِ حَسَنِ اس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو حضور نے فرمایا کہ ان (شہداء) کی ارواح سبز پرندوں کی شکل میں جنت میں جہاں چاہتی ہیں چمکتی پھرتی ہیں پھر عرش سے لٹکی ہوئی قندیلوں کی طرح لوٹتی ہیں ان کا رب ان کی طرف متوجہ ہو کر پوچھتا ہے کچھ اور چاہتے ہو تو میں تمہیں عطا کروں کہتے ہیں اے رب! اس سے زیادہ ہم کیا مانگیں کہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں چمکتے ہیں۔ دوبارہ متوجہ ہو کر پوچھا مزید کچھ چاہتے ہو تو میں عطا کروں جب انہوں نے دیکھا کہ انہیں نہیں پھوڑا جائے گا تو کہا اے اللہ! ہماری ارواح (دوبارہ) ہمارے جسموں میں ڈال دے تاکہ ہم دنیا میں واپس جاسں اور دوبارہ تیرے راستے میں شہید کئے جاسیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عطاء بن سائب اور ابو عبیدہ حضرت ابن مسعود سے اس کی مثل روایت کیا اس میں یہ

أَجَبِي يَا رَبِّ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا وَقَالَ يَا عَبْدِي قَسَمَنَ عَلَىٰ أُعْطَيْتُكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِي فَأُقْتَلُ فَيُنْشَأُ ثَانِيَةً قَالَ الْمَرْبُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي الْأَمْرُ لَا يَبْدَعُونَ قَالَ وَآمَنْتَ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا أَلَيْسَ هَذَا حَدِيثًا حَسَنًا غَرِيبًا مِنْ هَذَا النَّوْجِ وَلَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَىٰ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْمَدْيَنِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَرِ أَهْلِ الْحَدِيثِ هَكَذَا عَنْ مُوسَىٰ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَقَدْ رَوَىٰ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرٍ شَيْئًا مِنْ هَذَا ۹۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُدْرَةَ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُقَاتِلُونَ أَمْوَاتًا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَخَبَرَنَا أَنَّ أَرْوَاحَهُمْ فِي طَيْرٍ خَضِرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ وَتَأْوِي إِلَىٰ قَنَادِيلَ مَعْلُوقَةٍ بِأَعْدُسٍ فَأُطْلَعُ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ لِإِطْلَاعِهِ فَقَالَ هَلْ تَسْتَرْيِدُونَ شَيْئًا فَارِيَدُكُمْ فَأَتُوا رَبَّائِمَا نَسْتَرْيِدُ وَنَحْنُ فِي الْجَنَّةِ تَسْرَحُ حَيْثُ شِئْنَا ثُمَّ أُطْلَعُ عَلَيْهِمُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ هَلْ تَسْتَرْيِدُونَ شَيْئًا فَارِيَدُكُمْ فَوَلَّوْا رَأْدًا ثُمَّ لَا يَرْجِعُونَ فَأَتُوْنِي أَرْوَا مَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّىٰ نَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَنُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ النَّسَائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ

سلہ اور مردہ کی راہ مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رہنے کے پاس زندہ ہیں روزی پاستے ہیں ۱۲

كَلَامًا كَثِيرًا مِنْ هَذَا.

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَحْنُ بَنُو هَلَالٍ نَاهِمًا مِنْ يَحْيَى نَحْنُ قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عُلَيْمَةَ الرَّهَاشِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُطْحَايْنِ أَصَبْنَا فَيَسْأَلُونَنَا أَرْوَاحُ فِي الْمُشْرِكِينَ فَكَيْفَ هُمْ فِي رِجَالٍ مِنْهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمَسَاكِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ هَذَا أَحَدٌ مِنْ أَحَدٍ.

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ أَنَا وَشَيْخُ نَاعِمَانَ ابْنِ هَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبَا يَوْمَ أُطْحَايْنِ لَهْمُ أَرْوَاحٍ فِي قُورِهِمْ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمَسَاكِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ هَذَا أَحَدٌ مِنْ أَحَدٍ وَهَكَذَا رَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ عُلَيْمَةَ وَلَا أَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَ بِأَعْلَمَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ إِلَّا مَا ذَكَرَهُمْ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي الْخَلِيلِ أَنَّهُ صَلَّى بَنُو أَبِي مَنِيعٍ.

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَنْعَافِيُّ نَاحِلًا ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ نَحْنُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِدِ قَالَ الْبَشَرُ بِأَنْفِهِ وَغُلُّهُ الْوَالِدِينَ وَفُلُّهُ الْفُلُوفُ وَفُلُّهُ الْفُلُوفُ هَذَا أَحَدٌ مِنْ أَحَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا يَبْعُهُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے غزوہ اوطاس میں کچھ ایسی عورتیں ہمارے ہاتھ آئیں جن کے خاوند مشرکین میں موجود تھے۔ کچھ لوگوں نے ان سے کراہت محسوس کی تو اللہ تعالیٰ نے آیت مبارکہ نازل فرمائی وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمَسَاكِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے غزوہ اوطاس میں کچھ ایسی عورتیں ہمارے پاس قیدی بن کر آئیں جن کے خاوندان کی قوم میں موجود تھے۔ صحابہ کرام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آیت نازل ہوئی وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمَسَاكِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔ یہ حدیث حسن ہے توری نے یہ حدیث بواسطہ عثمان بنی اور ابو خلیل حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی طرح مرفوعاً روایت کی ہے۔ اس حدیث میں سوائے ہمام کی روایت کے جو قتادہ سے مروی ہے ابی علقمہ کا ذکر نہیں ابو خلیل کا نام صلیح بن ابی مریم ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ماں باپ کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹ بولنا، کبیرہ گناہ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے روح بن عبادہ نے اسے شعبہ سے روایت کرتے ہوئے عبد اللہ بن ابی بکر کا ذکر کیا اور یہ صحیح نہیں۔

سہ اولہ حرام ہیں خاوندانہ الی عورتیں مگر افراد کی عورتیں جو تنہا ہی ملکیت میں آجائیں ۱۲

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مَسْعَدَةَ تَابِعُوا
الْفَضْلُ بْنُ الْجَدِّي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
إِبْنِ بَكَّة عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَحَدٌ كَفَرًا كَبَرًا كَبَّرَ
قَالَ لَوْ بَنَى يَا رَسُولَ اللَّهِ تَكَالَ إِلَّا شَرًّا لَكَ يَا اللَّهُ
وَعُقُوبِي أَوْلَادِي تَكَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَكَبِّرًا
قَالَ وَشَهَادَةُ الذُّرِّ أَوْ قَوْلُ الذُّرِّ قَالَ فَمَا زَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا
لَيْتَهُ سَكَتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُطَبَّقٌ غَرِيبٌ.

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ تَابِعُوا
يُحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ سَعْدِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَهَاجِرِ بْنِ قُثَيْبٍ عَنْ التَّبَّيْ
عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَنَسٍ الْجَدِّي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَرِ الشُّدُّ
يَا اللَّهُ وَحَقُّي أَوْلَادِي تَكَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَكَبِّرًا
وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ يَا اللَّهُ يَمِينٌ صَدَقَ قَدْ خَلَّ
فِيهَا وَشَلَّ جَنَاحَ بَعْرُضَةٍ الْأَجْعَنْتُ سَكَنَتُ
فِي قَلْبِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو أَمَامَةَ الْأَنْصَارِيُّ هُوَ
ابْنُ ثَعْلَبَةَ وَلَا تَعْرِفُ رِسْمَهُ وَقَدْ رَوَى عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ.

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَابِعُوا
جَعْفَرُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ فَرَّاسٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْكِبَرُ إِلَّا الشُّدُّ يَا اللَّهُ وَحَقُّي
أَوْلَادِي تَكَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَكَبِّرًا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُطَبَّقٌ غَرِيبٌ.

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ تَابِعُوا عَنْ

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ اپنے والد سے روایا رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں نہیں دو گناہ نہ بناؤں جو کبیرہ گناہوں
میں سے بھی بڑے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یاد کرو
اللہ! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور
والدین کی نافرمانی، ارادی فرماتے ہیں آپ تکبر کھائے ہوئے
تھے پھر اللہ کر بیٹھے گئے اور فرمایا جھوٹی گواہی دینا (فرمایا)
جھوٹی بات رادی فرماتے ہیں آپ مسلسل فرماتے ہیں
یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش کہ آپ خاموش ہو جاتے یہ
حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہ یہ ہیں: کسی
کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی
نا فرمانی اور جھوٹی قسم۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر صبر کی
قسم کھائے اور اس میں کچھ کم کر کے برابر بھی جھوٹ
داخل کرے نیامت تک یہ قسم اس کے دل میں ایک
رسیاہ نکلتی جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب
ہے۔ ابوامامہ انصاری ثعلبہ کے بیٹے ہیں۔
ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔ انہوں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث روایت
کی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا
ماں باپ کی نافرمانی کرنا یا فرمایا جھوٹی قسم کھانا
(شعبہ کو شک ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ابن ابی نعیم عن مجاہد عن أم سلمة أنها قالت يغزو الرجال ولا تغزو النساء وتصفت أميراً فانزل الله تبارك وتعالى لا تتخذوا ما فضل الله به بعضكم على بعض قال مجاهد وانزل فيها أن المسلمين والمسلمات وكان أول الطيعة قدامت المدينة فهاجد هذا الحديث من رواة بعضهم عن ابن أبي عمير عن مجاهد عن أم سلمة قالت كذا وكذا ۱۔

۹۴۳۔ حدثنا ابن أبي عمير عن سفيان عن عبد بن دينار عن رجل من ولد أم سلمة عن أم سلمة قالت يا رسول الله لا أسلم الله ذكراً نساءً في الهجرة فانزل الله تبارك وتعالى (ي) لا أضيق عمل عامل ومسلمين ذكراً أو أنثى بعضكم من بعض۔

۹۴۵۔ حدثنا أحمد بن حنبل عن الأعمش عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة قال قال عبد الله بن عمرو في رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أقرأ عليه وهو على المنبر فقرأت عليه من سورة النساء حتى إذا بلغت كيف إذا جئنا من بين أيديهم وكننا بك على هؤلاء شهيداً أعز في رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده فنظرت إليه وعيناه تدمعان هكذا روى أبو الأعمش عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله بن عمرو إبراهيم عن عبيدة عن عبد الله۔

۹۴۶۔ حدثنا محمد بن عجلان نا معاذ بن بن هشام بن سفيان عن الأعمش عن إبراهيم

ہے انہوں نے فرمایا مرد جہاد کرتے ہیں جبکہ عورتیں نہیں کرتیں، اور ہمارے لئے نصرت کر رہے ہیں۔ اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی مولا تمنا یا فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض حضرت مجاہد فرماتے ہیں کسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی کہ المسلمین والمسلمات اہم نیز فرماتے ہیں حضرت ام سلمہ پہلی عاتون ہیں جو مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائیں یہ حدیث مرسل ہے بعض نے اسے اس واسطے ابن ابی عمیر حضرت مجاہد سے مرسل ثبات کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ نے اس طرح اس طرح فرمایا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی ہجرت کا ذکر کیا ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی اللہ انی لا اضیق عمل عامل مسلم من ذکر اور انشی بعضکم من بعض۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے آپ نے مجھے قرآن پاک پڑھنے کا حکم فرمایا تو میں نے آپ کے سامنے سورۃ نساء کی تلاوت کی جب میں اس آیت پر پہنچی الکلیف اذا جئنا من کل النہر فہیئہ فہیئنا لک علی ہولاء شہیداً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہاتھ سے (ٹھہرنے کا) اشارہ فرمایا میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے ابو احوص نے بواسطہ انش، ابراہیم اور علقمہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے صحیح یہ ہے کہ ابراہیم بواسطہ عبيدہ حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ کے

سلسلہ اداس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے نہیں ایک دوسرے پر بڑھائی دی ۱۲ سلسلہ کم کسی عمل کرنے والے مرد یا عورت کا عمل ضائع نہیں کرتے تم سے بعض، بعض سے ہیں ۱۳ سلسلہ پس کیسے ہوگا جب ہم ہر امت سے گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ بنائیں گے ۱۴

ساتھ قرآن پڑھوں میں نے عرض کیا حضور! آپ کے سامنے
پڑھوں جیسا کہ آپ پڑھتے تھے تو نازل ہوا۔ آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ
دوسرے آدمی سے سنوں۔ فرماتے ہیں پھر میں نے سورۃ نساء پڑھی۔
جب میں اس آیت پر پہنچا "وَجَنَّتَا بِكَ" الخ تو میں نے حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہتے دیکھے۔ ابوالاحوص
کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے سوید بن نصر نے
ابواسطہ امی مبارک اور سقیان الغمش رضی اللہ
عنہما سے حضرت سعاد بن ہشام بن ہشام کی حدیث کی
مثل روایت کی ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے
ہیں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ہمارے
ساتھ کھانا تیار کیا اور ہمیں دعوت دی پھر ہمیں شراب
پلائی اس وقت حرام نہ تھی مگر ہم شراب ہم پر غالب آگئی
اتنے میں نماز کا وقت آگیا شرکاء مجلس نے مجھے آگے کر دیا تو
میں تو میں نے سورۃ کافرون اس طرح پڑھی قل ایہا الکافرون
لا عبدنا تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون اس پر
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی لا تقر بوا
الصلوة وانتم سکارى الخ۔ یہ حدیث حسن غریب
صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے ایک انصاری کا پتھر ٹیڑھی کی ایک نہر کے پار سے
میں جس سے کج روئ کو پانی دیا جاتا تھا حضرت زبیر رضی
اللہ عنہ سے جھگڑا ہو گیا۔ انصاری نے کہا پانی کو گزر لے
دیکھے ایک شخص حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے دو لون حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں لیصلہ کرانے حاضر ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اسے زبیر! تم اپنے باپ کو میرا بکراؤ اور پھر اپنے
پڑوسی کے لئے پانی بھجور دو۔ (یہ سن کر انصاری کو غصہ آگیا
اور اس نے کہا یا رسول اللہ! اس لئے کہ (یہ) آپ کا

عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِقْدَرْ عَلَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِقْدَرْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَتَذِلُّ قَالَ إِنْ أُحِبُّتَ أَنْ أَسْمَعَ
مِنْ غَيْرِي فَقَدَرْتُ مَوَدَّةَ الْمَيْلَةِ حَتَّى بَلَغْتُ
فِيهِ كُنَا بَكَ عَلَى هَذَا شَرِيكَ قَالَ فَذَاتَ يَدِي
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْلِكُ هَذَا أَهْلُ مِثْلِي
حَدَّثَنَا أَبِي الْأَحْوَصِيُّ حَدَّثَنَا حُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَّ ابْنَ
الْمُبَارَكِ عَنْ سَفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ تَحْوِيْدِيَّةً
مُعَادِيَّةً بَيْنَ هِشَامٍ -

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ حَبِيبٍ نَا عُبَيْدَ الدَّرَحْنِ
بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الدَّرَازِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
السَّائِبِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الدَّرَحْنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ
بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَنَعَ نَا عُبَيْدَ الدَّرَحْنِ بْنَ
عَوْفٍ طَعَامًا فَلَا عَامَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَخَذَّتْ
الْخَمْرُ مِنَّا وَخَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَدَامُونِي فَقَدَرْتُ قُلُوبًا
بِهِمَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَهَلْ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ
فَأَذَلَّ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ
وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقْرَأُونَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ -

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ
بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصِمَ
الزُّبَيْرِ فِي شَرَاةِ الْخَدْرِ الَّتِي يُسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ
فَقَالَ الْأَنْصَارُ سِيرِجَ الْمَاءِ بِعَرَفَانِي عَلَيْهِ فَانْتَضَعُوا
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ
وَأَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِيكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهَ رَسُولِ

صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ ۱۲

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْ بَيِّنُوا
 لِي دَاحِيسَ الْمَاءِ حَتَّى يَبْجَعَ إِلَى الْجُدَارِ فَقَالَ
 الذَّبِيرُ وَاللَّهُ إِنِّي لَأَحْبَبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ
 فِي ذَلِكَ فَلَا دَرَكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحْكِمُوا
 رِيْقًا مَشْجَرِيْنَهُمْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ قَدْ
 رَوَى ابْنُ وَهْبٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ الْكَلْبِيِّ بْنِ
 سَعْدٍ وَابْنِ أَبِي نَجْرٍ عَنْ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ الزَّبِيرِ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي
 حَمْدَةَ عَنْ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزَّبِيرِ وَكَوْ
 يَدُ كُرَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزَّبِيرِ

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَحْنُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
 نَا شُعَيْبَهُ عَنْ عِدَاتِي بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
 بْنَ يَزِيدَ يَخْتَلِفُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ فِي
 هَذِهِ الْآيَةِ فَمَا لَكُمْ مِنَ الْمَنَافِقِينَ فَيَكْتُمُونَ قَالَ رَجَعَ
 نَاسٌ مِنَ أَهْلِ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
 أُحُدٍ لَمَّا كَانَ النَّاسُ فِيهِمْ قَدِيقِينَ قَدِيقِينَ مِنْهُمْ يَقُولُ
 اقْتُلْتُمْ وَخَيْرَتِي يَقُولُ لَا فَخَرْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فَمَا لَكُمْ
 فِي الْمَنَافِقِينَ فَيَكْتُمُونَ فَقَالَ إِذَا عَابَتْهُ دَقَالَ إِذَا
 تَنَهَى الْكِبْرُ كَمَا تَنَهَى النَّارُ نَبْتَ الْخَدِيدِ هَذَا
 حَدِيثٌ حَسَنٌ مَعْجَمٌ

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّعَقْدَانِيُّ
 نَا شَبَّابَهُ نَا وَدَّاقَ بْنَ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ يَجِيئُ الْمُقْتُولُ بِالْعَاقِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 نَا وَهْبَهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَأَذْوَابُهُ تَشْخَبُ
 دَهَا يَقُولُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي هَذَا حَتَّى يَكُونَهُ
 مِنَ الْغَرَضِ قَالَ فَذَكَرُوا ابْنَ عَبَّاسٍ النَّوْبَةَ

بجو بھی زاد ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ
 لال ہو گیا آپ نے فرمایا اسے زبیر لاد اپنے باغ کھا سیراب
 کرو اور پانی روکے رکھو یہاں تک کہ منڈیر تک بھر جائے۔
 حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قسم بخدا! میرے خیال
 میں یہ آیت اسی بار سے میں نازل ہوئی فلا دریک لایوسون
 امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے اسام بخاری رحمہ اللہ علیہ
 سے سنا ہے کہ فرمایا یہ حدیث ابن وہب نے لیٹ
 بن سعد سے یونس نے بواسطہ زہری اور عروہ حضرت عبداللہ بن
 زبیر سے اس کے ہم معنی نقل کی شعیب بن ابی حمزہ نے بواسطہ زہری
 حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی حضرت عبداللہ بن زبیر کا واسطہ مذکور ہے
 حضرت زبیر بن ثابت رضی اللہ عنہ سے آیت مبارکہ
 مَنَافِقُ لَمْ يَكُنْ فِي الْمَنَافِقِينَ فَكْتُمُوا کے بارے میں مروی ہے کہ
 عروہ احمد کے دن کچھ صحابہ کرام واپس ہو گئے لوگوں
 کے دو گروہ بن گئے تھے ایک جماعت کہتی تھی ان
 سے لڑیں جبکہ دوسری کہتی تھی نہ لڑیں اس
 پر یہ آیت نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا یہ پاکیزہ ہے میں کچیل کو اس
 طرح دودھ کرتا ہے جیسے آگ کو سہ کاہیل دور
 کر دیتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مقول اس صورت میں آجیگا کہ
 اس کی پیشانی اور سر اس کے ہاتھ میں ہونگے اور گردن کی دگوں سے
 خون بہہ رہا ہوگا عرض کر چکا اسے رب! اس نے مجھے قتل کیا وہ
 اپنے قاتل کو عرش کے قریب کر دیگا گردن دینا فرماتے ہیں لوگوں
 نے حضرت ابن عباسؓ سے تو یہ کا ذکر کیا تو انہوں نے یہ آیت
 پر بھی دوسری یقتل مومنًا سمعنا اللہ اور فرمایا نہ تو یہ آیت مسموعہ

۱۵۔ آپ کے رب کی قسم لوہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں ۱۶۔ اللہ تو نہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے ہاں سے میں
 دو فریق ہو گئے ۱۷۔ جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کا بدلہ جہنم ہے ۱۲

فَقُلْنَا هَذِهِ آيَةُ رَبِّكَ تَقْتُلُ مُؤْمِنًا مَّقْتَحِفًا
فَجَدَّاهُ جَهَنَّمَ قَالَ مَا كُنْتُ بِهَذَا آيَةً وَلَا بَيِّنَاتٍ
وَأَقْبَلُ النَّوْبَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى
بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ نَحْوَهُ وَلَوْ بَرَّعَهُ -

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ أَبِي زُرْمَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ سَمَاعٍ عَنْ حَرْبٍ
عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ
مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى نَعِيرٍ مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَمَعَهُ
عَنَّهُمْ لَمَّا قَسَمُوا عَلَيْهِمْ قَاتِلُوا مَا سَكَنَ عَلَيْهِمْ
إِلَّا لِبَتَعْدُ ذِمَّتْكُمْ فَمَا مَرَّ قَتَلَهُ وَاتَّخَذَ مَا
عَنَّمَهُ قَاتِلًا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ نَذَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِذَا خَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا
لِمَنْ آتَيْنَا بِكَ الْكُفْرَ الْإِسْلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَفِي آيَاتِهَا عَنْ سَامَةَ بْنِ زَيْدٍ -

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ شَاؤِيكُمْ
نَاسِقِيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ
عَازِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْفَاقِعُونَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةً جَاءَ عُمَرُ بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَرِيدٌ
الْبَصِيرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنِي إِلَى
خَرِيدٍ الْبَصِيرُ مَا نَذَلَ اللَّهُ هَذِهِ آيَةً غَيْرَ
أُولَى الْفَقْرِ آيَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنِّي يَا نَكَيْفٍ وَالذَّوَالِقُ أَوِ الْوُجُحِ
وَالذَّوَالِقُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُقَالُ

ہوئی اور نہ ہی بدل گئی اور ایسے آدمی کے لئے
توبہ کہاں؟ یہ حدیث حسن ہے بعض لوگوں نے
یہ حدیث بواسطہ حضرت عمرو بن دینار حضرت
ابی عباس رضی اللہ عنہم سے اسی طرح موقوف
روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے قبیلہ بنی سلیم کا ایک شخص چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
کے پاس سے گزر اس کے پاس بکریاں بھی تھیں اس
نے ان کو سلام کیا انہوں نے ایک دوسرے سے کہا
اس نے معنی تم سے پناہ حاصل کرنے کے لئے سلام
کیا۔ چنانچہ وہ اٹھ کھڑے ہوئے اسے قتل کر دیا اس
کی بکریاں لے لیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہو گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ
آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین آمنوا إذا ضربتم الائمہ
حدیث حسن ہے اس باب میں حضرت اسامہ بن
زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت
مذکور ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
جب آیت مبارکہ لَا يَسْتَوِي الْفَاقِعُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
نازل ہوئی تو حضرت عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور وہ نابینا تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
میں نابینا ہوں میرے لئے کیا حکم ہے؟ اس پر آیت
نازل ہوئی تَنْفِرُوا فِي الْفُرُاقِ اِیْہی کو ہم صلی اللہ علیہ وسلم
لے فرمایا میرے پاس مونڈے کی ہڈی اور دواست یا
(فرمایا) غلٹی اور دواست لاؤزناک میں کچھ دول) یہ حدیث
حسن صحیح ہے عمرو بن مکتوم بھی کہا جاتا ہے اور عبداللہ

لے اسے ایمان والا جب تم جہاد کو پہلو تو غلٹی کرلو اور جو نہیں سلام کرے اس سے نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں بلکہ برا نہیں مسلمان کہ

بن ام مکتوم بھی ان کا نام عبد اللہ بن زائدہ ہے اور
ام مکتوم ان کی والدہ ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
ہے کہ لاہستوی القاعدون الخ بدلتی شریک
ہونے والے مومن اور بلا قدرہ شریک ہونے
والوں کے بارے میں نازل ہوئی حسب بدر کی رائی
کا حکم ہوا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس اور ابن ام مکتوم
رضی اللہ عنہما نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم دونوں
ناہینا ہیں کیا ہمیں عدم شرکت کی اجازت ہے
اس پر یہ آیت نازل ہوئی پس یہ بیٹھے واسے
تکلیف والوں کے سوا دوسرے لوگ ہیں
مجاہدین کو بلا قدر گھر بیٹھے والوں پر فضیلت
دی بہت بڑا اجر دیا اور ان کے درجات
بلند کئے۔ یہ حدیث حسن اس طریق
سے غریب ہے۔ متعم کو مولے عبد اللہ
بن عمارت بھی کہا جاتا ہے اور مولے
عبد اللہ بن عباس بھی۔ ان کی کنیت
ابو القاسم ہے۔

عَبْدُ بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَيُقَالُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ
وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَاحِدَةَ وَأُمُّ مَكْتُومٍ أُمُّهُ۔

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّعْفَرِيُّ
نَا الْحَبَّابُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنِ ابْنِ جَدِّيهِ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ سَيِّمٍ وَهَسَمًا مَوْلَى
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بِحَدِيثٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّهُ قَالَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
غَيْرَ أُولِي الضَّرَعِ عَنْ بَدْرٍ وَالْحَارِثِيُّونَ إِلَى بَدْرٍ
لَمَّا نَزَلَتْ عَزْرَةٌ بِبَدْرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
جَحْشٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ رِثَاءً أَعْيَانِ يَا
رَسُولَ اللَّهِ فَهَلْ لَنَا رِخْصَةٌ فَذَلَّتْ لَا يَسْتَوِي
الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرَ أُولِي الضَّرَعِ
وَقَضَى اللَّهُ الْمُتَجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ
دَرَجَةً فَهَؤُلَاءِ الْقَاعِدُونَ غَيْرَ أُولِي الضَّرَعِ
وَقَضَى اللَّهُ الْمُتَجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا
عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ عَلَى الْقَاعِدِينَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ أُولِي الضَّرَعِ هَذَا أَحَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ مِنْ حَدِيثِ
بْنِ عَبَّاسٍ وَمُقَسَّمٍ يُقَالُ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ الْحَارِثِ وَذِيْقَالُ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبَّاسٍ وَمُقَسَّمٌ يُكْنَى أَبَا الْقَاسِمِ۔

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ ثَنِي يَتَقَدِّمُ
بْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ
كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ لِي سَهْلُ بْنُ
سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ
جَائِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى
جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَلَى عَلَيْهِ

سہل بن سعد ساعدی کہتے ہیں میں نے مروان
بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا میں اس کی
طرف گیا یہاں تک کہ اس کے پہلو میں بیٹھ گیا مروان
نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مجھے نکھوارا ہے تھے لاہستوی القاعدون الخ
اس میں حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آگئے

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم اگر میں جہاد کر سکتا تو ضرور کرتا۔ اور وہ نابینا تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی آپ کی دان میری دان پر لگی وہ اس قدر بھاری ہو گئی کہ قریب بھائی میری دان پر چڑھ جاتے پھر یہ کیفیت غم ہو گئی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی غیر اولی الضرر الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس روایت میں ایک صحابی تابعی سے روایت کرتے ہیں سہل بن سعد انصاری مروان بن حکم سے روایت کرتے ہیں مروان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل نہیں ہے اور وہ تابعین سے ہے۔

حضرت یحییٰ بن ابیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان تقصروا من الصلوة ان غمتم لیکن اب تو لوگ اس میں ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے ابھی اس بات سے تعجب ہے جس کے تم کو تعجب ہوا بیٹا نہ میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں عرض کی تو آپ نے فرمایا یہ صدقہ ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا پس اس کا صدقہ قبول کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اور سلطان کے درمیان اسے مشرک بھی نے کہا ان لوگوں کو یہ نماز (نماز عصر) اپنے باپ دادا اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ لہذا تیاری کرو اور یکہار ان پر حملہ کرو اسی دوران حضرت یحییٰ بن علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

لَا يَسْتَوِي الْقَائِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا آتَى اللَّهُ فِى حَرْبِهِمْ أَوْ فِى دِينِهِمْ أَوْ فِى نَفْسِهِمْ فَآتَى اللَّهُ بِمَا شَاءَ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ تَوَاسَّيْتُكُمْ بِالْجِهَادِ لَنَجَاهُ هَذَا كَانَ رَجُلًا أَمَنَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَجَاهِدَهُ عَلَى نَهْلَى فَنَقَلَتْ حَتَّى هَمَّتْ تَنْهَى فَنَجَّيْتُ كَفَرْتُ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْرُ أَمَلٍ الصَّامِرُ هَذَا أَحَدٌ يَتَحَسَّنُ حَقِيقَتُهُ فِى هَذَا الْحَدِيثِ رِوَايَةُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ التَّابِعِينَ زَوْى سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكْمِ وَمَرْوَانَ كُوفِيٍّ مِنْ التَّابِعِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مِنَ التَّابِعِينَ.

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ جَدُّهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَدَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَابَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِعَمْرِو بْنِ قَالَ اللَّهُ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ يَخْفَوُكُمْ وَأَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ مَرَّ عَجَبْتُ وَمَا عَجَبْتُ مِنْ ذَلِكَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ صَدَقَ تَقْصِدُكَ اللَّهُ بِمَا شَاءَ فَتَبَلُّوا صَدَقَتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَقِيقٌ

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَدَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَابَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ حَبْشَانَ وَغُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ لِهَذَا لَوْلَا صَلَاحُهُ هُوَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ

لہ بعض نازیں تھیں کہ اگر تمہیں کافروں (کی طرف) سے ایذا کا ڈر ہو

أَبَاهُمْ وَأَبْنَاءَهُمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَاجْتَمَعُوا
أَمْرُكُمْ تَمِيلُوا عَلَيْهِمْ مِيلَةً وَاجِدَاةً فَإِنَّ
جِبْرِئِيلَ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ لِقَطْرَيْنِ فَيَصِلِي
بِهِمْ وَتَقُومَ طَائِفَةٌ أُخْرَى وَرَأَاهُ وَلِيًّا خَدَا
جِدَارَهُمْ وَأَسْلَحَهُمْ شَرِيًّا فِي الْأَخْدُوتِ وَ
يُقْبَلُونَ مَعَهُ رُكْعَةً وَاجِدَاةً شَرِيًّا خَدَا هُوَ لَا يَزِيدُهُمْ وَأَسْلَحَهُمْ فَتَكُونُ لَهُمْ رُكْعَةً رُكْعَةً
وَلِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَانِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْبَابِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ بْنِ شَاهِبٍ
وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
عَمْرٍو حَدِيثٌ وَافٍ بِكُنْهٍ فَهَلْ بِنِ أَبِي حَتْمَةَ
وَأَبُو عِيَّاشٍ الزُّرْقَانِ اسْمُهُ زَيْدُ ابْنِ الصَّامِتِ

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي
شُعَيْبٍ أَبُو مُسْلِمٍ الْحَدَّادِيُّ عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ سَكْمَةَ
الْحَدَّادِيِّ عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَمْرٍو
بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَتَادَةَ بْنِ
الشَّعْمَانِ قَالَ كَانَ أَهْلُ بَيْتِي وَمَنَاءُ يَقُولُ لَهُمْ
بَنُو بَيْرُقٍ بِشْرٌ وَبَشِيرٌ وَمُبَشِّرٌ فَكَانَ بِشِيرٌ
نَكَلًا مُتَاجِعًا يَقُولُ الشَّعْرُ يَهْجُرُ بِهِ أَصْحَابَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَ خَلْعُهُ بَعْضُ
الْعَرَبِ ثُمَّ يَقُولُ قَالَ فَلَانٌ كَذَا أَدَكَا أَفَادَا
مِمَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَلْعُ الشَّعْرُ قَتَادَةُ وَابْنُ مَسْرُورٍ يَقُولُ هَذَا الشَّعْرُ
إِنَّ هَذَا الْخَبِيثُ أَوْ كَسَاتُكَ الرَّجُلُ وَكَأَنَّهُ
ابْنُ الْأَبْرِقِ مَا كَرِهَ أَصْحَابُ أَهْلِ بَيْتِ
حَاجَةٍ وَفَاقَةٍ فِي الْمَاجِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ وَكَانَ

میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ اپنے صحابہ کرام
کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیں۔ ایک گروہ کو نماز پڑھائیں
اور دوسرا دشمن کے مقابلہ میں لے جائے۔ اور چاہیے کہ
اپنا سامان و فلاح اور اسلحہ اپنے ساتھ رکھیں پھر دوسرا
گروہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز
پڑھے پھر یہ اپنا سامان و فلاح اور اسلحہ لے لیں۔ دونوں
گروہوں کی ایک ایک رکعت ہو جائے گی اور انھیں خود
صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہونگی۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے اور ابواسطہ عبد اللہ بن شعیب حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے اس باب میں
حضرت عبد اللہ بن مسعود، زید بن ثابت، ابن عباس
سیار، ابو عیاش زرقی، ابن عمر، حذیفہ، ابو ہریرہ
اور سہل بن ابی حشمہ رضی اللہ عنہما سے
بھی روایات مذکور ہیں ابو عیاش زرقی کا نام زید
بن صامت ہے۔

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے
ہیں ہم میں ایک گھرانہ تھا جنہیں بنو ابیرق کہا جاتا تھا۔
ان کے نام بشیر، بشیر اور مبشر تھے۔ بشیر منافق تھا اور
بسی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بدخواہی میں شعر کہا کرتا تھا۔
پھر اسے کسی اور عرب کی طرف منسوب کر کے کہتا تھا
اے اے اے کہا ہے جب صحابہ کرام یہ کلام سنتے تو
قرآن سے اللہ کی قسم! یہ اشعار تو اسی حدیث کے ہیں
یا کچھ اور الفاظ کہتے۔ وہ کہتے یہ ابیرق کے بیٹے ہی کی
بگو اس ہے اور یہ گھر اور جاہلیت و اسلام (دونوں)
میں محتاج و فاقہ مست تھا۔ مدینہ طیبہ کے لوگ مجھ میں
اور جو کھا کر گزارہ کرتے تھے۔ اگر کوئی غمگین ہو تا تو
شام کی طرف سے آنے والے قافلے سے مدد خریدتا
جسے وہ اکیلا ہی کھاتا اس کے گھر والوں کا کھانا کھو رہا
اور جو ہی ہوتے۔ ایک منزہ شام کی طرف سے ایک قافلہ

النَّاسُ إِنَّمَا طَعَامُهُمْ هَؤُلَاءِ الْمَيْدَانِ بَيْنَهُمَا الشَّجِيرَةُ وَالشَّجِيرَةُ
وَكَانَ الدَّجَلُ إِذَا كَانَ كَذَلِكَ يَسَارًا فَقَدِمَتْ
ضَائِقَةً مِنَ الشَّامِ مِنَ الدَّارِ مَلِكٌ ابْنُ
الدَّجَلِ وَنَهَى عَنْهَا لَفْسَهُ وَأَمَّا الْوَحْيَانُ
فَوَاتِمَا طَعَامُهُمَا الشَّجِيرَةُ وَالشَّجِيرَةُ فَقَدِمَتْ
ضَائِقَةً مِنَ الشَّامِ فَابْتَدَعَ عَتَّى رِفَاعَةً بَنَ
زَيْدًا حِمْلًا مِنَ الدَّارِ مَلِكًا فَجَعَلَهُ فِي مَشْرَبَةٍ
لَهُ وَفِي الْمَشْرَبَةِ سِلَاحٌ وَزُرٌّ وَصَيْفٌ فَعَدَا
عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ فَتَقَبَّضَتِ الْمَشْرَبَةُ وَ
أَخَذَ الطَّعَامَ وَالسِّلَاحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَانِي
عَتَّى رِفَاعَةً فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ قَدْ عَدَا
عَلَيْكَ فِي بَيْتِنَا هَذِهِ فَتَقَبَّضَتِ مَشْرَبَتُنَا وَهَبَتْ
بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا قَالَ فَتَحَسَّنَا فِي الدَّارِ
وَمَا أَنَا قَبِيلٌ لَنَا قَدْ رَأَيْتُ بَنِي أَبِی بَرٍّ اسْتَوْفَدُوا
فِي هَذَا الْبَيْتِ وَلَا تَدْرِي فِيمَا تَدْرِي الْأَعْلَى بَعْضُ
طَعَامِكُمْ قَالَ وَكَانَ بَنُو أَبِی بَرٍّ قَالُوا نَحْنُ
نَسْأَلُ فِي الدَّارِ وَاللَّهِ مَا تَدْرِي ضَائِقَةً كَوْنُ الْوَحْيَانِ
لِبَيْدِ بْنِ سَهْلٍ تَجَلَّى وَثَلَا مَ صَلَاحٌ وَإِسْلَامٌ
فَلَمَّا سَمِعَ بَيْدٌ اخْتَلَطَ سَيْفُهُ وَقَالَ أَنَا أَسْرِقُ
كَوَاللَّهِ لِيَحْلِطَنَّ هَذَا السَّيْفُ وَلَتُبَيِّنَنَّ هَذِهِ
الْشَّرْقَةَ قَالُوا أَيْنَ عَنَّا أَيُّهَا الدَّجَلُ فَمَا أَتَيْتَ
بِهَاجِهِمَا لَسَانُنَا فِي الدَّارِ عَتَّى نَوْنُسُكَ أَهْلُ
أَهْلَانَا فَقَالَ عَتَّى يَا ابْنَ أَخِي نَوْنُسُكَ مَا سَأَلَ
اللَّهُ صَلَاحًا عَلَيْهِ وَسَأَلَ قَدْ كَرِهْتَ ذَلِكَ لَمَّا
قَالَ قَتَادَةُ فَاتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَأَلْتَهُ لِمَ أَهْلُ بَيْتِي مِمَّا أَهْلُ جَعْفَرٍ
عَمَدًا إِلَى عَتَّى رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ فَتَقَبَّضُوا مَشْرَبَةً
لَنَا وَأَخَذُوا سِلَاحَهُ وَطَعَامَهُ فَلْيُرَدُّوا عَلَيْنَا
سِلَاحَنَا فَمَا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ

ایا تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے میرے کا ایک بوجھ خریدا
اور اسے بالا خانہ میں رکھا جہاں ہتھیار لڑہ اور تلوار
بھی تھی (ایک دن) اس گھر میں بیچے کی طرٹ چوری ہوئی
اور بالا خانہ میں نقب لگا کر کھانا (میدہ) اور اسلحہ چوری
کر لیا گیا صبح کے وقت میرے چچا حضرت رفاعہ تشریف لائے
اور فرمایا بیٹو! آج رات ہم پر زیادتی ہوئی ہمارے
بالا خانہ میں نقب لگی اور ہمارا کھانا اور ہتھیار چور لے
گئے۔ ہم نے گھر میں تلاش کیا اور پوچھ گچھ کی تو ہمیں بتایا گیا
کہ ہم نے آج رات ابیرق کے بیٹوں کو روشنی کرنے دیکھا
ہے ہمارا خیال ہے کہ انہوں نے تمہارے کسی کھانے
پر روشنی کی ہے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں جس وقت
ہم گھر میں پوچھ رہے تھے، بنو ابیرق نے کہا اللہ کی
قسم! ہمارے خیال میں تمہارا چور ہمارا ایک نیک
مسلمان البید بن سہیل ہے، البید نے سنا تو تلوار میان
سے نکال لی اور کہا میں چور ہوں، اللہ کی قسم! یا تو میری
تلوار تم میں پیوست ہوگی یا تم ضرور اس چوری کو ظاہر
کر دے گے۔ کہنے لگے ہمیں کچھ نہ کہو تم نے چوری نہیں کی
ہم نے گھر میں پوچھ گچھ کی یہاں تک کہ ہمیں یقین ہو گیا کہ
یہی (اولاد ابیرق) چور ہیں۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں
میرے چچا نے مجھ سے کہا اے بیٹو! کیا اچھا ہوتا کہ تم
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سارا
ماہر ابتادیتے، فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم
میں سے ایک ہفتاد ہزار گھرانے نے میرے چچا رفاعہ بن زید
کے مشربہ میں نقب لگائی اور ان کا اسلحہ اور کھانا چور لے
گئے ہمارے ہتھیار واپس دے دیں کھانے کے سامان
کی ہمیں ضرورت نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
منقریب میں اس بارے میں فیصلہ کروں گا بنو ابیرق کو پتہ
چلا تو وہ اپنے ایک آدمی البید بن عمرو کے پاس آئے

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَكَرَ فِي
ذَلِكَ فَلَمَّا سَمِعَ بَنُو أَبِي رِقِيٍّ أَتَوْا رَجُلًا مِنْهُمْ
يُقَالُ لَهُ أَسِيرُ بْنُ عُدْرَةَ فَكَلَّمُوهُ فِي ذَلِكَ وَ
اجْتَمَعَ فِي ذَلِكَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ السَّادِ
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قِتَادَةَ بْنِ الْمُثَنِّ
وَعَمَّهُ عَمَدًا إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ أَهْلِ
إِسْلَامٍ وَصَلَّاهُ بِمَوَدَّةٍ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَيْرِ
بَيْتِهِ وَلَا بَيْتٍ فَتَالَ قِتَادَةُ مَا نَبَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ
عَمَدًا إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ ذَكَرَ مِنْهُمْ رَسُولُ
وَصَلَّاهُ تَرْمِيهِ بِالسَّرِقَةِ عَلَى غَيْرِ بَيْتٍ
وَبَيْتِهِ قَالَ قَدْ جَعَلْتُ وَلَوْ دَرْتُ أَنِّي خَرَجْتُ
مِنْ بَعْضِ مَا بِي وَلَمْ أَكِلْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَتَالَ فِي عَمِي رِفَاعَةُ
فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا صَنَعْتَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ
لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اللَّهُ الْمُتَعَانِ فَكَلَّمْتُكَ أَنْ تَنْزِلَ
الْقُرْآنَ إِنَّا أَتَيْنَا إِلَيْكَ أَيْتَابَ يَأْتِي
يُحْكُمُونَ النَّاسَ بِمَا آتَاهُ اللَّهُ وَلَا تَكُنْ
لِلنَّاسِ بَيْنَ خَصِمَيْهِمَا بَنِي أَبِي رِقِيٍّ وَاسْتَعْفِدَ اللَّهُ
مِمَّا قُتِلَ قِتَادَةُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا
وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَلُونَ أَنفُسَهُمْ
إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مِنْ كَانَ خَوَاتِ أَثِيمًا
يَسْتَفْزُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَفْزُونَ مِنَ اللَّهِ
وَهُمْ مَهْمُ إِلَى قَوْلِهِ رَحِيمًا أَيْ لَوْ اسْتَفْزَعُوا
اللَّهُ لَعَفَّرَهُمْ مِنْ يَكْسِبُ وَثَمًا فَاتَمَّا يَكْسِبُهُ
عَنِ نَفْسِهِ إِلَى قَوْلِهِ وَثَمًا مِمَّا قَوْلُهُمْ يَلْبِسُ
وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ
فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ

اور اس سے اس بارے میں بات چیت کی گھر کے کچھ لوگوں
نے جمع ہو کر مشورہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں عرض کیا یا رسول اللہ قتادہ بن ثعلاب اور ان کے چچا نے
ہمارے ایک نیک مسلمان گھرانے کا بیچا کر رکھا ہے اور بغیر
گواہوں اور ثبوت کے ان پر چوری کا الزام لگا رہے ہیں۔
حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا
اور گفتگو کی، آپ نے فرمایا تم نے ایک ایسے گھروالوں کا
بیچا کر رکھا ہے جن کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ نیکوکار مسلمان
ہیں۔ اور تم ان پر چوری کا الزام لگاتے ہو۔ حالانکہ تمہارے
پاس نہ گواہ ہیں اور نہ ہی کوئی ثبوت۔ حضرت قتادہ فرماتے
ہیں پھر میں گھر لوٹا اور سوچا کاش میں اپنا یہ بھوڑا سامان
ہاسنے دیتا لیکن حضور کو نہ بتاتا پھر میں اپنے چچا رفاعہ
کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا اسے بیچنے، تم نے کیا کچھ
کیا ہے میں نے وہ تمام بات بتادی جو حضور صلی
اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمائی تھی انہوں نے
کہا اللہ ہی مددگار ہے۔ پس زیادہ وقت نہ
گزرا کہ قرآن کی آیت نازل ہوئی: اِنَّا اَنْزَلْنَا
الْكِتَابَ الْاَمَّ بے شک ہم نے آپ کی
طرف کتاب اتاری تاکہ لوگوں کے درمیان فیصلہ
فرمائیں جو اللہ نے آپ کو دکھایا اور خیانت
کرنے والوں یعنی ابیرق کی طرف سے جھگڑا نہ
کریں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس بات کی معافی
چاہیں جو آپ نے حضرت قتادہ سے فرمائی، اِنَّا اَنْزَلْنَا
الْقُرْآنَ لَعَفَّرَهُمْ مِنْ يَكْسِبُ وَثَمًا فَاتَمَّا يَكْسِبُهُ
عَنِ نَفْسِهِ إِلَى قَوْلِهِ وَثَمًا مِمَّا قَوْلُهُمْ يَلْبِسُ
وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ
فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ

ملہ لے محبوب: بیشک ہم نے آپ کی طرف ہی کتاب اتاری کہ آپ لوگوں میں فیصلہ کریں جس طرح آپ کو اللہ دکھائے ۱۲

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِمْ
قَدَمُهُ إِلَى رِجْلَيْهِ فَقَالَ قَتَادَةُ لَمَّا أَتَيْتُ حَتَّى
بِالسَّلَاحِ وَكَانَ شَيْخًا قَدَا عَيْشَى أَوْ عَيْشَى الشَّيْخِ
مِنْ أَبِي جَيْشَى فِي الْهَاجِلِثَةِ وَكُنْتُ أَرَى إِسْلَامَهُ
مَدَّ خُوْلًا فَلَمَّا أَتَيْتُكَ بِالسَّلَاحِ قَالَ يَا بَنَ آخِي
هُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَرَأْتُ أَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ
مَعْبُوتًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقَدْرَانُ لِحَقِّ بَشِيرٍ بِالْمُشْرِكِينَ
فَنَزَلَ عَلَى سُلَافَتِهِ بَنَاتِ سَعْدِ بْنِ سُبَيْتَةَ فَأَنَذَا
اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا
قَبِلَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُسْلِمِينَ
تَوَلَّى مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا
لَنْ يَكُونَ لِلَّهِ لَا يَقْدِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَقْدِرُ مَا دُونَ
ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلَالًا لَا يَبْصُرُ أَفَلَمَّا نَزَلَ عَلَى سُلَافَتِهِ رَمَاهَا
حَسَنُ بْنُ ثَابِتٍ بِأَبْيَاتٍ مِنْ شِعْرِهَا خَدَّاتِ
نَحْلِهِ فَوَضَعَتْهُ عَلَى رَأْسِهَا ثُمَّ خَرَجَتْ بِهِ قَدَمَتْ
بِهِ فِي الْأَنْظُمِ ثُمَّ قَالَتْ أَهْدَيْتَ لِي شِعْرَ حَسَنَاتِ
مَا كُنْتُ تَأْتِيَنِي بِغَيْرِ هَذَا أَحَدًا يَتُخَذُ خَدِيئَةً لَا
تَعْلَمُ أَحَدًا إِلَّا سَنَدَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْقَدْرَانِ
وَدَوَى يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَاجِزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ
قَتَادَةَ مَرَّسًا لَعَزِيزًا كَرَفًا فَيَقُولُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
وَقَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ هُوَ أَبُو سَيْبَةَ الْقَدْرَانِ لِقَائِهِ وَ
أَبُو سَيْبَةَ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ سِنَانٍ -

۹۵۸- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ أَسْلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا إِدْرِيسُ بْنُ
النَّضْرِ بْنِ مَتِيْلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ ثَوْبَانَ
هُوَ ابْنُ أَبِي خَالِصَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي
طَالِبٍ قَالَ مَا فِي الْقَدْرَانِ أَيْهَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ

میں نے اپنے چچا کے پاس وہ ہتھیار لے کر آیا اور وہ بولے
تھے جن کی دنیا کی کم ہو گئی تھی یا جاہلیت ہی میں ہو گئے
ہو چکے تھے۔ (ابو یسعی راوی کو شک ہے) اور چچا ان کے
چھوڑنے سے مسلمان ہونے میں شک تھا جب میں اپنے
چچا کے پاس ہتھیار لے کر آیا تو انہوں نے کہا اسے
بچھڑے ایہ اللہ کے راستے میں ہیں۔ پس مجھے معلوم
ہو گیا کہ ان کا اسلام صحیح ہے۔ جب قرآن کی آیات
نازل ہوئیں تو بشیر، مشرکین سے جا ملا اور سلاطین
بنت سعد بن سمیرہ کے ہاں ٹھہرا اس پر اللہ تعالیٰ
نے آیات نازل فرمائیں ومن يشاقق الرسول من بعد ما
قبيل له الهدى ويتبع غير سبيل المسلمين تولى ما تولى
ونصليه جهنم وساءت مصيرا لان الله لا يقدر ان يشرك به
ويقدر ما دون ذلك لمن يشاء ومن يشرك بالله فقد ضل
ضلالا لا يبصر ا فلما نزل على سلافته رماها
حسن بن ثابت بآيات من شعرها خدات نخله
فوضعت على راسها ثم خرجت به قدمت به في
الانظم ثم قالت اهديت لي شعر حسان ما كنت
تايتني بغير هذا احدا يتخذ خديئة لا تعلم احدا
الا سنده عن محمد بن سلمة القدراني ودوى يونس
بن بكير وغير واحد هذا الحديث عن محمد بن
اسماعيل عن هاجز بن عمر بن قتادة مرسا لعزير
كرفا فيقول عن ابيه عن جده وقطادة بن النعمان
هو ابو سيبه القدراني لقاياه وابو سيبه اسمه سعد
بن مالك بن سنان -

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں قرآن پاک کی کوئی آیت مجھے اس
آیت سے زیادہ پسند نہیں ان اللہ لا یقدر ان
یشرک بہ ۱۰۱۰ منہ یہ حدیث حسن غریب ہے

سلا اللہ سے نہیں بخشا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرا جائے اور اس سے کچھ بزرگ ہے جسے ہمارے معاف فرمادیتا ہے ۱۲

ابو فاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے تو یہی کنیت
ابو جہم ہے۔ یہ کوئی ہیں۔ انہیں حضرت ابن عمر
اور ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماع
حاصل ہے۔ ابن ہدی نے ان کے بارے میں
کچھ کلام کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
جب یہ آیت نازل ہوئی میں سوچتا تھا کہ
تو مسلمانوں پر شافی گزرا چنانچہ انہوں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی آپ
نے فرمایا میاں رومی اختیار کرو اور سیدھے رہو
مومن کو پہنچنے والی مصیبت اس کے گناہوں کا کفارہ
ہوتی ہے حتیٰ کہ جو کاشا چھتا ہے یا کوئی عداوت پیش
آتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابن حنیس کا نام
عمر بن عبد الرحمن بن حنیس ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ یہ آیت نازل
ہوئی میں سوچتا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے ابو بکر! کیا میں میرے سامنے وہ آیت نہ پڑھاؤں جو
(ابھی ابھی) مجھ پر اتری ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
کیوں نہیں فرماتے ہیں پھر آپ نے مجھے وہ آیت پڑھائی تو
مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے میری مکر ٹوٹ رہی ہو اس تکلیف
کے باعث میں نے الگڑائی ملی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اے ابو بکر! تجھے کیا ہوا اب میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں ہمیں سے کون ہے
جس نے برائی نہ کی ہو اور ہمیں ہر عمل کا بدلہ دیا جائے گا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر! تمہیں اندر دوسرے
مسلمانوں کو دنیا میں اس کا بدلہ دیا جائے گا یہاں تک کہ

هَذِهِ الْآيَةُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِغَيْرِ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَ
يَغْيُرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ أَسْمَهُ سَعِيدُ بْنُ عِلَاقَةَ وَتَوَدَّ
يَكُنِّي أَبَاهُ قَبْلَ وَهْدِ جَدِّ كُوفِي وَقَدْ سَمِعَ مِنْ ابْنِ عَمْرٍو
ابْنِ الذَّبْيَرِ وَابْنِ مَهْدِي كَانَ بِغَيْرَةِ قَلِيلًا۔

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي نِيَّاسٍ وَالْمَعْنَى وَاحِدًا قَالَتَا سَعِيدُ بْنُ
عَبِيدَةَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَيْسٍ بْنِ
عَدْمَةَ عَنْ أَبِي قَهْزَرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ يَعْمَلْ
سُوءًا يُجْزِئِهِ شَقٌّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَشَكَوْا ذَلِكَ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَارِبُوا وَ
سَوِّفَا فِي كُلِّ مَا يَصِيبُ الْمُؤْمِنِينَ كَفَارَتُهُ حَتَّى الشُّرْكَهَ
يُشَاكِرُهَا الشُّكْبَةُ يَكْبُرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَابْنُ
عُيَيْنَةَ أَسْمَهُ عَمْرٍو عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُيَيْنَةَ۔

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَعَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ
قَالَا نَارُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُيَيْنَةَ
قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْثَى بْنُ سَبَّأٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْوَيْدِيِّ قَالَ
كَتَبْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَتْ
عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزِئِهِ وَلَا
يُجْزِلُهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَلْيَا وَلَا تَصْبِرُوا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا
أَقْرَبُكَ آيَةً أَنْزَلْتُ عَلَى قَوْمٍ بَلَى يَا مَسْئُولَ اللَّهِ
قَالَ فَاقْرَأْنِيهَا فَلَا أَعْلَمُ إِلَّا بِهَا وَجَدْتُ فِي
طَهَرِي إِتْقَانًا مَا قَمَطَاتُهَا فَتَمَّ النَّاسُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بِي أَنْتَ وَأَنَا وَآيَاتُ

سہ جو برائی کرے اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا ۱۲

لَوْ يَمَعَلُ سُوءَاتِنَا لَجَزَدَنَّا بِمَا عَمِلْنَا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتَ يَا بَابِكُرَّ
الْمُؤْمِنُونَ فَجَزَدَنَّا بِذَلِكَ فِي الدُّنْيَا حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ
وَكَيْسَ لَكُمْ ذُنُوبٌ وَأَمَّا الْأَخْدُونَ فَصَنَعَهُمْ ذَلِكَ لِقَوْمٍ
حَتَّى يُجْزَوْا بِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ وَفِي
إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَمُرْسِيٌّ بَنُ عُبَيْدَةَ يُضَعِّفُ فِي
الْحَدِيثِ ضَعْفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَخْبَدُ بْنُ حَبِيلٍ وَ
مَوْلَى ابْنِ سَلَامٍ مَجْهُولٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ
هَذَا التَّوَجُّهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَكَيْسَ لَكُمْ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ
أَيْضًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ -

۹۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى تَابُوا حَدَّثَ
الْحَبَّاشِيُّ تَابُوا سَلَمَةَ بْنَ مَعَاذٍ عَنْ سَمَاءَ عَنْ
عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَشِيتُ سَوَادَهُ
أَنْ يُطْلَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
لَا تُطْلِقُنِي وَأَمْسِكْنِي وَاجْعَلْ بَيْنِي لِعَائِشَةَ
فَفَعَلَ فَخَرَلَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصِلِيَا
بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَاصْلَحَ خَيْرٌ فَمَا أَصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ
شَيْءٍ فَتَوَجَّاهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَوِيٌّ غَرِيبٌ -

۹۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ تَابُوا أَبُو نَعِيمٍ تَابُوا مَالِكُ بْنُ
مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنْ الْأَدْرِاقِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَدَاخْرِشٍ أَنِ زَيْدٌ سَمِعَ نَبِيَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
أَنْتُمْ لَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ السَّفَرِ أَيْضًا سَمِعَ
بْنَ أَحْمَدَ وَيَقَالُ ابْنُ يَحْيَى الشَّاذِلِيُّ -

۹۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ تَابُوا أَحْمَدُ
بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَتَابِ بْنِ عَنَابٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ
عَنِ الْأَدْرِاقِيِّ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرو گے کہ تم پر کوئی گناہ
نہ ہوگا لیکن دوسرے لوگوں (کافروں) کے لئے یہ جمع کیا جاتا
ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن انہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا
یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند میں کلام ہے۔ موسیٰ
بن عبیدہ، حدیث میں ضعیف ہے۔ یحییٰ بن سعید اور
احمد بن حنبل رحمہما اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ موصیٰ
ابن سبار مجہول ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی
اللہ عنہ سے یہ حدیث اس طریق کے علاوہ
بھی مروی ہے اس کی سند بھی صحیح نہیں۔ اس باب میں حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو یہ خوف لاحق ہوا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں طلاق دیدیں گے تو انہوں
نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے طلاق نہ دیجئے۔ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصِلَا أَنْ يَصْلَحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا
عَادَتُهُمْ صَلَحٌ كَرِيمٌ، جائز ہے یہ حدیث حسن صحیح
غریب ہے۔

حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب
سے آخر میں نازل ہونے والی آیت یا (فرمایا) سب سے
آخری چیز جو نازل ہوئی وہ یہ آیت ہے یَسْتَفْتُونَكَ آمَنُوا
یہ حدیث حسن ہے۔ ابو السفر کا نام سعید بن احمد ہے
ابن یحمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک
شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اس
آیت ”یَسْتَفْتُونَكَ آمَنُوا“ میں کلامہ سے کیا مراد
ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے

سلفہ تو اس پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کر لیں اور صلح بھی ہے ۱۲ آیت آپ کے کلام کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں فرمادیجئے اللہ تعالیٰ
تمہیں کلامہ کے بارے میں فتوے دیتا ہے ۱۳

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ فَقَالَ لَِّ الَّذِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُكَ آيَةً الضَّيِّعِ .

وَمِنْ سُورَةِ الْمَائِدَةِ

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَمِعَ عَنْ
مُسْعِدٍ وَغَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مَسْلُومٍ عَنْ طَارِقِ
بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ يَحْمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ نَزَعْتُمَا أَنْزَلَتْ
هَذِهِ الْآيَةُ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَانْتَمَيْتُمْ
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَبُضِيتُمْ لَكُمْ الْإِسْلَامُ دِينًا لَا تَخَذُنَا
ذَلِكَ الْيَوْمَ عَيْدًا فَقَالَ عُمَرُ رَفِيَ لَكُمْ أَيُّ يَوْمٍ
أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أَنْزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمٍ
الْجُمُعَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٌ سَمِعَ ابْنَ
هَارُونَ نَاحِبًا عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي
عَمْرٍو قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ
دِينَكُمْ وَانْتَمَيْتُمْ عَلَيَّكُمْ نِعْمَتِي وَبُضِيتُمْ لَكُمْ
الْإِسْلَامُ دِينًا وَعِيَدًا يَهُودِيٌّ نَفَعَالِ نُو
أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَا تَخَذُنَا يَوْمَهَا
عَيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَانْهَضْنَا نَزَلَتْ فِي يَوْمٍ
حَسَنٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَمِعَ ابْنَ
بْنِ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي
الْمَدِينِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُ الدَّخْنِ
مَلَأَ سَعَاءُ لَا يَخْبِضُهَا اللَّيْلُ دَا سَعَاءُ رَحَالٍ
أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْهُ خَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

آیت صبیحہ

کافی ہے

تفسیر سورہ مائدہ

طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک
یہودی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا اگر
یہ آیت "ایوم اکملت لکم دینکم" تم کہہ ہم پر نازل
ہوئی تو ہم اس دن کو عید بناتے حضرت
قاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے
معلوم ہے کہ یہ کس دن نازل ہوئی یہ عرفہ کے
دن نازل ہوئی اس دن جمعۃ المبارک تھا۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

عمار بن ابی عمار سے روایت ہے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت پر بھی "ایوم
اکملت لکم الدین" پاس ہی ایک یہودی تھا کہنے لگا
اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوئی تو ہم اس دن
کو عید بناتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے فرمایا یہ دو عیدوں جمعہ اور عرفہ کے
دن نازل ہوئی یہ حدیث حسن ابن عباس کی
روایت سے غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ مایا
اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے برسنے
والا ہے رات اور دن اس کو خشک نہیں
کرتے۔ دیکھو تو سہی آسمانوں کی پیدا نش
سے اب تک کتنی شہج کیا لیکن اس کے باوجود

سہ یعنی اسی آیت میں اس کا ہوا ہے کہ ان امرؤ یک لیس لہ ولہ ولہ اخات لہ عمر لہ ولہ کی اولاد نہ ہو اور بہت بھائی بہنوں کا لہ ہے ۱۲
لہ آسمان میں نے تمہارے لئے تمہارا دیں کامل کر دیا اور تمہاری نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کا دین پسند کیا ۱۲

جو اس کے دلہنے ہاتھ میں ہے خشک نہیں ہوا اس کا
عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں میزان
ہے بلند و پست کرتا رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور آیت کریمہ "وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّاصِرَةُ" کی تفسیر ہے اللہ
فرماتے ہیں یہ حدیث جیسے آئی اسی طرح اس پر ایمان
لایا جائے بغیر اس کے کہ اس کی کوئی تفسیر کی جائے وہم کیا جائے
متعدد ائمہ نے یونہی فرمایا ان میں حضرت سفیان ثوری، مالک
بن انس ابن عیینہ اور ابن مبارک رحمہم اللہ ہیں ان سب کی
لئے یہ ہے کہ اس قسم کی احادیث روایت کی جائیں اور ان پر
ایمان لایا جائے کیفیت سے بحث نہ کی جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی کی جاتی تھی یہاں تک کہ
یہ آیت نازل ہوئی "وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ" ^{۱۲}
اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خیمہ مبارک
سے سر اٹھ کر باہر نکالا اور فرمایا لوگو! میرے
پاس سے ہٹ جاؤ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت
فرمادی۔ یہ حدیث طریب ہے۔ بعض لوگوں نے اسے
بواسطہ جریر بن عبد اللہ بن شعیب رضی اللہ
عنہ سے ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی
کی جاتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ
نہ ذکر نہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل
گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انہیں روکا
لیکن وہ باز آئے پھر ان کے علماء ان کے ساتھ اسٹھتے
بیٹھتے اور ان کے ساتھ مل کر کھاتے پییتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ
نے ان کے دلوں کو باہم ملط ملط کر دیا اور حضرت داؤد
ؑ کے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں ان کے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں ان کے ہاتھ

قَلْبَهُ لَمْ يَفُضْ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرِشُهُ عَلَى السَّمَاءِ
وَبَيْتُهُ الْأُخْرَى الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَذَا الْحَدِيثُ فِي تَفْوِيزِ
هَذِهِ الْآيَةِ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُوبَةٌ
عَلَّتْ آيَةُ يَوْمِ الْآيَةِ وَهَذَا الْحَدِيثُ قَالَ
الْإِمَامَةُ يُؤْمِنُ بِهِ كَمَا جَاءَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُفَسِّرَ
أَوْ يَكْهُوَ هَكَذَا أَفَالَهُ غَيْرُ وَاجِدٍ مِنَ الْآيَةِ
مِنْهُ سَفِيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِيتُ بَنَ آسِ وَأَبْنُ
عِيْنَةَ وَأَبْنُ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ تَرَدَّى هَذِهِ الْأَشْيَاءُ
وَيُؤْمِنُ بِهَا وَلَا يَقَالُ كَيْفَ۔

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ مُسْلِمٍ
بْنِ أَبِي هَيْكَلٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ عَنْ سَعِيدِ
الْجَدْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ
حَتَّى تَنَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ
قَالَ فَاخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَمْرٍ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ لَهُمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا هُوَ
فَقَدْ عَصَمَ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَدَى
بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْجَدْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
شُعَيْبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ وَكَوْنُ
يَدَا كُفْرًا عَنْ عَائِشَةَ۔

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ
عَنْ أَبِي هَيْكَلٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ عَنْ سَعِيدِ
الْجَدْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقَمْتُ
بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاوِي فَهَمُّهُمْ حَكَمًا وَهُوَ
فَلَمْ يَنْتَهَ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي تَحَايِيسِهِمْ وَوَدَّ أَكْثَرُهُمْ

لہ یہودیوں نے کہا اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں ان کے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں ان کے ہاتھ
کی حفاظت فرماتے ۱۲

وَبَشِّرْهُمْ قَضَائِبَ اللَّهِ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ
وَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ
بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ قَالَ نَجَلِسُ الرَّسُولُ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعَكُمْ فَقَالَ لِأَنَّ الَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْخُذَ بِهِمْ عَلَى الْحَقِّ أَطْرَافًا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبِيدٍ الرَّحْمَنُ قَالَ بَرِيْدٌ وَكَانَ سَعْدِيًّا
الشَّوْرَى لَا يَقُولُ فَيَقُولُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ شَرِيْفٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
مُسْلِمٍ ابْنِ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ بَدِيْمَةَ عَنْ أَبِي
عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ هَذَا وَيَعْنِي هَذَا يَقُولُ عَنْ أَبِي عَبِيدَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۶۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشْكُرَنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ مَرْثُومٍ نَاسِئِيَّا عَنْ عَمْرِو بْنِ بَدِيْمَةَ عَنْ أَبِي
عَبِيدَةَ قَالَ قَالَ الرَّسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ بَنِي إِسْرَءِيلَ لَمَّا وَقَعَ فِيهِمُ الْقَتْلُ
كَانَ الرَّجُلُ فِيهِمْ يَرَى أَخَاهُ يَقْتُلُ عَلَى الذَّنْبِ
فَيَتَهَاوَنُهُ فَكَذَا كَانَ الْغَدَّ لَمْ يَمْنَحْهُ مَا رَأَى
مِنْهُ أَنْ يَكُونَ أَكْبَلَهُ وَشَرِيْبَهُ وَخِيْبَتُهُ فَضَرَبَ
اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُدَاتُ
فَقَالَ لِقَوْمِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ عَلَى
لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا
وَكَانُوا يَعْتَدُونَ وَقَدْ حَتَّى هَلَكُوا وَتَوَكَّلُوا
يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا
أَتَاكُمْ مِنْهُ فَيَقُولُونَ كَيْفَ يَنْزِلُ إِلَيْكُمْ قُلُوبُهُمْ فَاسْقُونَ
قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ مَعَكُمْ نَجَلِسُ فَقَالَ لَا حَتَّى
تَأْخُذُوا عَلَيَّ يَدَايَ الظَّالِمِينَ فَتَأْخُذُوا عَلَى الْحَقِّ
أَطْرَافًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشْكُرَنا أَبُو دَاوُدَ وَآمَلَاكَ
عَمْرِو بْنُ مَرْثُومٍ ابْنِ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ بَدِيْمَةَ

عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی زبان سے ان پر لعنت کی
کیونکہ وہ نافرمان تھے اور حد سے تجاوز ہونے لگے حضرت
عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں (یہ بیان کرتے ہوئے) نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم تکبر لگاتے بیٹھے تھے پھر اٹھ بیٹھے اور
فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے
جب تک تم ان کو گراہی سے اچھی طرح نہ پھیر دو اسکو دش
نہیں ہو سکتے عبداللہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں بزید نے کہا کہ
سفیان ثوری نے حضرت عبداللہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔
یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بواسطہ محمد بن مسلم بن ابی الوضاح
علی بن ہذیمہ اور عبیدہ بھی حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوعاً مروی ہے
بعض نے اسے ابو عبیدہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسہ بنی اسرائیل
پر عذابی واقع ہوئی اس وقت ان میں سے بعض لوگ اپنے
دوسرے بھائی کو گناہ کرتے دیکھ کر منع کرتے جب دوسرا
دن ہوتا تو اس حیل سے نہ روکتے کہ اس کے ساتھ کھانا
پینا اور ہم مجلس ہوتا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو
باہم مغلوب کر دیا۔ قرآن مجید میں ان کے بارے میں
(یہ حکم) نازل فرمایا لعن الذین کفروا اثم حضرت عبیدہ
فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبر لگاتے بیٹھے تھے
پس اٹھ بیٹھے۔ اور فرمایا ہرگز نہیں جب تک کہ تم ظالم
کے ہاتھ پکڑ کر اسے راہ راست پر نہ لے آؤ۔ محمد بن
بشار نے بواسطہ ابو داؤد، محمد بن مسلم، بن
ابی الوضاح، علی بن ہذیمہ اور ابو عبیدہ
رضی اللہ عنہما کے عنہم حضرت عبداللہ
رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث
روایت کی۔

یہ روایت اس پر مبنی ہے کہ ان لوگوں نے دوسری روایت سے

صلی اللہ علیہ وسلم کے گناہ پر حضرت داؤد اور عیسیٰ بن مریم علیہما کی زبان سے کبر تکبر انہوں نے نافرمانی اور سرکشی کی اور گروہ ایمان لائے اللہ اور

حدیث حسن صحیح ہے۔

تَحْدِيثُهُمُ الْخَبِيرَ فَذَلَّتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا
عَمَلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعُمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا
وَأَمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُصَنَّفٌ
۹۷۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ عَنْ خَالِدِ
بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسَاهِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ
لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ
فِيمَا طَعُمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَأَمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ
مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُصَنَّفٌ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی۔
”لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعُمُوا“ تو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تو بھی ان ہی میں
سے ہے۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَنْ مَسْرُورِ بْنِ
وَدَّانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ
وَلَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ
فِيمَا طَعُمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَأَمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ
مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُصَنَّفٌ
۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
الْبُخَارِيُّ عَنْ رُوْحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ
أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ
مَرْثَدٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّى تَتْلُوهُ تِلْكَ
هَذِهِ آيَاتُ الْقُرْآنِ تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ تِلْكَ
آيَاتُ الْقُرْآنِ تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُصَنَّفٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی ”وَاللَّهُ
عَلَى النَّاسِ كَافٍ بِالْبَيْتِ“ تو صحابہ کرام نے پوچھا
یا رسول اللہ اکہا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ
خاموش رہے انہوں نے پھر پوچھا یا رسول اللہ اکہا
ہر سال؟ آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو واجہ
ہو جاتا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل
فرمائی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا“ یہ حدیث حسن حضرت
علی کی روایت سے غریب ہے اس باب میں حضرت
ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
الْبُخَارِيُّ عَنْ رُوْحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ
أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ
مَرْثَدٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّى تَتْلُوهُ تِلْكَ
هَذِهِ آيَاتُ الْقُرْآنِ تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ تِلْكَ
آيَاتُ الْقُرْآنِ تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُصَنَّفٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ امیر باب
کون ہے؟ آپ نے فرمایا نبیرا یا آپ قلاں ہے
اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا“ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

سلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہاں فرمادیں تو کام واجب ہو جائے، اس بات کی واضح دلیل ہے کہ بارگاہ احمدیت سے کپ کوکائات
میں مختار دینا کریمہا گیا یہی راہ حق ہے اور یہی اسلام کا مسلک و شرب ہے (مترجم) ۱۲

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيبٍ نَا يَدِيدُ بْنُ
هَامُكَنْ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بِإِهَا النَّاسِ إِنْ تَكُونُوا تَقْرُونَ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ
ضَلَّ إِذَا اهْتَدَى يَتَوَدَّأَنَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا ارْتَدَّ
قُلُوبُهُمْ فَاخْتَدَوْا عَلَى يَدَيْهِمْ أَوْشَكَ أَنْ يَعْتَمِدُوا
اللَّهُ بِعِقَابٍ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ مَعْنَى مَعْنَى وَهَذَا
فَبَرَأ جِدَّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَحْوُ هَذَا
الْحَدِيثِ مَرْفُوعًا وَدَوَّى بَعْضُهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَوْلُهُ وَكَهْ يَرْفَعُهُ

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّلَقَانِيُّ
ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا عَفِيَّةُ بْنُ أَبِي
حَكِيمٍ بِرِثَاءِ هَمْدُونِ جَارِيَةٍ لِلْبُخَيْرِيِّ عَنْ أَبِي
أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا تَعْدَةَ
الْخَشِيِّ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ
قَالَ آيَةُ آيَةٍ قُلْتُ قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ
مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَى يَتَوَدَّأَنَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى اسْتَمْرَدُوا بِالْمَعْرُوفِ
وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شَيْئًا مَطَاعًا
وَهُوَ مَتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْتَدَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ
ذِي نَازِلٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ بِخَافَتِهِ نَفْسِكَ وَدَعِ
الْعَمَارَةَ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ فِيهِمْ
مِثْلُ الْقَبْرِ عَلَى الْجَبْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ أَجْرِ
خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قَالَ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا اسے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو
یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم الخ اسلہ اور میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا
لوگ جب کسی ظالم کو دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں
تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں
بتلا کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی لوگوں
نے اسے اسماعیل بن ابی خلیل بن ابی خالد سے اس
حدیث کی مثل مرفوع نقل کیا ہے بعض نے
اسے اسمعیل اور قیس کے واسطے سے حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا مرفوع حدیث
نہیں بیان کی۔

حضرت ابو امیر شعبانی سے روایت ہے کہتے ہیں
میں حضرت ابو ثعلبہ خثنی کے پاس حاضر ہوا اور کہا تم اس
آیت کے بارے میں کیا طریقہ کار اختیار کرتے ہو انہوں نے
کہا کس آیت کے بارے میں ہیں میں نے کہا اس کے متعلق
یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم الخ حضرت ابو ثعلبہ نے
فرمایا اللہ کی قسم میں نے اس کے بارے میں ایک باخبر
یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے
فرمایا بلکہ تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو یہاں تک کہ
جب دیکھو لالچ کی سحرانی ہے۔ خواہشات کی پیروی کی
جاتی ہے دنیا سب سے اچھی کچھ جا رہی ہے اور ہر آدمی
اپنی ہی راستے پر اترتا ہے اس وقت صرف اپنی حفاظت
کر دو اور عوام الناس کو چھوڑ دو کیونکہ تمہارے بعد ایسے
دن آئیں گے جن میں صبر کرنا چھکاردی کو ہاتھ نہیں پکڑے گے
متراوت ہو گا کٹ کر دے والے کو تمہارے جیسے پچاس عاملین کے
برابر ثواب ملیگا حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں غلبہ کے
سوا دوسرے راولوں نے یہ زائد کہا ہے کہ عرض کیا یا رسول اللہ

اسلہ اے ایمان والو! تم اپنی فکر رکھو کسی کے گمراہ ہونے سے تمہارا کچھ نہیں پکڑے گا جبکہ تم ہدایت پر ہو ۱۲

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ دَلَّادٍ فِي غَيْرِ عَثَبَةٍ قِيلَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ سَجْدًا مِثْلًا
أَوْ مِثْلُهُ قَالَ لَا بَلْ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا مِثْلُكَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ قَرِيبٌ.

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي
شُعَيْبٍ الْحَدَّادِيُّ عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ سَلَمَةَ الْحَدَّادِيِّ
عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بَازَانَ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَتَابٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ
الْأَحْمَرِ قَالَ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ
الْمَوْتُ قَالَ بَدِيءُ الْمَأْمُورِ مِنْهَا غَيْرِي وَ
غَيْرِ عِدَّتِي بِنَ بَدَا وَكَانَ نَصْرًا رِئَاسَةً
يُخْتَلَفَانِ إِلَى الْمَقَامِ قَبْلَ الْإِسْلَامِ قَاتِلَا
الْمَقَامِ بَيْنَهُمَا وَكَيْفَ مَرَّ عَلَيْهِمَا مَوْلَى بَنِي
سَهْمٍ يُقَالُ لَهُ بَدَائِلُ بْنُ أَبِي مَرْجٍ سَجَّارَةٌ
وَمَعَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ فَضْلَةٍ يُكْرَهُ بِهِ السَّيْفُ
فَهُوَ عَقْلٌ وَجَارٌ بِهِ تَمَرُّضٌ فَأَوْضَى إِلَيْهِمَا
فَأَمَرَهُمَا أَنْ يَهْلِكَا مَا تَرَكَ أَهْلُهُ قَالَ تَمِيمٌ
فَلَمَّا مَاتَ أَخَذْنَا ذَلِكَ الْجَمَاعَةَ فَبَحَثْنَا
بِأَنْفُسِنَا وَرُفُفِهِمْ شَرًّا فَتَسَنَّنَا أَنَا وَعِدَّتِي بِنَ
بَدَا فَمَتَا أَتَيْنَا إِلَى أَهْلِهِ دَفَعْنَا إِلَيْهِمَا مَا
كَانَ مَعَنَا وَفَقَدَا الْجَمَاعَةَ فَسَأَلُوهُ عَنْهُ
فَقُلْنَا مَا تَرَكْتَ غَيْرَ هَذَا وَمَا دَفَعْنَا إِلَيْكَ
غَيْرَهُ قَالَ تَمِيمٌ فَلَمَّا اسْتَلَمْتُ بَعْدًا قَدَّوْمِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ
تَأَمَّلْتُ مِنْ ذَلِكَ فَاتَّبَعْتُ أَهْلَهُ فَخَبَرْتُهُمْ
الْخَبْرَ فَأَدَّيْتُ إِلَيْهِمْ خَمْسِينَ دِرْهَمًا وَ
أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّ عِنْدَ صَاحِبِي مِثْلَهَا فَاتَّوَابُوا

ہمارے پاس آدمیوں کا ثواب یا ان کے پاس آدمیوں کا؟
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں بلکہ تم اس سے
پچاس آدمیوں کا ثواب (منے گا) یہ حدیث حسن
قریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ حضرت تميم دارى رضى الله عنه نے اس آیت
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنَكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ
الْمَوْتُ فرمایا کہ میرے اور عدی بن بدار کے سوا تمام لوگ
اس سے ہری ہیں۔ یہ دونوں نصرانی تھے۔ اسلام لانے سے
پہلے شام کی طرف آئے جاتے تھے (ایک مرتبہ تجارت
کی غرض سے شام آئے۔ ان سے پہلے بنی سہم کا ایک غلام
بھی تجارت کے لئے آیا تھا۔ جس کا نام بدیل بن ابی مریم
تھا۔ اس کے پاس سونے کا ایک پیالہ تھا جسے وہ بادشاہ
کے پاس لے جانا چاہتا تھا یہ اس کا سب سے گراں مایہ
سامان تجارت تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو اس نے ان دونوں
کو وصیت کی اور کہا کہ اس نے جو کچھ چھوڑا ہے اس کے
مالکوں تک پہنچا دیں تميم کہتے ہیں جب وہ مر گیا تو ہم نے
وہ پیالہ ایک ہزار درہم میں بیچ ڈالا اور رقم دونوں نے
اپس میں تقسیم کر لی۔ ان کے گھر پہنچ کر ہم نے وہ سامان
ان کے حوالے کر دیا انہیں پیالہ نہ ملا چنانچہ انہوں نے
ہم سے اس کے بارے میں پوچھا۔ ہم نے کہا اس
کے سوا اس نے کچھ نہیں چھوڑا۔ اور نہ ہی ہمیں کچھ اور
دیا ہے حضرت تميم فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے عربہ طیبہ تشریف لائے پر جب میں اسلام لایا
تو میں نے اس گناہ کا ازالہ چاہا اور اس غلام کے مالکوں
کے گھر گیا انہیں ساری بات بتائی اور پانچ سو درہم سے
دیئے نیز یہ بھی بتایا کہ اتنی ہی رقم میرے ساتھی کے پاس
بھی ہے وہ لوگ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

لے کر آئے اور انہیں ہادی آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو موت آئے۔ وصیت کرتے وقت تم میں سے دو مشہر شخص ہیں ۱۲

میں لائے آپ نے ان سے گواہی مانگی لیکن ان کے پاس
 نہیں تھی۔ آپ نے فرمایا اس سے ایسی قسم طلب کر دو جو
 اس کے مذہب والوں کے نزدیک بڑی بھی جاتی ہو۔
 چنانچہ اس نے قسم کھائی اس پر یہ آیت نازل ہوئی
 یا ایہا الذین آمنوا اذا حضر احدکم الم اس پر حضرت عمر
 بن العاص اور ایک دوسرے آدمی نے اٹھ کر قسم کھائی
 چنانچہ قسم کے بعد عدی بن بداس سے پانچ سو درہم
 نکالے گئے یہ حدیث غریب ہے اس کی سند صحیح
 نہیں ابو نصر جس سے محمد بن اسحق نے یہ حدیث روایت
 کی، میرے نزدیک وہ محمد بن سائب بھی ہے جس کی
 کنیت ابو نصر ہے علماء حدیث نے اسے چھوڑ رکھا ہے
 یہ صاحب تفسیر ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ
 سے سنا فرماتے ہیں محمد بن سائب بھی کی کنیت
 ابو نصر ہے۔ سالم ابو نصر مدنی کے واسطہ
 سے ابو صالح مولیٰ ام ہانی کی کوئی روایت ہم نہیں
 جانتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
 سے یہ حدیث اس طریق کے علاوہ مختصر طور پر
 مذکور ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
 ہے فرماتے ہیں بنی سہم کا ایک آدمی، نیم دارمی اور عدی
 بن بداس کے ہمراہ نکلا۔ پھر سہمی کا ایسی زمین میں انتقال
 ہو گیا جہاں کوئی مسلمان نہ تھا۔ جب وہ اس کا متروکہ
 مال لے کر آئے تو چاندی کا ایک پیالہ جس میں سونے کے
 پترے لگے ہوئے تھے نہ ملا ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ان دونوں کو قسم دی پھر وہ پیالہ مکہ مکرمہ میں پایا گیا
 اور کہا گیا ہم نے یہ پیالہ نیم اور عدی سے خریدنا ہے
 اس پر بنی سہم کے دو آدمیوں نے اٹھ کر قسم
 کھائی کہ ہمارے گواہی ان کی گواہی سے
 زیادہ سچی ہے۔ اور یہ پیالہ ہمارے ہی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا
 الْبَيْتَةُ فَهَوَّجُوا فَاَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَحْلِفُوهُ
 بِمَا يَعْظُمُ بِهِ عَلَى أَهْلِ دِينِهِ فَخَلَفَ فَأَنْذَلَ
 اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةَ بَيْنَكُمُ إِذَا حَضَرَ
 أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ إِلَى قَوْلِهِ أَوْ يَخْلُفُوا أَنْ
 تُدْعَى أَيْمَانُ أَحَدٍ أَيْمَانَهُمْ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ
 الْكَلاَبِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَلَقَا فَنَزَعَتِ الْخُصْمَانِ شَهَادَةً
 مِنْ عَدِي بْنِ بَدَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ
 غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ وَأَبُو النَّضْرِ الْأَدَبِيُّ
 رَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثُ
 هُوَ عِنْدِي مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ يَكُنَّى
 أَبَا النَّضْرِ وَقَدْ تَرَكَهُ أَهْلُ الْإِسْلَامِ بِالْحَدِيثِ
 وَهُوَ صَاحِبُ التَّفْسِيرِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ
 إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ مُحَمَّدُ بْنُ سَائِبِ الْكَلْبِيُّ
 يَكُنَّى أَبَا النَّضْرِ وَلَا نَعْرِفُ لِسَالِيهِ النَّضَرَ
 الْمَدِينِيَّ رَوَيْتُهُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى أَقْرِهَانِي
 وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْئًا مِنْ هَذَا عَلَى
 الْإِسْنَادِ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَائِبِي
 بَنُ أَدَمَ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ
 جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا
 رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مِمَّنْ تَمَيَّيْهُمُ الْمَدِينِيُّ
 عَدِي بْنُ بَدَّاسٍ قَالَتْ الشَّهَادَةُ بِأَرْضِ بَنِي
 سَهْمٍ مَسْرُوقَةً قَالُوا مَا يَتَرَكِيهِ فَقَالُوا جَاءَنَا
 مِنْ قِبَلِهِمْ نَحْوُ صَالِحٍ فَخَلَفُوا رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدُوا لِحَامَ بَيْتِكِهِ
 فَبَقِلَ اشْتَرَا بَنَاتَهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِي فَقَامَ
 رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ الشَّهِيحِ فَمَلَأَا بِدَمِهِ شَهَادَتَنَا

أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتَيْمَا وَإِنَّ الْجَا مَرِيضًا جِيحُو
قَالَ وَيَعْرِفُ تَذَكُّتُ يَا أَبَتَاهُ الْكَذِبُ أَمَّنُوا شَهَادَةً
بَيْنَ كُفْرًا حَدِيثًا حَسَنًا عَرَبِيًّا وَفَرَحِيَّتُ بِنِ
أَبِي زَائِدَةَ -

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ
نَ سُفْيَانَ بْنَ حَبِيبٍ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ خَلَّاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَتْ
الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ وَخُذُوا مِنْهَا وَكُلُوا وَاشْرَبُوا
لَا يَغْوُوا وَلَا يَأْمِدُ أَخَذُوا مِنْهَا نَوَادًا خَذَفُوا
وَنَقَعُوا الْيَدِ الْيَسْرَى خَذَفَةً وَخَذَفَ يَدَهُمَا
حَدِيثٌ رَوَاهُ أَبُو عَامِرٍ وَغَيْرُهُ جَدِيدٌ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَدْرِوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَلَّاسِ
عَنْ عَمَّارٍ مَرْفُوعًا وَلَا تَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ -

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَدْرِوَةَ
تَحْفَةً وَنَعْرِضُ عَنْ هَذَا عَنْ حَبِيبِ الْحَسَنِ
بْنِ قَزَعَةَ وَلَا تَعْلَمُ الْحَدِيثُ الْمَرْفُوعُ أَصْلًا -

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
تَلَقَّى عِيسَى مَجْنُونَةً فَلَقَاهُ اللَّهُ فِي كَوْبِهِ وَرَأَى قَالَ
اللَّهُ يَا عِيسَى بَيْنَ مَرِيضَةٍ أَنْتَ قَدْتِ لِلنَّاسِ
أَتُخَذُ فِي دَائِي الْهَيْئِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَتَالَ أَبُو
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَاهُ اللَّهُ
فَهَانَتْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا يَكُونُ لِي بِحَقِّي
الْأَيَةُ هَذِهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ حَبِيبٌ -

کرمی کا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
فرماتے ہیں اس پر یہ آیت ان لوگوں کے حق میں
نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن ابن ابی لہ اندہ کی روایت
کے غریب ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان سے
کھانے اور گوشت پر مشتمل عمران ابراہیم اور انہیں حکم
دیا گیا کہ تو عیانت کریں اور نہ ہی دوسرے دن
کے لئے جمع کر رکھے ہیں پس انہوں نے عیانت بھی
کی اور دوسرے دن کے لئے جمع بھی کیا تو انہیں بندہ
اور غضب کے شکل میں بدل دیا گیا۔ اس حدیث کو
ابو یاسم اور کئی دوسرے لوگوں نے بواسطہ سعید بن عمرو
نقادہ اور خلاص حضرت عمار بن یاسر سے موقوف روایت کیا
ہے صحت حسن بن قزاعہ کی روایت سے ہی ہم اسے
مرفوعاً مانتے ہیں۔

سعید بن سعد نے بواسطہ سفیان بن حبیب، سعید
بن عمرو سے اسی کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔
اور یہ حسن بن قزاعہ کی روایت سے صحیح ہے۔ ہم مرفوع
حدیث کی کوئی اصل نہیں جانتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
کو (قیامت کے دن) ان کی دلیل سکھائی جائے گی
جیسے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس قول میں بتا دیا۔
وَأَذَا قَالَ الشَّيْطَانُ لِي أَنَّهُ هُوَ هُوَ هُوَ
ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
نے انہیں یہ بات سکھائی مایکون لی ان القول ثم یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۔ اور جب اللہ فرمائے گا اسے مریم کے بیٹے جیسے! کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری

ماں کو اللہ کے سوا دوسرا ہمارا ۱۲

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ اللَّهَ بْنَ
وَهْبَ بْنَ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَيْ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَهُ سُورَةُ
أُنْزِلَتْ سُورَةُ الْمَائِدَةِ وَالْفَتْحِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ
قَالَ أَخْبَرَهُ سُورَةُ أُنْزِلَتْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ
وَالْفَتْحُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے فرماتے ہیں سب سے آخو میں اترنے والی سورتیں
سورہ مائدہ اور سورہ فتح ہیں۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
مروی ہے آپ نے فرمایا "سورہ نصر سب سے
آخر میں نازل ہونے والی سورت ہے۔"

تفسیر سورہ النعام

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو جہل
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپ کو نہیں
بھٹانے بلکہ آپ کے لائے ہوئے کلام کو جھٹلانے
ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
لَا يَكْفُرُ بَكَّ ۙ

اسحق بن منصور نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی
سفیان اور اسحاق نا جہد سے روایت کیا کہ ابو جہل
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اس کے بعد پنی مدد
کے ہم سختی مذکور ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور
نہیں یہ زیادہ صحیح ہے۔

حضرت حاکم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو قل هو القادر
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی "اللہی !
میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔" اور جب یہ آیت
اویسکم شیعاً الخ "لہ نازل ہوئی تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دونوں
کچھ معمولی اور آسان ہیں یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْأَنْعَامِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنُ
هَشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ
بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا لَا تُكَلِّمُكَ بِكَ وَلَكِنْ
تُكَلِّمُكَ بِمَا جِئْتَ بِهِ فَإِنَّكَ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
فَأَهْوُ لَا يَكْفُرُ بَوْنِكَ وَلَكِنْ الظَّالِمِينَ يَا بَابِ
اللَّهُ يَجْعَلُونَ

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْ نَحْوَهُ وَتَوَيْدًا كَر
يُكَلِّمُكَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاوِيَةَ

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفْيَانَ
عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ لَنَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ
عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا أَلِيًّا مِنْ قَوْلِكَ أَوْ
مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَعَزُّ بِرَجْعِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَوْيَدُكُمْ
شَيْعًا وَيَدِي يَتَى بَعْضُكُمْ بِأَسْبَاحٍ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ آهَوْنِ أَوْ

وَسَلُّوا وَسَلًّا

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْقَبَّارِ الْبَغْدَادِيُّ
نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَطِيبٍ عَنْ حَاضِرِ الْأَدَوِيِّ عَنِ الشَّحْبِيِّ
عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ
إِلَى الْقَبْرِ فَقُلْ لَهَا عَاشِرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْرَأْ هَذِهِ الْآيَاتِ قُلْ قَالُوا
أَتَلَّ مَا حَرَّمَ رَبُّكَ عَلَيْكَ أَلَى قَوْلِهِ تَعَالَى
تَنْقُوتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا سُبَّانُ بْنُ دُرَيْجٍ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ
لَيْلَى عَنْ عَجِيتَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَوْبَانِي بَعْضُ آيَاتِ
رَبِّكَ قَالَ خُلُوعُ الثَّمَرِ مِنَ الْمَرْيَةِ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ وَتَوَرَّعَ عَنْهُ.

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا يَمْلُ بْنُ
عَبِيدٍ عَنْ قُطَيْبِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْتَ لَوْ مَنَعَكَ نَفْسًا أَيْمَانًا
تَوْكُنَ أَمْنًا مِنْ قَبْلِ الْآيَةِ الدَّجَالِ وَ
الدَّائِبَةِ وَخُلُوعِ الثَّمَرِ مِنَ الْمَرْيَةِ أَوْ مِنْ
الْمَرْيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَسَنٍ سُبَّانُ
عَنْ أَبِي الدُّنَاوِيِّ عَنِ الْأَعْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَكُوفَةُ الْحَمَى إِذَا هَمَّ
عَبْدِي بِحَسَنَةٍ فَلْيَكْتُبْهَا كَمَا حَسَنَةٌ فَإِنْ
عَمِلَهَا فَلْيَكْتُبْهَا كَمَا بِحَسَنَةٍ فَإِنْ عَمِلَهَا فَلْيَكْتُبْهَا
بِسِتَّةٍ فَلَا تَكْتُبْهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَلْيَكْتُبْهَا

سَلَامٌ لَهَا دِيحٌ: آؤْمِنْ تَهِيں بڑھ کر سناؤں جو کہ تم پر تمہارے رب نے حرام کیا ۱۲ سَلَامٌ بِاْتَمَّہارے رب کی
ایک نشانی آئے ۱۲

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں جو آدمی وہ صبیغہ دیکھنا چاہتا
ہو جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ہے
وہ یہ آیات پڑھے قل تعالوا اتل ما حرم
ربکم علیکم الخ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اویاتی
بعض آیات ربک الخ میں مغرب کی طرف سے
طلوع آفتاب مراوے یہ حدیث غریب ہے اور بعض
نے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تمہیں
نشانیوں ظاہر ہوئی اس وقت ان لوگوں کو ایمان
نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے نہیں لائے ہوں
گئے۔ دجال، دابۃ الارض اور مغرب کی
طرف سے سورج کا طلوع ہونا یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اور اس کی بات یہی ہے جب میرا بندہ کسی کا ارادہ کرے
اس کے لئے ایک لکھ دو اگر اس پر عمل کرے تو اس کے
برابر دس گناہ لکھ دو۔ اگر کوئی برائی کا ارادہ کرے تو
نہ لکھو اور اس کا مرتکب ہو تو صرف ایک ہی برائی لکھو اور
اگر اس بڑے خیال کو عملی جامہ نہ پہنائے تو اس

کے لئے ایک نیکی لکھ دو۔ پھر آپ نے پڑھا۔
”من جاد بالحدیث فله عشر امتا لہا اللہ فی حدیث
حسن صحیح۔“

تفسیر سورۃ الاعراف

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی فلما تجلی ربکم امحاء کتبہ ہیں
اس طرح اور سلمان نے انگوٹھے کا کنارہ داہنے ہاتھ کی انگلی
کے پورے پر دکھا راوی کہتے ہیں (مرث انہی تجلی سے پہاڑ
دھنس گیا اور موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر گر پڑے۔ یہ
حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف
حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے
بچا سکتے ہیں۔

عبد الوہاب و راق بغدادی نے بواسطہ معاذ
بن معاذ، حماد بن سلمہ اور ثنائیت، حضرت انس
رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث
روایت کی ہے۔

مسلم بن یسار چینی فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا اذا غدر ربک الی مکہ
حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو
آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر
داہنے ہاتھ (قدرت) سے انکی بیٹھ کو ملا اور اس سے انکی
بعض اولاد کی (ارواح) کو نکالا اور فرمایا یہ جنت کے
سے پیدا کئے گئے اور اہل جنت کے عمل کریں گے۔ پھر پیٹھ کو
مل کر کچھ اور اولاد کو نکالا اور فرمایا یہ جہنم کے لئے پیدا
کئے گئے اور جہنمیوں ہی کے کام کریں گے، ایک آدمی نے

یَسْأَلُهَا فَإِنْ تَرَكَا وَرَبَّمَا قَالَ فَإِنْ لَوْ يَعْلَمُ بِمَا كَتَبُوهَا
لَمْ حَسَنَةً تُعْرَفُ أَمِنْ جَادٍ لِحَسَنَةِ فَلَمْ عَشْرًا لَهَا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

وَمِنْ سُورَةِ الْأَعْرَافِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
نَاسِئَانُ بْنُ حَدَّابٍ عَنْ حَدَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدَّاهُ فِي الْآيَةِ فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ
دَكَاةً أَوْ كَالَّذِي قَالَ رَبِّكَ أَفَيْتُكَ سُلَيْمَانَ بِطَرَفٍ
أُحْمَاةٍ عَلَى أُنْجُلٍ مُضْبَعَةٍ الْأَيْمَنِ قَالَ فَسَاحَ
الْجَبَلُ وَخَرَّ مُرَّيْنِ صَوِّفًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَرَبِيٌّ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَدَّادِ بْنِ سَلَمَةَ۔

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْأَوْزَاعِيُّ
أَبُو إِدْرِيسَ تَامَعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حَدَّادِ بْنِ
سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ تَامَعُنُ بْنُ مَالِكٍ
بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ
الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ
عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجَعْفَرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ قَرَأَ إِذَا خَدَّ
رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتَ بِذِي قُوَّةٍ أَوْ
بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا
عَنْ هَذَا غَافِلِينَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ جو ایک نیکی لائے اسکے لئے اس جیسی دس ہیں ۱۱ مکہ پھر جبل کے دیکھ پہاڑ پر اپنا لوزہ چمکایا اسے پاش پاش کر دیا ۱۲ مکہ اور اسے محبوب یاد کر جب
تمہارے رب نے آدم کی پشت سے انکی مثل نکالی اور انہیں خود ہی پر گواہ کیا میں تمہارا رب نہیں سب بولے (باقی برصغیر آئندہ)

سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ ظَهَرَ يَمِينُهُ فَأَسْخَرَهُ مِنْهُ ذُرِّيَّتَهُ فَقَالَ خَلَقْتُ طُغْرُلًا لِلْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ شَرًّا مِمَّا ظَهَرَهُ فَأَسْخَرَهُ مِنْهُ ذُرِّيَّتَهُ فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَيَعْمَلُ أَهْلُ النَّارِ يَفْعَلُونَ فَقَالَ انْزِلْ فِيهِمُ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعَدَّ يَوْمَئِذٍ أَهْلُ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُنَادِيهِ اللَّهُ الْجَنَّةُ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعَدَّ يَوْمَئِذٍ أَهْلُ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُنَادِيهِ اللَّهُ النَّارُ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ وَمُسْلِمٍ يَسَارُ يَسْمُ مِنْ عَمَلِهِ قَدْ كَرِهْتُهُمْ فِي هَذَا الْإِنْسَانِ بَيْنَ مُسْلِمٍ يَسَارُ وَبَيْنَ عَمَلٍ رَجُلًا

عرض کیا یا رسول اللہ! پھر عمل کس لئے ہے؟
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس بندہ کو جنت کے لئے پیدا کیا اس سے جنتیوں ہی کے اعمال کرائے گا یہاں تک کہ وہ اہل جنت کے ہی کسی عمل پر مرے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور جس بندہ کو جہنم کے لئے پیدا کیا اس کو جہنمیوں کے اعمال پر لگاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کی پر اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔ یہ حدیث حسن ہے مسلم بن یسار کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے اس سند میں مسلم بن یسار اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک اور شخص کا واسطہ بھی ذکر کیا ہے۔

۱۰۱۔ حَكَّمَ ثَمَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ ثَمَّ ابْنُ نَجِيحٍ وَثَمَّ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ حَسَمَ ظَهْرَهُ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهِ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَائِفُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمُ وَبَيْنَ صَنْتَائِهِمْ نُورٌ مِمَّنْ عَدُوٌّ لَهُ عَلَى آدَمَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ قَدَايَ رَجُلًا مِمَّنْ فَاجْتَبَا وَبَيْنَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْكَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا رَجُلٌ مِمَّنْ أَخِيرَ الْأَمِيرُ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يَقَالُ لَمَّا دَاوُدُ قَالَ رَبِّ وَكَمْ جَعَلْتَ عَمَلَكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب آدم کو پیدا فرمایا تو اس کی پیٹھ کو ملا جھنکا پھر آپ کی پیٹھ سے ہر وہ جاندار نکل پڑا جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک آپ کی اولاد میں پیدا کرنا تھا۔ اور ان میں سے ہر ایک کی آنکھوں کے درمیان ایک چمک رہی پھر انہیں آدم کے سامنے پیش کیا آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیری اولاد ہے حضرت آدم نے انکے درمیان ایک آدمی کو دیکھا جسکی آنکھوں کے درمیان والی چمک آپ کو پسند آئی بر عرض کیا اے رب! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ آخری امت کا ایک آدمی ہے جسے داؤد کہتے ہیں۔ حضرت آدم نے پوچھا اے میرے رب! اس کی کتنی عمر رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

(بقیہ صفحہ سابقہ) کیوں نہیں ہم گواہ ہوتے کہ میں قیامت کے دن کہوں کہ میں اس کی خبر نہ لیتی ۱۲

وَلَيْسَ لِي وَلَدٌ قَدْ صَارَ لِي وَهَذَا قَالَ فَذَلِكُمْ
 يُسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ الْأَيَّةِ هَذَا حَدِيثٌ
 حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سَمَاعُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ
 سَعْدِ بْنِ أَبِي عَدَاةٍ فِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
 ۱۰۰۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ
 بْنِ يُوسُفَ بْنِ أَبِي عَمْرٍة عَنْ عَدَاةَ بْنِ أَبِي
 ذَمِيلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَبَّاسٍ عَنْ
 ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ نَظَرْتُ فِي اللَّهِ مَعَكُمْ عَلَيْكُمْ
 وَمَسْكُورِي الْمُشْرِكِينَ وَهَذَا لَعْنٌ وَأَصْحَابُهُ
 ثَلَاثٌ مَا شَاءَ وَيُضَعُّهُ عَشْرٌ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَهُ شَعْرٌ
 مَتَابَعًا يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَلْتَمِسُ يَدَيْهِ اللَّهُمَّ
 الْخُذْ لِي مَا وَعَدْتَ نَبِيَّ اللَّهِ فَإِنَّكَ إِنَّمَا تَقْدِرُ
 هَذِهِ الْوَعْدَةَ مِنْ أَهْلِ الْأَسْلَامِ لَا تَعْبُدُ
 فِي الْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَحْتَفِ بِرَبِّهِ مَا ذَا يَكُونُ
 مُسْتَقْبِلُ الْقَبْلَةِ حَتَّى سَقَطَ رِجْلُهُ مِنْ
 مَتَابَعِهِ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَخَاحَا بِرِجْلِهِ
 فَأَلْقَاهُ عَلَى مَتَابَعِهِ ثُمَّ انْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ
 وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَفَاكَ مَتَابَعًا نَكَ
 رَبِّكَ فَإِنَّهُ سَيُخَذُّكَ مَا وَعَدَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
 تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذْ تَسْتَفِيضُونَ رَبُّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ
 أَنِّي مُنْذِرُكُمْ بِأَنْتُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُزْدَوِّجِينَ فَأَمَّا هُمْ
 اللَّهُ بِمَا لَمْ يَكُنْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا
 نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَمْرٍو عَنْ حَدِيثِ عَمْرٍو عَنْ
 عَمْرٍو عَنْ أَبِي زَمِيلٍ وَأَبُو زَمِيلٍ رُسْمُهُ بِسْمَاكَ
 الْحَتَمِيِّ قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا يَوْمَ بَدَأَ
 ۱۰۰۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

وہ میری دھڑی اب وہ میری کھڑکی ہے لہذا وہ میرے لئے ہے حضرت
 سعد بن ابی وقاصؓ ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اِنَّا لَنُفَالُ لَكُمْ بِہ
 حدیث حسن صحیح ہے سماع نے بھی اسے معصب بن سعد سے روایت
 کیا ہے اس باب میں حضرت عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت منقول ہے۔
 حضرت عمرؓ بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے (غزوہ بدر میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین
 کی طرف دیکھا وہ ایک ہزار تھے اور صحابہ کرام میں سوا در
 دس سے کچھ زیادہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رو
 ہو کر دونوں ہاتھوں کو پھیلا دیا اور اپنے رب سے مناجات
 کرنے لگے اے اللہ! مجھ سے کیا گیا وعدہ پورا فرما۔
 اے اللہ! اگر مسلمانوں کی اس (مختصر سی) جماعت کو ہلاک
 کر دے گا تو زمین میں میری عبادت نہ ہوگی! آپ مسلسل ہاتھ
 پھیلائے قبلہ رخ ہوئے دعا مانگتے رہے یہاں تک کہ
 چادر مبارک کا ندھوں سے گر پڑی حضرت ابو بکر صدیق رضی
 اللہ عنہ حاضر ہوئے چادر اٹھائی اور آپ کے کا ندھوں مبارک
 پر ڈال دی پھر آپ کی پیٹھ مبارک سے چمٹ گئے
 اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! اپنے رب سے کافی مناجات
 ہو چکی عنقریب اللہ تعالیٰ آپ سے کیا ہوا وعدہ پورا
 فرمائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
 اَوْفَتْغْنِيْهُنَّ مِنْكُمْ اَلَمْ يَجْعَلْ يَوْمَئِذٍ مِّنْكُمْ
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہم اسے صرف بواسطہ
 حضرت بکر بن عبد ربیع بن عمارؓ ابو زمیل کی روایت
 سے جانتے ہیں۔ ابو زمیل کا نام سہاک حنفی
 ہے یہ واقعہ غزوہ بدر میں پیش آیا۔

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

لہ کے محبوب آپ سے غنیوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ فرمادیجئے غنیوں کے مالک اللہ اور اس کے رسول ہیں ۱۲ جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے
 تم اس سے تمہاری (فریاد) سنی کہ میں ہزار فرشتوں کی قطار سے مدد دینے والا ہوں ۱۲

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَمَاعٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ قِيلَ لِمَا عَلَيْكَ أَنْ يُعِيرَ لَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ قَالَ قَتَادَةُ الْعَبَّاسُ وَهَوْنِي وَنَاقِي لَا يَصْلُحُ وَقَالَ لِأَنَّ اللَّهَ وَعَدَ لِكُلِّ أَحَدٍ أَنْ يُطَاعَ فَيُفْتَنَ بِهِ قَدْ أَطَاعَكَ مَا وَعَدَكَ فَكَانَ صَدَقْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ۱۰۰۶ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ عَنْ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهَاجِرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَا أَمْتِي مَعَاكَ اللَّهُ يُعَذِّبُكَ فَهَرَدَا نَتَّ فِيهِ هَرَدَا وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبًا لَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ فَأَذَامُفِيَّتْ تَرَكْتُ فِيهِمْ إِلَى اسْتِغْفَارِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهَاجِرٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ -

۱۰۰۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ رَجُلٍ تَحْمِلُ نَحْوَ نِسْمِهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى الْمُنَجَّرِ وَأَعَادَهَا لَهُمْ مَا اسْتَطَعُوا مِنْ قُوَّةٍ قَالَ أَلَا إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي تَلَوْا تِلْكَ مَذَابِ الْأَإِنِّ اللَّهُ سَيَفْتَحُ لَكُمْ الْأَرْضَ وَتُسْكِنُكُمْ الْمَوْتَةَ يَعِزُّونَ أَحَدًا كَمَا أَنْ يَكُونُوا سَمِيحًا وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثٌ وَكِيعٌ أَصَحُّ وَصَارَ

سہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر سے فارغ ہوئے تو عرض کیا گیا حضور! قلے کو لے لیں اس سے آگے کوئی رکاوٹ نہیں۔ فرماتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو اس وقت قید میں تھے پکار کر کہتے تھے یہ ٹھیک نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دو جماعتوں میں سے ایک کا وعدہ فرمایا اور دوسرے مطابق پکڑا رکھا یعنی کریم نے فرمایا آپ کی کج کہانی حدیث حسن ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لئے بھرپور دوا میں (دوائی آیات) اتار دیں۔ ایک دوا کا نام اللہ یعجزہم ثم اللہ دوسری دوا کا نام اللہ معجزہم ثم اللہ جب میں اس دنیا سے پردہ کر لوں گا تو ان میں قیامت تک کے لئے استغفار پھول دوں گا۔ یہ حدیث غریب ہے اسلحیل بن ابراہیم رضی اللہ عنہ کو حدیث میں غریب کہا گیا ہے۔

حضرت عقیبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہر شریف پر یہ آیت پڑھی واعدوہم ما استطعتم ثم یفرجہم مرتبہ فرمایا سن لو! قوت سے تیرا انداز ہی مراد ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! عنقریب تمہارے لئے قرین فتح ہوگی اور مشقت سے کفایت ہو جائے گی اس وقت تم تیرا انداز ہی (کے کھیل) سے عاجز نہ ہو جاؤ۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ اسامہ بن زید اور صالح بن کیسان، عقیبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ حدیث وکیع زیادہ صحیح ہے۔ صالح بن کیسان نے عقیبہ بن عامر کو نہیں پایا البتہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

صلو اللہ تعالیٰ کا کام نہیں کہ عذاب دے جب تک اسے عذاب پہنچانے میں تشریف فرما ہوں ۱۲ صلو اللہ تعالیٰ عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہوں ۱۳ صلو اللہ تعالیٰ (کفار) کے (مقابلہ) کے لئے جس قدر جو سکے قوت تیار کر دو ۱۴

کو پایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے کسی سیاہ سردالے (اسمان کے لئے مال غنیمت حلال نہ تھا۔ آسمان سے آگ اترتی اور اسے کھا لیتی۔ سلیمان امش کہتے ہیں اب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سوا کون یہ بات کہتا ہے۔ بدر کے دن اس سے پہلے کہ قیمت حلال ہوئی، لوگ اس پر لوٹ پڑے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔
ثُمَّ لَا تَأْتِي مِنَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ. یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ بدر کے دن قیدی لائے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان قیدیوں کے ہارے میں تھاری کیا داسے ہے؟ راوی نے ایک طویل قصہ ذکر کیا اور پھر کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑا جائے مگر یہ کہ قیدی لیا جائے یا گردن مادی جائے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سہیل بن بیضا کو چھوڑ دیا جائے (کیونکہ) میں نے اسے اسلام کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ حضرت ابی مسعود فرماتے ہیں میں نے اپنے آپ کو اس دن جتنا غوت زدہ دیکھا اتنا کبھی نہیں دیکھا جیسا کہ اب آسمان سے پھر پھر گر گیا یہاں تک کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سہیل بن بیضا مستثنیٰ ہیں۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق

لہذا اگر اللہ پہلے ایک یا تنہا ہوتا تو اسے مسلمانوں نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا

عذاب آتا ۱۲

قرآن کی آیت نازل ہوئی "ما کان نبی ان یكون لاسرى" ان
یہ حدیث حسن ہے ابو عبیدہ بن عبد اللہ سے اپنے
والد سے نہیں سنا۔

تفسیر سورۃ توبہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے
پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ نے سورۃ انفال اور سورۃ
براءہ کو اکٹھا کر دیا اور درمیان میں بسم اللہ نہیں لکھی
حالانکہ پہلی سورت مثانی میں ہے جبکہ دوسری
سورت مبینہ کے متعلق ہے۔ اس طرح آپ نے
دونوں کو سبع طوال میں رکھ دیا حضرت عثمان رضی
اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ
رہا نہ دراز تک کئی سورتیں نازل ہوئیں لہذا آپ پر
کچھ نازل ہوتا تو آپ کا تب وحی کو بلا کر فرماتے ان
آیات کو فلاں مضمون کی سورت میں رکھ دو جب
کوئی اور آیت نازل ہوئی تو فرماتے اسے فلاں
مضمون کی سورت میں رکھ دو۔ سورۃ انفال بدر طیبہ
میں نازل ہوئے والی ابتدائی سورتوں میں سے
ہے اور برائے قرآن کے آخری حصہ سے ہے۔
دونوں کے مضامین ایک جیسے ہیں اس لئے میں
نے سمجھا کہ اسی سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا وصال ہو گیا اور آپ نے بیان فرمایا کہ یہ
سورت اسی سورت سے ہے۔ اسی وجہ سے میں نے
دونوں کو ملا دیا اور درمیان میں بسم اللہ نہیں
لکھی اور اسے سبع طوال میں رکھ دیا۔ یہ حدیث
حسن ہے۔ ہم اسے صرف ہوا سطر عوف و
یزید فارسی، حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے پہچانتے ہیں۔ یزید فارسی و تابعی ہیں اور

يَكُونُ لَمْ أَسْرِ حَتَّى يَتَخَيَّنَ فِي الْأَرْضِ إِلَى آخِرِ
الْآيَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ عَبِيدَةَ بَنِي
عَبْدِ اللَّهِ كَرِيسَمَةَ مِنْ أَبِيهِ

وَمِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاجِي بْنُ سَبِيحٍ
وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدَى وَنَسْرُ بْنُ
يُوسُفَ قَالُوا نَاوُفُ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ نَحْنُ يَزِيدُ الْفَارِسِيُّ
نَحْنُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا
حَمَلَكَ أَنْ عَمَدَ نَحْنُ إِلَى الْإِنْفَالِ دَرَجَةٍ مِنَ الْمَثَانِي
وَالِي بَرَاءَةِ دَرَجَةٍ مِنَ الْمَبِينِ فَقَدْ تَوَضَّعَتْ بَيْنَهُمَا
وَتَوَضَّعَتْ بَيْنَهُمَا سَطْرٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ وَدَخَعَتْ بَيْنَهُمَا فِي السَّبْعِ الطَّوْلِ مَا
حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ كَانَتْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ
الزَّمَانُ دَهْوِي يَزُلُّ عَلَيْهِ السُّورُ ذَوَاتُ
الْعَدَدِ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا
بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكُتُبُ فَيَقْرَأُ جَعَلُوا هَذَا كَذَا
الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا كَذَا
كَذَا فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقْرَأُ جَعَلُوا
هَلِ الْآيَةُ فِي السُّورَةِ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا كَذَا
وَكَذَا وَكَانَتْ الْإِنْفَالُ مِنْ أَقْوَالٍ مَا نَزَلَتْ
بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةً مِنَ الْخِيَرِ الْفُلَانِ
وَكَانَتْ فَصْنَةً شَبِيهَةً بِفَصْنَةٍ فَظَنَنْتُ
أَنَّهَا مِنْهَا فَفَضَّضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَتَوَضَّعَتْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ
ذَلِكَ قَدْ نَزَلَتْ بَيْنَهُمَا وَتَوَضَّعَتْ بَيْنَهُمَا سَطْرٌ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَدَخَعَتْ بَيْنَهُمَا
فِي السَّبْعِ الطَّوْلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا تَعْرِفُهُ

لہ کسی بھی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ کرے جب تک زمین میں مسلمانوں نہ رہائے ۱۲۷ مثانی اور سو فیہیں ہیں جو میں سے (باقی بر صخرہ آئندہ)

وَالَّذِينَ حَدَّثُوا بَعْضَ عَن بَعْضٍ مِّنَ الْفَارِسِيِّ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبِزْرِيقٍ الْفَارِسِيِّ هُوَ مِنْ
التَّابِعِينَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَبِزْرِيقٍ
أَبَانُ الرَّقَاشِيِّ هُوَ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ
وَهُوَ مُصَحِّحٌ مِنْ بَزْرِيقٍ الْفَارِسِيِّ وَبِزْرِيقٍ الرَّقَاشِيِّ
رَسْمًا يَدُوِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ :

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَدِيُّ ثنا
حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَيْدَةَ عَنْ شَيْبِ
بْنِ عَدْقَةَ عَنْ سَيِّمَانَ بْنِ عَيْرٍ مِنَ الْأَخَرَمِينَ قَالَ
سَمِعْتُ أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ حَبِصَةَ الرَّدَائِيَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَبِصَ اللَّهُ دَأَشَنِي عَلَيْهِ
وَذَكَرُوا عَقْدَ شَمْرَةَ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ أَحَدُ مَرَّاتٍ يَوْمٍ
أَحَدُ مَرَّاتٍ يَوْمٍ أَحَدُ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّاسُ يَوْمَ
الْعَبَةِ الْأَكْبَرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ وَعْدًا كَرُمًا
وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْدَاءَكُمْ عَلَيْكُمْ حُدَامٌ
كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا إِنِّي بَلَدِيَاكُمْ هَذَا
فِي شَهْرِكُمْ هَذَا إِلَّا لَا يَجْنِي جَانٌ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ
وَلَا يَجْنِي قَائِدٌ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا وَكَلٌ عَلَى دَالِيهِ
إِلَّا أَنْ تُسَيِّئُوا أَمْوَالَكُمْ فَيَكُنَّ بَيْعًا
لِيُسَيِّئُوا مِنْ رَحِمِهِ شَيْءٌ إِلَّا مَا أَحَلَّ مِنْ نَفْسِهِ
الْأَوَّلُ كُلُّ رِبَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ كَقَوْلِ
لَعْنَةُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَقْلِبُونَ وَلَا تَقْلِبُونَ غَيْرَ
رَبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبَّاسٍ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ
كُلُّ الْأَمْرِ كُلِّ دَمْرٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ
وَأَوَّلُ دَمْرٍ أَمْرٌ مِنْ دَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمْرُ الْحَارِثِ
بْنِ حَبِيبٍ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَيْتِ كَيْسِ
فَقَتَلَتْهُ هَذِيلُ الْأَوَّلُ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا
فَلَمَّا هُنَّ عَوَانٌ جُنْدًا كَمْ لَيْسَ تَنْيَكُونُ مِنْهُنَّ

اہل بصرہ سے ہیں یزید بن ابان رقاشی بھی تابعی
بصری ہیں اور یزید فارسی سے کم عمر ہیں یزید رقاشی
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں۔

حضرت عمرو بن الحکم رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ وہ حجتہ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد وعظ و نصیحت فرمائی
اور پوچھا سب سے زیادہ عزت و حرمت والا دن
کو کتنا ہے؟ (تین مرتبہ فرمایا) راوی کہتے ہیں لوگوں نے
کہا یا رسول اللہ! آج اکبر کا دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بیشک تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری
عزت و آبرو تم پر اس طرح آج کا دن تمہارے اس
شہر اور اس جگہ میں حرام ہے۔ سن لو! ہر جرم کرنے
والا اپنا ہی نقصان کرتا ہے کوئی باپ بیٹے کے
جرم کا اور کوئی بیٹا باپ کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہے
آگاہ ہو جاؤ! مسلمان مسلمان کا بھائی ہے کسی مسلمان
کے لئے اس کے بھائی کی کوئی چیز حلال نہیں جب تک کہ
وہ خود نہ حلال قرار دے۔ سنو! جاہلیت کا ہر سود
باطل ہے تمہارے لئے اصل مال ہے نہ تم ظلم کرو اور
نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ البتہ عباس بن مطلب کا سارا سود
باطل کر دیا گیا۔ آگاہ ہو جاؤ! جاہلیت کا ہر خون ساقط
ہے اور سب سے پہلے میں عارف بن مطلب کا خون
ساقط کرتا ہوں۔ یہ بنی لیث میں دودھ پینے لگتے
تو نہریں نے انہیں قتل کر دیا تھا۔ غمخوار! میں تمہیں
موردوں کے بارے میں بھلائی کا حکم دیتا ہوں وہ تمہاری
مددگار ہیں۔ اس کے سوا تم ان کی کسی چیز کے مالک

(بقیہ صفحہ سابقہ) دوسرے دو صحیحین میں ۱۰۱۱۔ سنہ شین وہ صفحہ میں ۱۰۱۱۔ ایک ایک مواہیات ہوں ۱۲

فَاعْطَاكَ آيَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ -

کی روایت سے غریب ہے۔

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ تَابِعِيُّ ابْنِ سُلَيْمَانَ تَابِعِيُّ ابْنِ عَبْدِ بَنِي الْحَوَارِ سَأَلَ سَفِيَانَ بْنَ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ عَتِيبَةَ عَنْ مَقْسُورِ بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَأَمْرًا أَنْ يَتَنَادَى بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ تَوَدَّعَهُ عِلِّيَّا فَبَيَّنَّا أَبُو بَكْرٍ فِي بَعْضِ الْخُرُوفِ إِذْ سَمِعَ رَفَاعًا تَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَّ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ قَرِيبًا فَظَنَّ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَا هُوَ عَلَى دَاخِرِ الْبَيْتِ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرًا عِلِّيَّا أَنْ يَتَنَادَى بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ فَانْطَلَقَا فَحَجَّاهُ فَقَامَ عَلَى آيَاتِ التَّشْرِيقِ فَتَنَادَى ذِمَّةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ بِرِيْضَةٍ مِنْ تَحْتِ مَشْرِئِهِ فَنَسَبُوا فِي الدُّنْيَا رِجْلَهُ أَشْهَرُ وَلَا يَحْجُجَنَّ بَعْدَ الْغَامِ مَشْرِئُهُ وَلَا يَطُوقَنَّ بَابَ بَيْتِ عَدِيَّانَ وَلَا يَدْخُلَنَّ الْبَيْتَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَكَانَ عَلِيٌّ يَتَنَادَى فَذَا عِلِّيٌّ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَتَنَادَى هَذَا وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سورہ برأت کے چند کلمات دے کر بھیجا کہ ان کا اعلان کر دیں۔ پھر ان کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ابھی راستے ہی میں پہنچے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصوا میں آواز سنئی حضرت ابو بکرؓ گھبرا کر نکلے کہ شاید حضور اکرمؐ تشریف لائے ہیں۔ اچانک دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آدھے ہیں آپ نے انکو نبی کریم کی تحریر دے دی اور فرمایا کہ ان کلمات اعلان کر دیں۔ پس دونوں تشریف لے گئے اور حج کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایام تشریق میں اعلان کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذمہ ہر شرک سے بری ہے۔ اسے شرک و زہمی میں چار مہینے تک چل پھر لو اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے کوئی شخص نہ نکلا ہو کہ بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے اور جنت میں صرف ایمان والے ہی داخل ہوں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ اعلان فرماتے جب وہ تنگ جاتے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اٹھ کر اعلان فرماتے یہ حدیث حسن ہے اور اس طریق یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت لرید بن شعیب سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حج کے موقع پر آپ کو کیا چیز دے کر بھیجا گیا؟ آپ نے فرمایا مجھے چار چیزوں کے ساتھ بھیجا گیا۔ (۱) کوئی شخص نہ نکلا ہو کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس کا معاہدہ ہے وہ اپنی مدت تک ہے اور جس کا معاہدہ نہیں اس کی مدت چار مہینے ہے (۳) جنت میں صرف مومن ہی

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يَكْبُورٍ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا بِأَيِّ شَيْءٍ بُيِّتَ فِي الْحَجَّةِ قَالَ بُيِّتَ بِأَرْبَعٍ أَنْ لَا يَطُوقَنَّ بَابَ بَيْتِ عَدِيَّانَ وَمَنْ كَانَ بَيْتَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَاتُ فَهُوَ إِلَى مَدَائِنِهِ وَمَنْ تَوَيَّكُنْ لَهُ عَرَفَاتُ فَاجْلِدْهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَلَا يَدْخُلَنَّ الْبَيْتَ إِلَّا

نَفْسٌ مُّؤْمِنَةٌ دَلَّاجَتُهُمُ الْمُشْرِكُونَ وَالْمُسْلِمُونَ
بَعْدَ عَامٍ هَذَا هَذَا أَحَدًا يَثْبُتُ حَسَنٌ صَاحِبُهُ وَهُوَ
حَدِيثُ أَبِي عِيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَدَوَاةُ
سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ
عَنْ عَمِّي وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُدَيْرَةَ -

۱۰۱۷. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَارِشِيَانُ بْنُ
سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي
أَلَيْثٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الدَّجَلَ يَخْتَادُ الْمَجْدَ
فَاشْهَدُوا لَهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَا يَعْصِي
مَعَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَآلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ -

۱۰۱۸. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ
أَبِي أَلَيْثٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ يَتَعَاهَدُ
الْمُسْجِدَ هَذَا أَحَدًا يَثْبُتُ حَسَنٌ غَيْرُ يَثْبُتُ وَأَبُو
أَلَيْثٍ رَأَى سَلَمَانَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْقَوَارِ
كَانَ يَتِيمًا فِي تَحْرِيقِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ -

۱۰۱۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَاعِبِيُّ اللَّهِ
بْنُ مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَائِرِ
بَنِي أَبِي أَلَيْثٍ عَنْ كُوفِيَّانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَ
الَّذِينَ يَكْفُرُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ
كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ
أَنْزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كُوفِيَّانَ أَيْ
الْمَالِ خَيْرٌ فَتَخَفُّدُ فَقَالَ أَفْضَلُهُ لِسَانُ
ذَا كِرْدَ قَلْبٍ شَاكِرٌ وَرُوحَةٌ مُؤْمِنَةٌ تَعْبُثُ
عَلَى إِيْمَانِهِ هَذَا حَدِيثُ حَسَنٌ مَسَّالَتْ

جاسکتے ہیں (۴) اس سال کے بعد مشرک اور مسلمان اکٹھے نہ
ہونگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ بواسطہ ابن عیینہ،
ابو اسحق کی روایت ہے۔ سفیان ثوری نے اسحاق اور
انکے بعض اصحاب کے واسطے حضرت علی سے روایت کیا ہے اس
باب میں حضرت ابو ہریرہ سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کو دیکھو کہ اسے مسجد
میں آنے جانے کی عادت ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّمَا يَعْصِي مَعَاجِدَ اللَّهِ مَنْ
آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

ابو ابی عمر نے بواسطہ عبد اللہ بن وہب، عمرو بن
حارث، دراج اور ابوالوہب سے حضرت ابو سعید رضی اللہ
عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی البتہ
اس میں یتماہد (مسجد کی خدمت کرتا ہے) کے الفاظ
ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابو یوسف کا سلیمان
بن عمرو عتواری ہے۔ یہ یقین تھے اور حضرت ابو سعید
عمری کے پروردہ تھے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب
آیت کریمہ وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ نَارَ
ہوئی ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر
میں تھے۔ بعض صحابہ کرام نے فرمایا یہ سونے اور
چاندی کے بارے میں نازل ہوئی کاش ہمیں معلوم
ہوتا کہ کونسا مال بہتر ہے تو ہم اسے حاصل کرتے آپ
نے فرمایا افضل مال ذکر کرنے والی زبان، شکر گزار دل
اور مومنہ بیوی جو ایمان پر شوہر کی مددگار ہو۔ یہ
حدیث حسن ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے
پوچھا کیا سالم بن ابی جعد کو حضرت ثوبان سے سماع

ملہ اللہ سبحانہ کو دی جا رہی ہے بلکہ اللہ اور آخرت پر ایمان ہے ۱۲ اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر رکھتے ہیں (باقی برصغیر آئندہ)

حاصل ہے۔ انہوں نے فرمایا نہیں! میں نے پوچھا کس صحابی کے انہوں نے سنا ہے۔ امام بخاری (رحمہ اللہ) نے فرمایا سالم کو حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور کئی دوسرے صحابہ کرام سے سماع حاصل ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت میرے گلے میں کونے کی صلیب تھی۔ آپ نے فرمایا عدی! اس بت کو دور کر دو میں نے سنا کہ آپ سورۃ ہما سے پڑھ رہے تھے اتنے اخبار ہم درہا ہم اچھے آپ نے فرمایا وہ ان کو پوچھتے نہیں تھے بلکہ جب وہ ان کے لئے کسی چیز کو حلال قرار دیتے یہ حلال سمجھتے اور جب کسی چیز کو حرام قرار دیتے یہ حرام سمجھتے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبد السلام بن حرب کی روایت سے پہچانتے ہیں طلیف بن اعین حدیث میں معروف نہیں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اس وقت ہم دوڑوں غار ثور میں تھے۔ اگر ان میں سے کسی ایک نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو ہمیں دیکھ لے گا آپ نے فرمایا اے ابو بکر! تمہارا ان دو کے بارے میں کیا گمان ہے جن کے ساتھ اللہ تبارک ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یہ صرف ہمام رحمہ سے مروی ہے حسان بن ہلال اور کئی دوسرے لوگوں نے بھی ہمام سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فَقُلْتُ لِمَا سَأَلَ بَنِي إِسْمَاعِيلَ الْجَعْدِي سَمِعَ مِنْ ثَوْبَانَ فَقَالَ لَا قُلْتُ لَهُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعَ مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِ غَيْرِ جَابِرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَرْبٍ عَنْ عُطَيْفِ بْنِ أَحِبِّ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَارِثٍ قَالَ أَقْبَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عُنُقِي حَبِيبٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ! اظْطَرَّ عُنُقَكَ هَذَا الْوَتَنُ وَسَمِعْتَهُ يَقْدُرُ فِي سُورَةٍ بِرَأْفَةٍ اتَّخَذُوا أَخْبَارَهُمْ وَرُهِبَ كَلِمَةُ رَبِّ بَنِي دُونِ اللَّهِ قَالَ أَمَّا إِيَّاهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَجِدُوا وَكَلِمَةً وَإِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا اخْتَلَوْا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحْلَوْهُ وَإِذَا حُدِّثُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حُدِّثُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا يَحْدِثُهُ إِلَّا مَنْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَرْبٍ وَغَيْرُ عَطِيفِ بْنِ أَحِبِّ بْنِ سَعْدٍ وَفِي الْحَدِيثِ ۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ ثَوْبَانَ قَالَ لَنَا هَذَا مَا سَأَلْنَا عَنْ أَتَيْسَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ لِي قَدَامِيهِ لَا بَصَرْنَا قَحَّتْ قَدَامِيهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِأَنْتَ يَكُنِ اللَّهُ شَارِبُهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ غَرِيبٌ لَمْ يَرْوِ مِنْ حَدِيثِ هَمَّامٍ وَحَدَّثَنَا هَذَا الْحَدِيثَ حَبَانُ بْنُ هَكْلٍ وَغَيْرُ جَابِرٍ عَنْ هَمَّامٍ نَحْنُ هَذَا ۱۰۲۱۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) غریب نہیں کرتے درونک مذاہب کی محدثین ۱۲

سلہ انہوں نے اپنے پادریوں اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب بنالیا ۱۲

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ
يَعْقُوبَ بْنَ إِدْرِيسَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْبَلَةَ عَنْ ابْنِ
حَبَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ
لَمَّا تَوَقَّفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دُجَيْي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَقَامَ
إِلَيْهِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُدِيرُ الصَّلَاةَ
تَحَوَّلْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي صَدْرِهِ فَخَلَّتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَعْلَى عَمَّا وَاللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي النَّعَّانِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا أَيْكَ
أَيَّامَهُ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ حَتَّى إِذَا أَكْمَزَتْ عَلَيْهِ قَالَ
أَجِدَعَنِي يَا عُمَرُ فَإِنَّ خَيْرَ مَا خَلَّتْ
فَدَا قَبْلَ لِي اسْتَغْفِرَ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ
إِنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ
اللَّهُ لَهُمْ تَوَاعَاظُ أَقْبَى لَوَزِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ عُمَرُ
لَزِدْتُ قَالَ تَوَقَّفَ عَلَيْهِ وَمَشَى مَعَهُ فَقَامَ
عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْهُ قَالَ فَجَبَّ لِي دَجْدًا فِي
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَوْلَهُ مَا كَانَ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى
قَذَلْتُ هَاتَا تَابَ الْإِيتَانِ وَلَا تَصِلَ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ
هَاتَا أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَأَصْبَحَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِدُهُ عَلَى مَنَاقِبِ
وَلَا قَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ مُتَّفَقٌ

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "عبد اللہ
بن ابی (منافق) کی موت پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے بلایا گیا (اور)
آپ تشریف لے گئے۔ جب آپ نماز جنازہ پڑھنے
کے ارادے سے کھڑے ہوئے تو میں صف سے
علیحدہ ہو کر آپ کے سامنے جا کھڑا ہوا اور عرض کیا
یا رسول اللہ کیا آپ اللہ کے دشمن عبد اللہ بن ابی
کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں جس نے فلاں دن یوں کہا
اور فلاں دن یوں کہا اس طرح میں نے دن شمار کرنے
شروع کر دیئے۔ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
مسکراتے رہے یہاں تک کہ جب میں نے بار بار اپنی
بات کو دہرایا تو آپ نے فرمایا "اسے تم پر
پہچھے ہٹو مجھے اختیار دیا گیا اور کہا گیا ہے کہ اگر
میں ان کی بخشش مانگوں یا نہ مانگوں اور اگر ستر
مرتبہ بھی بخشش مانگوں اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں
بخشتے گا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ستر مرتبہ سے بھی زیادہ
مغفرت مانگنے سے ان کی بخشش ہو جائے گی تو میں
اس سے بھی زیادہ بار مغفرت طلب کرتا۔ پھر آپ
نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ جنازہ کے ساتھ چلے
اور اس کی قبر پر کھڑے رہے حتیٰ کہ اس سے فارغ
ہوئے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ کے سامنے
اپنی جرأت پر تعجب ہوا اور اللہ رسول زیادہ جانتے ہیں۔ قسم بخدا!
تھوڑی ہی دیر میں یہ دو آیات نازل ہو گئیں۔ وَلَا تَقْلُبْ عَلَى مَنَاقِبِهِمْ
الَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا يَنْصَرُونَ وَلَا تَقْلُبْ عَلَى مَنَاقِبِهِمْ
الَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا يَنْصَرُونَ۔ تو کسی منافق کی نماز جنازہ پڑھی اور
اسکی قبر پر ٹھہرے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عبد اللہ
بن ابی کے مرنے پر اس کے بیٹے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ

سے اولاد منافقین میں سے کسی ایک کی میت پر کئی نماز پڑھوا اور وہ اسکی قبر پر کھڑے ہو کر اللہ اور رسول کے شکریہ ادا کرتے رہے ۱۲

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ أَبُوهُ فَقَالَ أَعْطَانِي قَبِيضَكَ أَكْفَيْتُهُ فِيهِ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُكَ فَأَعْطَاةَ قَبِيضَتِهِ وَقَالَ إِذَا قَرَعْتُمْ وَادَّخَلْتُمْنِي فَلَمَّا آسَدَ أَنْ يُصَلِّيَ جَذَبَهُ حَبْرٌ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ تَرَى اللَّهُ أَنَّ نُصَلِّيَ عَلَى الْمَنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ أَسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَأَنْذَلَ اللَّهُ وَلَا تُصَلِّيَ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا أَوْ لَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ فَتَرَكُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ فَصَحِيحٌ

۱۰۲۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَثِيرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي أَيْسَ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ تَمَارَى رُجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الْكِبَرِيِّ أَيْسَى عَلَى الْقُبْرِ مِنْ أَقْبَلِ يَوْمَ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قَبْرِهِ وَقَالَ الْآخَرُ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَارَى هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ فَصَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِنْ غَيْرِ هَذَا الرَّجُلِ رَدَاهُ أَيْسَى بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

۱۰۲۵. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ شَامًا وَمَعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ نَائِبُ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ قَبْرِ عِيسَى بِمَا جَالُ يُجَنُّونَ أَنْ يَكْفَرُوا بِاللَّهِ حَيْثُ الْمَطَرُ يَرِيْنُ قَالَ كَانُوا يَسْتَجِنُّونَ بِأَلْمَلِ فَتَنَزَّلَتْ هَذِهِ

سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اپنی قمیص مبارک عطا دیجئے تاکہ میں اپنے باپ کو اس میں کفنائوں، اس کی نماز جنازہ پڑھیں اور اسکے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں آپ نے قمیص مبارک عطا فرمائی اور منہ مایا و تحبیر و تکلیف سے فراغت پر مجھے اطلاع کرنا جب آپ نماز جنازہ پڑھنے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر بن خطابؓ نے آپ کو کھینچا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں فرمایا نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا مجھے غشش مانگئے اور نہ مانگئے کا اعتقاد ہے چنانچہ آپ نے نماز جنازہ پڑھی اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی وَلَا تَصَلُّ عَلَى أَحَدِهِمْ مِمَّنْ جَاءَ بِكَ مِنَ الْكُفَّارِينَ مِمَّنْ قَبِلَ إِتْرَافَهُمْ فَتَرَكُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دو آدمیوں نے آپس میں اس مسجد کے بارے میں جھگڑا کیا جس کی بنیاد شروع ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی۔ ایک نے کہا وہ مسجد قبا ہے دوسرے نے کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میری یہ مسجد ہے یہ حدیث حسن ہے اور اس طریق کے علاوہ بھی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایسی بن ابی یحییٰ نے بواسطہ والد حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت اہل قبا کے بارے میں نازل ہوئی مگر یہ رجال مجنون ہیں لا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ لوگ باقی سے استنجاہ کیا کرتے تھے قرآن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ابوبکرؓ

لہ اس (مسجد قبا شریف) میں وہ لوگ ہیں کہ غروب سحر ہونا چاہتے ہیں اور پاکیزہ لوگ اللہ تعالیٰ کو یاد سے ہیں ۱۲

الْأَيُّهُ خَيْرٌ هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُكَ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَأَنْتَ بِنَ مَالِكٍ وَنَحْوِهِ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ -

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْثَانَ يَا وَكِيعٌ
ثَابِتُ بْنُ عَمْرِو بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْخَدَّاجِ عَنْ
عَبِي قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبِيهِ وَهُمَا
مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ لِمَا اسْتَغْفِرُ لِأَبِيكَ وَهُمَا
مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَوْلَيْتُ اسْتَغْفِرُ أَبَا هَيْبَةَ
لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَمَا كُذِّبْتُ ذَلِكَ لِذُنُوبِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلْتُ مَا كَانَ لِذُنُوبِي وَ
الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ -

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ
الْذَرَّاقِيِّ أَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ كَعْبٍ بِنَ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا اتَّخَلَّفَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ
غَزَاهَا حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةٌ تَبُوكَ إِلَّا بَدَأَ
وَلَهُ يَغَارِبُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحَدًا اتَّخَلَّفَ عَنْ بَدَائِلِنَا خَرَجَ يُرِيدُ
الْبَيْتَ فَنَدَّجَتْ قُرَيْشٌ مُغِيثِينَ لِيَعْرِضُوا
فَا تَقْرَأُ عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
وَلَعَمْرِي إِنَّ أَسَدًا مَشَاهِدًا مَأْمُورًا اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ بَدَأَ
وَمَا أَحَبُّ إِلَيَّ كُنْتُ شَهَدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِي
لِبَيْتِهِ الْعَقَبَةِ حَيْثُ كُنَّا ثَقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ
ثُمَّ لَمَّا اتَّخَلَّفَ بَعْدَ عَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةٌ تَبُوكَ وَهِيَ أَخْدُ
غَزْوَةً غَزَاهَا وَذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بن مالک اور محمد بن عبد اللہ بن سلام رضی
اللہ عنہما کے عنہم سے روایات منقول
ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں
نے ایک دی کو اپنے شرک ماں باپ کے لئے دعا کی مغفرت کرتے
ہوئے دیکھا تو میں نے اس سے کہا کیا تو اپنے شرک ماں باپ کے
لئے مغفرت طلب کرتا ہے؟ اس نے کہا کیا حضرت ابراہیمؑ نے اپنے
باپ کے لئے مغفرت نہیں مانگی مالاکڑہ شرک تھا۔ حضرت علیؑ
فرماتے ہیں میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں عرض کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی: مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ
وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ سہی کی باب میں حضرت سعید
بن مسیب سے ہوا سطر لکھے والد سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں میں غزوہ تبوک تک جنگ بدر کے سوا کسی
بھی جنگ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر حاضر نہ رہا۔
جنگ بدر میں نہ شریک ہوئے والوں پر نبی پاک صلی اللہ
لے کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا کیونکہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم تو بعض ایک قافلہ کے ارادے سے
تشریف لے گئے تھے اور قریش بھی اپنے قافلہ کی
فریاد رسی کے لئے ہی نکلے تھے۔ یہاں تک کہ کسی
منصورہ کے بغیر ہی مدبھیڑ ہو گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا (وَأَذِيعَهُمُ اللَّهُ أَحَدَى الطَّائِفَتَيْنِ) مجھے
اپنی زندگی کی قسم: غزوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں سب سے زیادہ شرف و فضیلت بدر کو حاصل ہے
لیکن اس کے باوجود میں بیلۃ العقبہ کی بیعت جہاں ہم
نے اسلام پر عہد کیا اس کے مقابلے میں بدر کی حاضری کو
پسند نہیں کرتا۔ اس کے بعد میں کسی غزوہ سے بغیر حاضر
نہ رہا یہاں تک کہ غزوہ تبوک کا وقت آگیا اور میرا حضرت

سہ یہاں باپ سے مراد والد نہیں بلکہ آپ کا چچا آکر ہے اور وہی بہترین استقامت کے والد محمدؐ تھے ۱۲ (مترجم) لکھ لے نبی اور اہل باقی والوں کو م

النَّاسِ بِالْجَنَّةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلٍ قَالَ
فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا أَهْرَجَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُونَ وَ
هُوَ يَسْتَلِفُّ كَأَنَّ رِقَّةَ الْقَمَرِ وَكَانَ إِذَا اسْتَرَى الْأَمْرَ
سَتَارَ فِجَتْ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ ابْشِرْ
يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ بِخَيْرٍ يَوْمَ آتَى عَلَيْكَ مُنْذَرٌ
فَكَذَبْتُ أَمْكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ آمِينَ
عِنْدَ اللَّهِ أَوْعِنَ عَيْنًا لَكَ فَعَالَ بَلْ مِنْ
عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ تَلَا هُذُلًا مِنَ الْآيَاتِ فَقَدْ
كَتَبَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ
الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْحُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ
مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبَ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ
عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَوْفٌ رَحِيمٌ قَالَ وَفِينَا
أَنْزَلْتَ أَيْضًا اللَّهُمَّ وَكَذَرْنَاكُمْ الْمُشْرِكِينَ
قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنْ مِنْ لُؤْبِي أَنْ لَا
أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا وَأَنْ أَتُخْلِمَ مِنْ مَائِي
كُلِّهِ صِدْقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى سَائِرِيهَا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمِينَ عَلَيْكَ
بَعْضُ مَا يَدَّ فَمَوْخِرُكَ فَقُلْتُ فَسَرَّائِي
آمِينَ سَمِعِي الَّذِي بَعَثَ قَالَ فَمَا أُنْعَمَ
اللَّهُ عَلَى نِعْمَةٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي
نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جِئْتُ مَدْفَعَةً أَنَا وَصَاحِبَاتِي لَا
تَكُونُ كَذِبًا فَمَهْلِكُنَا كَمَا هَدَكُنَا وَإِنِّي لَأَرْجُو
أَنْ لَا يَكُونَ اللَّهُ أَبْلَى أَحَدًا فِي الصِّدْقِ
مِثْلَ الَّذِي أَهْلَانِي مَا تَعَمَّدَتْ بِكَوَابِدِ
بَعْدَ وَارِنِي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَيْنِي
وَقَدْ رَوَى عَنِ الذَّهَرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ

کا آخری غزوہ ہے۔ اس کو نصیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو کوفہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اس کے بعد راوی نے طویل حدیث بیان کی اور پھر فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ کے ارد گرد مسلمانوں کا اجتماع تھا آپ چاند کی طرح روشنی تھے عائد مبارک تھی کہ جب کبھی آپ کو کسی بات سے فرحت و سرور حاصل ہوتا تو آپ کا چہرہ انوار چمک اٹھتا۔ میں حاضر خدمت ہو کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے فرمایا اے کعب بن مالک! جب سے تجھے تیری ماں نے جنا ہے اس دن سے آج تک سب سے اچھے دن کی تجھے خوشخبری ہو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی طرف سے یا آپ کی جانب سے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ پھر آپ نے یہ آیات پڑھیں لقَدْ نَابِ اللہ علی النبی والمہاجرینؑ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے ہی بارے میں یہ آیت بھی نازل ہوئی۔ انقلوا اللہ فکونوا مع الصادقینؑ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میری توہمیں سے یہ بھی ہے کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور ہر سب مال اللہ و رسول رحل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں صدقہ کرنے ہوئے خود اس سے بے تعلقی ہوتا ہوں۔ نبی کریمؐ نے فرمایا کچھ مال اپنے پاس رکھو تمہارے لئے اچھا ہے۔ میں نے عرض کیا میں اپنا خیر کا حصہ رکھ لیتا ہوں، حضرت کعب فرماتے ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ اسلام لانے کے بعد پھر برا اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ میں اور میرے دونوں ساتھیوں نے رسول اللہ کے سامنے سچ بولا اور ہم نے جھوٹ نہیں کہا ورنہ ہلاک ہو جاتے جیسا کہ دوسرے ہلاک ہوئے۔ مجھے امید ہے کہ سچ بولنے کے

[illegible]

میں نے بعض کے دل بھر دیئے، پھر ان پر دھمکتے ہوئے ایک وہ انجیل نہایت مہربان و رحم والا ہے ۱۲ آیت (اسے) انان و الوہ) اللہ سے ڈرو اور کھیل کے ساتھ ۱۳

يَخْلَافُ هَذَا إِلَّا مُنَادٍ قَدْ قِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ كَعْبٍ وَكَذَلِكَ غَيْرُ هَذَا وَرَوَى يُونُسُ
بْنُ يَزِيدَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ -

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ مَهْدِيٍّ نَافِعِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عَبِيدِ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ
بَعَثَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ مَقْعِدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ
فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ فَقَالَ إِنَّ
عُمَرَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحْدَرَ
بِقُدْرَةِ الْقُدْرَانِ يَوْمًا لِيَمَامَةٍ وَإِنِّي لَا خَشْيَ
أَنْ يَسْتَحْدَرَ الْقَتْلَ بِالْقُدْرَةِ فِي الْمَدَائِلِ كُلِّهَا
فَيَذْهَبَ قُدْرَانٌ وَثَوْبٌ وَإِنِّي أَزِي أَنْ تَأْمُرَ
بِجَمْعِ الْقُدْرَانِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ كَيْفَ أَفْعَلُ
شَيْئًا لَوْ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هَذَا اللَّهُ خَيْرٌ فَكُلُّ رِزْلٍ
يُذَاجِعُنِي فِي ذَلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ مَعْنَاهُ
لِلَّذِي شَرَحَ كَمَا هَذَا عُمَرُ وَرَأَيْتُ فِيهِ
الْكَذِبَ مَا أَيْ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدْ
شَاطَبَ عَدُوٌّ لَأَنَّهُ يَمُنُّ قَدْ كُنْتُ تَكْتُمُ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنُوْحِي
فَتَتَّبِعُ الْقُدْرَانَ قَالَ فَوَاللَّهِ تَوَكَّلْتُ فِي نَفْسِي
جَبَلِي مِنَ الْيَحْيَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ ذَلِكَ
قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ خَيْشًا لَوْ فَعَلَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ

معاملے میں اللہ تمہارے لیے ہے اور کسی کی آزمائش نہیں کی اس کے بعد
میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ اللہ بھی اللہ تم محفوظ
رکھے گا۔ امام زہری سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ مروی ہے
کبھی تو یہ حدیث عبد الرحمن بن عبد اللہ سے بواسطہ عبد اللہ بن کعب اور
کعب روایت کی جاتی ہے اور کبھی دوسری سند سے: یونس بن یزید نے اس
حدیث کو بواسطہ زہری اور زہری کی حدیث سے روایت کی ہے اور عبد اللہ حضرت کعب

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں اہل یامامہ کے قتل کے بعد مجھے حضرت ابو بکر صدیق
نے بلا بھیجا (میں حاضر ہوا تو) دیکھا کہ حضرت عمر بن خطاب بھی
تشریف فرما ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا
کہ ملک یامامہ میں بہت سے فرار شدہ یہودی بچے ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ
اگر اسی طرح ہر جگہ فرار شدہ یہود ہوتے گئے تو بہت سا قرآن جلا جائے
گامیز عیال ہے کہ آپ جمع قرآن کا حکم فرمائیں۔ میں نے حضرت عمر
سے کہا میں وہ کام کیسے کروں جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہیں کیا؟ حضرت عمر نے فرمایا اللہ کی قسم! بڑھیا کام
ہے حضرت عمر بار بار اللہ کے اصرار کرتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ
نے اس چیز کے لئے میرا سینہ بھی کھول دیا جس کے لئے
حضرت عمر کا سینہ کھولا تھا اور اس بارے میں میری بھی وہی رائے
ہو گئی۔ حضرت زید فرماتے ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا اسے زید تم عقل مند تو جوان ہے۔ میں نہیں کوئی الزام
چاہیں رہنا۔ تم بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کھا کرتے تھے۔
پس اب تم قرآن کی مستغرق آیات اور سورتوں کو تلاش کرو۔
حضرت زید نے عرض کیا اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کے
نقل کرنے کی حکمت دیتے تو وہ مجھ پر اس کام سے زیادہ
بھاری نہ ہوتا۔ اس لئے میں نے عرض کیا آپ کیسے وہ
کام کرتے ہیں جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟

ملہ معلوم ہو گا اچھا کام اگرچہ چند عورتوں نے یہاں ہو کر اس کا رٹا سٹھسٹھ کیا بلکہ بعض اوقات وہاں تک کہ ہوتا ہے وہی بات بدعت مذکور ہو گئی جو شریعت سے متصادم

ہے لہذا ہم نے اس بات کو بدعت مذکورہ کہنا اور اس کا رد کرنا ضروری سمجھا لہذا ہم نے اسے (مترجم) ۱۲

هُدًى مَّا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ يَدٌ جَعَلْنِي فِي ذَلِكُمْ
أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَتَّى تَمُوتَ اللَّهُ هَدَانِي لِيَقْدِرَ
شَرِّكُمْ لَهُ صَدَارَهُمَا صَدَارَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ
فَتَتَّبَعْتُ الْقُرْآنَ أَنْ أَجْعَلَهُ مِنَ الْقُرْآنِ وَ
فَالْعَصَبِ وَاللَّيْثَانِ بَعْنِ الْبَحَارَةِ وَصَدَارِ الْبَحَارِ
فَوَجَدْتُ أَحَدَ سُورَةٍ بِدَارِهِ مَعَ خَدِيجَةَ بْنِ
ثَابِتٍ لَقَدْ جَاءَ كُفْرَ رَسُولٍ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزَّ بِكُمْ
مَا عَيْنُكُمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ كَمَا وَفَّ
تَجْنِيزُ لِمَنْ تَوَدَّ أَفْقَلُ حَسْبَى اللَّهُ لَدَا لَهَا إِلَّا هُوَ
عَلَيْكُمْ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مَبْنُوعٌ

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ مَهْدِيٍّ نَا بَدْرَ هَيْوَةَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الدَّهْرِيِّ
عَنْ أَبِي أَنْ حَدَّثَنَا قِيَامَ عَلَى عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ
وَكَانَ يَخْبَرُنِي أَهْلَ الشَّامِ فِي قَبْرِ أُمِّ مَيْمُونَةَ وَأَذْيَمَانَ
مَعَ أَهْلِ الْبَحَارِ قَدَّاهُ حَدَّثَنَا رَحِمَهُ لَقَدْ هَمَّ
فِي الْقُدَّانِ فَقَالَ يَحْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِيكَ هَذِهِ الْأَمَّةُ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا
فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتْ أَلَيْهَ هُوَ وَدَوَّ النَّصَارَى
فَارْسَلَنِي إِلَى حَقِصَةَ أَنْ أَسْأَلَنِي إِيَّتَا بِالْقَصْحِ
نَسَخَهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَدَّهَا إِلَيْكَ
فَارْسَلْتُ حَقِصَةَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
بِالْقَصْحِ فَارْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
وَسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَشَّرِ
أَنْ أَسْأَلُوا الْقَصْحَ فِي الْمَصَاحِفِ وَتَالَ
لِلدَّهْلِيِّ الْقُرَشِيِّينَ الشَّلَاحَةَ مَا اخْتَلَفْتُمْ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم بخدا! یہ اچھا
کام ہے! پس حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما مسلسل مجھ
سے اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام
کے لئے میرا سینہ کھول دیا جس کے لئے ان دونوں
کا شریح صدر فرمایا تھا۔ پس میں نے چتر سے
کے مختلف ٹکڑوں، کجوروں کے پتوں، پتھروں
اور لوگوں کے سینوں سے قرآن تلاش
کیا اور سورہ براءت کا آخری حصہ میں
نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے
پاس پایا وہ یہ ہے۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
عزید بن یحییٰ رضی اللہ عنہ جو فتح آرمینیا اور آذربائیجان
میں اہل عراق کے ہمراہ تھے اور اہل شام سے جہاد میں
معمروف تھے اس موقع پر آپ نے لوگوں کو قرآن میں اختلافات
کرتے دیکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں
حاضر ہو کر عرض کیا اے امیر المؤمنین! اس امت کی مدد
کیجئے اس سے قبل کہ کتاب اللہ کے بارے میں یہ بھی
یہود و نصاریٰ کی طرح باہم اختلاف کرنے لگیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حضرت صفہ
رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ اپنا صحیفہ بھیج دیجئے ہم
اس کو مصاحف میں نقل کر کے واپس کر دیں گے۔

حضرت صفہ رضی اللہ عنہا نے وہ صحیفہ آپ کے پاس بھیجا تو
آپ نے حضرت زید بن ثابت، سعید بن جاس، عبد الرحمن
بن عمار، بن ہشام اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم
کے پاس آدمی بھیجا کہ اسے مصاحف میں نقل کرو اور جماعت
قریش کے عینوں افراد سے فرمایا جہاں تمہارا اور زید بن ثابت

ملے جیکہ تمہارے پاس تم میں سے وہ رسول تشریف لائے جس پر تمہارا مشقت میں پڑا مگر ان کے لئے نہایت جہاں ملے

مسلمانوں پر بہت مہربان و رحم داسے

يَحْيِيهِ اَنْتَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَكَتَبُوهُ بِلسَانِ قُرَيْشٍ
 فَانْزَلْنَا نَزْلًا بِلسَانِ عَرَبِيٍّ فَتَصَحَّفَ فِي
 الْمَصَاحِفِ بَعَثَ عُمَانُ ابْنُ مُلَيْكٍ بِمُصَاحِفٍ
 مِنْ يَدِكَ الْمَصَاحِفِ الَّتِي تَصَحَّفُوا قَالَ اَلْزُهْرِيُّ
 وَنَحْنُ خَارِجَةٌ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ
 فَقَدْتُ اَيُّهُنَّ سُورَةَ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُولَ
 اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا مِنْ الْمُؤْمِنِينَ
 رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَمِنْهُمْ
 مَنْ قَطَعَ يَمِيْنَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ مَا لَكُمْنَهَا
 فَوْجُهُنَّهَا مَعَ خُذِيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اَوْ اَبِي
 خُذِيْمَةَ فَالْحَقُّهَا فِي سُورَتِهَا قَالَ اَلْزُهْرِيُّ
 فَاحْتَلَفُوا يَوْمَئِذٍ فِي السَّابُوتِ وَالتَّابُوتِ
 فَقَالَ الْقُرَيْشِيُّونَ السَّابُوتُ وَتَالَ زَيْدُ
 اَلتَّابُوتُ فَدَفَعُ اَخْتِلَافَهُمْ اِلَى عُمَانَ فَقَالَ
 اَكْتُبُوهُ اَلتَّابُوتُ فَابَتْ نَزَلَ بِلسَانِ قُرَيْشٍ
 قَالَ اَلْزُهْرِيُّ فَاخْتَلَفَ فِي عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ
 عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدَةَ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ
 كَرِهَ لِيَزِيدُ بْنُ ثَابِتٍ سَمَّيَ الْمَصَاحِفَ
 يَامَعْرُ الْمُسْلِمِينَ اَعْدَلَ عَنْ تَسْمِيَةِ كِتَابِهِ
 الْمَصَاحِفَ وَيَقُولُ اَهْلَ رَجُلٍ كَاللّٰهِ كَفَرًا
 اَسْكَنَتْ قَارِيَةً نَفِي صَنِيبٍ رَجُلٍ كَاخِي زَيْدُ
 زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَلَيْزِلُكَ تَانَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ
 مَسْعُودٍ يَا اَهْلَ اَحْدَاقٍ اَكْتُمُوا الْمَصَاحِفَ
 اَللّٰهُ عِنْدَكُمْ وَعَلَوْهَا فَلَا تَقُولُوْا
 مَنْ يَغْلُوْا يَاتِ بِمَا خَلَّ يَوْمَ اَنْقِيَابِ مَادِي
 قَالِقُوا اللّٰهُ يَا الْمَصَاحِفَ تَالَ اَلْزُهْرِيُّ
 فَبَغَيْتُ اَنَّ ذٰلِكَ كَرِهَهُ مِنْ مَقَالَتِ ابْنِ مَسْعُودٍ
 رِجَالٌ مِنْ اَنَاصِلِ اصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ

کا اختلاف ہوا سے قریش کی زبان میں لکھو کیونکہ قرآن
 انہی کی لغت میں انزل ہے یہاں تک کہ جب وہ ان مصاحف کو
 مصاحف میں لکھ چکے تو آپ نے تمام اطراف (شام، یمن وغیرہ)
 میں ایک ایک نسخہ بھیجا، زہری فرماتے ہیں عاصم بن زید نے
 مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے
 سورۃ الاحزاب کی ایک آیت نہ ملی جو میں حضور صلی اللہ علیہ
 وسلم کو پڑھتے سنتا تھا من المؤمنین رجال اذ یمن نے اسے
 تلاوت کیا تو حضور یمن ثابت یا ابوخریرہ کے پاس پایا تو میں نے
 اسے اس سورت میں ملا دیا، زہری فرماتے ہیں انہوں نے
 اس دن لفظ تابوت کی سورت میں اختلاف کیا قریش نے
 تابوت کہا اور حضرت زید نے تالوتہ۔ چنانچہ یہ اختلاف
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا گیا تو آپ نے
 فرمایا تابوت لکھو کیونکہ قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔
 زہری فرماتے ہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبیدہ نے مجھے
 بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے حضرت زید بن ثابت کا
 مصاحف لکھنا ناپسند کیا اور فرمایا مسلمانوں میں توکل صحف
 کے علیہ وہ دونوں اور ایک دوسرا شخص (حضرت زید بن ثابت)
 اس کام پر مامور ہو خدا کی قسم! میں اس وقت اسلام لا چکا
 تھا جب یہ شخص ایک کافر کی بیٹی پر تھا۔ اسی لئے حضرت
 عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے اہل عراق!
 تمہارے پاس جو مصاحف ہیں انہیں پھپھائے رکھو اور
 انہیں پردے میں رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 ومن یغلل یات بئاعل یوم القیامت الخ پس تم
 اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اسے مصاحف کے
 ساتھ ملو گے۔ زہری فرماتے ہیں مجھے خبر ملی ہے کہ
 حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس بات کو
 کئی افضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ناپسند کیا
 ہے۔ یہ حدیث یعنی روایت زہری سن صحیح ہے۔

لکھو مردہ جنہوں نے اللہ کے کیا ہوا وہ بچا رکھا یا تو اس میں سے کوئی ایسی سنت پوری کر چکا اور کوئی منتظر ہے اللہ اللہ جو کچھ چاہے رکھے وہ

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَعْدِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بْنِ رَبِيعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
قَالَ كُنَّا نَحْوَهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَنَةَ الصَّيْفِيُّ
حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَمِيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَفِي
الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ -

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَبِيبٍ نَاجِيًا عَنْ
وَهْبٍ نَاحِدًا عَنْ سَكَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا غَرِقَ اللَّهُ فِرْعَوْنَ
قَالَ أَمِنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا أَمِنْتُ بِهِ بَنُو
إِسْرَائِيلَ فَقَالَ جِبْرِيلُ يَا مُحَمَّدُ تَوَرَّأْتَنِي وَأَنَا
أَحْذَرُ مِنْ حَالِ ابْنِ عَدُوٍّ أَدُسُّهُ فِي نَبِيٍّ مَخَافَةً
أَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ -

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى
الضَّنَّاعِيُّ نَاحِدًا عَنْ يَزِيدِ بْنِ الْحَارِثِ نَاحِدًا عَنْ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَدَوِيُّ بْنُ كَابِيتٍ وَعَطَاءُ بْنُ
السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَدْ كَرَّأَ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ جِبْرِيلَ جَعَلَ يَدُسُّ فِي فِي فِرْعَوْنَ
فِرْعَوْنَ الْبَطْنِ خَشْيَةً أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ فَيَرْحَمَهُ اللَّهُ أَوْ خَشْيَةً أَنْ يَرْحَمَهُ
هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ عَرِيْفٍ -

وَمِنْ سُورَةِ هُودٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یا اسے دکھائی جاتی ہے۔ ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، عبد العزیز
بن رفیع، ابو صالح سمان، عطاء بن یسار اور مصری راوی حضرت
ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی
ہے احمد بن حنبلہ ضعی سے بواسطہ حماد بن زید، عاصم بن
یہدلمہ اور ابو صالح، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ
سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی عطاء بن یسار
کا واسطہ مذکور نہیں۔ اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت
رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
سہیحہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ
نے فرعون کو غرق کیا تو اس نے کہا امنت انہ لا اله الا
حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر
آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں دنیا سے سیاهٹمی
لے کر اس کے منہ میں ڈال رہا تھا اس ڈر سے کہ
کہیں رحمت اسے نہ پالے۔ یہ حدیث حسن
ہے۔

حضرت سعید بن جبیر اور ابن عباس رضی
اللہ عنہم میں سے ایک روایت کرتے ہیں
بھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل
علیہ السلام، فرعون کے منہ میں مٹی ٹھونس رہے
تھے اس ڈر سے کہ کہیں یہ لا الہ الا اللہ
کہہ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ حاصل کر لے۔
یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے

تفسیر سورہ ہود

سورہ میں ایمان لایا کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ۱۲

جلد دوم

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ
بْنُ هَادُونَ نَا أَحْمَدُ بْنُ سَكَنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ
عَظَامٍ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ حَكَمٍ عَنْ عَبْدِ
رَزِينِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا
قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ مِمَّا
تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا قَوْفَهُ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهُ
عَلَى الْمَاءِ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ يَزِيدُ الْغَمَامُ أَيْ
لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ هَكَذَا يَقُولُ أَحْمَدُ بْنُ سَكَنَةَ
وَوَكَيْعُ بْنُ حَكَمٍ وَيَقُولُ شَيْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ
وَوَكَيْعُ بْنُ عَدَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا پروردگار
مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابادل میں تھا جس کے اوپر
نیچے ہوا تھی۔ اور اس نے اپنے عرش کو پانی پر پیدا کیا
احمد نے یزید کا قول نقل کیا کہ عمامہ کا مطلب یہ ہے
کہ اس کے ساتھ اور کچھ نہ تھا۔ حماد بن سلمہ
نے وکیع بن عدس کہا اور شعبہ ابو العوانہ
نے وکیع بن عدس کہا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو معاوية
عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي
مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُسَبِّحُ دُرِّيْعًا قَالَ
يُحْمِلُ الظَّالِمُ حَتَّى إِذَا اخْتَدَا نَحْرُ يَمِينِهِ ثُمَّ
قَدَا ذَكَرَكَ أَخَذَ رِيْقًا إِذَا اخْتَدَا الْقَدْرَى وَهِيَ
ظَالِمَةٌ الْآيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُعْتَمَدٌ غَرِيبٌ
وَقَدْ نَذَرْتُ أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ خُزَيْمَةَ وَكَانَ
يُسَبِّحُ حَدَّثَنَا إِبراهيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ عَنْ أَبِي
أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي
بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ يُسَبِّحُ وَنَحْرُ يَمِينِهِ.

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ چلتا دیتا
ہے اور بسا اوقات فرمایا ظالم کو چلتا دیتا ہے حتیٰ کہ
جب پرکرتا ہے تو بھاگتے نہیں دیتا پھر آپ نے پڑھا
وَلَا تَكُنْ مِنَ الْخَالِفِينَ یہ حدیث حسن غریب ہے۔
ابو اسامہ نے یزید سے اس کے ہم معنی روایت
کی ہے اور زبیری کا لفظ نقل کیا ہے۔ ابو اسیم
بن سعید جوہری نے بواسطہ ابو اسامہ، یزید بن
عبد اللہ، ابو بردہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ انہی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اور بغیر شک کے
لفظ صلی نقل کیا ہے۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو حَامِدٍ
الْعَقَدِيُّ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُسَيْدٍ قَالَ نَا
سُلَيْمَانُ بْنُ سَعْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا
نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمِنْهُمْ شَيْءٌ وَسِعِيَّةٌ
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے جب یہ آیت نازل ہوئی فَمِنْهُمْ شَيْءٌ وَسِعِيَّةٌ
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
یا رسول اللہ! ہمارا عمل کس پر ہے؟ اس پر
جس سے فراغت ہو چکی یا اس پر جس سے فراغت
انہیں ہوئی؟ آپ نے فرمایا بلکہ اس پر جس سے فراغت

لے اللہ سے دیکھا ایسی چیز ہے جب سنیوں کو ان کے علم پر کھڑا ہے ۱۲ سالہ ان میں سے بعض بدعت اور کچھ نیک سخت ہیں ۱۲

ہو چکی ہے اور اس کے ساتھ علم چل چکے اسے عمر
لیکن ہر شخص کے لئے وہ کام آسانی کر دیا گیا جس
کے لئے اس کو پیدا کیا گیا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے
طریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد الملک بن عمرو کی
روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ!
میں نے مدینہ طیبہ کے پرلے حصہ میں ایک
عورت کو ہاتھ لگایا اور جماع کے سوا سب
کچھ کیا میں حاضر ہوں میرے بارے میں جو کچھ
چاہیں حکم فرمائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری پردہ پوشی کی
حق کا حق تو بھی اپنے گناہ کو چھپائے رکھتا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب
نہ دیا چنانچہ وہ شخص چلا گیا پھر حضور اکرم نے
ایک آدمی کو اس کے پیچھے بھیج کر اسے بلایا اور
یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی اَنَّمِ الصَّلٰوةُ طَرِيقُ
النَّهَارِ اِنَّہُ لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض
کیا یا رسول اللہ! کیا یہ اس کے ساتھ مخصوص
ہے۔ آپ نے فرمایا (نہیں) بلکہ تمام لوگوں کے
لئے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسرائیل
نے بواسطہ سماک، ابراہیم، علقمہ اور اسود
حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح
اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی
ہے۔ سفیان ثوری نے بواسطہ حضرت سماک،
ابراہیم اور عبد الرحمن بن یزید، حضرت عبد اللہ
رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ ان
سب کی روایات ثوری کی روایت سے زیادہ

فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَعَلَى مَا نَعْمَلُ عَلَى شَيْءٍ قَدْ
فَعِيرٌ مِنْهُ أَوْ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يُفْعَرْ مِنْهُ قَالَ بَلْ عَلَى
شَيْءٍ قَدْ فَعِيرٌ مِنْهُ وَجَدْتُ بِهِ الْإِفْكَارُ يَا
عُمَرُ وَلَكِنْ كُلُّ مَيْتَرٍ لِمَا خُلِقَ لَمْ يَزَلْ هَذَا أَحَدًا يَتِي
حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا تُحَدِّثُ الْإِمَامُ حَدِيثِي
۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ
يَسْمَكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْقَمَةَ
وَالْأَسَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي عَاجِزٌ
أَمْرًا فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَرَأَيْتُ أَصْبَتْ وَفِيهَا
مَادُونُ أَنْ أَمْسَهَا فَإِنَّا هَذَا أَقْصَى فِي مَا
تَمَنَّتْ فَقَالَ لَهَا عُمَرُ لَقَدْ سَكَرَكَ اللَّهُ فَكَلِمَ
سَكَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ فَكَلِمَ يَدْرِيكَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ
الرَّجُلُ فَاتَّبَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلًا فَمَا عَاةً فَتَلَا عَلَيْهِ آقِيمِ الصَّلَاةَ
طَرِيقِي إِلَيْهَا رَدِّ لَفَاتِنَ الْفَيْلِ إِنَّ الْخَسَنَاتِ
يُذْهِبْنَ الْمُسَيِّئَاتِ ذَلِكَ يَذْكُرِي لِيَذَا كَيْدِيْنَ
إِلَى أَنْجِدَ الْأَيْمَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هَذَا
لَمْ خَاصَّةً قَالَ بَلْ هَذَا سَبَّكَ كَافَّةً هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا الرَّبِّيُّ إِسْمَاعِيلُ
عَنْ يَسْمَكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْقَمَةَ وَالْأَسَدِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ يَسْمَكِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى سُفْيَانُ
الثَّوْرِيُّ عَنْ يَسْمَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کناروں کی روایات کے کچھ حصہ میں نماز نام کر رہے ہیں یہ نیکیت ماننے والوں کے لئے ہے ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَرِوَايَةُ هَذَا أَصَحُّ
مِنْ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
يَحْيَى (الْبَيْهَقِيُّ) نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ
سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَعْدَسِ وَصِيَّائِهِ عَنْ
أَبِي هَيْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَعُوذُ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ نَا
الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَسَّادَ
عَنْ أَبِي هَيْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعُوذُ بِمَعْنَاهُ وَكَرَّرَ يَزِيدُ فِيهِ
عَنِ الْأَعْمَشِ وَكَرَّرَ زَاوِي سَيْبَتَانَ النَّبِيُّ
هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي
مَعْمُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَيْبَتَانَ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ
عَنْ أَبِي مَعْمُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ أَمْرَةٍ قُبْلَةً
حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَا
عَنْ كَفَّارَتِهَا فَكَرِهْتُ أَنْ أَقْرَأَ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارَ
وَنُظْمًا مِنَ الْكَبَلِ الْآيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ أَلَيْ هَذَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَكَ وَلِيْنٌ عَمِلَ بِمَا هُوَ
أَمَرْتُ هَذَا أَحَدًا بِمَا كَانَ حَسَنَ صَحِيحٍ.

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُسَيْنٍ
بْنُ عَمْرِو الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ
بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْثٍ عَنْ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا آيَةُ
رَجُلًا لَمْ يَزَلْ رَجُلًا وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ فَلَيْسَ

صحیح ہیں۔ محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے بواسطہ
محمد بن یوسف، سفیان ثوری، اعثم اساک،
ابراہیم اور عبدالرحمن بن یزید حضرت عبداللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی
حدیث مرفوعہ روایت کی محمد بن عییلان
نے بواسطہ فضل بن موسیٰ، سفیان اساک
ابراہیم اور عبدالرحمن بن یزید حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوعہ
روایت کی لیکن حضرت اعثم رضی اللہ عنہ کا
واسطہ ذکر نہیں کیا۔ سلیمان بنی نے اسے
بواسطہ حضرت ابو عثمان نہدی، حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعہ
روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے ایک شخص نے ایک عورت کا حرام ہوسہ لیا پھر وہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا کفارہ
دریافت کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي
النَّهَارِ اِنَّ اِسْ اَدَمِي نَعِ عَرَضَ كَيْفَا يَارَسُوْلَ اللّٰه !
کیا یہ حکم صرف میرے ہی لئے ہے؟ آپ نے
فرمایا تیرے لئے بھی اور میری امت کے ہر اس فرد کے لئے
بھی جو اس فعل کا مرتکب ہو جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے ایک شخص نے دربار رسالت مآب میں حاضر
ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اس آدمی کا کیا حکم
ہے جو ایک اجنبی عورت سے علیحدگی میں جماع کے
سوا سب کچھ کرتا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل
ہوئی اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ اِنَّ اِسْ اَدَمِي نَعِ عَرَضَ كَيْفَا يَارَسُوْلَ اللّٰه !

علیہ وسلم نے اسے دھوکہ کر کے مارا پڑھنے کا حکم فرمایا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ اس شخص کے ساتھ خاص ہے یا تمام مومنوں کے لئے ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تمام مومنوں کے لئے تمام ہے؟ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ عبدالرحمن بن ابی یسیٰ کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماع تھیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال خلافت فاروقی میں ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت عبدالرحمن بن ابی یسیٰ چھ سال کے بچے تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور ان سے روایت بھی لی ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ عبدالملک بن عیمر، عبدالرحمن بن ابی یسیٰ سے مرسل روایت کی ہے۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک عورت میرے پاس کچھ کھجوریں خریدنے آئی تو میں نے کہا گھر کے اندر اس سے اچھی کھجوریں ہیں پس وہ میرے ساتھ داخل ہو گئی تو میں اس کی طرف بھٹکا اور اس کا بوسہ لے لیا۔ پھر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں یہ واقعہ بتایا انہوں نے فرمایا اسے جرم کی پردہ پوشی کرو تو یہ کرو اور کسی کو نہ بتانا۔ مجھ سے صبر نہ ہوا اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا اور اپنا واقعہ بیان کیا آپ نے بھی یہی جواب دیا کہ اپنے جرم پوشیدہ رکھو، گوہ کرو اور کسی کو نہ بتاؤ۔ فرماتے ہیں مجھ سے صبر نہ ہوا اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا کہہ سنایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِينَ كَانُوا عَلَىٰ مَا مَرَّكَ أَن يَتَوَضَّأُوا وَيُصَلُّوا قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهِيَ كُنَّا خَاصَّةً أَمْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٍ قَالَ بَلَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ كَيْسٌ لِإِسْنَادِهِ بِمُتَّحِلٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي يَسَىٰ كَوْنُهُمْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَ مُعَاذٌ بَنِي جَبَلٍ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ وَقُتِلَ عُمَرُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي يَسَىٰ غُلَامٌ صَغِيرٌ ابْنُ سِتِّ سِنِينَ وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ وَرَأَاهُ وَ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي يَسَىٰ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ أَنَّ قَيْسَ بْنَ الرَّبِيعِ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْهَبٍ عَنْ مَوْسَى بْنِ كَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْيَسْرِ قَالَ أَتَيْتُ أُمَّةً تَبْتَاعُ تَمْرًا فَقُلْتُ إِنَّكَ فِي الْبَيْتِ تَمْرًا أَطِيبَ مِنْهُ قَدْ خَلَّتْ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ فَأَهْوَيْتُ إِلَيْهَا فَقَبَّلْتُهَا فَاتَّيَبْتُ أَبَا بَكْرٍ قَدْ كُذِّبْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْتُرْ عَلَىٰ نَفْسِكَ وَتَبَّ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَخَرَا صَبْرًا قَالَتْ عَمْرٍ قَدْ كُذِّبْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْتُرْ عَلَىٰ نَفْسِكَ وَتَبَّ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَخَرَا صَبْرًا قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُذِّبْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَمْ أَخْلُفْتُ غَارِبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

انہی کی اولاد سے بھیجے۔

وَرَحِمَةُ اللَّهِ عَلَى نَوَاطِلٍ كَانَتْ كَذِبًا وَغِيًّا إِلَى رُكْنٍ شَيْبٍ
فَمَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ نَبِيًّا إِلَّا فِي ذُرِّيَّةٍ مِنْ قَوْمِهِ۔
۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ سَأَلَ عَنْ عَبْدِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو وَنَحْوِ حَدِيثِ
الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ قَتَلَ مَا بَعَثَ
اللَّهُ بَعْدَهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي ذُرِّيَّةٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ
مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو أَلَمْ تَرَ الْكُفَّةَ وَالْمَنَعَةَ
وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى
وَهَذَا أَحَدُ حَدِيثَيْنِ۔

وَمِنْ سُورَةِ الرَّعْدِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَا أَبُو نَعْبِطٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ
كَانَ يَكُونُ فِي بَنِي عَجَلٍ عَنْ صَبِيءِ بْنِ شَرِيَابٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
أَقْبَلْتُ يَهُودَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوا يَا أَبَا نَفْعٍ سَمِعْنَا خَيْرَ مَا مِمَّنْ الدَّعَا مَا
هُوَ قَالَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُؤَمِّلٌ يَا لَتَحَابٍ
مَعَهُ مَخَارِبٌ مِنْ نَارِ يَسُورِي هَذَا السَّحَابِ
حَيْثُ سَاءَ اللَّهُ فَقَالُوا فَمَا هَذَا الْقُصُورُ
الَّذِي نَسَمِعُ قَالَ رَجَعْتُ بِالسَّحَابِ إِذَا زَجَرَهُ
حَتَّى يَنْتَهِي إِلَى حَيْثُ أُمِدَّتْ أَلْوَا صَدَأَتْ
فَقَالُوا فَأَخْبَرْنَا عَنْمَا حَرَمًا سَدَّائِلُ عَلَى
نَفْسِهِ قَالَ أَشْكِي عِدِّي الْبَسَادَ فَكَلَّمَ رَجُلًا
حَيْثُ يَلَايْتُهُ إِلَّا لَحُومًا أَلِيلًا وَالْبَسَادُ
قَدِيدٌ لَكَ حَرَمًا فَاتُوا صَدَأَتْ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ فَتَحْكُمُ عِدِيكَ۔

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ابْنُ أَبِي الْبَخْتَدَارِ

(تفسیر ص ۱۸۲) پھر اس سے بھیج ان لوگوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے ۱۲

مکملہ دوم

ابو کریم نے بوا اسطہ عبیدہ اور عبیدہ الرحیم
محمد بن عمرو سے فضل بن موسیٰ کی روایت کے
ہم معنی حدیث روایت کی ہے البتہ اس میں ذرہ
تورہ کی جگہ "ذرہ تورہ" کے الفاظ ہیں۔ محمد بن
عمرو فرماتے ہیں ثروت کے معنی کثرت اور
حفاظت کے ہیں یہ روایت فضل بن موسیٰ کی
روایت سے صحیح ہے۔

تفسیر سورۃ رعد

حضرت ابی عیسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چند یہودی
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوئے اور کہا اے ابوالقاسم
ہمیں رسول کے متعلق بتائیے کہ یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ
ایک فرشتہ ہے جو بادلوں پر مقرر ہے اس کے پاس کنگ
کے کوڑے ہیں جن کے ساتھ بادلوں کو جہاں اللہ تم
چاہے ہا منتقل ہے کہتے تھے وہ آواز جیسے ہم سنتے
ہیں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا بادلوں کو بھڑکنا ہے جب وہ
بادلوں کو بھڑکنا ہے تو وہ وہاں تک پہنچتے ہیں جہاں کا
اسے حکم ہے۔ یہودیوں نے کہا آپ نے سچ فرمایا پھر
کہنے لگے ہمیں بتائیے اسرائیل (حضرت یعقوب
علیہ السلام) نے اپنے آپ پر کیا چیز حرام کی تھی نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ عرق النساء (زیادہ) میں
جسٹا ہو گئے اور آپ نے نہ کھا کر اونٹ کے گوشت اور دودھ کے
سوا کوئی اور چیز اس کے مناسب نہیں لہذا آپ نے اسے حرام
کر دیا انہوں نے کہا آپ نے سچ فرمایا یہ حدیث
حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَتَقَعُونَ بِحُفَّتَيْهَا عَلَى بَعْضِ
فِي الْأَكْحَى قَالَ النَّاسُ وَالْفَارِسِيُّ وَالْحَرَوِيُّ وَالْأَعْمَشُ
هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنٍ عَدِيْبٍ وَقَدْ نَدَاهُ زَيْدُ بْنُ
أَبِي أُبَيْسَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ تَحْوِ هَذَا وَسَيَعُفُ
بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ أَخُو عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَمَّارٌ أَثْبَتَ مِنْهُ
وَهُوَ ابْنُ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ -

سُورَةُ اِبْرَاهِيْمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو
الْوَلِيدُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ
الْحُجَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُنِيَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْنَامُ
عَلَيْهِ رُطَبٌ فَقَالَ مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ
طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي
أَكْمَلَ كُلِّ حَبْنٍ بِأُذُنٍ رَحْمَتًا تَأْتِي مِنَ الْخُلَّةِ
وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثِلَتْ
مِنْ قُوَّتِي الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَدَارٍ قَالَ هِيَ الْخُلَّةُ
قَالَ فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ أَبَا النَّعَّاسِ فَقَالَ
صَدَقَ وَأَخْبَنَ. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو سَيْبٍ
عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحُجَابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَكَمْ يَنْفَعُهُ وَكَمْ
يَنْكَرُ قَوْلُ أَبِي النَّعَّاسِ وَهَذَا أَهْلٌ مِنْ حَدِيثِ
حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَى غَيْرُهُ جِدًّا مِثْلَ هَذَا
مُؤْتَوًّا وَلَا تَعْلَمُوا أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ حَمَّادِ بْنِ
سَلَمَةَ وَرَوَاهُ مَعْرُوفٌ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ
وَأَجِدُ وَلَوْ يَذْفَعُوهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ تفضل بعضہا
علی بعض فی الاکل کلمہ کے بارے میں فرمایا۔ روای احمد
کھٹی اور بیہوشی ہر قسم کی کج رویوں ہوتی ہیں۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے نہ یہی ابی اُبیسہ نے بواسطہ امش اس
کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ سیف بن محمد، عمار
بن محمد کے بھائی ہیں۔ حضرت عمار، ان سے
اثبت ہیں اور وہ حضرت سفیان ثوری کے
بھائی ہیں۔

تفسیر سورۃ ابراہیم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تازہ کھجوروں کا ایک
تھال لایا گیا آپ نے آیت کریمہ پر مٹی مثل کلمہ طیبہ الہی
پھر فرمایا کلمہ طیبہ سے مراد کھجور ہے پھر پٹھا مثل کلمہ
خبیثہ الہی کہ اہل فرمایا خبیث کلمہ سے انداز میں گذشت
مراد ہے راوی فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت
ابو العالیہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا آپ نے صحیح کہا
اور اچھا بیان کیا۔ قتیبہ نے بواسطہ ابو بکر بن شعیب
بن حجاب بواسطہ والدہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ
عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث بیان کی۔
ابو العالیہ کا قول مذکور نہیں۔ یہ روایت حماد بن سلمہ کی
حدیث سے اصح ہے۔ متعدد لوگوں نے اسے یونہی موقوف
روایت کیا ہے۔ حماد بن سلمہ کے علاوہ کسی دوسرے راوی
کو ہم نہیں جانتے جس نے اس حدیث کو مرفوع روایت
کیا ہو۔ مگر حماد بن زید اور کئی دوسرے افراد نے
اسے موقوف روایت کیا۔ احمد بن عبدہ شیبی نے
بواسطہ حماد بن زید اور شعیب بن حجاب
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۰۲۵- اہل ہمدان کے بعض بزرگ ان میں فضیلت دیتے ہیں ۱۲۷۱- اہل ہمدان کے بعض بزرگ ان میں فضیلت دیتے ہیں ۱۲۷۱- اہل ہمدان کے بعض بزرگ ان میں فضیلت دیتے ہیں

۱۰۲۵- اہل ہمدان کے بعض بزرگ ان میں فضیلت دیتے ہیں ۱۲۷۱- اہل ہمدان کے بعض بزرگ ان میں فضیلت دیتے ہیں ۱۲۷۱- اہل ہمدان کے بعض بزرگ ان میں فضیلت دیتے ہیں

سے حدیث عبد اللہ بن ابی بکر بن شعیب بن حجاب
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح معروف روایت
کیا ہے۔

حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے
ارشاد پاکؐ یثبت اللہ الذین امنوا اللہ کے
بارے میں فرمایا یہ قبر کے بارے میں ہے کہ جب
اس کے پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے ؟
تیرا دین کیا ہے ؟ اور تیرا نبی (صلی اللہ علیہ
وسلم) کون ہے ؟ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت
تلاوت فرمائی یوم تبدل الارض غیر الارض اللہ اور
پوچھا یا رسول اللہ ! اس وقت لوگ کہاں ہوں گے ؟
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل مراط پر ہوں گے یہ حدیث حسن
صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ کے متعدد طرق سے مروی ہے۔

تفسیر سورہ حجر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
ایک عمارتوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار میں نماز پڑھا
کرتی تھیں اور وہ نہایت حسینہ تھیں، بعض لوگ آگے بڑھ جاتے
یہاں تک کہ پہلی صف میں کھڑے ہوتے تاکہ اسے نزدیک سکیں
اور بعض لوگ اس قدر پیچھے رہتے کہ آخری صف میں کھڑے
ہوتے اور کوع کی حالت میں بغلوں کے نیچے سے لے دیکھتے
اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں حق بات پر ثابت رکھنا ہے ۱۲ سورہ جس دن زمین زلزلے

زمین سے بدل دی جائے گی ۱۲ سورہ

سورہ اور ہم نے تم سے آگے بڑھنے اور پیچھے رہنے والوں کا علم ہے ۱۲ سورہ

مجادلہ

عَبْدَ الصَّيِّ نَا حَادُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ
الْجَحَّابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ
أَبِي بَكْرٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْجَحَّابِ وَلَوْ يَرْقَعُ -

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِبْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ
نَا شُعَيْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ
قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يَقُولُ
عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي قَوْلِهِ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ
الْمُثَابِتِ فِي الْخَيْرِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
قَالَ فِي الْقَبْرِ إِذَا قِيلَ لَكَ مِنْ رَبِّكَ وَمَا دِينُكَ
وَمَنْ يَكُنَّ لَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَمِعْنَا عَنْ
دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ
تَلَّتْ عَائِشَةُ هَذِهِ الْآيَةَ يَوْمَ تَبَدَّلَ الْأَرْضُ
غَيْرَ الْأَرْضِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ يَكُونُ
الْمَنْ قَالَ عَلَى الْقِمَاطِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ -

سورۃ الحجر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ
الْجَدَارِيُّ عَنْ عُثْرَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْخُوذَاعِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ تَصْنَعُ خَلْفَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنًا
مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَكَانَ بَعْضُ الْفُجُورِ
يَتَقَدَّمُ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ
لَا يَدَاهَا وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ فِي

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں حق بات پر ثابت رکھنا ہے ۱۲ سورہ جس دن زمین زلزلے

زمین سے بدل دی جائے گی ۱۲ سورہ

سورہ اور ہم نے تم سے آگے بڑھنے اور پیچھے رہنے والوں کا علم ہے ۱۲ سورہ

مجادلہ

الْقَوْمِ الْمُتَخَذِرِينَ إِذَا رَأَوْكُمْ فَارْتَحِبُوا
لَهُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ تَعَالَى وَكَفَىٰ عَذَابًا
الْمُسْتَعْبِدِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْذِنِينَ
وَرَدَّى جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوَارِءِ نَحْوَهُ وَكَوْنُ
بِكُ كَذِبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا أَشْبَهُ أَنْ
يَكُونَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ نَجِشٍ.

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا عُمَانُ
بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمُورٍ عَنْ جُعْبَدِ بْنِ
ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يُحَقِّقُونَ سَبْعَةَ أَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا يَمُنُّ سَنَ
السَّيْفِ عَلَى أُمَّتِي أَوْ قَالَ عَلَى أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ
بْنِ مَعْمُورٍ.

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا أَبُو
عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ
أَبِي هُدَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ لِلَّهِ أَمُّ الْقُرْآنِ وَأَمُّ الْكِتَابِ
وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُدَيْرٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ
مُؤَمِّلٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُدَيْرَةَ عَنْ أَبِي
بُرَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا أَذَلَّ اللَّهُ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَشَلَّ أَمُّ
الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بِيَتْنِي
وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ.

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا هَكَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

جعفر بن سلیمان نے ابواسطہ عمرو بن مالک ،
ابو الجوارہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت
کی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
کا واسطہ ذکر نہیں کیا یہ روایت حدیث
نوح کی نسبت زیادہ صحیح ہونے کے لئے
اشبہ ہے ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم کے سات
دروازے ہیں ۔ ان میں سے ایک دروازہ اس کے
لئے ہے جس نے میری امت یا (فرمایا) امت محمد صلی
اللہ علیہ وسلم پر تلوار چھینی ۔ یہ حدیث غریب ہے
ہم اسے صرف مالک بن معمر کی روایت سے
سمجھتے ہیں ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا الحمد للہ (سورۃ فاتحہ) ام القرآن
ام الکتاب اور سبع مثانی کہے ۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
تورات و انجیل میں ام القرآن کی مثل کوئی سورت نازل
نہیں فرمائی مجھے سبع مثانی کہے اور میرے اور میرے
بد سے کے درمیان شتم ہے اور میرے بندہ کے
کے لئے وہی کچھ ہے جو اس نے مانگا ۔

تقیہ نے ابواسطہ عبدالعزیز بن محمد ، علاء

بن عبد الرحمن اور عبد الرحمن حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابی بن کعبؓ کے پاس تشریف لائے وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اس کے بعد پہلی حدیث کے ہم معنی مروی ہے۔ عبد العزیز بن محمد کی روایت زیادہ طویل اور پوری ہے وہ عبد العزیز بن جعفر کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی لوگوں نے علامہ ابن عبد الرحمن سے یونہی روایت کی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "ان فی ذلک لآیات لِّمَن تَتَذَكَّرُ" لہٰذا یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے سمجھتے ہیں۔ بعض علماء نے اس آیت کی تفسیر میں "تتذکر" سے اہل فراست کے معنی مروی ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت مبارکہ لَسَاءَ نَحْمُ الْجَاهِلِينَ اَلَمْ كُفِّرُوا بَعْدَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ کے متعلق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے لیث بن ابی سلیم کی روایت سے سمجھتے ہیں۔ عبد اللہ بن ادریس نے بواسطہ لیث بن ابی سلیم اور بشر حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔

تفسیر سورۃ النحل

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت

مُعْمَدٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَلَى أَبِي وَهُوَ يُصَلِّي ذَاكَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاكَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَطَوَّلَ فَأَتَتْهُ هَذِهِ أَهْلٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمُجِيبِ بْنِ جَعْفَرٍ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ .

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الطَّيِّبِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَبِيصٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُوا فِرَاسَةَ الْمُرْمِينِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِرَأْسِهِ ثُمَّ يَقْدِرُ أَنْ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّمَن تَتَذَكَّرُ هَذَا حَدِيثُكَ غَرِيبٌ لَا نَحْفِظُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْبَلَدِ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّمَن تَتَذَكَّرُ قَالَ لِيَسْتَفِيدَ سَمِعِينَ .

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُصْبِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ كَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ لَسَاءَ نَحْمُ الْجَاهِلِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ قَالَ عَنْ قَوْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَحْفِظُهُ مِنْ حَدِيثِ كَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ كَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ .

مِنْ سُورَةِ النَّحْلِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَلِيُّ

لَهُ يَنْفَكُ اس میں فراست والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۱۱۔ ہم ان سب سے ان کے اعمال کے بارے میں پوچھیں گے ۱۲

بَنِي عَاصِمٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ كَثِيرٍ شَرَفِي عَمَّا أَشْعَرُ
 عَمْرُو بْنُ سَمِيْعٍ قُتَيْبَةُ بْنُ الْمَطْطَابِ يَقُولُ قَالَ
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ بِمِ قَبْلَ
 الْفَتْحِ تَجِدُ الزَّوَالِي تَحْصِبُ بِمِثْلِهِمْ مِنْ عِلَاقِهِ
 السَّحَرِ قَالَ رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهَرُ يُسْتَعْمَرُ اللَّهُ يُلْجِ
 الْمَسَاعِي ثُمَّ قَدْ يَتَفَقَّحُ فَلَا كُنْ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَلِ
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَهُوَ دَاخِرُونَ الْأَيْتَامَ كَالِهَذَا أَحَدِيكَ غَرِيبَ
 لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ أَحَدِيكَ عَنِي بَنِي عَاصِمٍ

سہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زوال
اور ظہر کے درمیان کی چار رکعتوں کا ثواب نماز
سحر کے برابر ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے مزید فرمایا اس وقت دنیا کی ہر چیز اللہ تعالیٰ
کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ پھر آپ نے پڑھا
یقیناً ظلالہ اللہ یہ حدیث غریب ہے ہم
اسے صرف علی بن عامر کی روایت سے
پہچانتے ہیں۔

١٠٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ
حَدِيثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عِشَى بْنِ
عَبِيدٍ عَنِ التَّمِيمِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ
أَصِيبَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْبَعَةٌ وَسِتُّونَ رَجُلًا
فَمِنْ الْمُهَاجِرِينَ سِتَّةٌ وَمِنْهُمْ حَمْرَةُ فَتَنَّاوُا
بِهِمْ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لِمَنْ أَصِيبَتْ وَهُمْ يَوْمًا
يَمُتُّ هَذَا التَّرْبِيعَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ
فَتْحِ مَكَّةَ مَا تَذَلَّ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنْ مَا قَبِلْتُمْ
فَقَابِلُوا بِشَيْءٍ مَا عُدُّ قَبْلُكُمْ وَلَكِنَّ صَدْرَكُمْ
لَهُوَ خَيْرٌ لِلْأَنْصَارِ بْنِ لَقَالَ رَجُلٌ لَا قُدْرَةَ لَكُمْ
الْيَوْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُفُّوا عَنِ الْقَوْمِ إِلَّا أَرْبَعَةَ هَذَا حَدِيثٌ عَنْ غَرِيبٍ
وَمِنْ سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ -

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ احد کے دن پورے لشکر انصار اور کچھ مہاجرین شہید ہوئے ان میں سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے کافروں نے ان کا لشکر کیا تھا انصار کہنے لگے اگر یہ لوگ (کفار) کسی دن ہمارے ہتھے چڑھ گئے تو ہم اس سے زیادہ ان کے ساتھ لڑیں گے راوی فرماتے ہیں فتح مکہ کے دن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہوان عاقبتہم اثم اس پر ایک آدمی کہنے لگا اس کے بعد قریش انہیں دیکھتے یہی حال رہا تو ان کا حال یقینی ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے آدمیوں کے علاوہ باقی لوگوں سے ہاتھ رکھو یہ حدیث حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت سے عجیب ہے ۔

تفسير سورة بني اسرائيل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
١٥٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا
عَبْدَ الدَّرَاقِ نَاعِمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج میں نے حضرت موسیٰ
علیہ السلام سے ملاقات کی راوی کہتے ہیں اس کے بعد آپ نے

۱۱۔ اس کا سایہ دلہنہ ادايش اشد کو بھڑھرتے ہوئے جھلکتے ہیں ۱۲۔ اشد اور اگر تم انہیں مزاراد تو انہی ہی وجہ جتنی کہیں تکلیف دی گئی اور اگر مہر کر دو تو بیشک مبرا دل کے لئے مہر بہت اچھا ہے ۱۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرج کہہ کے موخر پر بعض لوگوں کو ایمان میں داخل کر کے سے مستثنیٰ نام

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُسْرِيَ
بِ لَيْقِنْتُ مَوْلَى قَالَ فَخَعْنَهُ فَلَمَّا رَجَلَ قَالَ
حَسْبُنَا اللَّهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجُلٌ الدَّائِرِينَ
كَانَتْهُ مِنْ رِجَالٍ مُتَوَدِّعَةٍ قَالَ وَلَيْقِنْتُ عَيْشَى
قَالَ فَخَعْنَهُ قَالَ رُبْعَةُ أَحْمَرُ كَانَ خَدَّيْهِ مِنْ
دِيَّاسٍ يَحْيَى الْحَمَامُ وَرَأَيْتُكَ ابْنُكَ هَيْهَاتَ
وَأَنَا أَشْبَهُ وَدِدَهُ بِهِ قَالَ وَأَقْبَبْتُ بِأَنَّا بَيْنَ
أَحَدُكُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فَيْفُو خَضَرٌ فَيْفِيلٌ فِي خُذْ
أَيُّمَا شَيْئًا فَآخَذْتُ الْمَلْبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَيْفِيلٌ
فِي هَذَيْنِ لِلْفُطْرَةِ أَوْ أَصَبْتُ الْفُطْرَةَ أَمَا
لَنْتُ لَهَا خَذْتُ الْخَضَرُ عَوْتُ أَمْتُكَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عیسیٰ کا جلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا وہ ایسے آدمی ہیں (لاوی
کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا درمیانہ قد اور درمیانے بال
گو یا کہ قبیلہ شنوءہ کے ایک فرد ہیں۔ اور میں نے حضرت عیسیٰ سے ملاقات
کی پھر آپ نے اسکا جلیہ بیان فرمایا پتھر درمیانے قد اور سرخ رنگ
کے گو یا کہ ابھی ابھی حمام سے تشریف لائے ہیں اور میں نے حضرت ابراہیمؑ
کو دیکھا اور میں نے اولاد میں سے سب سے زیادہ اسکا ہم صورت
ہوں۔ حضور اکرم نے فرمایا مجھے دو پیالے دیئے گئے ایک میں
دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا جو چاہیں لے لیں
میں نے دودھ کو پیالہ لیا اور اسے پی گیا مجھے کہا گیا فطرت کی طرف
آپ کی راہ نئی کی گئی یا (کہا گیا) آپ نے فطرت کو
پایا اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِالْبُرَاقِ
لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ مُجْتَمِعًا مُرْجَا مًا سَنُصْعَبٍ
عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ ارْمِ حَبْلَكَ نَفْعَلْ هَذَا
فَمَا رَمَيْتُ أَحَدًا أَكْرَمَ عَنِّي اللَّهُ مِنْهُ قَالَ
فَارْفُضْ عَرَفًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَدِيدٌ وَلَا
تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شب معراج ابھی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں کسا ہوا اور کھم ڈالی ہوئی براق لایا
گیا۔ اس نے آپ کا سوار ہونا و شوار نادیا تو حضرت جبریل
علیہ السلام نے اس سے فرمایا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ اس طرح کرتا ہے حالانکہ آپ سے زیادہ معزز
و محترم آج تک تجھ پر سوار نہیں ہوا یہ سنکر وہ
پسینہ پسینہ ہو گیا۔ یہ حدیث غریبہ ہے ہم اسے صرف
عبد الرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَفْرٍاءُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
الدَّؤْدِي نَا أَبُو تَيْمِيَّةَ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ جَادَةَ
عَنْ أَمْرِ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أُتْرَفِينَا إِلَى
بَيْتِ الْمُقَدَّسِينَ قَالَ جِبْرِيلُ يَا صَبِيحَ خُذْ
بِهِ الْعَجْرَةَ سَقَدَهَا الْبُرَاقُ هَذَا حَدِيثٌ
عَدِيدٌ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
ہم بیت المقدس پہنچے تو حضرت جبریل علیہ السلام
نے اپنی انگلی کے اشارہ سے پتھر توڑ کر اس
کے ساتھ براق کو باندھا۔ یہ حدیث غریب
ہے

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَكَنَةَ عَنْ جَابِرِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب مجھے قریش نے جھٹلایا تو میں کہنے لگا کہ یا اس کھڑا ہو گیا
اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے ظاہر کر دیا اور
میں دیکھ دیکھ کر اس کی نشانیاں انہیں بتاتا رہا یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت مالک بن مسعود،
ابو سعید، ابن عباس، ابو ذر اور ابن مسعود رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ
وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الْوَحْيَ إِلَّا نَفْسًا يُرَايَا
آئنگہ سے وہ کھنا مراد ہے کہ جو نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کو اس حالت دکھایا گیا جب آپ کو
بیت المقدس کی سیر کرائی گئی قرآن میں جس شجرہ ملعونہ
کا ذکر ہے اس سے تمویہ کا دھت مراد ہے یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ
وَرَأَى الْقُرْآنَ الْعَجْزَ الْأَمَّ کے بارے میں فرمایا ذات اور
دن کے فرشتے اس وقت موجود ہوتے ہیں۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن سہر نے بواسطہ
اعمش اور ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ
عنہما سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ علی بن سہر
نے بواسطہ سہر اور حضرت اعمش سے روایت
بتایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ یَوْمَ تَدْعُو
كُلَّ اِنْسَانٍ بِاِمَامِهِمْ کی تفسیر میں فرمایا ایک آدمی بلا یا
ہائے گا اس کا نام اسمال دائیں میں دیا جائے گا اس کا

مِنْ عِبَادِ اللَّهِ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا كُنَّا بَنِي قَوْمٍ قُتِلَتْ فِي
الْجَحِيمِ فَجَعَلَ اللَّهُ لِي بَيْتِكَ الْمَقْلَابِ فَطَفَعْتُ
أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا الْفَرَأْنِيَّةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَفِي آيَاتٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْدَةَ وَابْنِ سَبْرَةَ
وَابْنِ عَبَّاسٍ وَآبِي ذَرٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ۔

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ عَنْ
عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا إِلَّا نَفْسًا يُرَايَا
فِي ثَنَةِ يَنْبَايَ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنِ أَرِيحَا النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَوْنُكَ أَسْبَقَ بِهِ إِلَى بَيْتِ
الْمَقْدِسِ وَلَا شَجَرَةٍ الْمَلْعُونَةِ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ
شَجَرَةُ الزَّكْوَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ أَصْبَاهٍ عَنْ مُحَمَّدٍ
الْقُرَشِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَقُرْآنَ الْعَجْزِ الْقُرْآنِ
الْعَجْزِ كَانَ مَشْهُودًا تَشْرُفُكَ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ
وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ وَآبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ
مُسَيْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَدْ كُذِّبَتْ۔

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
نَاجِيَةُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى يَوْمَ

ملہ اور ہم نے جو کچھ آپ کو دکھایا اسے لوگوں کی آزمائش کے لئے دکھایا ۱۲ ملہ اندھ صحیح کافران ہے شک صحیح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے
ہیں ۱۳ ملہ جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے ۱۴

يُنَادُوهُ كُلُّ النَّاسِ بِأَمَّا مَرْحُوتَانِ يَذُنَّ لِي أَحَدَهُمَا
فَيُعْطِي كِتَابَهُ بِمِيزَانٍ وَيُسَدُّ كُنْزًا فِي جَنَّتِهِ
سَيُتَوَنُّ ذُرَاعًا وَيَبْيَضُّ وَجْهُهُ وَيُجْعَلُ عَلَى
رَأْسِهِ تَلْحُومٌ تُوَكِّدُ يَتَلَكَّ لَوْ فَيَنْطَلِقُ إِلَى
أَصْحَابِهِ فَيَعْرِضُهُ مِنْ جُحَى فَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ
اشْتِنَا بِهَذَا وَبَارِكْ لَنَا فِي هَذَا أَحْسَنُ يَا أَيُّهَا
فَيَقُولُ لَهُمْ أَبَشِرُوا بِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلُ
هَذَا أَدَامًا الْكَافِرَ فَيَسْجُدُ وَجْهَهُ وَيَسُدُّ لَهْ
فِي جَنَّتِهِ سَيُتَوَنُّ ذُرَاعًا عَلَى صُورَةِ أَدَمَ
يَكْبَسُ تِلْكَ خَيْرًا أَهْلًا أَصْحَابَهُ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ
بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا اللَّهُمَّ لَا تَنْتَهِ هَذَا تِلْكَ
فَيَا تَبَرُّهُ فَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ اجْزِهِ فَيَقُولُ أَيْدِيكُمْ
اللَّهُ فَإِنَّ كُلَّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلُ هَذَا أَحَدًا يَمُتُ
حَسَنٌ عَرِيبٌ وَالشَّيْءُ إِسْمُهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

جسم ساتھ لڑکھا کر دیا جائے گا چہرہ سفید ہو جائے گا اور
سر پر چمکدار موتیوں کا تاج رکھا جائے گا پھر وہ اپنے دوستوں
کی طرف ہمائے گا وہ اسے دور سے دیکھ کر کہیں گے
اے اللہ! اے ہمارے پاس لا اقل ہمارے لئے
اسے بابرکت بنا سکتی کہ جب وہ ان کے قریب آئے گا
تو ان سے کہے گا خوش ہو جاؤ تم میں سے ہر ایک کے لئے یہی
ہے کافر کا چہرہ سیاہ کر دیا جائیگا اس کا جسم ساتھ لڑکھا کر
جائیگا جیسا کہ آدم علیہ السلام کا تھا اور اسے بھی ایک تاج پہنا یا
جائیگا اس کے ساتھی اسے دیکھ کر کہیں گے ہم اس کی بھائی سے
اللہ کی پناہ چاہتے ہیں یا اللہ! اے ہمارے پاس نہ لا
میں اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر وہ اس کے پاس آئے گا
تو وہ کہیں گے اے اللہ! اسے سو کر تو کہے گا اللہ تعالیٰ تمہیں
دور رکھے تم میں سے ہر ایک کے لئے یہی کچھ ہے یہ حدیث حسن
عزیب ہے اسدی کا نام اسماعیل بن عبد الرحمن ہے۔

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاوِيكَ عَنْ دَاوُدَ
بْنِ يَزِيدَ الزَّعَفَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي تَوَلَّيْتُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَنَّ رَيْكَ مَقَامًا تَحْمَدُ دَا
وَسُئِلَ عَنْهَا قَالَ هِيَ الشَّفَاعَةُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَدَاوُدُ الزَّعَفَرِيُّ هُوَ دَاوُدُ الْأَدَوِيُّ وَ
هُوَ عَمْرُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ
کے ارشاد عسی ان بعثت الخ کے بارے میں آپ
سے پوچھا گیا آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد شفاعت
ہے یہ حدیث حسن ہے داؤد زعفری سے
داؤد ادوی مراد ہیں اور وہ عبداللہ بن ادیس
کے چچا ہیں۔

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ عَنِ
ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَحْبِرٍ عَنِ ابْنِ
مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ أَنْ كَعْبَةَ ثَلَاثِيَّةٍ
وَسَيُتَوَنُّ نَصَبًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَكْعُهَا بِمِخَصَرَةٍ فِي بَيْدَاهِ وَرَبَّمَا
قَالَ يَعُودُ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع
پر کہ مکہ میں داخل ہوئے (اس وقت) کعبہ مکہ
میں تین سو سالہ بت رکھے ہوئے تھے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں پھڑکی یا لکڑی تھی اس
کے ساتھ آپ ان بتوں کو ماتے اور گرتے جاتے تھے اور
فرماتے جاتے تھے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

سے متقرب آپ کا رب آپ کو تعریف کی جگہ کھڑا کرے گا ۱۲۷۵ حق آیا اور باطل مٹ گیا ۱۲

ابو اہل الخیر حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ مکہ میں تھے پھر جب آپ کو ہجرت کا حکم ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی توبہ اور غلبہ بدل صدق الخیر یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے قریش نے یہودیوں سے کہا ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جسے ہم اس شخص (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) سے پوچھیں انہوں نے کہا دوح کے بارے میں پوچھو چنا چزا انہوں نے آپ سے دوح کے بارے میں دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی ویسئلونک عن الدوح الخیر یسئلونک عنہمیں بڑا علم دیا گیا ہے۔ ہمیں تورات دی گئی اور جسے تورات دی گئی اسے بہت بڑی بھلائی دی گئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی قل لو کان البحر مלא بصلوات ربنا الخیر حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے کھیتوں میں سے جا رہا تھا آپ کھجور کی ایک گڑی پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جاتے جاتے یہودیوں کی ایک جماعت پر آپ کا گزر ہوا تو ان میں سے بعض نے کہا ان سے کچھ پوچھو بعض نے کہا نہ پوچھو کیونکہ ان سے ایسی بات سنو گے جو تمہیں بری لگے گی۔ (پھر بھی انہوں نے سوال کر دیا)

اسے رب نے بھی طرح داخل کرادی طرح باہر سے جا اور کھجور کی طرف سے دعا کا غلبہ ظاہر ہوا۔ انہوں نے دوح کے بارے میں پوچھتے ہیں فرمادے کہ دوح میرے رب کے حکم سے ایک چھوٹا آدمی تھا اور علم دیا گیا کہ اسے فرما دیجئے اگر سند میرے رب کے کلمات کے لئے سیاہی ہو تو سند ضرور ختم ہو جائیں اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی ۱۲

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاجِيٌّ عَنْ أَبِي بَرْزَاءِ بْنِ أَبِي قَبِيصَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَلَعَ مَدَاحِلَ وَصُدَّاقَ أَخِيهِ مَخْرَجَ صُدَّاقِي وَاجْعَلْ لِي مِنْ كَدِّكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَلَعَ مَدَاحِلَ وَصُدَّاقَ أَخِيهِ مَخْرَجَ صُدَّاقِي وَاجْعَلْ لِي مِنْ كَدِّكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ بِأُمِّ بَكْرَةَ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصِيٍّ فَتَمَرٌ يَخْرُجُ مِنْ أَلْيَمِهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُنُوسًا لَمَرَّةً فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهَ فَارْتَدَّ يُسْأَلُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَالُوا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمِعُوا لِمَا قَالُوا مِنَ الدِّينِ لَكُمْ حَقٌّ فَأَمَّا الْبُيُوتُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَرَحِمَهُمُ اللَّهُ
إِلَى السَّمَاءِ فَدَعَرْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ حَتَّى صَعِدَ الْوُحْيُ
لَهُ قَالَ الدِّينُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُذُنِي تَفَرِّمُ
الْبَيْتِ إِلَّا قَوْلًا هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ حُجَّتِهِ

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا
ابْنُ مُوسَى وَبُكَيْرُ بْنُ هَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ
بْنَ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَضِيرٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ خَالِدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْشَى النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
ثَلَاثَةً أَحَدُهُمْ يَشْفَى مَشَاهِدَهُ وَوَصْفَهُ
رُكْبَتَانِ وَوَصْفُهُ عَلَى دُجْرِهِمْ قِيلَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَكَيْفَ يَشْفَوْنَ عَلَى دُجْرِهِمْ قَالَ إِنَّ
الَّذِي أَمْسَاهُ عَلَى أَقْدَامِهِمْ قَدْ رَعَى أَنَّ
يَمْشِي لَهُمْ عَلَى دُجْرِهِمْ مَا أَكْثَرُ يَشْفَوْنَ
بِدُجْرِهِمْ كُلَّ حَدَابٍ وَشَوْكَةٍ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ
حَسَنِ دَعْوَتِي رَوَى وَهَبُ بْنُ أَبِي ظَاوَرٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هَذَا

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يُزَيْدُ
بْنَ هَارُونَ نَا هُذَيْلُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ مَعْشُورُونَ رِجَالًا وَرُكْبَتَانِ وَ
تَجِدُونَنِي عَلَى دُجْرِهِمْ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ نَا يُزَيْدُ
بْنَ هَارُونَ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَابْنُ
لَفْظُ يُزَيْدُ وَابْنُ الْمَعْنَى وَابْنُ شَبَّهٍ عَنْ
عُمَرَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ

کہنے لگے اسے ابوالقاسم! ہمیں روح کے بارے میں
بنائیں! راوی فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کھڑے
ہوئے اور سر اُٹھانے کی طرف اٹھائے اور کہا کہ آپ پر
وحی اتار دی ہے یہاں تک کہ وحی آنا بند ہو گئی تو آپ نے فرمایا روح میرے
رب کے حکم سے ہے اور میں خود اطمینان دیا گیا ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ قیامت کے دن تین حالتوں
میں اٹھائے جائیں گے۔ بعض لوگ پیدل چلیں گے،
بعض سوار اور کچھ لوگ چہروں کے بل چلیں
گے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
چہروں کے بل کیسے چلیں گے آپ نے فرمایا جس
کے انہیں قدموں پر چلایا وہ منہ کے بل چلانے
پر بھی قادر ہے، سن لو! وہ اپنے منہ کے ذریعے
پر بلند جگہ اور کانٹے سے بچیں گے۔ یہ حدیث
حسن ہے و اسب نے بھی اس کا کچھ حصہ بواسطہ
ابن طاووس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حضرت بہزنی حکیم بواسطہ والد اپنے دادا
سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم (قیامت کے دن) پیادہ اور سوار اٹھائے
جاؤ گے اور منہ کے بل بھی چلائے جاؤ گے یہ حدیث
حسن ہے۔

حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ ایک یہودی نے دوسرے یہودی سے کہا
چلو اس نبی سے کچھ پوچھیں۔ دوسرے نے کہا نہیں نہ کچھ اگر
اس نے سن لیا کہ تو اسے نبی کہتا ہے تو اس کی چار انگلیں

صَفْوَانِ بْنِ عَسَالٍ الْمَدَائِنِيُّ أَنَّ يَحْمُودَ بْنَ
قَالَ أَحَدًا هُمَا يَصَاحِبُهُ إِذْ هَبَّ بِسَاحِلِي
هَذَا لِتَبِيِّ نَسَا كَمَا قَالَ لَا تَقُلْ كَمَا نَبِيٌّ فَإِنَّهُ
لَنْ يَسْمَعَهَا تَقُولُ نَبِيٌّ كَأَنْتَ كَمَا أَرْبَعَةُ أَهْلِي
فَأَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْ
قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ
بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَذَرُوا وَلَا تَقْتُلُوا
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَسْرِقُوا
وَلَا تَعْبُدُوا وَلَا تَمْشُوا بِبِرِّي إِلَى سُلْطَانٍ
فَيَقْتُلَهُ وَلَا تَكُونُوا لِلزَّلِيلِ وَلَا تَقْدِرُوا الْمُحْصَنَةَ
وَلَا تَقْرَأُوا مِنَ الذُّخْرِ شَيْءًا مَتَّبِعْهُ وَعَلَيْكُمْ
الْيَمُودُ حَاصِلَةٌ أَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّ السَّبَّ فَقِيلَ
يَا بَشِيرُ وَيَجِيبُهُ قَالَ لَا تَشْرَهُ لَكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا
يُمْنُكُمْ أَنْ تُسَلِّمُوا قَالَ لَا أَنْ دَاوُدَ عَنِ اللَّهِ أَنْ لَا
يَذَلَّ فِي ذِيكُ بِهِ شَيْءٌ وَلَا تَغَابُ لَنْ أَسْكُنَا أَنْ
تَقْتُلُوا إِلَهُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَقِيقٌ

۱۰۷۲۔ حَكَاتُ عَبْدِ بْنِ حَبِيبٍ سَلِيمَانَ
بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي يَسِيرٍ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ جُبَيْرٍ وَتَوَيْكَ كُرْعَانَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَشِيْمٍ
عَنْ أَبِي يَسِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ابْنِ عَبَّاسٍ
وَلَا تَكُونُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُوا مَا قَالَتْ
نَدَلَتْ بِمَكَّةَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسُكْرًا رَفَعَهُ صَوْتُهُ بِالنُّقْدَانِ سَبَّهَ
الْمُشْرِكُونَ وَمَنْ أَنْزَلْنَا وَمَنْ جَاءَ بِهِ قَانَدَكَ
اللَّهُ وَلَا تَعْبُدُوا بِصَلَاتِكُمْ فَيَسَبُّ النُّقْدَانُ وَ
مَنْ أَنْزَلْنَا وَمَنْ جَاءَ بِهِ وَلَا تَخَافُوا مَا عَنْ
أَهْلِيكَ بِأَنْ تَسْمَعُوا حَتَّى يَأْخُذُوا عِنْدَكَ

ہو بائیں کی پھر وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
ماضی ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں پوچھنے
سے وہ لفظ آیتا موسیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا وہ تو نشانیاں یہ ہیں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ
ٹھہراؤ، زمانہ کرو، کسی کو ناحق قتل نہ کرو جبکہ اللہ نے اسے
حرام قرار دیا، چوری نہ کرو، عبادت نہ کرو، کسی بے گناہ کو
حاکم کے پاس نہ لے جاؤ کہ وہ اسے مار ڈالے، سود نہ
کھاؤ، کسی پاکدامن کو الزام نہ دو، مہمان جہاد سے نہ بھاگو
حضرت شعبہ کو (لڑیں بات میں) شک سے اور اسے یہودیوں
خصوصاً انہما سے لے کر کہ ہفتہ کے دن حد سے تجاوز نہ ہو (یہ سنکر)
دونوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں چومے
اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ بلاشبہ آپ نبی ہیں۔ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اسلام قبول کرنے سے
کوئی چیز مانع ہے؟ کہنے لگے حضرت داؤد علیہ السلام
نے دعا مانگی تھی کہ ان کی اولاد میں ہمیشہ نبی آتا رہے یہی
دوسرے کہ کہیں یہودی ہمیں قتل نہ کر ڈالیں۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

شعبہ نے بلا واسطہ حضرت ابی عباس اور شمیم نے
بلا واسطہ حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا کہ
آیت کریمہ ولا تفرحوا بصلواتکم ولا تخافوا یحیٰ کہ کرم میں نازل
ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے ہوئے کہ از بلند
کرتے تو مشرکین قرآن کو نیز اس کے اتارنے اور لانے
ولے کو گالیاں دیتے اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی
کہ آپ بلند آواز سے نواز پڑھیں کیونکہ قرآن پاک اس کے
اتارنے ولے اور لانے ولے کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ اور
بہت آہستہ پڑھیں کہ آپ کے صحابہ کرام بھی نہ سن سکیں
(بلکہ درمیانی آواز میں پڑھیں) کہ وہ آپ سے
سیکھ سکیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لہ اور شک ہم نے مگر اس کو اور دشمنانیاں دیں، اللہ اور اپنی نازل بہت آواز سے پڑھو، باطل آہستہ اعلان دونوں کے درمیان راستہ چاہو ۱۲

الْقُدْرَانِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ مَعْجَمِهِ -

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشِيرُ
نَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
فِي تَقْوِيمِهِ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ
بِهَا وَابْتِغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا قَالَ نَزَلَتْ وَ
تَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ
بِمَكَّتِهِ وَكَانَ إِذَا صَلَّى يَأْتِيهِ رَفَعَ صَوْتَهُ
يَا قُدْرَانِ فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا
شَكَمُوا الْقُدْرَانَ وَمَنْ أَنْذَرَهُ وَمَنْ جَارَبَهُ
فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ
أَيَّ يَهْدِيكَ قَيْسُكَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسْبِرُوا الْقُدْرَانَ
وَلَا تَخَافُ بِهَا عَنْ أَهْلِكَ وَابْتِغِ بَيْنَ
ذَلِكَ سَبِيلًا هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ مَعْجَمِهِ -

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَّانُ
عَنْ مُسْجِدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي الْمُجُودِ عَنْ
زَيْدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قُلْتُ لِحَدِيثِ بْنِ الْإِيمَانِ
أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ لَا قُدْتُ بَنِي قَالَ أَنْتَ
تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَهْلَكُمْ يَحْذَرُ قَوْلَ ذَلِكَ قُلْتُ
يَا قُدْرَانِ بَيْنِي وَبَيْنَكَ الْقُدْرَانُ فَقَالَ
حَدَّثَ يَفْعَلُ مِنْ أَحْجَمٍ يَا قُدْرَانِ فَقَدْ أَفْلَحَ
قَالَ سَفِيَّانُ يَقُولُ قَدْ أَحْجَمَ وَرُبَّمَا قَالَ
قَدْ أَفْلَحَ فَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي إِشْرَى بِعَبْدِهِ
كَذَلِكَ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ
الْأَقْصَى قَالَ أَفْتَرَاهُ صَلَّى فِيهِ قُلْتُ لَا
قَالَ كَرِهْتُ فِيهِ لَكُنْتُ عَكْبَكُ الْفَلَاةُ
فِيهِ كَمَا كُنْتُ الْفَلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
قَالَ حَدَّثَ يَفْعَلُ قَدْ آتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے آیت کریمہ ولا تجهر بصلاتک اور اس وقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پوشیدہ
تھے حضور اکرم اپنے صحابہ کرام کو نماز پڑھانے کو
قرآن پاک یاد دہندہ پڑھتے مشرکین شکر قرآن کو
نیز اس کے لئے اودانارنے والے کو برا بھلا
کہتے اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا (تو) بلند آواز سے قرأت نہ فرمائیں کہ
مشرکین شکر گالیاں دیں اور اتنی پست آواز
سے نہ پڑھیں کہ صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
سن نہ سکیں بلکہ درمیانی راہ اختیار فرمائیں۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

نہیں جیسا فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ بن یمان سے
پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھی
ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں؟ انہوں
نے کہا اے خالی سر دلے تم یہ کہتے ہو تمہارے پاس کیا ثبوت ہے؟
میں نے عرض کیا قرآن کے کہتا ہوں یعنی میرے اور آپ کے
درمیان قرآن (قبول ہے) حضرت حذیفہ فرماتے فرمایا جس نے قرآن
سے استدلال کیا وہ کامیاب ہوا سقیان فرماتے ہیں خدا حجت اور
قد افلح دو لڑائیوں کے الفاظ آئے ہیں حضرت نے اس نے یہ آیت
پڑھی یٰٰلَہٰذِی السَّعٰی بَعْدَہُ اَلْحَمْدُ لِحَدِیْثِہُ لَے فرمایا تمہارا
کیا حال ہے کہ آپ نے وہاں نماز پڑھی ہے؟ فرماتے ہیں میں نے
عرض کیا نہیں حضرت حذیفہ فرمایا اگر آپ نے وہاں نماز پڑھی
ہوتی تو تم پر بھی نماز پڑھنا فرض کر دی جاتی ہے جیسے مسجد حرام
میں فرض کر دی گئی حضرت حذیفہ نے اصل واقعہ بیان کرنے
پہلے فرمایا آپ کے پاس ایک جانور لایا گیا جس کی پیٹھ لمبی
نہی اور اس کا قد حدیث تک پہنچتا تھا وہ دو قول (نبی کریم صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہوا اپنے بندے کو ساتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا آتَىكَ طَائِفَةُ الظُّهْرِ مِمَّا دَدَا هَكَذَا
خَطْوَةً مَدَّ بَصِيرَةً فَمَا زِلَّا ظَهَرَ الْبَرَاءُ حَتَّى رَأَى
الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَدَعَا الْأَخِيَّةَ أَجْمَعَ ثُمَّ رَاجَعَا
عَوْدَهُمَا عَلَى بَدَلِهِمَا قَالَ وَيَسْعَدُ لَوْ أَنَّ رِبْطَهُ
يَوْمَ لَا يَفْرُدُ مِنْهُ دَرَاهِمًا سَخَّرَهُ لِمَا عَدَلَ الْغَيْبِ الشَّهَادَةُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۰۷۵۔ حَكَاكَ ابْنُ أَبِي حُمَدٍ سَعْيَانُ عَنْ أَبِي
بُرَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي نُصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْمَدَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ دُنْيَا أَدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا تَخْذَرُ
وَيَسِيدُ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا تَخْذَرُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يُؤْمِنُ
أَدَمَ فَمِنْ سَوَاءٍ وَلَا تَحْتَ يَدَايِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ
يَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا تَخْذَرُ قَالَ فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ
فَعَابَاتٍ فَيَأْتُونَ أَدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ ابْنُ آدَمَ فَأَشْفَعْ
لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ إِنِّي أَذْنِبْتُ ذَنْبًا أَهْلِكُنِي
وَنُتُّهُ إِلَى الْأَرْضِ وَلَكِنْ إِيْتُوا نَوْحًا فَيَأْتُونَ نَوْحًا
فَيَقُولُ إِنِّي دَعَوْتُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ دَعْوَةً فَأَهْلِكُوا
وَلَكِنْ أَذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ
فَيَقُولُ إِنِّي كَذَبْتُ كَذِبًا بَاطِلًا ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا كَذِبٌ
إِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِينِ اللَّهِ وَلَكِنْ إِيْتُوا مُوسَى
فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلَكِنْ
إِيْتُوا عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ إِنِّي عَمِدْتُ
مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ إِيْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْتُونَ مَا يُطِيقُ مَعَهُمْ فَكَانَ ابْنُ
جَدِّهِ عَنْ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاخْذُ بِحَقِّكَ بِأَبِ
الْجَنَّةِ مَا قَعَقَ مِنْهَا فَيَقَالُ مَنْ هَذَا فَيَقَالُ مُحَمَّدٌ

علیہ وسلم اور حضرت جبریلؑ براق کی بیٹھ سے اس وقت تک
جدا نہ ہوئے جب تک کہ جنت اور دوزخ اور آخرت کے
دعہ کو مکمل طور پر دیکھ نہیں لیا پھر وہ دونوں جیسے گئے
تھے اسی طرح واپس لوٹے حضرت عذیرؑ نے فرمایا لوگ کہتے
ہیں آپؐ نے براق کو باندھا حالانکہ غیب و شہادت کے جاننے والے
نے اس آپؐ کیلئے کفر کر دیا غایب حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بعد قیامت تمام اولاد آدم کا تالک
ہوں گا اور مجھے اس پر فخر نہیں محمدؐ کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا
اللہ کی نعمتیں حضرت آدمؑ اور دیگر تمام انبیاءؑ اس دن میرے جھنڈے
کے نیچے ہو گئے اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ آپؐ فرماتے ہیں لوگ میں بارگھراؤں
گے پھر وہ حضرت آدمؑ کے پاس حاضر ہو گئے اور عرض کریں گے آپؐ ہمارے
باپ ہیں اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے آپؐ فرمائیں گے مجھ سے لغزش
واقع ہوئی جس کے باعث مجھ میں ہارتا پڑا تم حضرت نوحؑ کے پاس
ہاؤ پھر وہ نوحؑ کے پاس جائیں گے آپؐ فرمائیں گے میں نے زمین پر
ایک دھماکا لگایا اور وہ لوگ ہلاک کر دیئے گئے۔ تم حضرت ابراہیمؑ
کے پاس جاؤ وہ حضرت ابراہیمؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے آپؐ
فرمائیں گے میں نے تین مرتبہ اظہارِ علامات واقعہات کئی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے ان نشانوں باتوں سے قرین
ابنی کو پہچانے کے لئے جیلہ کیا حضرت ابراہیمؑ فرمائیں گے حضرت
موسیٰؑ کے پاس جاؤ آپؐ فرمائیں گے میں نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا
تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ وہ حضرت موسیٰؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے وہ
فرمائیں گے لوگوں نے خدا کے سوا مجھے بھی معبود بنایا تھا تم حضرت
محمدؑ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ آپؐ فرماتے ہیں پھر وہ میرے
پاس آئیں گے وادوں میں ان کے ساتھ چلوں گا۔ ابن ہرمان کہتے ہیں
حضرت انسؓ نے فرمایا گویا کہ میں اب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھ رہا ہوں آپؐ نے فرمایا میں جنت کے دوازہ سے کی نہ بخیر
کھٹکتا ہوں گا کہا جائے گا کہ ان کا جواب دیا جائے گا

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اپنا پورا وہ میرے لئے دروازہ
کھولیں گے اور مر جا کہیں گے، میں سجدہ و بڑھو جاؤ گا تو اللہ تعالیٰ
مجھ پر اپنی حمد و ثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائے گا مجھے کہا جا یکتا را شایستہ
ماگین عطا کیا جائیگا، شفاعت کچھ قبول کی جائے گی اور فرما چکے
آپ کی بات مانی جائیگی، آپ نے فرمایا، یہی وہ مقام محمود ہے جس کے
بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اِن سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ فرماتے ہیں
اس روایت میں حضرت انسؓ کی بھی ایک بات مذکور ہے کہ آپ
نے فرمایا میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا، یہ حدیث سن کر بعض نے
اسے بڑے سطر الوتفرہ، حضرت ابن عباسؓ جسے روایت کیا ہے۔

تفسیر سورۃ کہف

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت
ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا تو ان بکالی کا خیال ہے کوئی امر لکھی
کے سوئی وہ نہیں جو حضرت خضرؑ کے اہم سفر ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا
اللہ کے دشمن نے جھوٹ کہا میں نے حضرت امی بن کعبؓ سے سنا وہ
فرماتے ہیں میں نے نبی کریمؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل
کے درمیان خطبہ دینے کے واسطے ہوئے تو آپ سے پوچھا گیا کون زیادہ
عالم ہے؟ آپ نے فرمایا میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں، پس پوچھا کہ تم
کی طرف علم کی نسبت ذکر کرنے پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر کتاب فرمایا
اور وہی نبیؑ کو دو سمندروں درمیان اودھار کے سمندر کے ملاپ کے
پاس میرا ایک بندہ آپ سے زیادہ علم رکھتا ہے، حضرت موسیٰؑ نے عرض
کیا الہی امیں ان سے کیسے مل سکتا ہوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو گری
میں ایک بھی رکھ لیں جہاں وہ گم ہوئی وہ وہیں ہوگا چنانچہ حضرت موسیٰؑ
الہائے ایک شاگرد حضرت یوشع بن نون علیہ السلام پہل پڑے۔
حضرت موسیٰؑ نے بھی تو گری میں دکھی اور دونوں پیدل چلنے لگے
تھی کہ جب چٹان کے پاس پہنچے تو سو گئے پھر تو گری سے تڑپ کر ابھلی
اور سمندر میں جا گری، اللہ تعالیٰ نے پھل سے پانی کا بہنار دکھ دیا اور
وہ طاق کی مانند ہو گیا پھل کے لئے تو راستہ میں گیا لیکن حضرت موسیٰؑ اور
آپ شاگرد متعجب تھے، دن کا باقی ولات اور رات بھر چلتے رہے۔

فِي مَقْعَدٍ تَحْتَ الْشَّجَرَةِ فَعَلَّمَ الْكَلِمَاتَ الْأُولَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً فَلَمَّا خَلَّ سَبْعَ سَاعَاتٍ قَالَ لَهُ الْمَلَكُ اتَّخِذْ الْكِتَابَ وَكُلْ وَشَارِكْ فِي الْأَمْرِ الْوَصِيَّةَ الْأُولَىٰ قَالَ لَهُ الْمَلَكُ اتَّخِذْ الْكِتَابَ وَكُلْ وَشَارِكْ فِي الْأَمْرِ الْوَصِيَّةَ الْأُولَىٰ قَالَ لَهُ الْمَلَكُ اتَّخِذْ الْكِتَابَ وَكُلْ وَشَارِكْ فِي الْأَمْرِ الْوَصِيَّةَ الْأُولَىٰ قَالَ لَهُ الْمَلَكُ اتَّخِذْ الْكِتَابَ وَكُلْ وَشَارِكْ فِي الْأَمْرِ الْوَصِيَّةَ الْأُولَىٰ

وَمِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَابِتٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
ثَابِتِ بْنِ عَمَّارٍ أَنَّ تَوْفَا ابْنَكُلِي يَذْكُرُ أَنَّ
مُوسَىٰ صَاحِبَ بَيْتِي إِسْرَئِيلَ كَبَسَ بِمُوسَىٰ
صَاحِبِ الْخَضِرِ فَإِنَّ كَذَابَ عَدُوِّ اللَّهِ سَمِعْتُ
أَبِي بَنِي كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَأْمَرُ مُوسَىٰ خَطِيئَتَا
فِي بَيْتِي إِسْرَئِيلَ فَمَسُورَ أَيْ الْتَابِ أَعْلَوْ قَالَ
أَنَا أَعْلَمُ فَخَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ (ذِكْرُ بَرْدٍ) لِيَعْلَمَ
إِلَيْهِ فَأَدْعَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ جَعَلَ مِنْ عِبَادِي
يُجَاهِدُ الْبَعْدِينَ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ فَإِنَّ مُوسَىٰ
أَيْ رَبِّي فَكَيْفَ لِي بِهِ فَقَالَ لَهُ أَحِبُّهُ حُبًّا
فِي مَكْنٍ فَجِئْتُ تَفْقِدُ الْخَوَاتِ فَهَوَّ شَمْرُ
فَأَنْطَلَقَ وَأَنْطَلَقَ مَعَهُ فَمَتَا وَهَدَّ يَوْشَعُ بَنِي
نُورٍ فَجَعَلَ مُوسَىٰ خَوَاتِ فِي مَكْنٍ فَانْطَلَقَ
هُوَ فَمَتَا يَمْشِيَانِ حَتَّى إِذَا آتَى الصَّخْرَةَ
فَرَقَدَا مُوسَىٰ فَمَتَا مَا ضَطْرَبَ الْخَوَاتِ فِي
أَيْ مَكْنٍ حَتَّى خَدَرَ مِنَ الْمَكْنِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ

فَقَالَ قَامَسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جَدِيَّةَ الْمَسِيحِي
كَانَ وَشَلَّ الطَّاقِ وَكَانَ لِلْخَوْبِ سَرَبًا وَكَانَ
لِئْسِي دَفْتَاهُ تَجِبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا
لِيَكُنَّ يَمًا وَنَسِي صَاحِبَ مَرْسِي أَنْ يَبْخِرَهُ
فَلَمَّا أَصْبَحَ مَوْسَى قَالَ لِفَتَاهُ أَرَأَيْتَ مَا أَتَى تَقْدًا
لِقِيَامِنَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا انْصَبَا تَالِ وَنَوْبُ يَنْصَبِ
حَتَّى جَاوَزْنَا الْمَكَانَ الَّذِي آمَرْتَهُ قَالَ أَرَأَيْتَ
إِذَا أَوَيْتَ إِلَى الصُّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخُوتَ
وَمَا أَتَى بِي إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَانْخَلَدَ
مَسِيرًا فِي الْبَحْرِ تَجِبًا تَالِ مَوْسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا
نَبْتَغِي فَأَرْسَلْنَا إِلَى أَثَارِهِمَا فَصَمَّمَا قَالَ يَقْضَا
أَثَارَهُمَا قَالَ سَفِينَانِ يَزْعُمَانَا أَنْ يَتْلُكَ
الْقَضَرَةُ عِنْدَ هَاتَيْنِ الْجُرُفِ لَا يُصِيبُ مَا مَكَاهَا
مَيْتٌ إِلَّا عَاشَ قَالَ وَكَانَ الْخُوتُ قَدْ أَكَلَ
وَنَهُ فَلَمَّا قَطَرَ عَلَيْهِ الْمَاءُ عَاشَ قَالَ فَقَصَا
أَثَارَهُمَا حَتَّى أَتَى الْقَضَرَةَ فَدَاىِ رَجُلًا
مَبْعِي عَلَيْهِ يَتُوبُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مَوْسَى قَالَ
أَفِي بَارِئِكَ السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مَوْسَى قَالَ
مَوْسَى بَنِي إِسْرَءِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا مَوْسَى
إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَتَمَكَ اللَّهُ لَا
أَعْلَمُهُ وَآذَانِي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ
لَا أَعْلَمُهُ فَقَالَ مَوْسَى هَلْ أَتَيْتَكَ عَلَى أَنَّ
تُعَلِّمُنِي وَمَا عَلَّمْتَ نَعْمَةً أَتَى إِنْكَ لَنْ
تَسْطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ نَصِيرُ عَلَى مَا نَعَمْ تَحِطُّ
بِهِ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا
وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ لَهُ أَنْظِرْ قَارِئًا أَنْتَبِغْ لِي
فَلَمَّا سَأَلْنِي عَنْ نَحْيٍ حَتَّى أَخْبَرَكَ لَكَ وَنَهُ فَيَكُونُ
قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخُفَيْرُ وَمَوْسَى يَمْشِي بَيْنَ
عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَصَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمَاهُم

لیکن موسیٰ کے ساتھی دھوکہ دیکھ چکے تھے آپ کو بتانا بھول گئے
یوں کہ صبح حضرت موسیٰ نے فرمایا کھانا لادو ہم تو اپنے اس سفر سے ٹھک چکے
ہیں ابی اگر کچھ نہ فرمایا جس جگہ کا انہیں حکم ہوا تھا اس سے کچھ بڑے تو تب
تھکاوٹ ہوئی حضرت یوشع نے عرض کیا نہ کھئے: جب ہم نے پٹان کے
پاس لڑا کیا تو ہم بھی کاذب کرنا بھول گیا اور شیطان نے ہی مجھے اس کے
ذکر سے بھلایا اور تعجب کی بات ہے اس نے سندر میں اپنا لاسنہ بنالیا
حضرت موسیٰ نے فرمایا اسکی تو ہمیں تلاش تھی دونوں اپنے قدموں کے
نشانات پر واپس ہوئے حضرت سفیان فرماتے ہیں بعض لوگوں کا خیال
ہے کہ اس چٹان کے پاس اب حیات کا چشمہ ہے جس مردہ پر پڑے زندہ
ہو جاتا ہے۔ اس جگہ میں سے وہ کچھ کھا چکے تھے جب اس پہ پانی ٹپکا
زندہ ہو گئے۔ حضور صوم فرماتے ہیں وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر
چلتے چلے چٹان کے پاس پہنچے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ چادر سے
اپنے آپ کو ڈھانکے ہوئے ہے حضرت موسیٰ نے انہیں سلام کیا انہوں نے
فرمایا اس شخص میں سلام کہاں حضرت موسیٰ نے فرمایا میں کوسے ہوں
انہوں نے کہا پھر اسی اسرائیل کا موسیٰ: آپ نے فرمایا ہاں حضرت خضر
نے فرمایا نے موسیٰ: تمہارے پاس اللہ کا دیا ہوا ایک علم ہے جسے میں نہیں
جانتا اور میرے پاس خدا کا علم ہے ایک علم ہے جسے آپ نہیں جانتے
حضرت موسیٰ نے فرمایا کیا میں اس شرط پر آپ کے کچھ چلوں کہ آپ میری
راہ نمائی فرماتے ہوئے مجھے وہ بات سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی
حضرت خضر نے فرمایا آپ میری نہیں کر سکیں گے۔ اول آپ اس چیز پر کیسے
مہر کریں گے جس کا آپ کی عقل نے احاطہ نہیں کیا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا
خضر یہ آپ مجھے میرے لئے والا باتیں گے اور میں آپ کی حکم مدد ملی نہیں
کردں کہ حضرت خضر نے فرمایا اگر میری بروری کرنا ہی چاہتے ہیں تو جب تک
کوئی بات میں خود حیران نہ ہوں آپ نہیں پوچھیں گے۔ حضرت موسیٰ نے
فرمایا تمہیک ہے پھر حضرت موسیٰ نے اور حضرت خضر دونوں سمندر کے
کنا سے کتا سے پیادہ پا چلنے لگے۔ ان کے پاس ایک کشتی گزدی تو انہوں نے
کشتی والوں سے کہا ہمیں بھی سوا کر لو۔ انہوں نے حضرت خضر کو پہچان
کر دونوں کو بغیر کرایہ کے سوا کر دیا۔ حضرت خضر نے کشتی کی ایک کشتی
نکال دی حضرت موسیٰ نے فرمایا ان لوگوں نے ہمیں خیر کرایہ کے

سوا کر دیا اور آپ نے ان کی کشتی چھوڑ ڈالی تاکہ یہ ڈوب جائیں
 آپ نے بہت ہی برا کام کیا۔ حضرت حضرت نے فرمایا کیا میں نے آپ سے
 نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ میرے نہیں کر سکیں گے؟ حضرت موسیٰ
 نے فرمایا جوں جوں میرا مؤذنہ دیکھتے اور میرے کام میں بھرپور تکیہ نہ
 کیجئے پھر وہ لوگ کشتی سے باہر آئے وہ دیکھ گئے کہ وہاں ہے
 تھے کہ ایک لڑکے کو دوسرے لڑکوں کے ہوا کیلئے دیکھا حضرت حضرت
 نے اس کا سر پکڑ کر تم سے الگ کر دیا اور اس طرح اسے قتل کر ڈالا
 حضرت موسیٰ نے فرمایا آپ نے ایک بے گناہ کو بغیر کسی کے ہر لڑکے
 قتل کر دیا آپ نے بہت ہی برا کام کیا۔ حضرت حضرت نے فرمایا کیا میں نے
 آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ میرے نہیں کر سکیں گے؟ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات پہلی بات سے لیا رہ سخت تھی۔
 حضرت موسیٰ نے فرمایا اگر اب میں آپ سے کسی بات کے متعلق
 پوچھوں تو مجھے ساتھ نہ رکھیں میری طرف سے کافی سعادت ہو گئی
 پھر وہ دونوں چل پڑے تھے کہ ایک بستی میں پہنچے بستی والوں سے
 انہوں نے کھانا مانگا تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار
 کر دیا اور انہیں کچھ نہ کھلایا۔ وہاں ایک دیوار گرنے کے قریب
 تھی حضرت حضرت نے اسے اپنے ہاتھ سے سیدھا کر دیا حضرت
 موسیٰ نے فرمایا ہم اس قوم کے پاس آئے تو انہوں نے ہمیں
 مہمان بنائے اور کھانا دینے سے انکار کر دیا اگر آپ چاہتے تو
 اس پر ہجرت کر سکتے تھے۔ حضرت حضرت نے فرمایا بس اب میری
 اور آپ کی جدائی ہے۔ میں آپ کو ان کا سون کی حقیقت سے
 آگاہ کئے دیتا ہوں جن کو دیکھ کر آپ سے مبرا نہ ہو سکا
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ
 پر مدد فرمائے ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ وہ مبرا کرے تاکہ ہمیں بھی
 ان خبروں سے آگاہی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا حضرت موسیٰ سے پہلا سوال بھول کر ہوا آپ فرماتے
 ہیں ایک چڑا آیا اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ کر اس نے اپنی
 جو بیج دریا میں ڈالی حضرت حضرت نے فرمایا میرے اور آپ
 کے علم نے اللہ تعالیٰ کے علم سے اتنا ہی کم کیا جتنا اس چڑے

أَنْ يَجْعَلُوهُمَا قَعْرَ قَرْيَةٍ الْخَيْرَ قَعْرَ قَرْيَةٍ يَخْبِرُ
 تَوَلَّى قَعْرَ قَرْيَةٍ الْخَيْرَ قَعْرَ قَرْيَةٍ الْخَيْرَ قَعْرَ قَرْيَةٍ
 فَتَعْبَهُ فَقَالَ لَمَّا مَوْتِي تَوَلَّى قَعْرَ قَرْيَةٍ الْخَيْرَ قَعْرَ قَرْيَةٍ
 قَعْرَ قَرْيَةٍ الْخَيْرَ قَعْرَ قَرْيَةٍ الْخَيْرَ قَعْرَ قَرْيَةٍ الْخَيْرَ قَعْرَ قَرْيَةٍ
 لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِشَيْءٍ أَهْمًا مَتَى أَنْتُمْ أَهْمًا لَكُمْ
 لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تَوَلَّى قَعْرَ قَرْيَةٍ الْخَيْرَ قَعْرَ قَرْيَةٍ
 تَسِيتُ وَلَا تَرْتَدُّنِي مِنْ أَمْرِي عَسَى أَنْ يَكُونَ خَرَجًا
 مِنَ السَّيْفَيْنِ فَبَيَّنَّا هُمَا يَتَشَايَانِ عَلَى السَّاحِلِ
 فَخَرَجَا غَلَامٌ يُدْعَبُ مَعَ الْفُلَيْنِ قَالَا هَذَا الْخَيْرُ
 يَمَّا سَبَّهَ فَاقْتَنَعَهُ بِبَيِّنَةٍ فَهَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ
 مَوْسَى أَقْتَلْتُ نَفْسًا رَكِيئَةً يَخْبِرُ نَفْسٍ لَقَدْ
 جِئْتُكُمْ بِشَيْءٍ أَهْمًا قَالَ أَنْتُمْ أَهْمًا لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ
 تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذِهِ أَمْرًا مِنَ
 الْأَوَّلَى قَالَ إِنَّ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا فَلَا
 تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا
 حَتَّى إِذَا آتَا أَهْلَ قَرْيَتَيْنِ اسْتَطْعَمَا أَهْلُهَا
 فَأَبَوْا أَنْ يُصَيِّقُوهُمَا فَرَجَدَا فِيهَا جِدَارًا
 يُرِيدَانِ أَنْ يُتَّقِصَ يَقُولُ مَا تَأْكُلُ فَنَادَى الْخَيْرُ
 بِبَيِّنَةٍ هَكَذَا أَفْقَامَهُ فَقَالَ لَمَّا مَوْسَى قَوْمُ
 آيَاتِنَا هُمْ فَكَمْ يُصَيِّقُونَ وَتَرْتَدُّنِي مِنْ أَمْرِي
 هَيْئَتٌ لَا تَخْدَاتُ عَلَيْكَ أَجْرًا قَالَ هَذَا
 قَرَارٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ سَأَلْتُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ
 تَسْتَطِيعَ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مَوْسَى تَوَدُّتَ أَنْتَ
 كَانَ صَبْرًا حَتَّى يَقْصَ عَلَيْهِ مِنْ أَخْبَارِهِمَا فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَوَّلَى كَانَتْ
 مِنْ مَوْسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتَّى وَقَعَ
 عَلَى حَرْبِ السَّيْفَيْنِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْخَيْرِ فَقَالَ لَمَّا
 الْخَيْرُ مَا نَقَصَ عَلَيْهِ وَبَيْنَكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ

الَّذِينَ مَا نَقَصَ هَذَا اَلْعَصْفُ مِنْ اَلْبَحْرِ
قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ كَانَ يَعْنِي اِبْنَ عَبَّاسٍ
يَقْرَأُ كَانَ اَمَّا مَعَهُ مَوْلًى يَأْخُذُ كُلَّ سَوِيَّةٍ
مَّا يَلْحَقُ قُصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ اَمَّا اَلْعَصْفُ فَكَانَ
كَافِرًا هَذَا اَحَدُ بَيْتٍ حَسَنٍ عَلَيْهِمْ وَقَدْ رَوَاهُ اَبُو
اِسْحَاقَ اَلْهَمَمَاءُ اَنِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ اِبْنِ
عَبَّاسٍ عَنْ اَبِي بَنْ كَعْبٍ عَنِ اَلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اَلْزُهْرِيُّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِي بَنْ كَعْبٍ عَنِ
اَلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُو مُزَاجِرٍ
اَلْتَمَرُ مَذْبُوحٌ قَالَ عُمَرُ بْنُ اَلدِّينِ يَتَجَبَّحُ حَجَّةً
وَكَيْسٌ فِي هِمَّةٍ اِلَّا اَنْ اَسْمَعَ مِنْ سَقِيَانٍ يَنْكُرُ
فِي هَذَا اَلْحَدِيثِ اَلْخَبَرَ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ
حَدَّثَنِي عَنْ رُوَيْدٍ رَوَاهُ قَدْ كُنْتُ سَمِعْتُ هَذَا
مِنْ سَقِيَانٍ قَبْلَ ذَلِكَ وَلَمْ يَذْكُرِ اَلْخَبَرَ

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو حَفِصٍ عَنْ رُوَيْدِ بْنِ عَبْدِىَّ تَابَ اَبُو
قُبَيْبَةَ سَلَوْنِ نَبِيَّةٍ تَابَ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ
عَنِ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ اِبْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ اَبِي بَنْ كَعْبٍ عَنِ اَلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَلْعَصْفُ اَلَّذِي قَتَلَهُ اَلْخَوَزَكِيُّ يَوْمَ مِمْكَ كَانُوا
هَذَا اَحَدُ بَيْتٍ حَسَنٍ عَلَيْهِمْ غَرِيبٌ

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى تَابَ عَبْدُ
الْزُرَّاقِ تَابَ مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّمَا سَبَقُ الْخَوَزَكِيِّ جَلَسَ عَلَى قَدَاقِ
بَيْضَاءٍ فَاَهْتَرَتْ كَعْتُهُ خَضَرًا هَذَا اَحَدُ بَيْتٍ
حَسَنٍ عَلَيْهِمْ غَرِيبٌ

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُهُ جَدًّا

لہ ان کے ایک بادشاہ تھا جو ہر بھی کشتی کو لٹا لیتا ۱۲۵ وہ لاکا فر تھا ۱۲

سمندر کے پانی کو کم کیا۔ حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں
حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما پر صحرانے تھے دکان
امامہ الامینز آپ پڑھتے دانا اللہ نام مکان کا لڑکہ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو اسحق ہمدانی نے بھی اسے
ابو اسطہ سعید بن جبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت
ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔
زہری نے اسے ابو اسطہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبیدہ
اور ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ
عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ابو مزاحم کمر قندی فرماتے ہیں
علی بن مدینی نے فرمایا میں نے ہمت نہ ہونے کے باوجود
صرف اس لئے حج کیا کہ سفیان سے اس حدیث کے
بارے میں سنوں کہ ہم سے یہ حدیث عمر بن جریر
نے بیان کی اس سے پہلے بھی میں سفیان سے یہ
حدیث سن چکا ہوں لیکن انہوں نے خبر (وغیرہ) کے
الفاظ ذکر نہیں کئے تھے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
لڑکے کو حضرت عمر علیہ السلام نے قتل کیا وہ
تقدیر الہی میں ہی کافر تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح
غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت
خضر علیہ السلام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آپ ایک
سفید جگہ بیٹھے تو نیچے سے سبزہ پہلہلا نے لگا
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شد کے بارے میں فرمایا ایا ہوجی ٹھہری
اسے روزانہ کھودنے دیتے ہیں حتیٰ کہ جب کھل جائے کے قریب
ہوتی ہے تو ان کا سردار کہتا ہے واپس چلو کل اس کو توڑیں
گے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے
پہلے سے بہتر کر دیتا ہے یہاں تک کہ جب ان کی مدت
پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں پر بھیجنا
چاہے گا تو ان کا سردار کہے گا واپس لوٹ جاؤ انشاء اللہ
کل تم اسے توڑ دو لو گے یہ بات وہ استثناء یعنی انشاء اللہ
کے ساتھ کہے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس
دوسرے دن واپس آئیں گے تو اسے ایسا ہی پائیں گے
جس طرح چھوڑ گئے تھے چنانچہ اسے توڑ دالیں گے اور ہر لوگوں پر
نکل آئیں گے اور سارا پانی پی جائیں گے لوگ ان سے بھاگیں گے وہ
اپنے آسمان کی طرف تیر اندازی کریں گے وہ (تیر) خون آلودہ واپس
آئیں گے تو کہیں گے ہم زمین والوں پر غالب آئے اور آسمان والوں
پر بھی غالب اور ظاہر ہوئے یہ بات دل کی سختی اور بڑائی کے گمان
سے کہیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کی گلیوں (گردن) کے پچھلے حصہ میں
ایک کیڑا پیدا کر دے گا تو وہ ہلاک ہو جائیں گے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اس فائن کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے
ان کے ہاؤز ان کا گھر شت کا کر عوب سے بڑے بڑے گھر کے اور گزرا
ہوئے یہ حدیث حسن طریب ہے اسے ہم اس طرح اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو سعید بن ابوفہارہ انصاری رضی اللہ

عندہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ
جب قیامت کے دن جس میں کوئی شک و شبہ نہیں لوگوں
کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا جس نے کسی
ایسے عمل میں جس کو اس نے اللہ کے لئے کیا تھا کسی کو
شریک ٹھہرایا تو اسے اس کا ثواب اسی غیر خدا
سے طلب کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے
تمام شرکار سے زیادہ غنی ہے یہ حدیث طریب ہے۔

الْمَعْنَى مَا جَاءَ فِي الْقَوْلِ بِمُحَمَّدٍ بْنِ بَشِيرٍ قَالُوا
هَذَا مِنْ عَبْدِ الْمَلِكِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ خَدِيجِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
السَّيِّدِ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّيِّدِ قَالَ
يَحْقِرُونَهُ كُلَّ يَوْمٍ حَتَّى إِذَا كَانُوا يَخْرِقُونَهُ
قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ أَرْجَعُوا فَتَسْخِرُ قُوَّتُهُ عَدَا
قَالَ فَيُعِيدُهُ اللَّهُ كَأَمَلٍ مَا كَانَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ
مُدَّ تَحْمٍ وَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَهُ عَلَى النَّاسِ
قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ أَرْجَعُوا فَتَسْخِرُ قُوَّتُهُ عَدَا
إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَاسْتَنْخَى تَالَ فَبَرَّ جَعُونَ
فَيُعِيدُونَهُ كَمَا يَكُونُ حِينَ تَرْكُوهُ فَيَخْرِقُونَهُ
وَيَخْرِقُونَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَعُونَ الْيَمِيَّةَ وَ
يَقْدِرُ النَّاسُ مِنْهُمْ فَيُرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ
فَتَنْجِرُهُمْ مَخْضِبَةً بِالْأَمَارِ فَيَقُولُونَ قَهْرًا
مَنْ فِي الْأَرْضِ وَعَلَوْتْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَسَرَدَ
عَلُوا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نَعْفًا فِي أَفْئَادِهِمْ
فَيَهْلِكُونَ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ أَنَّ
ذَوَابَّ الْأَرْضِ تَسْمَنُ وَتَبْطِرُ وَتَشْكُرُ شُكْرًا
مِنْ مَحْرُومٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا
نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِثْلَ هَذَا۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ وَغَيْرُهُ وَاجِدُ
قَالُوا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَلْبَرَسَانِي عَنْ عَبْدِ
الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ
وَيْهَاتٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ أَبِي قُصَّالَةَ الْأَنْصَارِيِّ
وَكَانَ مِنَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا جُمِعَ اللَّهُ النَّاسُ
يَوْمَ يَأْتِيَانِي يَوْمَ يَوْمِ الْأَرْيَبِ فَيَبِي نَادِي مُنَادٍ
مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلِي عَمَلِهِ اللَّهُ أَحَدًا
فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ

أَعْنَى الْمَشْرُكَ عَنِ الْإِسْلَامِ هَذَا أَحْيَايْتُ حَيْرِي
لَا تُعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَيَاتِي تَحْتِ بْنِ بَكْرٍ -

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ قُضَيْلِ
الْحَذَرِيِّ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ قَالُوا نَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ
نَا أَبُو يَزِيدَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يُونُسَ عَنْ
الْقُسَيْفِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَقْبَاةٍ رَدَا عَنْ أَبِي
الْعَاسِمِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
قَوْلِهِ وَكَانَ كَتَمَهُ كَتَمَ لَهَا قَالَتْ ذَهَبَ وَفِيضُهُ
حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْخَلَّالِ نَا صَفْوَانُ
ابْنُ صَالِحٍ نَا أَبُو يَزِيدَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
يُونُسَ الْقُسَيْفِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يُونُسَ عَنْ جَابِرِ
عَنْ مَكْحُولٍ هَذَا إِلَّا سَأَلَهُ حَقًّا -

وَمِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجَرِيُّ وَابْنُ مَرْثُومٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَا نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
يَعْقُوبَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الْمُخَيْرِقِ
بْنِ سَبْطَةَ قَالَ بَحَثْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي إِسْرَءِيلَ فَقَالُوا لِي أَلَسْتُ تَعْدُونَ يَا أُمَّتَ
هَارُونَ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ مُوسَى وَهَارُونَ مَا كَانَ قُلُوبُ
أَدْرِمَا أَجِبَهُمْ فَقَدِجَعْتَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرْتَهُ فَقَالَ أَلَا أَخْبَرْتَهُمْ
أَنَّهُمْ كَانُوا يَسْتَحْسِنُونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ
فَبَيَّنَهُمْ هَذَا أَحْيَايْتُ حَيْرِي لَمْ يَكُنْ عَرِيفًا
وَالْأَمِينُ حَيَاتِي ابْنُ إِدْرِيسَ -

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا النُّفَرِيُّ
بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو الْمُؤَيَّرِقِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَرَأَ

ہم اسے صرف محمود بن بحر کی روایت سے
جانتے ہیں -

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کہ
وكان كتمه كتم لها قال ذهب وفضه
اس سے سونا اور چاندی مراد ہے۔ حسن
بن علی عمال نے بواسطہ صفوان بن صالح وولید
بن مسلم یزید بن یوسف صنعانی اور یزید بن
جابر انکحول سے اس حدیث کے ساتھ اس کے
ہم معنی روایت کیا۔

تفسیر سورہ مريم

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حیران کی طرف بھیجا تو ان
لوگوں نے پوچھا کیا تم نہیں پڑھتے یا اخسف ہارون کہ
حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان کا وقت واضح
ہے حضرت مغیرہ فرماتے ہیں مجھ سے اس کا کوئی جواب نہ
ہو پڑا چنا پھر میں واپس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا تو وہ افسوس سے فرمایا
تم نے ان لوگوں کو یہ نہ بتایا کہ وہ لوگ اپنے سے پہلے کے
انبیاء کرام اور برگزیدہ لوگوں کے ناموں پر اپنے نام رکھا کرتے
تھے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف ابن ابی اسحاق
کی روایت سے پہچانتے ہیں -

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا واندلہم یوم الحشر
پھر فرمایا موت کو سیاہ و سفید رنگ کے مینے سے کی

صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان و دلائل کے لئے خزائن ۱۲ حصے ہارون کی کہیں ۱۲ حصے اور ان افسوس کے دن سے ڈرائیں ۱۲

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْذَرَهُمْ
يَوْمَ الْخُسْفَةِ قَالَ يُونُثَىٰ يَا لَمُوتِ كَأَنَّهُ كَبِشَتْ
أَمْلَهُ حَتَّى يَدْفَعَ عَلَى السُّورِيِّينَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ
فَيَقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيُشْرَبُونَ وَيُقَالُ
يَا أَهْلَ النَّارِ فَيُشْرَبُونَ فَيَقَالُ هَلْ تَعْرِفُونَ
هَذَا يَقُولُونَ نَعْرِفُ هَذَا الْمَوْتُ فَيُضْجَعُ فَيُنَادِي
فَقَوْلًا أَنَّ اللَّهَ قَضَىٰ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةَ وَ
الْبَقَاءَ لِمَا تَوَدَّحُوا وَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ قَضَىٰ لِأَهْلِ النَّارِ
الْحَيَاةَ وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوا تَرَاهَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا الْمُحْسِنِينَ
ابْنُ مُحَمَّدٍ نَا شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ وَ
لَقَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا
عَبْدِي فِي سَأَلِي إِذْ رَفِيسٌ فِي السَّمَاءِ التَّرَابُوعَةِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
رَوَى سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَدْرِيَةَ وَهَنَامٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ صُعْقَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ لِلْعَرَبِ يَنْزِلُ
وَهَذَا إِعْدَادِي مُخْتَصَرٌ مِنْ ذَلِكَ۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَحْيَى بْنُ
عَبِيدٍ نَا عَمْرٍو نَا زَيْدُ بْنُ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَجْتَمِعَ رَيْلٌ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ
تَرْوِدَ أَكْثَرِيَّةً تَرْوِدُ قَالَ فَتَزِلُّ هَذِهِ الْآيَةُ
وَمَا تَزِلُّ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَكُمْ مَا بَيْنَ آيَتَيْنِ
وَمَا خَلَقْنَا إِلَىٰ آيَةٍ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَرِيضٌ

مردہ میں لوگوں کے سامنے لایا جائے گا۔ پھر جنت
و دوزخ کے درمیان دیوار پر کھرا کیا جائے گا
اور کہا جائے گا اے اہل جنت! وہ سر اٹھا کر دیکھیں
گے اور کہا جائے گا اے اہل دوزخ! وہ بھی سر اٹھا
کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا اے جانتے ہو وہ کہیں گے
ہاں! یہ موت ہے چنانچہ اسے لٹا کر سج کر دیا جائے گا
تو اگر اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے ہمیشگی زندگی مقدور
نہ کی ہوتی تو وہ خوشی کے سبب مچلتے اور اسی طرح اگر دوزخیوں کے لئے
ہمیشہ ہونا مقدور ہوتا تو وہ دکھ کے لئے مچلتے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی روایت ہے اور نعمانہ
مکانا علیا کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت انس بن
مالک کے بیان کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مایا
شب معراج میں نے حضرت ادریس علیہ السلام کو چومے تھے
آسمان پر دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت
ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوع حدیث مروی ہے۔
سعید بن ابی عروہ، ہمام اور متعدد حضرات نے
ابو اسطہ قتادہ، انس بن مالک اور مالک بن
معصود رضی اللہ عنہم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے حدیث معراج تفصیلاً روایت کی ہے میرے نزدیک
یہ امر کی تکمیل ہے۔

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل
علیہ السلام سے فرمایا تم جتنی بار مجھ سے ملاقات
کرتے ہو اس سے زائد بار ملاقات سے کیا چیز
مانع ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ”وَمَا
تَنْفِرُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ“ الخ یہ حدیث حسن
غریب ہے

۱۲۔ ہم تو صرف آپ کے رب کے حکم سے ہی اترتے ہیں ہمارے
لگے اور کچھ اور کچھ ہے سب اس کی کاسہ ۱۳

١٠٨٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ
بْنَ مَرْثُومٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ السَّيِّدِيِّ قَالَ
سَأَلْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ قَارِئُ
وَشُكْرِ الْأَوْدَادِ هَذَا شَيْءٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
مَسْعُودٍ حَدَّثَ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَى النَّاسُ الْمَنَاسِكَ يَصْدُرُونَ
عَنْهَا بِأَعْيُنِهِمْ فَإِنَّهُمْ كُلُّهُمْ الْبَرِّي ثُمَّ قَالَ لِيُوجِبِ
ثُمَّ يَحْضُرُ الْفَرَسِ ثُمَّ قَالَ التَّارِكِ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ
كَشَى التَّجَلُّ ثُمَّ كَشَيْهِ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ وَ
رَوَاهُ شُعْبَةُ بْنُ السَّيِّدِيِّ وَهُوَ بِرَفْعِهِ -

١٠٨٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ
سَمْعَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ السَّيِّدِيِّ عَنْ مَرْثَةَ قَالَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنْ فُتِكَمُ إِلَّا دَارُهَا
قَالَ يَرْفُقُهَا ثُمَّ يَصُدُّ رُؤُوسَ بَاطِلٍ عَنْهَا
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
شُعْبَةَ عَنْ السَّيِّدِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَمْعَانَ
قَالَ لَشُعْبَةَ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
عَنْ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ
وَسَّافٍ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ السَّيِّدِيِّ
مَرْثَةَ وَأَبِي إِدْعَةَ عَمْدًا

١٠٨٨. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَدَنِيُّ عَنْ
مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي هَالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى
جِبْرِيلَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَدْ أَجَبْتُمْ فَلَنَا فَا جِبَهُ
قَالَ يَسَّادِي فِي السَّمَاءِ شَوْقَتُنِي لَكَ الْمَحَبَّةُ
فِي أَهْلِ الْأَرْضِ فَنَدَيْتُكَ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ الْكَافِرِينَ
أُتُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُمُ الرَّحْلَيْنِ

حضرت سعدی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے
مرہ ہمدانی سے ارشاد باری تعالیٰ وان منکم الا واد ہاء
کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ سے ان سے بیان کیا نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ آگ پر سے گزر رہے تھے اور
پھر حسب آسمان پاد ہوں گے ان میں پہلے لوگ بیلی کی
طرح پھر ہوا کی مثل پھر گھوڑے کی تیز دوڑ کی طرح پھر
ادھ سوار کی طرح پھر انسان کی دوڑ کی مانند اور پھر پیدل
چلنے والے کی طرح پاد ہوں گے یہ حدیث حسن ہے شعبہ نے
اسے سعدی سے غیر مرفوع بیان کیا۔

سہدی نے بوا اسطہ مرہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وان حکم الاداد و ہا کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ لوگ اس پر آئیں گے اور حسب اعمال گزریں گے۔ محمد بن بشار نے بوا اسطہ عبد الرحمن اور شعبہ سہدی سے اس کی مثل روایت کی ہے۔ عبد الرحمن فرماتے ہیں میں نے شعبہ سے کہا کہ اسرائیل نے مجھ سے بوا اسطہ سہدی اور مرہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعہ روایت کیا۔ شعبہ نے فرمایا میں نے بھی سہدی سے مرفوعہ سنا لیکن جان بوجھ کر اسے چھوڑنا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حبیب کسی
بندہ سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل کو آواز دیتا
(اے جبریل!) میں فلاں آدمی کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی اس
سے محبت کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر وہ آسمانوں
میں اعلان کرتا ہے پھر اہل زمین کے دلوں میں اسی کی محبت
اترتی ہے امداد ارشاد باری تعالیٰ ان الذین آمنوا ثم اسی
کے بارے میں ہے۔ اور حبیب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے

۱۲ سالہ عمر تک نے اس سے گزرنے والے ۲۵ سالہ شہر بھائیوں کے لئے اور انہوں نے اعمال صالحہ کیا مقبول شد تعالیٰ ان کے لئے نیکوگوں کے دلوں میں رحمت سکھو دیکھا ۱۲

نفرت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو پکارتا ہے میں فلاں آدمی سے متنفر ہوں حضرت جبریل آسمان میں اس کی منادی کرتے ہیں وہ پھر زمین میں سکے لئے نفرت اترتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے عبدالرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے بواسطہ والدہ ابوہریرہ سے حضرت ابوہریرہ سے اس کے ہم معنی حدیث مروی روایت کی ہے۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت جناب ابن اریث سے سنا کہ میں عامر بن وائل بھی کہے پاس پنا ایک حق لینے آیا تو اس نے کہا جیسا کہ حضرت محمد کا انکار نہیں کر بیٹھا میں تجھے نہیں دوں گا میں نے کہا میں انکار نہیں کروں گا حتیٰ کہ تو مر کر پھر زندہ ہو رہی تا قیامت اس نے کہا کیا میں مر کر پھر زندہ کیا جاؤں گا میں نے کہا ہاں اس نے کہا وہاں میرا مال اور اولاد ہوگی میں انکار دوں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اَفَرَأَيْتَ الَّذِي اٰمَهَنَّا دَنے بھی بواسطہ ابو معاویہ، الغش سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۃ طہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خیر سے واپسی پر ایک رات چلتے چلتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نیند کا غلبہ ہوا تو آپ نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور انوکھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے بلال! آج رات ہماری حفاظت کر۔ راوی فرماتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر مشرق کی جانب رخ کئے اپنے کپڑے کے سہارے بیٹھ گئے پھر نیند کا غلبہ ہوا اور آپ کی آنکھ لگ گئی تو منت صبح کوئی بھی نہ آئے سکا۔ سہارے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا اے بلال! حضرت بلال نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں یا رسول اللہ! مجھے

قَدْ اَدَا اَبْغَضَ اللّٰهُ عَيْنًا سَادَى جَبْرِئِلَ اِنِّی قَدْ اَبْغَضْتُ فَلَا تَأْتِنَا دُوًی فِی السَّمَاءِ ثُمَّ تَزَلُّ لَہُ الْاَبْغَضَا فِی الْاَرْضِ مِنْ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ قَدْ رَوٰی عَنْہُ الرَّحْمٰنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَہٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی حُمَیْرٍ سَفِیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الطَّغْنِی عَنْ مَسْرُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَابَ بْنَ الْاَزْمِیَّ یَقُوْلُ جِئْتُ اَنْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ السَّہْمِیِّ اَتَقَاضَاکَ حَقَّیْ یَعْنٰہُ فَقَالَ لَا اَعْطِیْکَ حَتّٰی تَنْقُضَہٗ بِتِ حَتِّیْ فَقُلْتُ لَا حَتّٰی تَمُوْتُ ثُمَّ تَبْعَثْ قَالَ وَ اِنِّی لَمِیَّتٌ لَّوْ مَبْعُوْتُ فَقُلْتُ نَحْنُ فَقَالَ لَنْ یُنْیٰہَکَ مَا لَا دَوْلَہَ لَہٗ قَا قَضِیْکَ فَمَدَّ لَیْتُ الَّذِیْ کَفَرَّ بِاَبِیْنَا قَالَ لَاعْنِیْنَ مَا لَا دَوْلَہَ الْاٰیۃُ حَدَّثَنَا هَٰذَا ابُو

وَمِنْ سُوْرَةِ طہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ غِلْمَانَ تَا النَّعْمَ بْنَ شَمِیْلٍ تَا صَالِحٍ عَنْ اَبِی الْاَکْخَرِ عَنِ النَّعْمِ عَنِ سَیِّدِیْنِ النَّسِیْبِ عَنْ اَبِی ہُرَیْرَہٗ قَالَ لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خِیْبَرٍ اَسْرٰی لَیْلَہٗ حَتّٰی اَدْرَکَہُ اَنْکَرٰی اَنَّا نَحْمُ قَحْرَیْنِ ثُمَّ قَالَ یَا بِلَالُ اَکَلْنَا مِنَ الْمَیِئَہِ قَالَ فَصَلِّ بِلَالُ ثُمَّ سَأَلَنِي اِلٰی رَاٰیَکَیۃٍ مُّسْتَنْبِیْلٍ الْفَجْرِ فَعَلَّمَنیۡہُ عِیْنَہٗ فَاَمْرًا فَاَمْرًا یَسْتَنْقِظُ اَحَدٌ مِنْہُمْ فَكَانَ اَوَّلُہُمْ اَشِیْقَظَا الَّذِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اٰی بِلَالُ فَقَالَ بِلَالُ یَا اَبِی

سہ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے آیات کا انکار کیا اور کہا مجھے مال اولاد دی جائے

أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ بِنَفْسِي أَخَذَ
بِنَفْسِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَقْتَدُوا لِمَنْ آخَرَ فَمَوْضِعًا قَامَ الصَّلَاةُ شَحَرًا
صَلَّى مِثْلَ صَلَاتِهِ فِي الْوَقْتِ فِي تَمَكُّثٍ شَقَرًا
أَقْبَرُ الصَّلَاةِ لِيذْكَرِي هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ
رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْمُحَافِظِ عَنِ الدُّهْرِيِّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَتَوْبَتُ كُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَصَالِدِ
بْنِ أَبِي الْأَخْطَرِ يُضَعَّفُ فِي الْوَيْدِيِّ ضَعْفَهُ يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ مِنْ قَبْلِي يَحْفَظُهُ -

وَمِنْ سُورَةِ الْأَنْبِيَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۹۱۔ هَكَذَا تَنَاجَىٰ هَذَا بَيْنَ مَوْسَىٰ أَنْبَدَاوِي
وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْدِي وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا
نَاخَبُوا الرَّحْمَنِ بَنَ غَدَاةً أَبُو تَوْبَةَ النَّبِيِّ
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الدُّهْرِيِّ عَنْ
عَدُوَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي مِمَّنْ لَيَكُونُنِي وَيَكُونُنِي وَيَكُونُنِي
وَيَعُصُونِي وَأَشْتَبُهُمْ وَأَضِلُّهُمْ فَكَيْفَ أَنَا
وَهُمْ قَالُوا يَحْسَبُ مَا خَلَقَكَ وَعَصُوكَ وَ
كَذَّبُوكَ وَعَقَابَكَ إِيَّا هُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ
إِيَّا هُمْ يَغْدِرُ دُونَهُمْ كَمَا كَانَ كَفَامًا لَا لَكَ وَلَا
عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّا هُمْ دُونَ دُونِهِمْ
كَانَ فَضْلُكَ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّا هُمْ قَوِي
دُونَهُمْ أَقْصَمَ لِقَوْمِكَ الْفَضْلُ قَالَ فَتَدْنِي
الذَّحَلُ لِيَجْعَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ

بھی اسی چیز نے گھیر لیا جس نے آپ پر ظہر پایا نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اسے کسوا دہرل پڑو پھر ایک مقام پر دہرل بٹھائی
دھو فرمایا اور محبت کے بغیر اطمینان سے اس طرح نماز ادا کی جس
طرح دہرل پر پڑھی جاتی ہے پھر فرمایا اتم الصلوۃ لذكری اللہ یہ
حدیث بغیر محفوظ ہے متعدد حفاظ نے اسے بواسطہ لہری
اور سعید بن مسیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ
مذکور نہیں۔ صالح بن ابی احضر حدیث میں ضعیف ہے
یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اسے حفظ کے اعتبار
سے ضعیف قرار دیا ہے۔

تفسیر سورۃ انبیاء

حضرت مائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ ایک
شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا ادا اس نے
عرض کیا یا رسول اللہ! میرے دو غلام ہیں جو مجھ سے جھوٹ
بوستے ہیں خیانت کرتے ہیں اولیٰ حکم نہیں مانتے میں انہیں
گالیاں دیتا ہوں اور مارتا ہوں تو میں ان کے بارے میں
کیسا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں سے
جو تیری خیانت کی، تاخراتی کی اور تجھ سے جھوٹ بولا اور جو تو
نے ان کو سزا دی ان سب کا حساب ہوگا اگر تیری سزا ان کے
گناہوں کے برابر ہوگی تو حساب ہے باقی ہے سزا ان کے
ذمہ اور سزا تیرے ذمہ۔ اگر تیرا سزا دینا ان کے جرائم سے کم
ہوگا تو تیرے لئے سزا جائے گا اور اگر ان کے گناہوں سے تیری سزا
زیادہ ہوگی تو اس زیادتی کے بارے میں تجھ سے بدلہ لیا جائے گا
لادنی فرماتے ہیں یہ مشکوٰۃ شخص ایک طرف ہوگا پھر جھوٹ
کر دے گا اور چلائے گا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تو نے اللہ کی کتاب میں نہیں پڑھا و نفع الموازن
القسط ائمہ وہ شخص کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم!

لہ اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرنا اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہو گا

میں ان کی جدائی سے زیادہ بہتر اپنے لئے اور ان کے لئے کوئی دوسری چیز نہیں پاتا آپ گواہ رہیں کہ وہ تمام کے تمام آزاد ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمن بن غزوان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اسے عبدالرحمن بن غزوان سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہیلؑ چھ مہینے ایک دادی ہے جس میں کافر چالیس سال تک گرتا رہے گا تب کہیں اس کی تہیں پہنچے گا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابن ابیہ کی روایت سے مرفوعاً پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف تین مرتبہ (ظاہر) غلات واقعہ بات کہی۔ آپ نے فرمایا میں بیمار ہوں حالانکہ آپ بیمار نہ تھے، حضرت سارہ کے بارے میں فرمایا میری بہن ہے اور فرمایا ان کے بڑے لے کیا؟ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعظ و نصیحت کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا اے لوگو! تم (قیامت کے دن) لئے جسم اور بے عقلہ اٹھائے جاؤ گے پھر آپ نے پڑھا تمکا بدنا اول خلق نعیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور میری امت کے

وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُونَ نَفْسٌ شَيْئًا أَلَيْسَ فَقَالَ الدَّجَلُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَكَلِّمُ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مَقَارِقِ جَوْشَرٍ أَشْهَدُ لَكَ أَنَّهُمْ أَحَدٌ كَمَا هُوَ هَذَا أَحَدٌ غَيْرِي لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَزْوَانَ وَقَدْ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَزْوَانَ هَذَا الْحَدِيثَ۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَرْثُي نَا ابْنُ زَيْدٍ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ مَا يَرَى فِي جَهَنَّمَ يَهُودِيٌّ رِيشُهُ الْكَافِرَاتِ يَتَمَتَّعُ خَرِيفًا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ قَعْدَهُ هَذَا أَحَدٌ غَيْرِي لَا تَعْرِفُهُ مَرْثُيًّا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ زَيْدٍ۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمْرِيُّ نَحْنُ أَبِي نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْمَنَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَكُونُ (بِرَاهِيكُمْ فِي شَيْءٍ قَطْرٌ) فِي ثَلَاثٍ قَوْلِي (إِنِّي سَافِرٌ وَكَلِّمُكُمْ سَافِرًا وَ قَوْلِي لِسَارَةٍ أَخِي) وَقَوْلِي بَلْ فَعَلَكُمُ كَيْدُهُمْ هَذَا أَحَدٌ غَيْرِي حَسَنٌ مَعْنِي۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ وَ وَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ وَ أَبُو حَازِمٍ قَالُوا نَا شُعْبَةُ عَنْ الْمَعْبُودِيِّ نَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُمُ عَظْمُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ عَذَابُهُ عَذَابٌ شَدِيدٌ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعْيَمُهُ إِلَى الْآخِرَةِ قَالَ

سلہ جیساکہ ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح لوٹائیں گے۔

اس طرح کی دو مخلوقوں کے ساتھ ہو گئے کہ جس کے ساتھ وہ ہوں گی اسے بڑا دیں گی یہ یا جوج اور ماجوج ہیں۔ اور وہ لوگ جو حضرت آدم کی اولاد اور شیطان کی اولاد میں سے مر گئے۔ راوی فرماتے ہیں (یہ لشکر) صحابہ کرام کی پریشانی مٹم ہو گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مل کر دو اور جو شخصری سنو پس مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگوں کے درمیان ایسے ہی ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل یا جانور کے بازو میں داغ ہونا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (عائشہ کعبہ کو) بیت العتیق اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس پر کسی جابر کا تسلط نہیں ہوا یہ حدیث حسن غریب ہے بواسطہ زہری ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی مرسل روایت بیان کی گئی۔

قَالَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ كُنْتُمْ خَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتْ مَعَهُ شَيْءٌ إِلَّا كُنْتُمْ أَكْبَرُ مَا جُورَ وَمِنْ مَاتَ مِنْ بَنِي آدَمَ وَبَنِي إِبْلِيسَ خَالَ قَسْرَى مِنَ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِي يَحْدُثُ قَالَ أَعْلَمُوا دَأْبَهُمْ قَدْ خَلَقَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أُنْفُو النَّاسِ إِلَّا كَالشَّمَةِ فِي جَنْبِ الْبَيْتِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَغَيْرُهُ دَاوُدُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَيَّتَ الْبَيْتَ الْغَرِيبَ لَأَنَّهُ لَمْ يَنْظُرْ عَلَيْهِ جَبَّارٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَلَاةٍ حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْرُجٌ۔

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ کمرہ سے تشریف لے گئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالا اللہ تعالیٰ انہیں ضرور ہلاک کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اَذِّنْ لِلَّذِينَ يَمُنُونَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَكُونُوا حُرّاً وَلَهُمْ جُزْءٌ مِمَّا كَسَبُوا (ان لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ وہ آزاد بن جائیں اور ان کو ان کا کسب کا حصہ ملے گا) یہ حدیث حسن ہے متعدد افراد نے اسے بواسطہ حضرت سفیان اعثی اور مسلم بطین، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا۔ حضرت ابن عباس

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَائِبِي وَإِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَمْرَاقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُوبَكْرٍ أَخْرِجُوا نَبِيَّكُمْ لِيُفِيدَكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى اذِّنْ لِلَّذِينَ يَمُنُونَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَكُونُوا حُرّاً وَلَهُمْ جُزْءٌ مِمَّا كَسَبُوا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَقَدْ خَلَيْتُ أَنَّ سَيِّئُونَ قَاتِلٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهُ دَاوُدَ بْنَ أَبِي

لا واسطہ مذکور نہیں۔

تفسیر سورۃ مومنون

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ کے چہرہ اقدس کے پاس کعبوں کی بھینٹا ہٹ کی طرح آواز سنائی دیتی۔ ایک دن وحی نازل ہوئی ہم کچھ دیر ٹھہرے رہے جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگی اسے اللہ ہمیں زیادہ عطا فرما کہ دوسرے ہمیں عزت دے ذلیل نہ کر، عطا فرما محمد و آلہ، ہمیں چین سے ہم پر کسی دوسرے کو نہ چین، ہمیں راضی رکھ اور ہم سے راضی ہو۔ پھر فرمایا مجھ پر دس آیات نازل ہوئیں جس نے ان کو اپنا یا جنت میں داخل ہوا۔ پھر آپ نے پڑھا۔ قَدْ افْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (دس آیات)

محمد بن ابان نے بواسطہ عبد الرزاق، یونس بن سلیم اور یونس بن یزید ازہری سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ میں الامام ترمذی رحمہ اللہ نے اسحاق بن عمار سے سنا وہ فرماتے ہیں امام احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور اسحاق بن ابراہیم نے بواسطہ عبد الرزاق، یونس بن سلیم اور یونس بن یزید ازہری سے یہ حدیث روایت کی۔ جن لوگوں نے شروع شروع میں عبد الرزاق سے سنا وہ یونس بن یزید کا واسطہ ذکر کرتے ہیں جبکہ بعض نے یہ واسطہ ذکر نہیں کیا۔ جنہوں نے یونس بن یزید کا واسطہ ذکر کیا ان کی روایت زیادہ صحیح ہے، عبد الرزاق

سے شک ابان دلیل مکرر کہتے ہیں اس میں غلطی نہیں ہو سکتی۔ بات کی طرف اصرار نہیں کرتے۔ لہذا کہتے ہیں۔ ہمارے یوں اور یوں نہ لکے سوائے ترمذیوں کی حفاظت کرتے ہیں ایسے لوگوں پر کوئی علامت نہیں اور حیران دہ کے سوا کچھ اور ہمارے دہ سے بڑھنے والے ہیں جو لوگ مانتوں دہ دہ کے محافظ ہیں اور جو

سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَلِيٍّ عَنْ سَيْفِ بْنِ جَبْرِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ -

وَمِنْ سُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوَيْسٍ وَجَعْدُ بْنُ جَبْرِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ أَلْفَاظًا وَاحِدَةً قَالُوا نَا جَعْدُ بْنُ جَبْرِ عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سَمِعَ عَشْرًا وَجْهَهُ كَذَوِي النَّحْلِ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَكُنَّا سَاعَةً قُصْرَى فَهَنَّا فَاسْتَقْبَلْنَا الْبَيْتَةَ وَنَحْنُ بِيَدِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا فَاصْفِرْ مِنَّا وَلَا يَهْنَأْ أَعْطِنَا وَلَا تَحْزِنْنَا فَأَيْمُنَا وَلَا تُؤْخِرْ عَلَيْنَا آيَاتِ أَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ أُنْزِلْ عَلَيَّ عَشْرًا يَا بَنِي آدَمَ مَنْ أَقَامَ مِنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ عَشْرًا عَشْرًا آيَاتٍ -

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ نَا جَعْدُ بْنُ جَبْرِ عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهَذَا أَهْلُهُ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَاسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الدَّرَاقِ عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ الْحَدِيثِ وَمَنْ يَتَّبِعُ مِنْ عَبْدِ الدَّرَاقِ قَدْ يَمَّا خَاتَمُ الْيَمِينِ كَرُونَ فِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ وَبَعْضُهُمْ لَا يَتَّبِعُ كَرُونَ عَنْ يُونُسَ

اس حدیث میں یونس بن یزید کا واسطہ کبھی ذکر کرتے ہیں اور کبھی نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ربیع بن نعیر کے صاحبزادے عمارش بن سرائہ کو بلب کے دن ایک نیرنگا معلوم کس نے مانا جنانا حضرت ربیع بن نعیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے حضرت عمارش کے بارے میں بتائیے اگر وہ بھلائی کو پہنچے تو میں اچھے اجر کی امید رکھوں اور اگر انہوں نے بھلائی نہیں پائی تو میں دعا میں کوشش کروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے عمارش کی ماں! جنت میں بہت سی جگہیں ہیں تمہارے بیٹے کو فردوس اعلیٰ نصیب ہوئی اور فردوس بلند جنت ہے۔ درمیانی اور سب سے بہتر جنت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا وَالَّذِينَ يُولُونَ الْقَوْلَ كَمَا كَرِهُوا اس سے شراب پینے والے اور خودی کرنے والے لوگ مراد ہیں یا آپ نے فرمایا اے صبیح کی بیٹی! یہ مراد نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو روزے دیکتے، نماز پڑھتے اور صدقہ کرتے ہیں اور انہیں صدقہ قبول نہ ہونے کا ڈر ہے یہی لوگ اچھے اعمال میں جلدی کرتے اور سبقت لے جاتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت عبدالرحمن بن سعید سے ابو اسطہ ابو حازم اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعہ روایت ہے۔

بْنِ يُونُسَ وَمَنْ ذَكَرَ فِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ فَمَقُولًا وَقَدْ كَانَ جَدُّ الرَّزَّازِ لُبًّا ذَكَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَرَبَّمَا تَوَيَّدَ كَرَّةً.

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ سَائِدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخْبَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَوَكَّلُ عَلَى اللَّهِ وَيَسْكُتُ وَكَانَ أَبْنَاهُ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ أَصِيبَ يَوْمَ رَجُلٍ بِأَصَابَةٍ سَمِيمَةٍ عَرَبٌ فَاتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاسْكُتُوا فَقَالَتْ أَخْبَرَنِي عَنْ حَارِثَةَ لَبْنٍ كَانَ أَصَابَ خَيْرَ الْخَيْلِ فَتَبَدَّدَتْ وَصَدْرَتْ وَإِنْ تَوَصَّيْتُ الْخَيْرَ أَجْتَمَعَتْ فَذَكَرَ فِي الدُّعَا فَعَالَ تَبِيَّ اللَّهُ يَا أَمْرَ حَارِثَةَ أَهْأَجَّتْ فِي جَنَّةٍ وَإِنْ أَبْنَاهُ أَصَابَ الْفُزْدَةَ مِنَ الْأَعْلَى قَسَمَ الْفِرَادُوسُ رُبُودَهُ الْجَنَّةُ وَأَوْسَطُهَا وَأَفْضَلُهَا هَذَا أَحَدٌ حَسَنٌ وَمَعْلُومٌ قَدِيمٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ.

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حُمَيْرٍ عَنْ سُهَيْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ ابْنَ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ عَارِثَةُ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذِهِ الْأَيَّةُ وَالَّذِينَ يُولُونَ مَا أَتُوا قُلُوبُهُمْ دَجَلَةً فَكَانَتْ عَارِثَةُ أَهْمُ الْوَلِيِّينَ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَيَتَرَفَّوْنَ قَالَ لَا يَا بَنِيكَ الْوَدَّائِقُ وَالْكَثَرَةُ الْوَدَّائِقُ يَهُومُونَ وَيَصَلُّونَ وَيَكْصِدُونَ قُورًا وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا تُقْبَلَ مِنْهُمْ أَدْنَى الْكَلِمَةِ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حَارِثَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

اسلام اور وہ لوگ جلد دیتے ہیں جو کچھ دین اور ان کے دل تندرست ہیں ۱۲

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْوَ هَذَا ۱-

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعِينٍ ابْنِ يَكْرِيدَ ابْنِ شَجَّارٍ عَنْ أَبِي الْمَسْمُوحِ عَنْ أَبِي الْكَهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهَجْرَتُهُمَا كَالْحَوْنِ قَالَ تَشْرِيهُ الشَّارِقُ تَقْلَمُ شَفَتُهُ الْغَلِيَّ حَتَّى يَكْلَمَ وَسَطَ مَنْ أَسِمَهُ وَيُسْخَرُ شَفَتُهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ شَرَّتَهُ هَذَا أَحَادِيثُ حَسَنٌ قَرِيبٌ خَيْرٌ

وَمِنْ سُوَرِ النُّورِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَارُومُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَرْثَدُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ وَكَانَ رَجُلًا يَحْمِلُ الْأَشْرَى مِنْ مَكَّةَ حَتَّى يَأْتِيَ بِهِمْ الْمَدِينَةَ قَالَ وَكَانَتْ إِهْرَاقَ بَغْيٍ يَكْتُمُ يُقَالُ لَهَا عَنَاقٌ وَكَانَتْ صَدِيقَةً لَهَا فَكَانَتْ كَانَتْ دَعَا رَجُلًا مِنْ أَسَارَى مَكَّةَ يَحْمِلُهُ قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى ظِلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِي يَدَيْهِ مُقِيمَةٌ قَالَ فَجَاءَتْ عَنَاقٌ فَأَبْصَرَتْ سَوَادَ ظِلِّي بِجَنِبِ الْحَائِطِ لَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى عَدَلْتُ فَقَالَتْ مَرْثَدُ فَقُلْتُ مَرْثَدُ فَقَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا هَلْ قَرِئْتَ عِنْدَنَا الْيَدْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا عَنَاقُ حَدِّثِي اللَّهَ الَّذِي قَالَ يَا أَهْلَ الْيَنْبَاءِ هَذَا الرَّجُلُ يَحْمِلُ أَسْرَاءَ كُفْرَتِكَ فَتَبْعِي شَرَّيْنِ وَتَسْكُنُ الْخُدْرَةَ مَهْ قَاتِلَتِ هَيْبَتِي إِلَى غَيْرِ كَذِبٍ فَذَا خَلْتُ فَجَاءَتْ حَتَّى تَمُوتَا عَلَى سَائِي قَبْلَ أَنْ تَقُولَ بَوْلًا فَهَرَّ عَلَى سَائِي وَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہم فیہا کالحوں ہلکے بارے میں فرمایا اگر انہیں جہن کر رکھ دے گی حتیٰ کہ اوپر کا ہونٹ سکر کر سر کے درمیان پہنچ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ ٹک کر ناف کو چھونے لگے گا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

تفسیر سورۃ نور

عمر بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مرثد بن ابی مرثد نامی ایک شخص کہ مکہ سے قیدیوں کو دیر طویل لایا کرتا تھا۔ کہ مکہ میں عناق نامی ایک ناجرہ عورت اس کی محبوبہ تھی۔ مرثد نے مکہ کے قیدیوں میں سے ایک کے بارے میں وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے پہنچا دے گا۔ مرثد فرماتے ہیں میں کہ مکہ گیا یہاں تک کہ ایک دیوار کے سائے میں پہنچا جانتی لالت لاتی، عناق آئی اور اس نے میرے سائے کی سیاہی دیوار کے پہلو میں دیکھی جب میرے قریب پہنچی تو پہچان گئی اور کہنے لگی تو مرثد ہے؟ میں نے کہا ہاں مرثد ہوں سکھ گئی میرا آنا سہارک اہم آؤ اور آؤ لالت لالت میرے پاس گزارو، مرثد فرماتے ہیں میں نے کہا اے عناق! اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام کیا ہے اگر سنسک وہ چلائی اے عیسہ والو! یہ شخص تمہارے قیدیوں کو لے جا رہا ہے مرثد فرماتے ہیں پھر آؤ آدمیوں نے میرا تعاقب کیا میں خندہ میں پہنچا اور ایک غاریا کھوہ کے پاس جا کر میں اس میں داخل ہو گیا وہ لوگ آئے اور انہوں نے میرے سر کے پاس کھڑے ہو کر پیشاب کیا حتیٰ کہ انکا پیشاب میرے سر پر لگا اللہ تعالیٰ غفلت کو گروں

ملہ اور وہ اس میں تیرہی چڑیا ہوں گے ۱۲

أَمَّا هُوَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ تَعْرِجُ جَعُودًا وَرَجَعْتُ إِلَى صَاحِبِي فَخَدَّعَهُ وَكَانَ رَجُلًا قَبِيلًا حَتَّى أَتَيْتُهَا بِهَا إِلَى أَيْدِي دُخْدُخٍ فَفَكَكْتُ عَنْهُ كَيْدَهُ فَخَدَّعْتُ أَخْلَدَهُ وَتَعَيَّنَتْنِي حَتَّى قَدِمْتُ أَسْبَابِي ثُمَّ قَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُفْرًا قَاتَا مَحْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُزْتُ بِدَعَايَ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتِ الذَّالِي لَا يَنْبَغُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالذَّالِي لَا يَنْبَغُ إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْكُومُ الْمَدَانِي لَا يَنْبَغُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالذَّالِي لَا يَنْبَغُ إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَلَا تَنْبَغُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا هَذَا نَا عُبَادَةُ بْنُ سَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَلَمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَنِ الْمُتَلَاءِ عَنِ ابْنِ أُمِّ هَانٍ مَصْعَبُ بْنُ النَّبِيِّ يَقُولُ بَيْنَهُمَا قَدِ ارْتَبَتْ مَا أَقُولُ فَقَعَلْتُ مِنْ مَكَافِي إِلَى مَا نَزَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَيَقِيلُ لِي إِنَّهُ خَائِلٌ فَسَمِعْتُ كَلَامِي فَقَالَ لِي ابْنُ جَبْرِ ادْخُلْ مَا جَارِيكَ إِلَّا حَاجَةً قَالَ فَمَا خَدَّعْتُ قَاتَا هُوَ مُفْتَرٍ شَرٌّ يَدْعُو دَعْوَةً رَجُلٌ كَذَلِكَ فَقَعَلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاءِ عَنِ ابْنِ أَبِي هَانٍ يَقُولُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَكَانَ ابْنُ فُلَانٍ أَوَّلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ تَوَانُ أَحَدًا نَارًا أَوْ مَرَدًا عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَعْصِمُ إِنْ تَكَلَّهَ تَكَلَّهَ بِأَمْرِ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ

کو مجھ سے اندھا کر دیا پھر وہ واپس لوٹے اور میں بھی اپنے قیدی کے پاس چلا گیا میں نے اسے اٹھایا وہ بہت بھاری کٹھا مقام انہوں میں پہنچ کر میں نے اس کی مشکلیں کھول دیں اور اسے (میں نے) لا کر اسے چلا اس نے مجھے تھکا دیا تھا۔ مدینہ طیبہ پہنچ کر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سناقی سے نکاح کی اجازت ہے؟ (یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کہ ویر خاموش رہے اللہ کوئی بھواب نہ دیا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی الزانی لا ینبغ الا زانیۃ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے منہ نہ لانا قی مرد لانیہ عورت یا مکر کے نکاح کہے اور لانیہ عورت بھی لانی مرد یا مشرک مرد کے نکاح کہے لہذا ان لوگوں سے نکاح نہ کر۔ یہ حدیث حسی طریب ہے ہم سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مصعب بن زبیر کے دور حکومت میں مجھ سے ملو چھا گیا کہ متلا عنین کہ میں جدائی کر دی جاوے یا نہیں۔ مجھ سے اس کا کوئی بھواب نہ بن پڑا تو میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے کاشانہ اقدس پر حاضر ہوا اور اس نے کی اجازت مانگی تو مجھ بتایا گیا کہ آپ آرام فرما رہے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میری آواز سنی تو فرمایا اندر آ جاؤ تم ضرور کسی اہم کام کے لئے آئے ہو گے حضرت سعید فرماتے ہیں میں اندر چلا گیا وہ بکھا تو آپ نے کہا دوسرے کام پر چھا یا ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا اسے ابو عبد الرحمن! کیا متلا عنین میں تفریق کر دی جاوے؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! ہاں (تفریق کر دی جائے) سب سے پہلے فلاں بن فلاں نے مجھ کو حکم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تھا۔ وہ شخص کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو بے حیائی کا ارتکاب

عَظِيمٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَمْ
يُحِبُّهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ آتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْكَذِبَ سَأَلْتُكَ عَنْهُ
فَلِمَ ابْتِغَيْتَ بِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ اللَّهُ الْإِيحَا فِي سُورَةِ
التَّوْبَةِ الْكَذِبُ يَذْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَكَمْ
يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ
أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ حَتَّى خَتَمَ الْآيَاتِ
قَالَ فَمَنْ عَاذَ الرَّجُلُ فَمَلَأَهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعظها وَ
ذَكَرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الْكَافِرِ أَهْوَنُ
مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَأَكْذِبَنَّ بِعَشْرٍ مَا
كَذَبْتُ عَلَيْهَا شَوْشِي بِالْمَرْأَةِ وَوَعظها وَذَكَرَهَا
وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الْكَافِرِ أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ
الْآخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَأَكْذِبَنَّ بِأَلْفٍ مَا
صَدَّقْتُ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ شَهَادَةً أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ
بِاللَّهِ أَنَّهُ لَيْسَ الْقَضَايَيْنِ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ
لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ثُمَّ
كَثَّرَ بِالْمَرْأَةِ فَشَهَدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ أَنَّهُ
لَوْ أَنَّ الْكَافِرِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ عَذَابَ اللَّهِ عَلَيْهِمَا
إِنْ كَانَ مِنَ الْقَضَايَيْنِ ثُمَّ فَدَرَ بَيْنَهُمَا فِي الْبَلَاءِ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُطَبَّقٌ

۱۱۰۷۔ حَلَّكَتْ أَبْنَاءُ مُحَمَّدٍ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ نَا
هَشَامُ بْنُ حَسَّانٍ قَالَ شَيْءٌ عَظِيمٌ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكٍ بْنِ مَعْمَرٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَةُ
وَالْأَحَدُ فِي نَظْمِ شَرِكٍ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ إِذَا رَأَى
أَحَدًا لَا يَجْلِسُ عَلَى امْرَأَةٍ يَلْتَمِسُ الْبَيْتَةَ فَجَعَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيْتَةَ

کرتے دیکھے تو اس کے ساتھ کیا سلوک کرے؟ اگر لوگنا ہے
تو نہایت بری بات کہنا ہے اور اگر خاموش رہنا ہے تو
بہت بُری برائی پر خاموش رہنا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم ایسے سلوک خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا کہنے لگا
میں ہی اس معاملے میں مبتلا ہوں جس کے بارے میں میں نے
آپ سے سوال کیا ہے اتنے میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ التَّوْبَةِ کی
آیات نازل فرمائیں وَالْفَرِینِ یَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ اَلَمْ آتِیْکُمْ اِس
آدَمِی کو بلایا اسے یہ آیات پڑھ کر سنائیں اسے نصیحت فرمائی
کھایا اور نہ آیا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان
ہے اس نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ
بیجا میں نے اس کے بارے میں جھوٹ نہیں کہا پھر آپ نے اس
عورت کو بلایا اسے نصیحت فرمائی کھایا اور نہ آیا کہ دنیا کا عذاب
آخرت کے عذاب سے ہلکا ہے اس عورت نے کہا اُس ذات کی
قسم جس نے آپ کو وہی برحق کے ساتھ بیجا اس آدمی نے سچ
نہیں کہا۔ ازاں بعد آپ نے مرد سے قسم و شہادت کا آغاز کیا
پھر اس نے چار قسم کھائی کہ وہ بیجا ہے اور یا پھر اس بار یہ کہ اگر
وہ جھوٹا ہو تو اس پر خدا کی لعنت ہے پھر عورت کو بلایا اسے بھی
چار بار یہ قسم کھائی کہ وہ مرد جھوٹا ہے اور یا پھر اس بار یہ کہ اگر مرد
بیجا ہو تو پھر پر لعنت ہے پھر آپ نے ان دونوں میں تفریق فرمادی اس باب
میں حضرت اہل بن شداد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ ہلال بن امیر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
اپنی عورت کو شریک بن محمد کے ساتھ تنہم کیا۔ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ لاؤ ورنہ تمہاری بیوی پر حد جاری کی
جائے گی۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ہلال بن امیر نے عرض
کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ
کسی شخص کو دیکھے تو گواہ تلاش کرنا پھرے؟ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم بار بار یہی ارشاد فرماتے گواہ لاؤ ورنہ تمہاری

لہ جو آپ اپنی عورت کو نام میں دیکھے یا اس اپنے بیان کے سوا کوئی گواہ نہ ہو تو ایسے آدمی کی گواہی ہے کہ اللہ کے نام سے چار بار گواہی دے کہ وہ بیجا ہے ۱۲

یہ بیٹھ کر حدیث کی جانے لگی یہ سن کر حضرت ہلال کہنے لگے
 اللہ کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں یقیناً سچا ہوں
 اور ضرور دوسرے بار سے میں ایسا حکم نازل ہو گا جو میرے لیے
 کو مدد سے بچائے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی واللہ بنی یومون
 انما اجمع الہم راوی فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 منہ پھیرے اور ان دونوں کو بلا بھیجا دونوں میان بیوی حاضر ہوئے
 تو ہلال نے کھڑے ہو کر گواہی دی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما
 رہے تھے اللہ تعالیٰ ہمارا ہے کہ تم میں سے کوئی ایک جھوٹا
 ہے تو تم میں سے کون ہے جو قہر کرے پھر عورت نے کھڑے
 ہو کر گواہی دی جب پانچویں مرتبہ یہ کہہ کر اگر یہ شخص سچا ہے
 تو مجھ پر اللہ غضب ہو تو لوگوں نے کہا یہ (بددعا) واجب
 کرنے والی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں
 اس عورت نے توقف کیا اور پھر پچھلے پاؤں پھر گئی یہاں تک کہ
 ہم نے خیال کیا کہ یہ اپنی بات سے پھر جائے گی اتنے میں اس
 عورت نے کہا میں عمر بھر کے لئے اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دیکھو اگر اس کے ہاں
 ایسا لڑکا پیدا ہو جس کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہو سو میں بڑے بڑے
 اور بڑے لڑکیاں بھر پور ہوں تو وہ شریک بن سکا کہ ہو گا چنانچہ
 اس نے ایسا ہی بچہ جنا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اگر اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا گزرنہ چکا ہونا تو ہماری اور اس
 کی بڑی شان ہوئی تو یہ حدیث حسن طریق ہے۔ عباد بن
 منصور نے اسے اسی طرح برا سطر مکرر حضرت ابن عباس
 رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے ابواب نے اسے مکرر
 سے مرسل روایت کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
 کا واسطہ مذکور نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں
 جب میرے بارے میں وہ چرچا ہوا جو کیا گیا اور مجھے اس کا پتہ تک
 نہ تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرماتے کھڑے ہوئے
 اور تشہد کے بعد اللہ تعالیٰ کے شایان شان اسکی مدد و شاکہ

وَاللَّاحِظَاتِي ظَهْرِي قَالَ فَقَالَ هَلَالٌ وَاللَّيْ
 بَعْدَكَ يَا نَحْيُ أَتَاكَ نَصَاوِي وَيَنْتَلِيَنَّ فِي أَمْرِي مَا
 يَبْرِي ظَهْرِي مِنَ الْحَقِّ فَذَلَّ وَاللَّيْ يَنْتَلِيَنَّ
 النَّصَاوِي وَنَحْيُ يَنْتَلِيَنَّ لَمْ يَنْتَلِيَنَّ لَمْ يَنْتَلِيَنَّ
 فَشَاهَدَهُ أَحَبُّ هُمْ أَرْبَعَهُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ أَنَّهُ
 نَبِيُّ الصَّادِقِينَ فَقَدْ رَأَى أَنَّهُ بَلَّغَهُ الْخَامِسَةَ
 أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ
 قَالَ فَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْسَلُ
 إِلَيْنَا كَمَا مَرَّ فَقَامَ هَلَالُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَشَهِدَهُ وَالنَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ
 أَحَدَكُمْ كَاذِبٌ فَمَنْ فَعَلَ مِنْكُمْ كَذِبًا مَثَلِ
 فَشَرَعَتْ قَلَمًا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ أَنَّ
 غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ قَالُوا
 لَهَا أَمَا مَرْجُوعَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَاكَ وَ
 نَكَسَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّ سَتَرَجَعُ فَقَالَتْ لَا أَقْضِي
 قَوْمِي سَائِرَ أَيُّومٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَكْرًا تَبْعِدُهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهَ أَكْثَلَ الْعَبْدَيْنِ
 سَائِرَ الْإِبْنَيْنِ خَدَاكُمَا الشَّاقِئِينَ فَمَقُولُ يَقْبَرُ فِيهَا
 بَنِي تَحْتَانِ فَجَاءَتْ بِهَ كَذِبَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَلَّاهُ مَا مَضَى مِنْ كَذِبٍ
 اللَّهُ لَكَ لَنَا وَلَهُمَا مَنَافَاتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
 غَرِيبٌ وَهَكَذَا رَوَى عَبَّاسُ بْنُ مَنْصُورٍ هَذَا
 الْحَدِيثُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ
 مُرْسَلًا وَلَمْ يَكُنْ كَرَفِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِبْلَانَ نَا أَبُو سَامَةَ
 عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْقَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
 قَالَتْ نَسَا ذِكْرَ مَنْ شَرَفِي الْكَوْنُ ذِكْرًا وَمَا عَمِلْتُ
 بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي خُطْبَةٍ فَتَنَّمَا فَجَعَلَا اللَّهُ وَأَشْنَى عَلَيْهِ
بِمَا هُوَ هَلْهُ شَرَفًا أَلَمَّا جَعَلَا أَشْبَهَ أَعْلَى
فِي أُنَاسٍ أَبْنُو أَهْلِي وَنَشَى مَا عَلِمْتُ عَلَى
أَهْلِي مِنْ سُوءِ قَطُّ وَأَبْنُو بَيْنَ وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ
عَلَيْهِ مِنْ سُوءِ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْنِي قَطُّ إِلَّا دَنَا
حَاضِرًا وَلَا عَلِمْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِيَ فَقَامَ
سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ فَقَالَ أَتَدْنُو يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ
أَهْرَبَ أَعْنَا قَهْمٌ وَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَذَرِجِ وَكَانَتْ
أُمُّ جَسَّانَ بِنْتُ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذَلِكَ الدَّجَلِ
فَقَالَ كَذَبْتَ أَمَا وَاللَّهِ أَنْ لَوْ كُنَّا مِنَ الْأَدَمِ
مَا أَحْبَبْتَ أَنْ تَغْرِبَ أَعْنَا قَهْمٌ حَتَّى كَادَ أَنْ
يَكُونُ بَيْنَ الْأَدَمِ وَالْخَذَرِجِ شَتْرٌ فِي الْمَسْجِدِ
وَمَا عَلِمْتُ بِهِ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءً ذَلِكَ الْيَوْمِ
خَرَجْتُ لِيُحْضِرَ حَاجَتِي وَمَعِيَ أُمُّ مِسْطَحٍ
فَعَثَرْتُ فَقَالَتْ تَحْسُ مِسْطَحُ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أَمْرٌ
قَسِيئٌ أَبْنُكَ فَكَتَمَتْ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّانِيَةَ
فَقَالَتْ تَحْسُ مِسْطَحُ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أَمْرٌ قَسِيئٌ
أَبْنُكَ فَكَتَمَتْ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ
تَحْسُ مِسْطَحُ فَأَنْهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أَمْرٌ قَسِيئٌ
أَبْنُكَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَشْبَهُ إِلَّا فَبُذِرْتُ فَقُلْتُ
فِي أَيْ شَأْنٍ قَالَتْ قَبْعَدْتُ لِي أَخْبَارِيكَ قُلْتُ
وَكَيْفَ كَانَ هَذَا قَالَتْ نَعَزُوا اللَّهَ لَقَدْ رَجَعْتُ
إِلَى بَيْتِي وَكَانَ الْكَلْبُ خَرَجَ لَنَا نَحْنُ أَخَذَرِجٌ
لَا أَحَدٌ مَعَهُ قِيلَ لَا يَكُونُ دَوْعِيكَ فَقُلْتُ
يَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَنِي إِلَى
بَيْتِ أَبِي فَأَرْسَلَ مَعِيَ الْغُلَامَ فَكَانَتْ خَدَّتُ
الَّذِي أَرْفَعْتُهُ أَمْرًا رُفْعًا فِي الْبَيْتِ
وَأَبْدَيْتُ فَرَقَ الْبَيْتِ يَمِينًا فَقَالَتْ أَيْ مَا
جَاءَ بِكَ يَا بَنِيَّةُ قَالَتْ فَأَخْبَرْتُهَا وَكَذَرْتُ

پھر فرمایا انا بعد۔۔۔ مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری
اپنی پرستش لگائی اللہ کی قسم! میں نے اپنی اہل میں کوئی برائی نہیں
دیکھی اور تم خدا! میں نے اس میں بھی کوئی برائی نہیں دیکھی جس کے ساتھ
ان لوگوں نے اسے تم کیا وہ میری عدم موجودگی میں کبھی میرے
گھر نہیں آیا اور اگر کبھی میں سفر میں گیا تو وہ بھی میرا مسافر رہا! حضرت
سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے
اجازت دیجئے کہ میں ان سب کی گردن مار دوں! اسپر خزر ج
کا ایک آدمی تھا اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ماں
بھی اسی قبیلے سے تھیں، وہ کہنے لگا تم بھولے ہو اللہ کی قسم! اگر یہ
بدنام کرنے والے قبیلہ اس سے ہوتے تو تم کبھی ان کی گردنیں مارنا
پسند نہ کرتے، بات اس حد تک بڑھ گئی کہ تریب تھا سعد بن اس سے
خزر ج کے درمیان لڑنا تھا حضرت عائشہ فرماتی ہیں مجھے
سامنے دائرہ کی گھر ہوئی اسی شام کسی ضرورت کے لئے اُمّ مسطح
کے ساتھ باہر نکلی وہ پھسل گئیں تو کہنے لگیں مسطح ہلاک ہو! میں نے
کہا اماں! اپنے بیٹے کو بڑا بھلا کہتی ہو وہ چپ ہو گئیں دو بارہ
پھسلیں تو پھر کہا مسطح ہلاک ہو! میں نے پھر کہا اماں! اپنے بیٹے
کو بد عادت ہی ہو وہ پھر خاموش ہو گئیں! تیسری مرتبہ پھر پاؤں
پھسلے تو انہوں نے کہا مسطح ہلاک ہو! اس مرتبہ میں نے سختی سے
کہا اماں! اپنے ہی بیٹے کی بد عادت ہی کرتی ہو! اُمّ مسطح نے عرض
کیا اللہ کی قسم! میں تو آپ ہی کی دوسرے سے گوسنی ہوں! میں
نے کہا میرے کس معاملے میں! پھر انہوں نے تفصیلاً واقعہ بیان
کیا میں نے کہا اچھا تو یہ کچھ ہوا! وہ کہنے لگیں جی ہاں! حضرت
عائشہ فرماتی ہیں اللہ کی قسم! میں گھر لوٹ آئی اور جس کام کے لئے
جا رہی تھی گویا کہ اس کے لئے (گھر سے) نکلی ہی نہ تھی میں نے حضورؐ
یا زیادہ کچھ دیا یا گھوڑے کچھ بٹخا رہو گیا تو میں نے نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے میرے باپ کے
گھر بھیج دیجئے! آپ نے میرے ساتھ ایک لڑکا بھیجا جس گھر میں
داخل ہوئی تو اُمّ رومان (میری والدہ) گھر کے پچھلے حصے میں تھیں
اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ گھر کے اوپر (وٹے حصے میں) قرآن پڑھ

لَهَا الْحَيَاتُ فَإِذَا أَهْرَ كُورٌ يَبْلُغُ وَنَهْمًا مَا بَلَغَ مِثِّي
فَقَالَتْ يَا بَنِيَّ هَ خَفِيفٌ عَلَيْكَ الشَّانُ فَإِنَّهُ
وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَتْ (مَرَّةً حَسَنَةً عِنْدَ رَجُلٍ
يُحِبُّهَا لَهَا ضَرًا يَدْرُ الْإِحْسَادَ هَا وَقِيلَ فِيهَا فَلِذَا
هِيَ كُورٌ يَبْلُغُ وَنَهْمًا مَا بَلَغَ مِثِّي قَالَتْ قُلْتُ وَقَدْ
عَلِمْتُ بِهِ إِنِّي قَالَتْ نَعُوذُكَ وَرَسُولُ اللَّهِ قَالَتْ
نَعُوذُكَ وَسُئِلَتْ وَبِكَيْتُ فَمَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي
وَهُوَ لَوْ أَنَّ بَيْتِي يَقْرَأُ فَنَزَلَ فَقَالَ لِأَيِّ مَا
شَأْنُهَا قَالَتْ بَلَغَهَا الْغَدَايُ ذَكَرَ مِنْ مَنَاجِيهَا
فَغَاظَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ أَكُفْتُ عَلَيْكَ يَا
بَنِيَّ إِلَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي فَدَجَعْتُ وَلَقَدْ
جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِي
فَسَأَلَ عَنِّي فَأَدْعَيْتُ فَقَالَتْ لَوْ أَنَّ اللَّهَ مَا عَيْتُ
عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا هَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ
الشَّامُ فَتَأْكُلُ خَمِيرَهَا أَوْ تَحْمِلُهَا وَانْتَهَرَهَا
بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَصْدِيقِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْقَطُوا لَهَا يَدَهُ فَقَالَتْ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا عَيْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا
يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى يَمِينِ الدَّهَبِ الْأَخْضَرِ فَبَلَغَ
الْأَمْرُ ذَلِكَ النَّجْدَ الْغَوِيَّ قِيلَ لَهُ فَقَالَ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا كَشَفْتُ كَيْفَ أَنْتِي قَطْرُ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَقِيلَ شَرِيفَةً فِي سَجِيلِ اللَّهِ
قَالَتْ وَأَصْبَحُوا أَبَايَ عِنْدِي فَكُورٌ يَدْرُ الْإِحْسَادَ
حَتَّى دَخَلَ مَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسُئِلَ وَكَدَّ مَنِي النَّصْرَةَ كُورٌ دَخَلَ وَكَدَّ وَكَتَفَتْ
أَبَايَ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَتَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُئِلَ وَحَمِيَّةُ اللَّهِ وَأَنْتِي عَلَيْهِ
بِمَا هُوَ أَهْلُكُمْ تَقَرَّرَ قَالَتْ أَمَا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ
إِنَّ كُنْتُ مَارَئِي تَوَدُّ أَنْ تَطْلُبَنِي تَوَدُّ إِلَى اللَّهِ

رہے تھے میری والدہ نے پوچھا بیٹی! کیسے آئی ہو، فرماتی ہیں میں نے
انہیں ساری بات بتا دی، مگر دیکھا کہ انہیں اس قدر دکھ نہ ہوا
جتنا مجھے تھا کہنے لگیں بیٹی! اسے آسان سمجھو کیونکہ اکثر ایسا ہوتا کہ
کوئی حسینہ جمیلہ عورت اپنے شوہر کی محبوبہ ہوتی ہے تو اس کی
سوکھیں اس سے حسد کرتی ہیں۔ اولاد اس کے بارے میں راہیسی
بات کہی جاتی ہے، (بہر حال) اس واقعہ سے مجھے جتنا دلچسپ ہوا
اتنا انہیں آرام و روان کی نہ ہوا میں نے پوچھا کیا اباحان کو اس
واقعہ کا علم ہے؟ فرمایا ہاں! میں نے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کو بھی؟ ام رومان نے فرمایا ہاں! اس پر میرے آئندہ جاری
ہو گئے اور میں دوسری میری آواز شکر حضرت ابو بکر صدیق رضی
اللہ عنہ نے تشریف لائے اور میری والدہ سے پوچھا کیا بات
ہے؟ انہوں نے عرض کیا ان کے بارے میں جو بات مشہور ہوئی
اس کا انہیں بھی علم ہو چکا ہے، یہ شکر وہ ابدیدہ ہو گئے اور فرمایا
بیٹی! میں قسم دے کر کہتا ہوں اپنے گھر لوٹ جاؤ فرماتی ہیں میں
واپس آگئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے کی طرف تشریف
لے گئے اور عادمہ سے میرے متعلق پوچھا اس نے کہا خدا کی قسم!
میں ان میں کوئی عجیب نہیں دیکھتی البتہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ
یہ سو جاتی ہیں اور دیکھی اگر ان کا گردن بھا ہوا آٹا کھا جاتی ہے
یہ شکر بعض صحابہ کرام نے عادمہ کو ڈانٹا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے کچھ کہہ دے انہوں نے اسے بہت برا بھلا کہا تو
کہنے لگی سبحان اللہ! قسم بخدا! میں نوان کے بارے میں وہی کچھ
جانتی ہوں جو سنا رہا ہے سونے کے بارے میں جانتا ہے۔
جب یہ جہاز میں دی گئی تھی جس کے بارے میں یہ واقعہ کہا گیا تھا تو اسے
کہا سبحان اللہ! خدا کی قسم! میں نے کبھی کسی عورت کا کپڑا انہیں کھولا۔
حضرت عائشہ فرماتی ہیں وہ شخص ماہِ محرم میں شہید ہوا، فرماتی ہیں میرے
والدین نے میرے پاس صبح کی اور میرے پاس ہی رہے سستی کر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھ کر میرے پاس تشریف لائے
میرے والدین نے مجھ کو دائیں بائیں طرف سے کھیر رکھا تھا، آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے شہد پڑھا اور اللہ کی شایان اس کی حمد و ثناء

فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ إِذَا أَنَا
كَانَتْ أَمْرًا مِنْ أَصْحَابِ دِينٍ جَاءَتْ بِأَبِ
فَقُلْتُ لَا تَسْتَعِجِي مِنْ هَذِهِ أَمْرًا فَإِنْ تَذَكَّرْ
مُشِينًا وَوَعَّظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَلْتَفَتُ إِلَى أَبِي فَقُلْتُ أَجِبْهُ فَتَالَ فَمَاذَا
أَقُولُ فَأَلْتَفَتُ إِلَى أَبِي فَقُلْتُ أَجِيبْهُ فَتَالَ
أَقُولُ مَاذَا أَقَالَتَ كَمَا لَمْ يَجِيبْ تَسْمَعُونَ غَوِيَّاتِ
اللَّهُ وَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِمَا هِيَ أَهْلُكُمْ ثُمَّ قُلْتُ
أَمَا وَاللَّهِ لَكُنْ قُلْتُ لَكُمْ فِي لَمَّا أَفْعَلَ وَاللَّهُ
يَشْرَهُدُ فِي نَصَادِقَةٍ مَا ذَاكَ بِأَفْعَلٍ عِنْدَكُمْ
بِئِ لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ وَاشْرَبْتُمْ قُلُوبَكُمْ وَ لَكُنْ
قُلْتُ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَفْعَلُ
أَفْعَلَ لَتَقُولَنَّ أَفْعَلًا كَذِبًا عَنِّي بِمَا عَلَيَّ نَفْسِيهَا
وَاللَّهُ إِنِّي مَا أَجِدُ فِي ذِكْرِهِ مَثَلًا فَتَالَ
أَلَمْ تَسْمَعْ أَسْرَاجَكُمْ قُلُوبُ أَفْعَلُ عَلَيْهِ
إِلَّا أَبَا يَوْمٍ سَمِعْتُمْ جِئْتُمْ فَإِنْ فَضَّلْتُمْ جِئْتُمْ وَاللَّهُ
الْمُسْتَعَانَ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ وَأَنْزَلَ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهِ
فَسَكَنَّا فَذَرَفَ عَنْهُ وَإِنِّي لَا تَبِينُ الشُّرُوفُ فِي
وَجْهِهِ وَهَرَيْمُسُ جِئْتُمْ وَيَقُولُ ابْشِرِي
يَا عَائِشَةُ كَذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِرَأْسِكَ قَالَتْ فَكُنْتُ
أَشَدَّ مَا كُنْتُ فَضْلاً فَقَالَ لِي أَبُودَايَ قُوْنِي إِلَيْهِ
فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ لَا أَقْرَبُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ
وَلَا أَحْمَدُكُمْ وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الْكَدَّيْ
أَنْزَلَ بِرَأْسِي لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَتَكْرُمُوهُ وَ
لَا غَيْرُكُمْ وَكَأَنْتَ عَائِشَةُ تَقُولُ أَمَا زَيْنَبُ
ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِدَائِرَتِهَا فَتَوَقَّلْ
إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا أَخْتِي مَا حَسَنَةٌ فَهَكَكَتُ فِي يَمِينِ
هَذَلِكَ وَكَانَ الَّذِي يَسْكُرُ فِيهِ وَسُخْرٍ وَحَسَنًا

کی پھر فرمایا اے عائشہ اگر تم سے کسی پرانی کا از کتاب ہو یا تم نے زیادتی کی
تو وہ کرو بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اس وقت
انصار کی عورت دروازے پر بیٹھی تھی حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
کیا آپ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے اس عورت سے حیا نہیں فرماتے۔
اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ فرمایا تو میں نے ابا جان کی طرف
متوجہ ہو کر کہا آپ جواب دیجئے انہوں نے فرمایا میں کیا کہوں؟ پھر میں
نے اپنی ماں کی طرف متوجہ ہو کر کہا آپ جواب دیجئے انہوں نے فرمایا
میں کیا کہوں؟ حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب دونوں نے جواب نہ دیا
تو میں نے تشہد پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور عرض کیا قسم بخدا!
اگر میں کچھ کہوں کر کا میں نے نہیں کیا اور اللہ گواہ ہے کہ میں کچھ کہوں
تو آپ لوگوں کے نزدیک اس بات سے مجھے کیا فائدہ پہنچے گا کہ میں نے کچھ
گفتگو کی اور آپ لوگوں کے دلوں میں یہ بات گھر گئی ہے اور اگر میں کہوں
کہ میں نے اسکا از کتاب کیا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا تو
آپ لوگ کہیں گے سنے اپنے گناہ کا خود اقرار کر لیا قسم بخدا! میں اپنی
اور آپ کی اس کے سوا کوئی مثال نہیں پاتی آپ فرمائی پھر اس وقت میں نے
حضرت عقیقہ بن ابی سلمہ سے کہا یا رسول اللہ! میں نے کہا جیسے
حضرت بر سہ کے والد نے کہا تھا نصیر جلیل واللہ المستعان علی
ما نفعون آپ فرمائی ہیں پھر اسی وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
بمدحی نازل ہوئی کچھ دیر ہم خاموش تھے پھر جب یہ کیفیت ختم ہو گئی
اعدیں آپ کے چہرہ اُتار کر برخواستی کے کنارہ دیکھ رہی تھی آپ پیشانی کو پونچھ
رہے تھے آنحضرت نے فرمایا اے عائشہ تجھے صحت بخیر ہو اللہ تعالیٰ نے
تمہاری برأت نازل کر دی حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نہایت غصہ میں تھی
میرے والدین نے فرمایا اور عائشہ! رسول اللہ کی طرف انھوں میں سے
کہا اللہ کی قسم! نہ تو میں حضور کی طرف انھوں کی اور نہ ہی آپ کی تعریف
کروں گی اور تمہاری تعریف بھی نہیں کروں گی بلکہ اللہ تعالیٰ کی تعریف
کروں گی جس نے میری برأت نازل فرمائی آپ لوگوں نے اسے سنکر نہ تو
اسکا انکار اور نہ ہی اسے بدلا اور حضرت عائشہ فرماتی تھیں نہ عین نہ عین نہ عین
کو اللہ تعالیٰ نے لکے دیں کہ بالمشہد ہو یا اللہ اور انہوں نے کوئی غلط بات نہ کہی
مگر انکی یہی عزت نہت بخش، ہلاک ہوئے والدین کے ساتھ ہلاک ہوئیں۔

بُنْ ثَابِتٌ وَالْمُنَافِقُ عِبْدُ اللَّهِ بَيْنَ أَبِي وَكَانَ
يَسْتَدِثُّهُ وَرَجَعَهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَةً
مِنْهُمْ هُوَ وَرَجَعَهُ قَالَتْ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَا
يَنْفَعُ مَسْطُكًا بِنَا فَعَيَّةَ أَبَدًا فَإِنَّ زَلَّ اللَّهُ تَعَالَى
هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَأْتِلُ أَوْ كَرِ الْفَضْلُ مِنْكُمْ
وَالسَّعْدُ يَعْنِي أَمَا بَكْرٌ أَنْ يُكُونُوا أُولَى الْقُرْبَى وَ
الْمَسَاكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَعْنِي مَسْطُكًا
إِلَى قَوْلِهِ لَا يُجِبُونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ
غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللَّهِ يَا رَبَّنَا إِنَّا
لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادِلًا بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ
هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ حَسَنَةٍ مِنْكُمْ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ
شَاوَرِ بْنِ عَدُوَّةٍ وَقَدْ رَوَى يُونُسُ بْنُ يَكْرِيدٍ
وَمَعْمَرُ بْنُ عَدُوَّةٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَدُوَّةٍ
بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلَّقَهُ يُونُسٌ وَقَالَ
الْبَيْهَقِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا الْوَحِيدُ
أَهْوَلُ مِنْ حَدِيثِ شَاوَرِ بْنِ عَدُوَّةٍ وَاتَّقُوا
۱۱۰۔ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ
عَلِيِّ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
عَنْ عَدُوَّةٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عَذَابُ
قَامَرٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبَرِ قَدْ كَرَّ
ذَلِكَ وَتَلَا الْقُرْآنَ فَلَمَّا نَزَلَ أَمَرَ بِرَجُلَيْنِ
وَأَمَّا وَفَضِّلًا بَيْنَهُمَا هُمَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ حَسَنَةٍ
عَنْ يَكْرِيدٍ لَأَنْعَرِفُوا الْأَمِينَ حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ
وَمِنْ سَوَرَةِ الْقُرْآنِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ الرَّحْمَنِ بْنِ
مُهْدِيٍّ نَا سَعْدَانَ عَنْ وَائِلٍ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ

اس مسئلے میں گفتگو کرنے والے مسلح ہمسایہ بن ثابت و عبد اللہ
بن ابی منافق ہوتے۔ و اچلیاں کھاتا اور ان کو جمع کرتا تھا۔ اور یہی
عبد اللہ سے ہمہ پیش پیش تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ اگر میرے مسلح کو نفع نہیں پہنچائیں گے۔
تو اللہ تعالیٰ نے یہ کثرت نازل فرمائی ولایاتیں اور الفضل اُم سلمہ
اس میں فضل والوں سے مراد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما و اللہ سائکین
سے مراد مسلح ہیں اس آیت کے تہذیب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
نے عرض کیا اے پروردگار! ہم تیری بخشش چاہتے ہیں و اللہ آپ
نے مسلح کے ساتھ حسب سابق اچھا سلوک (دوبارہ)
جاری فرمایا۔ یہ حدیث، ہشام بن عروہ کی روایت
سے حسن مجع مزید ہے۔ یونس بن یزید، اسمر اور
کئی دوسرے حضرات نے اسے یو اسطہ لہری، عروہ
بن زبیر (سعید بن مسیب، علقمہ بن ابی وقاص لیثی اور
عبد اللہ بن عبد اللہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کی ہے۔ ہشام بن عروہ کی روایت کے مقابلہ میں یہ روایت
زیادہ لمبی اور مکمل ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں جب
میری برأت نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے تشریف
فرما کر اس کا ذکر کیا اور قرآن کی (آیت) تلاوت کی۔

اور جب نیچے تشریف لائے تو دو مردوں اور
ایک عورت کو حد لگانے کا حکم فرمایا اور انہیں
حد ماری گئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے
صرف محمد بن اسحق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورہ فرقان

حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے
بڑا گناہ کو سزا ہے آپ نے فرمایا میرے تورا اللہ تعالیٰ

اللہ تم میں نصیحت و نگہداشت والے قسم نہ کھائے کہ وہ قرأت داروں مساکین اور مہاجرین کو نہیں دے گا بلکہ مساکین کو دے گا اور وہ کہہ

کیں کیا تمہیں پسند نہیں کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۲

عَنْ عَبْدِ وَهَّابٍ شَدَّ حَيْثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ يَجْعَلَ
إِلَهًُا دُونَ اللَّهِ وَخَلَقَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا
قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدًا لَكَ خَشِيئَةً أَنْ يَطْعَمَهُ
مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ أَنْ تُكْرِفَ
بِعَيْنَيْهِ جَارِيَةً لَكَ هَذَا أَحَدُ عَشَرَ حَسَنًا .

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّحْمَنِيُّ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ مُصْعَبٍ وَالدَّعْمَشِيِّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ
عَبْدِ بْنِ شَرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذِهِ أَحَادِيثَ حَسَنَةٍ

١١١٢ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ الْقَيْسِ أَبُو زَيْدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ وَاصِلِ
الْأَحْبَابِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ
الذَّنْبِ أَكْثَرُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدَاءً
هُوَ خَلَقَكَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ
أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ أَوْ مِنْ طَعَامِكَ وَأَنْ تَزْنِيَ
بِحُلَيْتِكَ جَارِكَ قَالَ وَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ
لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا يَقْتُلُونَ
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ
وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَكُنْ أَكْثَرًا يُضَاعَفْ لَهُ
عَذَابُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيُخْلَدُ فِيهِ
مِمَّا نَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُصَرِّفٍ وَالْأَعْمَشِ
عَنْ مَنْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ لِأَنَّهُ
أَدْرَى إِسْنَادَهُ رَجُلًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
لُمَيْثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
وَاصِلِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهَكَذَا رَوَى
شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا۔ حضرت سیدنا عثمان فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اس کے بعد کو مشاگناہ ہے؟ رسول کو ہم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس سے بے دخل کر دے کہ وہ تیرے ساتھ کھائیں گے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اس کے بعد کو مشاگناہ ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو اپنے بڑوسی کی بیوی سے لڑنا کرے یہ حدیث حسن ہے۔

بندار نے بواسطہ عبدالرحمن، سلیمان، منصور،
المنش، الوداع اور عمرو بن شریح، حضرت عبداللہ
رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث بیان کی۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ
علیہ وسلم سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے
ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے
تجھے پیدا کیا نیز یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس
دینے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ یا تیرے کھانے
سے کھا جائے اور یہ کہ تو اپنے بڑے کی بیوی
سے زنا کرے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ۔

والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ائمہ منصور
اور اعلیٰ سے سفیان کی روایت، شعبہ کی روایت سے
جو ابو دائل سے روایت کی گئی ہے، زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ
ان کی سند میں ایک آدمی کا اضافہ ہے محمد بن مثنیٰ نے بواسطہ
محمد بن جعفر، شعبہ، اصل ابو دائل حضرت عبداللہ رضی
اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔
شعبہ نے بواسطہ ابو دائل، حضرت عبداللہ رضی
اللہ عنہ سے یہ بھی روایت کی لیکن عمرو بن
شمر حبیب کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

سلطہ اعلیٰ و جرات کے ساتھ کسی دوسرے سپرد کو نہیں پرچتے کسی جان کو ہوا و آتش سے حرام کی انا سنی قتل نہیں کرتے اعلیٰ و کادری نہیں کرتے اعلیٰ و جرات (باقی برصغیر آئندہ)

وَكُوْنِيْنَ كُرْفِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيْلٍ -
وَمِنْ سُوْرَةِ الشُّعَرَاءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْثَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ الْبُخَارِيُّ
ثَابِتُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّفَاوِيُّ نَافِعُ بْنُ عَدُوَّةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَذَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ وَ
أَنْذَرْتُ بِرَتِّكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْمُطَّلِبِ يَا قَائِمَةَ
بَيْتِ مُحَمَّدٍ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ
مِنْ اللّٰهِ شَيْئًا سَتُوْنِيْ مِنْ مَّالِيْ مَا فُتِنْتُمْ هَذَا
حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ قَبِيْلَةَ وَهَكَذَا رَوَى وَكِيعٌ وَعَبْدُ جَادٍ
هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَدُوَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
الطَّفَاوِيِّ وَتَدْوِيْ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَدُوَّةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً
وَتَوَدَّ كُرْفِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَلِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ -

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
زَكْرِيَّا بْنُ عَبْدِ يَحْيَى عَائِشَةُ اللّٰهُ بْنُ عَمْرِو الدَّقْنِي
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو عَنْ مُرَّةِ بْنِ خَلْحَلَةَ
عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ مَا نَذَلْتُ وَأَنْذَرْتُ بِرَتِّكَ
الْأَقْرَبِينَ جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْرِيْشًا فَخَصَّ وَخَوَّفَقَالَ يَا مَعْشَرَ قَدْرِيْشٍ
أَنْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ
مِنْ اللّٰهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ
أَنْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ

تفسیر سورہ شعراء

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی
میں جب آیت کریمہ وانذرتکم الاقربین نازل ہوئی تو
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے سفیر بنت
عبد المطلب! اسے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اسے عبد المطلب کی اولاد میں اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی
اجازت کے بغیر تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں
تم لوگ میرے مال سے جو چاہو لو گھر سے مانگ تو یہ حدیث
کسی جگہ ہے۔ دیکھ اور کئی دوسرے محدثین نے
بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ! حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے اسی طرح (محمد بن عبد الرحمن الطفاوی کی
روایت کی مانند) روایت کیا ہے۔ بعض افراد نے بواسطہ
ہشام بن عروہ اور عروہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل
روایت نقل کی اور حضرت عائشہ کا واسطہ مذکور نہیں اس باب میں
حضرت علی اور ابن عباس سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب
آیت کریمہ وانذرتکم الاقربین نازل ہوئی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے عام و خاص (تمام) قریش کو جمع کیا اور فرمایا
میں قریش! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اذن
کے بغیر میں تمہارے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں اے نبی
کی جماعت! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں ذاتی طور پر
تمہیں نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتا! اسے بنی تمہارے گروہ!
اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ بیشک میں اپنے آپ تمہارے
نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں! اے نبی عبد المطلب کی جماعت!

ترجمہ صریحاً کہ اگر گروہ و مزایا ایک قیامت کے دن اس پر مذاہب بڑھایا جائیگا اور اس میں ہمیشہ دولت سے رہیگا ۱۲ سالہ اور اپنے قریب رشتہ دار و غمگین و غمگین
سے نبی کریم کو اپنے اختیار کی نفی فرمانا مطلقاً نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر میں مالک نہیں ہوں و یہ بات اپنے حق دلانے کے لئے فرمائی ورنہ
اس میں سے بعض حضرات کے لئے جہنم ہونا اور ان کے لئے جہنم تمام امت کے لئے آپ کی شفاعت صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ یا ہو سکتا ہے کہ آپ کا ۲

اپنے آپ کو نار جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں تمہارے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ اسے فاطمہ بنت محمد (علیہ السلام) اپنے آپ کو نار جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں تمہارے نفع اور نقصان کا (ذاتی طور پر) مالک نہیں ہوں بے شک تمہاری عمر سے رشتہ داری ہے اور عنقریب میں اسے اس کی تری سے ترک دوں گا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے علی بن حجر نے بواسطہ شعیب بن صفوان، عبد الملک بن کثیر اور موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوعاً بیان کیا۔

مِنَ اللَّهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مُحَشَّرَ بَنِي قُصَيٍّ
أَلَيْدًا وَأَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ
لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مُعَشَّرَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
أَلَيْدًا وَأَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ
لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ
أَلَيْدًا وَأَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ
لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِنَّ لَكَ لِحِمًّا وَسَابِيهَا
يَسْأَلُ لَهَا هَذَا أَحَدُ بَنِي حَسَنٍ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا
الرَّجُلِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ
صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ مَوْسَى بْنِ
طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ .

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب آیت کریمہ وَاللَّهُ شَرِيفٌ الْأَقْرَبِينَ نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال کر بلند آواز سے پکارا اے عبد منات کی اولاد! یا مساکین! (یعنی دوڑتے چلے آؤ) یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت ابو موسیٰ کی روایت سے غریب ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ مساکین بن ابی ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

تفسیر سورۃ نمل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَوْبِدُ الْأَرْضِ (اسطرح) نکلے گا کہ اس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹیں اور عصائے موسیٰ (علیہ السلام) ہو گا وہ موسیٰ کا چہرہ روشن کرے گا اور کافر کی ناک پر مہر لگائے گا حتیٰ کہ دسترخوان دے جمع ہو گئے تو ایک سے کہے گا اے موسیٰ! اور دوسرے

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ
أَبُو زَيْدٍ عَنْ عُرَيْبٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ
سَمِعْتُ الْأَشْعَرِيَّ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَ وَأَنْذَرَ عَشِيرَتَكَ
الْأَقْرَبِينَ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صُحُفَهُ فِي أَذُنَيْهِ فَدَفَعَ صَوْتَهُ فَقَالَ
يَا بَنِي عَبْدِ مَنَاةٍ يَا صَبَاحَةَ هَذَا أَحَدُ بَنِي
خُزَيْمٍ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَكِنَّ رَوَاهُ بَعْضُ النَّاسِ
عَنْ عُرَيْبٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ أَكْثَرُ وَلَمْ يَذْكُرْ
فِيهِ عَنْ أَبِي مَوْسَى .

وَمِنْ سُورَةِ النَّمْلِ

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ رَوْحِ
بْنِ عُبَادَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عِثْرِ بْنِ
زَيْدٍ عَنْ أَوْسٍ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تَحْذِيرُ الدَّابَّةِ مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَى
مُوسَى فَيُكَلِّمُ وَجْهَهُ الْمُؤْمِنُ وَيُخَوِّفُ الْكَافِرَ

سے کہہ گا اے کافر! یہ حدیث حسی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرف سے بھی دابتہ الارض کے بارے میں مروی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

تفسیر سورہ قصص

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے ارشاد فرمایا لا الہ الا اللہ کہو تاکہ میں روز قیامت تمہاری گواہی دوں انہوں نے کہا اگر مجھے قریش کے طعنے کا ڈر نہ ہوتا کہ وہ کہیں گے اس نے ڈر سے ایسا کیا تو میں ضرور آپ کی آغوش کو ٹھنڈا کرتا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی انک لا تہدی من احببتکم یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف بزرگ بن کیسان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورہ عنکبوت

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے ہارے میں چار آیات نازل ہوئیں پھر انہوں نے واقعہ بیان کیا حضرت سعد کی والدہ (ام سعد) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کا حکم نہیں دیا قسم بخدا! میں اس بوقت نہ تو کھانا کھاؤں گی اور نہ پانی پیوں گی جب تک کہ مجھے موت نہ آجائے یا تو کافر ہو جائے۔ فرماتے ہیں لوگ ان کا منہ نہ بند کرتی کھول کر کھانا کھاتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ووصینا الانسان بالودیعۃ الخ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَا تَحَاتُّوْهُ حَتّٰی اِنَّ اَهْلَ الْاَنْحٰثِ يَتَخَفَوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا اَيُّ اُمَّةٍ مِّنْ دِيْنِکَ هٰذَا اَيُّ کَافِرٍ هٰذَا اَيُّ حٰدِیْثٍ حَسَنٍ وَکَذٰلَکَ نُوْیْ هٰذَا الْغٰیثِیْثُ عَنْ اَبِیْ حَدِیْثَہٗ مِنْ اَبِیْہِیْ مَسْکٰی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَکَرٌ مِّنْ غَیْرِ هٰذَا اَلْتَوَجَّہُ فِیْ ذٰلِکَ الْاَرْضِ وَفِی الْاَبَاطِ عَنْ اَبِیْ اَمَامَہٗ۔

وَمِنْ سُوْرَتِ الْقَصَصِ

۱۱۱۷۔ حَلَّامٌ لَّنَا بِنْدًا اَرْثَا یَحْیٰی بَنَ سَجِیْدًا عَنْ یَزِیْدَ بَنَ کِیْسَانَ قَالَ قَتَلَنِيْ اَبُوْكَ اَمْرًا لَّا شَیْءَ عَنْ اَبِیْ ہَرٰیثَہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ رِیْعَتِہٖ قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا یَہْدٰیہُمَا لِقِیَامَتِہٖ قَالَ نُوْلَا اَنْ تَعْبُدَنِیْ قَدِیْشَ اِلَیْہَا یَحْمَدُہٗ عَلَیْہِ الْجِزْمُ لَا قَدَرْتُ بِہَا عِیْنُکَ فَاَنْذَلَ اللّٰہُ اَنَّکَ لَا تَعْبُدُنِیْ مِنْ اَحْبَبْتُ وَلَیْکَ اللّٰہُ یُہْدِیْ مِنْ یَشَآءُ هٰذَا اَبُوْ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا تُعْرِضُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ یَزِیْدَ بَنَ

وَمِنْ سُوْرَتِ الْعَنْکَبُوْتِ

۱۱۱۸۔ حَلَّامٌ لَّنَا بِنْدًا بَشَارًا مِنْ بَشَارِہٖ مُحَمَّدٌ بَنُ الْمَثْنٰی قَالَا لَنَا مُحَمَّدٌ بَنُ جَعْفَرٍ شَجَہۃٌ عَنْ یَسْمٰکَ بَنِ خَزْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بَنَ سَعْدٍ یُّحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ سَعْدٍ قَالَ اَنْزَلَتْ فِیْ اَرْبَعِ اٰیٰتٍ کَذٰکَ قِصَہٌ وَقَالَتْ اُمُّ سَعْدٍ اَلِیْسَ قَدْ اَمَرَ اللّٰہُ بِاَلِیْرٍ وَّاللّٰہُ لَا اُطْعِمُ لَعْمًا مَّا وَلَا اَشْرَبُ سَدَابَ حَتّٰی اَمُوْتُ اَوْ تَكْفُرَ قَالَ فَکَا نُوْلَا اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّطْعِمَہَا شَجَدُوْا فَاَهَا قَتَلَتْ هٰذِیْہِ الْاِیْمَہُ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حَسَنًا وَاِنْ جَاہِدَاکَ عَلٰی اَنْ تُشْرِکَ بِہِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَغَرِیْبٌ۔

سہ جلد نہیں کر جسے آپ ہمیں اپنی طرف سے ہدایت کریں ہاں اللہ تعالیٰ ہم پر ہدایت فرماتا ہے ۱۲ ملکہ اندیم نے قذی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ بھائی کی تاکید کی اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو اسے میرا شریک ٹھہرا جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان ۱۳

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد عداوندی و تاتون
فی ناریم المکر کی تفسیر میں فرمایا وہ لوگ زمین والوں
کو کنکریاں مارتے اور ان سے مذاق کرتے تھے۔
یہ حدیث حسن ہے ہم اسے بواسطہ حاتم بن ابی صغیر
ساک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورۃ روم

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں غزوہ بدر کے دن رومیوں کو اہل فارس پر
فتح ہوئی تو مسلمان اس سے بہت خوش ہوئے اس
پر یہ آیت نازل ہوئی اَلْمَغْلِبَتِ الرُّومِ سے یخرج
المؤمنون نصر اللہ ثبکت مسلمانوں کو اہل روم کے
فارسوں پر غالب آنے کی خوشی تھی۔ یہ حدیث اس
طریق سے غریب ہے۔ نصر بن علی نے یونہی غلبت الروم
معروف کا صیغہ پڑھا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت کریمہ
اَلْمَغْلِبَتِ الرُّومِ میں غَلِبَتْ اور غَلِبَتْ اور معروف اور
بجھول (دووں طرح) فرمایا آپ نے فرمایا مشرکین جانتے
تھے کہ اہل فارس کو رومیوں پر ظہر حاصل ہو کیونکہ
مشرکین اور اہل فارس دونوں بت پرست تھے۔
مسلمان اہل روم کی فتح سمجھتے تھے کہ وہ اہل کتاب تھے
ان لوگوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا انہوں
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ
نے فرمایا منقریب وہ (اہل روم) غالب آئیں گے حضرت
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات مشرکین کو بتائی تو کہنے لگے
اسلام سے اولاد اپنے درمیان ایک مدت مقرر کیجئے۔ اگر ہم

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَامَةَ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي
صَغِيرَةَ عَنْ سَيِّدِهِ عَنْ أَبِي مَالٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَتَاتُونَ
فِي نَارِ يَوْمِ الْمَكْرِ قَالَ كَانُوا يَهْدُونَ قَوْمَ أَهْلِ الْأَرْضِ
وَيَكْتُمُونَ مِنْهُمْ هَذَا أَحَدُكُمْ حَسَنٌ وَنَحْنُ نَحْفِظُهُ مِنْ
حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سَيِّدِهِ -

وَمِنْ سُورَةِ الرُّومِ

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ نَا الْمُعْتَمِدِ
بْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ
عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَيْدِ طَهْرَتِ
الرُّومِ عَلَى فَارِسٍ فَأَعْجَبَ ذَلِكَ الْمُؤْمِنِينَ
فَنَدَّاهُ أَلَا تَعْلَمُ أَنَّ الرُّومَ فِي قَوْلِهِ يَخْرُجُ الْمُؤْمِنُونَ
يَنْصُرُوهُ فَقَدِمَ الْمُؤْمِنُونَ يَنْظُرُونَ الرُّومَ عَلَى
فَارِسٍ هَذَا أَحَدُكُمْ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا التَّوَجُّهَ هَكَذَا
كَذَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غَلِبَتِ الرُّومِ -

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ عَنْ مَعَاذِ بْنِ
بَنِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَرَارِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ
عَنْ جَبْرِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَيِّدِهِ بْنِ جَبْرِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى أَلَا تَعْلَمُ أَنَّ الرُّومَ
فِي آخِزِ الْأَرْضِ قَالَ غَلِبَتْ وَغَلِبَتْ فَكَانَ
الْمُشْرِكُونَ يُحَدِّثُونَ أَنَّ يَخْرُجُ هَذَا فَارِسٌ عَلَى
الرُّومِ لَا يَنْهَمُ وَإِنَّا هُمْ أَهْلُ الْأَوْثَانِ وَكَانَ
الْمُؤْمِنُونَ يُحَدِّثُونَ أَنَّ يَخْرُجُ الرُّومُ عَلَى فَارِسٍ
لَا يَنْهَمُ أَهْلُ كِتَابٍ فَكَانُوا يَكْفُرُونَ بِمَا كَانُوا
أَيُّكُمْ كَرِهُوا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَمَّا أَنْتُمْ سَيَعْلَمُونَ فَكَانَ كَذِبُ أَبِي بَكْرٍ

سے اور اپنی مجلس میں کسی بات کرتے ہوئے اسے رومی قریب کی خوش مغلوب ہوئے اور بنی مغلولی کے بعد تقریباً وہ چند سال بعد غالب ہو گئے
پہلے اور بعد اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے اس دن ایمان والے اللہ تعالیٰ سے خوش ہوں گے ۱۲

الرُّومِ عَلَيْهِمْ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ وَلَا تَنَالُهُمُ الْغَلَبَةُ ذَٰلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَيَوْمَئِذٍ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ وَكَانَتْ قُدَيْشٌ تُحِبُّ ظَهْرَ قَارِئٍ لَا يُغْنِي عَنْهَا كَيْدُهَا لَيْسُوا بِأَهْلٍ كِتَابٍ وَلَا أَيْمَانٍ يَبْعَثُ فَلَمَّا آتَاكَ اللَّهُ هَٰذِهِ الْأَيَّةَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ الْوَقِيدُ يَتَّبِعُهُ فِي تَوَاجِي مَكَّةَ أَسْرَ غَلَبَتِ الرُّومُ فِي آذَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَلَيْهِمْ سَيِّئَاتُكُمْ فِي بَضْعٍ يَمِينٍ قَالَ قَارِئٌ مِنْ قُدَيْشٍ لِأَبِي بَكْرٍ ذَٰلِكَ بَيْتٌ أَوْ بَيْتُكُمْ رَعِمَ هَاجَرْتُ أَنَّ الرُّومَ سَتُغْلِبُ قَارِئٌ فِي بَضْعٍ يَمِينٍ أَفَلَا نَدَا هُنَاكَ عَلَى ذَٰلِكَ قَالَ بَلَى وَ ذَٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيرِ الرِّهَانِ قَارِئٌ أَبُو بَكْرٍ وَالْمُشْرِكُونَ وَكَلَامُ مَعْمُورِ الرِّهَانِ وَقَالُوا لِأَبِي بَكْرٍ كَوْنُكَ تَجْعَلُ الْبَضْعَ ثَلَاثَ يَمِينٍ إِلَى تِسْعٍ يَمِينٍ قَسْرَ يَمِينًا وَبَيْنَكَ وَسَكَتَهُ إِلَى الْيَسْرِ قَالَ قَسْمًا بَيْنَهُمَا يَمِينٌ يَمِينٌ قَالَ قَسْمَتٌ يَمِينٌ يَمِينٌ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجُوا فَآخَذَ الْمُشْرِكُونَ رَهْنًا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَتِ الْمَنَّةُ الشَّيْخَةَ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى قَارِئٍ فَعَابَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْمِيَةَ يَمِينٍ يَمِينٌ قَالَ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ فِي بَضْعٍ يَمِينٍ قَالَ وَأَسْكُرُ جُنْدًا ذَٰلِكَ نَاسٌ كَثِيرٌ هَٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَعْمُورٌ غَرِيبٌ لَا تُعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي النَّدَادِ

وَمِنْ سُورَةِ لُقْمَانَ

۱۱۲۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْرُوفٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

اللہ تعالیٰ نے یہ (مذکورہ بالا) آیت نازل فرمائی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہ مکہ مکرمہ کے گرد و فواح میں بلند آواز سے پڑھتے جاتے، اہم غلبت الروم قریش کے کچھ لوگوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا اس بات میں ہمارے تمہارے درمیان شرط ہے تمہارے رسول کا خیال ہے کہ اہل روم چند سالوں میں فارسیوں پر غالب آئیں گے۔ کیا ہم اس شرط پر تمہارے پاس مال دہیں نہ رکھیں آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں؟ یہ واقعہ تحریم دین کے قبل کا ہے۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اود قریش نے شرط لگا کر مال گروی دکھا پھر وہ کہنے لگے اے ابو بکر! تین سے نو سالوں تک کی مدت میں سے کتنا عرصہ آپ منظور فرماتے ہیں، ہمارے اور اپنے درمیان ایک درمیانی مدت منظور کیجئے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے چھ سال منظور کئے، لیکن چھ سال گزر گئے اور رومیوں کو اہل فارس پر فتح نہ ہوئی چنانچہ مشرکین نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا گروی دکھا ہوا مال لے لیا۔ ساتویں سال اہل روم کو فارس میں پر فتح حاصل ہوئی۔ مسلمانوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے چھ سال کے تعین کو محبوب سمجھا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فی بضع یمن فرمایا اور بضع کا اطلاق تو تک ہے، اس موقع پر بہت لوگ اسلام لائے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے، ہم اسے صرف حضرت عبدالرحمن بن ابی الزناد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورۃ لقمان

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گانے بجانے والی لونڈیوں کی خرید و فروخت مذکورہ اور انہیں علم

لَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ آنِفًا مَّا لَكُم مِّنْ حِجَابٍ
ظَهَرَ بَيْنَنَا كَانَ تَنَازُلًا وَكَذَلِكَ
تَكُونُ آدَاةُ الْفَعْلِ أَجَلٌ خَمْسِينَ يَوْمًا
يُظَاهَرُونَ أَفَدًا كَرُفًا ذَلِكُمُ الْيَوْمُ
وَسَكَوْا فَقَالَ الْأَجَلُ إِلَى دُونَ
الْعَشْرِ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ وَالْبَيْتُ
الْعَشْرُ قَالَ تَكُونُ ظَهَرَتِ الدُّرُورُ
قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُكَ تَعَالَى الْوَعْدُ
بِالْمُؤْمِنِينَ بِتَعْمِيرِ اللَّهِ قَالَ سَعِيدٌ
أَلَمْ تَقْرَأْ هَذَا هَذَا هَذَا هَذَا
حَسَنٌ حَسَنٌ حَسَنٌ لِّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ
سَعِيدٍ الْوَرَقِيُّ عَنْ جَابِلِ بْنِ أَبِي عَمْرٍة -

۱۱۲۲ - أَخْبَرَنَا أَبُو مَرْثُومٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُكَثَّمِ
مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرٍة شَيْخُ جَبَلِ بْنِ
عَمْرِ بْنِ الْخَمْسِينَ الْحَسَنِيُّ شَيْخُ ابْنِ زَيْنَابِ بْنِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي بَنِي
بَكْرٍ فِي مَنَاجِبِهِ الْوَعْدُ لَا تَخْطُ
يَا بَا بَكْرٍ فَإِنَّ الْبَيْتَ مَا بَيْنَ فَلَاذِ إِلَى تَسْمِيَةِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ -

۱۱۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ النَّاسِطِيُّ
بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ شَيْخُ ابْنِ أَبِي الدُّنَا عَنْ أَبِي الدُّنَا
عَنْ مُرَّةَ بْنِ الدَّبَرِيِّ عَنْ نَبِيَّ بْنِ مَكْرَمٍ الْأَسَدِيِّ
قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْوَعْدِ فِي آدَاةِ الْأَمْرِ
وَهُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ سَيَخْلَبُونَ فِي كُلِّ بَيْتٍ
مِائَتِينَ نَكَاتٍ فَإِنَّ يَوْمَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ
قَاهِدِينَ لِلدُّرُورِ كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَجُودُونَ ظَهَرُوا

غالب آگے قرآن انما مال ہمارا ہوگا اور تم غالب آگے تو ہم
انما مال نہیں دیں گے آپ نے پانچ سال کا عرصہ مقرر فرما دیا
اس مدت میں فتح نہ ہوئی چنانچہ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی حدیث میں عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا اسے ابو بکر! تم نے
اس سے کم تک مدت نہیں پائی۔ دوسری فرماتے ہیں میرا خیال ہے
آپ نے فرمایا دس سال سے کم تک حضرت سعید فرماتے ہیں
بضع سے دس سے کم مراد ہیں۔ فرماتے ہیں پھر اہل روم کو فتح
ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
بھی فرماتا ہے اَلَمْ تَقْلِبِ الرُّومَ اَلْمُحْضَرَّتِ سَفِيَانِ فرماتے ہیں
میں نے سنا ہے کہ انہیں ہمد کے دن کامیابی ہوئی یہ حدیث
حسن غریب ہے۔ ہم اسے بواسطہ سفیان ثوری صاحب
بن مرہ کی روایت سے سمجھتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہ سے اَلَمْ تَقْلِبِ الرُّومَ کی شرط کے متعلق
فرمایا اسے ابو بکر! تم نے احتیاط کیوں نہ کی کیونکہ
بضع تین سے بڑھنے کے بعد کے لئے (الاولا جاتا
ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ زہری
اور حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے
حسن غریب ہے۔

حضرت عیاذ بن کریم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے جب یہ آیت اتری اَلَمْ تَقْلِبِ الرُّومَ اَلْمُحْضَرَّتِ اس دن اہل فارس
روم پر غالب تھے اور مسلمان اہل روم کی فتح چاہتے تھے
کیونکہ مسلمان اور وہ دونوں اہل کتاب تھے۔ اسی کے
بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَرَبُّكَ يُفْرِحُ بِالْمُؤْمِنِ
قَرِيبِ نَارِ اس کی فتح چاہتے تھے کیونکہ یہ دونوں اہل کتاب
بھی نہ تھے اور قیامت پر بھی ایمان نہیں رکھتے تھے جب

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الْقَبَائِلَ
وَلَا تَشْتَرُوا عَنْ وَلَا تَعْتَمِدُوا وَلَا تَخْتَرُوا تِجَارَةً
فِيهِمْ وَفَعَلْتُمْ حَرَامًا فِي هَذَا أُنْذِرُكُمْ
هَذِهِ الْآيَةُ وَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ
الْحَدِيثِ يُطِيلُ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَنَا بِرُذِي وَنَحْنُ فِي الْقَابِلِ
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَالْقَابِلِمْ ثِقَةً وَعَلَى بْنِ يَزِيدٍ يَضَعُ
فِي الْحَدِيثِ قَالًا هَذَا مِنْ إِسْمَاعِيلَ -

وَمِنْ سُورَةِ التَّجْوِاتِ

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ سَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَدْنِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
يَلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ مَالِكٍ أَنَّ
هَذِهِ الْآيَةَ تَنْهَى فِي جُزْءٍ مِنْ الْمَخَاجِمِ نَذَلَتْ فِي
أَنْتَظَارِ الصَّلَاةِ الَّتِي تَدْعَى الْعَتَمَةَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مَجْمُوعٌ غَرِيبٌ لَا تَحْدِثُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سُلَيْمَانُ عَنْ
أَبِي الْمَدَنِيِّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُهُمْ
الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ
لَعَنَّا أَعْدَاكَ بَعَادَى الصَّالِحِينَ مَا لَاحِظِينَ
رَأَتْ فَلَا أَدْنَى جَمْعٍ وَلَا فَطْرَةٍ قَلْبٍ بِشِدَّةٍ
وَتَصْدِيقٍ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَا تَحْلُو
نَفْسٌ مَا أَضْحَى لَهُمْ مِنْ قُرْءَانٍ عَمِينَ جَزْءٍ عَرَبِيًّا
كَأَنَّهُ يَحْمِلُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجْمُوعٌ -

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سُلَيْمَانُ عَنْ
مُطَرِّ بْنِ طَرِيفٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ هَذَا ابْنُ الْحَكَمِ
سَبْعًا الشَّعْبِيُّ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

سُكَاوًا۔ ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں
اور ان کی قیمت حرام ہے۔ اسی کے بارے
میں یہ آیت نازل ہوئی تو میں ان سب سے
بیشتری لہو الحدیث لکھا کہ یہ حدیث غریب
ہے یہ بلا واسطہ قائم، الامام سے مروی ہے۔
قائم ثقہ ہیں اور علی بن یزید کو حدیث میں
ضعیف کہا گیا ہے۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے
انہیں ضعیف کہا ہے۔

تفسیر سورہ سجدہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں یہ آیت تنہائی جنوہم عن المضاجع کہ اس
نار کا انتظار کرنے کے بارے میں نازل ہوئی جسے
عقوہ (عشاء) کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح
غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے
جملتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں نے اپنے نیک
بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کیا جس کو نہ کسی آنکھ
نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے
دل میں اس کا خیال تک گزرا اور اس کی تصدیق
قرآن پاک کی یہ آیت "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ لِمَ يُرْسَلُ" یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

طبعی فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد بن شعبہ رضی اللہ عنہ
سے سنا آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے مرفوعاً بیان کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب
سے دریافت کیا اے میرے رب! سب سے کم درجے کا جنتی
لوگوں کو کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ وہ بے گھر اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دیں "سَلَّمَ لَكُمْ بِهَذَا خَوَاتِمُ الْبُرْهَانِ" سَلَّمَ لَكُمْ لَوْ كُنْتُمْ نَفْسٌ كَوْ

مسلّم نہیں ہوا کھیل کی خاطر اس کے لئے چھپا رکھی ہے یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے ۱۲

کون ہو گا، اللہ تعالیٰ سے فرمایا ایک دینی ہو گا جو تمام جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد گئے گا اس سے کہا جائے گا داخل ہو جاؤ وہ کہے گا کیسے داخل ہوں جبکہ تمام لوگ اپنی جگہوں پر پہنچ چکے اور انہوں نے جو کچھ لینا لقا لے لیا اس سے کہا جائے گا تجھے یہ بات پسند نہیں کرتیرے لئے اتنا ہو جتنا کسی دنیوی بادشاہ کے لئے تھا وہ عرض کرے گا ہاں اسے رب! مجھے پسند ہے پھر اسے کہا جائے گا تیرے لئے اتنا ہی ہے اور اس کے برابر زمین مرزہ فرمایا یعنی تین گنا مزید وہ عرض کرے گا اسے میرے رب! میں داخل ہوں کہا جائے گا تجھے یہ سب کچھ اور دس گنا مزید دیا جائے گا وہ عرض کرے گا اللہ! میں داخل ہوں پھر کہا جائے گا اس کے علاوہ تجھے وہ کچھ بھی ملے گا جو تیرا حق ہے اور جس سے تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض لوگوں نے اسے بواسطہ شعبی حضرت ابو ہریرہ سے بغیر مرفوع روایت کیا ہے، مرفوع روایت زیادہ صحیح ہے۔

تفسیر سورۃ احزاب

حضرت ابوللیان فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی ماجل اللہ لرجل من قلبین فی جورۃ لہ کے بارے میں پوچھا کہ اس سے کیا مراد ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو آپ کے قلب اقدس میں کچھ خیال گزرا آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے منافقین نے کہا وہ کچھ نہیں جانتے ہیں ان کے دو دل ہیں ایک دل تمہارے ساتھ اور ایک دل ان لوگوں کے ساتھ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت (مذکورہ بالا) نازل فرمائی عہدین حمید نے بواسطہ احمد بن یونس ازہیر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے چچا انس بن نضر جی کے نام پر میرا نام رکھا گیا ابلد

عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مُوسَى سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ
أَيُّ نَيْبٍ أَتَى أَهْلَ الْجَنَّةِ أَذْ فِي مَنَزِلَةٍ قَالَ
نَجَلٌ بَاقِي بَعْدَ مَا يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ
فَيَقَالُ كُنْ ادْخُلْ فَيَقُولُ كَيْفَ ادْخُلُ الْجَنَّةَ
وَقَدْ نَزَلُوا مَنَازِلَهُمْ وَادْخُلُوا اخْتَارَ تَجَوَّزًا
فَيَقَالُ كُنْ ادْخُلْ أَنْ يَكُونَ لَكَ مَا كَانَ لِمَنْ يَدْخُلُ
مِنْ مُلْكِهِ النَّبِيُّ فَيَقُولُ نَعُوذُ بِرَبِّ قَدْ
نَجَّيْتُ فَيَقَالُ كُنْ فَارْتَلِكْ هَذَا وَهَيْثُ كُنْ
وَلَكِنَّهُ فَيَقُولُ قَدْ نَجَّيْتُ أَيُّ رَبِّ فَيَقَالُ لَنَا
خَرَجْتَ لَكَ هَذَا وَعَشْرَةُ أَشْيَاءٍ فَيَقُولُ رَضِيتُ
أَيُّ رَبِّ فَيَقَالُ لَهُ فَإِنْ لَكَ مَعَ هَذَا مَا اسْتَحْتِ
نَفْسُكَ وَلَكِنَّ عَيْنَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ
الْمُعِينَةِ وَتَوَرَّعَهُ وَالْمَرْفُوعُ أَصَحُّ

وَمِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَاصِبٌ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا نَازِكَةُ بْنُ أَبِي
ظَلِيمَانَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ
أَمَّا يَتَقَوْلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا جَعَلَ اللَّهُ
لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ مَا عَنِ بَنِي
قَالِ قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا
يُصَلِّي فَنَظَرَ خَطَرَةً قَالَ الْمُنَافِقُونَ الَّذِينَ يَسْمُكُونَ
مَعَهُ الْأَتْرَى أَنْ لَمْ قَلْبَيْنِ قَلْبًا مَعَكُمْ وَقَلْبًا
مَعَهُمْ فَانْزَلَ اللَّهُ مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ
قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ شَيْخُ أَحْمَدَ
عَنْ يُونُسَ نَازِكَةَ عَنْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَازِكَةُ عَنْ اللَّهِ
بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَا سَلِيمَانَ بْنُ الْمُعِينَةِ عَنْ نَازِكَةَ

اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہیں رکھے ۱۲

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عِثِّي أَنَسُ بْنُ النَّظْرِ سَمِعْتُ
 بِهِ لَوْ يَشْرِي بَدَنًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَدُلُّ مَشْرُوعًا قَدْ
 شَرِهْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 غَبِثْتُ عَنْهُ أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ أَرَانِي اللَّهَ مَشْرُوعًا
 مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَنَّ
 اللَّهُ مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا
 فَشَرِهْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْكُفَّارِ الْقَائِلِينَ مَا نَسْتَعْبِدُكَ
 سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ فَقَالَ يَا أَبَا عَمِيْرٍ أَيْنَ قَالَ
 قَالَا لِيَرْجُو الْجَنَّةَ أَجَدًا هَادُونَ أَحِبَّا فَنَقَلَتْ
 حَتَّى قَتِلَ قَوْجِدًا فِي جَسَدِهِ يَضُمُّ وَشَا تُرُونَ
 مِنْ بَيْنِ خَمْرِيَّةٍ وَكُحْنَةٍ وَدَمِيَّةٍ خَالَتْ
 عَمِّي النَّبِيُّ بَدَنُ النَّظْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَحَدًا إِلَّا يَبْنِي
 وَنَذَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا
 اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ
 يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَلُوا يَلْحَظُ لَهَا أَحْيَا حَسَنٌ يَحْكُمُ
 ۱۱۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ
 هَارُونَ بْنَ زَاهِدٍ الطَّلَبِيَّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ
 مَا لَيْتَ أَنَّ عَمَّهُ عَابَ عَنْ تَهَاتِي بَدَنًا فَقَالَ
 غَبِثْتُ أَنْ أَقْلَ تَهَاتِي خَاتَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ لِأَنَّ اللَّهَ أَشْهَدُ فِي
 قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ لَسَدَيْنِ اللَّهُ كَيْفَ أَصْنَعُ
 فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ انْكَشَفَتِ الْمُشْرِكُونَ
 فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْدَأُ رَيْبًا وَمَا جَاءَ بِهِ
 هُوَ لَا يَعْزِي الْمُشْرِكِينَ مَا عَمَّتْكَ رَأْيُكَ وَمَا
 مَنَعَكَ هَذَا يَعْزِي أَصْحَابَهُ شَرُّ نَفْسٍ مَرْقِلِيَّةٍ
 سَعْدُ فَقَالَ يَا أَرْحَمَ مَا فَعَلْتُ أَنَا مَعَكَ فَخَرُّ

کی لڑائی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک نہ ہوسکے
 انہیں اس بات کا بہت دکھ ہوا تو انہوں نے فرمایا سب سے
 پہلی جنگ جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شریعت لے گئے،
 میں اس سے غیر حاضر رہا اللہ کی قسم! اگر اب اللہ تعالیٰ نے
 مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی غزوہ میں جانے کا موقع
 دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں کیا کرنا ہوں۔ پھر انہیں خوف
 ہوا کہ کوئی دوسرا بھی یہ بات نہ کہہ دے۔ چنانچہ آئندہ سال
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ احد میں شریک
 ہوتے راستے میں سعد بن معاذ سے ملاقات ہوئی انہوں
 نے پوچھا میں عمرو! کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا
 جنت کی خوشبو کے کیا کہنے ہیں اسے احد سے پہلے ہی سوس
 کر رہا ہوں۔ پھر وہ لڑے حتیٰ کہ جام شہادت نوش کیا ان کے
 بدن میں تلواروں، نیزوں اور تبروں کے اسی سے زائد
 زخم پائے گئے۔ حضرت انس فرماتے ہیں میری بھوپھی ریح
 بنت نصر نے فرمایا میں نے اپنے بھائی کو صرف انگلیوں کے پودوں
 سے بچایا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی زَمَّالٌ مَدَقُوا مَا عَاهَدُوا
 اللَّهَ عَلَيْهِمْ اُمْلَةٌ يَوْمَ يَبْثُ حَسَنٌ مَجْجُ ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ ان کے چچا غزوہ بدر میں شریک نہ گئے، وہ فرمانے لگے
 میں اس پہلی لڑائی سے غیر حاضر رہا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے مشرکین کے خلاف لڑی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے خلاف
 کسی جنگ میں مجھے جانے کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں
 کیا کرتا ہوں۔ پھر جب احد کے دن بہت سے مسلمان بھاگ
 کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا یا اللہ! جو کہ ان مشرکین نے
 کہا میں اس سے بیزار ہوں اور جو کہ مسلمانوں سے سرزد ہوا
 اس کے سوا سعادت خواہ ہوں۔ پھر آگے بڑھے تو حضرت سعد
 بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا
 بھائی جان! تم نے کیا کرنا میں تمہارے ساتھ ہوں حضرت سعد

لکھ وہ ساری سنہرے اللہ تعالیٰ سے کیا برا عہد کیا تو انہیں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی منتظر ہے اور وہ خدا نہ بدے ۱۲

قَدَرْتُ أَنْ يَنْبَغِي لِي أَنْ يَزِيدَ عَنِ الدَّهْرِي عَنِ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَحْيِيرِ الْأَوْدَاجِ بَدَأَ ابْنُ
قَعْلٍ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكَ لَكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ
أَنْ لَا تَسْتَفِينِي حَتَّى تَسْأَلِي أَبِي أَبُودِيكٍ قَالَتْ وَ
قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَبُودِيكٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِي مَدَائِنِي بِغَيْرِ أَقِيمٍ
فَالْتَفَتْتُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
قُلْ لَا زَوْجَ لَكَ إِنَّ كُنْتُمْ تَدْرُونَ الْخَبْرَةَ الْغَائِبَةَ
وَرِيسَتَهُمَا فَتَعَالَيْنِ حَتَّى بَلِّغَنَّيْهِمَا خَبَرَاتِي مَتَى
أَجْعَلُ عَظِيمًا قُلْتُ فِي أَيِّ هَذَا أَتَسْتَأْذِنُ أَبُودِيكٍ
فَرَأَى ابْنُ الدَّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَهُمَا وَالْمَدَارَ الْخَبْرَةَ وَ
هَكَذَا أَوْدَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ
مَا قُلْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ
هَذَا أَيْضًا عَنِ الدَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ -

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعِينٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِيِّ
عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ مُسَرِّقِ
بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَمَى بِرِيْدٍ إِلَى الْيَهُودِ هَبْ عَنْكُمْ الرِّجْسَ
أَهْلَ الْبَيْتِ وَطَهِّرْ كُمْ طَهْرًا فِي بَيْتِ أَقْرَبِ
سَلَمَةَ قَدْ عَلِمْتُ حَيْثُ وَحِثْنَا فَجَعَلَهُمْ
يَكْسَرُونَ عَلَى خَلْفِ طَهْرِهِ فَجَعَلَهُ يَكْسَرُونَ
قَالَ اللَّهُ هُوَ لِأَهْلِ بَيْتِي فَادْهَبْ عَنْهُمْ
الرِّجْسَ وَطَهِّرْ كُمْ طَهْرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ
وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَتْ أَنْتَ عَلَى مَكَانِكَ
وَأَنَا عَلَى خَيْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَدِيثٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ -

صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اپنی اوداج کو اختیار دینے کا حکم ہوا
تو آپ نے مجھ سے آغاز کیا اور فرمایا اسے عائشہ امیں کہیں
ایک بات یاد دلاتا ہوں وہ یہ کہ اپنے والدین کے مشورہ
کرنے سے پہلے (کسی فیصلہ کی) مجلسی نہ کرنا اوداس (تاجیر)
میں تم پر کوئی حرج نہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے آپ کے
جہانی کا مشورہ نہیں دیں گے پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ
کا ارشاد ہے یا ایہا النبی قل لا زواج لک لا زواج لک ثم حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے رسول اللہ! میں
اپنے والدین کے کس بات کا مشورہ کروں میں نے اللہ
اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کیا پھر دیگر
اوداج مطہرات نے بھی یہی کہا جو میں نے کہا تھا یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ بواسطہ زہری اور عروہ بھی حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

پروردہ رسول، حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت کریمہ
انما یرد اللہ لیزبہ الاموال ہوتی میں حضرت ام سلمہ رضی
اللہ عنہا کے غار اقدس میں تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت فاطمہ احسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر باور مبارک
اور ہادی پھر عرض کیا اسے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں
ان سے نجاست دور رکھو اور انہیں خوب پاک کر دے۔
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں
بھی ان کے ساتھ ہوں؟ آپ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر ہو
اور بھلائی بہہ ہو گے۔ یہ حدیث اس طریق سے صحیح
بواسطہ عطاء، حضرت عمر بن سلمہ کی روایت
کے غریب ہے۔

لے لے طیب بنائے دئے رکھا اپنی اوداج سے فرمایا کہ تم دنیا کی زندگی اور اس کی آفتاب چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال و مال دلاؤں مگر تم دونوں گمراہ اس کے رسول
اور اللہ کو چاہتے ہو تو ملک اللہ تعالیٰ نے تم میں سے کسی دایرہ کے لئے بڑا بڑا کر رکھا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے تم سے ہر ناپاک دودھ لے لے

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ تَابِعًا عَنْ
بْنِ مُسْلِمٍ تَابِعًا عَنْ بَنِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ
عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَتَرَبَّعُ بِبَابِ خَاطِمَةَ مَنَةً
أَشْهَدُ إِذَا خَرَجَ لِصَلَاةِ الْعَجْرِ يَقُولُ الصَّلَاةُ
يَا أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّمَا يُدِيرُكَ اللَّهُ لِيُبْذِلَ هَبْ
عَنْكَ الدَّجَسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرْكُمْ تَطْهِيرًا هَذَا
حَدِيثٌ مِنْ غَرِيبٍ مِنْ هَذَا الدَّجَرِ إِنَّمَا أَخْبَرَهُ مِنْ
حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَفِي الْمَوَابِ عَنْ أَبِي الْحَمْدِ
وَمُعْتَمِدِ بْنِ يَسَارٍ وَأَمْرٍ سَلَمَةَ.

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَادَى بَنِي الدُّنْيَانِ
عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَأَيُّ شَيْءٍ مِنَ الْوَحْيِ لَكُنْتُ هَذِهِ الْآيَةَ وَإِذَا
تَقُولُ لِلَّذِي آتَى نِعْمَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَعْنِي بِإِلْسَانِهِ
وَأَنْصَتَ عَلَيْهِ يَعْنِي بِالْإِثْقَانِ فَاعْتَقَلَهُ آمْسِكْ
عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتَخَفِي فِي نَفْسِكَ مَا
اللَّهُ مُبْدِيهِمْ وَتَخَفِي النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ
تَخَفَاكَ إِنْ قَوْلِي وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مُعْتَدِلًا وَأَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا
قَالُوا تَزَوَّجَ حَبْلَكَةَ ابْنِهِ فَإِنَّكَ اللَّهُ مَا كَانَ
مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولُ
اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَنَّاةً وَهَوَ صَغِيرًا فَخَبِثَ
حَتَّى مَكَارِدَ جَلَّالِيقَانِ كَمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ مُحَمَّدٍ
اللَّهُ أَدْعُوهُمْ لَا تَأْخُذْهُمْ هَذَا قِسْطُ عَنِ اللَّهِ
فَإِنْ تَعْلَمُوا أَنَّ بَادِيَهُمْ فَارْجُوا أَنْفُسَكُمْ فِي الدُّنْيَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چھ ماہ تک یہ طریقہ رہا کہ
صبح کی نماز کے لئے تشریف لے جاتے وقت حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا کے دروازہ سے گزرتے ہوئے فرماتے اسے
ایل بیت نماز قائم کرو۔ انما یرید اللہ لیبذل علیکم الرجس الیم
الایم یہ حدیث حسن اس طریق سے عربی ہے ہم نے صرف
محمد بن مسلمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس باب
میں حضرت ابو حمزہ امثقل بن یسار اور حضرت
ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات
منقول ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
فرماتی ہیں اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہی میں سے
کچھ چھپاتے تو یہ آیت چھپاتے اور نقول للذی انعم
اللہ علیہ وسلم یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے (حضرت زید کی)
اسلام کی توفیق دی اور آپ نے اسے آزاد کر کے
احسان کیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
زینب سے نکاح کیا تو لوگوں نے کہا آپ نے اپنے بیٹے
کی بیوی سے نکاح کر لیا اس پر اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت نازل فرمائی "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ أَتَمَّهُ
آپ نے انہیں منہ بولا بیٹا بنایا اس وقت وہ کم سن تھے
پھر وہ جوان ہو گئے۔ انہیں زید بن محمد کہا جائے گا
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "وَأَدْعُوهُمْ
لَا بَأْسَ بِهِمُ الْخُوفُ" ان کو یہ کہنا کہ فلاں، فلاں کا بھائی یا
فلاں کا موصی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک
زیادہ عدل والہ ہے۔ یہ حدیث بواسطہ داؤد
بن ابی ہند، شعبی اور مسروق حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صرف اس قدر

ملے اور بے محسوس یا اگر جب تم اس سے فرماتے ہو اللہ نے تم سے تم کو دیکھ کر پتہ چلا کہ اللہ سے لڑاؤ تم پہنچے دل میں وہ
بات دیکھتے تھے جیسے اللہ کا ظاہر کرنا منظور تھا اور تمہیں لوگوں کے طعنوں کا اندیشہ تھا ۱۲۷ سن (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے (باقی برصغیر آئندہ)

مردی ہے اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم، وحی سے کچھ مخفی رکھتے تو یہ آیت اچھپا رکھنے والا نہ کہے، لہذا انتم اللہ علیہ والہ تعالیٰ علیہ طویل حدیث مذکور نہیں۔

وَقَوْلُكَ فَلَا تَقُولُوا لِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ هَذَا هُوَ أَهْوَىٰ مِنْهُ وَاللَّهُ يَخْتَارُ عَنِ النَّبِيِّ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رُوِيَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَبِلَ شَيْئًا مِنَ النَّبِيِّ لَكُنْتُ هَذِهِ الْآيَةَ دَاوُدَ يَقُولُ لِلَّذِي أَلْعَمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ هَذَا الْحَرْفُ نَحْوُ بَرْدٍ يَكُونُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، وحی سے کچھ چھپاتے تو یہ آیت چھپاتے والا نہ کہے، لہذا انتم اللہ علیہ والہ تعالیٰ علیہ طویل حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجْوَى عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَبِلَ شَيْئًا مِنَ النَّبِيِّ لَكُنْتُ هَذِهِ الْآيَةَ دَاوُدَ يَقُولُ لِلَّذِي أَلْعَمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت زید بن عمارؓ کو زید بن محمدؓ ہی کہہ کر پکارتے تھے حتیٰ کہ قرآن کی آیت نازل ہوئی اَدْعُوهُمْ لَا يُلَاقِيَهُمْ الْإِنْسَانُ مِنْهُمْ حَتَّىٰ تَبُذُّهُمْ اَللّٰهُ تَعَالٰی کے ارشاد صحیح ہے۔ عامر شعبیؓ اللہ تعالیٰ کے ارشاد و ما کان محمد ابداً احداً منکم اثم کی تفسیر میں فرماتے ہیں یہی وہ ہے کہ آپ کی فریاد اولاد زندہ نہ رہی۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْوَى عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَبِلَ شَيْئًا مِنَ النَّبِيِّ لَكُنْتُ هَذِهِ الْآيَةَ دَاوُدَ يَقُولُ لِلَّذِي أَلْعَمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ

ام عماریہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجْوَى عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَبِلَ شَيْئًا مِنَ النَّبِيِّ لَكُنْتُ هَذِهِ الْآيَةَ دَاوُدَ يَقُولُ لِلَّذِي أَلْعَمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ

(تفسیر صفر سابقہ) مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول اور سب نبیوں میں پہلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ۱۲ صفحہ ۱۵ انہیں ان کے باپوں کے نام سے پکارو ۲

خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میں ہر چیز کو مردوں
ہی کے لئے دیکھتی ہوں اور مردوں کا تو کہیں ذکر
ہی نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اَنَ الْمُسْلِمِیْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ اَلَمْ یَكُنْ مِنْهُمْ رِجَالٌ وَلَیْسَ مِنْهُمْ
مَنْ یُغِیْبُ عَنْ النَّبِیِّ خَبْرًا ۚ ہم اسے صرف اسی طریق سے
پہچانتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ
آئین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل
ہوئی تو ظاہری زینب منہا اچانک تو حضرت زینب دیگر
ازواج مطہرات پر فخر کرتے ہوئے فرماتیں تھا اے
نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ
نے سات آسمانوں سے ادا کیا یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ
تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے پیام نکاح دیا میں نے غدر پیش کیا
تو آپ نے میری معذرت قبول فرمائی اس
پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
اَنَا اَحْلَلْتُ لَكَ الْاِمْرَةَ حَضْرَتِ ام ہانی فرماتیں ہیں
چونکہ میں نے آپ کے ساتھ ہجرت نہیں کی اس
لئے میں آپ کے لئے حلال نہیں میں طلاق میں سے
نہی (یعنی نکاح کے بعد اسلام لانے والوں
میں سے تھی) یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف
اسی طریق یعنی سدی کی روایت سے پہچانتے
ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ملہ جبکہ سلطان مرزا اور سلطان مرزوں ایمان والے اور ایمان والوں کے ہر سب سے بڑی غرض اس سے تھی کہ تم نے وہ تمہارے نکاح میں دیکھا کہ اس نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے تمہارے لئے تمہاری وہ بیویاں حلال فرمادیں جن کو تم مرد و اور تمہارے باطنہ کا مال کنز جو اللہ نے تمہیں عنایت میں عطا فرمایا اور
تمہارے چچا کی بیٹیاں اور چچا کی بیٹیاں اور خالوں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی ۱۳

عِكْمَتَهُ عَنْ اَوْ عَمَارَةَ الْاَنْصَارِیَّةِ اَمَّا اَنْتِ
الْمُنْبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا اَرَى كُنَّ
شَیْءٌ اِلَّا لِیْلٍ جَالٍ فَمَا اَرَى الْمُنْصَارِیَّةَ كَرَدَتْ
بِشَیْءٍ فَاَنْزَلَتْ هَذِهِ الْاٰیةُ اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاٰیةُ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ
غَرِیْبٌ وَارْتَمَاعٌ هَذَا حَدِیْثٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔
۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ حَبِیْبٌ نا مُحَمَّدُ بْنُ
الْفَضْلِ نا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنْسِ
قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْاٰیةُ فِی رِیْبٍ بِنْتِ جَحْشٍ
قَلْبًا قَطَعْنِیْ رِیْبًا مِنْهَا وَطَعْنَا رِیْبًا كَرَهَا حَتّٰی
فَكَانَتْ تَقْدَحُ عَلَیْ رِیْسِ الْمُنْبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَقَدْ لَرَّ لَرَّ لَرَّ اَهْلُ دُنْیَا وَلَدَجْنِی اللّٰهُ مِنْ
قُوْرِی سَبِیْعٍ سَمُوْبٍ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ حَبِیْبٌ۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ حَبِیْبٌ نا عُبَیْدُ اللّٰہِ
بْنُ مُوسٰی عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنِ الْمَشْدُوْقِ عَنْ اَبِی
مَسَاوِجٍ عَنْ اُمِّ قُرْہَا فِی رِیْبٍ اَبِی کَالِبٍ قَالَتْ
خَطَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاَعْتَدَدْتُ لِمِیْہِ مَعْدَرَةً فِی شَہْرٍ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّا
اَعْلَلْنَا لَكَ اَنْفَا حَلَّكَ الْاَلْفِ اَبِیَّتْ اُجُوْرُہُنَّ
دَمًا مِّنْکَ یَبِیْمُکَ مِثْلًا فَاَمَّا اللّٰهُ عَلَیْکَ وَ
بَنَاتِ عَیْکَ وَبَنَاتِ مَعَا یَکَ وَبَنَاتِ خَا یَکَ
وَبَنَاتِ خَا لَ یَکَ الْاَلْفِ ہَا جَدْرٌ مَعَا
الْاٰیةُ فَاَمَّا لَقَدْ اُکْنُ اُجَلٌ لَّنِ اِلَآئِیْ لَقَدْ اُجَا جَدْرٌ
کُنْتُ مِنَ الْاَلْفِ ہَا هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ لَّا یُفْرَقُ
لَا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ الْمَشْدُوْقِ۔

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَیْدَةَ الصَّیْغِی

يَسْأَلُ اللَّهَ عَلَىٰ عَمَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّىٰ أُجَلَ لَهُ
الْيَسَاءُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُّخْتَلَفٌ -

١١٢٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ مَجَالِدٍ
بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبِي عَنْ بَيَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ بَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَمْرَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَأُرْسِلَتْ فَقَامَتْ قَوْعًا
إِلَى الظُّلُمِ فَلَمَّا أَكَلُوا وَخَرَجُوا قَامَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْطَلِقًا قَبْلَ بَيْتِ
عَائِشَةَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ فَأَنْصَرَفَ رَاجِعًا
فَنَامَ الرَّجُلَانِ فَنَجَحَا فَأَنْذَرَ اللَّهُ بَنِي إِسْرَءِيلَ
الَّذِينَ آمَنُوا أَلَّا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ
لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ عَلَيْهِمْ خَيْرٌ مِنْ إِيَّاهُ وَفِي الْحَدِيثِ
قِصَّةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ بَيَانَ
وَرَوَى قَائِمٌ عَنْ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثَ بِكُلِّهِ .

١١٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَافِعُ بْنُ
 حَاتِمٍ قَالَ ابْنُ عَرَبٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَابِ امْرَأَةٍ عَدَسٍ يَأْكُلُهَا
 عِنْدَهَا تَوْرًا نَطَلَتْ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَأَخْبَسَ
 ثُمَّ رَجَعَ وَعِنْدَهَا تَوْرًا نَطَلَتْ فَقَضَى حَاجَتَهُ
 فَدَعَمَ فَمَا خَرَجُوا قَالَ فَمَا خَلَّ وَارْتَحَى بَيْنِي وَ
 بَيْنَهُ سِتْرًا قَالَ هَذَا كَرْتُهُ لِإِنِّي طَلَعْتُ قَالَ فَقَالَ
 لَئِنْ كَانَ كَمَا أَتَقُولُ لَيَبْزُلَنَّ فِي هَذَا شَيْءٌ مَالًا
 فَذَلَّتْ آيَةُ الْحَبَابِ هَذَا أَحَدُ ثَمَنِ حَسَنِ عَرِيبٍ مِنْ
 هَذَا الرَّجُلِ وَغَيْرُ ذَلِكَ سَعِيدٌ يَقَالُ لَهُ الْإِسْلَامُ

١١٤٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ تَابِعَهُ جَعْفَرُ بْنُ
سُلَيْمَانَ الصُّبُعِيُّ عَنِ الْجَعْفَرِ أَبِي عُمَانَ عَنْ

مے پہلے یہ عورتیں آپ کے لئے حلال کر دی گئیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زبردست مظلوم کے ساتھ شادی کی پھر مجھے لوگوں کو دعوت دینے بھیجا جب لوگ کھانا کھا کر چلے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ مبارکہ کی طرف جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے وہاں دو آدمیوں کو بیٹھے دیکھا تو وہاں سے تشریف لے گئے ازاں بعد وہ دونوں آدمی اٹھ کر چلے گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی یا ایہا الذین آمنوا لاتدخلوا بیوت

النبی ﷺ اس حدیث میں واقعہ کو کہہ رہے یہ حدیث حسن، بیان (مادامی) کی روایت سے غریبہ، ثابت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث کمال روایت ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ اپنی ایک
زبردست مٹھر کے دروازہ پر تشریف لائے جن سے شادی کی تھی۔
دیکھا کہ اس کے پاس کچھ افراد بیٹھے ہوئے ہیں، آپ واپس چلے گئے اور
اپنی ضرورت پوری کی، کچھ دیر مٹھر کے بغیر تشریف لائے تو لوگ بیٹھے
ہوئے تھے، آپ واپس تشریف لے گئے اپنا کام کیا اور تشریف
لائے اتنے میں وہ لوگ چلے گئے، حضرت انس فرماتے ہیں آپ
نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکادیا میں نے حضرت
ابی طلحہ سے واقعہ ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اگر تم نے سچ کہا
تو مغربیہا کے متعلق کچھ حکم نازل ہو گا فرماتے ہیں یہ آیت پردہ نازل ہوئی
پر مدت حشر اس طرح سے غریب سے غریب سے لے کر امیر تک لکھا جاتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتادہ کی اور اپنی زوجہ

مخلصہ ایمان والوں انہی کے گھروں میں اجازت کے بغیر داخل ہو کر شہداء کو گھات کرنے کے لئے جلائے گا۔ کیونکہ ان کو خدا کے پکڑنے کی راہ نظر ہے جب جلائے جائیں گے تو ان کا سر ہوا اور جب کھا چکو تو مستغرق ہو جائے گا۔ نہ بیکر ٹیپے یا توں میں دل پہلاؤ۔ بیشک اس میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایذا پہونے لگتی۔

اَنْبِيَاۤءِ بَنِي مَالِكٍ قَالَ تَزِدُّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ خَلَّ بِاَهْلِيْهِ فَصَنَعَتْ اُمِّيْ اَمْرًا سَكَنُوْهُ حَتّٰى جَمَعُوْهُ فِيْ كُنُوْهَا غَدَا لَمَّا يٰۤاَنْسُ اِذَا هَبْ يَهْدِيْ اِلٰى اَلْبَيْتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَمَّا بَعَثْتَ هٰذَا اِلَيْكَ اُمِّيْ وَهِيَ تُقَدِّرُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ وَمَا قِيْلَ يٰۤاَنْسُ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ فَاِذَا هَبْتُ يَهْدِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّيْ تُقَدِّرُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ وَمَا قِيْلَ فَقَالَ صَنَعَهُ شَرٌّ قَالَ اِذَا هَبْ فَادْعُنِيْ فَلَا نَا وَفَلَا نَادَ فَلَا نَا وَمَنْ يَفْعَلْ فَسَيَّ رَجَا لَا قَالَ فَاِذَا غَوَيْتُ مَنْ سَخِيٍّ وَمَنْ يَفْعَلْ قَالَ قُلْتُ لَا اَنْسُ عَدُوُّكَ كَاُنَا قَالَ نَهَاهُ ثَلَاثًا وَكَتَبَ قَالَ وَقَالَ يٰۤاَنْسُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يٰۤاَنْسُ هَاتِ يٰۤاَنْسُ مَا تَتَوَرَّعُ قَالَ قَدْ خَلَوُا حَتّٰى اَمْتَلَايَ الصُّفَّةَ وَ اَلْحَجْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبْتَخِلُوْا عَشْرَةَ عَشْرَةَ فَلَمَّا كَلَّ كُلُّ رَجُلٍ رَجُلًا وَمَا يَدُوْهُ قَا كَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا قَالَ فَخَرَجْتُ كَاَثْفَةٍ وَ دَخَلْتُ كَاَثْفَةٍ حَتّٰى اَكُوْا كُلَّهُمْ قَالَ فَقَالَ يٰۤاَنْسُ اَرْجِعْ قَالَ قَدْ رَفَعْتُ فَمَا اَذْرِيْ جِيْنٌ رُفِعَتْ كَانَ اَكُوْا مَرَجِيْنٌ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ كَوَاثِفٌ مِّنْهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَرُجُوْهُ مُوَلِّيَةٌ فَبُحِرَ اِلٰى الْخَائِطِ فَتَقَلُّوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ قَلَمًا رَافَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ فَنُتُوْا اَنْتُمْ قَدْ تَقَلُّوْا حَتّٰى يَنْتَازِدُوْا اَلْبَابَ فَنُتَبِّحُوْا كُلَّهُمْ وَجَاهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے پاس تشریف لے گئے میری والدہ ام سلیم نے جیس تیار کی اور ایک سیلے میں ڈال کر مجھے فرمایا اسے انس البیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ اور عرض کرو یا رسول اللہ! میری والدہ نے یہ آپ کی خدمت میں بھیجا ہے آپ کو سلام کہا ہے اور کہا کہ یا رسول اللہ! اس آدمی طرف سے یہ حقیر سا نذرانہ قبول فرمائیے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں رحمے کر حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا ملاں فلاں کو بلاؤ چند آدمیوں کے نام لے نیز ان کے علاوہ جو بھی لے اسے بلاؤ۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں ان سب کو بھی جی کے آپ کے نام لے رہے تھے اور علاوہ ان کے جن جن حضرات سے ملاقات ہوئی انکو بھی بلا لایا۔ ابو عثمان کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ان کی کتنی تعداد تھی انہوں نے فرمایا تقریباً تین سو آدمی ہوں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انس! لاؤ پھر وہ لوگ داخل ہوئے یہاں تک کہ چھو ترہ اور حجرہ مبارک بھر گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس دس کا حلقہ بنا لو اور ہر شخص اپنے ساتھی سے کھائے حضرت انسؓ فرماتے ہیں ان سب نے سیر ہو کر کھایا ایک جماعت نکلتی دوسری آجاتی اس طرح سب کے سب کھالیا۔ ازاں بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا انس! اٹھاؤ میں نے اٹھایا تو میں نہیں جانتا جس وقت لایا مٹھا اس وقت زیادہ مٹھایا اٹھائے وقت زیادہ تھا۔ ان لوگوں میں کئی گروہ بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے حضرت تشریف فرما تھے اور آپ کی تدبیر مطہرہ دیوان کی طرف منہ کر کے بیٹھ رہے۔ ان لوگوں کا بیٹھنا نبی کریم پر گراں ہو گیا آپ باہر تشریف لے گئے دوسری ازواج مطہرات کو سلام کیا پھر واپس تشریف لائے لوگوں نے آپ کو روک دیا پس آئے دیکھا تو مجھ گئے کہ ان کی موجودگی آپ پر بارِ محافضہ ہے۔ پھر وہ جلدی جلدی دروازے کی طرف

بڑھے اور سب کے سب چلے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے پردہ لٹکایا اور اندر داخل ہو گئے۔ میں
بھرے سیارہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ حضور نبی کریم آپ
باہر تشریف لائے اور یہ آیات نازل ہوئیں
یا ایہا الذین آمنوا لا تدرغلوا بھوت النبیؐ اثم اس
کے بعد آپ باہر تشریف لے گئے اور لوگوں پر
یہ آیات پڑھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں میں (دوسروں کی نسبت) ان آیات کے نزول
کے زیادہ قریب ہوں (اس کے بعد) نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی ازواج مطہرات پردہ میں ہو گئیں۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔ جس سے مراد ابن عثمان ہیں انہیں
ابن دینار بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی کنیت ابو عثمان
بحری ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ یزید بن
عبید، شعبہ اور حماد بن زید نے ان سے روایت
لی ہیں۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے پاس تشریف لائے (اس وقت) ہم سعد
بن عبادہ کی مجلس میں تھے۔ بشیر بن سعد نے عرض
کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود شریف بھیجنے کا
حکم دیا (تو بتائیے) ہم آپ پر کس طرح درود شریف
بھیجیں۔ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کچھ دیر خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے صبا کیا انہوں
نے آپ سے پوچھا ہی نہیں پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اس طرح کہوا اللہم صلی علی محمد وعلی آل
محمد اثلہ اور سلام اسی طرح پڑھو جس طرح تمہیں
سکھایا گیا اس باب میں حضرت علی، ابی سعید،
کعب بن جحہ، طلحہ بن عبید اللہ، ابو سعید

علیہ وسلم حتیٰ انی استردود حتیٰ دنا جانی
فی الحجرة فلو یکت لا یبیرا حتیٰ خرج علی
وانزلت علیہ الآيات فخرج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقرأہن علی الناس بآ
انھا الذین آمنوا لا تدرغلوا بیوت النبیؐ الا
ان یؤذن لکم انی حکما یریدنا یمین اناء
ولکن اذا دعیتم فادخلوا طائفتکم فانکثروا
ولا مستأینین بعد یث ان ذلکم کان یؤذی
النبیؐ انی اجد الا یہ قال الجعفی قال انک
انا احدث الناس عنہما یریدنا یریدنا
وخرجت نساء النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم
هذا حدیث حسن صحیحہ والحدیث ہذا ابن
عثمان وبقال ہوا ابن دینار ویکفی ابی عثمان
یفرقا وھو ثقہ حدیث اھل الحدیث روى
عنہ یونس بن عیینہ وشعبہ وحماد بن زید۔

۱۱۴۸۔ حکم ثنار شحات بن موسیٰ الانصاری
نا معن نا مالک بن انس عن یحییٰ بن عبد اللہ
البحیری عن محمد بن عبد اللہ بن زید عن الانصاری
عن عبد اللہ بن زید عن الذی کان اری الیناء
بالصلوة اھدہ عن ابی مسعود الانصاری
انک قال انا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ونحن فی مجلس سعد بن عبادہ فقال
کد فیہ بن سعد امدنا اللہ ان نصلي علیک
فکیف نصلي علیک قال فسکت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا انہ لو یسألنا
ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قولوا اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد
کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد

سنة لہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاس طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی
یہ ایک توہم ہے والا اور اگر وہ رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی

وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ فِي آلِهِ الَّذِينَ
 أَنْتَ خَيْرُ الْخَيْرِينَ وَأَسْلَامٌ كَمَا قَدْ عَلَيْنَهُمْ فِي الْبَابِ
 عَنْ عِزِّ وَآلِي حَبِيبٍ وَكَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ
 وَآلِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ دَقِيقًا إِنَّ جَارِيَةَ وَ
 مَرْثِيَةً هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ عِيَالِهِمْ

نہید بن حارجر (ابن حاریرہ بھی کہا جاتا ہے)
 اور مریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی
 روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن
 صحیح ہے۔

۱۱۴۹۔ حَلَّكَ تَابِعُ بْنُ حَبِيبٍ تَارُوْحَ بْنَ
 عَبَّادَةَ عَنْ عَرْفِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَخُصَّيْدٍ وَخَلَّابٍ عَنْ
 أَبِي هَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
 مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ رَجُلًا حَبِيبًا سَيِّدًا مَا
 يَزِي مِنْ جَدِيدٍ شَيْءٍ مُسْتَحِبًّا مِنْهُ فَإِذَا هُوَ
 مِنْ أَذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا مَا يَسْتَحِبُّ
 هَذَا الْكُفْرَ الْأَمِينُ عَيْبٌ يَجْلِيهِ أَمَا بَدَّ مِنْ
 مَا أَدْبَهُ وَمَا أَفْعَهُ وَإِنَّ اللَّهَ أَسَادَ أَنْ
 يُبَرِّقَهُ وَمَا قَالُوا إِنَّ مُوسَىٰ خَلَّاهُ وَمَا وَجَدَهُ فَمَنْ
 ثَبَّاهُ عَنْ حَجَرٍ كَمَا غَنَسَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلَى
 بَنِي إِسْرَائِيلَ لِيَا خُدَّاهُ وَأَنَّ الْحَجَرَ عَدَا بَنِيهِمْ فَأَخَذَ
 مُوسَىٰ عَصَاهُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُولُ تَوْبِي
 حَجَرُ تَوْبِي حَجَرُ حَتَّى أَتَى إِلَى مَلَكٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
 مَرَاوَةَ عَدِيْنَا أَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَأَبْرَاهَةَ مِمَّا كَانُوا
 يَقُولُونَ قَالَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ تَوْبِيَةً فَلَيْسَتْ وَطَفِقَ
 بِهَا يَحْمِلُهَا بِعَصَاهُ فَرَأَوْهُ أَنَّهَا تَحْمِلُهَا مِنْ أَمْرِ
 عَصَاهُ فَلَمَّا أَتَى رَجُلًا أَوْحَشًا قَذَلَتْ قَوْلَهَا يَا أَيُّهَا
 الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى
 قَوْلِهِمْ اللَّهُ مَعَنَا قَالُوا كَانُوا هُنَا اللَّهُ وَهِيَ هَاهُنَا
 حَدَّثَتْ حَسَنٌ فَحَسِبُوا وَكَانَ رَدِيٍّ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ
 أَبِي هَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت زیادہ باحیہ
 اللہ کو کوڑھانگنے والے تھے۔ حیاء کی وجہ سے آپ کے جسم کا
 کوئی حصہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ چنانچہ بنی اسرائیل کے کچھ
 لوگوں نے آپ کو اذیت پہنچائی اور کہا کہ یہ تو محض اپنی
 جلد کے سبب کی وجہ سے جسم کو اس قدر ڈھانپتے ہیں
 یا تو ان پر بدن کے داغ ہیں یا ان کے حصیے بڑے
 ہیں یا کوئی اور عیب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی
 بد بگلائی سے آپ کی برأت کا ارادہ فرمایا چنانچہ ایک
 دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یلعبدگی میں اپنے
 کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھے اور غسل فرمایا
 فارغ ہوئے تو کپڑے پہنے کے لئے پتھر کی طرف
 بڑھے لیکن پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا حضرت موسیٰ
 عصابہ پتھر کے پچھے دوڑے اور فریاد لگے کہ پتھر میرے
 کپڑے (دیدہ) لے پتھر میرے کپڑے (دیدہ) یہاں تک کہ آپ
 بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں جا پہنچے انہوں نے آپ کو ہرگز نہ سمجھا
 تو آپ کو نہایت حسین اور آپ کے اعضا کو بے عیب
 پایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پتھر ٹھہر گیا اور
 حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کپڑے لیکر پہنے اور عصابہ پتھر کو
 مارنے لگے۔ تم تمہارا پتھر عصابہ کے تین یا چار یا پانچ نشان باقی ہیں
 اللہ تم کے ان نشانوں کی بیان فرماتا ہے ایسا اللہ نے ان کو دکھایا تھا کہ وہ

الغیر مطلقاً حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد کی رکت عطا فرمائی جس کا ترجمہ وہاں بزرگ و درجہ ۳۷ صفحہ ۱۲۱ کے مطلق درجہ شریف صلوٰۃ اور
 سلام و تقدیر شریف پر مذکور ہے کہ سلام بھی ہے اس لئے وہ وہاں بھی کام ہے لیکن قمار سے باہر وہ وہاں بھی کی خصوصیت بھی ہے بلکہ ان الفاظ سے ہدیہ
 و ہدیہ ہما سے تو صلوٰۃ و سلام دونوں پر مشتمل ہو سکتا ہے (مسلم ہذا) صلوات ان کے والوں جیسے رہو نا جنہوں نے حضرت موسیٰؑ کو دکھایا تو اللہ نے اس

بات سے انہیں بری فرمایا جو انہوں (بنی اسرائیل) نے کی تھی اور اللہ کے ہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام اکبر و اسے ہیں ۱۲

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کرام کی ایک جماعت میں
تشریف فرما تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کے پوچھا وہ کہاں سے آیا ہے تم اسے دیکھ کر کیا کیا کرتے
تھے صحابہ کرام نے عرض کیا ہم کہا کرتے تھے کوئی عظیم شخص
فوت ہو گا یا کوئی نیا آدمی پیدا ہو گا رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یہ کسی کی موت یا پیدائش کے لئے نہیں ٹوٹتا
بلکہ جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو فرشتوں کے
اٹھانے والے فرشتے اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں پھر ان سے
منزل آسمان والے پھر ان سے منزل پہانک کہ تسبیح
اس آسمان (آسمان دنیا) تک پہنچتی ہے پھر چھٹے
آسمان والے ساتویں آسمان والوں سے پوچھتے ہیں
اگہارے رب نے کیا فرمایا یا رسول اللہ آسمان والے
انہیں بتاتے ہیں پھر ہر درجے کے آسمان والے (اوپر کے
آسمان والوں سے) پوچھتے ہیں حتیٰ کہ آسمان دنیا
والوں تک خبر پہنچتی ہے شیطان کان لگا کر سنتے
ہیں تو اس ستارے سے انہیں مارا جاتا ہے
پھر یہ اپنے دوستوں کو بتاتے ہیں شیطان جو خبر
اصل صودت میں لاتے ہیں وہ بھی ہے لیکن وہ تحریف
کرتے اور اضافہ کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔ یو اسطہ زہری، علی بن حسین، ابن عباس
اور کچھ انصار، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے۔

تفسیر سورہ ملائکہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے آیت کریمہ ثم اور ثننا
الکتاب الذین اصطفینا ہ الخ سے
بارے میں فرمایا یہ سب کے سب

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَفِيرٍ مِنْ أَهْلِيهِ إِذْ رَأَى
بَنَجْرًا سَتَارَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ بِشَيْءٍ هَذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
إِذْ لَا يَمُوتُ قَالُوا كُنَّا نَقُولُ يَمُوتُ عَظِيمٌ أَوْ
يُؤْكَلُ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَا يَمُوتُ بِهِ يَمُوتُ أَحَدٌ وَلَا يَحْيَا بِهِ
وَلَكِنْ رَبَّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ وَقَالِي إِذَا قَضَى أَمْرًا
سَبَّحَ حَمْدَهُ الْعَرْشُ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ
يُؤْتُونَ ثَوْبَهُ الَّذِينَ يَكُونُ حَوْلَهُ حَتَّى يَبْلُغَ التَّشْيِيرَ
إِلَى هَذِهِ السَّمَاءِ ثُمَّ سَأَلَ أَهْلُ السَّمَاءِ النَّاسِ وَاسْتَدْرَكَ
أَهْلُ السَّمَاءِ السَّامِعِينَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ
قَالَ يُمْخِرُكُمْ ثُمَّ يَنْتَهِبُ أَهْلَ كُلِّ
سَّمَاءٍ حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبْرَ إِلَى أَهْلِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا
وَتُخْتَلَفُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَيَمْرُؤْنَ فَيَقُولُونَ
إِلَى آيَاتِنَا يَخُوفُنَا جَاءَ وَابِعٌ عَنْ دَجْرِهِمْ فَهَوَّ عَنْ
وَلَكِنَّهُمُ يَخُوفُونَهُ دَيِّبُ يَدُونَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مَكْتُمٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنَ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ يَجْالِي
مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سُورَةُ الْمَلٰٓئِكَةِ

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى عَمْدُنُ الثَّمَلِيُّ
وَعُمْدَتُنَا بِشَارُخُ الْإِسْلَامِ عَمْدُنَا جَعْفَرُ بْنُ
شُعْبَةَ عَنْ الْأَوْبِيدِيِّ بْنِ الْأَمِيْرِ أَنََّّهُ سَمِعَ رَجُلًا
مِنْ تَقِيَّيْنِ يَحْدِثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ كَتَاتَةٍ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چنے ہوئے بندوں کو کتاب کا وارث کیا تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا تھا اور ان میں کوئی میان روی چلا رہا تھا اور ان میں کوئی

ایک درم کے ہیں اور سب جنتی ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ كُنَّا أَوْدُنَا الْكِتَابَ
الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ بَنَاتِنَا فَمِنْهُمْ ظِلْمٌ لِنَفْسِهِ
فَمِنْهُمْ مُقْتَوُونَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ بِالْخِيَرَاتِ
بِإِذْنِ اللَّهِ قَالَ هُوَ الَّذِي كَلَّمَكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاجِدَةٍ
وَكَلَّمَكَ فِي الْخِيَرَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ

سُورَةُ يُونُسَ

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ أَنُوَابِيُّ عَنْ
إِسْحَاقَ بْنِ يُونُسَ الْأَزْرَقِيِّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ
عَنْ أَبِي سُوَيْبَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَتْ بَنُو سَمْعَةَ فِي تَارِيحَةٍ
الْمَدِينَةِ قَارِئَةً لِنُفْلَةٍ إِلَى قَرْبِ الْمَسْجِدِ
فَنَزَلَتْ عَلَيْهَا الْآيَةُ لَمَّا فَتَحَ نُحَيْيٍ الْمَوْتَى
وَنُكِبَ مَا قَدْ مَرَّ وَأَشَارَهُمْ فَقَالَ سَأَسْأَلُ
اللَّهَ مَنِّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَتَاكُمْ تَكْتَبُ
فَلَا تَمُوتُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ
حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ وَأَبُو سُوَيْبَةَ هُوَ طَرِيفُ السَّحَابِيِّ

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي دَرْدٍ قَالَ
دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَجِئْتُ غَابِثَ الشَّمْسِ وَالنَّبِيِّ مَنِّي
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالِسٌ فَقَالَ النَّبِيُّ مَنِّي
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَاكَ يَا ذَاكَ رَأَيْتَ قَدْ صَبَّ
هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ فَاغْشَا
تَذْهَبُ فَتَسْأَلُنِي فِي السَّجْدِ فَيُذَنُّ لَهَا وَ
كَأَنَّمَا قَدْ قِيلَ لَهَا اطْلُوعِي مِنْ جَيْتٍ حَتَّى تَقْطُلِي
مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَدِمَ ذَلِكَ مُسْتَقْدَرًا لَهَا قَالَ
قَدْ خَلَيْتُ فِي قَوْلِكَ قَبْلًا اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ

تفسیر سورہ یونس

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو سمریہ طیبہ کے ایک کنارے پر مکین تھے انہوں نے مسجد نبوی کے قریب نقل مکانی کرنا چاہی تو یہ آیت نازل ہوئی انا نحن نحیی الموتی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے قدموں کے نشانات کھجے جاتے ہیں اس لئے یہاں منتقل نہ ہو۔ یہ حدیث حسن ثوری کی روایت سے غریب ہے ابو سفیان سے طریق سعدی مراد ہیں۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں غروب آفتاب کے وقت مسجد داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپ نے پوچھا ابو ذر! جلتے ہو یہ کہاں جانتے ہو میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ جانتا ہے اور مجھ سے کی اجازت مانگتا ہے تو مجھے اجازت دیدی جاتی ہے پھر ایک روز مجھے کہا جلتے گا تو وہاں سے طلوع کر جہاں سے آیا ہے پس یہ مغرب سے طلوع ہوگا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا و ذلک مستقر بہائک راوی فرماتے ہیں یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا (صفحہ ۱۲) مشک ہم مردوں کو زندہ کرے گی اور کھڑے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا (صفحہ ۱۲) اور اس کا شہر آگ ہے ۱۲

سُورَةُ الصَّافَاتِ

١١٥٦. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيّ نَا
الْمَعْتَمِدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَائِبُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ يَشْرِ
عَنْ أَبِيهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَايِعٍ دَعَا إِلَى شَيْءٍ إِلَّا
كَانَ مَوْفُوقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَا لَمْ يَلَا يُفَارِقُهُ
وَأَنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا تَعْرِفُهُمَا قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ وَيَقُولُهُمْ أَنَّهُمْ مَسْئُولُونَ مَا كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ عَرَبِيٍّ .

١١٥٤. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَّيْنٍ الْأَنْبَلِيُّ عَنْ
مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي
الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
فَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ قَالَ
عَشْرُونَ أَلْفًا هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ عَشْرٍ

١٥٨. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْبَيْهَقِيِّ
 بْنُ خَالِدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَعِيَدٍ عَنْ بَشِيرٍ عَنْ
 قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ
 هُمُ الْبَاقِينَ قَالَ حَامِدٌ وَمَارُوفٌ يَا نَائِبُ
 قَالَ أَبُو عُمَيْرٍ وَيُقَالُ يَا فَيْتُ وَيَا فَيْتُ يَا لَتَا عِرْدِ
 الشَّيْءِ وَيُقَالُ يَفُوتُ هَذَا أَحَدِيثُ حَسَنٌ غَيْرُ يَسِيلَا
 فَقَرَّبَهُ لِأَخِي مِنْ حَدِيثِ سَمُرَةَ بْنِ بَشِيرٍ

١٥٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ سَمِعْتُ
يُوسُفَ بْنَ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ
قَتَادَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَمْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامِرُ أَبُو تَعْرِبٍ وَحَامِرُ أَبُو
الْحَبِشِ وَيَاقُتُ أَبُو الذُّهَيْرِ
سُورَةُ ص

تفسير سورة الصافات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بلا نے اسے کسی کو (برائی کی طرف) بلا لیا وہ قیامت کے دن ٹھہرا رہے گا اور اس سے جدا نہ ہوگا اگرچہ ایک ہی آدمی کو بلا لیا ہو پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک پڑھا "وَقُتِلُوا" ہم انہم مستولون" اٹھ لے یہ حدیث عزیز ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ارشاد خداوندی کے بارے میں پڑچھا اور سلطان الی ماثرہؓ آپ نے فرمایا میں ہزار بار حدیث غریب ہے۔

حضرت کمرہ رضی اللہ عنہ انہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہیں جو جعلنا فریضۃ ہم الباقین تم کے بارے میں آپ نے فرمایا یہ عام، سام اور یافت (تلاکے ساتھ) ہیں۔ یافت (تلاکے ساتھ) یافت (تلاکے ساتھ) بھی کہا جاتا ہے اور یافت بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف سعید بن بشیر کی روایت سے بھیجتے ہیں۔

حضرت مکہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ
نے فرمایا سام اہل عرب کا باپ ہے، حام،
حبلش والوں کا اور یافث اہل روم کا باپ

ۛ تفقیر سورۃ ص

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ابوطالب بیمار ہوئے تو قریش ان کے پاس آئے ہی کہہ کر
اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے گئے ابوطالب کے پاس صرف ایک آدمی
کے بیٹھے کی جگہ تھی۔ ابوجہل انہیں منع کرنے اٹھا اور ان لوگوں نے
ابوطالب سے آپ کی شکایت کی۔ ابوطالب نے پوچھا بھئیے !
آپ اپنی قوم سے کیا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں ان
سے ایک کلمہ چاہتا ہوں جس کے سبب عرب داسے ان
کے مطیع ہوں اور اہل عجم انہیں جزیہ ادا کریں ابوطالب
نے کہا بس صرف ایک کلمہ؟ آپ نے فرمایا ہاں صرف
ایک کلمہ پھر آپ نے فرمایا اسے چچا! لا الہ الا اللہ
کہو۔ قریش نے کہا بس صرف ایک معبود؟ ہم
نے کسی دوسرے دین میں یہ بات نہیں سنی
یہ من گھڑت بات ہے۔ چنانچہ اس پر ان لوگوں
کے بارے میں قرآن کی آیت نازل ہوئی۔ ص
والقرآن فی الذکر انہی یہ حدیث حسن

بندار نے ابوسلمہ بنی بن سعید اور سفیان، اعمش سے
اس کے ہم معنی حدیث روایت کی حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
آج لات میرا پروردگار میرے پاس نہایت ابھی صور
میں آیا راوی فرماتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا خواب
میں آیا اور پوچھا اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جلتے ہو مقربین
فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں یا میں نے عرض کیا میں
نہیں جانتا۔ حضور فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا
دست توحید میرے دہانے رکھ دیا کہ جس کی شہادت میں نہ اپنی
پہچانی یا فرمایا اپنے سینے میں پانی ادریں سے زمین و آسمان میں جو کچھ
ہے سب جان لیا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر پوچھا اے محمد صلی اللہ

۱۱۶۰۔ حَلَّ لَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
حَبِيبٍ الْمَدَنِيُّ وَاحِدًا قَالَا نَا أَبُو حَمْدًا سَفِيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ
عَنْ مَوْجِدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ مَوْجِدُ بْنُ
طَالِبٍ نَجَّاهُ مِنْ قَبْرِهِ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَعَيْنَا ابْنِ طَالِبٍ فَجَلَسَ نَجْلٌ فَقَامَ أَبُو جَبْرٍ
كَى يَمْنَعُهُ قَالَ وَشَكَوَهُ إِلَى ابْنِ طَالِبٍ فَقَالَ يَا
ابْنَ أَخِي مَا تَرِيدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ أُرِيدُ مِنْهُمْ
كَلِمَةً تَدِينُ لَهُمْ بِمَا أَعْرَبُ وَتُؤَدِّي إِلَيْهِمْ
الْكَلِمَةَ الْحَقِيقَةَ قَالَ كَلِمَةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ كَلِمَةٌ
وَاحِدَةٌ فَقَالَ يَا عَمْرُو كَوْنُوا لَكُمْ إِلَّا اللَّهُ فَقَالُوا
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا جَعَلْنَا هَذَا فِي أَلْسِنَةِ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ
هَذَا إِلَّا لَأُخِيَلَانِي قَالَ فَتَذَلَّ فِيهِمَا الْقُرْآنُ مِنْ
الْقُرْآنِ وَخَيَّرَ النَّبِيُّ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِدَّةٍ وَ
شَقَاتِي إِلَى كَرِيبٍ مَا سَمِعْنَا هَذَا فِي أَلْسِنَةِ الْأَنْبِيَاءِ
إِنَّ هَذَا إِلَّا لَأُخِيَلَانِي هَذَا أَحَدٌ حَسَنٌ حَسَنٌ

۱۱۶۱۔ حَلَّ لَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَفِيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ الْحَدِيثُ وَقَالَ
يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ
عَبْدُ الدَّرَاقِيِّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ ابْنِ
قَلَابَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي اللَّيْلَةِ رَأَيْتُ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ مَنَاقِبِهِ قَالَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ يَا
مُعْتَصِدُ هَلْ تَكَارَرِي فِيهِمْ تَحْكِيمُهُ الْمَلَأَ الْأَعْلَى
قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَرَضَ يَدَاكَ بَيْنَ كَتِفِي حَتَّى
فَجَدْتُ بَدَنَهَا بَيْنَ شَدَائِي أَوْ قَالَ فِي تَحْرِيرِي
فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ قَالَ

لہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نہ چھوڑی گئی تھی سب کچھ ہاتھ میں جس پر آیات قرآنیہ اور
احادیث نبویہ میں ایک یہ حدیث مذکورہ بالا ہے اثنا عشر علی ۱۲

يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدَارِي فِي خَيْرٍ يَخْتَصِمُهَا لِسَلَامٍ
الْأَعْلَى فَلَمْ تَعْمَلْ فِي الْكَفَارَاتِ مَا الْكَفَارَاتُ
الْمَكْتُفَى فِي السَّجْدَةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَالنَّسْيِ عَلَى
الْأَعْدَاءِ إِلَى الْبَسَاغَاتِ فَلَمْ يَسْبِغْ أَوْضُوعِي
الْمَكَارِمِ وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ
بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ كَيْدُهُ وَكَدَاتُهُ أَمَّا
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكُ الْمُنْكَرَاتِ
فَحَبَّبَ الْمَسَاكِينَ فَارْزُقْ الدُّنْيَ بِعِبَادِكَ فَتَمَنَّهُ
عَبْدٌ مُضْطَرِئٌ إِلَيْكَ غَيْرُ مُعْتَوٍ قَالَ قَالَتْ رَجَاءُ
إِنْ شَاءَ الْمُسْلِمُ وَلَمْ يَطْعَمْ النَّفْسَ وَالصَّلَاةَ
بِالْإِيمَانِ مَا تَسْأَلُ نِيَّاسُهُ فَكُنْ كَذَكْرًا بَيْنَ آيِ
قَلَابَةٍ وَبَيْنَ آيِ عَابَسٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
رَجُلًا قَدْ رَعَاهُ قَتَادَةُ عَنْ آيِ قَلَابَةٍ عَنْ
خَالِدِ بْنِ الْخَلَّاجِ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ -

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَعَاذُ بْنُ
هَشَامٍ رَضِيَ ابْنُ عَن قَتَادَةَ عَنْ آيِ قَلَابَةٍ عَنْ
خَالِدِ بْنِ الْخَلَّاجِ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آتَانِي رَقِيٌّ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ كَيْفَ رَقِيٌّ وَسَعْدَ يَدِي
قَالَ فَيُخَصِّصُهَا لِسَلَامٍ الْأَعْلَى فَقُلْتُ رَبِّ لَا
أَذِيرُ قَوْصَمَ يَدَاكَ بَيْنَ كَتِفَيْ حَتَّى وَجَدْتُ
بَيْنَهُمَا بَيْنَ قَدَائِي فَقُلْتُ مَا بَيْنَ الْمُشْرِئِ
وَالْمُعْرِضِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ كَيْفَ وَ
سَعْدَ يَدِي قَالَ فَيُخَصِّصُهَا لِسَلَامٍ الْأَعْلَى فَقُلْتُ
فِي اللَّهِ رَجَاءُ وَانْكَدَرَاتٍ وَنِيَّانِ الْأَقْدَامِ
إِلَى الْبَسَاغَاتِ وَارْتِبَاغِ الْأَوْضُوعِ فِي الْمَكْرُوهَاتِ
وَالْإِنْطِلَاقِ بِعَدَا الصَّلَاةِ وَمَنْ يَحَافِظْ
عَلَيْهِ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ

علیہ وسلم، جلتے ہو بلند و بالا فرشتے کس بات میں
بھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا ہاں رب جانتا ہوں
کفاروں کے بارے میں بھگڑ رہے ہیں، اور کفارات
یہ ہیں نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا، مساجد کی طرف
پیدل چل کر جانا اور مشقت کے وقت کامل وضو
کرنا۔ جس نے ایسا کیا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ
رہا اور اسے بھلائی پر ہی موت آئی وہ گناہوں سے
ایسے پاک ہو گا جیسے پیدائش کے وقت تھا۔ تیز
فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نماز کے بعد دعا
مائیں۔ اللهم انی اسألك فعل الخیرات الخ اور وہ جانتے
ہیں سلام کا پھیلانا، کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا
جب لوگ سوئے ہوئے ہوں؟ محدثین نے اس حدیث کی
سنن میں ابو قتادہ اور حضرت ابن عباس کے درمیان ایک
اور آدمی کا اضافہ کیا قتادہ نے بواسطہ ابو قتادہ اور خالد بن
خلید، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میرا رب میرے پاس نہایت اچھی صورت میں آیا اور
فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا میرے رب! حاضر ہوں بارہا حاضر ہوں
فرمایا مقررین فرشتے کس بات میں بھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا میرے
رب میں نہیں جانتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے
دونوں کندھوں کے درمیان رکھا حتیٰ کہ میں نے اسکی ٹھنڈک اپنی
بھائی کے درمیان عبوس کی اور شرق و مغرب کے درمیان جو کچھ
ہے سب کچھ جان لیا۔ پھر فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا اے رب!
حاضر ہوں بارہا حاضر ہوں فرمایا بلند و بالا فرشتے کس بات میں بھگڑتے
ہیں؟ میں نے عرض کیا کفاروں، وجہات، مساجد کی طرف قدموں کے
اٹھانے، تکلیف و مشقت کے وقت کامل وضو اور ایک نماز کے بعد
دوسری نماز کی انتظار کرنے کے بارے میں بھگڑتے ہیں جس نے
انکی حفاظت کی اس نے زندگی بھی اچھی گزاری اور اسکی موت
بھی بہتر ہوگی۔ اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گا جیسے پیدائش

ذُوقِيهِ كَيْومٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ هَذَا أَحَدُ اثْنَيْ عَشَرَ عَدِيْبًا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُتُبِهِ وَقَالَ إِنِّي نَعَسْتُ فَأَسْتَقْلْتُ لَوْ مَا خَلَيْتُ بَقِيَّ فِي أَحْسَنِ مَوْرَةٍ فَقَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأَةُ الْأَعْلَى

سورة الزمر

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَثْرَةَ سَفِيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ تُحَرِّمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَكْذَرُ عَلَيْنَا الْغُصُومَ بَعْدَ الَّذِي كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ ابْنُ الْأَعْبَرِ إِذَا شِئْنَا بِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُجْتَمِعٌ

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَسَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحُجَّاجُ بْنُ هِزَالٍ قَالُوا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جَوْشَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعُرُ بِأَعْيَادِي الَّذِي نَا أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلَا يَبَالِي هَذَا أَحَدُ اثْنَيْ عَشَرَ عَدِيْبًا لَا تَقْنَطُوا مِنَ اللَّهِ حَدِيثٌ ثَابِتٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جَوْشَبٍ

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَثْرَةَ سَفِيَانُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُتُبِهِ وَقَالَ إِنِّي نَعَسْتُ فَأَسْتَقْلْتُ لَوْ مَا خَلَيْتُ بَقِيَّ فِي أَحْسَنِ مَوْرَةٍ فَقَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأَةُ الْأَعْلَى

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَثْرَةَ سَفِيَانُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُتُبِهِ وَقَالَ إِنِّي نَعَسْتُ فَأَسْتَقْلْتُ لَوْ مَا خَلَيْتُ بَقِيَّ فِي أَحْسَنِ مَوْرَةٍ فَقَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأَةُ الْأَعْلَى

کے دن تھا یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث طویل روایت کی گئی ہے اس حدیث کے مطابق آنحضرت نے فرمایا میں دیکھ رہا تھا کہ مجھے زندہ لگتی تو میں نے اپنے دوست کو نہایت حسین صورت میں دیکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا فرشتے کس باتیں کر رہے ہیں۔

تفسیر سورة الزمر

حضرت عبداللہ بن زبیر اپنے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں جب آیت کریمہ تم انکم یوم القیامت آئی نازل ہوئی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہمارا دنیا کا بھگنا پھر قیامت میں بھی ہوگا؟ آپ فرمایا ہاں تو انہوں نے فرمایا اس وقت معاملہ زیادہ شدید ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا یا عبادی الذین اسرفوا انہ کہ آپ نے فرمایا اسے بدواہ نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صریح بواسطہ ثابت، شہر بن حوشب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہلے عمار صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ آسمان کو ایک انگلی پہنڈھنڈوں کو ایک انگلی پر اور زمام مخلوق کو

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَثْرَةَ سَفِيَانُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُتُبِهِ وَقَالَ إِنِّي نَعَسْتُ فَأَسْتَقْلْتُ لَوْ مَا خَلَيْتُ بَقِيَّ فِي أَحْسَنِ مَوْرَةٍ فَقَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأَةُ الْأَعْلَى

فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُبَدِّلُ السَّمَوَاتِ عَلَى
إِصْبَحٍ وَآلِ لَيْلٍ عَلَى إِصْبَحٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى لَيْلٍ
وَالْخَلَائِقَ عَلَى رَمِيمٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ
فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ
تَوَارِجُهُ قَالَ وَمَا تَدْرِي أَنَّ اللَّهَ حَقٌّ قَدَرُهُ هَذَا حَدِيثٌ
۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا ثَنَا ابْنُ أَبِي عِيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
فَضِيلٍ عَنْ عِيَانٍ عَنْ مَنُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْنِئَةً وَتَصْدِيقًا هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ حَسَنٌ

۱۱۶۷ - حَدَّثَنَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ ثَنَا أَبُو كَدَيْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
السَّائِبِ عَنْ أَبِي الصَّغِيهِ عَنْ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ
مَنْ يَجُودِي بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جُودِي حَيَّا ثَنَا
فَقَالَ كَيْفَ تَقُولُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِذَا دَخَلَ اللَّهُ
السَّمَوَاتِ عَلَى ذِهِ وَالْأَرْضِينَ عَلَى ذِهِ وَالنَّاسَ
عَلَى ذِهِ وَاجْبَانَ عَلَى ذِهِ وَسَائِدَنَا نَخْلِقُ عَلَى ذِهِ
وَأَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ بِخَنْصَرِهِ
أَنَّهُ لَشَوْ تَابِعَ حَتَّى بَلَغَ إِلَيْنَا مَا رَفَعْنَا نَدَى اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَمَا تَدْرِي أَنَّ اللَّهَ حَقٌّ قَدَرُهُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ضَعِيفٌ لَا تَمْرُقُهُ إِلَّا مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ وَابْنُ كَدَيْبَةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ الْمَرْثَبِ
وَبِأَيْتِ مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ
عَنِ الْحَسَنِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ

۱۱۶۸ - حَدَّثَنَا ثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو ثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ
مُطَرِّقٍ عَنْ عَطِيبَةَ الْأَعْرَقِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْمُخَذَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلہ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قدر کی جیسا اس کا حق تھا ۱۲

ایک انگلی پر رکھ کر فرمائے گا میں نبی بادشاہ ہوں حضرت
عبداللہ فرماتے ہیں یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم ہنس پڑے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے کے دانت ظاہر ہو گئے اور آپ نے فرمایا
وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ

بشارت نے بواسطہ یحییٰ بن سعید فضیل بن عیاض
منصور البراءیم اور عبیدہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بات
پر تعجب اور تصدیق کے طور پر ہنسے۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے ایک یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے
گزرا تو آپ نے اس سے فرمایا اے یہودی! ہمیں کوئی
بات سناؤ اس نے کہا اے ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم)
آپ کیا کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اس انگلی پر رکھے
گا اور زمینوں کو اس پر پالی کو اس پر پھانڈوں کو اس پر
اور تمام مخلوق کو اس پر رکھے گا۔ محمد بن صلت ابوجعفر
نے اپنی چنگلی انگلی کی طرف اشارہ کیا اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت اتاری وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ یہ حدیث
حسن غریب صحیح ہے ہم اسے صرف اس طریق سے
پہچانتے ہیں ابودکینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے۔
میں نے دیکھا امام بخاری رحمہ اللہ علیہ اس
حدیث کو بواسطہ حسن بن شہاب، محمد بن صلت
سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے آرام
کر سکتا ہوں جبکہ صور بھونکنے والے نے صور میں سے لیا

وَسَلَّوْكَ يَفْ أَحْمَدُ قَدْ أَتَقَرَّ صَاحِبُ الْقَدَرِ الْقَدَرِ
وَحَشَى جَبْرَتُنَا وَصَفَى سَمْعَهُ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْمَرَنَا بِنُفْرٍ
فَيَنْفِرَ قَالَ الْمُتَكَلِّمُونَ فَكَيْفَ نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
قُولُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ وَدَعْنَا
قَالَ سُبْحَانَ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ -

۱۱۶۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَحْنُ سَمِعْنَا مِنْ
أَبِي هَارِبٍ نَاسِيَةً النَّبِيِّ عَنْ أَسْلَوَ الْمُجَلِّي عَنْ بَشِيرِ
بْنِ شُعَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ أَمْرًا فِي
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْقُدْرَةُ قَالَ قَدْرٌ يُنْفَعُ فِيهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ النَّبِيِّ -

۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاسِيَةً عَنْ
سُلَيْمَانَ نَاسِيَةً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَاسِيَةً عَنْ
أَبِي هَارِبٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ عَلَى الْبَشَرِ قَالَ قَدْرَةٌ
رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَاهُ قَصِيدَتَانِ وَجَمْعُهُ
قَالَ نَقُولُ هَذَا وَفِيهَا نَبِيُّ اللَّهِ عَمَلِي اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّوْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنُفْرِي فِي الْقُدْرَةِ فَصَحَّحْتُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ
فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ تَوَكَّلْنَا فِيهِ الْخَلْقُ
فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يُنْفِرُونَ فَتَكُونُ أَوَّلَ مَنْ رَاقَعَ
رَأْسَهُ فَإِذَا مَوْسَى أَخَذَ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَدَائِمِهِ
أَتَعْرِشٍ فَلَا أَدْرِي أَرَقَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ أَمْرِكَ أَمْ كَاتَ
مَعْنَى اسْتَشْنَى اللَّهُ وَمَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ
بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَّبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُجْتَمِعٌ -

۱۱۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيَاثٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ
قَالُوا نَا عَمَلُ الْمَذْرُوقِ نَا الشُّورِي نَا أَبُو شُعَابٍ
أَنَّ الْأَعْدَحَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ هَارِبٍ

اور وہ پیشانی جھکائے کان لگائے اس انتظار میں ہے کہ کب
لے پھوٹے گا حکم ہو اور وہ پھوٹے گا مسلمانوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ! ہم کیا کہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم کھڑے رہنا اور نعم الوکیل توکلنا علی اللہ علی اللہ توکلنا
بھی کہا گیا ہے یہ حدیث حسن ہے -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے ایک اسرائیلی نے پوچھا یا رسول اللہ! صوبہ کیا چیز ہے؟
آپ نے فرمایا ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا - یہ
حدیث حسن ہے ہم اسے سلیمان نبی کی روایت
کے بیچاتے ہیں -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک
یہودی نے مدینہ طیبہ کے بازار میں کہا اس ذات کی قسم جس کے
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر برگزیدہ کیا حضرت
ابو ہریرہ فرماتے ہیں یہ شکل ایک انصاری نے اسے چھپڑا کر دیا
اور کہا تم یہ کہتے ہو حالانکہ ہم میں ہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں
اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا و نفع فی الصور
فصعق من فی السموت ومن فی الارض ثم انکس ان میں سب
کے سپہ میں سر اٹھاؤں گا میں وہ بھوکوں گا کہ حضرت موسیٰ
علیہ السلام عرش کا ایک پایہ پکڑے کھڑے ہیں میں نہیں جانتا
کہ انہوں نے مجھ سے سپہ سزا ٹھایا یا وہ ان میں سے ہیں
جہنمیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کر دیا اور جس نے
یہ کہا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اس
نے جھوٹ کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے -

حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ
نے فرمایا ایک منادی تمہیں بکار سے گاراؤ کہے گا زندہ

صلہ اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اللہ بہتر کارساز ہے ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا ۱۰ غلہ اور صوبہ کا جلسہ گاؤں سے آسمان و زمین میں ہیں یہ جوش ہو جائیگا کہ مگر اللہ
چاہے پھر دوبارہ صوبہ پھونکا جائے گا بھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے ۱۲

رہو گے کبھی نہ مردے، صحت مند رہو گے کبھی بیمار نہ ہو گے
ہمیشہ پر شکم رہو گے کبھی کمزور نہ ہو گے ہمیشہ ناز و نعمت
میں رہو گے تنگ دست و محتاج نہ ہو گے
اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فرماتا ہے
”وَنُفِكَ الْجَنَّةِ النَّارِ وَرُفِعُوا فِيهَا الْخَلْقُ“ حضرت
ابن مبارک وغیرہ نے یہ حدیث ثوری سے بغیر رفع
روایت کی ہے۔

حضرت مہابد سے روایت ہے حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے فرمایا جانتے ہو بہم کی وصعت کتنی ہے؟
میں نے عرض کیا نہیں جانتا، انہوں نے فرمایا ہاں قسم بخدا!
تم نہیں جانتے مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان
کیا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت کریمہ
وَالَّذِينَ آمَنُوا بِمَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ مِنْهُ لَا يُكَذِّبُوهَا وَالَّذِينَ لَا
يَرْجُوا يُكُذِّبُوهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ کے بارے میں پوچھا یا رسول اللہ!
اس دن لوگ کہاں ہونگے؟ آپ نے فرمایا بہم کے بل پر
ہوں گے اس حدیث میں واقعہ ہے یہ حدیث صحیح
اس طریق سے غریب ہے۔

تفسیر سورۃ مومن

حضرت نعمان بن شیعہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
نے فرمایا دعا عبادت ہے پھر فرمایا و قَالَ
رَبِّكُمْ ادْعُونِي اسْتَجِبْ لَكُمْ اَلْحَقُّ بِرَبِّكُمْ يَوْمَ تَمُوتُ
حَسَنٌ صَحیح ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْادِي مَنَادٌ
أَنْ لَكُمْ أَنْ تَكُونُوا أَفَلَا تَتُوبُونَ أَبَدًا وَأَنْ لَكُمْ أَنْ
تَكُونُوا أَفَلَا تَسْتَعْمِلُونَ أَبَدًا وَأَنْ لَكُمْ أَنْ تَكُونُوا
أَفَلَا تَهْتَمُّونَ أَبَدًا وَأَنْ لَكُمْ أَنْ تَتَوَهَّوْا فَلَا تَسْرَ
أَبَدًا أَفَلَا تَكُونُوا تَعَالَى وَذَلِكَ الْجَنَّةُ النَّارُ
أَوْ يَتَوَهَّوْا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَرَدَى ابْنُ الْمُبَارَكِ
وَعَلَيْهِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَكَوْنُهُ بِرَفْعِهِ
۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَعْمَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سَيْبٍ عَنْ جَبْرِ
بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
أَتَذَرُونِي مَا سَمِعْتُمْ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ أَجَلٌ مَا لَمْ
يَكُنْ مَا تَذَرُونِي حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ لَا
يَرْجُوا يُكُذِّبُوهَا يَوْمَ تَمُوتُ وَيَكُونُ مَطْوِيَاتٍ
بِجَنَّتِهِ قَالَتْ قُلْتُ قَائِلُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَلَى جُودِ جَهَنَّمَ وَفِي الْحَدِيثِ
قَوْلُهُ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ

سورۃ المؤمن

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الدَّرَجَلِيُّ عَنْ
مُهَذَّبٍ عَنْ سَعْدِيٍّ عَنْ مَعْمُورٍ الْأَعْلَشِيِّ عَنْ
ذَرِّعٍ عَنْ يَسِيرٍ الْخَضَرِيِّ عَنْ الْمُثَنَّنِ بْنِ بَشِيرٍ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
الدَّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ لَوْ قَالَ وَقَالَ رَبِّكُمْ ادْعُونِي
اسْتَجِبْ لَكُمْ لَوْنٌ الْإِلَهِيَّةُ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ
عِبَادَتِي سَيِّئٌ خُلُوتٌ جَهَنَّمَ وَدَاخِلٌ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

لہذا وہ جنت ہے جس کا تھوس وارث بنایا گیا ۱۲۷۳ اور وہ قیامت کے دن سب زمیوں کو کیٹ دیگا اور اس کی قدرت سے سب
آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے ۱۲۷۴ اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو تو قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت (دعا)
نے تمہارے رب سے غریب و ذلیل ہو کر بہم میں داخل ہوں گے ۱۲۷۵

سُورَةُ السَّجْدَةِ

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَمْعِيَانُ عَنْ مَسْعُودٍ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْبُودٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اخْتَصَمَ عِنْدَ النَّبِيِّ ثَلَاثَةٌ فَقَدَّرَ شَيْئَانِ وَتَقَفِيَ اَوْ تَقَفِيَانِ وَقَدَّرَ شَيْءٌ فَيُكَلِّفُ قُلُوبَهُمْ كَثِيرٌ شَجَرٌ يُطَوَّرُهُمْ فَقَالَ احَدُهُمْ اَتَدْرُونَ اِنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ فَقَالَ الْاُخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَعَلْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاُخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَعَلْنَا فَيُطَوَّرُهُمْ اِذَا اَخْفَيْنَا فَتَا نَزَلَ اِلَيْهِمْ عَذَابٌ جَلٌّ فَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرِدُّونَ اَنْ يَسْمَعَ مَا عَلَيْكُمْ مَكْرُورٌ فَلَا ابْصَارَ لَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُبِيحٌ

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِاسْتَارٍ لَمْ يَجِبْهُ حِجَابٌ ثَلَاثَةٌ فَقَدَّرَ شَيْءٌ شَجَرٌ يُطَوَّرُهُمْ فَيُكَلِّفُ قُلُوبَهُمْ كَثِيرٌ وَخَتَنَاهُ تَقَفِيَانِ اَوْ تَقَفِيَ وَخَتَنَاهُ قَدَّرَ شَيْئَانِ فَتَكَلَّمَا بِكَلَامٍ تَوَارَفَمَا فَقَالَ احَدُهُمْ اَتَدْرُونَ اِنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ كَلَامَنَا هَذَا فَقَالَ الْاُخَرُ اَنَا اِذَا نَزَعْنَا اَصْرًا تَنَا سَمِعَهُ وَاِذَا نَزَعْنَا اَصْرًا تَنَا نَوَسَمِعُهُ فَقَالَ الْاُخَرُ اِنْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا سَمِعَهُ كُلُّهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَا كَرِهْتَ ذِيكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْزَلَ اللَّهُ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرِدُّونَ اَنْ يَسْمَعَ مَا عَلَيْكُمْ مَسْمُوعٌ وَلَا ابْصَارَ لَكُمْ وَلَا جُلُودَ لَكُمْ اِلَى قَوْلِهِمَا فَاصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمِلَانَ نَا وَكُنْتُمْ نَاسِقِيَانِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قُتَيْبِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ

تفسیر سورہ سجدہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ،
بیت اللہ شریف کے پاس تین آدمی بھگڑ رہے تھے انہیں دو قرشی
تھے اور ایک ثقفی تھا یا دو ثقفی تھے اور ایک قرشی تھا ان کے
دلوں میں کچھ اور میٹوں پر چربی زیادہ تھی ایک نے کہا اگر ہم بلند آواز
آواز سے بولیں تو سنتا ہے پست آواز نہیں سنتا
تیسرے نے کہا اگر ہماری بلند آواز کو سنتا ہے
تو آہستہ آواز کو بھی سنے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت اتاری دے ما کنتم تستردون الہم یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے فرماتے ہیں میں کعبہ شریف کے پردوں
میں چھپا ہوا تھا کہ تین آدمی آئے جن کے دلوں میں
کچھ کم اور میٹوں پر چربی زیادہ تھی ایک قرشی اور
دو ثقفی تھے یا ایک ثقفی اور دو قرشی تھے انہوں
نے باہم کلام کی جسے میں کچھ نہ سکا پھر ایک نے کہا
کیا حال ہے اللہ تعالیٰ ہماری یہ گفتگو سنتا ہے دوسرے
نے کہا ہماری بلند آواز سنتا ہے اور پست آواز
نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا اگر کچھ باتیں سن سکتا
ہے تو تمام باتیں سن سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی
دے ما کنتم تستردون الہم یہ حدیث حسن ہے۔ محمود
بن عیلان نے بواسطہ کعبہ اسلمیان، اعمش، عمارہ
بن غیر اور دہب بن ربیعہ حضرت عبداللہ رضی اللہ
عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

۱۲ ملے اور تم اس سے کہاں چھپ کر ملتے کہ تم پر تمہارے کال تمہاری اسٹیشن اور تمہاری کھالیں گواہی دیں ۱۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا الخ آپ نے فرمایا لوگوں نے کہا پھر ان میں سے اکثر لوگ منکر ہو گئے جسے اسی (قول پر) موت آئے وہ استقامت والوں میں سے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں عثمان نے عمرو بن علی سے حدیث روایت کی۔

تفسیر سورہ شوریٰ

حضرت خازن سے روایت ہے حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما ہے اس آیت کی تفسیر دریافت کی گئی "قل لا اسئلكم علیہ اجر" حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قرنی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مراد ہے حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا جانتے ہو قریش کے تمام بھٹوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری ہے آپ نے فرمایا اگر تم میرے اور اپنے درمیان رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

قبیلہ بنی مرہ کے ایک شیخ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں کو فرمایا تو مجھے بلال بن ابی بردہ کی حالت بتائی گئی میں نے کہا یہ تو باعث عبرت ہے۔ پھر میں ان کے پاس گیا وہ اپنے اس گھر میں مقید تھے جسے انہوں نے خود بنایا تھا دای فرماتے ہیں تکلیف و سزا سے ان میں مکمل نفیر آپ کا سخاوت سوتی پکڑے کے ٹکڑوں میں ملبوس ہیں میں نے کہا الحمد للہ اسے بلال بن مرہ سے پاس سے گرو و غماہ کے بغیر ہی اپنی ناک پکڑے کھینچتے تھے۔

لے بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم ہے ان پر فرشتے ہیں ۱۲۷ تم فرمادیں اس پر تم سے قرابت کی محبت کے سوا کچھ اجرت نہیں مانگتا ۱۳

۱۱۷۶۔ حَكَاتْنَا الْبُحْفَيْنِ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْغَدَّارِ ثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ سَكُونُ بْنُ قَتَيْبَةَ نَا سَهْلُ بْنُ أَبِي حَزِيمٍ الْقَطِيعِيُّ نَا ثَابِتُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْإِنْدِيسَ قَالَ رَأَيْتُ اللَّهَ ثُمَّ اسْتَقَامُوا قَالَ قَدْ قَالَ النَّاسُ ثُمَّ كَفَرُوا كُفْرَهُمْ ثُمَّ مَاتَ عَلَيْهِمْ فَهَرَمَتِ اسْتِقَامَةُ هَذِهِ أَحَادِيثٌ غَرِيبَةٌ لَا تُؤَيِّدُهَا إِلَّا مِنْ هَذَا النَّوْجِ يَوْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنْ زَيْدِ عَفَّانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَكَاتْنَا

سُورَةُ الشُّورَى

۱۱۷۷۔ حَكَاتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ مِيعَتُ مَا دُمَا قَالَ سَيْلُ بْنُ عُبَّاسٍ عَنْ هُفَوفِ بْنِ الْبَرِّ قُلْنَا لَا اسئلكم علیہ اجر اَلَا اسئلكم فی النِّقَرِ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ قَدْرِي اَلْجَنَّةِ فَقَالَ ابْنُ مَرْثَدٍ اَمِيسَتْ اَنْ رَسُوْنِ اَمَلِهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَرَّیْکُمْ بَطْنٌ مِنْ قَدْرِیْشٍ اِلَّا کَانَ لَمْ یَزِیْهِمْ قَدْرًا بَعْدَ فَقَالَ اِلَّا اَنْ تَوَسُّوْا مَا بَیْنِیْ وَبَیْنِکُمْ مِنَ الْقَدْرِ بَعْدَ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَهَذَا رَوَیْ مِنْ غَیْرِ وَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۱۷۸۔ حَكَاتْنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَازِمٍ نَا حَبِیْبُ اللَّهِ بْنُ الْوَزَّاعِ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ كَلِمَاتُ الْكُفَّةِ نَا حُذَيْفَةُ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ فَقُلْتُ اَلْقُرْآنُ مَحْكَمٌ اَفَا تَكْتُمُهُ وَهَرَجُوهُمْ فِي دَارِهِ اَلَّذِي قَالَا كَانَ بَنِي قَالَا هَذَا كُلُّ شَيْءٍ مَوْجُوهٌ فَكُلُّ تَفْكِيرٍ مِنَ الْوَحْدِ ابٍ وَالتَّضَرُّبِ وَارْخَا مَحْرُوفٌ فَمَشَا بِهَا فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا بِلَالُ لَقَدْ رَأَيْتُكَ قَا نْتَ تَسْمُرُنَا تَسْمُرُكَ بِا نْفِدَكَ مِنْ غَیْرِ غَبَارٍ

اور آج تم اس دیکھو کی حالت میں ہو انہوں نے کہا تم کس قبیلے کے متعلق ہو میں نے کہا میرا تعلق بنی مرویہ ہے ہمارے ہے ہلال نے کہا میں تمہیں ایک حدیث سنوں امید ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے نفع دے۔ میں نے کہا ضرور سنائیے انہوں نے فرمایا مجھ سے ابو بردہ نے اپنے والد کے واسطے حضرت ابو موسیٰ سے روایت کیا رسول اکرم نے فرمایا اندو کو جو کھوٹی یا بڑی مصیبت پہنچتی ہے اور کسی گناہ کے سبب پہنچتی ہے اور اللہ تم کا معاف کر دینا تو اس سے بھی زیادہ ہے پھر آپ نے فرمایا اصابکم من مصیبتہ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسکی طریق سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورہ زخرف

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم بھی ہدایت پاتے کے بعد گمراہ ہوتی وہ ضرور بھگڑتے ہیں مبتلا ہوتی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ما ضر بولہ لکس الخ لہ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صحاح بن دینار کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ صحاح بن دینار ثقہ ہیں اور مقارب الحدیث ہیں۔ ابو غالب کا نام ضرور ہے۔

تفسیر سورہ دخان

حضرت سہریق سے روایت ہے ایک آدمی حضرت عبداللہ کے پاس گیا اور کہا ایک تھمر گویاں کرتا ہے کہ زمین سے دھواں نکلے گا وہ کافروں کے کانوں پر اثر انداز ہوگا اور یوں کو اس کے زکام کی حالت ہو جائیگا پھر حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ اگر آپ کسی چیز سے نکلے گا تو ہوسکتا ہے کہ آپ بھگڑیں اور فرمایا اگر تم میں سے کسی ایک ایسی بات کہیں گی جس سے وہ جانتا ہے تو ضرور بتائیے اور اگر ایسی بات کا سوال ہو جس کا

ملکہ اور نہیں ہو مصیبت پہنچتی وہ اس کے سبب سے ہوتی ہے ہاتھوں نے کہا اللہ بہت کچھ تو معاف فرمادیتا ہے الخ انہوں نے آپ سے یہ بات معنی بھگڑنے کے لئے کہی بلکہ وہ بھگڑا لو لوگ ہیں ۱۲

وَأَنْتَ فِي خَالِكَ هَذَا الَيَوْمَ فَقَالَ وَمَنْ أَنْتَ فَقُلْتُ مَنْ بَنِي مُدَّةَ بْنِ عُبَادٍ فَقَالَ أَلَا أَحَدًا قُلْتُ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنْ يُلْفَعَكَ بِهِ فَقُلْتُ هَذَا قَالَتْ بَنِي ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصِيبُ عَبْدًا مُكِبَّةٌ فَمَا تَرَقَّىهَا أَحَدٌ وَنَهَى الْإِيذَنَ نَيْبًا وَمَا يَعْمُرُ اللَّهُ أَكْثَرَ قَالُوا وَقَدْ لَعِمَا أَصَابُكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ نَبَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

سُورَةُ الزُّخْرَفِ

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ لَعِبْتُ بِرَبِيعِ بْنِ عَبِيدَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هَذَايَ كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةُ مَا مَرَّبُوهَ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُوَ قَوْمٌ خَصِمُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ كَثِيرٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ وَحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ثِقَةٌ مُتَابِعٌ الْحَدِيثِ فَأَبُو غَالِبٍ اسْمُهُ خَنْدَرٌ۔

سُورَةُ الدُّخَانِ

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَدِّي عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ مَوْلَى أَبِي الصَّخْخِي بِحَدِيثٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ قَوْمًا يَقْضُونَ يَوْمَهُمْ يَخْذِرُونَ الْأَرْضَ مَا لَدَا خَانَ فَمَا خَذِرُ مَسَامِجِ الْكُفَّارِ وَيَا خَذِرُ

الْمُؤْمِنِينَ كَهَيْئَةِ الذَّكَوْرِ قَالَ فَغَضِبَ وَكَانَ مُتَكَبِّرًا
فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ عَمَّا يَعْلَمُ
فَلْيَقُلْ بِهِ قَالَ مَنْصُورٌ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَإِذَا سُئِلَ
عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ فَانْصَرَفَ مِنْ عِندِ
الرَّجُلِ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُ
أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ
وَمِنْ أَجْلِ مَا آتَا مِنْ التَّكْلِيفِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَى قُرَيْشًا لَا يَسْتَعِصِمُونَ
عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ عَلَيْهِمْ سَبْعَ سَبْعٍ
يُوسُفَ فَأَخَذَ ثَمَرَهُ سَنَةً فَاحْصَتْ جَدًّا
شَيْءٌ حَتَّى أَكَلُوا أَجْمَعُونَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ إِذَا كُنْتُمْ
أَكْلًا قَالَ فَجَعَلَ يَخْرِجُهُ مِنَ الْأَرْضِ كَرِيمَةً
الَّذِي خَانَ قَالَ فَاتَاكَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ إِنَّ
قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَأَدْعِ اللَّهَ لِقَوْمِكَ قُلْ هَذَا
يَقْرُؤُهُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ
يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ مَنْصُورٌ
هَذَا يَقُولُهَا رَبِّي أَكْشَفَ عَنَّا الْعَذَابَ أَفَلَا يُكْشَفُ
عَذَابُ الْأَخْيَرِ قَالَ مَعْصِي أَتَبَطَّشْتُ وَاللَّيْلَامُ وَ
الَّذِي خَانَ وَقَالَ أَحَدُهَا الْقَوْمُ قَالَ الْأَخْيَرُ الَّذِي قَالَ أَبُو
عَلِيٍّ الْإِلْزَامُ يَقْرَأُ بِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَقِيقٌ
۱۱۸۱. سَمِعْنَا كُنَا الْحُسَيْنَ بْنَ عَدِيٍّ بْنَ وَكَيْعٍ
عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ يَتْرِيدَ بْنِ أَبِيكَ عَنْ
أَسْبَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَكَانَ بَابُ بَابٍ
يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ
فَإِذَا مَاتَ بَكَى عَلَيْهِ ذَلِكَ قَوْلُهُ قَدْ بَكَتْ
عَلَيْهِمْ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا كُفْرَ فِيهِ مَوْفُورًا إِلَّا

نہ سے علم نہ ہو تو کہہ دے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ انسان کے علم سے
اکا یہ بات بھی ہے کہ اگر اس سے ایسی بات نہ ہو گی جانتے جسے وہ نہیں جانتا
تو کہہ دے اللہ زیادہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا کہ محبوب افراد کیجئے میں تم سے اس (تعلیم) پر کوئی اہمیت نہیں
مانگا اور میں صفت و بناؤں کرنے والوں میں سے بھی نہیں ہوں رسول کریم
نے جب قریش کو دیکھا کہ وہ نافرمانی پر تیار تھے ہیں تو آپ نے (یوں)
دعا مانگی اے اللہ! حضرت یوسفؑ کے سات سالہ قحط کی طرح
ان پر بھی ایک سال قحط بھیج کر میری مدد فرما! چنانچہ لوگ اس قدر
خشک سالی میں مبتلا ہوئے کہ چمڑے اور مردار تک کھانے
لگے۔ راوی فرماتے ہیں ہڈیاں بھی کھانے لگے اور زمین سے
دھوئیں کی مثل کچھ نکلنے لگا۔ ابو سفیان نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ کی قوم
نباہ و برباد ہو گئی ان کے لئے اپنے رب سے دعا کیجئے
آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مطابق
ہے۔ یوم تاتى السماء دخان مبين ثم منصور کہتے ہیں یہ
اللہ تعالیٰ کے اس فرمان عالی کے مطابق ہے۔ یہ بنا
اکشف عنا ثم حضرت عبداللہ فرماتے ہیں بطشہ
لزام اور دھماں گزر چکے ہیں۔ ایک نے کہا چاند کا شق
ہونا اور دوسرے نے کہا روم کی فتح امام ترمذی فرماتے ہیں
لزام ابدر کے دن ہوا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مومن کے
لئے دو دروازے ہیں ایک سے اعمال اور دوسری طرف
چڑھتے ہیں اور دوسرے سے اس کا رزق اترتا ہے۔
جب وہ مرتا ہے تو دونوں اس پر دوڑتے ہیں اللہ تعالیٰ
کے ارشاد پاک میں یہی مذکور ہے فما بكت عليهم السماء
والارض وما كانوا منظرين یہ حدیث غریبہ ہے ہمیں صرف
اسی طریق سے مرفوعاً معلوم ہے موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن

ترمذی ترمذی ترمذی

ابان رقاشی دونوں ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔

تفسیر سورۃ احقاف

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بھتیجے سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ارادہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن سلام تشریف لائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیسے آنا پیدا فرمایا آپ کی مدد کے لئے آیا ہوں۔ حضرت عثمان نے فرمایا باہر جا کر لوگوں کو میرے دودھ کیے کیونکہ آپ کا باہر جانا میرے لئے آپ کے اندر گرنے سے بہتر ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت عبداللہ بن سلام باہر لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے لوگو! جاؤ میرا نام بخدا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا میرے حق میں قرآن پاک کی کئی آیات آئیں یہ آیت بھی میرے متعلق ہی نازل ہوئی و شہد شامی بنی اسرائیل اللہ رب العالمین میرے بارے میں نازل ہوئی کہی باللہ شہید اللہ تعالیٰ کی ایک تلواریں تم سے پوشیدہ میان میں ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر میں تمہارے پروردگار ہیں جس میں تمہارے نبی تشریف لائے پس اس شخص کو شہید کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے اسے شہید کیا تو تم اپنے پروردگار فرشتوں کو دودھ کر دو گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی پوشیدہ تلواریں عیام ہو جائیں گی اور پھر تاقیام قیامت وہ عیام میں نہیں گئے گی۔ راوی فرماتے ہیں ان لوگوں نے کہا (اس) یہودی کو بھی قتل کرو اور عثمان کو بھی (رضی اللہ عنہما) یہ حدیث غریب ہے۔ شعب بن صفوان نے بواسطہ عبدالملک بن کلیر اور ابن محمد بن عبداللہ بن سلام، حضرت عبداللہ بن سلام سے اسے روایت کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بادل دیکھتے تو اُسے

سنا اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس پر گواہی دے گا اور وہ ایمان لایا اور تم نے تمکیر کیا بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہار دیتا ہے دینا ۱۲۔ مکہ میرے اور تمہارے درمیان اس کی گواہی کا ہے۔ ۱۳

مِنْ هَذَا النَّوْجِ وَهُوَ سَيِّدُ بَنِي عَبِيدَةَ وَبَنِي بَنِي أَبِي
سُورَةُ الْاَحْقَافِ

۱۱۸۲۔ حَتَّانُ ثَنَا عَنِّي بَنُو سَعْدِ بْنِ الْحَكْدِ فِي تَا
الْبُحَيَّاءَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَكْنِي عَنِ ابْنِ
أَخِي جَبْرِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا أُرِيدَ عُثْمَانُ
جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ كَيْدُ عُثْمَانَ مَا
جَاءَ بِكَ قَالَ حُشْتُ فِي نَصْرَتِكَ قَالَ أَخَذَ
إِلَى النَّاسِ فَأُخْرِجُوهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ خَائِدٌ خَائِدٌ
لِي مِنْكَ دَاخِلٌ قَالَ فَخَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ
إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ أَيْمَنُ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا نَزَلَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَنَزَلَتْ فِي آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ
اللَّهِ نَزَلَتْ فِي وَشَرِّهَا شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
عَلَى مِثْلِهِ فَا مَن وَاسْتَكْبَرُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَنَزَلَتْ فِي كُفِّي بِاللهِ شَهِيدًا
بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عُنْدَكَ عَلَيْهَا كِتَابٌ إِنَّ
بِهِ سَيِّئًا مَخْمُومًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ
جَاوَزَتْكُمْ فِي بَدَاكُمْ هَذَا الْكُفْرَ نَزَلَ فِيهِ
نَبِيٌّ كُفِرَ اللَّهُ فِي هَذَا التَّجَلَّى أَنْ تَقْتُلُوهُ
فَوَاللَّهِ إِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدَنَّ جِبْرَانُكَ الْمَلَائِكَةَ
وَلَتَسْتَنْ سَيِّئَاتُ اللَّهِ الْمُفْرَدَةَ عَنْكُمْ فَلَا يُحْمَدُ
إِلَّا يُؤْمَرُ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالُوا اقْتُلُوا إِلَهُهُمُ
وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ سَأَلْتُ
شُعَيْبَ بْنَ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ
۱۱۸۳۔ حَتَّانُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو
عَمْرِو النَّضْرِيُّ تَا مُحَمَّدُ بْنُ رَيْحَةَ عَنِ ابْنِ

بڑھتے اور پیچھے ہٹتے اور جب بادش برسنے لگتی تو یہ کیفیت اضطراب ختم ہو جاتی۔ فرماتی ہیں میں نے اس کے متعلق آپ سے پوچھا تو فرمایا پر وہی عذاب ہو جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا قلما رآہ عارضا ثم لم یہرث حیہ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے پوچھا کیا صحابہ کرام کے کوئی ایسا حصہ تھا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا انہوں نے فرمایا ہم میں سے کوئی ایسا حصہ نہ تھا ایک ایک رات ہم نے ایک بچہ نہ پایا اس وقت آپ کو کمرہ میں تھے ہم نے کہا شاید اگر لوگ اس سے (معلوم نہیں) آپ کے ساتھ کیا سلوک ہوا چنانچہ ہم نے نہایت بری رات کاٹی جس کے وقت آپ اچانک فارحہ کی طرف سے آ رہے تھے حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نے اپنی اضطراب کی کیفیت عرض کی تو آپ نے فرمایا جنوں کا ایک قاصد میرے پاس آیا تھا چنانچہ میں نے اس کے پاس گیا اسلحہ پر قرآن پڑھا حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں پھر حضور نے ہمیں لے جا کر کئے اور ان کی لگ کے نشانات دکھائے، قسمی فیلے جن جنوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دریافت کیا یہ جن جنوں سے میں رہائش پذیر رہے۔ رسول اکرم نے فرمایا ہر وہ بدی جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو تنہا اسے ہاتھ ملے تھے ہی گشت سے استفادہ نہ کر سکتا تھا اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمانوں ان کا چارہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمانوں ان دو فائدہ چیزوں کے ساتھ استفادہ نہ کیا کرو کہ وہ تنہا سے بھائی جنوں کی تھوڑا کچھ ہے یہ حدیث حسن ہے۔

تفسیر سورہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایت کریمہ واستغفر لکم و لکم معین اللہ کے نزول پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تعلیم امت کے لئے ہر روز اللہ تعالیٰ سے ستر مرتبہ طلب مغفرت کرتا ہوں۔ یہ

جَدُّہُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى نَجِيلَةً أَقْبَلَ وَادْبَغَازَ امْطَرَتْ سُرِّيَّ عَنْهُ قَالَتْ فَقُلْتُ لِمَا فَقَالَ وَمَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ هَمَزُوا هَذَا عَارِضٌ مُنْظَرٌ نَاهِدًا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۱۸۴۔ حَكَا ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَبِيبٍ نَا الشَّعْبِيُّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَإِنَّ مَسْعُودَ هَذَا صِغَبٌ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْدَةً الْحِجْنَ مِنْكُمْ أَحَدًا قَالَ مَا صِغَبَهُ مِنْ أَحَدٍ وَلَكِنْ إِنْ تَقَدَّرَ أَنَا ذَاتَ يَدِي وَهُوَ بِسَكَنَةٍ فَقُلْنَا أَعَيْنَ أَسْطِطِعُ مَا فَعَلَ بِهِ فَبَيَّنَّا بِشَيْءٍ لَيْدَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ حَتَّى إِذَا أَصْبَحْنَا أَوْ كَانُوا فِي قُبُورِ النَّصْبِ إِذَا كُنْ بِهِ يَجِيئُ مِنْ قَبْلِ جَدِّهِ قَالَ فَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ قَالَ فَقَالَ إِنِّي دَائِمِي الْحِجْنَ فَاتَيْتُهُمْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ وَقَالَ فَانْطَلِقُوا فَإِنَّا أَنَا أَنَا لَهُمْ وَنَادَى لِيَدِي وَهَذَا الشَّعْبِيُّ وَسَائِلُهُ الدَّادُ وَكَانُوا مِنْ حِينَ الْجَزِيدِ فَقَالَ كُلُّ عَقْطَرٍ سَمِيذٍ كَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَكْفُرُ فِي آبَائِهِمْ أَوْ قَدَرًا كَانَ لَهَا وَكَلَّ بِحَسْبِهِ أَوْ رُوَيْتُ عَلَفٌ يَدَا وَابْكُو فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَجِيرُوا بَهَا فَإِنَّهَا لَدَا رُحْمًا يَكُونُ مِنَ الْحِجْنَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَسَنٌ۔

سُورَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۸۵۔ حَكَا ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَبِيبٍ نَا عَائِشَةُ النَّبِيِّ نَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَخَّفَ لِي نَبِيٌّ وَرَبُّهُ مُنِيبٌ وَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ملکہ ہر جس کے مذہب کو دیکھا ہوں کی طرح آسمان کے کنارے میں پیچھا ہوا اور ان کی داہیوں کی طرف آتا ہوا ان کو لے کر یہ بادل ہے ہم پر برسے گا ۱۲

ملکہ اسے مجرب اپنے غامضوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو ۱۲

حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں " محمد بن عمرو نے یہ حدیث بواسطہ ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی "وَأَن تَتَوَلَّوْا بِلِّسَانِكُمْ صَاحِبَ الْوَعْدِ" اہم صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اسے بدلے میں کون لوگ آئیں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ اوداس کی قوم (دو مرتبہ فرمایا)۔ یہ حدیث غریب ہے اوداس کی سند میں کلام ہے عبداللہ بن جعفر نے بھی حدیث ملا ابن عبد الرحمن سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے چند صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم نہ پھیر لیں گے تو وہ ہمدانی جگہ لائے جائیں گے (وہ ہمدانی جیسے نہ ہوں گے)۔ راوی فرماتے ہیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ان کی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ اودان کے ساتھ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ایمان نہ لائے (مترجم) کے ساتھ معلق ہونا تو فارس کے لوگ اسے حاصل کر لیتے "عبداللہ بن جعفر بن نجیح علی بن مدینی کے والد ہیں بواسطہ علی بن جعفر عبداللہ بن جعفر کثیر سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ علی نے بواسطہ اسماعیل

إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ تَائِبٍ مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ يَوْمَئِذٍ تَتَوَلَّوْا بِلِّسَانِكُمْ صَاحِبَ الْوَعْدِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ قُلُوبٌ تَنْصُرُكُمْ يَسْتَبْدِلُ بَنَاتُ قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَقْرَبُ هَذَا وَقَوْمُهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَيْضًا هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ۔

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سَمِيعُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُوَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَن تَوَلَّيْنَا اسْتَبْدِلَ نَوَابِئَهُمْ لَا يَكُونُوا أَمْثَلَنَا قَالَ وَكَانَ سَلْمَانُ يَجُوبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْكِبِ سَلْمَانَ وَقَالَ هَذَا وَأَصْحَابِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَتِ الْإِبْرِيَانُ مَسْدُطًا لَفَرَّيَا لَنَا وَلَهُ يَبْجَالُ مِثْلَ قَارِصٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ الَّذِي عَلَيَّ بِنَا الْمَدِينِي وَقَدْ رَوَى عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ

ابن اکرم من پھیر و تودہ تھا جسے سوا اود لوگ بدل دے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے ۱۲

ہوئی تھیں۔ غل المؤمنین والمومنات الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس میں جمیع بن جادیر سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسی آدمی نماز فجر کے وقت جبل النعیم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انصاف کے صحابہ کرام کے پاس آئے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ وہ پکڑے گئے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وہو الذی کف ایسہم عنکم" الخ لہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آیت کہ یہ "والزہم کلۃ التقویٰ" یہ کلمہ تقویٰ سے لا الہ الا اللہ مراد ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حسن بن قزعمہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے ابو زہرہ سے اس حدیث کے بارے میں تو انہوں نے اسے مرفوعاً صرف اسی طریق سے جانا۔

تفسیر سورۃ حجرات

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصاری بن عباس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ انہیں ان کی قوم پر عامل مقرر کر دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ انہیں عامل مقرر کر دیجئے۔ بارگاہ رسالت میں دونوں اس قدر ہم کلام ہوئے کہ انکی آوازیں بلند ہو گئیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر سے

قَالَ اِفْعَلْ بِنَا فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ لِيَدْعِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ حَتَّى يَدْخُلُوا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقِيلَ عَنْ مَجْبَعِ بْنِ جَارِيَةَ -

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ حَدْبِ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبَايِينَ هَبُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَا مَعَابِهِ مِنْ جَبَلِ النَّبِيِّ وَنَدَا صِدْقَ النَّبِيِّ وَهُمْ يُدْعُونَ أَنْ يَقْتُلُوهُ فَأَخَذُوا أَخَذًا فَاعْتَقَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنزَلَ اللَّهُ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَدْرَةَ الْيُفَيْرِيُّ نَا سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ الطَّعْنِيِّ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالدَّهْمُ كَلِمَةُ الْتَقْوَى قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَحْنُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَدْرَةَ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يُجِدْهُ مَرْفُوعًا إِلَّا

سُورَةُ الْحُجَّاتِ

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مَوْقِلُ بْنُ إسماعِيلَ نَا قَاتِمُ بْنُ حَبْرَةَ بْنِ جُمَيْلٍ الْجَمْعِيُّ قَالَ ثنا ابْنُ أَبِي مَيْسَكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ أَنَّ الْأَنْدَرَةَ بْنَ حَاسِبٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُبَوِّكُنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعِيذُكَ عَنِّي كَذِبِهِ فَقَالَ عَسَى لَا تَسْتَعِيذُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَكَلَّمَ بَعْدَهُ النَّبِيُّ

سُورَةُ الْحُجَّاتِ دوسے مردوں اور ایمان والوں کو باغوں میں سے جگہ جگہ میں رواں ہیں ہمیشہ ان میں رہیں امدان کی برائیاں ان سے اتار دے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کاسیالی ہے ۱۲ لکھ آندہ ہی ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے روک دیتے اور تمہارا سے ہاتھ ان سے روک دیتے ۱۲ لکھ اور یہ میری گادی کا کلمہ ان پر لازم فرمایا ۱۲

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْدَا مُنْهًا
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِهَؤُلَاءِ أَرَدْتُكَ الْإِجْلَافِي فَقَالَ مَا
أَرَدْتُ إِلَّا فَكَانَتْ كَالْفَنَاءِ هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ عِنْدَ
بَعْضِ ذَلِكَ إِذَا تَكَلَّمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَكَوْكُمْ لِيَسْمَعُ كَلَامَهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ قَالَ وَمَا
ذَكَرَ ابْنُ الدَّبَرِجَدَةِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ هَذَا أَحَدًا يَثْبُتُ
غَرِيبٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي مَيْكَةَ
مُسْلَدًا لَكُمْ يَنْ كَرِهُوا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ
۱۱۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍَا الْحُسَيْنِيُّ ابْنُ حَدِيثٍ
نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِيِّ بْنِ قَافٍ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى
إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ قَالِ
قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ حَمِيْدًا زَيْنٌ
فَإِنْ دَخَلْتُ سَمِعْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ
۱۱۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ
الْبُخَارِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو زَيْبٍ صَاحِبُ
الْمَدِينَةِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ
قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي جَبْرَةَ
ابْنِ الصَّمَاكِ قَالَ كَانَتِ الدَّجَلُ مِنَّا يَكُونُ لَهَا
الْأَسْمَانُ وَالْأَسْلَافَةُ فَيَدْعُو بِبَعْضِهَا فَنَسِي أَنْ
يَكْمُدَ قَالَ فَنَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا تَنَابَدُوا
بِالْأَلْقَابِ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ
أَبُو سَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ نَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ
عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جَبْرَةَ

فرمایا آپ کا مقصد تو محض میری مخالفت ہے انہوں نے
فرمایا میرا مقصد آپ کی مخالفت نہیں، مادی فرماتے ہیں
اس پر یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا
اصواتکم الخ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بھی
بارگاہ نبوی میں گفتگو کرتے تو آپ کی بات سنائی نہ دیتی تھی کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود استفسار فرماتے، مادی کہتے ہیں
حضرت ابن زبیر نے اپنے نانا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
کا ذکر نہیں کیا، یہ حدیث حسن غریب ہے، بعض لوگوں نے
اسے ابن ابی بلکہ سے مرسل روایت کیا ہے حضرت عبد اللہ
بن زبیر رضی اللہ عنہما کا واسطہ نہ گذر نہیں۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ سے
آیت کریمہ ان الذین ینادونک الخ کے متعلق روایت
ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ!
میری تعریف کرنا نہ جنت ہے اور میری برائی کرنا
عیب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہ تو اللہ تعالیٰ کی شان ہے، یہ حدیث حسن
غریب ہے۔

حضرت ابو جبرہ بن صماک سے روایت
ہے ہم میں سے بعض لوگوں کے دو دو تین تین
نام ہوتے جب کسی ایک نام سے پکارا جاتا تو
وہ پسند نہ کرتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَنَابَدُوا
بِالْأَلْقَابِ یہ حدیث حسن ہے ابو سلمہ نے
بواسطہ یحییٰ بن خلف، بشیر بن مفضل، داؤد بن
ابی اسد اور شعبی، ابو جبرہ بن صماک سے
اس کے ہم معنی حدیث روایت کی،
ابو جبرہ بن صماک، ثابت بن صماک انصاری
کے بھائی ہیں۔

سے اسے ایمان والو! یعنی آواز میں کسی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز سے بلند نہ کرو، بلکہ جیسے وہ جو نہیں مجروح کے باہر پکارے

ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں ۱۲۸۰ لکھ ایک دوسرے کے برے نام نہ لکھو ۱۲۸۱

بَيْنَ الصَّغَارِ مُخَذَّةً وَابْنُ حَبِيبَةَ بْنِ الصَّغَارِ هُوَ
أَخُو قَارِئِ بْنِ الصَّغَارِ الْأَنْصَارِيِّ .

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ نَا عُمَانَ بْنَ مَرْثَدٍ
عَنِ الْمُشَقِّقِ بْنِ الدَّيَّانِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَدَّمَ
أَبُو سَيْبٍ أَخَذَ بِي وَاعْتَمَدُوا أَنَا فَنُكِرَ رَسُولَ اللَّهِ
تَوَلَّى بَعْضُكُمْ فِي كَيْدٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنَهُمْ قَالَ هَذَا ابْنُكُمْ
يُوحَى إِلَيْهِ وَخَبِيرًا بَنَتْ لَهُ نَوَاطِعُ عُمَرَ فِي كَيْدٍ مِنَ
الْأَمْرِ لَعَنَهُمْ فَكَيْفَ يَكُونُ ابْنُكُمْ هَذَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ
حَسَنٍ عَنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ
سَوَّيْدٍ الْقَطَّانَ عَنِ الْمُشَقِّقِ بْنِ الدَّيَّانِ فَقَالَ يُعْتَدُ .

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ نَا حُجْرَةَ ابْنَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
جَعْفَرٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فُتِحَ
مَكَّةُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ
حَبِيلَهُ الْبَاطِلِيَّةَ وَتَعَالَى مَا بَابُهَا فَاسْتَأْذَنَ
رَجُلَانِ رَجُلٌ بَرَزَ فَقَالَ كَرِهْتُ عَلَى اللَّهِ وَفَا جُرْ
شَقِيَّ هَؤُلَاءِ عَلَى اللَّهِ وَاسْتَأْذَنَ بَنُو آدَمَ وَخَلَقَ اللَّهُ
آدَمَ مِنَ التُّرَابِ قَالَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ
مِنْ ذِكْرٍ وَأَنَّى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا
إِنَّ أَكْثَرَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَفْكَارُ لَرَأَى اللَّهُ عِيْذُكُمْ خَيْرٌ
هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ عَشْرِينَ لَا تَحْرُفُهُ مِنْ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
عَنِ ابْنِ هَذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَضَعَتْ
صَفْقَةُ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ وَغَيْرُهُ وَهُوَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ
الْمَلَيْكِيِّ قَوْلِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَبَائِلَ .

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا الْقُضَيْبِيُّ بْنُ سَهْلٍ الْأَيْحِيُّ

حضرت ابو نضرہ سے روایت ہے حضرت ابو سعید خدری
نے یہ آیت پڑھی وا علوان فیکم رسول اللہ ﷺ اور فرمایا یہ تمہارا
نہی جسکی طرف دیکھی ہوئی یعنی اور تمہارے پیشواؤں میں سے بہتر کا
ذکر ہے کہ اگر آپ بہت سے امور میں ان لوگوں کی پیروی کرتے
تو وہ مشقت میں پڑ جاتے تو آج تمہارا کیا حال ہے۔ یہ حدیث
غریب صحیح ہے، علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے بھی ابن سعید
قطان سے ستمبر بن ریان کے بارے میں پوچھا تو انہوں
نے فرمایا وہ نکر ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ
کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اے لوگو
اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کا غرور اور ایک
دوسرے پر غماندگی فردودہ کر دیا پس اب دو قسم
کے لوگ ہیں ایک ایک متقی شخص جو اللہ تعالیٰ کے
ہاں معزز ہے ایک بدکار و بد نعت جو اللہ تعالیٰ کے
ہاں ذلیل و خوار ہے تمام لوگ آدم علیہ السلام کی
اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا
کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الناس انا خلقناکم ارجو یہ حدیث
غریب ہے بواسطہ عبد اللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی
روایت ہے اسے ہم حضرت اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔
عبد اللہ بن جعفر کو بھی میں مجاہد نے ضعیف قرار دیا ہے یہ علی بن
مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم

ﷺ اور ہاں تو تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں اگر وہ تمہاری بہت سی باتیں مان لیں تو تم مشقت میں پڑ جاؤ گے ۱۲۷۸۔ اسے لوگو! تمہیں تمہیں
ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شامیں اور شبیں کیا کہ آپس میں پہچان رکھو اللہ کے یہاں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے
جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا خبردار ہے ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثمرات مال (سے) ہے اور عزت تقویٰ سے ہے۔ یہ حدیث سمرہ کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے سلام بن ابی مطیع کی روایت سے ہم اسے نہیں بھیاتے۔

تفسیر سورۃ ق

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم بڑا بڑا ہل میں مزید بگھن ہے کہ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ (جیسا اس کے شایان شان ہے) اپنا قدم اس میں رکھے گا وہ کچھ کی تیری عزت کی قسم! بس بس اور وہ باہم سسٹ جاتے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

تفسیر سورۃ ذاریات

قبیلہ ربیعہ کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ میں مدینہ طیبہ آیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے سامنے عادی کے قاصد کا ذکر کیا گیا میں نے کہا میں قاصد عادی کی مثل ہو جانے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عادی کے قاصد سے کیا مراد ہے؟ میں نے کہا آپ واقف حال تک پہنچے بات یہ ہے کہ جب قوم عادی تھوڑی جتنی ہوئی تو ان لوگوں نے ایک سردار کو بھیجا۔ وہ بکر بن معادیہ کے پاس انرا اس نے اسے شراب پلائی اور دوشرخ آواز گھنے دایوں نے اسے گانا سنایا پھر وہ مہرہ کے پہاڑوں کی طرف گیا اور دعا کی لے اللہ اے میرے پاس کسی بیمار کے علاج کی خاطر نہیں آیا اور نہ ہی قیدی دیکر کسی قیدی کو بچھڑائے آیا ہوں (اسے اللہ) تو اپنے بندہ کو جس قدر سیراب کر سکتا ہے سیراب کر اور اس کے ساتھ ہی بکر بن معادیہ کو سیراب کر دے اس شراب کا بدلہ تقابو کرے اسے پلائی گئی اس کے لئے

الْأَعْدَاءُ وَطَرَفًا وَإِنَّا نَیُوسِنُ بَنَیْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَامٍ
بَنَیْ أَبِیْ مُطِیْعٍ عَنْ تَسَادُعِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسْبُ الْمَالُ وَالْكَدْمُ
الْتَقَوْیَ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ یُحْتَمِیْ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ سَمُرَةَ
لَا تُعَدُّ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِیْثِ سَلَامٍ بَنِیْ أَبِیْ مُطِیْعٍ۔

سورۃ ق

۱۱۹۸۔ قَالَ لَنَا عِبَادُ بَنَیْ حَمِیْدٍ نَا یُوسِنُ
بَنَیْ مُحَمَّدٍ نَا شَبَابٍ عَنْ تَسَادُعِ نَا أَنَسٍ بَنِیْ
مَالِکٍ أَنَا نَبِیُّ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَزَالُ جَہَنَّمُ تَقُولُ هَذَا مِنْ مَزِیْدٍ حَتَّى
یُضْرِبَ بِهَا رَبُّهَا الْعِذَّةَ فَنَدَامَهُ فَنَقُولُ فَطَافَتْ
وَعِزَّتُکَ وَیُذَوِّی بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ هَذَا حَدِیْثٌ
حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هَذَا الْأَجْزِءِ۔

سورۃ الذاریات

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ ابِی عَمْرٍو سَفِیَانٌ عَنْ
سَلَامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِی الْجَدْوَلِ عَنْ أَبِی وَائِلٍ
عَنْ رَجُلٍ مِنْ رِبِیعَہ قَالَ قَدِ مِتَّ الْمَدِیْنَةُ
فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَدَخَلْتُ عِنْدَهُ وَافِیَا عَلَیَّ فَقُلْتُ أَمُودُ یَا لَیْثَا
أَنْ أَكُونُ وَفِیْہِ عَادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللہِ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا وَافِیَا عَادٍ فَتَكَ
فَقُلْتُ عَلَى الْخَبْرِ سَقَطَتْ أَتَا عَادًا نَمَا الْخَطُوتُ
بَعَثْتُ قَبْلَ خَنْدَلٍ عَلَى بَكْرِ بْنِ مَعَاوِیَہ فَسَقَاہُ
الْخَمْرَ وَخَلَّتْهُ الْجَدَارَاتَانِ ثُمَّ خَدَّیَ بِمِزِیْبٍ
جِبَالٍ مَهْرَہُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّی سَأُتِیْکَ بِمِزِیْبٍ
فَاعَادِیْہِ وَلَا لِأَسِیْبٍ فَاغَادِیْہُ فَا سِیْ عِیْدَاکَ
مَا کُنْتُ مُسِیْبَہُ وَاسِیْ مَعَهُ بَکْرُ بْنُ مَعَاوِیَہ
لِیَشْکُرَکَ الْخَمْرَ الَّذِیْ سَقَاہُ فَدَفَعْتُ سَجَابَاتِ

بدلیاں اٹھیں اور کہا گیا ان میں سے ایک کو پسند کرے اس نے ان میں سے کالی بدلی پسند کی۔ اس سے کہا گیا جلی ہوئی لاکھ لے لو جو قوم عادی کے کسی آدمی کو نہیں چھوڑے گی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان پر صرف اس حلقہ یعنی انگوٹھی کے حلقہ کے برابر جو انہیں پیر آپ نے بڑھا ازار سلنا علیہم السلام العقیقہ اچھے متعدد افراد نے یہ حدیث بواسطہ سلام البرمندر، عاصم بن ابی نخود اور ابو وائل، عمارت بن حسان سے روایت کی۔ ان کو عمارت بن یزید بھی کہا جاتا ہے۔

عمار بن یزید کبریٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو مسجد نبی داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں مسجد لوگوں سے بھری ہوئی ہے اور سیاہ جھنڈے لہرا رہے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا لوگ کس حالت میں ہیں؟ (بات کیا ہے؟) انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو کہیں محاذ پر بھیج رہے ہیں۔ اس کے بعد سفیان بن عیینہ کی روایت کی مثل طور پر حدیث بیان کی۔ انہیں عمارت بن حسان بھی کہا جاتا ہے۔

فَقِيلَ لَهَا اخْتَرِي احَدًا هُنَّ فَلَمَّصَا رَا لَسُوْدًا اَوْ مِنْهُنَّ فَوَيْلَ لَهَا خُذْهَا رَمَادًا رَمَدًا اَلَا تَذَارُ مِنْ عَادٍ اَحَدًا اَوْ ذِكْرًا نَعَمْ يَرْسَلُ عَلَيْهُ مِنَ التَّرِيحِ اِلَّا قَدْرَ هَذِهِ اَلْحَلَقَةُ بِعَيْنِي حَلَقَةُ اَلْخَاتِيْرِ كَوْنًا اِذَا رَسَلْتَ عَلَيْهِمُ التَّرِيحَ اَلْعَقِيْمَ مَا تَذَارُ مِنْ شَيْءٍ اَنْتَ عَلَيْهِمُ اَلَا يَتَذَكَّرُوْنَ هَذَا اَلْحَدِيْثَ خَيْرًا حَيْثُ عَنْ سَلَامٍ اَبِي اَلْمُنْذِرِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي اَلنَّجُوْدِ عَنْ اَبِي وَايِلٍ عَنْ اَلْحَارِثِ بْنِ حَسَنٍ وَبِقَالِ اَلْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدٍ

۱۲۰۰۔ حَلَا لَنَا عَبْدُ بَنٍ حَبِيْبٍ نَارِيْدُ بَنٍ حَبَابٍ نَا سَلَمٌ بَنٍ سُبَّانَ اَلنَّحْوِيْ اَبُو اَلْمُنْذِرِ نَاعَا حَوْثُ بَنٍ اَبِي اَلنَّجُوْدِ عَنْ اَبِي وَايِلٍ عَنِ اَلْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدٍ اَلْبَكْرِيُّ خَالَ قَدِيْمَتِ اَلْمَدِيْنَةِ فَدَا حَلَّتِ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ خَاصٌّ بِاَلثَّانِيْنَ فَاِذَا رَا بَاتٌ سُوْدٌ تَخْفِقُ فَاِذَا يَلَالٌ مُتَقَلِّدًا بِسَيْفٍ بَيْنَ يَدَيِ مَا سَوَّلَ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا بَشَانُ الثَّانِيْنَ قَالُوْا يُوْدِيْهِ اَنْ يَبْعَثَ عَبْدُوْ بَنٍ اَلْحَابِ وَجَرَّكَ فَذَكَرَا اَلْحَدِيْثَ يَكُوْلُوْنَ كَقَدَمِيْنَ حَدِيْثِ سَفِيَّانَ بَنٍ عِيْنَةَ بَعَثَا وَبِقَالِ لَنَا اَلْحَارِثُ بَنٍ حَسَنٍ

سُورَةُ الطُّورِ

۱۲۰۱۔ حَلَا لَنَا اَبُو هَاشِمٍ اَلدَّقَائِيْ نَا اَبْنُ فَضِيْلٍ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِدْبَارُ النُّجُوْمِ اَلذِّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اِدْبَارُ السُّجُوْدِ اَلذِّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْغُرُوبِ هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْدُوْعًا اَلَا مِنْ

تفسیر سورہ طور

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِدْبَارُ النُّجُوْمِ سے مراد فجر سے پہلے کی دو رکعتیں ہیں اور اِدْبَارُ السُّجُوْدِ سے مغرب کے بعد کی دو رکعتیں ہیں، یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی بواسطہ محمد بن فضیل اور ثعلبہ بن کریم کی روایت سے پہچانتے ہیں (امام ترمذی نے امام بخاری

لے جب ہم نے ان پر شک احمدی بھی ۱۲

کے کریم کے دو بیٹوں محمد اور شعیب کے ہاتھوں میں پوچھا کہ ان دونوں میں سے کون زیادہ نفع ہے انہوں نے فرمایا وہ کس قدر باہم مشابہ ہیں! اور میرے نزدیک محمد کو ترجیح حاصل ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے عہدائے بن عبد الرحمن سے یہ بات پوچھی تو انہوں نے فرمایا وہ کس قدر مشابہ ہیں اور شعیب بن کریم میرے نزدیک زیادہ قابل ترجیح ہیں۔

تفسیر سورہ النجم

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (شعبہ صحیح) جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ النجم پر پہنچے فرماتے ہیں یہ وہ جگہ ہے جہاں زمین سے اوپر جانے والی اوداؤں پر سے اترنے والی اشیاء تک جاتی ہیں، تو اللہ تعالیٰ آپ کو ایسی تین چیزیں عطا فرمائیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیں، آپ پر پانچ نمازیں فرض کی گئیں، سورۃ بقرہ کی آخری تین آیات دی گئیں اور آپ کی امت کے کبر و گناہ بخش دیئے گئے، جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا اَوْ يَفْشَى السَّيِّئَةُ مَا يُفْشَى اور فرمایا سدرہ مجھے آسمان میں ہے، سفیان نے اپنے ہاتھ کو حرکت دیتے ہوئے اشارہ کیا اور فرمایا وہ سونے کے ہیں، مالک بن مغول کے علاوہ دوسرے راوی نے کہا کلون کا علم ہمیں تک پہنچتا ہے اس کے اوپر کلام نہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شیبانی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے زید بن حبیش سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد پاک مکان لبوسین اور ادنیٰ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا اور ان کے چہرہ سو پر تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۲۰۲۔ جب سدرہ پر چھا رہا تھا وہ پوچھا رہا تھا ۱۲۔ کواکس جلو سے اور اس محبوب میں دو ہاتھ بلکہ اس سے بھی کم کا فاصلہ رہا ۱۳

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ رُشَيْدِ بْنِ كُرَيْبٍ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُعْبَةَ ابْنِ أَبِي كُرَيْبٍ أَنَّهُمَا أَوْثَقُ فَقَالَ مَا أَقْدَرَهُمَا وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي أَرْجُو سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هَذَا فَقَالَ مَا أَقْدَرَهُمَا وَرُشَيْدُ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجُوهُمَا عِنْدِي۔

سورۃ النجم

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَمِعَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ صَدْرَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا يَلْغَمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى قَالَ ائْتَنِي بِأَيِّهَا مَا يُعْذَرُ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ فَأَعْلَاهُ اللَّهُ عِنْدَهَا ثَلَاثًا نَعْرُ يُعْطِيهِنَّ نَبِيًّا كَانَ قَبْلَهُ فَوَضَعَتْ عَلَيْهِ الصُّلَّةُ حَمْسًا وَفُطِي خَوَاتِيمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَفُتِرَ لَهَا مِنْهُ الْمُحِيَّاتُ مَا تَعْرِفُ بِرُكُوعِهَا وَشَبَّهَتْ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَدَّ يَفْشَى السَّيِّئَةَ مَا يُفْشَى قَالَ السَّيِّئَةُ فِي الشَّامِ السَّيِّئَةُ قَالَ سَفِيَانُ فِدَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ وَأَشَارَ سَفِيَانُ بِيَدِهِ فَأَرَدَهَا وَقَالَ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ بَيْنَ قَوْلِي إِلَيْهَا بَيْنَتِي يَلْعُو الْخَلْقُ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَا تَوَكَّلْتُ وَذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا حَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ جَبْرِ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَقَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيْلَ وَكَهْ سِتْمَاثَةً جَنَاحَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ دُبَّارٍ عَنْ عَطَايَةَ بْنِ عَبَّاسٍ الْأَدِنِيِّ
يُحْتَمِلُونَ كَيْدًا لِلْإِسْخَارِ وَالْفَوَاحِشِ إِلَّا اللَّهُمَّ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَقْوِيَةَ اللَّهِ تَقْوِيَةُ جَنَاحٍ
عَبْدُكَ لَا أَكْتَافَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَحْتَجُّ بِهِ رِيبٌ لَا
تَعْدِلُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَكِيَّةٍ بْنِ إِسْحَاقَ .

سُورَةُ الْقَمَرِ

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَنِي مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الْأَعْيُنِ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَا عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَاشَتْ الْقَمَرُ فَلَقِينَا
فُلَقَةً وَرَأَوْا الْجِبِلَّ وَفُلَقَةٌ دُونَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَاتُ بَيْنِي أَقْرَبَتْ السَّاعَةَ وَاشْأَقَ
الْقَمَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَحْتَجُّ بِهِ .

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ تَابِعَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو
مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ أَهْلَ مَكَّةَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَاشَتْ الْقَمَرُ مِثْلَهُ مَرَّتَيْنِ
فَقِيلَتْ أَقْرَبَتْ السَّاعَةَ وَاشْأَقَ الْقَمَرُ أَيْ قَوْلُهُ سَيَحْدُ
مُسْتَرْفَعٌ فَاهْبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَحْتَجُّ بِهِ .

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرِينَةَ سَيِّدَانِ عَنْ أَبِي يَحْيَى
عَنْ جَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فَاشَتْ
الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَاتُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ يَحْتَجُّ بِهِ .

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ
أَنْفَلَتِ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَاتُ هَذَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہِ خداوندی میں
عرش کی اسے رب! اگر تو بخشنے تو خوب بخش اور تیرا
کوئی نسا بندہ ہے جو چھوٹے گناہ کے پاس نہیں جاتا۔ یہ
حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف ذکر یا میں اسحق
کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورۃ القمر

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سنی میں تھے
کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس
طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا گواہ رہو اقربت الساعۃ و اشق
القمر! یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
اہل مکہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نشانی طلب
کی تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی
اقربت الساعۃ و اشق القمر! یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں
چاند پھٹ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمیں فرمایا گواہ رہو ہا۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ دو رسالت میں چاند (دو) ٹکڑے ہو گیا تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ رہو۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حَدَّثَنَا حَسَنٌ مَخْلُوفٌ۔

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٌ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ كَثِيرٍ عَنْ حَصْبَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ۱ نُشْنُ الْقَمَرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَارِفِ قَتَيْنِ عَلَى هَذَا ۱۱ الْجَبَلِ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ مُحَمَّدًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِلْآخَرِ كَانَ سَحَرًا فَمَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْعَدَ النَّاسَ كُلَّهُمْ وَقَدْ رَدَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَصْبَيْنِ عَنْ جَبْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ نَحْوَهُ۔

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَدَيْبٍ أَبُو بَكْرٍ بْنُ كَدَايَا قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَخِي هَارِيَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكًا قَدْرِيشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدْرِ فَقَالَتْ يَوْمَ يَسْتَحْيُونَ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ ذُوقُوا مَسَّ سَلَمُونَ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَنْفَعُ۔

سُورَةُ الرَّحْمَنِ

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ دَاوُدَ أَبُو مُسْلِمٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَدْ عَلِمَهُمْ سُورَةُ الرَّحْمَنِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا فَسَمِعُوا فَقَالَ لَقَدْ كُنَّا نَحْنُ عَلَى الْحَيَاتِ لَبَكَّةَ الْحَيَاتِ فَكُنَّا نَحْنُ أَحْسَنَ مَرَدِّدًا وَمَنْ كُنْتُ كَلِمًا أَتَيْتُ عَلَى قَوْلِ قِيَامِي أَكَلْتُ دَيْكُمَا فَكُنَّا بَارِئًا قَالَ لَا يَشَى مِنْ نِعْمَتِكَ

حضرت جابر بن مسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جہنموت میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوا ایک ٹکڑا پہاڑ کی اس طرف اور ایک اس جانب ہو گیا کفار نے کہا (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر جادو کیا ہے۔ بعض کہتے تھے اگر تم پر جادو کیا تو وہ سب لوگوں پر جادو نہیں کر سکتے۔ بعض روایات نے بواسطہ حصین، جابر بن محمد بن جابر بن مسلم اور محمد بن جابر جابر بن مسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مشرکین قریش باد گاہ و رسالت میں حاضر ہو کر تقدیر کے بارے میں جھگڑتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی یٰلَیْمُ یٰسَیْمُونَ اَلَمْ یَخْلُقْنَا حَسَنٌ صَحیح ہے۔

تفسیر سورۃ الرحمن

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ (ایک دن) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کرام کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے سورۃ الرحمن اول سے آخر تک پڑھی۔ وہ خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے یہ سورۃ الرحمن میں یہ سورۃ جنوں پر پڑھی تو وہ جواب لوٹا میں تم سے اچھے رہے جب میں آیت کریمہ لای الارکبکذا یٰنّ پر پہنچتا وہ کہتے ہم اپنے رب کی کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے بلکہ اللہ! تیرے ہی لئے تعریف ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف

اس لئے جس دن ان کے دل گھبرا جائیں گے اور فرمایا یا ایہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم نے ہر چیز ایک انداز سے پیدا فرمائی سو اس لئے جس دن اس

رَبَّنَا تُكَذِّبُ فَذَلِكَ الْجَهَنَّمُ هَذَا أَحَدُ بَيْتِ عَبْدِ اللَّهِ لَا يَخْرُجُ
إِلَّا مِنْ بَيْتِ أَحَدِهِمَا بَنِي مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ
مُحَمَّدٍ قَالَ أَحَدُهُمَا بَنِي حَنْبَلٍ كَانَ زُهَيْرُ بْنُ مَحْمُودٍ
الْقَائِي وَقَعَ بِالْقُدَامِ بَيْتُ هُوَ الَّذِي يَنْدَى عَنْهُ
بِالْجِدَارِ كَأَنَّهُ دَجَلٌ أَخَذَ قَبْرَهُ اسْمُهُ يَبْنِي مَا يَدُونَ
عَنْهُ مِنَ الْمَنَافِرِ وَمَعَتِ عَنْهُ بَنِي إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ
أَهْلُ الشَّامِ يَدُونَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مَحْمُودٍ مَنَافِرُ وَاهِلِ
الْجِدَارِ يَدُونَ عَنْهُ أَحَادِيثٌ مُتَّحِدَةٌ -

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ

۱۲۱۸. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَ بْنَ
سُلَيْمَانَ وَعَبْدَ اللَّهِ حَيْوَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ عَبْدِ وَقَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اللَّهُ أَغْدَا ذِكُّ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ
مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أذنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى
قَلْبٍ بَشَرٍ فَأَقْدُوا إِنَّ يَشْتَرِكُ لَا تَعْلَمُ نَفْسٌ
مَا أَخْفَى لَهُمْ مِنْ قَدَرِ أَغْيَيْنَ حَذَامٍ بِمَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الدَّارِ كَبْ
فِي ظِلِّهَا مِائَةُ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا دَا قَدَرُ الْإِنْسَانِ
يَشْتَرِكُ وَظِلُّهَا مِائَةُ عَامٍ وَفَوْقَ سَوَاطِ فِي الْجَنَّةِ
خَيْدَمٌ الدَّيَّانِ فِيهَا دَا قَدَرُ الْإِنْسَانِ يَشْتَرِكُ تَعْلَمُ
عَنِ الشَّامِ أَخَذَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَارَقَهَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
إِلَّا مَا تَمَّ أَنْفَعُوا هَذَا أَحَدُ بَيْتِ حَسَنٍ

۱۲۱۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ نَا عَبْدُ
الدَّيَّانِ عَنْ مُعْمَدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
الْبَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ
شَجَرَةً يَسِيرُ الدَّارِ كَبْ فِي ظِلِّهَا مِائَةُ عَامٍ يَقْطَعُهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ جنت میں ایک
درخت ہے جس کے سایہ میں سو سو سال چلے گا لیکن
محکم نہ کرے گا۔ اگر چاہو تو پڑھو و ظل محدود ہے اور

ملے پس کوئی نفس اس کو نہیں مانتا تو خیرہ رکھی گئی ۱۲ اسکے اور ہمیشہ کے ساتھ ۱۲ اسکے اور شخص جہنم سے بچا یا گیا اللہ جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہو گا
دنیا کا سامان تو زاد ہو کر ہے ۱۲ اسکے ہمیشہ کے ساتھ میں اور ہمیشہ جاری پانی میں اور بہت سے میوؤں میں ۲۰

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس بات میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کبھی روایت ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد باری تعالیٰ و فرشتہ مرفوعہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ جتنے بلند ہیں اللہ ہر دو درجوں کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ یہ حدیث حسن عزیز ہے ہم اسے صرف ائمہ شیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے اس حدیث کا معنی یوں بیان کیا کہ اس سے درجات میں بچھے ہوئے کچھ نوز کی بلندی مراد ہے اور ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا مجتہدین رزقکم
انکم تکذبون! فرمایا تم رزق کا شکر یوں ادا کرتے ہو کہ کہتے
ہو کہ فلاں فلاں ستارے کے سبب بارش دی گئی۔
یہ حدیث حسن عزیز ہے۔ سفیان نے اسی سند
کے ساتھ اس حدیث کو عبد اللہ بن علی سے غیر رفع
روایت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد باری تعالیٰ انشاءناہن انشاءناہ
کے بارے میں فرمایا کہ ان نئے سرے سے پیدا ہونے والی
عورتوں میں وہ بھی داخل ہیں جو دنیا میں پورے تخیلی انکی آنکھیں
کمزور تخیلی اعدان کے پانی بہتا تھا۔ یہ حدیث غریب
ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے
مرفوعا جانتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ اور

فَأَقْرَأُوا الْقُرْآنَ بِشَتْرٍ وَسَرٍّ ۖ ذَلَّلُوا صَوَاهِرَ مَكُتَبٍ هَذَا
عَبْدُكَ حَسَنٌ مَجْمُوعٌ وَلِي الْأَبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ -

١٢٢٠. حَدَّثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ تَابِعًا لِمَنْ بَدَأَ
سَعْدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي
الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَلَهُمْ مَرْفُوعَةٌ قَالَ إِنْ رَفَعَهَا
كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمِثْلَهُمَا بَيْنَهُمَا
خَمْسٌ مِائَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَدِيكُ الْغُرَّةِ
الْأَمِينُ حَدِيثُ رِشْدِيْنِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مَعْنَى
هَذَا الْحَدِيثِ دَرَجَاتُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
قَالَ أَرْفَعُ الْغُرَّةَ الْمَرْفُوعَةَ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْأَرْضِ
مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

١٢٢١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِبِّهٍ نَا الْحُسَيْنُ
 بْنُ مُحَمَّدٍ نَا إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَتِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَهُمْ تَكُونُ بَيْنَ
 قَالٍ مُكْرَمٌ تَقْدُرُونَ مِطْرًا يَنْبُؤُكُمْ كَذَا وَكَذَا هَذَا
 حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى هَذَا
 الْحَدِيثُ هَذَا الْإِسْنَادُ وَهُوَ يَرْفَعُهُ -

١٢٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ
الْحُدَّادِيُّ الْمَدَنِيُّ نَاوُكَيْمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ إِذَا نَشَأَ نَاسٌ
رُفُشَاءُ قَالَ إِنَّ مِنْ النِّسَاءِ النَّجَى كُنَّ فِي الدُّنْيَا
تَجَاوِزُ عَمَلًا سَامِعًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا
يَعُدُّهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

الحمد لله رب العالمین

۱۲۔ بے شک ہم نے ان کو سٹھ سرے سے پیدا کیا ۱۲

ابو یزید بن ابان نقاشی (دروں) کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو بڑا پایا آگیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سورۃ ہود، واقفہ، امر سلات، علم تیسالون اور اذا الشمس کورت نے بڑا پایا کر دیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں، علی بن صالح نے بواسطہ ابواسحاق، ابو حمزہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ بواسطہ ابواسحاق، ابومیسرہ سے بھی اس ضمن میں کچھ سلام دی ہے۔

تفسیر سورۃ الحدید

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرماتے کہ آسمان پر بادل چھا گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا جانتے ہو یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا یہ بادل ہے جو زمین کو میرا بکرا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس قوم کی طرف چلاتا ہے جو نہ تو اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور نہ ہی اس سے دعا مانگتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا جانتے ہو تمہارے اور کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ بند آسمان ہے جو محفوظ چھت اور رد کی ہوئی نعمت ہے، پھر پوچھا جانتے ہو تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے اللہ اس کے درمیان پانسو برس کی مسافت ہے۔ پھر کہیں معلوم ہے اس سے اور کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ

مُوسَىٰ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِيَانَ الرَّقَّاشِيُّ يُضَعِّفَانِ فِي الْحَدِيثِ.

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ خَالِعُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ أَبِي اسْمَعِيلَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي عُبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَذَّيْبَتَانِ شَيْبَتَيْنِ مُرَوَّوَاتَانِ وَقَاعَتُهُمَا سَلَاتٌ وَعَدَّتْ بَيْتَاءَ كُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّدَتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا تَقْبَلُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي اسْمَعِيلَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ هَذَا وَرَوَى رُوِيَ عَنْ أَبِي اسْمَعِيلَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ هَذَا مُرْسَلًا.

سورۃ الحدید

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْحَدِيثُ وَاحِدٌ قَالُوا نَابُؤُسُ بْنُ مُصَدِّقٍ شُعْبَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاصْحَابُهُ إِذْ أَقْبَى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذَا الْعَنَانُ هَذِهِ زُرَّيَا الْأَرْضِ يَسُوقُهَا اللَّهُ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُونَ وَلَا يَتَذَكَّرُونَ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا التَّرْفِيمُ سَقَتْ مَحْفُوظٌ وَمَرْبُوعٌ مَكْفُوفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ كَمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا مِائَةُ خَنَسٍ وَمِائَةُ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا تَوَقَّى ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

قَالَ يَا ثَوَقُ ذَلِكَ سَمَائِيْن مَابَيْنَهُمَا مِائَةِ
خَمْسٍ وَانْتِ عَامِرٌ حَقِيَّ عَدَّ سَبْعَ سُمُوَاتٍ مَا بَيْنَ
كُلِّ السَّمَائِيْن مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ
هَلْ تَدْرُونَ مَا ثَوَقُ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ قَالَ يَا ثَوَقُ ذَلِكَ الْعَرْشُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
السَّمَاءِ بَعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَائِيْن ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ
مَا الْبُيُوتُ كَذَلِكَ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
قَالَ يَا ثَوَقُ الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْقُدُورُ
تَحْتَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يَا ثَوَقُ
تَحْتِهَا اَرْضًا اُخْرَى بَيْنَهُمَا مِائَةُ خَمْسٍ مِائَةِ
سَنَةٍ حَتَّى عَدَّ يَسْبَعُ اَرْبَعِيْنَ بَيْنَ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ
مِائَةِ خَمْسٍ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ اَنْتُمْ وَتِلْكَ بِحَبْلٍ اِلَى السَّجِيْنِ
السُّفْلَى لَهَبَطَ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَسَا اَهُوَ اَلْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ
وَالظَّالِمُ وَالْبَاطِلُ وَهُوَ يَكُلُ شَيْءٌ عَلَيْهِمْ هَذَا حَدِيثٌ
عَنِ ابْنِ مَرْثُومٍ هَذَا الرَّحْمَنُ وَرَوَى عَنْ اَبِيْهِ وَابْنِ
عَبْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَافٍ قَالَوا لِمَ لَيْسَ بِاَلْحَسَنِ مِنْ اَيِّ
هَذِهِ قَوْلُهُ فَتَرَى بَعْضَ اَهْلِ الْاِيْمَانِ هَذَا الْخَبْرَ يَتَقَلَّبُوْنَ
اِنَّمَا هَبَطَ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ وَكَذَلِكَ مَا يَمُوتُ وَتَسْلُطُ عَلَيْهِمْ
اللَّهُ وَكَذَلِكَ تَسْلُطُ عَلَيْهِمْ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى
الْعَرْشِ كَمَا وَصَفْتَ فِي كِتَابِكَ .

اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا اس کے اوپر دو آسمان
ہیں دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے حتیٰ کہ آپ نے
ساتھ آسمان شمار کئے مگر فرمایا ہم دو آسمانوں کے درمیان اتنا ہی
فاصلہ ہے جتنا زمین سے پہلے آسمان تک ہے۔ اس کے بعد
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا جانتے ہو اس سے اوپر کیا
ہے ؟ عرض کیا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا
اس سے اوپر عرش ہے آسمان اور اس کے درمیان اتنا ہی فاصلہ
ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر پوچھا جانتے
ہو تمہارے نیچے کیا ہے ؟ عرض کیا اللہ اور اس کا رسول
خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا زمین ہے پھر دریافت فرمایا اس سے
نیچے کیا ہے ؟ صمد کرام نے عرض کیا اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں
فرمایا اس سے نیچے دوسری زمین ہے دونوں زمینوں کے درمیان پانی
سو برس کی گراہ ہے یہ آپ نے سات زمینوں کے درمیان پانچ سو
برس کی مسافت ہے پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان
ہے اگر تم رب سے چلی زمین کی طرف ایک رسی ٹکاؤ تو وہ اللہ
تعالیٰ تک پہنچے پھر رسی احوال اول والاخر والظالم والباطل وحو
بلکل بشی طیم یطہر ریت اس طریق سے طرب ہے الیوب الیوس
بن عبید اللہ علی بن زبیر سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں حسن کو حسن
الہم پروردہ رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں بعض علماء نے اس حدیث
کا مطلب یہ بیان کیا کہ وہ رسی اللہ تعالیٰ کے علم، قدرت اور سلطنت
پر گرنے کی کیونکہ اس کا علم، قدرت اور سلطنت ہر جگہ ہے۔ اور وہ
خود عرش پر ہے جیسا کہ قرآن میں بیان کیا گیا۔

تفسیر سورۃ مجادلہ

حضرت سلمہ بن خضر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں مجھے محدثوں سے صحبت کی جو طاقت دی گئی تھی وہ کسی محدث
کو نہیں دی۔ جب رمضان کا مہینہ آیا تو میں نے اپنی صحبت سے رفقاء
کے گلے شک کے لیے اس در سے ٹھکرا کر کیا کہیں بات کو جماع کرنے
اور وہاں دی آخر دی کہ پھر وہی امن ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے

سورۃ المجادلۃ

۱۳۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَلْحَسَنِ بْنُ عَمْرِو
الْمُحَلَّبِيُّ اَلْمَعْنَى قَالَا لَا يَزِيدُ بَيْنَ هَا وَهَنًا
مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَا عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَافٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْبَرٍ اَلْاَنْصَارِيِّ

حکیم مولا مفتی احمد یار خان نعیمی سہ ماہیہ مترجم

قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَدَّادٌ وَتَيْتُ مِنْ جَمَاعِ الْإِنْسَاءِ مَا
يُوتُ غَيْرِي فَكَلَّمَهُ خَلٌّ رَهْ سَنَانُ تَطَاهَرَتْ مِنْ إِيَّائِي
حَتَّى يَسْلُخَ رَمْعَانُ قَدْ قَامَيْنِ أَنْ أُصِيبَ مِنْهَا فِي يَدِي
فَأَتَاكَ بَعْدِي ذَلِكَ إِلَى أَنْ يَذِيرَكُنِي الشَّهَادَةُ أَنَا لَا أَذِيرُ
أَنْ أَذِيرَ فَيَكِينَا هِيَ تَحْدِثُ مِنْ ذَاتِ لَيْلَةٍ أَذْكَتْ عَلَى
لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَوَقَّعْتُ عَنْهَا فَلَمَّا صَبَحْتُ غَدَوْتُ عَلَى
قَوْمِي فَأَخْبَرْتُهُمْ خَبْرِي فَقُلْتُ أَطْلُقُوا هِيَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرَهُ بِأَمْرِي فَقَالُوا لَا
وَاللَّهِ تَفْعَلُ نَتَخَوَّفُ أَنْ يُنْزِلَ فِيْنَا قُرْآنٌ أَوْ
يَقُولَ بَيْنَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً
يَبْقَى عَلَيْنَا عَاقِبَتَا وَنَكِينُ إِذْ هَبَّ أَنْتَ فَأَصْنَعْ مَا
بَدَاكَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ خَبْرِي فَقَالَ أَنْتَ يَذَلِكِ فَقُلْتُ
أَتَا بَدَاكَ قَالَ أَنْتَ يَذَلِكِ فَقُلْتُ أَنَا يَذَلِكِ قَالَ أَنْتَ
يَذَلِكِ فَقُلْتُ أَنَا يَذَلِكِ وَهَذَا أَنَا ذَا فَأَمْنِي فِي حُكْمِ
اللَّهِ فَإِنِّي صَابِرٌ يَذَلِكِ قَالَ أَعَيْنِي رَقَبَةً قَالَ فَخَرَجْتُ
مَنْحَةً عَنِّي سَيْدِي فَقُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
مَا أَصْبَحْتُ أَمْلِكُ غَيْرَهَا قَالَ فَصَرَّ خَمْرِي فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَذَا أَصَابَنِي مَا أَصَابَنِي إِلَّا فِي الْقِيَامِ
قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِينَ مَسْكِينًا قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ لَقَدْ يَتَذَرُ بَيْنَنَا لَيْسَتْ هَذِهِ وَحُكْمًا مَالَنَا عَشَاءٌ
قَالَ ذَهَبَ إِلَى صَاحِبِ مَدَقَةٍ بَنِي زُرَيْقٍ فَقُلْتُ لِمَا
فَلَيْدَ قَعْمًا إِلَيْكَ فَأَطْعِمْ عَنْكَ مِنْهَا وَسْتَا سِتِينَ
مَسْكِينًا فَخَرَجْتُ بِسَائِرِهِمْ عَلَى عِيَالِي
قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى قَوْمِي فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَ كَوْمِ
الْبَصِيْقِ دَسْوَعًا تَرَايَ وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّعَّةَ وَالْبَرْكَهَ أَمْرًا
يَصَدِّقُكُمْ فَادْفَعُوهُمَا إِلَيَّ فَدَفَعُوهُمَا إِلَيَّ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ مُحَمَّدٌ سُلَيْمَانُ بْنُ يُسَافِرْ لَمْ

گوں اور وہ اس قدر لبا پر جانے کہ دن نکل آئے اور اس سے ملکہ نہ ہو سکی
اسی دوران ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ اس کے جسم کا کچھ سے ملنے
کھنکھانے لگا اور اس سے صحبت کر بیٹھا صبح ہوئی تو میں نے اپنی قوم کے پاس گیا
میں رات کھاتہ سنایا اور کھانے کے ساتھ بارگاہِ نبوی میں چوتھا گیا حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا واقعہ عرض کروں۔ وہ کہنے لگے خدا کی قسم! ہم تو
میں جہاں گئے ہیں وہاں کہیں ہمارے بارے میں قرآن دکھا کوئی آیت
نہ نازل ہو چکے بلکہ حضور ہمارے بارگاہ میں وہ بات ارشاد فرمیں جو ہمارے لیے
باعثِ خدمت رسوائی ہو تم خود جانو اور جو سب کچھ کرو۔ فرماتے ہیں
پھر میں نکلا بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور حضور سے اپنا واقعہ عرض کیا
آپ نے فرمایا تمہارا واقعہ ہے! میں نے عرض کیا حضور میرا ہی واقعہ ہے۔
تین مرتبہ یہ بات پوچھی کہ تم سے یہ فعل سرزد ہو اس نے عرض کیا یہی ہے
میں ہی اس کا مرتکب ہوں۔ حضور امی حاضر ہوں میرے متعلق اللہ کا حکم
جاری نہ کیجئے۔ میں اس پر مبرکوں گانجی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک غلام آزاد کرو۔ فرماتے ہیں میں نے اپنا واقعہ اپنی گون پر بارگاہِ عرض
کیا اس ذات کی قسم میں نے حق کے ساتھ سبوت فرمایا میں تو صرف اسی کا
مالک ہوں آپ نے فرمایا دو ماہ کے روزے رکھو میں نے عرض کیا حضور
مجھے ملازوری میں یہ عادتہ پیش آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سارے مسکینوں کو کھانا کھاؤ۔ حضرت سلمہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا
اس ذات کی قسم میں نے آپ کو حق کے ساتھ سبوت فرمایا ہم عراق کی رات
بھوک سے لڑا کھانا پاس شام کا کھانا نہ تھا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بنی زُرَیْقِ کے صدقہ کے مال کے پاس جاؤ اور اسے کوکوہ و تھیں
غلو سے بھر اس میں سے اپنی طرف سارے مسکینوں کو (ساتھ ساتھ) کھانا
دے باقی ماندہ سے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی مدد کرو۔ حضرت سلمہ فرماتے
ہیں میں اپنی قوم کے پاس آیا اور کہیں میں نے تمہارے پاس نگی اور بدگانی
پائی لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجھے کثرتِ اللہ و برکت
ہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہارا صدقہ وصول کرنے
کا حکم فرمایا لہذا اپنا صدقہ مجھے دو۔ چنانچہ انہوں نے اپنا صدقہ
حضرت سلمہ کو دیا۔ یہ حدیث حسن ہے امام بخاری فرماتے ہیں۔
میرے نزدیک سلیمان بن یسار کو سلمہ بن ضرہ سے سماع حاصل نہیں

يَسْتَعِينُ بِهِ مَنْ سَلَّمَ مِنْ صَاحِبِهِ قَالَ وَيَقَالَ سَلَّمَ
بْنُ صَاحِبِهِ وَيَقَالَ سَلَّمَ ابْنُ صَاحِبِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ
خَوْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ

۱۳۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ نَحْنُ لَوْ أَنَّ بَنِي ثَعْلَبَةَ
عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ بَنُو مَالِكٍ إِنَّ يَهُودِيًّا أَتَى عَلَى نَبِيِّ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ
عَلَيْكُمْ قُرَّةُ عَيْنِيهَا أَفْقَرُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا قَالَ هَذَا قَالَ اللَّهُ
وَمَوْلَانَا أَغْلَوْا سَلَامًا يَا نَبِيُّ اللَّهِ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ
كَذَا وَكَذَا أَرَادُوا عَيْنِي قُرَّةُ عَيْنِي فَقَالَ مَثَلَتْ
لِسَامٍ عَلَيْكُمْ قَالَ لَعَنَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَسَدًا مِنْ أَهْلِ
أَنْكِتَابٍ فَقُولُوا عَلَيْكَ مَا قُلْتَ قَالَ وَلَوْلَا أَهْلُكُمْ
تَحْتَهُ لَكُمُ الْمَلِكُ بِحَقِّكَ يَا اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ سَنَنَ حَبِيبُ

۱۳۳۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَحْنُ بِخَيْبَرِ بْنِ
أَكْمَا حَبِيبُ اللَّهِ الْأَخْبَرِيُّ عَنْ سُنَيَانَ اللَّهِ رَحِمَهُ
عُمَانُ بْنُ لُفَيْرَةَ التَّحْقِيقِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَفَفَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
قَالَ لَمَّا قُلْتُ يَا أَيُّهَا الْوَلِيُّ أَمَّا إِذَا نَاجَيْتُمُ
الْمَسْرُورَ فَقُولُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَ قَالَ
رَبِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى دِيْنًا رَا
فَلَمْ تَكُنْ لَا يُعْلِمُونَ مَا قَالَ فَوَصَفَ دِيْنًا بِمَا تَكُنْ لَا
يُجِيبُونَكَ قَالَ ذَكَرْتُ قُلْتُ شَعِيرَةً مَسَّكَ إِنْكَ
لَكَ هَيْبَةٌ قَالَ فَتَكَلَّمْتُ أَشْفَقْتُكُمْ أَنْ تَكُنْ مَوَالِيْنِ
يَدِي نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتِ الْأَمِيَّةُ قَالَ كَيْفِي
حَقَّقْتُ اللَّهُ عَنْ هَذِهِ الْأَمَةِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ خَيْرٌ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَمَعْنَى كَذَلِكَ شَعِيرَةً

مسلم بن معمر اور سلمان بن معمر دونوں طرح کہا گیا ہے اس باب
میں حضرت عمرؓ کی سنت ثعلبہ زوجہ اس کا صاحبہ است (رضی اللہ
عنہما) سے بھی روایت مذکور ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی مجلس میں آیا اور اس نے کہا اے اللہ
صحابہ کرام نے جواب دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجا نے جو
اس نے کیا کیا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے
ہیں مگر یا رسول اللہ! اس نے سلام کیا ہے آپ نے فرمایا نہیں۔ بلکہ اس
نے یوں کہا ہے السلام علیکم کہ میں تم پر روت ہوں اسے واپس میرے پاس
لاؤ صحابہ کرام اسے واپس لائے آگے فرمایا تو نے "السلام علیکم" کہنا
کئے تھے ہی ہاں "اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی
اس کتاب نہیں سلام کہے تو "علیک" قائل "قرآن کے جو کہ کراہت پر
ہی پڑے" کو بھر آپ نے پڑھا "وإذا جاءوك حيث أتوك" یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

حضرت علی بن طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے
جب آیت "یا ایہا الذین آمنوا إذا ناجیتم رسول الله فتوکلوا علیہ" اتر کر
اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا ہے خیال میں ایک دینار ٹھیک ہے!
میں نے عرض کیا تو کہ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے حضور نے
فرمایا "نصف دینار" میں نے عرض کیا یہ بھی نہیں دے سکیں گے
حضرت علی فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کتنا جو!
میں نے عرض کیا جو کہے ایک دانے کے برابر بھی کرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم بہت تنگ دست ہو۔ حضرت علی فرماتے
ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "وإذا فقضاتك لقاؤہ" فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے میرے سبب آیت پر
آسانی فرمادی۔ یہ حدیث سن کر یہ ہے ہم اسے صرف اسی
طریق سے پہچانتے ہیں جو کہ ایک دانے
کے اس کے برابر سونا صادر

لہ اور جب آپ کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان الفاظ سے آداب بجالاتے ہیں جو لفظ اللہ نے تمہارے لئے فرمایا ہے کہ جب تم رسول اللہ سے کوئی بات کہو
کرنا چاہو تو اپنی مرضی سے پہلے کہہ دو کہ لو کہہ کیا تم اس سے ڈرے کہ اپنی مرضی سے پہلے کہہ دو کہ لو۔

يَعْنِي وَنَا شُعْبَةَ وَمِنْ ذَهَبٍ
سُورَةُ الْحَشْرِ

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عَمْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَحِلُّ بَنِي النَّصِيرِ وَقَطْعُهُمْ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ فَإِنْ نَزَلَ اللَّهُ
مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْسَةٍ أَوْ نَزَلَتْهَا فَاتَّصَتْ عَلَى
أُمُورِهَا فَيَا ذِينَ اللَّهِ وَلِيَّيْخُزَي النَّاسِيقِينَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيدٌ

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعَزِيُّ عَنْ
عَفَّانَ الطَّحْطِطِيِّ عَنْ غِيَاثِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ
عَنْ وَحَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْسَةٍ أَوْ نَزَلَتْهَا فَاتَّصَتْ
عَلَى أُمُورِهَا قَالَ ابْنُ لَيْسَةٍ الْخَلَّةُ وَلِيَّخُزَي
النَّاسِيقِينَ قَالَ اسْتَنْزَلُوهُمْ مِنْ حُمْرِ نَجْمٍ
قَالَ وَأَمْرٌ أَنْ يَقْطَعَ اللَّهُ فَحَدَّثَ فِي صَدْرِهِمْ
فَقَالَ السُّلَيْمُونَ قَدْ قَطَعْنَا بَعْضًا وَتَرَكْنَا بَعْضًا
فَلَنَسْأَلَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
لَنَا فِيمَا قَطَعْنَا مِنْ أَجْرٍ وَهَلْ عَلَيْنَا فِيهَا شَرَكٌ نَا
مِنْ وَنَا ذِينَ اللَّهِ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْسَةٍ أَوْ
نَزَلَتْهَا فَاتَّصَتْ عَلَى أُمُورِهَا الْآيَةُ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ
حَسَنٍ مَجِيدٍ وَمَا فِي بَعْضِهِمْ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ جُبَيْرٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هَارُونَ
بْنِ مَعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي
عَمْرٍاءَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى مَسْعُومٌ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ
هَذَا الْحَدِيثُ

تفسیر سورہ حشر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول
اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقام بُؤیرہ میں
نصیر کے کھجوروں کے درخت جلا دیئے اور کاٹ ڈالے
اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْسَةٍ أَوْ نَزَلَتْهَا فَاتَّصَتْ عَلَى
أُمُورِهَا فَيَا ذِينَ اللَّهِ وَلِيَّيْخُزَي النَّاسِيقِينَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيدٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد
باری تعالیٰ نے مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْسَةٍ آیت کے بارے میں روایت
ہے کہ لیسہ سے مراد کھجور کے درخت ہیں اور ناسیقین کی ذلت
سے مراد یہ ہے کہ انہیں اپنے قلعوں سے اترنے کے لئے کہا
گیا اور سہارہ گرام کو ان کے درخت کاٹنے کا حکم دیا گیا تو ان کے
دونوں میں کچھ کشاکش پیدا ہوا مسلمانوں نے کہا ہم نے بعض
کو کاٹ دیا اور بعض کو چھوڑ دیا ہم اس کے متعلق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں گے کہ کیا جو کچھ ہم
نے کاٹا اس پر اجر ملے گا اور جو کچھ ہم نے چھوڑا اس پر
ہمیں عذاب ہوگا؟ اس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْسَةٍ آیت یہ حدیث حسنہ مزید ہے۔
بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ حفص بن غیاث اور
حبیب بن ابی عمر، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ
سے مرسل روایت کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
کا واسطہ مذکور نہیں۔ عبد اللہ بن مسعود
عبد الرحمن نے بواسطہ ہارون بن معاویہ
حفص بن غیاث، حبیب بن ابی عمر اور
سعید بن جبیر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث
مرسل روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا۔ امام ترمذی فرماتے
ہیں امام بخاری نے یہ حدیث محمد سے مستحکم ہے۔

لے جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللہ کی اطاعت سے تھا اور اس لیے کہ ناسیقوں کو دوسرا کر دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری کے گھر ایک مہمان نے رات بسر کی۔ ان کے گھر میں اپنے لیے اراکھ اور عیال کے لیے کھانا تھا۔ انہوں نے اپنی بیوی سے فرمایا: بچوں کو سلا دو، چائے گل کر دو۔ اور تمام کھانا مہمان کے قریب کر دو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو یہ شخص علی انصاری دکان بہ خصوصاً اسے یہ حدیث سن

تفسیر سورۃ ممتحنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہما کو یہ اشعار فرما کر بھیجا کہ روضہ خاں میں پہنچو وہاں ایک عورت ہے اور اس کے پاس ایک خط ہے، وہ اس سے لے کر میرے پاس لاؤ۔ ہم روانہ ہوئے گھوڑے ہمیں خوب تیز سے جا رہے تھے۔ ہم اس روضہ خاں میں پہنچے تو وہاں ایک عورت موجود تھی ہم نے کہا خط نکالو اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں مجھے کیا یا تر خط لوں گی یا پھر میرے آباؤ نے مجھ کے حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہیں اس نے اپنی منہ خیلوں سے خط نکالا ہم اسے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے دیکھا تو وہ عاقل بن ابی بلتہ کا خط تھا جو قریش مکہ میں سے چند افراد کی طرف لکھا گیا تھا۔ اس خط میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چند باتیں مشرکین کو بتائی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے عاقل ایہ کیلئے؟" عاقل نے کہا یا رسول اللہ! (فیصلہ کرنے میں) مجھ پر جلدی نہ کیجئے۔ (ابن ابی ہشام) میں قریش میں ملاحظہ رہتا تھا اور میری ان سے کوئی رشتہ داری نہ تھی۔ آپ کے پاس جو یہ جبرین ہیں ان کے رشتہ داری میں سے کہ ذریعہ وہ اپنے کی خاندان اور اموال کی حفاظت کرتے ہیں چونکہ ان سے میری کوئی رشتہ داری نہیں اس لیے میں نے اپنے رشتہ داروں کی حفاظت کے لیے ان لوگوں سے تعلق

۱۳۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَادِيَةً عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَزْوَانٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِمِصْبِيعَةٍ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوَّةٌ وَقُوَّةٌ صَبِيَاءٌ فَقَالَ لَا مَرَأَتِي تَوَحَّيْتُ الصَّبِيَّاتِ وَأَطْفَلِي السِّرَاجَ وَتَوَحَّيْتُ الصَّبِيَّاتِ مَا عَنِي لَكِ فَكَذَلْتُ هَذِهِ الْأُمِّيَّةَ وَتَوَحَّيْتُ عَنِي فَتَوَحَّيْتُ وَلَوْ كَانَتْ بَيْنَهُمْ مَخَاصِمٌ لَهَذَا حَيْدٍ مَشْهُورٍ وَخَيْرٌ

سورۃ الممتحنہ

۱۳۳۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبٍ نَادِيَةً عَنْ عُمرِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ هُوَ ابْنُ حَنِيْفَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَيْنَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالتَّبَّيُّ بْنُ عَبْدِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ فَقَالَ انْطَلِقُوا اسْعَوْا كَأَكْرَامٍ وَهَذِهِ خَائِمَةٌ فَذَلِكَ بِهَا طَلْعُ عَيْنَةٍ مَعَهَا كَلْبٌ وَخَدُّوْا كَأَمْنَهَا فَانْزِلُوا فِيهَا فَمَعَرَجْنَا مَعَهَا فِي سَاعَةٍ خَبِلْنَا حَتَّى أَتَيْنَا الدَّرْعَةَ فَكَلَامُنَا نَحْنُ بِالْخَبْرَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ فَقَالَتْ لَمْ تَمْرُجِي الْكِتَابَ أَوْ لَمْ تَمْرُجِي الْكِتَابَ قَالَ لَمْ تَمْرُجِي الْكِتَابَ فَخَرَجْنَا مِنْ عَقَابِهَا قَالَ فَاتَيْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَامُنَا دَاهِيَةٌ مِنْ حَاطِبِ ابْنِ أَبِي بَلْعَةَ إِلَى أَنَا مِنْ مِثْلِهِ كَيْفَ يَمْكُنُ يُغَيِّرُ مَعْرُوفَةً مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا مَكْنُونًا فِي ذِكْرِهِمْ وَكَلَامُنَا مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَلَامُنَا مِنْ مَعْلَمٍ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ لَكُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمِلُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَمَنْعَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ كَانَتْ بَيْنِي ذَالِكُ مِنْ شَيْءٍ فِيمَنْ أَرَأَيْتُمْ أَنِّي إِذَا يَحْمِلُونَ بِهَا قَرَابَاتِي وَمَا فَعَلْتُ

پیدا کرنا چاہا اور میرا یہ عمل دین اسلام سے ابتداء اور کفر پر ہٹانے کی وجہ سے نہیں دیکھ سکتا (کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غزوہ بدر میں شریک ہوئے میں اور نہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ اہل بدر کے ایمان پر مطلع ہے چنانچہ اس نے فرمایا: جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا حضرت صلی فرماتے ہیں اسی کے متعلق یہ آیت اتاری گئی یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عداوی وعدوكم اولیاء الخ مرد کہتے ہیں میں نے البرافع کو دیکھا ہے وہ حضرت علی مرتضیٰ کے کاتب تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس بارے میں حضرت عمر اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں متعدد راویوں نے سفیان بن عیینہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اس میں یہ الفاظ مذکور ہیں یا تو کاتب نکالو یا کپڑے اتارو یہ حدیث بواسطہ ابو عبد الرحمن بن سلمی بھی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بعض راویوں سے یہ الفاظ منقول ہیں مخطوط نکالو ورنہ ہم تمہیں ہر ہنہ کریں گے۔

حضرت مالکہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس آیت سے امتحان دیکرتے تھے اَفَاَجَلَعَلَّكَ الْمُؤْمِنَاتُ الْآخِ ثُمَّ کہتے ہیں ابن طائرس نے مجھے اپنے والد سے خبر دی انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے بوندی کے سوا کسی کے ہاتھ کو کبھی نہیں چھوئے، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک عورت نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کون سی

سہ اسلامیہ عورتیں ہیں جو دوست مرنا و تم نہیں دیکھتی؟ میں نے فرمایا: وہ تھیں اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں اس پر بیعت کرنے حاضر ہوں کہ وہ اللہ کا کلمہ پڑھیں اور اللہ کی راہ میں جان قربان کریں۔ تو ان سے بیعت لاؤ اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو۔

ذَلِكَ كَقَوْلِهِ إِذَا عَنِ دِينِي وَلَا رَحْمِي بِالْكَفَرِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دُعِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبُ عَنْقَ
هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَمَ
عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالُوا عَمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَفَعَلُوا
عَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيهِ أَتَرَلْت هَذِهِ الشُّورَةَ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ
أَوْلِيَاءَ يَلْعَنُونَ إِلَيْهِمْ بِالْعَمُوَّةِ السُّورَةُ قَالَ
عُمَرُ جَدَّ رَأَيْتُ بَنَ أَيْدِيهِ كَانَ كَارِتًا لِي هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ وَرَوَى غَيْرُهُ أَحْمَدُ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ مُيَيْتَةَ
هَذَا الْحَدِيثُ نَحْوُ هَذَا أَدَّكَ كَرُوا هَذَا الْحَدِيثُ
فَقَالُوا أَنْتَ خَرَجْتَ الْكِتَابَ أَوْ تَلْفِظِينَ الْكِتَابَ
وَهَذَا أَحَدُ نِسْتِ حَدَّثَ رَوَى أَيْضًا عَنْ أَبِي عَبْدِ
الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ نَحْوُ
هَذَا الْحَدِيثِ وَكَرَّرَ بَعْضُهُمْ فِيهِ لَتُخْرِجَنَّ
الْكِتَابَ أَوْ تَجْعِرَنَّ ذَكَ

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَحْوُ مَا حَدَّثَنَا عَنْ

مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَالِكَةَ قَالَتْ مَا
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُحُ إِلَّا بِآيَةِ
الْفَلَقِ قَالَ اللَّهُ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعُكَ الْآيَةَ
فَلَا مَعْرُوفًا خَيْرِي ابْنُ طَائِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا مَسَّتْ يَدُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِآيَةِ الْفَلَقِ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَحْوُ مَا حَدَّثَنَا عَنْ

بُن عَبْدِ اللَّهِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ

نیک ہے جس میں ہم آپ کی نافرمانی نہ کریں؛ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نوحہ نہ کرو۔" قرآنی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! غاندھان والوں نے میرے چچا کی وفات پر میری مدد کی مجھے انکا بدلہ ضرور ادا کرنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا لیکن میرے بار بار کے اصرار پر آپ نے بدلہ اتارنے کی اجازت مرحمت فرمادی، اس کے بعد میں نے نہ تو بدلہ اٹا دینے کے لیے اور نہ ویسے ہی کبھی نوحہ نہیں کیا۔ میرے سوا تمام مخلوقوں نے نوحہ کیا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ام عطیہ سے بھی روایت منقول ہے۔ عبد بن حمید کہتے ہیں ام سلمہ انصاریہ سے اسناد بنت یزید بن مسکن مراد ہیں۔

تفسیر سورہ صف

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم چند صحابہ کرام کی ایک جماعت بھیجی ہوئی تھی ام نے اس بات پر غور کیا کہ کون سا عمل محبوب ترین ہے تاکہ ہم اس پر عمل پیرا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "بسم اللہ تعالیٰ السنت وصالی الامین الخ" حضرت عبد اللہ بن سلام فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے یہ آیات پڑھیں۔ ابو سلمہ فرماتے ہیں عبد اللہ بن سلام نے ہمیں یہ آیت سنائی یہی فرماتے ہیں ابو سلمہ نے ہمارے سامنے یہ آیات تلاوت کیں ابن کثیر کہتے ہیں ہمارے سامنے اوزاعی نے یہ آیات پڑھیں عبد اللہ کہتے ہیں ہمارے سامنے ابن کثیر نے یہ آیات پڑھیں اس مسئلہ میں اوزاعی سے روایت کرنے میں محمد بن کثیر کی مخالفت کی گئی ہے۔ ابن مبارک نے بواسطہ اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، طلحہ بن ابی حمزہ اور عطارد بن یسار، حضرت عبد اللہ بن سلام سے بواسطہ یاہو اسطر اسطر روایت کی۔ ولید بن مسلم نے اوزاعی سے محمد بن کثیر کہ

حَوْشِبُ قَالَ سَلَا مَسْنَا أَمْ سَكَمَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ قَالَتْ
أَمْرًا كَأَمْرِ النَّبِيِّ مَا هَذَا الْمَعْبُودُ الَّذِي لَا يَلْبِسُ
نَنَا أَنْ نَعْبُدَكَ فِيهِ قَالَ لَا تَخْشَى قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَنْ يَبْنَى فُلَانٌ فَكُنْتُ دُونِي عَلَى الْبَيْتِ وَلَا يُدْرِي مَرَّةً
فَمَنْ يَبْنَى فُلَانٌ عَلَى مَا كُنْتُ مَرَّةً فُلَانٌ فِي خَلَاؤِ
فَلَمْ أَسْمَعْ بَعْدَ عَلَى قَوْلِهِمْ وَلَا قِيَرٍ حَتَّى السَّامَةِ
وَلَوْ يَبْنَى مِنَ النَّبِيِّ أَمْرًا إِلَّا وَقَدْ نَأَسَتْ غَيْرِي
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَفِيهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمِيدٍ أَوْ سَكَمَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ بِخَيْرٍ أَسْمَاءُ
بِئْسَ يَزِيدُ ابْنُ الشَّكْرِ.

وَمِنْ سُورَةِ الصَّف

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَامِعٌ
بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي
سَكَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَعَدْنَا نَأْكُلُ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرْنَا
فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ أَحَدًا أَوْ أَحَدًا إِلَى اللَّهِ لَعَلَّنَا
فَاذْكُرِ اللَّهُ سَبَّحَ بِهَذَا مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ
تَقُولُونَ مَا لَا تَعْلَمُونَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ
فَقَرَأَ مَا عَنِتْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَرَأَ مَا عَنِتْنَا أَبُو سَلَامٍ قَالَ يَحْيَى
فَقَرَأَ مَا عَنِتْنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ يَزِيدُ
حَلِيَّةُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَرَأَ مَا عَنِتْنَا
ابْنُ كَثِيرٍ وَقَدْ خُذِلَ مُحَمَّدٌ بْنُ كَثِيرٍ فِي إِسْنَادِ
هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ قَرَدَى ابْنُ الْأَسْطَرِ
عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ جَلَالِ
بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

لحمہ کی طرح اور تارے جیچے آسمان میں ہے اور ہم کر زمین میں ہے اور وہی عزت و محبت و اہم ہے۔ اسے ایمان والوں کیوں کہتے ہو اور جو نہیں کرتے۔

اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورہ منافقین

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں اپنے چچا کے ہمراہ تھا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی سلول کو سنا اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر خراج نہ کرے حتیٰ کہ وہ ایک منتشر ہو جائیں۔ اور اگر ہم مدینہ منورہ واپس آئے تو حضرت مالک بن انس ان کو وہاں سے منع نہ کرے گا۔ حضرت زید فرماتے ہیں میں نے یہ بات اپنے چچا کو سنا لی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا چچا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے بلایا تو میں نے سارا واقعہ عرض کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی سلول اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا انہوں نے قسم کھائی کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی (ظاہر یہ دلیل فرماتے ہوئے) حضور نے مجھے مجبوراً اور مدبرانہ کر دیا کہ میں فرماتے ہیں مجھے اس سے اتنا دکھ ہوا جتنا اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا چنانچہ میں اپنے گھر بیٹھ گیا میرے چچا نے کہا اس کے سوا تیرا کیا بنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مجھلایا اللہ نارا ملے گی ظاہر فرمائی اس پر اللہ تعالیٰ نے "اذا جادلہ المنافقون" اتارا فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بولا بھیجا پھر یہ آیات پڑھیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق فرمادگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ لڑی ہمارے ساتھ کچھ بڑی بھی تھے، ہم پانی کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے اعرابی ہم سے ہنفت لے جانے کی کوشش کرتے تھے ایک اعرابی اپنے ساتھیوں سے پہلے وہاں پہنچ گیا اور اس نے حوٹل کو بھردیا اور گرد پتھر رکھے اور اوپر چڑھ کر لا بچھونا بچھا کر اپنے ساتھیوں کی انتہا کرنے لگا ایک

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ هَذَا أَحَدُ بَنِي حَسَنٍ صَاحِبِهِ

سورہ المنافقین

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أَسْحَقٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَتَّى تَسْمَعُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي سَلُولٍ يَقُولُ لَا مَنَاحِيْمَ إِلَّا تَخْفِضُوا أَعْلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَخْضَعُوا لَكُمْ لَوْ كُنَّا كَجَعْفَرٍ إِلَى النَّوَيْبِ لَيُغِيرَنَّ الْأَعْرَابُ أَمْلَاحُهَا الْآنَ هَذَا كُنْتُ ذَلِكَ لِعَتَّى فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَأَمْرًا بِمَا كَانَ الْأَنْصَارُ فَكُنْتُ بِمَنْ عَسَاوِلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقُوا فَأَصَابَنِي شَيْءٌ لَمْ يُصِيبْنِي شَيْءٌ قَطُّ يَمْثَلُ لَمْ يُصِيبْنِي فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ عَتَّى مَا أَرَدْتُ إِلَّا أَنْ كُنْتُ بِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْعِثُكَ فَإِنْ نَزَلَ اللَّهُ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَبَعَثَ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا مَا كُنْتُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَتَاهُ فَكَانَ هَذَا أَحَدُ بَنِي حَسَنٍ صَاحِبِهِ

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أَسْحَقٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعَنَا أُنَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ لَكُنَّا نَبْتَدِرُ رِجَالَهُمْ وَكَانَ الْأَعْرَابُ يَسْبِقُونَا إِلَيْهِمْ فَسَبَّ أَحَرَّ ابْنُ الْأَصْحَابَةِ لَيْسَ ابْنُ الْأَعْرَابِ يَسْبِقُ إِلَّا يَسْبِقُ الْكُفْرَ وَيَجْعَلُ حَوْلَهُ حِجَارَةً وَيَجْعَلُ النَّظْمَ عَلَيْهِ حَتَّى يَبْغِي أَمْرًا حَاجَةً

قَالَ فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْرَابِيًّا فَأَوْخَى زِمَامَهُ
 نَأْتِيَهُمْ يَشْرَبُ فَأَبَى أَنْ يَدَّعِيَهُ كَأَن تَرْمِي قَبَاضَ الْمَاءِ
 فَرَفَعَهُ الْأَعْرَابِيُّ خَشِيئَةً فَضَرَبَ بِرَأْسِهِ الْأَنْصَارِيَّ
 فَهَجَرَ فَأَتَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَاسٍ الْمُنَافِقِينَ
 فَأَخْبَرَهُمْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِهِ فَخَصِبَ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ أَبِي نَحْرٍ قَالَ لَا تَتَّبِعُوا عَلِيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ
 اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِهِ يَخْفَى الْأَعْرَابُ وَ
 كَانُوا يَحْضُرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عِنْدَ الظُّلَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا انْفَضُوا مِنْ
 عِنْدِي مُحْتَبِينَ فَأَتُوا مُحْتَبِينَ بِالظُّلَامِ فَلْيَا كُلُّهُوَ
 مِنْ عِنْدِكَ ثُمَّ قَالَ لَا مَحْصِيَةَ لِمَنْ تَجْعَلُنَا إِلَى
 الْمَدِينَةِ يَنْتَرِي لِيُخْرِجَنِي الْأَعْرَابُ مِنْكُمْ الْأَذَلَّ قَالَ يَدَّ
 وَأَمَّا رَدُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي نَحْرٍ أَخْبَرْتُ عَنْهُ فَانْطَلَقَ
 فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ
 إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ وَ
 مُحَمَّدٌ قَالَ فَصَدَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ وَكَذَّبْنِي قَالَ فَجَاءَ عُمَى إِلَى فَقَالَ مَا أَرَاكَ
 إِلَيَّ أَنْ مَقَّتَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَذَّبَكَ وَالْمُسْلِمُونَ قَالَ فَوَقَعَ عَلَيَّ مِنَ الْهَيْمَةِ مَا
 لَمْ يَقْعُرْ عَلَيَّ أَحَدٌ قَالَ فَبَيِّنْ مَا أَنَا أَسِيرٌ مَعَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلٍ قَدْ خَفَقْتُ
 بِرَأْسِي مِنَ الْهَيْمَةِ إِذْ أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَّكَ أَدْفِي وَصَجَكَ فِي وَجْهِهِ فَمَا كَانَ
 يَسُرُّنِي أَنْ يَنْ يَهَا الْخُذُّ فِي الدُّنْيَا فَمَرَّ أَنْ أَبَا بَكْرٍ
 لِحَقِّي فَقَالَ مَا قَالَ بِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَسَمِعْتُ قُلْتُ مَا قَالَ لِي شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُ عَرَّكَ أَدْفِي
 وَصَجَكَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ أَبَشِيرٌ ثُمَّ لِحَقِّي عَمَّا فَتَكْتُ
 لَهُ وَمَثَلُ كَوْنِي بِكَ فَقَدْ أَصْبَحْنَا قَدْ أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ

انصارى اور اعرابى کے پاس پہنچا انہوں نے اونٹنی کو پانی پلانے کے لیے
 اس کی مقام ڈھینی کی ٹینک بدوی نے انہیں قبضہ چھوڑنے سے انکار
 کر دیا انصارى نے پانی سے رکاوٹ کی اشتیاء کو ہٹا دیا اعرابى نے
 ٹکڑی اٹھائی اور انصارى کے سر پر سے ہار کی جس سے وہ زخمی ہو
 گئے پھر وہ عبداللہ بن ابی کے پاس آیا اور اسے سارا واقعہ کہ سنایا
 وہ اس کے دوستوں میں سے تھا عبداللہ بن ابی کو نصیحت آیا اور اس نے
 کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں پرست غریب کر جب تک
 کہ وہ اعراب آپ سے الگ نہ ہو جائیں کھانے کی وقت بدوی بالکل
 غوی میں حاضر رہتے تھے۔ عبداللہ بن ابی نے کہا جب یہ لوگ محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے جائیں اس وقت کھانا لاؤ
 تاکہ آپ اور آپ کے ہم مجلس کھانا کھائیں۔ پھر اپنے ساتھیوں سے
 کہنے لگا اگر ہم مدینہ لوٹے تو مسزہ ذیل لوگوں کو نکال باہر کریں گے
 حضرت زید فرماتے ہیں میں سواری پر حضور کے چیمے پیٹھا ہوا تھا میں نے
 عبداللہ کی بات سنی اور پھر اپنے چچا کو بتا دی میرے چچا حضور کی
 نودست میں حاضر ہوئے اور ساری بات حضور سے عرض کر دی۔ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا اس نے قسم
 کھائی اور انکار کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق
 اور میری گندیب فرمائی حضرت زید فرماتے ہیں میرے چچا میرے پاس
 تشریف لائے اور فرمایا تمہارا کیا ارادہ تھا حضور تو تم سے ناراض ہو
 گئے اور آپ نے مجھے جھوٹا قرار دیا اور مسلمانوں نے بھی میری گندیب
 ہی کی۔ حضرت زید فرماتے ہیں مجھے اس سے اتنا صدمہ ہوا جتنا کہ
 کوئہ ہوا ہوگا فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں جلا
 تھا کہیں نے تم کی وجہ سے پراسر جھکا دیا اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میرے کانوں کو طعنا اور میری طرف دیکھ
 کر قسم فرمایا فرماتے ہیں مجھ اس کے بدلے نبوی زندگیاں بھستہ تھی
 پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے میری طعنات ہوئی۔ انہوں نے
 پوچھا حضور نے تمہیں کیا فرمایا۔ میں نے عرض کیا میرے کانوں کو
 طعنہ بسم فرمایا کیا کہا تو کچھ نہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
 پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے طعنات ہوئی ان سے بھی کچھ کہی بات

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةُ الْمُنَافِقِيْنَ هَذَا أَحَدُهُمْ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي
عَدِيٍّ قَالَ أَخْبَأَنَا جُعَيْبٌ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيبَةَ قَالَ
سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَلْبٍ الْقُرَظِيَّ مِنْهُ أَرْبَعِينَ سَنَةً
يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَوْفَرَ أَنَّ سَهْدًا مِنْ أَهْلِ
بَيْتِهِ قَالَ فِي مَرْوَةٍ يَوْمَ لَيْلَةٍ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لِيُخْرِجَنَا
أَوْفَرٌ مِنْهَا الْأَذَلَّ قَالَ كَاتِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَرِهْتُ ذَلِكَ لِي فَخَلَعْتُ مَا قَالَهُ فَلَا مَنِيَّ
فَرَجَعْنَا لَوْ مَا أَرَفْتُمْ لِي هَذَا فَخَلَعْتُ النَّبِيَّ وَ
لَمَسْتُ كَيْشِيَا حَذِيثًا ذَا ثَنٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَوْ أَتَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَ
فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا أَعْلَىٰ مِنْ
عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُوا هَذَا أَحَدُهُمْ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا فِي هَذَا إِذْ قَالَ
سُفْيَانُ يَرْوُونَ أَنَّهَا عَنْ وَثَّاقِ بْنِ مِصْطَلِقٍ ذَكَرَ
رَجُلٌ مِنْ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ
الْمُهَاجِرُ عَمَّا لَمْ يَهَاجِرْ مِنْ وَثَّاقِ الْأَنْصَارِ يَا
لَا أَنْصَارُ قَسِمَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا لَوْ أَرَجَلُ مِنْ
الْمُهَاجِرِينَ كَسَرَجُلَيْنِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْهَا فَإِنَّهَا مَنِيْنَةٌ قَسِمَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَكْوَلٍ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ كَعَلَوْهَا لَوْ رَجَعْنَا
إِلَى الْمَدِيْنَةِ لِيُخْرِجَنَا أَوْفَرٌ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ لَمْ
يَأْمُرْ رَسُولُ اللَّهِ دَعْوَى أَهْلِ بَيْتِهِ عَنْ هَذَا الْمُنَافِقِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَى لَا يَتَّخِذُهَا
النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ وَقَالَ غَيْرُ

کی جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے عرض کی تھی صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے سونے منافقین پڑھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
توبک میں عبداللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ طیبہ لوٹے تو عورتوں کے
ذیل لوگوں کو باہر نکال دیں گے۔ حضرت زید فرماتے ہیں میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا
ذکر کیا لیکن اس نے حضور کے پاس جاکر قسم کھالی کہ میں نے یہ
بات نہیں کی۔ حضرت زید فرماتے ہیں مجھے میری قوم نے
علامت کیا اور کہا تیرا کیا مقصد تھا میں گھر آیا اور نہایت
غناک اور اضطرابہ حالت میں سو گیا پھر حضور میرے پاس تشریف
لائے یا میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اللہ
تعالیٰ نے میری تصدیق فرمائی اور یہ آیت نازل ہوئی
”هَٰمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ“ الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.....

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں تھے سفیان راوی کہتے ہیں لوگوں
کا خیال ہے غزوہ بنی مصلطلق تھا۔ ایک مہاجر نے انصاری کو
علیٰ شہداء مہاجر سے دیگر مہاجرین کو امداد کے لیے پکارا اور
انصاری نے انصاری کو بلایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا
تجاہلیت کی پکار کیوں؟ ”صحابہ کرام نے عرض کیا ایک مہاجر نے
ایک انصاری کو پکارا ہے۔ فرمایا یہ عادت مجوزہ نہایت بری
بات ہے۔ عبداللہ بن ابی سہول نے سنا تو کہنے لگا کیا انہوں
نے یہ کہا ہے؟ اللہ کی قسم اگر ہم مدینہ لوٹے تو ضرور بعض غزوات
والے ذیل لوگوں کو نکال باہر کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے عرض کیا یا رسول اللہ! تجھ اس منافق کی گزند اٹانے کی
امانت فرمائیے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے
چھوڑ دو کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں
کو بھی قتل کرتے ہیں۔ دوسرے راوی کہتے ہیں ابن ابی کے بیٹے

لے رہی ہیں کہتے ہیں ان پر طرح طرح کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں۔

يَكْفُرُ مَتَّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ دَسَّالَهُ رَجُلٌ عَنْ هَلِيٍّ
الَّذِي يَأْتِيهَا الْيَتِيمَ امْتُوا إِنْ مِنْ أَرَادُوا جَعْلَهُ
أَوْ لَوْ كَفَرُ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوا هُمُ قَالَ هُوَ لَمْ
وَجَالَ اسْتَمُوا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ رَأَوْا أَنْ يَأْتُوا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنِيَ أَرَادُوا جَعْلَهُمْ
أَنْ يَدْعُوهُمْ أَنْ يَأْتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَوْا النَّاسَ قَدْ قَفَلُوا فِي الْيَتِيمِ هَمُّوا أَنْ يَأْتِيَهُمْ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ مِنْ أَرَادُوا جَعْلَهُ
فَأَوْ لَوْ كَفَرُ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوا هُمُ الْيَتِيمَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا یہ کہ کفر کے وہ لوگ
میں جو اسلام لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہونے کا ارادہ کیا لیکن ان کی بیویوں اور بچوں نے
انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے
سے روکا جب وہ حاضر دربار نبوی ہوئے ، تو
دیکھا کہ لوگوں نے دین میں سمجھ حاصل کر لی ہے
تو اپنی بیویوں اور بچوں کو سزا دینے کا ارادہ
کیا اس پر یہ (مسند جب بالا)
آیت نازل ہوئی یہ حدیث حسنہ
صحیحہ ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ التَّحْرِيمِ

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّزَّاقِ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي قُوسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ
حَرِيمًا أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ عَنِ الْمَاءِ أَتَيْنَ مِنْ أَهْلِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَتَنِ قَالَ اللَّهُ إِنْ
تَشَاءُ إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى تَخْرُجُوا
حَبِيبَتُ مَعْمَرٍ فَصَبَّيْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْوَدِ أَوْ فَرَحًا
فَقُلْتُ يَا أَسِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَاءِ أَتَيْنَ مِنْ أَهْلِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّعَان قَالَ اللَّهُ إِنْ تَشَاءُ
إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَكَلَّمَنِي وَأَجِبَا لَكَ
يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَرِهَ وَاللَّهُ مَا سَأَلَ
عَنْهُ وَلَوْ يَكُنْتُمْ فَقَالَ لَهَا هِيَ حَائِضَةٌ وَحَفْصَةُ
قَالَتَا لَمْ نَشَأْ يُعَذِّبُنِي أَنْ حَدَّثْتُ فَقَالَ لَنَا مَشْرُودُ نِشْ
تَغْلِبُ الْوَسَاةَ فَلَمَّا أَخْبَرْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا
تَغْلِبُهُمْ نِسَاءٌ هُمْ فَطَفِقُوا نِسَاءً نَأْتِيَهُمْ وَيُنَاسِيَهُمْ
فَتَغْلِبُهُمْ يَوْمًا عَلَى أَمْرٍ آخٍ فَذَلِكَ الَّذِي نَرَاهُ

تفسیر سورۃ تحریم
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
میں ایک مدت سے سیری خواہش تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ
عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو ازواج مطہرات
کے بارے میں پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ان تنوبا الی اللہ فقد صغت قلوبكما حتی تخرجوا
رضی اللہ عنہ نے ج کیا میں نے بھی ان کے ساتھ حج کرنا
نہا میں نے برتن سے آپ پر پانی ڈالا اور آپ نے وضو فرمایا
اس دوران میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کی وہ کون سی دو بیویاں ہیں جن کے بارے میں اللہ
تعالیٰ نے فرمایا ان تنوبا الی اللہ؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
اسے ابن عباس! تم پر تعجب ہے۔ نہ یہی فرماتے ہیں حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے اس سوال کو ناپسند فرمایا لیکن چھپا نہیں
دیکھا فرمایا وہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں۔
حضرت ابن عباس فرماتے ہیں پھر انہوں نے حدیث بیان کرنا
شروع کی فرمایا ہم حاجت قریش عورتوں پر غالب رہتے تھے
جب ہم مدینہ طیبہ گئے تو انہیں قوم کو پایا جن پر ان کی عورتیں غالب

ملہ اگر ہمارے من و جرح کو اور لازم ہے کہ کہہ اندر قہار سے کچھ مٹ گئے ہیں۔

فَاذْكُرْتُ اَنْ تَرَا جَنَّتِي فَقَالَتْ مَا تَكْفُرُ مِنْ ذَلِكَ
 هُوَ الَّذِي اَنْ اَزِدَ اَبْرَ الْبَقِيَّةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَيْسَ اَجْعَلُهُ وَلَهُ جَزَاءٌ اَحَدُ اَهْلِ الْيَوْمِ اِلَى
 اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلْتُ
 ذَلِكَ مِنْهُمْ وَخَسِمَتْ قَالَ وَكَانَ مَقَرِّي بِالْعَوَالِي
 فِي بَنِي اُمَيَّةَ وَكَانَ لِي جَارٌ قَرِيبٌ الْاَنْصَارِي كُنَّا
 نَتَنَاقَبُ اَنْ تَدُوْلَ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ فَيَسْئَلُ يَوْمًا وَيَا بَنِي يَخْبِرُ النَّوْحِي
 وَهَمِيرًا وَانْزَلَ يَوْمًا قَاتِلِي يَسْئَلُ ذَلِكَ قَالَ
 فَكُنَّا نَحْدِثُ اَنْ عَشَانُ تَحْمِلُ الْخَيْلَ لِنُخْرِفَنَّ
 قَالَ فَجَاءَنِي يَوْمًا عَشَاءً فَخَرَّبَ عَلَيَّ الْبَابَ
 فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَكَ اَمْرًا عَظِيمًا قُلْتُ
 اَبْلَغُكَ عَشَانُ قَالَ اَعْطَاهُ مِنْ ذَلِكَ فَذَكَرَ رَسُوْلُ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً لِي قَالَ فَقُلْتُ
 فِي نَفْسِي قَدْ خَابَتْ حَقِصَةٌ وَخَسِمَتْ قَدْ كُنْتُ
 اُكَلِّفُ هَذَا كَارِثًا قَالَ فَلَمَّا صَلَيْتُ الْعِشَاءَ شَدَدْتُ
 عَلَيَّ يَمَانِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى وَصَلْتُ عَلَى حَقِصَةٍ فَكَلَّمَا
 هَا بَنِي فَقُلْتُ اَطْلَعَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا اَدْرِي هُوَ اَمْ تَزَلُ فِي هَوَا
 الشُّجَرَةِ قَالَ فَاطْلَعْتُ فَاتَيْتُ حَلَا مًا اَسْوَدَ
 فَقُلْتُ اسْتَاذِنَ لِي ثُمَّ قَالَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى
 قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَمْ تَكُنْ تَقُولُ شَيْئًا قَالَ
 فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا اَحْوَلُ الْيَمِّ بَرَقَتْ بَيَاضًا
 فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ ثُمَّ قُلْتُ لِي مَا اَجِدُ فَاَتَيْتُ الْعَلَامَ
 فَقُلْتُ اسْتَاذِنَ لِي ثُمَّ قَالَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى فَتَالَ
 قَدْ ذَكَرْتُكَ لَمْ تَكُنْ تَقُولُ شَيْئًا قَالَ قَوْلِيَتْ مُنْطَلِقًا

تھیں۔ ہماری غور قوت نے بھی ان سے سبق سیکھنا شروع کیا ایک دن
 میں میری کاپی پر بیٹھے ہوا تو مجھے جواب دینے لگیں۔ اس کا جواب دینا
 مجھے اچھا نہ معلوم ہوا تو اس نے کہا آپ کو کون سی چیز میری معلوم
 ہوئی اللہ کی قسم! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جوایاں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 سے بحث مباحثہ کرتی ہیں اور ان میں بعض تو صبح سے رات تک
 حضور کو چھوڑے رکھتی ہیں۔ حضرت عمر فرماتے ہیں میں نے دل
 میں سوچا جس نے یہ حرکت کی وہ نامراد ہوئی اور اس نے
 نقصان اٹھایا۔ میرا گھر خواہ میرے محلہ میں بند ہی رہتا۔ میرا
 پڑوسی ایک انصاری تھا باری باری بارگاہ نبوی میں حاضر ہوتا
 ایک دن وہ جاتے اور وہی کی خبر لائے اور مجھے بتاتے اور
 ایک دن میں جا کر وہی وغیرہ کی خبر لاکر انہیں بتاتا آپ فرماتے
 ہیں ہم نے یہ خبر سنی تھی کہ قبیلہ عسنان ہم سے لڑائی لڑنے
 کے لیے اپنے گھوڑوں کی نعل بند کی کرنا ہے ہیں۔ ایک دن
 عشاء کے وقت وہ انصاری میرے پاس آئے دروازہ کھٹکھٹایا
 میں ان کی طرف باہر نکلا تو انہوں نے کہا ایک بہت بڑا سانپ
 ہو گیا۔ میں نے کہا کیا عسنان نے حملہ کر دیا؟ انہوں نے کہا
 اس سے بھی بڑا واقعہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
 ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے دل میں کہا
 حق تعالیٰ نامراد ہوئی اور اس نے خسارہ پایا۔ مجھے تو پہلے ہی خیال
 تھا کہ یہ ہونے والا ہے۔ صبح کی نماز پڑھ کر میں نے کپڑے پہنے
 (بدھے) اور چل پڑا حضرت حفصہ کے پاس آیا وہ رو رہی تھیں۔
 میں نے پوچھا کیا حضور نے تم سب کو طلاق دے دی ہے؟
 کئے گئیں مجھے معلوم نہیں آپ بالاخانہ میں گوشہ نشین ہو گئے
 ہیں۔ فرماتے ہیں میں چل کر ایک سیاہ خام غلام کے پاس آیا اور
 اس سے کہا عمر کے لیے اندر جانے کی اجازت دودہ اندر گیا
 پھر میرے پاس آیا اور کہا میں نے حضور سے آپ کے متعلق
 عرض کیا لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر فرماتے
 ہیں میں مسجد میں چلا گیا منبر کے پاس چند افراد رو رہے تھے
 میں بھی وہاں بیٹھ گیا بے قراری کا پھر غلبہ ہوا تو میں غلام کے

فَإِذَا الْفُلَامُ يَدْعُوْنِي فَكَانَ إِذْ خَلَفْتُ فَقَدْ أُذِنَ لَكَ
 قَالَ فَكَانَتْ خَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مُتَبَكِّئَةً عَلَى رَحْلِ حَبِيبٍ قَرَأَتْ آيَةَ الْقُرْآنِ فِي جَنْبَيْهَا
 فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلَقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا قُلْتُ
 إِنَّهُ الْكَبِيرُ لَوْ رَأَيْتَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكُنَّا مَعَهُ وَنَحْنُ
 نَقْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا
 تَقْبِلُهُمْ نِسَاءُ وَهُمْ كَطَيْقٍ نِسَاءً وَنَا تَعْلَمَنَّ مِنْ نِسَائِهِمْ
 فَتَقَضَّيْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَةٍ خَاةَ أَهْلِ تَدْرُاجٍ فَالْكَرُوتُ
 ذَلِكَ فَكَانَتْ مَا تَكُنِي قَوْلَهُ أَنْ أَمَّا وَاجِرَ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَرَأِ جَعْنَهُ وَتَهْجُدُهُ
 إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى النَّبِيِّ قَالَ قُلْتُ لِيَحْفَظَتَا
 أَمَّا جَعْنُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَتْ تَحْمُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهَا الْيَوْمَ إِلَى النَّبِيِّ
 قَالَ قُلْتُ كَدَا بَاتٍ مِنْ لَعَلَّتْ هَذَا بِكَ وَتَكُنْ
 وَخَسِرَتْ أَنَا مِنْ إِحْدَاهُ أَكُنْ أَنْ يَفْضِلَ اللَّهُ عَلَيْهَا
 لِيَفْضِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا
 هِيَ كَذَلِكَ هَلَكْتُ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لِيَحْفَظَتَا لَوْ تَدْرُاجِي رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نِسَاءَ لِيَدِي شَيْئًا وَسَيَتِي مَا
 بَدَأَ لَكَ وَلَا يَتِي لَكَ إِنْ كَانَتْ صَاحِبَتُكَ أَوْ سَمَّ
 وَمَنْكَ وَآ حَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَائِسُ
 قَالَ تَحْمُ قَالَ فَفَقِمْتُ رَأَيْتُ فَمَا رَأَيْتُ فِي الْبَيْتِ
 إِلَّا أَهْبَةً فَلَمَّا فَتَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْرُكُ اللَّهُ
 أَنْ يُوسِّعَ عَلَيَّ أَمْتِيكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَيَّ خَيْرٌ وَأَتَمُّ
 وَهُوَ لَا يُعْبَدُ ذِكْرًا فَاسْتَوَى بَالِيَا فَقَالَ أَفِي
 ذَلِكَ أَلْتِ يَا ابْنَ أَخِي أَبِ أَوْلِيكَ قَوْمًا عَجِلَتْ
 نَفْسُهَا كَمُحَرِّ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ وَكَانَ أَفْهَمُ
 أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى نِسَاءٍ يَهْمُ كَمَا كَبِهَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ

پاس آیا اور کہا حضرت عمر کے یہ اند آئے کی اجازت مانگو وہ اند گیا پھر
 باہر آیا تو کہنے لگا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تہا را ذکر کیا لیکن
 آپ نے کوئی جواب نہ دیا فرماتے ہیں میں پھر مسجد میں جا کر بیٹھ گیا لیکن
 میری بیقراری نے پھر غلبہ میں غلام کے پاس آیا اور کہا اند جاؤ اور
 حضور سے عمر کے یہ اند جانے کی اجازت مانگو وہ اند گیا اور پھر باہر
 آیا تو کہنے لگا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا تذکرہ
 کیا لیکن آپ خاموش رہے۔ فرماتے ہیں میں واپس چل پڑا تو غلام
 مجھے بلانے لگا اس نے کہا آپ اندر آجائیں حضور آپ کو اجازت
 دے دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اندر داخل
 ہوا تو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے پتھوں سے بنی
 ہوئی ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں میں نے آپ کے پہلوؤں
 پر اس کے نشانات بھی دیکھے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے
 اپنی ازواج کو طلاق دے دی؟ آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا
 اشک پر بار رسول اللہ! دیکھئے تو کسی ہم قریشی اپنی عورتوں پر غاب
 تھے جب ہم مدینہ منورہ آئے تو یہاں ایسے لوگوں سے سابقہ
 پر امن کی عورتیں ان پر غاب ہیں۔ چار کی عورتوں نے بھی ان
 سے سبق لینا شروع کر دیا۔ ایک دن میں اپنی بیوی پر غصے ہوا تو
 وہ مجھے جواب دینے لگیں۔ میں نے یہ بات نامیہ کی تو اس نے
 کہا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بھی آپ
 سے بحث مباحثہ کرتی ہیں اور بعض تو پورا پورا دن آپ سے جھگڑا کرتی
 ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت صفہ سے
 پوچھا یہ تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو بدو گفتگو کرتے
 ہو۔ انہوں نے کہا ہاں بلکہ ہم میں سے بعض تو صبح سے شام تک
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑے رکھتی ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے
 کہا تم میں سے جس نے یہ کام کیا وہ محروم و نامراد ہوگا کیا اس
 بات سے بے غرت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہذا شکل کے
 باعث اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو اور پھر وہ پاک ہو جائے
 یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے حضرت فاروق
 اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت صفہ سے کہا بے

فَجَعَلَ لَهُ كَقَدَرَةِ الْيَتِيمِينَ قَالَ اللَّهُ هِيَ فِي مَا أَخْبَرَنِي
عَزَّ وَجَلَّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا مَعَهُ نَسْتَمِعُ دَعْوَتَهُ
وَنَحْنُ عَلَى الْيَتِيمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِأَيِّ قَالِيَا
عَائِشَةَ عَنِّي ذَاكَ لَكَ خُفْيَا كَلَّا تَخْتَلِي حَتَّى تَتَأَمَّرَ
أَتَمَّرِيكَ قَالَتْ لَقَدْ تَعَرَّفْتُ أَهْلَهُ وَالْأَيَّةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
قُلْ لَا رُذُولَ أَجَلَكَ الْأَيَّةَ قَالَتْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ ابْدَعِي
لَعَنِيكَوْنَا يَا مَرَاتِي يَوْمَ أَقْبَمَ قَالَتْ فَكَلَّمْتُ أَنِي هَذَا
اسْتَأْذِنْتُ أَبَا بَكْرٍ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالنَّارُ
أُذْخِرُكَ قَالَ مَعَهُ مَا أَخْبَرَنِي أَيُّوْمَ لَكَ عَائِشَةُ
قَالَتْ لَمَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تُخْفِرُ أَزْوَاجَكَ فِي أَهْلِ بَيْتِكَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَا بَعْثَنِي اللَّهُ
مُبْتَغَا دَلِيلٍ يَبْعَثُنِي مُتَعَيِّنًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَرِيحٌ قَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم سے تو بحث مباشرت کرانہ دیکھ کر انہوں نے
جو مجھ سے مانگو ان میں اس بات سے دھوکہ نہ ہو کہ تم کسی ممکن حضرت عائشہ
سے زیادہ خوبصورت اور خوبصورت کو زیادہ محبوب ہیں میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ برا بدیہیہ کہ آپ سے فیض یہ ہوتا
رہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں حضرت عمر فرماتے ہیں میں نے سرشار دیکھا تو کہے
میں حضرت ابن عباس سے کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا مجھے اللہ تعالیٰ
ان کی امت کو فراموش نہ کرے اس سے وہم اور غما نہ ہو کہ ان کی امت کو فراموش نہ کرے
وہ ان کی بدعت میں نہیں کرتے یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں غلطی کیا تم
تھک میں جو ان لوگوں کو دنیا ہی میں نہیں ملے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے
حضور نے تم کو ان کی ایک ماہ کی اپنی ازواج کے پاس نہیں جائیں گے اور تم ان
نے بارگاہی کو ان سے فرمایا کہ آپ کے لیے کھانا نہ بنایا۔ نہ پکی کتے میں مجھے عذر ہے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا آپ کو اپنی بیوی میں دن چوبیس گھنٹے
پچھلے حضور میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا عائشہ! میں نے ایک بات بتا رہا ہوں کہ

ابن ابی حنیفہ کے پیر کی فیصلہ دہی نہ کرنا چاہیے یا رسول اللہ! اپنے والدین کے ساتھ کثرت کرنا چاہیے۔
بچے کے جوانی تک نہیں دیں گے۔ میں عرض کیا حضور! اپنے والدین کے ساتھ کثرت کرنا چاہیے۔
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر ان کو نہ دیکھ کر میں نے آپ کو اختیار کیا حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے مبلغ بنا کر بھیجا تھا کہ میں نے

بچے کے جوانی تک نہیں دیں گے۔ میں عرض کیا حضور! اپنے والدین کے ساتھ کثرت کرنا چاہیے۔
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر ان کو نہ دیکھ کر میں نے آپ کو اختیار کیا حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے مبلغ بنا کر بھیجا تھا کہ میں نے

وَمِنْ سُورَتَيْنِ وَالْقَلَمِ

۱۲۳۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى نَا أَبُو دَاوُدَ
الطَّبَّيْ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ الْوَاحِدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ
مَلَكَةً لَمَّا بَنِيْتُ عَطَاةَ بِنْتِ أَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهَا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ
أَنْ تَأْتِي عَطَاةَ بِنْتِ يَزِيدَ مَلَكًا فِي الْقَدْرِ فَقَالَ عَطَاةُ لَمَّا بَنِيْتُ
الْوَلِيدَ بْنَ عَبَّادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ يَحْيَى ابْنُ أَبِي قَالٍ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَدْرَ فَقَالَ لَمَّا كُنْتُ دَجْرًا بِمَا
هُوَ كَاتِبٌ إِلَى الْأَمْوَالِ وَفِي الْحَدِيثِ تَرَى الْحَدِيثَ قِصَّةً
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ قَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

تفسیر سورۃ الن والقلم
عبد الوہاب بن سلیم کہتے ہیں میں نے کہا کہ میرا والد عطاء بن ابی رباح
سے ملاقات کی میں نے کہا اے ابو محمد! ہمارے ہاں لوگ تقدیر
میں شک کر رہے ہیں عطاء کہنے لگے میں نے حضرت عباد بن ثابت رضی
اللہ عنہ سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ
میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب
پہلے قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ تم تو اب تک جو کچھ ہونے والا تھا قلم اس کے
جوابی ہو اس میں لکھا اس حدیث میں واقعہ ہے یہ حدیث حسن میں قریب ہے
اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول

وَمِنْ سُورَةِ الْحَاقَّةِ

۱۲۳۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
سَعْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ يَسَّالَةَ بْنِ حَزْرِبٍ

تفسیر سورۃ حاقہ
حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ آپ
والی کر میں لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اس

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ الْأَحْمَدِ بْنِ قَبِيصٍ عَنِ
الْحَبَّابِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَعَمَهُ اللَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي
الْبَيْطِ حِينَ عَصَا بَنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَالِسِينَ فِيهِمْ إِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ فَظَنُّوا
أَنَّهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ
تَذَرُونَنَا أَسْمَهُ هَذِهِ قَالُوا نَعَمْ هَذَا السَّحَابُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ قَالُوا وَالْزُّنْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ قَالُوا
وَالْعَمَلُ كَمْ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ هَلْ تَذَرُونَنَا كَمْ بَعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ
الْأَرْضِ قَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا نَدْرِي قَالَ فَإِنَّ بَعْدَ مَا
بَيْنَهُمَا أَمَا وَاحِدَةٌ وَأَمَّا اثْنَانِ وَثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ
سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِي كُوفُّهَا كَذَلِكَ حَتَّى عَدَّ هَذِهِ
سَبْعَ سَلَوَاتٍ كَذَلِكَ ثُمَّ قَالَ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
يَعْرِضُ بَيْنَ أَغْلَاةٍ وَأَسْفَلِهِمْ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى
السَّمَاءِ وَفَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةُ أَبْوَاعٍ بَيْنَ أَغْلَاةٍ فِيهِنَّ
وَرُكْبَتَانِ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ
ظُلُومٍ فِيهِنَّ الْعَرُشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِمْ وَأَعْلَاهُ وَمِثْلُ مَا
بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّمَاءِ وَاللَّهُ فَوْقَ ذَلِكَ قَالَ عَبْدُ
بْنُ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُولُ الْأَيْمَرُ مِثْلُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ يَجْعَلُ حَتَّى يَسْمَعَ مِنْ هَذَا
الْحَدِيثِ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى الْوَلِيدُ
بْنُ أَبِي قُوسٍ عَنْ سَمَاءِ بْنِ مَخْزُومٍ وَرَوَى شَرِيكٌ
عَنْ سَمَاءِ بْنِ بَعْضٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَرَوَى وَرَوَى وَرَوَى وَرَوَى
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُوَالَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ الرَّائِي عَنْ يَحْيَى
بْنِ مَوْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ
الرَّائِي أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
بَخْلَتِ عَلَيْهِمْ هَامَةُ سَوْدَاءُ يَقُولُ كَسَانِيهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ ابابک ایک بدلی اور سے
گوری۔ ان لوگوں نے اسے دیکھنا شروع کر دیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا! جانتے ہو اس کا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں
یہ سحاب ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عز و جل بھی عرض
کیا ہاں عز و جل بھی! حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور منان بھی
کہنے لگے ہاں منان بھی کہتے ہیں اس کے بعد حضور نے پرجھابانے
ہو زمین و آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے عرض کیا ہم نہیں
جانتے۔ آپ نے فرمایا اکثر بہتر یا تیرہ سال کی گراہ ہے اس سے
اور بالا آسمان بھی اسی طرح حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان اسی طرح
شمار کئے پھر فرمایا ساتویں آسمان کے اوپر ایک مندر ہے اس کی
سطح اللہ عز و جل کے درمیان بھی اتنا فاصلہ ہی ہے جتنا ایک آسمان
سے دوسرے آسمان تک ہے۔ اس سے اوپر آٹھ کمرے
ہیں جن کے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان دو آسمانوں
کے درمیان فاصلے جتنا تھہ ہے ان کی بیٹھوں پر عرض
ہے جس کے نیچے سے اوپر تک اتنا ہی فاصلہ ہے
جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے
اور ہے (بلند کی طرف اشارہ ہے درندہ زمانہ مکان سے
پاک ہے) عبد بن حمید کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین سے
سنا فرماتے ہیں عبد الرحمن بن سعد کا ارادہ کہیں نہیں کر
لیتے تاکہ وہ ان سے یہ حدیث سن سکیں یہ حدیث حسن غریب
ہے ولید بن ابی ثور نے صحاح سے اس کے حدیث
کا بعض حصہ منقولاً بیان کیا۔ عبد الرحمن بن سعد بن سعد
رازکی کہہ بیٹے ہیں۔ یحییٰ بن موصی بواسطہ عبد الرحمن
بن عبد اللہ بن سعد رازی، عبد اللہ بن سعد رازی سے
نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے بخارہ میں ایک
 آدمی کو سیاہ عمامہ پہنے خمر پر سوار دیکھا
وہ کہہ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے یہ عمامہ پہنایا ہے۔

وَمِنْ سُورَةٍ سَأَلَ سَائِلٌ

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَابِعُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ذَرَّاجٍ أَبِي السَّمْعِ عَنْ أَبِي
أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي قَوْلِهِ كَالْمُغَلِّ قَالَ كَعَلَمِ الثَّرِيَّةِ فَإِذَا أَقْرَبْنَا
إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ قُرُوفُهُ وَجْهِهِ بَيْنَهُ هَذَا أَحَدُ يَتْرُكُ
عَرَبِيًّا لَا تَعْرِفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَرْشِدُ يَنْ.

وَمِنْ سُورَةِ الْحَجِّ

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ تَابِعُ
أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي لَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَدْ أَرْسَلَهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى الْحَجِّ وَلَا رَأْيَ لَهُمُ الْبَطْلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ
إِلَى سُورِي عَكَاظٍ وَقَدْ جُمِلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ
خَيْرِ السَّمَاءِ وَأُمْسِدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتْ
الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا نَكُونُ قَالُوا احْمِلْ
بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ وَأُمْسِدَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ
فَقَالُوا مَا حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ إِلَّا مِنْ
حَدِيثٍ فَاحْضِرُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَقَارِبَ بَهَائِهَا نَنْظُرَ مَا
هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ قَالَ
فَانْظُرُوا أَيُّكُمْ يُؤْتِ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَقَارِبَ بَهَائِهَا
مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ
فَانْصَرَفَتْ أَقْوَاتُ الشَّعْرِ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا دَحُو
يَعْلَمُونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يَتَحَكَّمُ عَامِدًا إِلَى سُورِي عَكَاظٍ وَهُوَ يُصَوِّرُ بِأَعْيُنِهِ
سُورَةَ الْقَبْرِ فَتَكُنَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمِعُوا لِمَا
فَقَالُوا هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَيْرِ
السَّمَاءِ قَالَ فَهَاتُوا لَهُمْ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا

تفسیر سورہ سأل سائل

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے قول "کالمغل" کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ یہ زمین کے پتے
تیل کی طرح ہے جب اسے اپنے منہ کے قریب
کرے گا تو پتے کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ یہ
حدیث غریب ہے ہم اسے منہ رشیدین
کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورہ الحج

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو جنوں پر کچھ بڑا اللہ نہ ہی ان کو ٹھیک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ہمراہ
عکاظ کے بازار کی طرف تشریف لے گئے۔ اور شیطانیوں
اور آسمانی خبروں کے درمیان ٹکاوٹ ہو گئی ان پر ٹوٹنے
والے ستارے (شہاب) بھیجے گئے شیطان اپنی قوم کے
پاس آئے تو انہوں نے پوچھا تمہیں کیا حوا۔ کہنے لگے ہیں
آسمانی خبروں سے رک رہا گیا اور ہم پر ٹوٹنے والے ستارے
بھیجے گئے کہنے لگے اس ٹکاوٹ کا سبب یقیناً کوئی نیا
واقعہ ہے لہذا زمین کے مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور دیکھو
کہ تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کیا چیز حاصل ہو
گئی۔ راوی فرماتے ہیں پھر وہ مشرق و مغرب میں پھیل پڑے
اور ان میں سے ایک گروہ تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف بڑھا۔ آپ کعبہ کے تختستان میں تھے اور بازار عکاظ
کے طرف جانے کا ارادہ تھا آپ صحابہ کرام کے ہمراہ صبح کی
نماز پڑھ رہے تھے جب شیطانوں نے قرآن سنا تو کہنے لگے
"اللہ کی قسم! یہی تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان مائل
سے راوی فرماتے ہیں شیطان وہاں سے ہی اپنی قوم کی طرف
واپس چلے گئے اور کہا اسے قوم! ہم نے عجیب قرآن سنا جو
راہ ہدایت دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لائے اور ہم کبھی

يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَيِّئُونَ ذُنُوبًا نَحْنُ نَعِدُكَ إِلَى الرَّحْمَةِ فَإِنَّا
 بِهِمْ وَلَنْ نُفِيكَ بِرَبِّكَ أَحَدًا قَالُوا تَبَارَكَ وَ
 تَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أَوْسَى إِلَى
 اللَّهِ أَسْتَعِينُكُمْ كَذَلِكَ قَوْلَ الَّذِينَ وَافَقُوا أَوْسَى عَلَيْهِ قَوْلُ
 النَّبِيِّ فِي هَذِهِ الْأَنْبَاءِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَوْلُ النَّبِيِّ
 لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَادُوا يَكُونُونَ
 عَلَيْهِ يَبْدًا قَالَ لَمَّا رَأَوْهُ يَحْيَى وَأَمْعَانُ يَتَكَلَّمُونَ
 بِصَلَوَاتِهِمْ وَيَسْجُدُونَ يَسْجُدُونَ قَالَ فَهَجَبُوا مِنْ
 يَدِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَصْحَابِهِمْ كَذَلِكَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا قَامَ عِيسَى
 ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ يَبْدًا هَذَا حَدِيثٌ
 ۱۲۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ

نَا سَرَّابِيلُ نَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ يَضَعُ ذُنُوبَ رَأْفَى
 السَّمَاءِ فَيَسْمَعُونَ الرِّسْمَ خَا ذَلِكُمْ سَمِعُوا الْكَلِمَةَ
 نَادَوْا فِيهَا تَسْمَعُوا مَا الْكَلِمَةُ فَتَكُونُ حَقًّا وَأَمَّا
 مَا رَأَوْهُ فَيَكُونُ بَاطِلًا فَلَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ مَقَاعِدَهُمْ فَكَانُوا
 كَبَلٌ ذَلِكَ لِإِبْلِيسَ وَلَمْ تَكُنِ الذُّجُومُ يَذْهَبُ بِهَا
 قَبْلَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُمْ إِبْلِيسُ مَا هَذَا إِلَّا مِنْ أَمْرِ قَدْ حَدَّثَ
 فِي الْأَرْضِ فَبَعَثَ جَبْرَدَءَ قَرَجَهُ وَارْسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَحْيَى بَيْنَ جَبَلَيْنِ أَرَأَيْتَ
 قَالَ بِمَكَّةَ لِلْقَوْمِ فَكَانَ خَبْرُهُ فَقَالَ هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي
 حَدَّثَ فِي الْأَرْضِ هَذَا أَحَدُكُمْ حَسَنٌ مَوْحِيَةٌ

وَمِنْ سُورَةِ الْمَدَّثِيرِ

۱۲۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُسَيْنٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ
 مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَعَلَى

اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا کرتے
 اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ
 آیت نازل فرمائی میں اس کی آیت اسی سند کے ساتھ
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ فرماتے
 ہیں جب انہوں نے دیکھا کہ صحابہ کرام آپ کی تسبیح
 کرتے ساتھ نماز پڑھتے اور آپ کے سجدہ کے ساتھ
 سجدہ کرتے ہیں تو انہیں صحابہ کرام کی اس عظیم
 اہمیت پر تعجب ہوا تو اپنی قوم سے کہا
 "لما قال عبد الله يدعوهم إلى الله في حديث حسن
 صحیح ہے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
 فرماتے ہیں کہ، آسمانوں کی طرف پڑھتے اور نہایت غور سے
 وہی سنتے ایک کلمہ سنتے تو اس کے ساتھ نو کلمہ اپنی طرف
 سے لاتے۔ ایک کلمہ تو حق ہوتا لیکن جو اضافہ کرتے وہ باطل
 ہوتا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشت کے بعد انہیں
 دیاں جانے سے روک دیا گیا جنہوں نے ابلیس سے ذکر کیا
 اور اس سے پہلے انہیں سجدوں سے نہیں براہ رہا تھا۔
 ابلیس نے کہا خود زمین میں کوئی نیا واقعہ رونما ہوا اس کی وجہ
 سے یہ کارٹ ہوتی چنانچہ اس نے اپنا لشکر صحابہ انہوں نے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہاڑوں کے درمیان نماز پڑھتے
 ہوئے پایا راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ میں دیکھا پھر اس لشکر
 نے ابلیس سے بات کر کے یہ بات اسے بتائی اس نے کہا یہی
 وہ نیا بات ہے جو زمین میں پیدا ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورہ مدثر

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
 آپ انقطاع دہی کا ذکر فرمادے تھے آپ نے فرمایا میں
 نے تم فرما دیجے وہی ہوتی کہ کچھ جنوں نے میرا دھماکا لگا کر سنا۔

سنا جب اللہ کا بندہ اس کی زندہ کرنے کا امر اتنا قریب تھا کہ وہ اس پر غصہ
 نہ کرے کہ ہرگز نہیں۔

چل رہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سنی سرائی کر دیکھا تو وہی فرشتہ ہے جو فارحان میں میرے پاس آیا تھا وہ زمین و آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ میں اس کے رعب سے خوف زدہ ہو گیا واپس لوٹا اور کہا مجھے کپڑا اور لٹاؤ اور مرتبہ فرمایا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یا ایہا الذرّۃ فاندکما الم" یہ فرضیت سننے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن میں ہے یحییٰ بن ابی کثیر نے بھی اسے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت کیا ہے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معوذہ آگ کا ایک پھاڑ ہے ا جہنم کی آگ اس پر ستر سال تک پڑا یا اسے گاہا جاتی مدت اس سے گرایا جائے گا۔ یہ سند بھی مہدی رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن حبیبہ کی روایت سے مرفوعا جانتے ہیں۔ لہذا اسے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اس کا کچھ حصہ موقوفاً مرقی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کچھ یہودیوں نے چند صحابہ کرام سے کہا کیا تمہارے نبی جہنم کے داروں کی تعداد جانتے ہیں۔ صحابہ کرام نے فرمایا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر نہیں جانتے ایک شخص نے اگر عرض کیا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آج آپ کے صحابہ کرام مغلوب ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کیسے؟ اس نے کہا یہودیوں نے پوچھا کہ تمہارے نبی کو جہنم کے داروں کی تعداد معلوم ہے؟ آپ نے فرمایا پھر انہوں نے کیا جواب دیا؟ اس نے کہا انہوں نے جواب دیا ہم نہیں جانتے جب تک کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ قوم ہار جاتی ہے جس سے اسی بات پر بھی جانے جو وہ نہ جانتا جو اللہ و علی کا اظہار کر دے کہ وہ خود یہودیوں

وَسَمِعَ وَهُوَ يَحْيَا عَنْ فَتْرَةِ النَّوْحِي فَتَالَ فِي حَدِيثِهِمْ بَيْنَمَا أَنَا أَمْرِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ لَمْ أَفْهَمْ دَائِي فَإِذَا الْمَلِكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحَدِّ آءِ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَنَزَلَتْ مِنْهُ رُغْبًا فَجَعَلْتُ فَقُلْتُ زَمَلُونِي زَمَلُونِي فَذَكَرُونِي فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى مَا أَكْبَاهُ الْمَذْكُورُ فَكَرَرْتُ نَذِيرًا إِلَى قَوْلِهِ وَالتَّجَرَّاهُ بِحَرْفٍ قَبْلَ أَنَا فَفَرَضَ الصَّلَاةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِّحَ وَوَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيْضًا.

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ دَرَاهِمٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّغْدُ جَبَلٌ مِنْ مَاءٍ يَتَصَحَّدُ فِيهِ سَبْعِينَ تَهْنِيَةً لَمْ يَهْوِ بِمِ كَذَلِكَ أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنْ شَاءَ تَفِيضُهُ مَذْكُورًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْيَعَةَ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ هَذَا عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْثُوثٌ.

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍَا سَفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ نَامُسٌ مِنَ الْيَهُودِ لَا نَأْسَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَعْلَمُ بَيْنَكُمْ كُمْ عَدَدُ ذُنُوبِهِ جَهَنَّمَ قَالَُوا لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَكَ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ غُيِبَ أَصْحَابُكَ الْيَوْمَ قَالَ دِيمَا غُيِبُوا قَالَ سَأَلْتُمْ مَلَكًا هَلْ يَعْلَمُ بَيْنَكُمْ كُمْ عَدَدُ ذُنُوبِهِ جَهَنَّمَ قَالَ فَمَا قَالَ قَالَ قَالَُوا لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا قَالَ أَفَغَيْبَ قَوْمٌ مَسْئَلُوا عَمَّا لَا يَعْلَمُونَ فَقَالَ لَا يَعْلَمُ حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا لَكُنْكُمْ قَدْ سَأَلُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالَوا أَرَبْنَا اللَّهُ جَاهِدًا عَلَى يَأْغَدُ آءِ اللَّهُ إِنِّي سَأَلْتُمْ عَنْ تَرْكِبَةِ الْجَنَّةِ وَ

لہذا اسے بلا پرش اللہ سے واسے کہہ رہے جو جابر پر سننا اور اپنے رب ہی کی بڑائی یہودیوں اپنے لیے پاک رکھو۔

مِنْ النَّارِ مَلَكٌ فَلَمَّا جَاءُوا قَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ كَمْ مَعَكَ
خَدَنَةً جَهَنَّمَ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا فِي مَذْوَ عَشَةٍ
وَفِي مَرَّةٍ تَسْمَعُ قَالُوا انصَرَفَ قَالُوا لَكُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرْمِيهِ الْجَنَّةَ قَالَ تَسَكُّنُوا هُنَا
ثُمَّ قَالُوا أَخْبِرْنَا يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُ مِنْ الذُّرِّ مَلِكٌ هَذَا حَدِيثٌ
إِكْمَالُهُ مِنْ هَذَا الْوَحِيدِ مِنْ حَوِيثٍ مَجَالِدٍ
۱۲۵۴ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَرَاءُ رَأً
ثَيْبُ بْنُ حَبَّابٍ أَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطْعِيُّ
وَهُوَ أَخُو حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَزْمٍ الْقَطْعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ
أَبِي بَالِغٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّكَ تَخَالِي فِي هَذِهِ الْأَيَّةِ هُوَ هَذَا الشَّعْوِيُّ وَأَهْلُ الْخَفَةِ
قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا أَهْلُ الْإِقْلَى لَيْ
أَقْبَانِي فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِيَ إِلَهًا قَالُوا أَهْلُ الْإِقْلَى
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَيْثُ يُبَيِّنُ سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ
فِي حَدِيثِهِ وَفِي تَفْصِيلِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ
عَنْ ثَابِتٍ

اسی طرح اس حدیث میں بھی اس کے ساتھ ہی ہے۔

نے اپنے نبی سے سوال کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کو کھانا ہزار کھانا ان اللہ
کے دشمنوں کو میرے پاس لاؤں ان سے جنت کی مٹی کے باجھ
میں پڑ چوں اور وہ سیدہ ہے وہ آئے تو کہنے لگے اے ابوالقاسم!
جہنم کے داروغے کہتے ہیں آپ نے اتنے اتنے ایک مرتبہ
دیں اور ایک مرتبہ تو فرمایا کہنے لگے اس شیک ہے نبی کریم
اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا جنت کی مٹی کیا ہے بارگاہی فرماتے ہیں
وہ تھوڑی دریاغوش رہے پھر کہا اے ابوالقاسم! بدلی ہے رسول
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت موحیہ
الشَّعْوِيُّ وَاهِلُ الْخَفَةِ کے متعلق فرمایا اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے
جو مجھ سے ڈرا اور اس نے میرے ساتھ کوئی دوسرا
غلام نہ بنایا تو میں اس بات کا اہل ہوں کہ اسے بخش دوں۔
یہ حدیث غریب ہے سہیل و حدیث میں قوی
نہیں ثابت سے روایت کرنے میں یہ منفرد
ہے۔

تفسیر سورۃ قیامتہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت ہے
اسحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نزول قرآن کے وقت زبان
مبارک کو حرکت دیتے تاکہ اسے یاد رکھ سکیں۔ اس پر اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت انزل کہ لا تحزبک بہ لسانک الام راوی
کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے ہونٹوں
کو ہلاتے اور سفیان نے اپنے ہونٹ ہلا کر بتایا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے علی بن مدینی کہتے ہیں
یحییٰ بن سعید قطان نے کہا کہ سفیان ثوری اموئے
بن ابی عائشہ کا اچھی تعلیم کرتے تھے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْقِيَامَةِ

۱۲۵۵ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَسَاكَ سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ جُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَّاسِ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ يُرِيدُ أَنْ
يَحْفَظَهُ هَذَا نَزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تَحْزِبْكُمْ
لِسَانُكُمْ لِتَحْجَلَ بِهِمْ قَالُوا فَكَيْفَ يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ
وَيَحْرُكُ سَفْيَانُ شَفَقَتِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
قَالَ عَلِيُّ بْنُ النُّعْمَانِ يَنْبَغِي كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
الْقَطَّانُ كَانَ سَفْيَانُ الْقَوِيُّ يُحَرِّكُ لِسَانَهُ

لہ لہ کے لائق رہے اور منفرد منسب ابوالعجا اسی کا شان ہے۔
لہ تم یاد کرنے کا جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنا زبان کو حرکت داور۔

عَلَى هُوَسَى بْنِ عَالِشَةَ خَيْرًا

١٢٥٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ بْنَ شَيْبَةَ
عَنِ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَثْوًى لِمَنْ يَنْظُرُ إِلَى
جَنَانِهِ وَأَمْرًا وَاجِبًا وَخَدَمِهِ وَسُرُورِهِ عَاشِرَةً
أَلْفَ سَنَةٍ وَأَكْثَرُ مَا هُوَ عَلَى اللَّهِ عَنْ وَجْهِ
مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ عُدَّةٌ وَعَاشِرَةً ثَلَاثَةً
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُودُهُ
يَوْمَئِذٍ ثَابِتٌ فِي الدَّرَجَةِ تَأْخِذًا هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَكَذَلِكَ رَوَى عُبَيْدُ بْنُ إِسْرَائِيلَ
يُسَمَّى هَذَا مِنْ قَوْلِهِ رَوَى عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ
أَبِي جَرْرٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ وَلَمْ يَرَفَعُ
رَوَى الْأَشْعَثِيُّ مِنْ سَنَائِلٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَوْلُهُ وَلَمْ يَرَفَعُ وَلَا يَحْتَمِلُ أَحَدٌ أَنْ يَكُنِي عَنْ جَابِرٍ كَمَا تَرَى
وَمِنْ سُورَةِ عَبَسَ

وَمِنْ سُورَةِ عَبَسَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

١٢٥٤. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَاعِزًا مَدَنِيًّا عَلَى هَاشِمٍ
بْنِ عَمْرٍو وَكَانَ عَنْهُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ أَنْزَلَ عِيسَى وَكَوْنِي فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى
أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ
يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْزِلْنِي فِي وَرَعَدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ
عُظَمَاءِ الْمَشْرُوكِينَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَنْهُ وَيَقِيلُ عَلَى الْأَعْمَى
وَيَقُولُ أَتُرَى بِمَا أَقُولُ يَا سَاقٍ فَيَقُولُ لَا يَنْبَغِي هَذَا
أَنْزَلَ هَذَا أَحَدِيكَ حَسَنٌ عَنِّي يَبُورُ وَمَا بِي بَعْضُهُمْ

۱۷۔ کچھ مشاس و فن ترغوا تازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اولیٰ درجے کا جنتی اپنے باغات، بویوں، خاندموں اور تختوں کو ہزار برس کچھ سافت تک دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہوگا جو صبح و شام اور پندرہواں گھنٹہ سے شرف ہوگا؟ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا مَوْجِبُ يَوْمَ تَذَاوُرُ الْاِثْمِ بَعَانَا ظَرْفُ شَيْءٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ ہے متعدد افراد نے اسدائیں سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔ عبد اللہ بن ابی بکر نے بواسطہ ثور، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے قول کے طور پر مستوف حدیث روایت کی اخصی نے بھی بواسطہ سفیان، ثور اور میاد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے قول کے طور پر مستوف روایت کیا۔ میاد سے صرف سفیان ثوری نے بیان کیا ہے۔

تفسیر سورہ غفر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے "جس وقت
 قتل حضرت ابن مکتوم نابینا رضی اللہ عنہ کے بارے میں
 نازل ہوئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
 ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! مجھے ہدایت فرمائیے۔
 اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکین کا
 ایک بڑا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
 سے منہ پھیر کر دوسری طرف ہو گئے اور فرمایا جو کچھ میں کہہ رہا
 ہوں اس میں حرج سمجھتے ہو۔ اس نے کہا انہیں اس موقعہ
 پر یہ سورت نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن عزیز ہے۔ بعض
 لوگوں نے اسے بواسطہ ہشام بن عروہ، حضرت عروہ سے
 روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "جس وقت حضرت ابن مکتوم

کے بارے میں نازل ہوئی۔ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ
أَتَوَلَّى عَيْسَى وَقَوْلِي فِي بَيْنِ أَوْ مَكْتُوبٍ وَلَوْ يَدُ كَوْنٍ
رَفِيْعًا عَنْ مَا يَشَاءُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقیامت کے دن تم نئے پاؤں ننگے بن ایسے عورتوں کے اٹھائے جاؤ گے۔ ایک عورت نے پوچھا کیا ایک دوسرے کے سر کو بھی دیکھیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں عورت! مشکل اسری منعمہ یومئذ شان یغینہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طریق کے علاوہ بھی ہوئی ہے۔

تفسیر سورۃ اذا الشمس كورت
بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اقیامت کو اس طرح دیکھتا پسند کرتا ہو جیسے آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے وہ سورہ "اذا الشمس كورت" "اذا السماء انشقت" پڑھے اور "اذا السماء انشقت" پڑھے تفسیر سورہ مطففین بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ گناہ کرتا ہے اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ بنا دیا جاتا ہے جب گناہ سے باز آتا ہے معافی چاہتا ہے اور توبہ کرتا ہے اس کا دل صیقل کر دیا جاتا ہے اگر دوبارہ گناہ کرے تو یہ نقطہ بڑھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پورے دل پر چھا جاتا ہے اور یہی نازل

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
الْفَضْلِ نَا قَابِئُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَتَابٍ
عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْشَرُونَ حَفَاةً عَمَّا لَا
فَعَالَتِ امْرَأَةٌ ابْنَهُمْ أَوْ يَزِي بَعْضُنَا عَوْرَةً
بَعْضٍ قَالَ يَا خَلَاةُ لِيكُلِ أَخِي مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ
شَأْنُ يَوْمِئِذٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَى
مِنْ غَيْرِهِ وَجَبَّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

وَمِنْ سُورَةِ إِذَا الشَّمْسُ كُورَتْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَتَابُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ النَّخَعِيِّ
نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَحِيرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ
الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْقِسْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَكَانَهُ رَأَى
هَذَيْنِ فَلْيَكُفَّ أَرَأَاكَ الشَّمْسُ كُورَتْ وَأَرَأَاكَ السَّمَاءُ انْشَقَّتْ
وَمِنْ سُورَةِ وَيْلِكَ الْمُطَفِّفِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ
عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ
الْحَبَّةَ إِذَا أَخْطَأَ خَلْقِيئَةً كَبُكَّتْ فِي قَلْبِهِ نَكَّةٌ
مَرَّةً دَامَ فَإِذَا هُوَ نَزَعٌ أَسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُيِّلَ
قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى يَبْلُغَ قَلْبُهُ
هُوَ الذَّنْبُ الَّذِي كَرِهَ اللَّهُ كَلَامُ رَأَى قُلُوْهُ يَوْمَ

لہ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک نکرہ ہے وہی اسے پس ہے۔

مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ بل بان ملی قلبہم ما
کافرا یکسبونؑ یہ حدیث حسن میں ہے۔

١٣٦١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرَّسٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ
 حَدَّثَنَا دُرَيْدُ بْنُ أَلَيْكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
 حَدَّثَنَا هُوَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ
 الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُونَ فِي الرَّفْعِ إِلَى أَنْصَافِ أَذْيَلِهِمْ .
 ١٣٦٢ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ عَبْدِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ ابْنِ
 عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ
 يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي الرَّفْعِ إِلَى أَنْصَافِ أَذْيَلِهِ هَذَا
 حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَفِيعٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
 احماد کہتے ہیں ہمارے نزدیک یہ مرفوع ہے (تیسرے مقدم
 الناس لرب العالمین کے متعلق فرماتے ہیں۔ وہ نصف
 کا وزن تک پہنچنے میں خسار ہو کر رہے ہو جائے گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ یقیناً ان سے کہہ دیا
الوالیین کے متعلق فرمایا ان میں سے کوئی نصف
کافروں تک پہنچے میں ڈوبا ہوا کھڑا ہو گا یہ حدیث حسن
صحیح ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

تفسیر سورۃ الشقاق

فَمِنْ سُورَةٍ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ

١٣٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ ابْنِ أَبِي
مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَوَّرَ قَسَّ الْجَسَابِ هَلَكَ
كَلْبُ يَارَ سُورِ الدُّعَا إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
يَقُولُ فَأَمَّا مَنْ أُوذِيَ كِتَابَهُ بِمِصْرِيَّتِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ
يَسِيرًا قَالَ ذَلِكَ الْعَرُضُ هَذَا أَحَدُ رِثَقِ حَسَنِ
عُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَرٍّ وَعُمَيْرُ بْنُ وَاحِدٍ قَالُوا عَبْدُ
الرَّوَّاحِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ -

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حراماتے ہوئے
مناجس حساب میں چھان بیننگ کی گئی وہ ہلاک ہوا۔ میں نے عرض
کیا یہ رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حراماتے ہے ناما من اولی کتابہ بیعت
الہذا آپ نے فرمایا تو اعمال کا پیش کرنا ہے یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔ محمد بن ابان احمد کئی دوسرے حضرات نے بیان کیا
کتے ہیں ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے
بواسطہ ایوب احمد ابن ابی میکہ عائشہ رضی اللہ عنہا
سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان
کے۔

١٣٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِيْنَا
 هُوَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ هَتَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَوَيْتَ
 عَذَابَ هَذَا حَدِيثُكَ عَزَمْتُكَ مِنْ حَبِثٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسین سے مساب یا
علیا وہ چاک ہوا۔ یہ حدیث بواسطہ قتادہ حضرت انس
کی روایت سے غریب ہے، ہم بواسطہ قتادہ حضرت

لے کر انہیں بکرن کے دلوں پر بھگایا گیا کہ انہوں نے رنگ چڑھا دیا ہے۔ اللہ میں سب جگہ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے سچہ تودہ جو اپنے مال واپس نہ لے سکتا تھا دیا جائے گا اس سے طغریب آسان سبب دیا جائے گا۔

تَتَادَعَانِ أَلَيْسَ لَكَ بِذَلِكَ مِنْ حَدِيثٍ تَتَادَعَانِ عَنْ
أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ

وَمِنْ سَوَادِ الْبُرُوجِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۳۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا دُرُومُ بْنُ حَبَّادَةَ
وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَبِي بَكْرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْيَوْمُ الْمَوْعُودُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ
النَّشْهُورُ يَوْمُ مَعْرَكَةٍ وَانْشَاهِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
قَالَ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ
أَفْضَلَ مِنْهُ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يَدْرِيهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ
يَدْعُو اللَّهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ وَلَا
يَسْتَعِيدُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَادَهُ اللَّهُ مِنْهُ هَذَا
حَدِيثٌ لَا نَعْلَمُ لَهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ
عَبِيدَةَ وَمُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَبَصَّافٍ فِي الْحَدِيثِ
كَتَفًا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ مِنْ قَبْلِ حَفْظِهِ
وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَصَفِيَّاتُ الْكُوفِيِّ وَغَيْرُهُ
وَالْحَدِيثُ مِنَ الْأَثَمَةِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ حَبَّادَةَ نَا قُرْآنُ بْنُ كَثَامٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ
مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ الْأَسَدِيِّ وَخُوذَ وَخُوذَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالسَّكَنِيُّ يَكْنَى أَبَا عَبْدِ الْعَزِيزِ وَكَانَ
تَكَلَّمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَغَيْرُهُ مِنْ
قَبْلِ حَفْظِهِ

۱۳۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَمْدَانَ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ
مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْأَنْبَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
لَيْلَى عَنْ سَهْلِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

انس کی روایت سے اسے صرف اسی طریق سے
پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورۃ بروج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم موعود قیامت کا دن آ
یوم نشہور سے مراد کا دن سرد ہے اور مشاہد جمعہ
کا دن ہے ہرج اس سے اچھے دن پر طلوع و غروب نہیں
ہوا اس میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں لوگوں کی دعا
غیر اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور وہ جس چیز سے پناہ مانگتا
ہے اللہ تعالیٰ اسے پناہ دیتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف
موسى بن عبیدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ موسی بن
عبیدہ، حدیث میں ضعیف ہیں یحیی بن سعید وغیرہ
نے انہیں حفظ کے اعتبار سے ضعیف کیا ہے
شعبہ، سفیان ثوری اور کئی دوسرے
انہ نے اسے موسی بن عبیدہ سے
روایت کیا ہے۔

علی بن جریر نے بواسطہ قرآن بن تمام اسدی موسی
بن عبیدہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی
حدیث روایت کی۔ موسی بن عبیدہ ربیعہ کی کیفیت
ابو عبد اللہ بن سعید بن مسعود قطان وغیرہ نے اس
کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

حضرت مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم
صعک نماز پڑھتے تو اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیتے گویا کہ
کلام فرما رہے ہیں۔ عرض کی گیا یا رسول اللہ! آپ صعک نماز
پڑھ کر ہونٹوں کو حرکت دیتے ہیں آپ نے فرمایا ایک نبی کو

حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ إِذَا أَصَلَى الْعَصْرَ هَسَبْتُ وَ
 الْهَمُّ فِي قَوْلٍ يَعْصِيهِمْ وَحَرَكَ شَفَتَيْهِ كَأَنَّهُ يَتَكَلَّمُ
 فَيَقِيلُ لَهُ أَتَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا أَصَلَيْتَ الْعَصْرَ
 هَسَبْتَ قَالَ إِنَّ نَبِيَّائِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَحْيَبَ
 بِأَمَّتِهِمْ فَقَالَ مَنْ يَقُومُ لِلْمَوَلَاءِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ
 أَنْ خَبِّرْهُمْ بِبَيِّنٍ أَنْ أَتَقَرُّوهُمْ مِنْهُمْ وَبَيِّنَ أَنْ
 أَسَيِّطَ عَلَيْهِمْ عَذْرَهُمْ فَاحْتَارُوا فَتَقَدَّمَ فَسَلَّطَ
 عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ كَمَا تَمَّتْ مِنْهُمْ فِي يَوْمٍ مَسْجُودٍ أَلْعَا
 قَالَ وَكَانَ إِذَا احْتَسَبَ هَذَا الْحَدِيثَ حَدَّثَ
 بِهَذَا الْحَدِيثِ الْآخَرَ قَالَ وَكَانَ مِيحَكُ مِنَ
 الْمُسْلُوكِ وَكَانَ بِذَلِكَ السَّيِّدِ كَاهِنٌ يُدْعَى
 لَهُ فَقَالَ الْكَاهِنُ انْظُرْ إِلَيَّ غَلَا مَا فَخَعْنَا أَوْ قَالَ
 فَيُلْغَا لِيَتَنَا فَاعْتَمَدَ عَلَيْهِ هَذَا الْخَبَرُ أَخَافُ أَنْ تَمُوتَ
 فَيَسْقُطَ مِنْكُمْ هَذَا الْعِلْمُ وَلَا يَكُونَ فِيكُمْ مَنْ
 يَعْنِيهِ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ عَلَى مَا وَصَفَ فَأَمَرَهُ أَنْ
 يَحْضُرَ ذَلِكَ الْكَاهِنَ وَلَنْ يَخْتَلِفَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ
 يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَكَانَ عَلَى مَا بَقِيَ الْعِلْمُ مِنْ أَهْبَ
 فِي صَوْمَعَةٍ قَالَ مَعَهُ أَحْيَبُ أَنْ أَصْحَابُ الْقُرْآنِ
 كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِمُسَيِّمِينَ قَالَ فَجَعَلَ الْعِلْمُ يَسْأَلُ
 ذَلِكَ الرَّاهِبَ كُلَّمَا مَرَّ بِهِ فَكَلَّمَ يَدُلُّ بِهِ حَسْبِي
 أَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَعْبُدُ اللَّهَ قَالَ فَجَعَلَ الْعِلْمُ
 يَسْأَلُ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَيَسْأَلُ عَنِ الْكَاهِنِ فَأَرْسَلَ
 الْكَاهِنُ إِلَى أَهْلِ الْعِلْمِ أَتَيْتُمْ لَا يَكَادُ يَحْمَسُ فِي
 فَأَخْبَرَ الْعِلْمُ الرَّاهِبَ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ
 إِذَا قَالَ لَكَ الْكَاهِنُ أَتَيْتَ كُنْتُ فَقُلْ عِنْدَ
 أَهْلِي فَإِذَا قَالَ لَكَ أَهْلُكَ أَتَيْتَ كُنْتُ فَأَخْبِرْهُمْ
 إِنَّكَ كُنْتُ عِنْدَ الْكَاهِنِ فَقَالَ فَبَيْنَمَا الْعِلْمُ
 عَلَى ذَلِكَ إِذْ مَرَّ بِجَمَاعَةٍ مِنَ الْمَنَاسِكِ
 كَثِيرَةٍ قَدْ حَبَسَهُمْ دَابَّةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ

اپنی امت سے بہت محبت تھی۔ انہوں نے فرمایا ان کا مقابلہ
 کون کرے گا اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ انہیں دو باتوں میں سے
 ایک کا اختیار دیں یا تو میں خود ان سے بدلہ لوں یا ان پر دشمن
 مسلط کروں۔ انہوں نے راستہ نکالنے کے بدلہ ایسے کو اختیار
 کیا تو ان پر موت مسلط کی گئی چنانچہ ایک دن میں ان میں سے
 ستر ہزار کی موت واقع ہوئی۔ راوی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث
 بیان کرتے تو ساتھ ہی دوسری حدیث بھی بیان کرتے کہ ایک
 بادشاہ کے پاس ایک کاہن تھا جو ایسے پرشیدہ باتیں بتایا کرتا
 کہ ایک مرتبہ کاہن نے کہا میرے لیے ایک کچھ دار زمین طلب کرنا
 کرو جس کو میں اپنا علم سکھاؤں۔ کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ میرے
 مرنے کے بعد کہیں یہ علم تم سے منقطع نہ ہو جائے اور تم میرے
 کوئی سکھانے والا نہ ہو۔ انہوں نے اس کی بتائی ہوئی صفات
 کے مطابق زمین تلاش کیا اور اسے اس کے پاس آنے جانے کو
 کہا۔ اس نے کاہن کے پاس آنا جانا شروع کر دیا راستے
 میں ایک پارہ کی عبارت خانہ تھا۔ معرکتے میں میرا خیال ہے
 ان دونوں گرجے والے مسلمان ہوتے تھے۔ روضہ کا اس پارہ
 کے پاس سے گزرتا تو پوچھا کرتا تھا سچی کہ پارہ کی نے کہا میں
 عبادت کرتا ہوں۔ روضہ کا اس پارہ کے پاس ٹھہرنے اور
 کاہن کے پاس جانے میں دیر کرنے لگا۔ کاہن نے روضے
 کے والدین کے پاس پیغام بھیجا کہ اب وہ بہت کم حاضر ہوتا
 ہے روضے نے راہب کو بتایا تو اس نے کہا کاہن تم سے پوچھے
 کہ کہیں تھے تو کوئی گھر والوں کے پاس تھا گھر والے پوچھیں کہ کہاں
 تھے تو کوئی کاہن کے پاس تھا۔ روضہ اس طریقہ پر تھا کہ ایک دن وہ
 ایک بڑی جامعہ کے پاس سے گزرا انہیں ایک جانور نے گھیر
 رکھا تھا بعض کہتے ہیں پریشہ تھا۔ روضے نے پتھر اٹھا کر اسے قتل
 کر دیا راہب پوچھا کہ کتاب سے تو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس جانور
 کو ہلاک کر دے یہ کہہ کر پتھر پھینکا اور جانور کو مار ڈالا۔ لوگوں
 نے کہا اسے کس نے ہلاک کیا ہے؟ (دیکھنے والے) لوگوں
 نے جواب دیا اس روضے نے "اس سے وہ سب گھبرا گئے

إِنَّ بَيْنَكَ وَاللَّاهُ كَانَتْ أَسَدًا قَالَتْ فَخَافَهُ الْعَدُوُّ
 حَتَّى قَاتَلَهُ الْوَلَدُ إِنَّ كَانَ مَا يَكُونُ الرَّاهِبُ حَقًّا
 فَأَسْلَمَكَ أَنْ أَتَيْتَهَا كُنْتُ عَلَى قَتْلِ الدَّاهِيَةِ فَقَالَ
 النَّاسُ مَنْ قَتَلَهَا قَاتِلُ الْوَلَدِ كُنْتُ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ
 قَدْ عَلِمَ هَذَا الْوَلَدُ بِمَا نَعَزَّ عَنْكُمْ أَحَدًا
 قَالَ فَسَمِعَ بِهِمْ أَصْحَى فَقَالَ لَنَا إِنْ أَنْتَ مَدَدْتَ
 بَصِيرَتِي فَلَنْ كَذَّافًا قَالَتْ لَا أَمَّا يَدُ مَنْ كَذَّافًا
 هَذَا أَوْ لَيْكِنْ أَسَأَيْتَ إِنْ رَجَعْتَ إِلَيْكَ بِمُسْرِكَ الْوَلَدِ
 بِالَّذِي يُؤَدِّهِ عَلَيْكَ قَالَ تَعْرِفُ قَالَ مَدَّ عَاذَ اللَّهِ
 قَدْ دَعَا لِي بِهِمَا فَامِنْ الْأَمْرِ فَبَلَغَ الْمَلِكُ أَمْرَهُمْ
 فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ كَاتِبِي بِهَرَقٍ فَقَالَ لَا قَتْلَ كُلِّ
 وَاحِدٍ مِنْكُمْ قَتْلًا لَا أَتْلُ بِمَا صَاحِبُهُ فَأَمَرَ
 بِالرَّاهِبِ وَالزَّجَلِ الَّذِي كَانَ أَصْحَى فَوَضَعَهُ
 الْإِنْسَانُ عَلَى مَفْرَقِ أَحَدٍ مِنْهُمَا فَقَتَلَهُ قَتْلًا
 يَتَلَبَّهَ أَحَدُهُ شَرًّا مَرَّ بِالْعَلَامِ فَقَالَ انْطَلِقُوا
 إِلَى جَبَلٍ كَذَّافًا كَذَّافًا الْوَلَدُ مِنْ أَسْمِهِمْ فَانْطَلَقُوا
 بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا أَتَوْهُمَا إِلَى ذَلِكَ
 الْمَكَانِ الَّذِي أَسَادُوا أَنْ يَنْقَرُوهُ مِنْهُ جَمْعًا
 يَتَهَا فَمَنْ مِنْ ذَلِكَ الْجَبَلِ وَيَتَرَدُّونَ حَتَّى
 لَعْنَتِي وَمَنْ هَذَا الْوَلَدُ كَالْكَرْمِ مَجْعَةً كَأَمْرِهِ
 الْمَلِكُ أَنْ يَنْطَلِقُوا بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَيَقْتُلُوهُ فِيهِ
 فَأَنْطَلِقُوا بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَخَرَقَ اللَّهُ الَّذِينَ كَانُوا
 مَعَهُ وَأَتَجَاءَ فَقَالَ الْوَلَدُ يَلَيْسَ بِكَ إِنَّكَ لَا
 تَقْتُلُنِي حَتَّى تَصْلُبَنِي وَتَرْمِيَنِي وَتَقُولَ إِذَا مَعِي
 بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا الْوَلَدِ قَالَ قَامَ بِهِمْ وَ
 فَصَلَّبَ كُلَّ مَا قَاتَلَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا
 الْوَلَدِ قَالَ قَوْمَهُ الْوَلَدُ يَدُّهُ عَلَى صَدْرِهِ
 حِينَ رَمَى كُلَّ مَا قَاتَلَ النَّاسُ لَعْنَتُهُ عَلَيْهِ
 هَذَا الْوَلَدُ مَعَهُمَا عَلَيْهِمَا أَحَدٌ مِنْ تَاكُونُ

کہ اس بڑے نے ایسا علم سیکھا ہے جو کسی نے نہیں سیکھا بلکہ
 نابینا شخص نے سنا تو کہا اگر تو میری بیانی لوٹا دے تو میں تجھے
 یہ چیزیں دوں گا۔ اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں البتہ یہ بتاؤ
 اگر تمہاری بیانی لوٹ آئے تو اس ذات پر ایمان سے آؤ گے
 جس نے تمہاری بیانی واپس لوٹائی اس نے کہا ہاں بڑے
 نے اس قدر قہار سے دیا مگر

نہ اس نابینا کی بیانی واپس کر لی چنانچہ وہ ایمان نہ آیا۔ بادشاہ
 کو پتہ چلا تو اس نے انہیں لائے کا حکم دے دیا چنانچہ وہ لائے گئے
 بادشاہ نے کہا میں تم میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ طریقہ سے
 قتل کروں گا۔ راہب اللہ نابینا کے قتل کا حکم دیا ایک کے
 سر پر آرا رکھوایا اور اسے قتل کر دیا دوسرے کو دوسرے طریقے
 سے ختم کیا۔ پھر غلام کو لانے کا حکم دیا اور کہا اسے بے جا
 پہاڑ کی چوٹی پر سے گرا دو وہ پہاڑ پر سے کہیں گے گاتے گاتے
 کیا تو خود ہی گرنے لگے۔ یہاں تک کہ ان میں سے صرف وہی بڑا
 باقی رہا واپس آگیا بادشاہ نے کہا اس شخصے بابر سمندر میں ڈال
 دو۔ سمندر کی طرف سے جابایا گیا تو اب بھی اس ساتھ جانے والے
 ڈوب گئے اور اس کو امیر قہار نے نجات دی۔ بڑے نے بادشاہ
 سے کہا تم مجھے صرف اسی صورت میں قتل کر سکتے ہو کہ مجھے صلی
 پر چڑھا کر تیر مارو اور ساتھ ہی یہ کلمات کہو اس بڑے کے رب
 کے نام پر دیر ملا تاہوں بادشاہ کے حکم سے اسے صلی پر چڑھایا
 گیا اور یہ کلمات کہے ہوئے تیر صلی کی جس وقت اسے تیر مارا
 اس نے پناہ کہتی پر لکھا اور شہید ہو گیا لوگ کہنے لگے اس بڑے
 نے ایسے علم حاصل کیا جو کسی نے نہیں سیکھا لہذا ہم بھی اس کے
 رب پر ایمان لاتے ہیں بادشاہ سے کہا گیا پہلے تو مرندین
 آدمیوں کی مخالفت سے خوف زدہ تھا اب یہ تمام لوگ تیر سے
 مخالف پر چڑھا اس نے ایک بہت بڑا گڑھا کھود کر اس میں
 گڑیاں جمع کرائیں اور آگ لگائی تو گڑوں کو جمع کیا
 اور اسلام کیا جو شخص اپنا دین ترک کرے گا
 اسے ہم چھوڑ دیں گے اور جو نہیں پھرے گا

بَرَبِّ هَذَا الْقَلَامِ قَالَ لَقَدْ يَلْمِزُكَ أَجْزَعَتْ أَنْ تَخْلُقَكَ
تَلَاوَةً بِهَذَا الْعَالِيَةِ كَلَامِهِمْ قَدْ خَالَفُواكَ قَالَ فَخُذْ
أُخْذُ وَذَا نَفْسٍ أَلْقَى فِيهَا الْحَطَبَ وَكَانَ ثَمَرُ جَمْعٍ
النَّاسِ فَقَالَ مَنْ رَجَعَهُ عَنْ دِينِهِمْ تَرَكْنَا وَوَمَنْ نَعَمْ
يَرْجِعُ لِقِينَا فِي هَذِهِ النَّارِ فَبَعَثَ يَنْبَغِي فِي ذَلِكَ
الْأُخْذُ وَذَا قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَّ أَلَيْكَ وَمَعَالِي فِيهِ قُتِلَ
أَصْحَابُ الْأُخْذُ وَذَا النَّارِ دَاوَتْ أَلْوَقُودَ حَتَّى بَلَغَ الْعَيْنُ نِيرَ
النَّجْمِ وَقَالَ خَاتَمُ الْقَلَامِ قِيَامًا دُونَ قَالَ فَيَذْكُرُ
أَنَّهُ أَخْبَرَ بَنِي رَمَانَ عَنْ بَيْنِ الْخَطَابِ وَاصْبَعًا عَلَى
صَدْرِهِمْ كَمَا وَصَفَهَا حِينَ قُتِلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ.

اسے آگ میں ڈالیں گے چنانچہ اس
نے لوگوں کو اس گڑھے میں ڈالا
شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ (اسی
کے بارے میں) فرمایا ہے۔
"قتل اصحاب الاخذ وذا النفر" لوکا وخن کر
دیا گیا راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں
نکالا گیا تو اس کی انگلی کپٹی پر تھی
جہاں اس نے بوقت شہادت رکھی
تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

تفسیر سورہ غاشیہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس وقت
ملک ملے گا کہ میں نے فرمایا ہے جب تک وہ کلمہ
توحید "لا الہ الا اللہ" نہ کہہ دیں۔ پس جس نے
یہ کلمہ پڑھا اس نے مجھ سے اپنی جان اور
مال بچا لیا البتہ دین کا حق باقی ہے اور ان کا
حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ پھر پڑھا "انما انت مکہ
النم" حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورہ فجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "شفع" اور
"تترک" کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ زمانہ ہے
بعض جفت اور بعض طاق رکعات ہیں۔ یہ حدیث
غریب ہے ہم اسے صرف قنادہ کی روایت سے
پہچانتے ہیں۔ خالد بن کثیر نے بھی اسے قنادہ

وَمِنْ سُورَةِ الْغَاشِيَةِ

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاقِبُ الرَّحْمَنِ
بْنُ مَعْقِلٍ نَاسِقِيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمِدتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالَ الزُّهَاءُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَ
أَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَجَاءَ بِيَهُمْ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَدَأَ
إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ بِمُصِيطِرٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ الْفَجْرِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَنِي نَاقِبُ الرَّحْمَنِ
بْنُ مَعْقِلٍ وَابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ قَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
بَنِي عَصَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ مِنْ عَنِ الشَّقِيقِ
وَأَبُوهُ قَالَ هِيَ الصَّلَاةُ بَعْضُهَا شَفَعٌ وَبَعْضُهَا
وَمِنْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْنِي قَدَأَ إِلَّا مِنْ
لَهُ غَدَقَاتٍ وَاسْمُ بَنِي تَمِيمٍ لَيْسَتْ سَمَانَةٌ وَاسْمُ بَنِي

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كَفَرَ بِمَا كَفَرُوا بِهِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَهُوَ كَافِرٌ بِمَا كَفَرُوا بِهِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ.

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كَفَرَ بِمَا كَفَرُوا بِهِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَهُوَ كَافِرٌ بِمَا كَفَرُوا بِهِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ.

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاحِيَةُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْلُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كَفَرَ بِمَا كَفَرُوا بِهِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَهُوَ كَافِرٌ بِمَا كَفَرُوا بِهِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ.

سے میرا اس کا سب سے بد بخت اور کفر والا ہے۔

کے عداوت کیا ہے۔
تفسیر سورہ والشمس وضحا

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک انبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں کوئی نہ کرنے والوں کا ذکر سنا ہے کہ فرمایا اذ انبثت اشقاھا ام اس کے ہلاک کرنے کو ایک نبیٹ شریر اٹھا جو اپنی قوم میں البرزخ کی طرح باوقار اور دبیر والا تھا فرماتے ہیں پھر آپ نے عورتوں کا ذکر کیا اور فرمایا تم میں سے کوئی کیا ارادہ کرتا ہے جب وہ اپنی بولی کو غلام کی طرح در سے مارتا ہے غایہ کہ وہ اسی شام اس سے ہم بستر ہو۔ روایت فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گوزن کی آواز پر سننے سے متعلق نصیحت فرمائی آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس بات سے کیوں ہنستا ہے جسے وہ غور کرتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورہ واللیل اولیٰ

حضرت علی اکرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک جنازہ کے ساتھ جنت البقیع میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکر بیٹھے ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک کڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے۔ آپ نے سرانور آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا ہر پیدا ہونے والے کا شکادہ لکھ دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اس کے ہنسنے پر ہر دور ذکر میں ہم میں سے جو خوش بخت ہو گا وہ اعمال سعادت کے گواہ ہو گا بد بخت ہو گا بد بختی کے اعمال کرے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ عمل کرو ہر ایک کے لیے کما کی رکھی تھی۔ جو ایک بخت لوگوں میں ہے اس کے لیے سعادت کا عمل آسان کر دیا گیا اور جو بد بخت لوگوں میں سے ہے اس کے لیے

بد بختی کا عمل آسان کر دیا گیا
اس کے بعد آپ نے
پڑھا "فاما من املی"
التم یہ حدیث حسنہ میم
ہے۔

لِلشَّعَادَةِ وَآمَنَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْيَقِينِ حَيَاتِهِ
مُشِيرًا لِحَمَلِ الْيَقِينِ شَرَفًا فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى
وَأَتَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى
وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَكْبَرَ فَكَذَّابٌ بِالْحُسْنَى
فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ

وَمِنْ سُورَةِ وَالصُّحُفِ

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِئَانُ بْنُ
عَبِيَّتَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ الْهَجَرِيِّ
قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَايَةِ
فَدَا مَيْتَ إصْبَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ أَكُنْتُ إِلَّا إصْبَعَهُ فَمَيْتَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا
لَيْسَتْ قَالَ وَابْتَأَ عَلَيْهِ جَبْرِيلُ فَقَالَ الْمَشْرُوكُ
قَدْ وَدَّعَ مُحَمَّدًا فَانْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَدَعَاكَ
رَبُّكَ وَمَا قُلْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفَدَا مَيْتَ
وَالشُّوَبِي عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ

وَمِنْ سُورَةِ النَّمْلِ نَشْرَحُ

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاسِئَانُ بْنُ
جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ سَعْدَةَ عَنْ رَجُلٍ
مِنْ قَوْمِهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ الْبَيْتِ وَالْيَقِظَانِ
إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ أَحَدًا بَيْنَ الْمَشَلَاةِ
فَأَتَيْتُ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا مَاءٌ زَمْزَمٌ
فَنَضَّرَ مَدْرَأَى إِلَى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ
قُلْتُ لَا تَنْتَ مَا يَنْتَ قَالَ لِيَ أَسْفَلُ بَطْنِي قَالَ
فَأَسْتَفْرِجُ قَلْبِي فَغَضِلَ بِمَاءٍ زَمْزَمٍ فَتَقَرَّ عَيْنُهُ

تفسیر سورۃ والضحی

حضرت جندب بجلي رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں غار میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ
کی انگلی مبارک سے خون بہہ نکلا تو آپ نے فرمایا تو ایک انگلی ہاتھ
سے جو خون آلود ہوئی اور یہ تکلیف تجھے اللہ ہی کے راستے میں
پہنچی راہی فرماتے ہیں جبرئیل علیہ السلام کے آپ کے پاس
آنے میں تاخیر ہو گئی تو مشرکین نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو چھوڑ دیا گیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی مآء
وَدَعَاكَ رَبُّكَ وَمَا قُلْتَ یہ حدیث حسنہ میم ہے۔
شعبہ اور ثوری نے اسے اسود بن قیس سے روایت کیا ہے۔

تفسیر سورۃ النمل نشرح

حضرت انس بن سعید رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ایک آدمی
سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بیت
شریف کے پاس بیداری اور سونے کے درمیان تھا کہ ایک
کنے والے سے سنا کہ وہ امتحان میں سے ایک ہیں پھر
میرے پاس سونے کا ایک ٹشٹ لایا گیا اس میں آب زمزم
تھا پھر اس سینہ یہاں سے یہاں تک چاک کیا گیا قنادہ کہتے
ہیں میں نے حضرت انس سے پوچھا کہاں تک انہوں نے
فرمایا بیت کے نیچے جسے تک چاک کیا۔ قلب آدمی
نکلا گیا اسے آب زمزم سے دھویا گیا اور اپنی جگہ رکھ دیا
گیہ پھر اسے ایمان و محبت سے بھر دیا گیا اس حدیث میں ایک

ملہ جس نے دیا اور پھر گہری کی اور سب سے اچھی چیز کی تصدیق کی تو بہت جلد ہم اسے آپانی صیا کریں گے اور وہ حسن نے بھلی کیا اور بے
پرواہ بنا اور سب سے اچھی چیز کو مبتلا یا تو ہم بہت جلد اسے دھواری صیا کریں گے۔ شہ کہ نہیں تمہارے رب نے نہ جھوٹا اور نہ کروہ مہانا۔

مَكَانَهُ تَقَرَّحْتُمْ رِيعَانًا وَحِكْمَةً وَفِي الْحَدِيثِ يَنْقُضُ طَوْلِيَةً
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُسَمَّى عَنْ أَبِي ذَرٍّ.

وَمِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

١٢٤٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَابِتُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَمِيعٍ
بْنِ أُمَيَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَدُورُ فِي الْأَعْيَانِ يَقُولُ
سَمِعْتُ أَبَاهُ يَقُولُ يَدُورُ فِيهِمْ يَقُولُ
مَنْ كَرَأَ سُرَّةَ الْوَلَدَيْنِ وَالَّذِي يُزْنُ كَقَرَأَ الْكَيْسَ
بَلَّغَهُ يَا حَكِيمُ انْجَابِيْنَ فَلْيَكُنْ بَنِي وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنْ
النَّاسِ هَذِهِ هَذِهِ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي عُمَرَ ثَابِتُ بْنُ سَعْدٍ
هَذَا الْأَمْرُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَابِتُ بْنُ سَعْدٍ

سُورَةُ اِنشَاءِ بِاسْمِ رَبِّكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

١٢٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُنِيذٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ
مَعْنٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَدْرِي عَنْ عَمْرِو مَةَ عَيْنِ بْنِ
عَبَّاسٍ سَمِعَ الرَّبَّانِيَةَ قَالَتْ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ لَيْسَ رَأَيْتُ
مُحَمَّدًا يُصَلِّي لَأَطْلَانِ عَلَى عَتِيقٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَقَّلْ لَا تَخَذُ شَيْءَ الْمَلَائِكَةِ عَيْنًا هَذَا
عَدُوٌّ فَحَسَنٌ حَسَنٌ .

١٢٤٥. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجَرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا
عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي ذُجُوءَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَلَمْ أُنْهَكَ
عَنْ هَذَا أَلَمْ أُنْهَكَ عَنْ هَذَا أَلَمْ أُنْهَكَ عَنْ
هَذَا أَفَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَبَّكَ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بَيْنَا
وَأَلَمْ أُنْهَكَ قَالُوا اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

عنوان واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے

تفسير سورة والتين

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، جو آدمی سورہ المائین و الزمر میں "ایس اللہ، یا حکم المائین" (یعنی مکمل پڑھے) اسے یہ کہنا چاہیئے "بل وانا علی ذلک من الشاکتین" یہ حدیث اس سند کے ساتھ اعرابی کے واسطے ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اس اعرابی کا نام نہیں لیا گیا۔

تفسیر سورہ اقرار یا سحر رک

بسم الله الرحمن الرحيم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنداً عن النبی ﷺ کے متعلق روایت ہے کہ ابو جہل نے کہا اگر میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نماز پڑھتے دیکھا تو ان کی گردن روند ڈاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر وہ ایسا کرتا تو فرشتے اسے کھلم کھلا پکڑتے" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ ابو جہل
اٹھا اس نے عین بار کہا کیا میں نے تمہیں اس سے نہیں دیکھا
نماز سے فراغت پر آپ نے اے مجھڑ کا تو ابو جہل کہنے لگا
تمہیں معلوم ہے کہ یہاں (کہ کمرہ) میں کوئی مجلس یہی مجلس ہے
جہاں میں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تفسیر
نادیہ سندس الزبانیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں اگر وہ اپنی مجلس طلب کرتا تو اللہ تعالیٰ کے احزاب کے

[illegible]

فرشتے اسے پکڑ لیتے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے
اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
منقول ہے۔

تفسیر سورہ لیلۃ القدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت یوسف بن سعد سے روایت ہے حضرت
سحابہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کے بعد ایک شخص
حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے سامنے کھڑا ہوا اس
کے نکاح آپ نے مسلمانوں کا منہ کالا کر دیا آپ نے فرمایا اللہ تم پر رحم
کر لے زیادہ اللہ لے دگاؤ۔ اسی گرم شب اسی اللہ علیہ السلام کو خواہ
عبرہ لکھائے گئے تو آپ نے ناپید فرمایا اس پر آپ کو یہ
آیت نازل ہو انا اعطینک اکوثر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے
اجنت کی ایک نذر کوڑا لکھائی نیز یہ نازل ہوئی انا انزلناہ
لید علیک اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بعد خواہ
بادشاہ ہوں گے۔ قاسم فرماتے ہیں ہم نے حساب کیا تو پورے
ہزار روپے بنتے تھے۔ ہزار لکھتے تھے کہ یہ حدیث غریب ہے۔
ہم اسے صرف اسی طریق یعنی قاسم بن فضل کی روایت سے
پہچانتے ہیں۔ یوسف بن مازن کا واسطہ بھی مذکور ہے قاسم بن
فضل مدنی تھے یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن حمدی نے
انہیں ثقہ قرار دیا۔ یوسف بن سعد مجہول
شخص ہے۔ ہم اسے حدیث کو اسے
الفاظ کے ساتھ صرف اسی طریق سے
جانتے ہیں۔

فَلَيْدٌ مِّنْ مَّا دِيهِ سَدَّ عَنِ الرَّيَّانِيَّةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللَّهِ
تَوَدَّ عَائِدِيَّةً لَّا حَدَّثَهُ زِيَادُ بَنِيَّةٍ اللَّهُ هَذَا أَحَدِيَّتُ حَسَنٌ
غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

وَمِنْ سُورَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ
الْبَصْرِيُّ قَالَ قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْحُدَّائِيُّ عَنْ يُوسُفَ
بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ رَأَى الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ بَعْدَ
مَا بَايَعَهُمَا بِبَيْتَةِ فَكَّالٍ سَوَدَتْ وَجْهُهُ الْمَوْتُ مِنْهُنَّ
فَقَالَ لَا تَقْرَبُنِي رَحِمَكَ اللَّهُ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا بَنِي أُمِّيَّةَ عَلَى مَنَابِقِهِمْ
ذَلِكَ فَتَزَلَّتْ رَأْسًا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرُ يَا مُحَمَّدُ بَعَثْنَا
نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ وَنَزَلَتْ رَأْسًا أَنْزَلْنَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ
وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ رَحْمَةً
مِّنَ اللَّيْلِ تَهْتَفُ بِمَلَائِكَةٍ بَعْدَكَ بَنُو أُمِّيَّةَ يَا مُحَمَّدُ
قَالَ الْقَاسِمُ كَعَدَدِ نَارِهَا فَإِذَا هِيَ أَلْفُ شَهْرٍ لَا تَزِيدُ
بُؤْسًا وَلَا تَنْقُصُ هَذَا أَحَدِيَّتُ غَرِيبٌ لَا تَقْرَبُنِي
هَذَا الْوَجْهُ مِنْ حَدِيثِ الْقَاسِمِ ابْنِ الْقَاسِمِ فَقَدْ
قِيلَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَازِنٍ
وَالْقَاسِمِ بْنِ الْقَاسِمِ الْحُدَّائِيِّ هُوَ ثِقَةٌ وَثَقَّةٌ
وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَكْحُودٍ
وَيُوسُفُ بْنُ مَعْنٍ رَجُلٌ مَجْهُولٌ وَلَا تَعْرِفُ
هَذَا الْحَدِيثَ عَلَى التَّفْظِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ غَاثُفِيًّا عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَعَاصِمِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ
حَبِيبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ ابْنُ أَخَاكَ
عَبْدُ اللَّهِ لَوْلَا مَسْمُودٌ يَعْنِي مَنْ يَقْعُرُ الْحَوْلُ

حضرت زین حبیب سے روایت ہے فرماتے ہیں
میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کے
بھائی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو
شخص پورا سال قیام کرے لیلۃ القدر کو پاسے گا۔ حضرت ابی

لے ہے شک ہم نے اسے شب قدر میں آکر اور تم نے کیا جہاں کی شب قدر، شب قدر ہزار سینوں سے بڑھ

يُصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدَرِ قَالَ يُغْفِرُ اللَّهُ لِذُنُوبِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ لَقَدْ عَمِدَ أَهْأَيُّ الْعَشْرِ إِلَّا وَآخِرُ مِنْ
رَمَضَانَ وَأَقْبَلُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَلَكِنَّهُ أَسَاءَ
وَأَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ فَجَوَّحَكَ لَا يَسْتَلِيْنِي أَهْأَيُّ
لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ لِمَا يَأْتِي شَوْفٌ
تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا النُّعْمَانِ قَالَ يَا لَيْلَةَ الشَّهِ
أَحْبَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ
يَاغْلِبَنَا أَتَى الْقَوْمَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ كَالشَّمْسِ
لَهَا هَذَا أَتَى نَيْتٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

سُورَةُ لَمَرْيَكُنْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ مَعْدِي قِي نَا سَعْيَانُ عَنْ الشَّخْثَارِ بْنِ ذَكْوَلٍ قَالَ
سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ النَّبِيِّينَ قَالَ ذَلِكَ
إِبْرَاهِيمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

سُورَةُ إِذَا زُلْزِلَتْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ
بْنِ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةُ يَوْمَئِذٍ تُعَذِّبُ أَخْبَارَهَا
قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ كَانَ قَاتِ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَمَلٍ
أَوْ أَمْرٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا تَقُولُ عَمِلَ يَوْمَ كَذَا
كَذَا وَكَذَا فَهَذِهِ أَخْبَارُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَمِنْ سُورَةِ الْهَلَسْكَرِ الشَّكَاثَرِ

لَهُ اسْمٌ وَهُوَ خَيْرٌ مِنْ بَنِي كَلْبٍ

بن کعب نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن کو بخشے انہیں معلوم
تھا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اور شام میں
شب ہے لیکن ان کا مطلب یہ تھا کہ لوگ اسی پر بھروسہ
نہ کر لیں۔ پھر انہوں نے انشاء اللہ کے بغیر دینی اہم کھائی
کہ وہ ستائیسویں شب ہی سے فرماتے ہیں میں نے کہا اسے ابو نعیم
آپ کس دلیل سے فرماتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اس نشان
کے ساتھ جس کی نبی اکرم صلی علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی وہ یہ
کہ اس دن سورج کی شعاع نہیں ہوتی۔ یہ حدیث حسن

تفسیر سورہ لَمَرْيَكُنْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کو بغیر البریہ (بہترین مخلوق) کہا تو آپ نے (تواضع کے
ظہور پر) فرمایا وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورہ إِذَا زُلْزِلَتْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی تو اللہ تعالیٰ
اخبار انشاء پھر فرمایا سبحانہ جو اس زمین کی خبری کیا ہیں؟
صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں
آپ نے فرمایا اس کی خبری یہ ہیں کہ وہ ہر مرد و عورت پر اس
کے ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ
پر کئے وہ کہے گی اُس نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں عمل
کیا یہی اس کی خبری ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب

تفسیر سورہ الْهَلَسْكَرِ الشَّكَاثَرِ

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ حَرْوٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَطَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَرَجِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّكَ أَنْتَ عَلَى الْبَيْتِ مَلَكُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَسُكْرُهُ هُوَ يَكْفِي أَلَيْسَ كَرُ الشَّكَاثَرِ قَالَ يَقُولُ ابْنُ الْأَظْمَرِ مَا لِي مَا لِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَا لَكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ فَكُلَيْتَ فَأَبْلَيْتَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنٍ صَبِيحٍ.

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ الْقَارِي عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ الْحَجَّاجِ عَنِ ابْنِ نَهْشَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا بَرَأْنَا شَيْئًا فِي عَذَابِ الْعَذَابِ حَتَّى تَقُولَ اللَّهُكُمْ الشَّكَاثَرُ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ مَرَّةً عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَبِي كَيْلَانَ عَنِ ابْنِ نَهْشَالٍ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ غَيْرِ بَيِّنٍ.

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرِو بْنِ حَاطِطٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَسْوَامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا تَرَيْتُ مَعْرَةَ نَحْنُ لَوْ يَوْمَ مَيْدِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ الرَّبُّ يَوْمَ رَسُولِ اللَّهِ وَآلِ الشَّعْبِيِّ سَأَلَ عَنْهُمَا فَاسْمَا هُمَا الْأَسْوَدُ ابْنُ الشَّعْبِيِّ وَالْمَاءُ قَالَ أَمَّا إِنَّكَ سَيَكُونُ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنٍ.

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا تَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ شَعْرَ لَتَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّاسِ رَسُولُ اللَّهِ عَنْ أَرْقِ الشَّعْبِيِّ سَأَلَ فَاِسْمَا هُمَا الْأَسْوَدُ ابْنُ وَالْعَدُوُّ حَاطِطٌ وَسَيَكُونُ عَلِيٌّ عَوَاقِبُنَا قَالَ إِنَّ ذَلِكَ سَيَكُونُ وَحَدِيثُ ابْنِ عَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ

حضرت سulton بن عبداللہ بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ اہل کاکم انکاثر پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا انسان کتا ہے میرا مال "علا کہ تیرا تو صرف وہی مال ہے جو صدقہ کرو یا کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں "ہم ہمیشہ عذاب قبر میں شک کیا کرتے تھے حتیٰ کہ "سورۃ الناکم انکاثر" نازل ہوئی ابو کریم کبھی بواسطہ عمرو بن ابی قیس اور ابن ابی نھشل سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب آیت کریمہ شہر تستلک یومئذ من النعییم نازل ہوئی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سے کس نعمت کے بارے میں سوال ہوگا ہمارے پاس اذہ ہی تو نعمتیں ہیں کھجور اور پانی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس ہوں گی تمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت جب یہ آیت نازل ہوئی تم قبیلن یومئذ من النعییم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سے کس نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا ہمارے پاس تو صرف یہی دو چیزیں ہیں کھجور اور پانی! میں دشمن حاضر ہے اور عوام میں ہمارے کاندھوں پر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب تمہیں ایسا ہوگا ابن عیینہ کی روایت میرے نزدیک

ملہ پیرے شک فرماتے ہیں کہ اس میں جو گت اور حال کی بات ہے اس نعمت میں اللہ علیہ وسلم کا ائمہ پیش آنے والے واقعات پر لگا ہوا (حرم)

زیادہ صحیح ہے۔ ابو بکر بن عیاض سے سفیان بن عیینہ حفظ
ہیں اور ان کی روایات اصح ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بندہ
سے سب سے پہلے نعمت کے بارے میں سوال ہوگا۔
اس سے پوچھا جائے گا کیا ہم نے تمہیں جہانی صحت
نزدکی اور شکر کے پانی سے سیراب نہ کیا
؟ یہ حدیث غریب ہے۔ شاکہ عبد الرحمن
بن عذوب کے بیٹے ہیں عسرم بھی کہ
جانتا ہے۔

تفسیر سورہ کوثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے "انا اعطیناک الکوثر" کے
بارے میں مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہ (کوثر) جنت میں ایک نہر ہے۔ راوی فرماتے ہیں حضور
نے مزید فرمایا میں نے جنت میں ایک نہر دیکھی جس کے دونوں
کنارے موتیوں کے تھے ہیں۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل
یہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل نے عرض کیا یہ وہ کوثر ہے جو اللہ
تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں پہلا
جبارہ تھا کہ اتنے میں ایک ہرمانے آئی جس کے کنارے
موتیوں کے تھے ہیں میں نے فرختے سے پوچھا یہ کیا ہے!
اس نے عرض کیا یہ وہ (کوثر) ہے جو اللہ تعالیٰ نے
آپ کو مرحمت فرمایا۔ پھر اس نے اس کی مٹی میں اٹھ مارا
تو اس سے ملک نکلا اس کے بعد میرے لیے
سدرۃ المنتقی اٹھایا گیا تو میں نے اس کے پاس
ایک عظیم نور دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بْنِ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ بَنِي هَذَا سُلَيْمَانُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ أَحْفَظُ وَأَصَحُّ حَدِيثًا مِنْ أَبِي بَكْرٍ
بْنِ عِيَّاضٍ.

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٌ نَاشِأَةً عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الصَّعَالِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَخْبَرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَبْدُ اللَّهِ
النَّجِيمُ أَنْ يَقَالَ لِمَا أَكْرَهْتُمْ لَكَ مِنْكُمْ وَ
تُرْوِيكَ مِنَ الْبَارِدِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالصَّحَّاحُ
هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزْرَبٍ وَيُقَالُ عَزْرَبٌ.

وَمِنْ سُورَةِ الْكَوْثَرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٌ نَاشِئَةً عَنْ
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ نَهْرٌ فِي
الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ
نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ مَا قَاتَاهُ قَبَابٌ الْكُوْثَرُ قُلْتُ مَا هَذَا
يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أُعْطَاكَ اللَّهُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاشِئَةً عَنْ
الْكَفَّيَّانِ أَنَا الْحَكِيمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ بَيْنَنَا أَنَا سِيرٌ فِي الْجَنَّةِ إِذْ عَرَضَ لِي
نَهْرٌ مَا قَاتَاهُ قَبَابٌ الْكُوْثَرُ قُلْتُ لِلْمَلِكِ مَا
هَذَا قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أُعْطَاكَ اللَّهُ قَالَ
فَقَدْ صَرَفَ بَيْنِي إِلَى طَيْبَتِهِ مَا سَتُغْدِرُ بِهِ مَسْحًا
تَرَوْعَتِي فِي سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى قَدْ رَأَيْتُ عَمْرًا
كُوْثَرًا عَظِيمًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَانَ

رَوَى عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ وَجَبَّ عَنْ أَبِيهِ.

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا هُثَايَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ الشَّكَّابِ عَنْ مَحْأَبِ بْنِ إِثْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُوفَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَامِلٌ مِنْ دَهَبٍ وَمَجْدٍ أَوْ عَلَى الشَّكَّةِ وَأَمَّا كُفْرَتُ تَزِيذِ أَلِيمَةٍ مِنَ النَّسِجَةِ وَمَاءٌ أَوْ حُلًى مِنَ الْعَسَلِ وَأَيُّهُمَا مِنَ الشَّيْخِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوفرت جنت کی ایک نہر ہے اس کے کنارے سونے کے ہیں اور وہ موتیوں اور یاقوت پرست ہے اس کا مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار اپنی غنیمت سے زیادہ میٹھا اور بہت سے زیادہ مفید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورہ فتح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ حج سے بھی سائل پوچھا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ ان جیسے تو ہمارے لئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ابو جہل اس (نفیثیت کی) وجہ سے ہے جس کا تمہیں علم ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بعد حضرت ابن عباس اسی آیت کے بارے میں پوچھا "اذا جاء نصر الله والفتح" میں نے عرض کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتائی تھی۔ پھر فرمایا کہ سہت پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی تمام اس کے متعلق میں بھی وہی جو تم جانتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن بشر نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ ابو البشر سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ البتہ انہوں نے کہا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ ہمارے بھی ان جیسے لئے ہیں

تفسیر سورہ تہمت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف لے گئے

وَمِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَاسِخًا عَنْ ابْنِ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سُوَيْبِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُسْأَلُ عَنْ أَمْرٍ حَابٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُرْفٍ أَسْأَلُكَ وَلَنَا بَنُونَ مُشْكَلَةٌ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَأَنَّهُ مِنْ حَتِّكَ تَعْلَمُ فَسَأَلَ عَنْ هَذِهِ الْأَجَاءِ إِذَا جَاءَهُ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ لَعَلَّتْ إِنْشَاءَهُ هُوَ أَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمُ بِأَيَّاهُ وَقَدْ أَلْهِمْتُ السُّورَةَ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاسِخًا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ وَهَذَا الْإِسْنَادُ مَعْرُوفٌ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُرْفٍ أَسْأَلُكَ وَلَنَا بَنُونَ مُشْكَلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ تَبَّتْ

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا عَنَّا دَاوُدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ مَنِيعٍ قَالَ قَالَ أَبُو مَعْنٍ أَدْبَى نَا الْأَنْسَاسُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مَرْزُوقٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَرَّ عَلَى الْقَيْسِيَّةِ قَالُوا يَا صَاحِبَ الْهَيْبَةِ مَا جِئْتَهُ الْيَهُودُ فَقَالَ لَا يَنْدِي بِلُحْيَتِكَ بَيْنَ يَدَيَّ عَذَابٌ كَقَدِيدِ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّي أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَذَابَ مُسْتَبِيحٌ لَكُمْ أَذْهَبْتُمْ عَنْكُمْ الْكُفْرَ نَصَبًا قُرُونِي فَقَالَ أَبُو كُحَيْبٍ إِنْ لَمْ أَجِدْ تَنَابُلَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَبَّتْ يَدَايَ إِلَى الْهَيْبِ وَتَبَّتْ هَذِهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ الْإِحْلَاصِ

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو سَعِيدٍ هُوَ الْيَشْعَرِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي كَعْبٍ أَنَّ الْعَلَاءَ كُنِيَ قَالُوا لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَسْبُ نَذَارَتِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَا يَتَّخِذُ الْإِنْسَانُ يُلْدًا وَلَمْ يُولَدْ لَهُ قُلْ لَيْسَ شَيْءٌ يُولَدُ إِلَّا سَيُومُوتُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَمُوتُ إِلَّا سَيُومُوتُ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمُوتُ وَلَا يَؤْتِيهِ سُلْطَانٌ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا كُفْرًا أَحَدٌ قَالُوا لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ وَلَا عَدْلٌ وَلَا لَيْسَ كَعْلَيْهِ شَيْءٌ.

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَمِيدٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْإِسْمَ فَقَالُوا أَلَسْبُ نَذَارَتِكَ قَالَ قَاتَانَاهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذَا الشَّوَرِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَدُ كُرْفِيهِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ كَعْبٍ وَهَذَا أَحْسَنُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعْدٍ وَأَبُو سَعِيدٍ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرٍ.

اور پکارا یا صابا ماہ "تریش آپ کے پاس جمع ہو گئے آپ نے فرمایا میں تمہیں آنے والے سنت عذاب سے ڈراتا ہوں بتو تو میں! اگر میں تمہیں خبر دوں کہ دشمن تم پر صبح یا شام کو حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے! ابولہب نے کہا "تم نے ہمیں اسکا یہ جمع کیا تھا تمہارے یہ ہلاکت ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی "تبت یدایا الی الہیب و تبت یدایا الی الہیب و تبت" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۃ اخلاص

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہیں اپنے رب کا نسب بتائیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی "قل هو اللہ احد" اتم محمد بن ہے جو محمد بن ہے اللہ کسی سے جدا نہیں ہو سکتا کہ پیدا ہونے والے کے لیے موت ہے اور ہر مرنے والا اپنے وارث چھوڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے نہ موت ہے اور نہ ہی اس کا کوئی وارث ہے۔ ہم کہیں لکھوا احد اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی اس کے برابر ہے اور اس کی مثل کوئی چیز ہے۔

حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے معبودان باطلہ کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا ہمیں اپنے رب کا نسب بتاؤ مالک فرماتے ہیں اس پر حضرت جبریل علیہ السلام یہ سورت سکر اترے "قل هو اللہ احد" اس کے بعد مذکورہ حدیث کے ہم معنی مذکور ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ ابو سعد کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے ابو سعد کا نام محمد بن میسر ہے۔

ابولہب کے دونوں ہاتھ جو بائیں اور وہ تباہ ہو چکا تھا وہ اللہ ایک ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْمُعَوَّذَاتَيْنِ

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَاعِمُ بْنُ الْمَلِجِ
بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي دُرَيْبٍ عَنِ الْحَاكِمِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَأَتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ
يَا عَائِشَةُ اإِسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ هَذَا فَإِنَّ
هَذَا هُوَ الدَّاسِرُ إِنْ مَا وَقَبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ نَاعِمُ بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَاعِمُ بْنُ
هُوَّالْتِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ مِرْعَنُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجَحْفَرِيِّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَمَرَلُ
اللَّهُ عَلَى آيَاتٍ لَمْ يُزِمْ لَهَا قَتْلَ أَحَدٍ
يَرْبِ الثَّانِي إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَهَذَا أَحَدُ
يَرْبِ الثَّلَاثِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ

باب

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَّارٍ نَاعِمُ بْنُ
عِيسَى بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي دُبَّابٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مَرَدَّنْغَمَ فَنَبَّأَ الرُّوحَ عَطَسَ فَقَالَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ فَحَمِدَ اللَّهُ بِأَرْبَعِينَ مَرَّةً فَقَالَ لَمَّا رُبُّهُ
يَرْحَمُكَ اللَّهُ يَا آدَمُ ارْجِعْ إِلَى أَوْلِيكَ الْمَلَائِكَةِ
إِلَى مَلَأَةٍ مِنْهُمْ جُلُوسٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ
فَالرُّوحُ دَعَاكَ السَّلَامُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ ثُمَّ رَجَعَ
إِلَى رَبِّهِ قَالَ إِنَّ هِيَ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَيْنِكَ
بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لَمَّا دَعَا دُعَاؤَهُمْ مَسْمَانِ
اخْتَرَا أَيُّهُمَا شِئْتَ قَالَ اخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي

تفسیر سورۃ المعوذتین

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا "اے عائشہ! اس کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ یہی اندھیرا کرنے والا ہے جب چھپ جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر جعفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چند ایسی آیات نازل فرمائیں جن کی مثل نہیں دیکھی گئیں۔ یہ (دوسری قسم) قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں روح پھونکی تو ان کو پھینک آئی انہوں نے "الحمد لله" کہا اور اس کے حکم سے اس کی تعریف کی۔ ان کے رب نے فرمایا "رحمك الله" اے آدم! تم ان فرشتوں کی طرف جازو ہاں فرشتوں کی ایک جماعت ملتی ہوئی تھی۔ انہیں کہو "السلام علیکم" فرشتوں نے کہا "وعلیکم السلام" ورحمہ اللہ پھر وہ اپنے رب کے پاس آئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری تمہاری اولاد کی نعمت (سلام) ہے "مزید فرمایا ان میں جو چاہو اختیار کرو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو منع کر رکھے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا میں نے رب تعالیٰ کا ارہنا اللہ اختیار کیا حالانکہ اس کے رسولوں

وَكُنَّا يَدَىٰ رَبِّي يَمِينٍ شَآرِكَةٍ كُنَّا بَسَطَهَا
فَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا تَدْرِي تَحْتَ قَدْرِهِ قَدْرُ الْإِنْسَانِ
مَكْتُوبٌ عَمَّا بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ
أَمْسَأَ عَمْرًا مِنْ أَمْسَأٍ لَهُمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ
هَذَا أَتَىٰ هَذَا الْإِنْسَانَ دَاوُدَ وَكَذَلِكَ كُنْتُ
لَهُ عَمْرًا أَوْ بَيْنَ سَنَةٍ قَالَ يَا رَبِّ نَزِدُهُ فِي
عَمْرٍ قَالَ ذَاكَ الْإِنْسَانُ كُتِبَ لَهُ فِي
رَبِّ قَدْرٍ فَكَذَلِكَ كُنْتُ لَهُ مِنْ عَمْرٍ وَسَيِّدٍ
سَنَةً قَالَ أَمْتُ قَدْرِكَ قَالَ ثُمَّ أُنْكِسَ الْجَنَّةُ
مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أُخِيطَ مِنْهَا فَكَانَ آدَمُ يُجِدُ
لِنَفْسِهِ قَالَ فَإِنَّا كَا مَذَكُ الْعَوْنِ فَقَالَ لَهُ
آدَمُ مَرَقَدًا تَجِدْتُ قَدْ كُتِبَ لِي أَلْتُ سَنَةً قَالَ
بَلَىٰ وَلَكِنَّكَ جَعَلْتَ لِإِبْنِكَ دَاوُدَ يَتِيمًا
سَنَةً فَجَعَدَ فَجَعَدَتْ دَاوُدَ يَتِيمًا
فَنَسِيتُ دَاوُدَ يَتِيمًا قَالَ فَمَنْ يُؤْمِلُ أَوْسَدَ
بِالْكِتَابِ وَالشُّهُرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
وَمِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ وَهَذَا رَوَى مِنْ غَيْرٍ وَجَبَّ
عَنْ أَكْبَرِ هَذِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

بَابُ

۱۲۹۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ
هَارُونَ أَنَا أَعْوَامُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ
بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ
جَعَلَتْ تَيْمِيمٌ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا حَبِيبُهَا
فَأَسْمَعَتْ فَجَعَلَتْ الْمَلِكَةَ مِنْ شِدَّةِ
الْجِبَالِ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَذَا مِنْ خَلْقِكَ فَشِئْ
أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ الْحَوِيدُ فَتَأَلَّوْا

ہم کو اپنے رب کے سامنے رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مٹی کھولی تو
اس میں حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد موجود تھی عرض
کیا اے رب! برکت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہاری
اولاد ہے۔ آپ نے دیکھا کہ تمام انسانوں کی آنکھوں کے
درمیان اس کی عمر تحریر ہے۔ ان میں ایک شخص سب سے زیادہ
روشن ہے۔ عرض کیا یا رب! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا یہ ہے جسے حضرت داؤد علیہ السلام میں۔ اور میں نے اس کی عینیں
سال عمر لکھی ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ!
اس کی عمر بڑھاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کے لیے یہی عمر لکھی ہے
عرض کیا اے میرے پروردگار! میں نے اپنی عمر سے ساٹھ سال نہیں
دے دیئے۔ فرمایا تمہارا اور ان کا ساٹھ ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ
نے چاہا آپ جنت میں رہے پھر وہاں سے اتارے گئے آپ
اپنی عمر کو شمار کرتے تھے۔ حضور فرماتے ہیں پھر آپ کے پاس
موت کا فرشتہ آیا آدم علیہ السلام نے فرمایا تم نے جلوی
کی میری عمر ہزار سال مفتر ہے لہذا نے عرض کیا ٹھیک
لیکن آپ نے اس میں سے ساٹھ سال اپنے لیے حضرت
داؤد علیہ السلام کو دے دیئے تھے۔ پس آدم نے انکار کیا
اور ان کی اولاد نے بھی انکار کیا حضرت آدم سے بھول
ہوئی اور آپ کی اولاد بھی بھولتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں اسی دن سے کھینٹے اور گواہوں کا حکم ہوا یہ حدیث حسن

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے زمین پیدا
فرمائی تو وہ حرکت کرنے لگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کئے اور
انہیں زمین پر رکھ دیا چنانچہ وہ ٹھہر گئی۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی
قدرت اور ثروت پر تعجب ہوا انہیں عرض کیا اے پروردگار! کیا
تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی طاقت کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں
نہاں ہے انہوں نے عرض کیا یا رب! تیری مخلوق میں تو ہے
بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے۔ فرمایا ہاں آگ ہے۔ انہیں

يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنْ الْحَدِيدِ
قَالَ نَعَمْ الشَّارُ قَالَوَايَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ
شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الشَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَاءُ قَالَوَايَا
رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ
قَالَ نَعَمْ الرِّيحُ قَالَوَايَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ
شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ قَالَ نَعَمْ ابْنُ آدَمَ
تَصَدَّقْ بِصَدَقَةٍ يَمِينِيهِ يَخْفِئُ لَهَا مِنْ شَيْءٍ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ لَهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ.

پھر پوچھا اے ہمدرد گاراگ سے بھی زیادہ طاقت والی
کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں پانی ہے
پھر عرض کیا "اے رب! تیری مخلوق میں پانی سے
بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا
ہاں ہوا ہے "پوچھا ہوا سے بھی زیادہ محنت
کوئی مخلوق ہے؟ وہ اپنے دامنے ہاتھ سے
صدقہ دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پوشیدہ رکھتا ہے۔
یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوعاً صرف اسی
طریق سے جانتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب الدعوات

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُصِّلَتْ دُعَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز
بزرگ تر نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے
صرف عمران قطان کی روایت سے مرفوعاً جانتے
ہیں۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبد الرحمن
بن ہدی، عمران قطان سے اس کے
ہم معنی حدیث روایت کی۔

مُتَوَالِفٌ بِالْأَكَادِمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا "دُعا، عبادت کا منزہ ہے۔"

۱۲۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ
أَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا يَمْرَؤَ الْقَطَّانُ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْثَرَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ لَهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ يَمْرَؤَ الْقَطَّانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ يَمْرَؤَ
الْقَطَّانِ بِشَوَاهِدٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ

۱۲۹۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا وَبُيُوتُ
مُسْلِمٌ عَنْ ابْنِ لَهْمَحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

یہ حدیث اس طریق سے عرب ہے۔ ہم اسے صرف ابن اسید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ثمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا ہی تو عبادت ہے پھر پڑھا (ترجمہ) اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا بے شک وہ لوگ جو میری عبادت (دعا) سے منکر کرتے ہیں منقریب ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے یہ حدیث حسن صحیح ہے منصور اور عیش نے اسے حضرت فہ سے روایت کیا اور ہم اسے ذہبی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

اسکے معانی کا ایک اور باب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اس پر اللہ تعالیٰ غضب نہ فرماتا ہے وکیع نے بواسطہ متعدد افراد، ابوالیلم سے یہ حدیث روایت کی۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسحاق بن منصور نے بواسطہ ابوعاصم، حمید ابوالیلم اور ابومسلم حضرت ابوصدیہ رضی اللہ عنہ اسے اس کی شکل مرفوع حدیث روایت کی۔

فضیلت ذکر

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! احکام اسلام مجھ پر غالب آگئے ہیں مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جسے میں انہماک سے کرتا رہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تیری زبان ہر وقت ذکر اللہ سے تر رہنی چاہیے“ یہ حدیث

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّ الْعِبَادَةَ هَذَا أَحْوَرُ مِنْ غَيْرِهَا مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ لَا كُنْ قَدْ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْمَعَةَ.

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانَ بْنَ مَعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ذِي مَرْثٍ عَنْ يُسَيْمٍ عَنِ الثَّعْلَبِيِّ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّ الْعِبَادَةَ هَذَا أَحْوَرُ مِنْ غَيْرِهَا مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ لَا كُنْ قَدْ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْمَعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَسْتَجِبَ لَكُمْ إِنَّ الَّذِي يَنْتَشِرُ عَنْ عَنِ عِبَادَةٍ سَيَدُ خَلْقٍ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ ذِي مَرْثٍ نَا لَهْمَعَةَ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْمَعَةَ.

بَابُ مَعْنَاهُ

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي الْفَيْلِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ وَحَدَّثَنَا رَوَى وَكَيْعٌ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الْفَيْلِ هَذَا الْحَدِيثُ وَلَا تَقْبَلُ فِي الْأَوَّلِ هَذَا الرَّجُلُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا أَبُو حَاصِبٍ عَنْ حَمِيدٍ أَبِي الْفَيْلِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يَزِيدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُشَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ شَرَّ أَعْمَالِي إِلَّا مَسْلَامَ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَكْتَبُكَ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ يَسْأَلُكَ رَبُّكَ أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ هَذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ غَرِيبٌ

بَابُ مَنْ

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَيْبَعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّلَ أَحَدًا أَجْبَادًا أَفْضَلَ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الدَّاجِرُونَ مِنَ اللَّهِ كَيْفَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنْ النَّارِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ لَوْ حَرَبَ سَيْفُهُمْ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَنْكَبِدَ وَيَحْتَضِبَ دَمَلُكَانَ الدَّاجِرُونَ اللَّهُ كَبِيرٌ أَفْضَلُ دَرَجَةً هَذَا أَحَدِيكَ غَرِيبٌ إِنَّهُ لَأَعْرَفُكَ مِنْ حَدِيثِ دَرَّاجٍ

بَابُ مَنْ

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ غَرِيبٍ أَنَّ الْقَاضِيَّ بْنَ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ عَتَّاشٍ عَنْ أَبِي بَحْرَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُبَيِّنُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهُمْ عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرِ لَكُمْ مِنْ إِنْتَاقِي الدَّهَبِ وَالزُّرْقِ وَخَيْرِ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقُوا أَحَدًا وَكَمْ تَقْصُرُ بَوَا أَعْنَا قَوْمٌ وَيَضُرُّ بَوَا أَعْنَا فَاكْمُوا لَوْ أَبَى قَالَ ذَكَرَ اللَّهُ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَا شَيْءٌ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ وَمِثْلُ هَذَا إِبْنُ الْخُسَّاءِ وَمَا رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْهُ زَكَاةً

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنَ الْفَقْرِ يَجْلِسُونَ فِيهِ كَرُونَ

بَابُ مَنْ

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنَ الْفَقْرِ يَجْلِسُونَ فِيهِ كَرُونَ

حسن غریب ہے۔

کلمات ذکر

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن کس کا درجہ بڑا ہوگا آپ نے فرمایا کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کا ابوسعید فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ کی راہ میں مہلک کرنے والے غازی سے بھی؟ آپ نے فرمایا اگر وہ اپنی تلوار کفار و مشرکین پر چلائے یہاں تک کہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد کرنے والوں کا درجہ بڑا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے درج کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

قبولیت ذکر

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ عمل بتاؤں جو تمہارے مالک کے نزدیک اچھا اور پاکیزہ ہے تمہارے درجات میں سب سے بلند، اور اللہ کی راہ میں سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہے کہ تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو تم ان کی گرد میں مارو اور وہ تمہاری گرد میں ماریں صحابہ کرام نے عرض کیا "یا رسول اللہ! ہاں ضرور بتائیے آپ نے وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔" حضرت ابودرداء فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر عذاب الہی سے بچنے والی کوئی چیز نہیں۔ بعض راویوں نے اسے حضرت عبداللہ بن سعید سے اس کی مثل روایت کیا۔ اور بعض نے ان ہی سے مرسل روایت کی ہے۔

فضیلت حلقہ ذکر

اغزال سلم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت ابوبریرہ اور

ابن مَعْدِيكَا نَاسَفَتَانِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ الْكَلْبِيِّ
مُسْلِمٍ أَنَّ شَهِيدَ عَلَى ابْنِ هَاشِمَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ
الْعُدْرِيَّ أَقْبَمَا شَهِيدًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَكْفُرُونَ
اللَّهُ إِلَّا أَحَدَتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ دَعْوِيَّتَهُمْ الزُّمَرُ
وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّيْفَةُ دَذَكَّرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ
عِنْدَ أَهْلِ الْأَحْزَابِ حَسَنٌ صَحِيحٌ

١٣٥. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مَرْعُومٌ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَدَاةِ نَا أَبُو نَعْمَانَ مَنَا عَنْ أَبِي عُمَرَ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مَعَا ذِيَّةٌ إِلَى
النَّسَبِ فَقَالَ مَا يَجِبُكُمْ قَالَ لَوْ اجْتَسْنَا نَذَكُرُ
اللَّهِ قَالَ اللَّهُ مَا اجْتَسَكُمُ إِلَّا ذَاكَ قَالَ لَوْ اذْهَبَ
مَا اجْتَسْنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي مَا اسْتَخْلِفْتُكُمْ
تَهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ يَمْنُورُ لِي مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا حَذِيقًا عَنْهُ
يَعْنِي إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ عَلَى حَقِّقِي مِنْ أَحِبَّائِهِ فَقَالَ مَا
يَجِبُكُمْ قَالَ لَوْ اجْتَسْنَا نَذَكُرُ اللَّهَ وَنُحَمِّدُهُ
لِمَا هَدَانَا إِلَى سَلَامٍ وَمَنْ عَيْسَاءُ فَقَالَ اللَّهُ
مَا اجْتَسَكُمُ إِلَّا ذَاكَ قَالَ لَوْ اذْهَبَ مَا اجْتَسْنَا إِلَّا
ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمَّا اسْتَخْلِفْتُكُمْ لَمْ تَهْمُكُمْ لَكُمْ
أَنْ أَتَانِي جَبْرِئِيلُ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ يَبَاهِي
بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ هَذَا أَحَدُ بَيْتِ خَيْرٍ غَيْرِ بَيْتِ الْإِسْرَافِ
لَا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَابْرَأْنَا مِنَ الشَّعْبِ وَابْرَأْنَا
عَمْرُؤَ بْنَ عِيْسَى وَابْرَأْنَا الْقَهْوَى اسْمُهُ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ مَلِيٍّ

بِأَنَّهُمْ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ رَجُلُونَ وَلَا
يُذَكِّرُونَ اللَّهَ

١٣٧. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعَبُدُ الرَّحْمَنَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے انہیں عترتِ خشتہ گیمبر لیتے ہیں، رحمت ان پر سایہ نکل جاتی ہے، ان پر اطمینان قلب افزاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی مجلس (مشرقتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے، یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف ٹٹھے اور اس حاضرین
سے پوچھا تم کیوں بیٹھے ہو انہوں نے کہا ہم اللہ تعالیٰ
کے ذکر کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں، فرمایا کیا اللہ کی قسم! اللہ
کے ذکر ہی کے لیے بیٹھے ہو۔ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم!
ہم صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں حضرت معاویہ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنو! میں نے کسی الزام یا جہت کے پیش نظر تم
کو قسم نہیں لی اور بارگاہِ نبویہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب حاصل
تھا، پھر میں تمہیں سے کوئی جہت کہم ادا دیت رکھنے والا نہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی مجلس میں تشریف لائے اور فرمایا تمہیں کس چیز
نے بشار رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی تعریف
کرنے بیٹھے ہیں کس نے نہیں اسلام کی روایت دی اور ہم پر احسان فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ کی قسم! تم اسی خاطر بیٹھے ہو، عرض
کیا اللہ کی قسم! ہم تو محض اس مقصد کے لیے بیٹھے ہیں۔ منظور نے ارشاد
فرمایا میں نے تمہیں اس لیے قسم نہیں کہ تم پر کوئی جہت یا الزام رکھا
مقصود ہے۔ جیسے پاس جبرئیل آئے اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے
باعث فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے مگر
صرف اسی طریق سے ہی پاتے ہیں ابو نعیم سیوطی کا نام طبرانی میں
ہے۔ ابو نعیم بخاری کا نام عبد الرحمن بن مکمل ہے۔

اللہ کے ذکر سے غم الیٰی جلیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں میں منعقدہ مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے گا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجا جائے وہ ان کے لیے نقصان دہ ہے اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو ذاب دے اور چاہے تو بخش دے یہ حدیث حسن ہے اور حضرت ابو بصیرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

مسلمان کی دعا مقبول ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرماتا جو اس نے مانگی یا اس کی مانند کوئی بلا درکار دیتا ہے جب تک کہ کسی گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کرے اس بات میں حضرت ابو سعید اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ سختیوں اور مصائب میں اس کی دعا قبول فرمائے اسے صحت و کثرت کی حالت میں کثرت سے دعا کرنی چاہیے۔ یہ حدیث شریف ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ذکر "لا الہ الا اللہ" ہے اور افضل دعا "الحمد للہ" ہے یہ حدیث من غریب ہے۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی دوسرے حضرات نے موسیٰ بن ابراہیم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

بْنُ مَهْدِيٍّ نَاسُفِيَّاتٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوَائِمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمًا مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فَبَيَّزَهُمْ وَكَرِهَ يُصَلُّوا أَهْلِي بَيْتِهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ يَدَا كُنَاتٍ شَاءَ هَذَا يَهْدُوهُ وَإِنْ شَاءَ غَضَّ لَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَحَدَّثَنَا مَوْلَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ لَمْ يَحْضَرَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ الشَّرِّ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَجِعَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ.

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ نَاعَبِيْدُ بْنُ وَاقِدٍ نَاعَبِيْدُ بْنُ عَمِيْنَةَ النَّبِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَرْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ رَغَدُ الْقَدِّ أَيْدٍ وَالْكَرْبُ فَلْيَكُنْ مِنَ الدُّعَاءِ فِي الرَّغَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَفَةَ مَوْلَى مَوْسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ كَثِيرِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خَرَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا تَعْبَأُ إِلَّا مِنَ حَدِيثِ مَوْسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَحَدَّثَنَا مَوْلَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

روایت کیا ہے

وَعَلَيْهِ وَاجِدُ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبرَاهِيمَ هَذَا
الْحَدِيثَ .

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
السَّحَابِ بْنِ كَالْدَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي شَاهِدَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْبُحَيْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَاءِهِ هَذَا
حَدِيثًا حَسَنًا عَرِيفًا لَا نَعْلَمُ لَهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
يَحْيَى بْنِ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي شَاهِدَةَ وَالْبُحَيْرِيِّ رَأْسُهُمَا
عَبْدُ اللَّهِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم ہر وقت ذکر الہی میں مشغول
رہتے۔ یہ حدیث حسن عزیز ہے۔
ہم اسے صرف یحییٰ بن زکریا بن
ابی شامہ کی روایت سے جانتے
ہیں۔ یہی کا نام مبداء اللہ ہے

دعا اپنے آپ سے شروع کرنا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا ذکر کرتے
جوئے اس کے لیے دعا مانگتے تو اپنے
آپ سے ابتدا کرتے۔ یہ حدیث
حسن عزیز صمیم ہے۔ ابو قطن کا نام
عمر بن قیس ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ إِنْ الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ
۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو قَطَنِ
عَنْ حَزَنَةَ الدَّيَّانِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ
أَحَدًا فَقَالَ يَدَأُ بِنَفْسِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
عَرِيفٌ صَحِيحٌ وَأَبُو قَطَنِ رَأْسُهُمَا
الْهَيْثَمُ

دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے
تو اپنے چہرہ اقدس پر پھیرنے سے پہلے نیچے نہچرک
محمد بن ثنی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں پھر سے پھیرنے
سے پہلے واپس نہ لوٹاتے۔ یہ حدیث عزیز ہے۔
ہم اسے صرف عمر بن عینی کی روایت سے پہچانتے ہیں
وہ اس میں سفرد ہیں۔ وہ قلیل الحدیث ہیں ان سے
لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُكْعِ الْإِيْدِي عِنْدَ الدُّعَاءِ
۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ
إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَحْمَدُ
بْنُ عِيْسَى الْبُحَيْرِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي
سُفْيَانَ الْجُمُعِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي
الدُّعَاءِ لَمْ يَرْحُطْهُمَا حَتَّى يَتَسَوَّى بِهِمَا وَجْهُهُمَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى فِي أَحَدِ يَدَيْهِ لَمْ يَرْدْهُمَا حَتَّى

يَسْتَسْتَعِيزُ بِهِمَا وَجْهَهُ هَذَا حَدِيثٌ شَاخِصٌ لَا يَنْفَرِدُ
الْأَمْرُ حَدِيثُ حَتَّابِ بْنِ عَیْثٍ قَدْ تَقَرَّرَ دَائِمًا
وَهُوَ قَلِيلُ الْحَدِيثِ وَقَدْ حَدَّثَكَ عَنْهُ النَّاسُ
وَحَقَّقْتَهُ بِنُ أَتَى سَكَّيَاتِ الْجُمُوعِ يُقَالُ وَفَعَلْنَا
يَعْنِي بِنُ سَيِّدِ الْقَطَّانِ.

مقلد ہنسے الہے سفیانہ بھی ثقہ
یہ۔ یہی بن سید قطانہ
نے اس کے توفیق کے
ہے۔

دعا میں جلدی کرنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک
کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ
جلدی نہ کرے کہ میں نے دعا مانگی اور
قبول نہ ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو سعید کا نام سعد ہے وہ عابد بھی
بن ازیہ کے غلام ہیں انہیں مولیٰ عبد الرحمن بن عوف بھی کہتا
ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے

صبح اور شام کی دعا

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے جو شخص روزانہ صبح و شام
تین تین مرتبہ یہ کلمات کہے اسے کوئی
چیز ضرر نہیں دے گی "بسم اللہ الذی لا
یضر مع اسمه شیء فی الارض و لا فی
السماء و ہو السبع السبعین" حضرت
انان پر ایک طرت فالج کا حملہ ہوا
ایک شخص ان کی طرف دیکھنے لگا تو انہیں
فرمایا کیا دیکھتے ہو؟ حدیث اسی طرح ہے
بن طرح میں نے تم سے بیان کی لیکن میں نے
اس دن نہیں پڑھی تھی تاکہ اللہ تعالیٰ

باب ۳۱۳ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَسْتَعِيزُ فِي دُعَائِهِ

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنَى مَا لَكَ
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ
أُمِّ هَانٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَسْتَجَابُ لِأَحَدٍ كَرَّمَا لَمْ
يَعْبُدْ يَقُولُ دَعَاؤُكَ فَكَمْ يَسْتَجِبُ فِي هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالُوا بَعْضُهُمْ سَعْدًا وَ
هُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنَسٍ هَرَوِيٌّ قَالَ مَوْلَى
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

باب ۳۱۴ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ
هُوَ الطَّبْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزَّوَادِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ
عُمَرَ بْنَ عَفَّانٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِهِ
مِنْ بَدْرٍ وَمَسَاءً مِنْ كَيْلَةٍ يَسْمِيهِ اللَّهُ الْيَوْمَ
لَا يَضُرُّهُ مَرَأْسٌ مِنْهُ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
وَهُوَ السَّيِّئُ الْخَلِيقُ فَلَا تَمْرَأَتٌ لَهُ يَطْرُقُ
شَيْءٌ وَكَانَ أَبَانُ حَدَّثَنَا بِهَ طَرَفٌ فَكَانَ يُجْعَلُ
الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ أَمَا
أَنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثَكَ وَلَكِنِّي لَمْ أَقْلُدْ

لہ اللہ کے نام سے میں نے تم سے بیان کیا لیکن میں نے اس دن نہیں پڑھی تھی تاکہ اللہ تعالیٰ

يَوْمَئِذٍ يُنْفِخُ اللَّهُ عَنَّا هَذِهِ أَحَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ صَحِيحٌ

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَمِعَهُ يَقُولُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
تَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُنْفِخُ رُضِيَتْ بِأَنَّهُ رَجَا
وَرَبَّ الْأَسْلَامِ رَضِيَتْ بِهِ حَتَّى يَبْتَكَرَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ
يُزَيِّنَهُ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ أَبِي وَكِيعٍ تَابِعَ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ
بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ أَبِي إِسْحَقٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ
بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمَلَكُ يَتْلُو
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَمْسَى الْمَلَكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ أَمَّا لَكُمْ عَذَابُ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَغَيْرِ
مَا بَعْدَ هَذَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ قَرَارِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ
مَا بَعْدَ هَذَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْلِ وَتَوَدُّ الْكُفْرِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ السَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
إِذَا أَصْبَحَ الْمَلَكُ يَتْلُو وَالْحَمْدُ لِلَّهِ هَذَا أَحَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مِنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَآخَرُ
يَرْفَعُهُ

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ تَابِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
أَنَسٍ سَمِعَهُ يَقُولُ عَنْ أَبِي سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ أَصْحَابَهُ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ
فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ

لَمْ يَرْفَعْ قَوْلَهُ سِوَا هَذَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِهِ وَكَانَ يَرَى أَنَّ هَذَا قَوْلُهُ يَرْفَعُهُ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

موجود پر اپنی تقدیر چھڑی کر دے۔ یہ حدیث حسن غریب
میں ہے۔

حضرت توبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شام کے وقت
کہے "رضیت باللہ رباً بالاسلام دیناً وحمد نبیائہ
اللہ (کے ذمہ کرم) پر اس کا حق ہے کہ وہ
اس سے راضی ہو" یہ حدیث اس طریق سے
غریب ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شام کے وقت یہ
کلمات کہتے "امسینا و امسیت اللہ
اللہ سے "دستاب القبر" تک ملے
اور صبح کرتے تو نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسی سند کے
ساتھ ابن مسعود سے غیر
مرفوع

روایت
کی

ہے۔

علی بن حجر، عبد اللہ بن جعفر، سہیل بن
ابی صالح، بواسطہ والدہ حضرت ابو مسعود
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو تسلیم
دیتے ہوئے فرماتے ہیں تم میں سے کوئی کلمہ

نہی کرنا کہ وہ اس کے دین ہوئے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت پر اس سے یہ کلمہ نہی کرنا کہ وہ اس کے دین ہوئے

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

کے تو یہ کہ "اللهم بک اصبحنا" ازلہ اور شام کے وقت یہ کلمات کہ "اللهم بک امسینا" ازلہ حدیث حسن ہے۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسے کلمات بتائیے جو میں صبح و شام پڑھا کروں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح و شام یہ کلمات پڑھا کرو اللہ عالم الغیب الخ "اے اللہ! پوشیدہ و ظاہر کو جاننے والے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے ہر چیز کے رب اور مالک میں گواہی دینا ہوں کہ تیرے سوا کوئی مسبود نہیں۔ نفس و شیطان کی شر اور اس کی حرکت سے تیری پناہ چاہتا ہوں" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح و شام اور سوتے وقت یہ کلمات یہ حدیث حسن میں ہے۔

سید استغفار

حضرت شہداء بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں "سید الاستغفار" بتاؤں؟ (اوہ یہ ہے) "اللهم انت ربی" سے لایفغر الذنوب الا انت" تک یا اللہ! تو میرا رب ہے تو ہی مسبود ہے تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں تیرے عہد و پیمان پر حتی الامکان قائم ہوں۔ میں اپنے اعمال کا برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیری نعمت کے ساتھ تیری طرف رجوع کرتا ہوں اپنے گناہ کا معترف ہوں میرے گناہ بخش دے تو ہی گناہوں کو بخشتے والا ہے جو شخص شام کے وقت یہ کہے اور صبح ہوتے سے پہلے اسے موت آجائے اس کے لیے جنت واجب ہوگی اور جو آدمی صبح کو یہ کلمات کہے اور شام سے پہلے اسے موت آجائے وہ بھی جنتی ہے اس باب

حدیث حسن میں ہے

مَسْبِيْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ وَإِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ رَبِّكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَعُودُ وَبِكَ نَسُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

باب ثانی

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَتَيْنَا ثَابِتَ بْنَ شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَا قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَاصِمٍ الْفَقِيرَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَدْرِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ فَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ عَلِّمْنِي الْغَيْبَ فَالشَّهَادَةَ فَحَاطِلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَ أَنْ تُشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكُمْ قَالَ قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ فَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَنَاجِدَكَ هَذَا حَدِيثٌ مَجِيدٌ

باب ثانی

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْرٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَارِثٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَسِيعَةَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَدِيسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى سَبِيلٍ إِذَا سَأَلْتُمْ لِرَبِّكُمْ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَعُودُكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَعْتَرِفُ بِذُنُوبِي مَا غَفَرْتَنِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ كَمَا جِئَ يُنْسِي فَيُنَاقِي عَلَيْهِ قَدْ رُفِعَ أَنْ يُصْبِحَ إِلَّا وَجِيبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُولُهَا جِئَ يُصْبِحُ فَيُنَاقِي عَلَيْهِ قَدْ رُفِعَ قَبْلُ أَنْ

اللہ ہم پر کائنات سدا رہے ہے ہم اس کے سوا کوئی مسبود نہیں اس کے لیے ہر شے کا مالک ہے وہ لائق تفسیر ہے ہر چیز کی پناہ دینے والا ہے

يُسَوِّدُ وَجْهَتَهُ لَمَّا الْجَنَّةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَأَبْنِ عُمَرَ وَأَبْنِ مَسْعُودٍ وَأَبْنِ أَبِي بَرْزَةَ
هَذَا أَحَدُ يَتِّحَسَنُ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَ
عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَكِيمٍ هُوَ ابْنُ أَبِي حَكِيمٍ
الزَّاهِدُ.

میں حضرت ابو ہریرہ، ابن عمر، ابن مسعود، ابن ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث
اس طریق سے غریب ہے۔ عبد العزیز بن حاکم
سے ابن ابی حاکم زاهد مراد ہیں۔

بستر پر جاتے وقت کی دعا

بِأَنَّ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَوَى إِلَى الْغُرَابِ.

۱۳۲۰. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ بِأَسْبَابٍ مِنْ عَيْنِهِ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدِيِّ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَمَّا أَلَا أَعْمَلُكُمْ كَلِمَاتٍ تَقُولُهَا إِذَا أَوَيْتَ
إِلَى فِرَاشِكَ فَإِنَّ مِنْكَ مِنْ لَيْلَتِكَ مِنْكَ عَلَى
الْفُطْرَةِ فَإِنَّ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ وَقَدْ أَصْبَحْتَ
غَيْرَ أَنْتُمْ أَنْتُمْ أَصْبَحْتَ لَيْلَتِكَ وَ
وَجْهَتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَكَوْنْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ
رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ وَالْبُحْبُوحُ ظَهَرِي إِلَيْكَ لَا
مُجَاهَا وَلَا مُشْغِي مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكَ فَإِنَّ
الَّذِي أَنْزَلْتُ وَبَيَّيْتُكَ الَّذِي أَرَسْتُ قَالَ
الَّذِي أَرَسْتُ فَقُلْتُ وَبَيَّيْتُكَ الَّذِي أَرَسْتُ قَالَ
فَطَمَنَ رَيْبِي فِي صَدْرِي ثُمَّ قَالَ وَبَيَّيْتُكَ الَّذِي
أَرَسْتُ هَذَا أَحَدُ يَتِّحَسَنُ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَ
فَبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَكَانَ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ
وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْعَتَمَةِ عَنْ
سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَنْ تَعَوَّذَ إِلَّا أَتَى قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ
وَأَمْتَ عَلَى مَنْعُومٍ.

حضرت بار بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا میں
تہیں چند کلمات نہ سکھاؤں کہ جب بستر پر جاؤ انہیں
پڑھ لیا کرو اگر اسی رات سوئے آجائے تو فطرت اسلام پر
مردگے اور زندہ رہتے ہوئے صبح کرو تو بھلائی کے ساتھ صبح کرو
گے۔ وہ کلمات یہ ہیں "اللهم اسلمت نفسي" سے "الذی
ارسلت" تک۔ اسے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے
حوالے کر دیا اپنا پہرہ تیری طرف متوجہ کیا رغبت و خوف
کے ساتھ اپنے معاملہ مجھے سونپ دیا۔ اپنی پیٹھ کو تیری
طرف پناہ دی تیرے سوا کہیں بھی پناہ اور نجات نہیں۔
میں تیری آٹاری ہوئی کتاب پر ایمان لایا اور تیرے مجھے
ہوئے نبی پر ایمان لایا۔ حضرت بار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
میں نے عرض کیا اور اس رسول پر جسے تو نے بھیجا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے میں ہاتھ دھا اور وہی کلمات
کہے اور یہی اللہ! ارسلت" یہ حدیث حسن صحیح غریب
ہے۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ
سے بھی روایت منقول ہے۔ حضرت بار رضی اللہ عنہ سے منقول
طریق سے مروی ہے۔ منصور بن سمر نے بواسطہ سعد بن عبد
حضرت بار سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ البتہ
حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی
وہیں پہنچو پڑھو یہ کلمات کہے "اللهم اسلمت

بِأَنَّ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَوَى إِلَى الْغُرَابِ.

۱۳۲۱. حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْنَدٍ عَنْ بَشَّارِ بْنِ عَافِيَةَ
بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ
عَنْ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ

خَدِيجٌ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اضْطَجَعْتَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَنِبِهِ الْأَيْمَنِ لَمْ يَقَالَ اللَّهُمَّ اسْكُنْ نَفْسِي إِلَيْكَ وَجَنَّتْ وَبِهِ إِلَيْكَ وَالْجَنَّتْ طَهْرِي إِلَيْكَ وَكَوَضْتُ أُمُورِي إِلَيْكَ لَمْ يَلْحَاقْ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَفِيضْ بِكَ إِلَيْكَ وَبِرَسُولِكَ فَإِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلِكَ دَخَلَ الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
وَمِنْ حَدِيثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ .

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَحْنُ عَنْ قَالِبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى رَأْفَ رَفَاشٍ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَأَنَا نَكْفُرُ بِمَنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤَدِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ .

بَابُ مَنَّهُ

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْوَصَّافِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ جِئْتُ يَا وَدِي الْحَرَامِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْفَحْشُ الْقَبِيحُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ بَيْدِ الْبَحْرِ وَإِنْ كَانَتْ عِدَّةَ نَعْلِ عَالِجٍ وَإِنْ كَانَتْ عِدَّةَ أَيَّامِ الدُّنْيَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّوْدِيِّ

بَابُ مَنَّهُ

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ

عَلَيْهِ تَرْغِيزُ حَدِيثِ بْنِ كَدْحَانَ (مَرْفُوعٌ)

نفسہ اِسلام اگر اسے رات موت آئے تو جنت میں داخل ہوگا۔ یہ حدیث حسن سے اس طریق یعنی رافع بن خدیج کے روایت سے غریب ہے۔

.....

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو یہ کلمات کہتے: الحمد للہ الذی اطعمنا ثم ننام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا اپنی پلایا ہماری کفایت فرمائی اور ہمیں پناہ دی تھی ہی ایسے ہی ہیں جن کے کئے کوئی کفایت کرنے والا اور پناہ دینے والا نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

عنوان: بالا کا ایک اور باب

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بستر پر جاتے وقت یہ کلمات: "استغفر اللہ الذی اطعمنا ثم ننام" سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی مسبود نہیں وہ زندہ قائم رکھنا والا ہے میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں "تین مرتبہ کے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ سند رک جیگا وہ عتق کے چوں، باہم علی جلی ریت (کے ذرات) اور دنیا کے دونوں کے برابر ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق علیہ اللہ بن ولید و صفائی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

.....

ایک اور باب

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مومن کا ارادہ فرماتے
وَسَمِعْتُ مَسْأَلَةَ سِرِّهِ سِرِّهِ كَيْفَ رَكَرَكَ يَوْمَ تَأْتِي
"اللهم قن عذابك الخ اے اللہ مجھے اپنے
عذاب سے بچا جس دن تو بندوں کو جمع
کرے گا یا (قبروں سے) اٹھائے گا۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

حضرت برادر بن مازب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت دعا پڑھنے کا
کوئی کلمہ بناتے پھر دعا مانگتے "رب قن عذاب الخ
یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ثوری
نے یہ حدیث بواسطہ ابواسحق حضرت برادر رضی اللہ
عنہ سے روایت کی اور ان دونوں کے درمیان کوئی
واسطہ ذکر نہیں کیا۔ شعبہ، ابواسحاق، ابو عبیدہ
ایک اور راوی کے واسطے سے حضرت برادر
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اسرائیل
نے بواسطہ ابواسحاق اور عبد اللہ بن یزید، حضرت
برادر سے اور بواسطہ ابو عبیدہ، حضرت عبد اللہ رضی
اللہ عنہ سے اس کی مثل مروی حدیث روایت
کے۔

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَيْحَانٍ عَنْ
عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعُ يَدَهُ تَحْتَ
رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ قِنِّي عَذَابَكَ يَوْمَ
تَجْمَعُ أَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ
بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ يَمِينُهُ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ يَقُولُ
رَبِّ قِنِّي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَهَذَا
الْمَوْثُوقِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنِ الْبَرَاءِ لَمْ يَذْكُرْ بَيْنَهُمَا أَحَدًا وَلَا وَاحِدًا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ
رَجُلٍ أَخْبَرَنِي الْبَرَاءُ وَوَدَّاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ
الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

بَابُ مِنْهُ

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا
عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَكِينٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِ إِذَا أَخَذَ أَحَدًا
مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُولَ أَلَلَّكُمْ رَبِّ السَّلَامَةِ وَ
رَبِّ الْأَرْضِينَ رَبِّ السَّمَاءِ وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ
الْحَبِّ وَالْمُتَوَلَّى وَمَنْزِلَ السُّورَةِ وَ

ایک اور باب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ حکم فرماتے کہ جب
تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو یہ کہے "اللهم
رب السموات الخ اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے
رب! ہر چیز کے رب دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے!
تورات، انجیل اور قرآن اتارنے والے میں ہر اس
شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو چوٹی سے پکڑنے

والا ہے تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے
کچھ نہیں۔ تو سب سے بعد تجھ سے بعد کچھ نہیں تو ہی
ظاهر ہے (ظہور میں) تجھ سے اوپر کچھ نہیں۔ تو ہی باطن
ہے تجھ سے غنی کوئی چیز نہیں۔ سبزی طرف سے ترشہ
پورا کر دے اور بے فقر سے بے نیاز کر دے یہ حدیث
مسنم ہے۔

بستر پر دوبارہ جانے تو کیا کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی
اپنے بستر سے اٹھے اور پھر واپس جائے تو اسے اپنی
ازار کے پلو سے مین مرتبہ صباڑے کیونکہ اسے یہ نہیں
کہ اس کے بعد اس دبتر پر کیا چیز آئی۔ پھر بیٹھے
وقت کہتے ہا سکت رہی الخ اسے دب میرے ہر تیرے
نام سے اپنا پلو رکھا تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا۔ اگر
میری جان روک لے تو اس پر دم فرما اور اگر اسے چھوڑے
تو اس کی حفاظت فرما جیسے تو اپنے نیک بندوں کی
حفاظت فرماتا ہے۔ یہ ارہو تو کہے "الحمد لله الذی عافانی
الخ اللہ تعالیٰ کے لیے سب تعریفیں ہیں جس نے میرے
جسم میں مجھے عافیت دی میری روح میری طرف ٹوٹائی اور مجھے
اپنے ذکر کی اجازت دی۔ اس باب میں حضرت جابر اور عائشہ رضی اللہ
عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث ابی ہریرہ مسنم ہے۔

سوئے وقت قرآن پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر تشریف لے جاتے
تو دونوں بتیلیاں لٹاتے اور قل ہو اللہ اور سورۃ
پڑھ کر ان میں پھونکتے جہاں تک ہو سکتا
جسم پر ہاتھ پھیرتے سر اور چہرہ
سبا کر اور جسم کے اگلے حصے سے

الْوَجِيلِ وَالْقُرْآنِ اَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ ذِي شَيْءٍ
أَنْتَ الْخَدَّيْنِ بِمَا وَصَّيْتَهُ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ
شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَالْغَايَةُ
فَلَيْسَ قَوْلُكَ شَيْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ
وَأَمِنْ عَنِّي الدَّيْنُ وَالْغِنَى مِنَ الْفَقْرِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

بائیں ہاتھ

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَسَنٍ نَاسِئَانِ عَنْ
ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ بَيْتِهِ أَوْ مِنْ بَيْتِهِ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ
فَلْيُغْنِ عَنْهُ يَمَنُهُ إِنَّهُ إِذَا رَجَعَ مِنْ بَيْتِهِ فَإِنَّهُ
لَا يَدْرِي مَا خَلَعَتْهُ حَتَّى يَخُذَ خِزَاةً أَوْ مِطْبَحَةً
فَلْيَقْتُلْ بِأَسْوَكَ رِيحٍ وَضَعَتْ جَنَّتِي وَبِكَ أَرْفَعُهَا
كَأَنَّ أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَإِذَا رَجَعْتُهَا وَرَأَيْتُ
أَرْسَلْتُهَا فَإِذَا حَفِظْتُهَا بِأَسْوَأِ حِفْظٍ يَمِ عِبَادَ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَأَى عَلَيَّ رَوْحِي وَ
أَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ وَبِالْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَائِشَةَ
وَحَدِيثٌ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

بائیں ہاتھ سے قرآن پڑھنا

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْمَعْقَلِ بْنِ قُسَيْبَةَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَّى
إِلَى بَيْتِهِ كَانَ لَيْسَ جَسَدُهُ كَقِيَمَةٍ شَعْرَةٍ نَفَثَتْ
فِيهِمَا نَفْثَةً أَوْ فِيهِمَا كُلُّهُمَا اللَّهُ أَحَدٌ وَهُوَ
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَنَى وَبِكَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ

يُبْدَأُ بِهَذَا عَلَى رَأْسِهِمْ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ
جَسَدٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ فَلَا يَفْعَلُ مَرَاتٍ هَذَا أَحَدٌ مِنْ
حَسَنٍ غَيْرِ يَبْصُرُ حَيْثُ

بَابُ مِنْهُ

۱۳۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ
قَالَ أَخْبَانَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ
نُفْلٍ عَنْ أَبِي نُفْلٍ أَنَّ أَقَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْنِي شَيْئَانِ أَقُولُهُمَا إِذَا
أَوَيْتُ إِلَى فِئَةٍ أَوْ شَيْءٍ فَقَالَ إِذَا أَقُولُ يَا أَيُّهَا
الْمُكَافِرُونَ فَإِنَّكُمْ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّبِيِّ لَكُمْ قَالَ شُعْبَةُ
أَخْبَانَا يَقُولُ مَرَّةً وَأَخْبَانَا لَا يَقُولُهُمَا

۱۳۳۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جِرَازٍ أَنَا يَحْيَى بْنُ
أَدَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نُفْلٍ عَنْ
بْنِ نُفْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَقَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ قَدْ رَوَى عَنْهُ هَذَا أَصَحُّ وَرَأَى
لَهُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نُفْلٍ
بْنِ نُفْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَشْبَهُ فَأَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ
شُعْبَةَ وَقَدْ أَصْطَلَحَ الْأَخْبَابُ أَبِي إِسْحَاقَ فِي
هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ
غَيْرِ هَذَا الرَّجُلِ قَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ
نُفْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ أَخُو نُفْلٍ وَنُفْلٌ بْنُ نُفْلٍ

۱۳۳۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ نَا
السَّخَّارِيُّ عَنْ كَيْسِ بْنِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
كَانَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَأَمُّ حَتَّى يَفْعَلَ
تَنْزِيلَ التَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ وَهَكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ
وَعَلِيُّ بْنُ وَاجِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ كَيْسِ بْنِ أَبِي
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آغاز فرماتے ہیں مرتبہ اس طرح کرتے۔ یہ
حدیث حسن غریب ہے۔

عنایت سے بالا کا دوسرا باب

حضرت نضر بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسی چیز بتائی جسے
میں بستر پر جاتے وقت پڑھا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قل یا ایہا الکافرون پڑھا کرو یہ شکر کے
برکت ہے۔ شعبہ کہتے ہیں ابواسحق کہیں ایک بار پڑھے
لاگتے اگر کبھی نہ کہتے۔

موسے بن حزم نے بواسطہ یحییٰ بن آدم
اسرائیل ابواسحاق اور نضر بن نوفل، ان
کے والد (نوفل) سے اس کے ہم معنی حدیث
روایت کی۔ حدیث لغوی سے یہ اشتباہ اور
زیادہ یحییٰ بن اصحاب اسحق نے اس حدیث
میں اضطراب کیا ہے اس طریق کے مسئلہ
بھی یہ حدیث مروی ہے عبدالرحمن بن نوفل
نے بھی بواسطہ اپنے والد، نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ عبدالرحمن
نضر بن نوفل کے بھائی ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، متزلی السجود اور
تبارک الذی پڑھے بغیر آرام نہ مانیں ہوتے
تھے۔ ثوری اور کئی دوسرے رواد نے بواسطہ
لیث، ابوزہر اور جابر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے یہ حدیث یونہی روایت کی ہے۔ زہیر نے

وَسَمِعَ نَحْوَهُ وَمَا دُوِيْ رُحْبُ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ
أَبِي الدُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لَمْ سَمِعْتَهُ مِنْ جَابِرٍ قَالَ
لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ جَابِرٍ إِنَّمَا سَمِعْتُهُ مِنْ مَسْفُورٍ
أَوْ ابْنِ صَفْوَانَ وَقَدْ رَوَى شَيْبَانَةُ عَنْ مُيَيْبَرَةَ
بْنِ مُسَيْبٍ عَنْ أَبِي الدُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ حَدِيثِ
لَيْثٍ.

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ قَالَتِ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الرَّمْلَ
وَبَنِي إِسْرَائِيلَ أَخْبَرُوا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ
أَبُو ثَابِتٍ هَذَا اسْمُهُ مَرْوَانَ مَوْلَى حَبِيبِ
الْتَّحْمَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ وَسَمِعَهُ مِنْ عَائِشَةَ سَمِعَهُ مِنْهُ
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا بَقِيَّةُ بْنُ
الْوَلِيدِ عَنْ بَحْزِينَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْزَاءٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى
يَقْرَأَ الْمَسْبُوحَاتِ وَيَقُولُ فِيهَا آيَةَ خَيْرٍ مِنَ الْغِنَى
آيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بَابُ مِنْهُ

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ نَا أَبُو أَحْمَدَ
الدُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّبَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْحَلَاءِ
بْنِ الشَّيْخِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنْظَلَةَ قَالَ
صَحِبْتُ سَعْدَ بْنَ أَوْسٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَلَا
أَعْلَمُكَ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعْلَمُنَا أَنْ نَكُونَ أَنْتُمْ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَيَاقَاتِ
فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَنِ سِمَةِ التَّوَشُّدِ وَ
أَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ
وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَدِيدًا

ابو زبیر سے روایت کی اور کہا میں نے پوچھا آپ نے
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے کہا میں
نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا میں نے صفوان
یا دیکا ابن صفوان سے سنا ہے مشابہ نے بواسطہ غیرہ
بن مسلم اور ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث
لیث کی نقل روایت کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک سورہ زمر اور سورہ نبی
اسرائیل نہ پڑھ لیتے آرام فرما نہ جوتے۔ (امام ترمذی
فرماتے ہیں اچھے امام بخاری نے بتایا کہ ان ابواب
کا نام مرسل ہے عبدالرحمن بن زیاد کے غلام ہیں۔
انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ہے عمار بن زید
نے ان سے سنا ہے۔

حضرت عرابض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سبحات بہن سورتوں
کے شروع میں بیس ربیع سبحان کے الفاظ ہیں)
پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ آپ فرماتے ان کے
آخر میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے یہ
حدیث حسن غریب ہے۔

مَنْوَالِ بِالْأَلِکِ ابْدِیَابِ

جو غنظلہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ
میں ایک سفر میں حضرت شداد بن اوس کا ہمسفر ہوا
انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ یہ چیز نہ سکھاؤں جو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھایا کرتے تھے
کہ ہم کہا کریں "اللهم انی اسألك" انہی اسے اللہ میں
مجھے سے ہر کام میں ثابت قدمی ہدایت میں کھلی انگلی
نعمت و حسن عبادت، اپنی زبان اور قلب سلیم کا سوال
کرتا ہوں۔ ہر اس شے سے تیر کی پناہ چاہتا ہوں جسے تو
مانتا ہے۔ اور ہر خیر کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہے

میں گناہ سے تیری بخشش چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔
تو غیبوں کو خوب جانتے والا ہے۔ حضرت شداد بن اوس
فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان
بستر پر لیٹے وقت قرآن کی کوئی سورت پڑھتا ہے۔ اللہ
تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے کہ بیدار ہونے تک
کوئی چیز ایذا نہیں پہنچاتی چاہے کسی وقت
سہی جاگے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق
سے جانتے ہیں۔ ابو ملاکام یزید بن عبد اللہ
بن شمر ہے۔

موتے وقت تسبیح اکبیر اور تحمید کہنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا نے مجھ سے اپنے ہاتھوں کے آبلوں کی شکایت
کی جو چمکی پیسنے کی وجہ سے پڑ گئے تھے میں نے کہا اگر
تم اپنے والد ماجد کے پاس جا کر غلام کا سوال کرو تو اچھا
ہے (اور حاضر ہوئیں تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا تمہیں ایسی چیز بتاؤں جو تمہارے لیے غلام سے
بہتر ہے۔ تم سوتے وقت تینیس (۳۹) تینتیس (۴۲) بار
سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس (۲۴) بار اللہ اکبر
کہا کرو۔

اس حدیث میں واقعہ ہے یہ حدیث ابن عون کی
روایت سے غریب ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ منہ سے
روایت ہے حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ
عنہا نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھوں
کے آبلوں کی شکایت کی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے انہیں تسبیح اکبیر اور تحمید کا مستحکم
فرمایا۔

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ
خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مَا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ
عَلَّامُ الْغُيُوبِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ
يَقْرَأُ سُورَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا دَخَلَ اللَّهُ مَعَهُ
فَلَا يَكُفُّ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ يَهْدِيَهُ اللَّهُ إِلَى جَنَّةٍ
هَذَا حَدِيثٌ لِسَانِي عَنْهُ مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ
وَأَبُو الْمَلَاءِ إِسْمَاعِيلُ يَرْوِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الشَّيْخَانِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ الْمَوْتِ
۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى
الْبَصْرِيُّ نَأَى عَنْهُ السَّمَانُ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنِ
ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ عَزِيدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَكَّيْتُ
إِلَى فَاطِمَةَ مَجْلُودٍ يَدَيْهَا مِنَ الطَّلْحَيْنِ فَقُلْتُ
لَوَأْتَيْتِ أَبَاكَ فَمَا لَيْتِي خَادِمًا فَقَالَ أَلَا
أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ
إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَعْلَمَانِ ثَلَاثًا وَ
ثَلَاثِينَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ قَارِبًا وَثَلَاثِينَ
مِنْ التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَفِي الْحَدِيثِ يَقَعُ
هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ غَيْرُ يَشْتَرِكُ فِيهِ ابْنُ
عُثْمَانَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ
عَنْ عَلِيٍّ.

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَأَى عَنْهُ
السَّمَانُ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَاكَوَا مَجْلُودَ يَدَيْهَا فَأَمَّا
بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ.

بَابُ هَذَا

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَارِسْتَعِيلُ بْنُ
عَلِيٍّ نَاعِطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنَّا لَنْ لَا يُحْصِيَهُمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ
إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهَذَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلْ
بِهِمَا قَلِيلٌ يَسْبِقْهُ اللَّهُ فِي دُبُرِكَيْ مَسْرَةٍ عَشْرًا
وَيُحْمَلُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَإِنَّا رَأَيْنَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ هَذَا
بِيَدِهِ قَالَ فَبَلَكَ خَمْسُونَ وَمِائَةً بِاللِّسَانِ
وَأَلْفًا وَخَمْسِينَ مِائَةً فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَخَذَتْ
مَضْجَعَكَ تَسْبِحُهُ وَتُكَبِّرُهُ وَتُحْمَدُهُ وَمِائَةً
قَبْلَكَ وَمِائَةً بِاللِّسَانِ وَأَلْفًا فِي الْمِيزَانِ فَأَتَيْكُمْ
فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسِينَ مِائَةً سَبْتِيَّةً
فَأَنزَلُوا أَكْثِفَ لَا تُحْصِيهَا قَالَ يَا بَنِي آدَمَ كُفُّ
الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا
أَذْكَرُ كَذَا حَتَّى يَسْتَبِيلَ فَنَلْعَنُكَ أَنْ لَا يَفْعَلَ
وَيَأْتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَذَالُ يَنْوُمُ
حَتَّى يَمُوتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى
شُعْبَةُ وَالْقَوَارِئُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ هَذَا
الْحَدِيثُ وَرَوَى الْأَعْمَشُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ
عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ مُخْتَصَرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ
بْنِ ثَابِتٍ وَالنَّسَائِيِّ بْنِ عَتَابٍ .

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْبٍ الْأَسَدِيُّ الْقِشْعَرِيُّ
نَائِبًا عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ الشَّيْءُ
هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَفِي حَدِيثِ
الْأَعْمَشِ .

عنوانہ بالا کا ایک اور باب

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو غصلیں ایسی ہیں کہ جو
مسلمان ان کو حاصل کرے گا جنت میں داخل ہوگا ستواڑہ
منایت آسان ہیں لیکن ان پر بہت کم لوگ عمل پیرا ہیں ہر
نار کے بعد سبحان اللہ الحمد للہ دس دس بار کے تلاوی
فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات
انگلیوں پر شمار کرتے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یہ کلمات زبان پر ڈیڑھ سو ہیں لیکن میزان پر ڈیڑھ
سزار ہیں نیز فرمایا بستر پر جاؤ تو سو مرتبہ تسبیح تمیز اور تحمید
کو ۔ پس یہ زبان پر تو ایک سو ہیں لیکن میزان پر ایک
سزار ہیں ۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو دن رات
میں اڑھائی سزار برائیاں کرتا ہے انہوں نے عرض کیا ہم کیے
ان کا خیال نہیں رکھیں گے جبکہ وہ اس قدر آسان ہیں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک نماز میں جو تاء
کہ اس کے پاس شیطان آتا ہے ۔ وہ کہتا ہے فلاں بات
یاد کرو فلاں بات یاد کرو یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جاتا ہے ۔
تو ہو جاتا ہے وہ ایسا کرے جب آدمی اپنے بستر پر جوتا تو بیٹھا
وہاں بھی آتا ہے تو وہ اسے سلام کرتا ہے حتیٰ کہ وہ سوجھتا ہے
یہ حدیث حسن صحیح ہے شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے
یہ حدیث روایت کی ۔ اعمش نے مطاع بن سائب سے مختصر
روایت کیا ۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابت ، انس اور ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایات مروی ہیں ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو تسبیحات گنتے دیکھا ہے
یہ حدیث ، اعمش کی روایت سے
حسن غریب ہے ۔

حضرت کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چند معقبات (پچھے آنے والے) ہیں جن کا کہنے والا کبھی نامراد نہیں ہوگا۔ ہر نماز کے بعد تین تین (۲۲، ۲۲) بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس (۲۴) بار اللہ اکبر کہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عمرو بن قیس طائی ثقتہ حافظ ہیں۔ شبہ نے یہ حدیث، حکم سے غیر مرفوع روایت کی ہے۔ منصور بن مسقر نے مرفوع روایت کی ہے۔

رات کو بیدار ہونے کی دعا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رات کو بیدار ہوا اور اس نے کہا لا الہ الا اللہ اتم اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے وہ تعریف کے لائق ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ تعالیٰ پاک ہے تعریف کے لائق ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بہت بڑا ہے نیکی کرنے والی سے باز ہے کی قوت اسی کی عطا ہے "پھر کہے "رب اغفر لی" اے اللہ مجھے بخش دے اور پھر دعا کی قبول ہوگی۔ اگر ہمت کر کے دہن کرے اور نماز پڑھے اس کی نماز قبول ہوگی یہ حدیث حسن میں غریب ہے۔

مسلم بن عمرو کہتے ہیں میر بن ہانی ہر روز ایک ہزار معبود (پرستش) نماز پڑھتے اور ایک لاکھ بار تسبیح کرتے۔

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْأَعْمَشِيُّ الْكُوفِيُّ أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَاعِمٌ وَبْنُ قَيْسٍ الْمَلَّاقِيُّ عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ عَتِيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كُؤَيْبِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَعْقِبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهَا لَسَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ تَعَمَّدَ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ تَلَا ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ هَذَا أَحَدُ يَثُ حَسَنٌ وَ عَمْرٌ وَ بْنُ قَيْسٍ الْمَلَّاقِيُّ ثَقَّةٌ حَافِظٌ وَ مَدَنِي شَيْخٌ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْحَكِيمِ وَ لَعَزَّ يَرْفَعُهُ وَ مَدَاةٌ مُنْصَوِّرٌ بِنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكِيمِ فَتَرْتَعًا

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ مَنَا الْكَلْبِيُّ مِنْ مَسِيْمَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ كَتَبَ حَمِيْدُ بْنُ هَارِيَةَ قَالَ ثَبِيْهُنَّاءُ عَنْ أَبِي أُمِيَةَ قَالَ ثَبِيْ عُبَادَةَ عَنْ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَاَزَى مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ شَرَّ قَالَ رَجَبُ الْغَفَرِيُّ أَوْ قَالَ كَرْدُ عَا اسْتَجَابَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ وَ تَوَضَّأَ شَرَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ هَذَا أَحَدُ يَثُ حَسَنٌ صَرِيحٌ خَرِيْبٌ

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَبْرٍ أَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ عَمْرِو وَ قَالَ كَانَ عَمْرِو بْنُ هَارِيَةَ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ تَسْبِيحَةٍ وَ يَتَسَبَّحُ بِهَا أَلْفَ تَسْبِيحَةٍ

باب ۳۱۲

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ بِأَنَّ النَّضَرَ
بْنَ شَيْبَةَ وَرَهْبُ بْنُ جَدِيرٍ وَابْنُ عَمْرِو الْقَعْدِي
وَعَبْدُ الْقَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالُوا نَأْهَشَانَا
الْبَاسْتَوَانِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
قَالَ ثَوْبِي رُبَيْعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسَدِي قَالَتْ كُنْتُ
أَبِيتُ رَعْدًا بِأَبِي النَّضْرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَأَعْيُنِي وَمُزَوَّعَةً فَاسْمَعْتُ الْغُيُوثَ مِنَ اللَّيْلِ
يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لَعْنَتَ حَمْدَهُ ذَا سَمِعْتُ الْغُيُوثَ
مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۳۱۳

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ بَيْنَ مَجَالِدٍ
بْنِ سَعِيدٍ الْقَهْدَرِيُّ نَأْهَشَانَا عَنْ عَبْدِ الْمَدِينِ
بْنِ عَمْرِو عَنْ رُبَيْعَةَ عَنْ حَدَّثَنَا بِنُ الْيَمَانِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ إِذَا
أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ اللَّهُمَّ يَا سَمِيعُ أَمُوتُ وَ
أَحْيِي مَاذَا اسْتَيْقِظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
أَعْيَى قَلْبِي بَعْدَ مَا أَمَاتَهُ ذَا لَيْلٍ النَّسَوِيُّ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

إِلَى الصَّلَاةِ

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ تَامَعَنَّا مَا يَكُونُ
أَبُو عَنْ أَبِي التَّوْبِيرِ عَنْ حَاوِ بْنِ الْيَمَانِ عَنْ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَامَ
جَوْرِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ
نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ
قَبْلَ مَا أَسْمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَلَكَ الْحَمْدُ

عنوان بالاکادوسر باب

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے فرماتے ہیں - میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے
پس رات گزارتا تھا اور آپ کو وضو کے
یہ پانی دیتا رات کے بخش حصے میں
آپ سے "سمع اللہ لمن حمدہ" کی آواز
سناتا اور کچھ حصے میں "الحمد للہ رب
العالمین" سناتا یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

عنوان بالاکا ایک اور باب

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا
ارادہ فرماتے تو کہتے "اللهم باسمک" الخ اے
اللہ تیرے ہی نام سے سوتا ہوں اور اسی کے
ساتھ بیدار ہوتا ہوں - بیدار ہوتے تو پڑھتے
"الحمد للہ الذی الخ" تمام تعریفیں اس ذات کے لیے
میں جس نے میرے نفس کو موت کے بعد زندگی بخش
اور اسی کی طرف اٹھتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رات کو ناز کے لیے اٹھے تو کیا کہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے
درمیان ناز کے لیے اٹھتے تو یہ کہاتے کہتے۔ اللهم
لک الحمد الخ۔ اے اللہ تیرے ہی لیے تعریف
ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے تو ہی لائق
مستأنش ہے زمین و آسمان کو قائم رکھنے والا
تو تعریف کے لائق ہے۔ تو آسمانوں زمین اور جو کچھ ان

میں ہے، کارب ہے تو حق تیرا وعدہ حق تیری ملاقات حق، جنت حق، جہنم حق اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے لیے مسلمان ہوا تجھ پر ایمان لایا تجھ ہی پر بھروسہ کیا تیرے طرف رجوع کرتا ہوں تیری مدد سے لڑتا ہوں تیرے دربار میں فیصلہ لے جاتا ہوں میرے اگلے پچھلے پڑپڑ اور ظاہر گنہ صاف کر دے تو میرا مہربان ہے تیرے سوا کوئی مہربان نہیں۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

منوالہ بالا کا ایک اور باب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ایک نکتہ آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کہنا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَمَّا اے اللہ! میں تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے میرے دل کو ہدایت دے میرے کام میں کدے میری پراگندگی رفع فرمائے۔ میرے نائب کی اصلاح فرمائے اور میرے مامور کو بند کر دے۔ میرے اعمال پاک کر دے مجھے میری ہدایت کی تعلیم دے۔ میری الفت لونا دے اور مجھے ہر برائی سے بچا اے اللہ! مجھے ایسا ایسا یقین عطا فرما جس کے بعد کفر نہ ہو۔ امیں رحمت جس کے ذریعے مجھے دنیا اور آخرت میں شرافت و بزرگی حاصل ہو۔ یا اللہ! میں تجھ سے تقاضا میں کامیابی مرتبہ خمدار نیک بخشوں کی زندگی اور دشمن پر فتح مانگتا ہوں یا اللہ! میں اپنی حمایت تیرے پاس لایا ہوں اگچھ میری کجکردم اور مل کمر صبر ہے میں تیری رحمت کا تقاضا ہوں اے مہربانیاں کو اور کر کے واسے! مسینوں کو شفا بخشے واسے! امیں تجھ سے سوال کرتا ہوں جس طرح تو مسند دروں کے درمیان پسند دیتا ہے مجھے جہنم کے نذاب، ہولت کی پکار اور فتنہ قبر سے کمی طرح پناہ دے۔ اے اللہ! جس بھلائی سے میری کجکردم ہونے نصبت اور عمل کی وہان تک رسائی نہیں اور تو نے اپنی مخلوق سے

اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسَلْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْكَ اَنْبَيْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَ اِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاَهْلِيْ بِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهُیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ مَّجِيْدٌ وَتَمَّ رُوْیْهِ عَنْ غَيْرٍ وَحَدَّثَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۱۳۵

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَامَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِي لَيْلٰی قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَتَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ وَتَجْعَلُ بِهَا اَمْرِيْ وَتَكْفُرُ بِهَا شَيْئِيْ وَتَصْلِحُ بِهَا عَاقِبَتِيْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ وَتُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ وَتُكَلِّمُنِيْ بِهَا شَيْئِيْ وَتُرَوِّدُنِيْ بِهَا الْغَنِيْ وَتَقْصِمَنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ اَمَانًا وَبِقِيَامَا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ وَرَحْمَةً اَنْ اَكُلُ بِهَا شَيْئًا يَكْرَاهِيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْكُوْنُ فِي النَّصْرَةِ وَتَنْزِيْلُ الشَّهَادَةِ اَجْرٍ وَعَاشِيَةِ السُّعْدَةِ اَجْرٍ وَالنَّصْرَةَ عَلَى الْاَعْدَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ حَاجَتِيْ فَاِنْ قَصُرَ رَایٌ وَضَعُفَ عَمَلِيْ اَفْتَقَرْتُ اِلَى مَحَنَتِكَ فَاسْأَلُكَ بِاَقْوَامِيْ الْاُمُوْر بِوَدَائِقِهَا فِي النَّصْرَةِ وَبِرَاكِمَا تَجِيْدُ بَيْنَ

اَنْبَحُورُ اَنْ تُجِزَنِي مِنْ عَذَابِ الشَّعِيرِ وَ مِنْ
 دَعْوَةِ الْقَبْرِ وَ مِنْ يَنْتَدِي الْقُبُورِ اَللّٰهُمَّ مَا
 قَعَسَ عَنِّي رَافِي وَ لَمْ يَنْتَدِ يَتِي وَ لَمْ يَنْتَدِ
 مُسْتَلِي مِنْ خَيْرٍ وَ عَدَدًا اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ
 اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيهِ اَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ
 ذَا نِي اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَ اَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ
 وَ رَحْمَةِ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيدِ وَ
 الْاَمْرِ الرَّشِيدِ اَسْأَلُكَ اَلَا مِنْ يَوْمٍ اَوْ يَوْمٍ
 وَ الْجَنَّةِ يَوْمَ اَنْتَ تُخَوِّدُ مِمَّ اَلَمْ يَدْرِ اَللّٰهُ
 اَلَّذِيْ اَللّٰهُمَّ اَلْمُؤْمِنِ بِالْعَقُوْدِ اِنَّكَ رَحِيْمٌ
 وَ دُودٌ وَ اِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيدُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
 هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَ لَا مُضِلِّيْنَ
 سَلَامًا اَوْ يَسَّ اِيْلَكَ وَ عَدَدًا اِيْلَكَ فَجَبَّ
 بِحَبْلِكَ مِنْ اَحْبَبْتَ وَ تَعَادَى بِحَدَاوَتِكَ مِنْ
 تَحَالَفَكَ اَللّٰهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ دَعَاكَ اِلَاجَابَةٍ
 وَ هَذَا النِّجَادُ وَ عَلَيْكَ الشُّكْلَانِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
 لِيْ نُورًا فِيْ قَلْبِيْ وَ نُورًا فِيْ قَبْرِيْ وَ نُورًا مِنْ بَيْنِ
 يَدَيَّ وَ نُورًا مِنْ خَلْفِيْ نُورًا عَنْ يَمِيْنِيْ وَ نُورًا
 عَنْ شِمَالِيْ وَ نُورًا مِنْ قَوْفِيْ وَ نُورًا مِنْ تَحْتِيْ
 وَ نُورًا فِيْ سَنِّيْ وَ نُورًا فِيْ بَعْرِيْ وَ نُورًا فِيْ شَفْرِيْ
 فَتُورًا فِيْ بَشْرِيْ وَ نُورًا لِيْ تَعْرِىْ وَ نُورًا لِيْ وَ يَوْمِيْ
 نُورًا لِيْ عَطَا لِيْ اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ نُورًا وَ اَعْظِمْ لِيْ
 نُورًا وَ اجْعَلْ لِيْ نُورًا سُبْحَانَ الَّذِيْ تَعَلَّقَتْ
 اَبْعَدُ وَ قَالَ يَمْ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا يَسُّ الْمَجْدُ
 بِحِكْمَةٍ يَمْ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ التَّشْبِيْهُ اِلَّا
 لَكَ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَ الذِّعْوِ سُبْحَانَ ذِي
 الْمَجْدِ وَ الْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ
 هَذَا اَحَدُ ثَلَاثِيْنَ لَا تَخْرُجُ مِنْ حِلٍّ هَذَا مِنْ
 حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ كَيْسٍ اِلَّا مِنْ هَذَا التَّوَجِيْهِ

سے اس کی عطا کا وعدہ کر رکھا ہے۔ جو بھلائی اپنے کسی بندے
 کو دینے والا ہے۔ میں اس کے لیے تیری طرف رغبت کرتا ہوں
 اور تیری رحمت کے وسیع سے سوال کرتا ہوں اسے تمام جہانوں
 کے پالنے والا اسے اللہ! مضبوطی واسے! سیدے ائمہ!
 میں تجھ سے وعید کے دن امن اور بیشک کے دن ان تفریق کے
 ساتھ جنت مانگتا ہوں جو ہر وقت حاضر رہتے، رکوع و سجود
 کرنے والے اور اپنے وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ بے شک
 تو ہمارا اللہ رحمت والا ہے جو چاہتا ہے کہ اسے ہمیں ہدایت یا فتنہ
 ہدایت دینے والے بنا کر دے اور گمراہ کرنے والے نہ بنا تو ہمیں
 اپنے دشمنوں سے صلح کرنے والا اور دشمنوں کا دشمن بنا، تیری محبت
 کے سبب ان سے محبت کریں جو تیرے محبوب ہیں۔ اور تیرے
 دشمنوں سے اس دشمنی کریں کہ وہ تیرے دشمن ہیں۔ یا اللہ! یہ دعا
 ہے قبول کرنا نیز اکام ہے یہ کوشش ہے بھر دے تجھ ہی پر ہے
 اسے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما میری قبر میں میرے آگے
 پیچھے، دائیں، بائیں، اور اور نیچے، اور ہی نور پھیلا دے اسے اللہ!
 میرے کانوں، میری آنکھوں، میرے بالوں، میرے چہرے، میرے
 گوشت، میرے خون اور میری ہڈیوں میں نور ہی نور بھر دے اسے اللہ!
 میرے لیے نور کرنا فرما۔ مجھے نور عطا فرما، اور میرے لیے نور بنا
 دے۔ وہ ذات پاک جس نے عزت کی چادر اور رحمت کی لہریں
 بیان بھی کیا وہ پاک ہے جس نے بزرگی اور کرامت کا لباس
 پہنا۔ وہ ذات پاک ہے جس کے سوا کسی اور کے
 کہ تسبیح مناسب نہیں۔ وہ فضل و
 شمت والا پاک ہے۔ بزرگ و شرافت
 والا پاک ہے۔ سبلاں و اکرام والا
 پاک ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔
 ہم اسے اس انداز میں اپنے اہل
 سکین کی روایت سے صحت کی
 طریق سے پہنچاتے ہیں۔ شبہ اور
 سفیان ثوری نے بواسطہ سلم بن کھیل

وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَسَيَّانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَمْعَةَ
بْنِ كَهِيلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَهُ
مِثْرٌ لَا يَضُرُّهُ .

هَآؤُا مَا جَآءَ فِي الدُّعَا عِنْدَ افْتِحَاحِ
الصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ

١٣٣٦ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى وَغَيْرُهُ وَاحِدٌ
قَالُوا أَنَا عَمْرُو بْنُ يُونُسَ نَأْيَكُمْ مَعَهُ بْنُ عَبَّاسٍ نَأْيُ
يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ كَثِيرٌ قَالَ شَيْءٌ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ
سَأَلْتُ عَالِشَةَ بِأَنِّي شَيْءٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْتَدِيهِ صَلَاتُهُ إِذَا قَامَ مِنَ
اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ انْتَحَمَ
صَلَاتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ رَبِّ جَبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ
وَإِسْمَائِيلَ فَاطِلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ
فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ
فِيهِ مِنَ النَّاسِ يَا ذَاكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لِي يَحْيَى

بَابُ رَجْعِهِ

١٣٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي
الْمَقُورِ أَيْبُ نَائِيُوسُ بْنُ الْمَاجِشُونُ أَعْلَى فِي
أَبَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ
فِي الْعَلَاءِ قَالَ وَجْهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي خَطَرَ
السُّلُوكِ وَالْأَرْضَ حَيْثُ أَقَامَ أَنَا وَمَنْ
الْمُسْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَ
مَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ
أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الَّذِينَ اسْتُسْمِعُوا الْكَلِمَ أَنْتَ

اور کریب ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کا بعض حصہ روایت کیا یہی روایت نقل نہیں کی ۔

رات کی نماز شروع کرتے وقت کی دعا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے تو آغازِ نماز کن کلمات سے فرماتے؟ ام المؤمنین نے فرمایا آپ رات کو اٹھتے تو نماز سے پہلے یہ کلمات کہتے: **اللهم رب جبرئیل و میکائیل، انہما اے اللہ! جبرئیل، میکائیل اور اسرائیل کے رب! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے پرستیدہ اور ظاہر کو جانتے والے تو اپنے بندوں کے درمیان سے ان کے اختلاف کا فیصلہ فرمائے گا۔** مجھے اپنے حکم سے اس حق کی ہدایت دے جس میں اختلاف کیا گیا۔ بے شک تو میرے راستے پر رہتا ہے۔

عنوان سے بالا کا اندر سراب

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے یہ کلمات پڑھتے وجہت وجہی غلذہ کی فطر الخ میں نے اپنا عیوہ خالصتا اس کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور مشرکین سے میرا کوئی تعلق نہیں میری نماز میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا اور میرے مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ

ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا مجھے اپنے گنہگاروں کا اعتراف ہے۔
پس میرے تمام گنہگاروں کے تیرے سوا کوئی بخشے والا نہیں۔
مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت دے اچھے اخلاق کی ہدایت صرف تو ہی
دے سکتا ہے۔ مجھ سے گنہگاروں کو دور کر دے اور گنہگاروں کو دور
کرنا بھی میرا کام ہے۔ میں تجھ پر ایمان لایا تو بابرکت اور بلند و بالا
ہے۔ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں تجھ
آپ رکوع میں جاتے تو کہتے "اللهم لك ركعت اللهم اے اللہ!
میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا ہے تجھ پر ایمان لایا تیرا ہی فرمانبردار
ہوا میرے کان، میری آنکھ، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے
اعصاب، تیرے ہی لیے جھکے، رکوع کے سر اٹھاتے تو نہاتے
"اللهم ربنا لك الحمد اے اللہ! اے میرے رب تیرے لیے
تکریف ہے اس قدر تو چاہے بھر جائے۔ سجدے میں جاتے تو
کہتے "اللهم لك سجدت" اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا
تجھ پر ہی ایمان لایا تیرا ہی فرمانبردار ہوا میرے چہرے نے اس
کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، صورت دی، اس کی
آنکھیں اور کان بنائے پس سب سے اچھا خالق برکت والا ہے
پھر آخر میں تشہد و سلام کے درمیان یہ کلمات کہتے "اللهم اغفر لي
الحمد اے اللہ! میرے گزشتہ و آئندہ، اپور شدہ، ناکام گناہ اور
جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، بخش دے تو ہی مقدم و مؤخر
ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے نبی اکرم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نہا کے لیے کہے

ہوتے تو یہ کلمات فرماتے

"وجبت وجہي للذي" الحمد

اس میں "لبيك و سعديك

والخبير كله في يدك"

أَلَيْسَ لَكَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ
فَلَمَسْتُ لِقَائِي وَأَعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَتَاغِي
تُؤْمِنِي جَمِيعًا إِنَّكَ لَا تَخْفِ الدُّكُوبَ إِلَّا أَنْتَ
وَأَهْدِيَنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي إِلَّا أَحْسَنُهَا
إِلَّا أَنْتَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَاتِي لَا يَصْرِفُ عَنِّي
سَيِّئَاتِي إِلَّا أَنْتَ أَمَنْتُ بِكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَسْتَغْفِرُكَ بِكَ فَإِذَا رَكْعَةً قَالَ اللَّهُمَّ
لَكَ رَكْعَتٌ وَبِكَ أَمَنْتُ ذَلِكَ أَسْمَعُكَ حَقَّ
لَكَ سَنَنِي وَبِعَمَلِي وَمَعْنِي وَحَقِّي وَحَقِّي
فَإِذَا رَكَعَ رَأْسَهُ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
مَلَأَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا
بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ
سَجْدَتٌ وَبِكَ أَمَنْتُ ذَلِكَ أَسْمَعُكَ سَجَدَ
وَجْهِي لَكَ فِي خَلْقِكَ فَصَوَّرَكَ وَشَقَّ سَمْعَكَ
وَبَصَرَكَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ شَقَّ
يَكُونُ أَيْضًا يَقُولُ بَيْنَ الشَّهَادَةِ وَالسَّلَامِ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَتَّ وَمَا أَخَذْتُ وَمَا أَسْرَمْتُ
وَمَا أَعْلَمْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ
الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْخَلَّالِ كَأَبُو

أَبُو لَيْبَةَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عِبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ

وَيُوسُفَ الْبَاهِجِيْنَ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ

عَنِّي وَقَالَ يُوسُفُ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْرَابِيَّ

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي

مَالِكٍ أَنَّ دَاوُدَ بْنَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِي

لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حِينْفًا وَمَا

أَنَا مِنَ الْمُسْتَزَكِّينَ إِنَّ صَلَاتِي وَكُسْبِي وَفَعْلِي

اے اللہ! میں حاضر
ہوں بار بار حاضر ہوں
تمام جہانوں میں
ہی اعتقاد میں ہے
کا اعتراف ہے۔ رکوع
کرتے تو کہتے "اللهم
رکعت" اے رکوع سے
سر اٹھاتے وقت یہ
کلمات کہتے "اللهم
ربنا لك الحمد" اے
حمد میں جہان
وقت یہ کلمات "اللهم
لك الحمد" پھر
تشہد اسلام کے
درسانے یہ کلمات
"اللهم اغفر لي"

یہ حدیث

حسن

میں

ہے

وَمَا لِي بِهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَيْءُ لَكَ
يُدْرِيكَ أَمْرًا وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ
أَنْتَ الْمَلِكُ الْغَالِبُ الْأَمْنُ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ
طَلَمْتُ نَفْسِي دَاخِرْتُ يَدَيَّ قَاغِي لِي
دَيْنِي جِيئًا أَنْتَ لَا يَخْفَى الدُّنُوبُ إِلَّا أَنْتَ وَهَيْبِي
لَا حَسَنَ الْإِخْلَاقِ لَا يَهْدِي وَلَا حَسَنَهَا إِلَّا أَنْتَ وَ
أَضْمِ قَلْبِي سَيِّئَهَا لَا يَضِيحُ عَلَى سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ
لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَ
الشَّرُّ لَيْسَ عَلَيْكَ أَمَّا بِكَ وَرَأَيْكَ تَبَارَكْتَ وَ
تَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ هَكَذَا رَكَعَ
قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَ لَكَ
أَسْلَمْتُ خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي وَ
عَصَبِي وَإِذَا رَفَعُ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
وَمِلَأَ السَّمَاءَ وَمِلَأَ الْأَرْضَ وَمِلَأَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلَأَ
مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ
لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ
وَجَبَّ لِي لِي فِي خَلْقِكَ سُرُورًا وَشَقٌّ سَعْدًا وَ
بَصَرًا تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ كَقَوْلِهِ
وَمِنْ آخِرِهِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُُّدِ وَالتَّسْلِيمِ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَاتَ وَمَا أَحْيَيْتَ وَمَا أَمَرْتُ
وَمَا أَمَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ
بِهِ وَتَعَالَى أَنْتَ الْمُقْتَدِرُ وَأَنْتَ الْمُؤْتِمِرُ لَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٍ صِيحِّحَ

۱۳۴۹. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ النَّسَائِيُّ
بْنُ دَاوُدَ الطَّهْرَانِيُّ نَاعِبُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ
عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُضَيْلِ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي رَافِعٍ عَنْ عِيْنِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو انھوں نے
کوئی حد تک اٹھاتے قرأت کے اعتقاد
پر رکوع میں جاتے وقت بھی اسی طرح کرتے
رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی یونہی کرتے لیکن

بیٹھ کر نماز پڑھتے تو نماز کے کسی حصہ میں ہاتھ نہ اٹھاتے دونوں سجدوں سے کھڑے ہوتے تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور تکبیر کہتے نماز شروع کرتے وقت تکبیر کے بعد یہ کلمات کہتے "اے وحدتِ وحی للہی" اے اس دعا کے بعد قرأت فرماتے رکوع میں جاتے تو یہ پڑھتے "اللہم لك رکعت" اے رکوع سے سر اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر یہ دعا پڑھتے "اللہم ربنا لك الحمد" اے سجدہ میں جاتے وقت یہ کلمات "اللہم لك سجدت" نماز سے فارغ ہونے وقت یہ کلمات کہتے "اللہم اغفر لی" اے

یہ حدیث حسن صحیح ہے
 اہم شافعی اور ان کے بعض
 اصحاب کے نزدیک اس پر
 عمل ہے اہل کوفہ کے
 بعض علماء اور دوسرے اہل علم فرماتے
 ہیں یہ نوافل کے بارے
 میں ہے فرائض میں
 نہیں یہ نے ابو
 اسماعیل ترمذی سے سنا
 وہ سلیمان بنے مازر
 حاشی کا قول نقل کرتے
 ہیں کہ انور نے
 یہ حدیث ذکر کی اور
 نہ پایا یہ حدیث ہمارے
 نزدیک حدیث زہری
 کی مشابہ ہے ، جو
 بواسطہ

سالم ان

کے والد سے

وَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْكَتُوبَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ
 مُشْكِبَيْهِ وَيَضَعُهُمَا إِذَا أَقْبَضَ قَدَامَهُ وَأَرَادَ
 أَنْ يَرْكَعَ وَيَضَعُهُمَا إِذَا رَفَعَهُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
 وَلَا يَرْكَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ
 قَائِمٌ فَإِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ
 كَلْبَرًا وَيَقُولُ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِعَدَدِ
 التَّكْبِيرِ وَجَهَكَ وَجْهِي لِلذِّقِّ كَقُلِّ السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضِ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ
 صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا
 مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا
 أَنْتَ سُبْحَانَكَ أَنْتَ قَدِيرٌ وَأَنَا عَبْدٌ كَرِيمٌ
 ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُ عَنِّي
 ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يُغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ
 وَاهْدِنِي إِلَى أَحْسَنِ الْإِسْلَامِ لَا يَهْدِنِي إِلَّا حَسَنُهَا
 إِلَّا أَنْتَ قَامِرٌ عَيْنِي سَيِّئًا لَا يَصْرِفُ عَنِّي
 سَيِّئًا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَأَنَا بَكَ وَ
 إِلَيْكَ لَا مُنْجِيَ مِنْكَ وَلَا مُجَاوِزَ إِلَيْكَ أَسْتَغْفِرُكَ
 وَأَتُوبُ إِلَيْكَ تَعَرَّفْتُ أَفْأَذِلَّكَ كَانَ كَلَامُهُ فِي
 رُكُوعِهِ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمِنْتُ
 وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي خَشَعْتُ سَمْعِي وَبَصَرِي
 وَمَعْنِي وَعَظْمِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَإِذَا رَفَعَهُ
 رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
 ثُمَّ يَتْبَعُهَا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلًّا السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضِ وَمِثْلًا مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا
 سَجَدَ قَالَ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ
 وَبِكَ أَمِنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ
 وَجْهِي لِلذِّقِّ خَلَقًا وَشَقَّ سَمْعًا وَبَصَرًا
 تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَ

سری

ہے۔

يَقُولُ عَبْدُ النَّصْرِافِ مِنَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ لِقَوْلِي
مَا قَدَّمَ مِنْكَ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَمَرْتُ وَمَا
أَعْلَمْتُ وَأَمَنْتُ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ
عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَبَعْضِ أَصْحَابِنَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ
الْبَيْتِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ يَقُولُ هَذَا فِي
صَلَاةِ الْفَجْرِ وَلَا يَقُولُهُ فِي الْمَكْتُومَةِ سَمِعْتُ
أَبَا سُلَيْمَانَ يَقُولُ الْقُرْآنُ يَقُولُ سَمِعْتُ سَلَمَةَ
بْنَ دَاوُدَ أَنَّهُ سَمِعَ يَقُولُ وَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ
فَقَالَ هَذَا أَحَدُ مَا وَمِثْلُ حَدِيثِ الشَّافِعِيِّ عَنْ
سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ.

سجود قرآن میں کیا پڑھے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آج رات
اپنے آپ کو خواب میں دیکھا گویا کہ میں ایک رخت
کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سجدہ کیا تو میری
وجہ سے درخت نے بھی سجدہ کیا۔ میں نے اسے
یہ کہتے ہوئے سنا۔ "اے اللہ! میرے
یہ اس کے بدلے اپنے ان ثواب لکھ دے
اس کے سبب مجھ سے میرا بوجھ اتار دے اور اسے
میرے لیے اپنے ان ذخیرہ بنا اور مجھ سے اس طرح
قبول فرمایا جس طرح تو نے اپنے بندہ داؤد علیہ
السلام سے قبول فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ تلاوت کی اور
سجدہ فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی تلاوت کے سنا جو میں تمھیں نے درخت کے
نقل کیے تھے یہ حدیث غریب ہے۔ بہلے صرف اسی طریق سے جانتے

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ يَزِيدَ
بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي يَزِيدٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي
عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي يَزِيدَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ
كَأَنِّي أَصْبَحْتُ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ
فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ فَاسْجُرُونِي فَسَمِعْتُهَا
هِيَ تَقُولُ اللَّهُمَّ الْكَتَبُ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا
وَمِنْ عَمَلِي بِهَا وَرَأَى أَجْعَلَهَا لِي عِنْدَ ذُنُوبِي
وَلَقَبَهَا بِمِثْلِي كَمَا تَقْبَلُهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدُ قَالَ
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِي حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
لَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً كَثَرَتْ
سَجْدَتُهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ
مِثْلُ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ كَوْلِ الشَّجَرَةِ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَحْنُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

ہیں اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بھی روایت منقول ہے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو مسجد تلاوت کرتے تو
یہ کلمات پڑھتے "سجد جہی للذی تمیرہ جہرے نے اس
ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی
قدرت اور طاقت سے اس کے کان اللہ آنکھیں بتائیں
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

گھر سے باہر نکلنے وقت کیا کے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے
باہر جاتے وقت یہ کلمات کہے "بسم اللہ تو کلت" اللہ
اللہ کے نام سے (باہر جاتا ہوں) میں نے اللہ تعالیٰ پر
بھروسہ کیا مکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی قوت اسی دہی
مطاع سے ہے (یعنی آدمی کو کہا جاتا ہے تیرے کفایت
کی گئی تو (شعر سے) بچایا گیا اور اس سے شیطان
دور رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن عریب ہے۔ ہم اسے
صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

عنوان سے بالا کا دوسرا باب

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے جاتے
وقت یہ کلمات کہتے "بسم اللہ تو کلت" اللہ
اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ تعالیٰ پر میں نے بھروسہ
کیا اے اللہ! ہم، لغزش سے، گمراہ ہونے، ظلم کرنے
یا کئے جانے جاہل ہونے یا جاہل بنائے جانے سے
تیرا پناہ چاہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بازار جاتے وقت کیا پڑھے

سالم بن عبد اللہ بن عمر بن ابی سلمہ والد اپنے دادا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

فَرَّقَ الْبَابَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ
الْبُقَيْرِيُّ نَا خَالِدَ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّ بِاللَّيْلِ سَجَدٌ وَجِهِي
رَبِّكَ لِيْ خَلَقَكَ ذَنْبِيْ سَمِعَهُ وَبَصَرًا وَبَحْوَلًا وَ
تَوْبَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ اِذَا خَرَجَ مِنْ

بَيْتِهِ
۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ
الْأُمَوِيُّ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ
يَعُوْزُ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ يَسْمِعُ اللَّهُ تَوَكُّلَتُ
عَلَى اللَّهِ لَاحْوَلُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللَّهِ يُعْتَالَ
لَمْ يَكُنْ يَكْفِيَتْ وَوَكَيْتُ وَتَنَاسَى عَنْهُ الشَّيْطَانُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِضُهُ اِلَّا مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ

بَابُ مِنْهُ

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعِيْلَانَ نَا وَكِيعٌ
نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَاهِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَوْفٍ
سَكْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمَ
اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ يَسْمِعُ اللَّهُ تَوَكُّلَتُ عَلَى
اللَّهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نُّقِرَلَ اَوْ نُنْصَلَ
اَوْ نُنْظَلِمَ اَوْ نُنْظَلَمَ وَنُجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا يَقُولُ اِذَا دَخَلَ السُّوقَ

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَىٰ نَا يَحْيَىٰ بْنُ هَامِدٍ
قَالَ نَا زُهْرُ بْنُ رِسَّانٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ

کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
بازار میں داخل ہو تو یہ کلمات کہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے
دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اس سے دس لاکھ براۓاں مٹائی
جاتی ہیں اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کئے جاتے ہیں
وہ کلمات یہ ہیں "لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ" الخ۔
اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں
اسی کے لیے بارشای ہے وہی لائق ستائش ہے۔ وہ
زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اس کے قبضہ
میں جلالی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یہ حدیث عزیز ہے۔
عمر بن دینار (آل زبیر کے ذیلی) نے بواسطہ سالم بن عبد اللہ
سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا جو شخص بازار میں
یہ کلمات کہے "لا الہ الا اللہ
وحده" الخ اللہ تعالیٰ
اس کے لیے دس لاکھ
نیکیاں لکھتا ہے۔ اس
سے دس لاکھ گناہ
مٹاتا اور اس کے لیے
بنت میں گھر بناتا ہے

بیدار کیا پڑھے

حضرت ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص کہے "لا الہ الا اللہ واللہ اکبر" اللہ تعالیٰ اس
کا صدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے سوا کوئی معبود نہیں
اور میں سب سے بڑا ہوں جب کہتا ہے "لا الہ الا اللہ وحده"

كَأَنَّ قَدْرَ مَنْكَ فَلَقِيْنِي أَخِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍا فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
دَخَلَ الْمَرْقُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْعِزَّةُ يُحْيِي
وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِمِثْلِهِ الْخَيْرُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفٍ
حَسَنَةٍ وَمَحَاسِنُ أَلْفِ أَلْفِ سِتْرَةٍ وَرَفَعَهُ لَكَ
أَلْفَ أَلْفٍ دَرَجَةٍ هَذَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْحَاقَ
عَمْرٍا وَبْنُ دِينَارٍ وَهُوَ قَهْرُ مَآنٍ إِلَى الرَّبِّ عَنْ سَالِمِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هَذَا الْخَبَرُ بِإِسْنَادٍ

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ
فَأَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ وَالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ لَا
نَأْمَنُ وَبْنُ دِينَارٍ وَهُوَ قَهْرُ مَآنٍ إِلَى الرَّبِّ
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍا عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَأَنَّ قَدْرَ مَنْ قَالَ فِي الْمَرْقِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْعِزَّةُ يُحْيِي
وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِمِثْلِهِ الْخَيْرُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ
أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَاسِنُ أَلْفِ أَلْفِ سِتْرَةٍ وَبَنَى
لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ الْعَبْدُ إِذَا مَرِضَ

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَحْنُ إِسْحَاقُ بْنُ
بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ حَبِيبَةَ نَحْنُ عَمْرٍا الْجَنْجَارِيُّ بْنُ
عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَعْمَشِ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ
شَهِدَ أَنَّهُ عَلَى الشَّرِيْكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَنْ كَانَ لِلَّهِ إِلَّا اللَّهُ وَاتَّخَذَ كُفْرًا
وَقَالَ لِلَّهِ إِلَّا أَنَا أَنَا الْكَلْبُ وَإِذَا كَانَ
لِلَّهِ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ لِلَّهِ إِلَّا
أَنَا أَنَا وَحْدِي وَإِذَا كَانَ لِلَّهِ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ اللَّهُ لِلَّهِ إِلَّا أَنَا وَحْدِي
لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا كَانَ لِلَّهِ إِلَّا اللَّهُ لَمْ
يُكَلِّمْكَ وَلَمْ يَحْمَدْكَ قَالَ اللَّهُ لِلَّهِ إِلَّا أَنَا لِي
الْمُلْكُ وَلِي الْحَمْدُ وَإِذَا كَانَ لِلَّهِ إِلَّا اللَّهُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ اللَّهُ لِلَّهِ
إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ مَنْ
قَالَ هَذَا فِي مَرْثِيهِ كُفْرًا لَمْ تَطْعَمْنَا الشَّامَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنِ الْأَعْمَشِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ
أَبِي سَعِيدٍ نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ
يَرَوْهُ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
قَالَ تَامَعْتُ بَنِي جَمْعٍ مِنْ شُعْبَةَ هَذَا

باب ۴۲ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مُبْتَلًى

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزْزِجٍ
قَالَ سَأَلْتُ الْأَعْمَشَ بْنَ مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى مَنَاجِبَ
بِلَاةٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَاذَنِي بِمَا بَلَّغَنِي
إِيَّاهُ فَصَلِّ عَلَى كَثِيرٍ مِنْ خَلْقٍ تَقْضِي لَكَ الْأَعْوَى
مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ كَأَيْتُ مَا كَانَ مَا عَاشَ مِنْهَا
حَدِيثٌ عَرَبِيٌّ فِي بَابِ مَا كَانَ مَا عَاشَ مِنْهَا
عَمْرُو بْنُ وَثَّانٍ قَدْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ
شَيْخُ بَصْرِيٍّ وَكَانَ بِالْعَرَبِيَّةِ فِي الْحَدِيثِ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ایک ہوں
جب کہتا ہے "لا اِلهَ الا اللہ وعدہ لا شریک لہ" اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ایک ہوں میرا
کوئی شریک نہیں۔ جب بندہ کہتا ہے "لا اِلهَ الا اللہ لہ
الملک ولہ الحمد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود
نہیں بادشاہی اور تعریف میرے لیے ہے" جب بندہ
کہتا ہے "لا اِلهَ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ" اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میری مدد کے
بغیر کوئی قوت و طاقت نہیں" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کرتے جو آدمی اپنی بیماری میں یہ کلمات کہے پھر
مر جائے اسے آگ نہیں کھائے گی۔ یہ حدیث حسن
ہے۔ شعبہ نے بواسطہ ابواسحاق اور ابوالی مسلم
حضرت ابویہ اور ابوسید رضی اللہ عنہما سے اس کے
ہم معنی غیر موقوف حدیث روایت کی ہم سے یہ حدیث
محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ سے
روایت کرتے ہوئے بیان کی

مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا کہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر
یہ کلمات کہے "الحمد لله الذي عاذاني" اتم تمام تعریفیں
اس ذات کے لیے جس نے مجھے اس بیماری سے بچایا
جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے
لوگوں پر مجھے فضیلت دی۔ وہ شخص جب تک زندہ
رہے گا اس مصیبت سے محفوظ رہے گا یہ حدیث نرب
ہے اس باب میں حضرت ابویہ اور عمر بن خطاب رضی
اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ قرمان آل زبیر بھی
شیخ ہیں۔ اور حدیث میں قوی نہیں سالم بن عبد اللہ
بن عمر سے روایات لیئے ہیں وہ منفرد ہیں ابوجعفر محمد

بن علی سے منقول ہے کہ جب
کسی مصیبت زدہ کو دیکھے پناہ
مانگے اور یہ بات اپنے دل
میں کے مصیبت زدہ کو نہ
سنائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جس نے کسی
بتکئے مصیبت کو دیکھ کر کہا
”الحمد للہ الذی انزلہ“
وہ اس مصیبت سے محفوظ
رہے گا۔ یہ حدیث حسن
اس طریق سے عرب

مجلس سے کراہی تو کیا ہے،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجلس
میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی لغو باتیں
کیں تو اسے پچھلے یہ کلمات کہے ان لغو باتوں
سے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ سبحانک اللہ
یا اللہ میں تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں میں
گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں
تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع
کرتا ہوں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور
عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور
ہیں۔ یہ حدیث حسن میں اس طریق
سے عرب ہے۔ حدیث سہیل
سے ہم اسے صرف اسی طریق سے
پہناتے ہیں۔

وَقَدْ تَقَرَّرَ بِأَحَادِيثٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ وَوَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ
يَعْقُوبَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا مَا أَمَّا صَاحِبُ بَلَاءٍ يَتَعَوَّدُ
يَقُولُ ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ وَلَا يُسْمِعُ صَاحِبَ
الْبَلَاءِ.

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ التَّمَنَانِيُّ وَعَبْدُ
وَاحِدٌ كَالْزَانَا مَطْرِيٌّ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ
نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو التَّمِيمِيَّ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مُبْتَغِي فَقَالَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَاقَبَنِي مِنْهَا ابْتِلَاءُكَ بِهِ
وَقَضَيْتَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِنْ خَلْقٍ تَفْضِيلًا لَكَ
بِعِصْمَةِ ذَلِكَ الْبَلَاءِ هَذَا أَحَدُ يَوْمٍ حَسَنٌ خَيْرٌ يَوْمٍ
مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي الشَّوَّافِ
الْكُوفِيُّ وَاسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّمَنَانِيُّ
نَا الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ لَعَبْقِي
مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَفَرَ
بِهِمْ لَعَطُءُ فَقَالَ قَبْلُ أَنْ يَقْدُمَ مِنْ مَجْلِسِهِ
ذَلِكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ
إِلَيْكَ إِلَّا عَفْوَكَ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ وَ
فِي النَّبَاطِ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ وَعَائِشَةَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ خَيْرٌ يَوْمٍ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا
كُفْرًا مِنْ حَدِيثِ سَهِيلٍ إِلَّا مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا سوار جنگی جاتی تھی "رب اغفر لی وتب علی" اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک توبہ ہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

پریشانی کے وقت کیا پڑھے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت کلمات پڑھتے تھے "لا اله الا اللہ العظیم العظیم" الہم "اللہ تعالیٰ برادر اور حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ تعالیٰ عرش عظیم کے سوا کوئی معبود نہیں آسمانوں اور زمیں کے رب کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عزت والے عرش کا رب ہے۔"

محمد بن بشار نے بواسطہ ابن ابی عدی بشار، قتادہ، ابوالعالمیہ، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی معاملہ میں منہمک ہوتے تو سر انور آسمان کی طرف اٹھاتے اور یہ کلمات کہتے "سبحان اللہ العظیم" اور جب دعا میں زیادہ کوشش فرماتے تو کہتے "یا حی یا قیوم"

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُعَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التُّوَيْجِيُّ نَا السَّخَّارِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ يُعَدُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ يَأْتِيهِ مَرَّةً مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقُومَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الْكَرِيمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ كَثَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ لَوْلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ لَوْلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَوْلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ كَثَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ فِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ الْمُخَذَرِيُّ عَنِ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرِهِ وَاحِدٌ قَالُوا نَا ابْنُ أَبِي ذَرٍّ عَنْ ابْنِ إِسْرَافِيلَ بْنِ الْمُقَاتِلِ عَنِ الْمُقَاتِلِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَهَمَّهُ الْأَمْرُ فَخَرَّ رَاْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ فَإِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنَزَلًا

۱۳۶۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشْجَعِ عَنْ بَسْمِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ الْحَكِيمِ السَّيْلِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنَزَلًا كَفَّرَ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ السَّامِيَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَصُرْ كَأَشْيٍ حَتَّى يَذْهَبَ مِنْ مَنَزِلِهِ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ الْإِسْلَامِيُّ عَنْ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ بَلْعَةً عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْأَشْجَعِ فَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّادٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشْجَعِ وَيَقُولُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادٍ.

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

۱۳۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْمَعْدِيِّ بْنِ تَارِقِ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ نَاشِعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَشِيرٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ يَا مُصِيبُ وَمَا شُعْبَةُ اصْبَحْ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْمُرْتَفِعُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ اصْبَحْنَا بِمَنْصُوحِكَ ذَاخِلِينَ بِمَنْتِ اللَّهُمَّ اذْهَبْنَا الْأَرْضَ وَهَيِّئْ لَنَا السَّفَرَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا عَوْدَ بَيْتِكَ مِنْ دُعَاءِ السَّفَرِ وَكَأَيِّهِ الْمُتَقَلِّبُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا شُعْبَةُ

کسی مقام پر آئے تو کیا پڑھے

حضرت خولہ بنت حکیم سلیمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (سفر میں) کسی جگہ اترے تو یہ کلمات کہے۔ "اعوذ بکلمات اللہ" اے اللہ تمہارے کلمات کلمات کے ساتھ ہر مخلوق کی شر سے اس کی پناہ چاہتا ہوں اس منزل سے کوچ کرنے تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ایک بن انس نے اسے یعقوب بن اشیم سے روایت کیا۔

ابن عجلان نے بھی یعقوب بن اشیم سے روایت کی اور سعید بن مسیب کے واسطے سے اسے خولہ تک پہنچایا حضرت لیث، ابن عجلان کی روایت سے اصح ہے۔

سفر میں جاتے وقت کیا کہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر تشریف لے جاتے تو ارٹھنی پر سوار ہوتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے (شبہ نے بھی اشارے سے بتایا) اور یہ کلمات کہتے "اللهم انت العاصم" اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر کا نگہبان ہے۔ ہم نے تیرے حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ذمہ کو قبول کیا۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو پیٹ دے اور سفر آسان فرما۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور پریشان ہونے سے تیرا پناہ

بِهَذَا الْإِسْنَاءِ نَحْنُ وَبَيْنَنَا كَهَذَا أَحَدٌ نَيْتٌ حَسَنٌ
عَنْ نَيْتٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا تَحْرِضُوا إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ
۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَنَةَ الصَّحِيحُ
تَلَعَّمَا دُونَ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ مَرْجَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّابِرُ
فِي السَّعْيِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ احْبِسْنَا
فِي سَعْيِنَا وَاحْكُمْنَا فِي أَهْلِنَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنْ وَخْشَاءِ السَّعْيِ وَكَأَلِيَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنْ
الْحَوْبِ بَعْدَ الْكُورِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ دَعْوَةِ
الْمُظْلَمِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ هَذَا أَحَدٌ نَيْتٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى الْحَوْدُ بَعْدَ الْكُورِ أَيُّضًا
مَعْنَى قَوْلِهِ الْحَوْدُ بَعْدَ الْكُورِ أَوْ الْكُورُ وَكَلَامُهُمَا
لَمْ يَجِبْ قَوْلُهُمَا لَا يَكُنَا بَعْدَ الرَّحْمَةِ مِنَ الْإِيمَانِ
إِلَى الْكُفْرِ أَوْ مِنَ الطَّاعَةِ إِلَى الْخُصْمِيَّةِ أَوْ مِنَ الْإِيمَانِ
الرَّجُوعَ مِنْ شَيْءٍ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الشَّرِّ.

باب ۳۵۵ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهِ

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَنَةَ عَنْ غِيْلَانَ بْنِ دَاوُدَ
قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ
الرَّبِيعَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ بِحَدِيثٍ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ أَيْتُونِي تَابِعُونَ
مَا يَدُونُ لِي بِنَا حَامِدًا وَنَ هَذَا أَحَدٌ نَيْتٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَسُودَى الشُّوْعَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَوْ يَدُ كَرْنِيَّةٍ عَنِ
الرَّبِيعِ بْنِ الْبَرَاءِ وَرِوَايَةُ شُعْبَةَ أَصَحُّ وَفِي
الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ وَكَانَ النَّبِيُّ وَحَايِرِ بْنِ عُثْمَانَ

چاہتا ہوں۔ سید بن نصر نے بواسطہ عبد اللہ بن مبارک شعبہ سے اسی سند
کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی، یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ روایت سے غریب ہے، ہم اسے ابن ابی عمیر کی روایت سے پہچانتے
حضرت عبد اللہ بن مسرج رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جاتے وقت یہ دعا مانگتے
”اللهم انت الصاحب“ الخ اسے اشد تو ہی میرا سفر کامیابی
اور میرے گھر والوں کا نگہبان ہے۔ اہلی اسفر میں ہمارا رفیق
اور گھر میں ہمارا نگہبان جو اہلی! میں سفر کی مشقت اور پریشان
کن واپسی اچھی حالت کے بعد بری حالت، مظلوم کی بددعا
اور اہل و مال میں برے انجام سے تیری پناہ چاہتا ہوں،
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ”الحود بعد الكور“ کے الفاظ بھی
مروی ہیں۔ ہر ایک کی توجیہ ہے کہا جاتا
ہے کہ اس سے ایمان سے کفر کی
طرف، فرمانبرداری سے نافرمانی کی
طرف اور ایک، اچھا، چیز سے کسی
بری چیز کی طرف پھرنا مراد ہے۔

سفر سے واپسی پر کیا کہے

ربیع بن ہریرہ بن عازب، اپنے والد حضرت ہریرہ بن عازب
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ کلمات فرماتے ”ابن
تایبون“ الخ ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے،
عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثنا کرنے
والے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے توری نے اسے
بواسطہ ابواسحاق حضرت ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے۔ ربیع بن ہریرہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا شعبہ کی روایت
زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، انس اور
عابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مکتور ہیں۔

بَابُ مِنْهُ

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا السَّيِّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَقْدَمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جَدِّهِ زَيْنِ الْعَبْدِ يَتَرَأَّدُ مِنْهُ وَأَوْصَعَهُ رَاحِلَتَهُ وَذَاكَ كَانَ فِي ذَاتِهِ حَزَنًا مِنْ عَيْنَيْهَا هَذَا أَحَدُ يَوْمٍ حَسَنٌ مَحِيحٌ غَيْرُ يَوْمٍ

حب مدینہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے جب مدینہ طیبہ کی دیواریں نظر آئیں تو اپنی اونٹنی کو ایڑے لگاتے اور اگر کسی اور جانور پر چڑھتے تو اسے تیز کر دیتے یہ مدینہ کی محبت کے سبب سے ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن میں غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ النَّاسُ

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمِيْدٍ اللَّهُ التَّيْمِيُّ الْقَبْرِيُّ نَا أَبُو قَتَيْبَةَ سَكَرُ بْنُ قَتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجُلًا أَخَذَهُ بِيَدِهِ فَخَلَا يَدُهَا حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدْعُو يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ اسْتَوْدِعْ اللَّهُ دِينَكَ وَآمَانَتَكَ وَأَخْرَجَ عَلَيْكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ ثَوَّرَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَيْنَ عَمَّا

رخصت کرتے وقت کیا کہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو رخصت کرتے وقت اس کا ہاتھ پکڑتے اور جب تک وہ خود نہ چھوڑتا آپ اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے اور فرماتے "استودع اللہ" اچھا ہے دین، امانت اور آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں، یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعدد طریق سے مروی ہے۔

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا السَّيِّدُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ حَنْفَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَنْ يَدْعُوهُ أَوْ يَدْعُوهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعُوْنَا فَيَقُولُ اسْتَوْدِعْ اللَّهُ دِينَكَ وَآمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَلَيْكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَحِيحٌ غَيْرُ يَوْمٍ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت سالم سے روایت ہے جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی آدمی کو رخصت کرتے تو فرماتے میرے قریب آدمی تمہیں رخصت کروں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رخصت کیا کرتے تھے پھر آپ وہی کلمات کہے "استودع اللہ" یہ حدیث حسن میں اس طریق (یعنی) سالم بن عبد اللہ کی روایت سے غریب ہے۔

بَابُ مِنْهُ

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافٍ بَنَا

تراودا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص

سَيَا رَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَذَرِّدْنِي
قَالَ تَرَدَّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى قَالَ زِدْنِي قَالَ وَغُلِّقْ
ذَمِّكَ قَالَ زِدْنِي بِإِيْنٍ أَنْتَ وَأَتَمِّجِي قَالَ وَلَيْسَ لَكَ
الْهَيْمَةُ حَيْثُ مَا كُنْتَ هَذَا حَيْثُ حَسَنٌ
خَيْرٌ يَب.

بَابُ ۳۲۶ مِنْهُ

۱۳۴۲. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْكُوفِيُّ تَارِيفُ بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا فِي
أَسْمَاءُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ الْمُقَرَّبِيُّ عَنْ أَبِي
هَرِيرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ
أَنْ أَسَافِرَ فَأَوْصِيْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَ
التَّكْوِينِ عَلَى كُلِّ شَرٍّ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى الرَّجُلُ
قَالَ اللَّهُمَّ اظْهَرْ لِي الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيَّ الشَّفَرَ
هَذَا أَحَدِيكَ حَسَنٌ.

بَابُ مَا ذَكَرْنِي دَعْوَى الْمَسَافِرِ

۱۳۴۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ
نَا الْحَبَشِيُّ الصَّوَوَاتُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ
أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٍ
دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمَسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ
عَلَى وَلَدِهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
بْنِ أَبِي كَثِيرٍ يَقَالُ لَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْمَوْدُونُ وَلَا
تَغَيَّرَتْ أَسْمَاءُ.

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ دَابَّةً

۱۳۴۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْمَحْجُورِ

نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر کرنا
چاہتا ہوں مجھے زاد راہ عنایت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ
تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زاد راہ عطا فرمائے اس نے عرض
کیا حضور! زیادہ کیجئے۔ آپ نے فرمایا میرے گناہ بخشے
اس نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ زیادہ کیجئے
آپ نے فرمایا تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے
مصلحتی کو آسان کر دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اسے باب کا عنوان لے لیں گے ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر پر
جانے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمائیے
آپ نے فرمایا تقویٰ اختیار کرو ہر بندگی پر تکبر کو، جب
وہ شخص واپس جانے لگا تو آپ نے فرمایا اے اللہ!
اس کی دوری کو منقرض کر دے اور اس لیے سفر کو آسان
فرما دے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مسافر کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں (بہت جلد قبول
ہوتی ہیں) مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور اولاد کے خلاف
باپ کی دعا۔ علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن ابراہیم اور
ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ
اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس میں یہ اضافہ ہے ان
کی قبولیت میں کوئی شک نہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابو جعفر
بن یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں انہیں ابو جعفر نوذن
کہا جاتا ہے ان کا نام معلوم نہیں۔

چوپایہ پر سوار ہوتے وقت کیا پڑھے

حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَهِدْتُ
عَلَيْهَا أَوْ فِي بَيْتِ أَجَلٍ لَيْسَ كَيْفَ فَكُنَّا وَصَعَرُ بِجَلَدًا فِي
الْبَرْكَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَنُكْنَا أَسْتَوِي عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا
وَمَا كُنَّا لِنُفْعِرَ بَيْنَ وَرَأَيْنَا إِلَى رَبِّنَا لِنُنْقِلِيْنَ ثُمَّ
قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي قَدْ خَلَّصْتُ
نَفْسِي مَا سَفِرْتُ فِي حَيَاتِي لَمْ يَخْفِ عَلَيَّ الدُّنُوبُ إِلَّا أَنْتَ
ثُمَّ ضَجَّكَ فَقُلْتُ مَنْ أَتَى شَيْءٌ ضَجَّكَ يَا مَعْزُومِ
الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَعَرَ كَمَا صَعَعْتُ ثُمَّ ضَجَّكَ فَقُلْتُ مَنْ أَتَى
شَيْءٌ ضَجَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَبَّنَا لَيُغْفِرُ
مَنْ عَابَدَهُ إِذَا دَاوَلَ رَبَّيْكَ إِحْدَى فِي ذُنُوبِي أَتَمَّا لَا
يَغْفِرُ الدُّنُوبَ عَمِيرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۱۵۵- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَفْعٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَبَّاسٍ أَنَا حَسَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الثَّوْمَنِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَارِقِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَاكَرَ
فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ كَثُرَ ثَلَاثًا وَكَانَ سُبْحَانَ
الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لِنُفْعِرَ بَيْنَ وَرَأَيْنَا
إِلَى رَبِّنَا لِنُنْقِلِيْنَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
فِي سَفَرِي هَذَا مِنْ أَمْرِ دَاوَلَ رَبَّيْكَ وَفِي الْعَمَلِ
مَا تَرْضَى أَنْتُمْ هَيَّؤْ عَلَيْنَا الْيُسْرَى وَاهْجُرْنَا بِعَدُوِّ
الْأَرَضِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ
فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاصْلَحْنَا فِي أَهْلِنَا
وَكَانَ يَقُولُ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَيْتُونَ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ تَارِبُوتُونَ عَائِدَاتُ لِيَزِيدَنَا حَامِدُونَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے
پاس ایک سواری کے لیے چوہا پالا گیا جب آپ نے اپنا
پاؤں رکاب مبارک میں رکھا تو فرمایا "بسم اللہ" اس کی پیچ پر
بیٹھ گئے تو فرمایا الحمد للہ یہ سبحان الذی الہم وہ ذات پاک ہے
میں نے اسے ہر سے بے سحر کیا اور ہم تو اسے قابو نہیں کر سکتے
تھے اور ہم اپنے رب کی طاعت پھرنے والے ہیں پھر الحمد للہ
اللہ اکبر تین تین بار کہا اور تین مرتبہ دعا فرمائی "سبحان اللہ
قد خلصت نفسی الہم اسے اللہ تو پاک ہے میں نے اپنے
نفس پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے کہ میں کو تیرے سوا کون پیشا
ہے پھر آپ جنس پرے میں نے پوچھا اے اللہ تعالیٰ آپ کس بات
پر بیٹھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا آپ نے ایسا ہی کیا جیسا کہ میں نے کیا پھر آپ جنس پرے میں پوچھا
یا رسول اللہ آپ نے کس بات پر بیٹھے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تیرا رب ہند سے غرض ہوتا ہے جب وہ یہ کلمات کہتا
ہے صبح اللہ صبح اللہ صبح اللہ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تھے اپنی سواری پر
بیٹھتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر فرماتے "سبحان الذی
سخر لنا" پھر یہ دعا مانگتے "اللہم انی اسئلك" اسے اللہ
میں اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی، تقویٰ اور ہم
اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو تجھے پسند ہو۔ اسے
اللہ! جہلا سفر آسان کر دے اور رہتے کی دھوکا
(لبائی) ہمارے لیے پیٹ (کر متفرک) دے یا اللہ
تو ہی سفر کا ساتھی اور گم والوں کا گھوہان
ہے۔ سفر میں ہماری رفاقت اور گھر میں گھمانی
منرا۔ جب واپس تشریف لاتے تو
منرا تے۔ انہوں نے تاجمونس "۱۶" یہ
حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَبَ الزَّيْجُ

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ الْبُزْجِيُّ وَالْبَصْرِيُّ نَامُحَمَّدُ بْنُ رَیْحَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَايَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الزَّيْجَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَنِی كَيْسٍ هَذَا أَحَدُ نَحْوِ ثَلَاثِينَ

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ حَجَّارِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي مُطْعَمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ رَعْدٍ وَالْقَوَاعِقِ قَالَ اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِقُضِيكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَاذُنَا قَبْلَ ذَلِكَ هَذَا أَحَدُ نَحْوِ ثَلَاثِينَ هَذَا الْوَجْهَ

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ مَوْتِهِ الْهَلَالِ

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَابُوحَا مِرَّ الْقَوِيُّ نَابُشِيانُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْعَمَوِيُّ قَالَ قُبِّي بِهَلَالٍ مِنْ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُذَيْفَةَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ اللَّهُمَّ اهْلِكْنَا بِالْأَيْمَنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَقِيًّا وَرَبِّكَ اللَّهُ هَذَا أَحَدُ نَحْوِ ثَلَاثِينَ

آمدگی کے وقت کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آمدگی دیکھ کر یہ دعا مانگتے "اللهم انی اسألك الخ الہی! میں تجھ سے اس کی بھلائی، جو کچھ اس میں ہے اور جس کے ساتھ یہ بھی گئی اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اس کی برائی جو کچھ اس میں ہے اور جس کے ساتھ یہ بھی گئی اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں" اس باب حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے، یہ حدیث من ہے۔

گرج کی آواز سن کر کیا کرے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گرج اور کراک کی آواز سننے تو یہ دعا مانگتے "اللهم لا تقتلنا فیہم! یا اللہ! ہمیں اپنے عذاب سے بھی ہلاک نہ کر ہمارے سائب گناہ مسات فرما۔ یہ حدیث ضریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

چاند دیکھ کر کیا دعا مانگے

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھتے تو یہ دعا مانگتے "اللهم احبہ الخ الہی! اس کا طلوع ہونا ہمارے لیے امن ایسا، سلامتی اور اسلام کا ذریعہ بنا۔ (اسے چاند) میرا اور نیزا رب اللہ ہے،

باب ۱۳۹ ما یقول عند الغضب

۱۳۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَأْيَبُصَةً
نَاسِيًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اسْتَحَبَّ رَجُلَانِ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عَرَفَا الْغَضَبَ
فِي وَجْهِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَكْرَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً تَوْفَى لَهَا لَذْهَبَ
غَضَبُهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَفِي الْبَابِ
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَفْيَانَ عَنْ هَذَا أَحَدِ يَتَى
مُوسَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى لَهُ يَسْمَعُ
مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَمَاتَ مُعَاذٌ فِي خِلَافَةِ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى غُلَامٌ مِنْ بَيْتِ
بَنِي تَمِيمٍ هَكَذَا رَوَى شُعْبَةُ عَنْ الْحَكِيمِ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى وَقَدْ رَوَى عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ
مَاهٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى يَكُنَى أَبَا عَيْثِي
وَأَبُو لَيْلَى اسْمُهُ يَسَارٌ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ أَدْرَكْتُ عَشِيرَتَيْنِ وَمِائَتَيْنِ
الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غضب کے وقت کیا پڑھے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے آپس میں
لگائی محو ہو کر کیا یہاں تک کہ ان میں سے ایک کے چہرے پر غصے
کا آثار نمایاں ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے
ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اگر یہ شخص اسے کہے تو اس کا غصہ
جائے گا۔ وہ "اللہم باللہ من الشیطان الرجیم" ہے اس
باب میں حضرت سلیمان بن مرر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
مذکور ہے۔ محمد بن بشر نے بواسطہ عبدالرحمن
سفیان سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی یہ حدیث
مرسل ہے۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت معاذ
بن جبل رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا حضرت معاذ رضی
اللہ عنہ نے خلافت فاروقی میں وصال فرمایا اور حضرت
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت عبدالرحمن
بن ابی لیلیٰ چھ سال کے بچے تھے۔ فقید نے بواسطہ
حکم عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے یوں ہی بیان کیا ہے۔
عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
کی زیارت کی اور ان سے روایت کی ہے ان کی کنیت ابو
عیسیٰ ہے۔ ابویلی کا نام یسار ہے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے
منقول ہے فرماتے ہیں میں ایک سو بیس ۱۲۵ صحابہ کرام
کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔

باب ۱۴۰ ما یقول إذا رأى رؤيا یکرهها

۱۴۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَابِكُ بْنُ مَعْرُ
عَنِ ابْنِ الْخَلَدَوِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَتَّابٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخَدَوِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَجِئُهَا
فَإِذَا هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهِ فَإِذَا تَجَدَّدَتْ

برا خواب دیکھے تو کیا کہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا
جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اللہ تعالیٰ
کی طرف سے ہے لہذا اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور
جو کچھ دیکھا اسے بیان کرے۔ اور اگر ناپسندیدہ خواب

دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے لہذا اس کی شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے بیان نہ کرے پس وہ اسے کچھ نقصان نہ دے گی۔ اس باب میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے ابن الہادی کا نام یزید بن عبد اللہ بن اسماء بن مدینی ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہے۔ امام مالک اور دوسرے لوگوں نے اس سے روایت کی ہے۔

نیا پھل دیکھے تو کیا کہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گلاب کی عادت تھی کہ نیا پھل دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لاتے آپ اسے ہاتھ میں پکڑ کر دعا مانگتے۔ ”اللهم بارک لنا فی ثمارنا“ اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت فرما۔ ہمارے شہر کو ہمارے لیے برکت بنا۔ ہمارے صانع اور مددگار کے درمیانے، اے برکت فرما۔ یا اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے خلیل الدینی ہیں۔ میں تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ انہوں نے کہ کمرہ گئے تھے دعا مانگی میں مدینہ طیبہ کے لیے اسی قدر اور اس کی مثل مزید کی دعا مانگتا ہوں۔ مادی مشروبات ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چھوٹے بچے کو نظر آتا جانتے اور وہ پھل اسے دے دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

کھانا کھائے تو کیا کہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں اور خالد بن ولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ام المومنین حضرت سمیونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے انہوں نے ہمیں مدوح کا ایک پیالہ دیا

يَمَارَأَى وَلَا ذَا نَايَ غَيْرَ ذَلِكَ وَمَعَا يَكْرُهُمْ
فَوَاتَمَاهِي مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا
وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ
أَبِي قَتَادَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَنِ ابْنِ
هَذَا الْوَجْهِ وَأَبْنُ الْهَادِي اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ
ابْنِ اسْمَاءَةَ بْنِ الْهَادِ الْمَدِينِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ يَحْتَدِ
أَهْلُ الْحَدِيثِ رُوِيَ عَنْهُ مَا لَيْسَ وَ
التَّاسِ

ہاتھ میں کھانا ہاں کہے تو کیا کہے

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَامِعٌ نَامًا لِحَدَّثَنَا
نَا قُسَيْبٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ
عَنْ أَبِي سَبِيحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ إِذَا
رَأَى قَوْلَ الشَّيْءِ وَجَاءَهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَارِنَا
وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا
مَدِينَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي بَرَكَتِنَا عَيْدُكَ وَ
نَبِيِّكَ وَرَأَيْتُكَ دَعَاكَ بِكَ فَإِنَّا أَدْعُوكَ
بِمَدِينَتِنَا بِشَيْءٍ مَا دَعَاكَ بِهِ بِكَ وَمَدِينَتِنَا
مَعَهُ قَالَ ثُمَّ مَدِينَتِنَا أَصْعَقَ دَلِيلُ بَرَاهِ
فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الشَّيْءُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ

ہاتھ میں کھانا ہاں کہے تو کیا کہے

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سَهِيلُ بْنُ
أَبِي رَاحِمٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي
حَرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا وَخَالِدُ

قَالَ الرَّسُولُ عَلَى مَيِّمَتِهِ فَبَجَاؤُنَا يَا نَارَ مِنْ
لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ لِي
الشَّرِبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ مَا كُنْتُ بِهَا خَالِدًا
فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أَوْ يُرْعَى سُؤَالُ أَحَدٍ أَشْرَعَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا
فِيهِ أَطْعَمَنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا
فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَنَادَانَا مِنْهُ وَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ
يَجْزِي مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِيهِ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا
لِلْحَدِيثِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ عَمَلًا وَبَنَ حَرَمًا
وَلَا يَصِيحُّ

بِالْبَلَدِ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ

۱۳۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِبُ بَنِي
سَعِيدٍ نَاكِرُ بْنُ يَزِيدَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْدُومٍ
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ يَمِينِ يَدَيْهِ
يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا أَطْلَبُ مَا رَكَعًا فِيهِ
غَيْرُ مَوْذِعٍ وَلَا سَتْفَى عَنْهُ وَكُنَّا هَذَا أَحَدِيثٌ
حَسَنٌ صِيحُّ

۱۳۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ
غِيَاثٍ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَجَّازِ بْنِ
أَرْطَاكٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبِيدٍ قَالَ حَفْصُ بْنُ
أَبْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ عَنْ مَوْلَى
لِأَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ وَشَرِبَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْنُشُ فَرِيَا فِي آبٍ
كِي دَامِ سَابِ عَا اِرْخَالِدِ بْنِ دَلِيدِ بَامِ طَرِ مَن
مَضْرُوبِ نَعْنُشِ مَجْرُوبِ فَرِيَا بِمَنِ كِي بَارِ كِي تَهَارِ كِي هِي
يَكِنِ اِرْكَرَا بُو تُو خَالِدِ كُو تَرْجِيحِ دُو - فَرِيَا تِي هِي يَسْنِ
عَرَضِ كِي مِي آبِ كِي (بَارِكِت) مَجْرُوبِ پَرِ كِي كُو تَرْجِيحِ
نَسْنِ دُوں كَا - مَجْرُوبِ اِرْكَرْمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْنُشِ فَرِيَا
اَللّٰهُ تَعَالٰی جِسے کھانا کھلائے اسے یہ دعا مانگنی چاہیے۔
"اللهم بارک لنا یا اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور ہمیں
اس سے بہتر کھلا - اللہ ہے اللہ تعالیٰ - دودھ
پلائے وہ کھے" یا اللہ! ہمارے لیے اسے بابرکت
بنا اور ہمیں اس سے زیادہ عطا فرما - رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کھانے اور پانی (دو دنوں) کا مجھ دودھ
کے سوا کوئی چیز کھات نہیں کرتی۔ یہ حدیث حسن ہے
جنس راویوں نے یہ حدیث علی بن زید سے روایت کی اور کہا
عمر بن حریرہ "بعض نے عمر بن حریرہ کہا اللہ یہ صحیح نہیں۔
کھانے سے فراغت پر کیا کہے۔"

حضرت ابوالامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دسترخوان
اٹھایا جاتا۔ تو آپ یہ کلمات کہتے "الحمد للہ محمد اکثر"
اللہ تعالیٰ کے لیے بہت زیادہ تعریف ہے پاکیزہ اور
بابرکت تعریف۔ مزوہ چھوٹی جا سکتی ہے اور نہ اس
سے بے نیازی ہو سکتی ہے اسے ہمارے رب پر
حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ
منہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرماتے
یا پانی نوش فرماتے یہ کلمات کہتے
"الحمد للہ الذی"

محمد دستائش اس ذات کے لیے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَ لَنَا
صُلَيْبِينَ.

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ يَزِيدَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبِي ثَنَا مَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَكْرَبَ قَالَ
قَالَ اَبُو مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ اَبِي اَكْرَبَ
اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي
هَذَا وَشَرِبْتُ مِنْهُ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ
عِندِي لَهُ مَا لَقِيتُ مِنْهُ مِنْ دُنْيَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ نا أَبُو مَرْحُومٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَيْمُونٍ.

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ نَهْيَ الْجَمَارِ

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نا الْكَلْبِيُّ عَنْ
جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي جَرٍّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ
صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْتَلُوا اللَّهَ مِنْ فَخْلِهِ فَإِنَّهَا
رَأَتْكُمْ مَكَّةَ وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْجَمَارِ فَتَوَدَّوْا
بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا عَظِيمًا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ
وَالْتَهْلِيلِ وَالتَّحْمِيدِ

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اَبِي نِيَّادٍ نا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ عَنْ حَارِثِ بْنِ اَبِي صَخْرَةَ عَنْ
اَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلُّوا مَا صَلَّى الْأَرَمِيُّ أَحَدٌ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
إِلَّا لَقِيتُمْ عَنْهُ خَطِيئَةً وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ نَابِذِ

جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

حضرت سہل بن معاذ بن انس اپنے والد حضرت
معاذ بن انس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے
ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص کھانا کھا کر یہ کلمات کہے "الحمد للہ الذی
اطعمنی" اللہ تعالیٰ ہر قسم کی ستائش کے لائق
ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور کسی حرکت و
قوت کے بغیر مجھے عطا فرمایا" اس شخص کے
گوشہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث
حسن غریب ہے ابو مرحوم کا نام عبد الرحیم بن

میمون ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرغ کی آواز
سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو
دیکھتا ہے اگر گدھے کی آواز سنو تو شیطان
سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے
شیطان کو دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب
ہے۔

تبیح تکبیر تہلیل اور تحمید کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ابی زمین سے جو کوئی یہ کلمات کہے "لا اِلهَ
اِلَّا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ" تو اس کی
خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اگرچہ مسند رک جہاں
کے برابر ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔
شعبہ نے ابویہ سے اسی سند کے ساتھ

اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے
ابولجج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم بھی کہا جاتا
ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ ابن ابی عدی
حاتم بن ابی سفیر، ابولجج، عسمر بن میمون اور حضرت
عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے اس کے ہم معنی مروی ہے۔ محمد بن بشار
نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ،
ابولجج سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث
روایت کی۔

حضرت ابوسنی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ واپسی پر جب مدینہ طیبہ
سائے آیا تو لوگوں نے بلند آواز سے نعرہ ملکہ کیا،
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا رب نہ تو
بیرہ ہے اور نہ ہی غائب، بلکہ وہ تمہارے اور
تمہاری ساریوں کے سروں کے درمیان ہے۔ پھر
فرمایا: "اے عبد اللہ بن قیس یہی تمہیں جنت کے
غنائوں میں ایک غنائہ ہے بتاؤں؟" وہ "لا حول
ولا قوۃ الا باللہ" ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔ ابوشمان ندکی کا نام عبد الرحمن بن علی
ہے۔ ابوقمار کا نام عسمر بن عیسیٰ ہے۔
یہ قول کہ "اللہ تعالیٰ تمہارا اور تمہارے
ساریوں کے سروں کے درمیان ہے"
اس سے اس کا مسلم اللہ قدرت مہر ہے۔
جنت کے پورے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج
میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی انہوں
نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت

شُعْبَةُ هَذِهِ الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي بَلِيٍّ يَهْدِي الْإِسْنَادُ
نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَأَبُو بَلِيٍّ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي
سَلِيمٍ وَيُقَالُ ابْنُ سَلِيمٍ لِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
بَشَّارٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَعْبَةَ
عَنْ أَبِي بَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلِيٍّ نَحْوَهُ وَلَمْ
يَرْفَعْهُ.

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
بَنِي عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارِ تَنَا أَبُو نَعْمَانَ الشَّعْبِيُّ عَنْ
أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ
لَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
غَزَاةٍ كُنَّا فِيهَا أَهْلًا لَنَا عَلَى الْمَدِينَةِ كُنَّا نَجْعَلُ
النَّاسَ كَتَبِيرَةً وَرَفَعُوا أَصْوَاهُ تَهْمَفَتِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْفُرَ لَيْسَ
بِأَصَمٍّ وَلَا غَالِبٍ هُوَ يَكْفُرُ وَبَيْنَ رَسُولٍ وَرِجَالِهِمْ
كُنَّا كَالْيَاغِيَةِ اللَّهُ ابْنُ قَيْسٍ إِلَّا أَهْلَكَ كُنَّا
مِنْ كُنْزٍ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ وَأَبُو عُمَانَ النَّهْدِيُّ
إِسْمُهُ عُبَيْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالٍ وَالْبُؤَيْعَا مَتَّاسُ
عَمْرٍو بْنُ عَيْسَى وَمَعْنَى قَوْلِهِ هُوَ يَكْفُرُ
وَيَكْفُرُ رُؤُوسٌ وَأَهْلُكُمْ لَمَّا يَنْتَهَى عِلْمُهُ
وَقَدْ رَحِمَهُ.

باب ۳۲

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ تَنَا
يَعْنَى عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْسَ
أَسْمَى بَنِي كَثَالٍ بِمَا مَحَنَهُ أَقْرَبُ نِيَّ امْتَنَ مِثْقَى
السَّلَامِ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَلِيبَةُ الثَّرْبَةِ
عَذَابُ النَّارِ وَأَنْفَقَ قِيَعَانِ وَأَنْ يَغْرَا سَهْمَا
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَفِي النَّبَأِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَحِيدِ مِنْ عَبْدِ
ابْنِ مَسْقُودٍ.

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ نَا مَوْسَى الْجُهَنِيُّ قَالَ كُنِيَ مُصْعَبُ بْنُ
سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِيُجْلِسَ لِي أَيْعُودُ أَحَدُكُمْ أَنْ
يَكُنِيَ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلْنَا سَابِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ
كَيْفَ يَكُونُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ
أَحَدُكُمْ مِائَةً تَسْبِيحًا تَكْتُبُ لَكَ أَلْفَ حَسَنَةٍ
وَتَحْطُ عَنْهُ أَلْفَ سَيِّئَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ.

باب ۳۳

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ
قَالُوا نَادَى رَجُلٌ مِنْ عِبَادَةِ عَنْ حَجَّارِ بْنِ الصَّوَّافِ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَ
يَحْمَدُ غَيْرَ سِتٍّ لَمْ يَخْلُفْ فِي الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا مَقَرَّ لَهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا مَوْسَى
عَنْ حَنَافٍ بْنِ سَكَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَ يَحْمَدُ لِحَسَنَةٍ

کو میرے طرف سے سلام کہنا اور بت دینا کہ جنت
کی مٹی پاکیزہ اس کا پانی میٹھا اور وہ ہموار
سیدان ہے۔ اس کے چورے "سبحان اللہ" ہیں اس
الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" ہیں اس
باب میں حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے
یہی روایت مذکور ہے یہ حدیث اسن طریق
یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت
سے حسن غریب ہے۔

حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے
ناوی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
ہم مجلس صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم میں سے کوئی
ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے مجلس میں سے
ایک شخص نے پوچھا ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کیسے
کمانے؟ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سو
مرتبہ "سبحان اللہ" کہے اس کے لیے ہزار نیکیاں
لکھی جاتی ہیں اور اس سے ہزار گنا مٹا دیے جاتے ہیں
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جنت میں کمبور

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا
"سبحن اللہ العظیم و بحدہ" اس کے لیے جنت
میں کمبور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے یہ حدیث
حسن غریب صحیح ہے ہم اسے صرف بواسطہ
ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت
سے جانتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے "سبحن
اللہ العظیم و بحدہ" پڑھا اس کے لیے جنت
میں کمبور کا درخت لگایا جاتا ہے یہ حدیث

حسن غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
”تسبیح سبحان اللہ و بحمدہ“ ک اس کے
گناہ معاف بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ ستر
کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ حدیث
حسن میں ہے۔

.....

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر
آسان، میزان پر بھاری اور زمین کو پسند
ہیں۔ (وہ یہ ہیں) سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ
و بحمدہ“ یہ حدیث حسن میں
غریب ہے۔

.....

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص روزانہ سو مرتبہ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ
الجزیرے اے دس لکھ آزاد کرنے کا ثواب ملتا
ہے سو نیکیاں کبھی جاتی ہیں، سو گناہ مٹائے جاتے
ہیں۔ اور شام تک شیطان سے پناہ میں رہتا
ہے۔ اور کوئی دوسرا اس کے اچھا عمل نہیں
لاتا البتہ وہ جو اس سے زیادہ عمل کرے۔ اسی منہ
کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے۔ جس نے سو مرتبہ ”سبحان
اللہ و بحمدہ“ ک اس کے گناہ مٹا دیئے
جاتے ہیں اگرچہ ستر کے
برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ

لَمْ تَحْلَلْ فِي الْجَنَّةِ هَذَا أَحَدٌ يَكُ حَسَنٌ غَرِيبٌ.
۱۳۹۳. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ
نَا الْمُحَافِي عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سَعْدِ
أَبْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ
الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ
وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ رَبْدِ الْبَحْرِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۳۹۴. حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْنِي نَا مُحَمَّدُ
بْنُ قُضَيْلٍ عَنْ عَمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا تَنَاسَكَ عَلَى اللِّسَانِ تَقَبَّلَتْ أُنْ
بِالْيَمِينِ حَيْثُ تَنَاسَكَ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ
اللَّهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

غَرِيبٌ.

۱۳۹۵. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ
نَا مَعْنٍ نَا مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ صَالِحٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَ
هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَوْمَ مِائَةٍ مَرَّةً
كَانَ لَهُ بِعَذْلِ عَشِيرَةٍ قَابٍ وَكَتَبَتْ لَهُ مِائَةٌ
حَسَنَةٍ وَمُحِبَّتٍ عَنْهُ مِائَةٌ سَيِّئَةٍ وَكَانَ لَهُ
جُزْءٌ مِنَ النَّاسِ يَوْمَ ذَلِكَ حَتَّى يُعْشَى
وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِنْهَا إِلَّا
أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً حُطَّتْ

حدیث حسن صحیح ہے۔

عَطَايَا ذَوَاتِ كَانَتْ أَكْثَرُ مِنْ رَبِّهِ الْخَيْرِ
هَذَا أَحَدُ ثَمَنِي حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۳۳

بہترین عمل

حضرت ابو صریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح و شام سو سو مرتبہ "سبحان اللہ و بحمدہ" کہے قیامت کے دن کوئی بھی اس سے بہتر عمل نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جو یہ کلمات یا اس سے زیادہ کہے۔ یہ حدیث حسن صحیح عریب ہے۔

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ بِمَا سَمِعَهُ مِنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ يَوْمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَا فَضِيلُ وَمَتَا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدًا قَالَ وَمِثْلُ مَا قَالَ أَوْ شَاءَ أَذْكَرَ عَلَيْكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَرَبِيٌّ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا سو مرتبہ "سبحان اللہ و بحمدہ" کو جس نے ایک مرتبہ کہا اس کے لیے دس نیکیاں ہیں جس نے دس مرتبہ کہا اس کے لیے سو نیکیاں ہیں جو سو مرتبہ کہے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو زیادہ کہے اللہ تعالیٰ مزید عطا فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے بخش دیا جاتا ہے یہ حدیث حسن عریب ہے۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَوْسَى نَاذِرُ بْنُ الْبَرْقَانِ عَنْ مَطْرِ الْبُرْجَانِ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِلْأَصْحَابِ قُولُوا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مَا شِئْتُمْ مَرَّةً مِنْ قَالِهَا مَرَّةً كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ وَمِنْ قَالِهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهُ أَلْفًا وَمَنْ رَاكَ إِذْ دَعَا اللَّهَ وَمَنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ غُفِرَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَرَبِيٌّ.

باب ۳۴

سوچ کا ثواب

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو "سبحان اللہ" کہے وہ سوچ کرنے والے کی مانند ہے۔ جو آدمی صبح و شام سو مرتبہ "الحمد للہ" کہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں سوجھ بوجھ کو ٹھوڑا کر رکھا اور اللہ کی دعا مانگنا شروع کر دیا۔ وہ غازی کی طرح ہے۔ اور جو شخص صبح و شام سو

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْوَاسِطِيُّ نَا أَبُو سَيَّانَ الْحَمِيرِيُّ عَنِ الْقَتَادَةِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ مَا شِئْتُمْ بِأَلْفِ دَعَا وَمِائَةٍ بِأَلْفِ كَمَنْ سَبَّحَ مَا شِئْتُمْ حَاجَةً وَمَنْ حَمِدَ اللَّهَ مَا شِئْتُمْ بِأَلْفِ دَعَا وَمِائَةٍ بِأَلْفِ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مَا شِئْتُمْ قَبْلَ أَنْ يَسْبِيلَ اللَّهُ أَوْ قَالَ غَفَرَ مَا شِئْتُمْ

پورا دن ناپسندیدہ باتوں اور شیطان سے
(اللہ تعالیٰ کی) امان میرے رہتا
تھے۔ اور اس دن اسے شکر
کے سوا کسی گناہ پر پکڑ نہ ہوگی۔

یہ حدیث

حسن صحیح

غریب ہے۔

جامع دعاہیں

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
آدمی کو یہ دعا مانگتے سنا اللہم انی اسألتک الہم "نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس ذات کی قسم جس کے
قبضہ میں میری جان ہے اس نے اللہ تعالیٰ سے اس
کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی کہ جس کے ساتھ
مانگی جانے والی دعا قبول کی جاتی ہے۔ اور جب ان
کلمات کے ساتھ کچھ مانگ جائے دیا جاتا ہے (دیکھتے
ہیں میں نے کئی سال بعد یہ بات زبیر بن معاذ سے
جانی تو انہوں نے کہا مجھ سے یہ بات ابواسحاق نے
مالک بن مغول سے روایت کرتے ہوئے بیان کی۔
زید کہتے ہیں پھر میں نے حضرت صفیان سے ذکر کیا
تو انہوں نے بھی مالک بن مغول سے روایت کی۔ یہ
حدیث حسن غریب ہے شریک نے اسے ابواسطہ ابو
اسحاق اور ابن بریدہ، بریدہ سے نقل کیا (حالا کہ صحیح یہ
ہے کہ ابواسحاق، مالک بن مغول سے نقل
کرتے ہیں۔

حضرت اسحاق بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم
اعظم، ان دو آیات میں ہے "واللہم اللہ واحد" الہم

الْحَمْدُ لِيَوْمِي وَيَوْمِي وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
عَشْرُ مَرَّاتٍ كَتَبْتُ لَكَ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمِائَةَ عَشْرَ
عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعْتُ لَكَ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ
ذَلِكَ كَلِمَةً فِي جَوْزٍ مِنْ كُلِّ مَكَّةٍ وَفِي دَحْرٍ مِنْ
الشَّيْطَانِ وَلَوْ بَنِيَتْ لِدَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَكَ فِي ذَلِكَ
الْيَوْمِ إِلَّا الشِّرْكَ مَا نَدَوْنَاهُ حَتَّى تَكُونَ حَسَنٌ مِثْلَهُمْ

غریب

بَابُ مَا جَاءَ فِي جَامِعِ الدَّعَوَاتِ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ الشَّيْخِ
الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمَرٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْقِدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ
كَانَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَتَى أَشْهَدُ أَنَّكَ
أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الْقَدُّوسُ الَّذِي
لَا يُدْرِكُهُ الْبَصَرُ وَلَا يُؤْتَلَفُ وَلَا يُكُنَّ لَهُ كُفْرًا أَحَدٌ
كَانَ قَوْلًا وَالَّذِي تَفْسِي بِمِثْلِهِ لَعَدْتُ سَأَلَ
اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ
وَلَا إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ كَانَ زَيْدٌ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
بَيْنَ مَعَاوِيَةَ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَيِّئَةٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي
أَبُو سَحَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمَرٍ كَانَ زَيْدٌ
كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بِسُفْيَانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ بَرْقِدَةَ عَنْ
أَبِيهِ وَرَأَيْتُمَا أَحَدَهُ أَبُو سَحَابٍ عَنْ مَالِكٍ
بْنِ مَعْمَرٍ

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرِمٍ نَا عِيسَى بْنُ
يُزَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحِ عَنْ
شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ

اور سورہ آل عمران کے
شروع میں "الم اللہ لا
إله إلا هو الحي القيوم" یہ حدیث
حسن میں ہے۔

دعا مانگنے کا طریقہ

حضرت فضال بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے اس مردان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
فرماتے ایک شخص آیا اور اس نے فلا پر پڑھ کر یہ دعا
مانگی "اھم اغفر لی وارحمی" یہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اے نمازی! تو نے جلدی کی جب نماز پڑھ چکو تو بیٹھ
جایا کرو پھر اللہ تعالیٰ کے ثناء بیان شان اس کی حمد ثنا کرو
پھر پروردگار شریف بھیجو اور پھر دعا مانگو۔ راوی فرماتے ہیں
پھر ایک آدمی نے نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا کی یہی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار تشریف فرما اس پر آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! رب! دعا مانگو قبول
ہوگ۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حیوہ بن شریح
نے اسے ابو ہانی خولانی سے روایت کیا
ابو ہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابو علی جنہی کا نام
عرو بن مالک ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو۔
اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل سے دعا
قبول نہیں فرماتا "یہ حدیث غریب ہے
ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے
ہے۔

حضرت فضال بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُوا شِدَّ الْأَسْمَاءِ
فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَالْأَكْمَلُ وَاحِدًا لَا إِلَهَ إِلَّا
هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَفَاتِحَةُ الْإِلَهِ إِنَّ اللَّهَ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

ماہ

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ شَائِبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَعْدٍ
عَنْ أَبِي هَانِيٍّ الْأَعْمَلِيِّ عَنْ أَبِي عَمْرِو النَّخَعِيِّ عَنْ
فُضَالَةَ بْنِ عَبِيدٍ قَالَ بَيَّنَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَامِدًا أَرَادَ أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلْتَ إِلَيْهَا الْمَصِيبُ إِذَا
صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاجْعِدِ اللَّهَ يَمَعًا هُوَ هَذَا
مَنْ عَقِبَ تَقَرَّادُ عُبَّاءُ قَالَ ثُمَّ صَلِّ رَجُلٌ أُخْرَى بَعْدَ
ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا
الْمَصِيبُ أَدْعُ تَجِبْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَذَلِكَ
حَيَّوْهُ بْنُ شَائِبٍ عَنْ أَبِي هَانِيٍّ الْأَعْمَلِيِّ وَابْنُ
هَانِيٍّ اسْمُوا حَمِيدُ بْنُ هَانِيٍّ وَابْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَنِيِّ
اسْمُوا عَنْهُ وَابْنُ مَالِكٍ

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْجَمْعِيُّ
كَأَخْبَارِهِ السَّوْقِيُّ عَنْ يَشَارَافِ بْنِ حَشَّانٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا اللَّهَ
أَنْتُمْ مُؤَقِّنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ
لَا يَسْتَجِيبُ رُغَاءَ قَلْبٍ غَافِلٍ لَا هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ ذَكَرَ الْأَوْثَانُ هَذَا الرَّوْحِي

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ الْمُعَرِّيُّ
كَأَخْبَارِهِ قَالَ كُنِيَ أَبُو هَانِيٍّ أَنَّ عَنْهُ وَابْنُ مَالِكٍ

نار میں دما مانگتے ہوئے سنا اور اس نے درود شریف نہیں پڑھا۔ آپ نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر اسے بلایا اور اس سے یا کسی دوسرے آدمی سے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے اور پھر جو چاہے دما مانگے یہ حدیث صحیح ہے۔

آنکھوں کے لیے دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دما مانگا کرتے تھے، اللھم ما فی فی جسدی الا یا اللہ امیر کے تمام جسم بالخصوص آنکھوں کو صحت و عافیت عطا فرما اور اسے میرے لیے باقی رکھ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بر و بار کریم ہے بہت بڑے عرش کا رب پاک ہے اللہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے رب کے لیے ہیں، یہ حدیث غریب ہے میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں حبیب بن ابی ثابت نے حضرت عروہ بن زبیر سے کچھ نہیں سنا۔

پناہ مانگنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا بارگاہ نبوی میں غلام مانگنے حاضر ہوئیں۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات کہو لا الھم رب السموات السبع والارض یہ حدیث حسن غریب ہے بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے اس کا نقل روایت کیا ہے بعض نے بواسطہ اعمش، ابو سالم سے بلا واسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسل روایت کیا ہے۔

الْحَبِيبُ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمِعَ فَصَالَتَ بَنَ عَجِيبٍ يَقُولُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوَنِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَصِلْ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلْ هَذَا شَرٌّ دَعَاءٌ فَقَالَ لَهُ أَوْ لَيْتَنِي إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ قَلْبُهُ أَبْتَحِبُّهُ اللَّهُ وَالشَّيْءُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَصِلُ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَيْتَنِي دَعَا بَعْدَ مَا حَاءَ هَذَا أَحَدٌ يَدْعُوَنِي مَا مَعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سَمَةَ الزَّيْنَاتِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَنِي وَ عَافِنِي فِي بَنِي بَصِيٍّ وَاجْعَلْهُ أَنْوَارًا مِثْلَ كَوْنِهِ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيِّمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ شَيْئًا.

باب ۳۴

باب ۳۵

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو سَامَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ قَابِلَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ مَا قَالَ لَهَا قَوْلِي اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ مُغْنِنِي الشُّرُوحَ وَالْإِلْجَامِ وَالْقُرْآنِ قَالَتْ لَيْتَنِي أَسْمَعُكَ مِنَ الشَّيْءِ كَيْفَ أَتَى بِكَ أَنْتَ أَجِدْنَا حَبِيبًا أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ

سے قرآن مجید سورہ کے تحت دعا فرمائی ہوگی

الظَاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ
فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَفْضَلُ عَنِّي الدِّينَ وَأَعَزُّنِي
مِنَ الْفَقْرِ هَذَا أَحَدُ نَبَاتٍ حَسَنٌ عَمِيْرٌ وَهَكَذَا رَوَى
بَعْضُ أَصْحَابِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هَذَا
وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

کیا ہے

باب ۱۴۱

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيْبٍ نَائِبُ عَنِ ابْنِ أَبِي
زَيْدٍ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْأَثَرِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ
مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ مِنْ دُعَائِهِ لَا يَسْمَعُ مِنْ
لَفْظٍ لَا تَسْمَعُ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ
هُوَ لَا يَدْرِي رُبِّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَبَابٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ
وَابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا أَحَدُ نَبَاتٍ حَسَنٍ حَسَنٌ عَمِيْرٌ
مِنْ هَذَا الْوَحْيِ.

باب ۱۴۲

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْثُومٍ نَائِبُ عَنِ ابْنِ
عَنْ شَيْبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ
عَمْرِو بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَأْتِي أَحْصَيْنَ كَرْتَابُ الْيَوْمِ وَالْغَاثُ قَالَ
إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي الْأَرْضِ وَدَاخِلُ فِي السَّمَاءِ
قَالَ فَإِنَّهُمْ تَعُدُّ لِرَبِّهِمْ وَرَبِّكَ وَرَبِّكَ وَرَبِّكَ
الْقَوْلُ فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا أَحْصَيْنَ أَمْ لَا تَكُنْ لَوَاسِدَتِ
عَلَيْكَ كُلَّمَتَيْنِ تَتَعَاوَنُ قَالَ فَلَمَّا اسْتَمَعَ
حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْتَنِي الْكَلِمَتَيْنِ
الَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَمَتَى قِيلَ اللَّهُمَّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔
”اللہم اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ“ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ مِنْ دُعَائِهِ
لَا یَسْمَعُ مِنْ لَفْظٍ لَا تَسْمَعُ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
ہُوَ لَا یَدْرِی رُبِّہٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ حَبَابٍ وَابْنِ ہُرَیْرَۃ
وَابْنِ مَسْعُوْدٍ ہَذَا اَحَدُ نَبَاتٍ حَسَنٍ حَسَنٌ عَمِیْرٌ
مِنْ ہَذَا الْوَحْیِ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے
فرمایا ”اے حصین! آج کل کتنے معبودوں کو پوجتے ہو، انہوں نے
عرض کیا چھوڑ دینا میں اور ایک آسمان میں آپ نے پوچھا تمہارا
امید و خوف ان میں سے کس سے وابستہ ہیں؟ عرض کیا آسمان
والے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے حصین! اگر تم اسلام
لاؤ تو میں تمہیں وہ نفع بخش سکے سکھاتا۔ حضرت عمران نے کہا
میں جب حضرت حصین ایمان لائے تو عرض کیا یا رسول اللہ!
مجھے وہ وہ سکے سکھائیے جن کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا۔ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اللہم العسفی“ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ مِنْ دُعَائِهِ
لَا یَسْمَعُ مِنْ لَفْظٍ لَا تَسْمَعُ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
ہُوَ لَا یَدْرِی رُبِّہٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ حَبَابٍ وَابْنِ ہُرَیْرَۃ
وَابْنِ مَسْعُوْدٍ ہَذَا اَحَدُ نَبَاتٍ حَسَنٍ حَسَنٌ عَمِیْرٌ
مِنْ ہَذَا الْوَحْیِ۔

ہدایت رکھا اور نفس کی شر سے محفوظ رکھ کر یہ حدیث حسن غریب ہے اور حضرت عمران بن حصین سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اکثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے سنا کرتا تھا "اللهم انی اعوذ بک ام" یا اللہ! میں، غم، حزن، غم، عجز، سستی، بخل، غلبہ، قسری اور لوگوں کے غلبہ سے تیرا پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللهم انی اعوذ بک" یا اللہ! میں، کمال بڑاپے، بزدلی، بخل، فقر و محال اور عذاب قبر سے تیرا پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باتھ سے تسبیح شمار کرنا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو باتھ سے تسبیح شمار کرتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ اعمش، عطاء بن سائب کی روایت سے غریب ہے شعبہ اور ثورانی نے عطاء بن سائب کے غویں حدیث نقل کی۔ اس باب میں حضرت بسیرہ بنت یاسر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت

لَا تُهَيِّئُ رُشْدِي وَ أَعِزُّ فَا مِنْ تَبْرِ نَفْسِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ إِمْرَأَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

بَابُ ۱۱۱

۱۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو مَصْعَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمِيٍّ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْتَعِزُّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ عَوْذِي لَأَعْلَى الْكَلَامِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُهْلِ وَمِنْكَ الدُّنْيَا وَعَنْكَمُ الرَّجَالِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمِيٍّ.

۱۱۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اسْتَعِزُّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ عَوْذِي لَأَعْلَى الْكَلَامِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَفِي تَبْرِ مَسِيرِهِ وَعَنْ أَبِي الْعَبْدِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب ماجاء في عقد التسبيح باليد

۱۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا عَمَّا مٌ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ شَائِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعِدُ التَّسْبِيحَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ شَائِبٍ وَرَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ شَائِبٍ يَطُولُ فِي الْبَابِ عَنْ بَسِيرَةَ

مذکور ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بیدار پرسی
فرمایا جو لاغر ہو چکا تھا آپ نے پوچھا کیا تم اپنے
رب سے صحبت و ملاقات کی دعا نہیں مانگا کرتے
تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں یہ کہا
کرتا تھا "یا اللہ! جو سزا تو نے مجھے آخرت میں دی ہے
دنیا ہی میں بے دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا سبحان اللہ! تم میں اتنی طاقت
نہیں اور تم سے بر داشت نہیں کر سکتے۔ تم نے
یہ کیوں نہیں کہا "اللهم اتنا الهم" یا اللہ! مجھے دنیا
و آخرت میں سلطان عطا فرما اور مجھے عذاب جہنم سے
بچا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے
حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
میں متعدد طریق سے مردی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا
مانگا کرتے تھے "اللهم انی اسألك" یا اللہ!
میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، سلام سے
احترام اور فنا کا سوال کرتا ہوں۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوذر راوی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت
راؤد علیہ السلام کہ دعاؤں میں سے ایک دعا یہ
ہے "اللهم انی اسألك جنتک" یا اللہ! میں تجھ
میں سے تیری جنت، تجھ سے محبت کرنے والی

بُذِّتْ يَا سَيِّدِي
۱۳۱۴ رَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَسَقِلُ بْنُ
يُوصَفُ نَاحِيْبَةً عَنْ ثَابِتِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا خَالِدُ بْنُ
الْعَدَابِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جَهِدَ
حَقِّي مَسَارِئِلَ فَسَأَلَ لَكَ أَمَا كُنْتَ تَدْعُو
مَا كُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّكَ الْعَاقِبَةَ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ
الَّذِينَ مَا كُنْتُ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْأَخِرَةِ فَتَجَلَّوْا
بِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سُبْحَانَ اللَّهِ أَتُكَلِّمُنِي بِطَيْفَةٍ وَلَا تَسْتَطِيعُونَ
أَكْلًا كُنْتُ تَقْرَأُونَ الذِّكْرَ ابْتِغَاءَ بِنِ الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَفِي الْأَخِرَةِ حَسَنَةً فَفِينَا عَذَابُ
النَّارِ هَذَا أَحَدُ رِوَايَاتِ حَسَنٍ صَحِيحٌ غَيْرُ رِوَايَةٍ مِنْ
هَذَا الرَّجُلِ وَهَذَا رِوَايٌ مِنْ عَمْرِو بْنِ وَجْهِ
عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۳۵۵

۱۳۱۵ رَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ
قَالَ أَبَانَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا الْأَخْوَصِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو اللَّهَ بِإِقْنِ
أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقَى وَالتَّقَافَ وَالْإِقْنِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۳۵۶

۱۳۱۶ رَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي كُرَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ رِبْعِيَّةٍ الدَّارِمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِدَةَ ابْنَةَ
أَبِي دَاوُدَ رِيسَ الْعَوَّلِيَّةِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ مِنْ دُعَائِهِ إِذْ أَوْدَ يَقُولُ اللَّهُ تَزَاتِي أَسْأَلُكَ
حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ وَجَّهَكَ وَفَعَلَ الشَّيْءَ بِبَيْتِي
حُبَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ سِتْرَكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَ
أَهْلِي مِنَ السَّمَاءِ الْبَرَاءِ قَالُوا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ أَوْدَ يَجْعَلُ مَعَهُ
قَالَ كَانَ أَحْمَدُ الْعَمَشِيُّ هَذَا أَحَدُ مَثَلِ حَسَنٍ
غَيْرِ بَيْتٍ

باب ۳۵

۱۳۱۷. حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ وَكِيعٍ نَا ابْنُ أَبِي
عَدُوٍّ عَنْ حُمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطَّابِيِّ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
يَزِيدَ الْخَطَّابِيِّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ
اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ
عِنْدَكَ اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مَتَاعًا جَعَلْتَهُ قُرَّةً
لِي فَيَسِّرْ لِي اللَّهُمَّ وَمَا رَزَقْتَنِي عَيْشًا مَتَاعًا أَحَبُّ
فَا جَعَلْتَهُ قُرْآنًا لِي فَيَسِّرْ لِي هَذَا أَحَدُ مَثَلِ حَسَنٍ
غَيْرِ بَيْتٍ قَالُوا جَعْفَرُ الْخَطَّابِيُّ اسْمُهُ عَمِيدُ بْنُ
يَزِيدَ بْنِ حُمَادٍ شَدَّ

باب ۳۶

۱۳۱۸. حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ مَدَنِي
الْقُرَظِيُّ قَالَ ثُبِّي سَعْدُ بْنُ أَدْرِيسَ عَنْ يَدَلِّ
بْنِ يَحْيَى الْعَلْبِيِّ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَكِيبٍ عَنْ أَبِيهِ
شَكِيبٍ بَنِ حَمِيْدٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَتَلَّتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَيْتِي تَعَرَّدَا
أَتَعَرَّدُ بِهِمَا قَالَ فَآخَذَ بِكَفِّي فَقَالَ هَكَذَا اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ
بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ

کی محبت، اور تیری محبت پیدا کرنے والے عمل کا
سوال کرتا ہوں یا اللہ! اپنی محبت میرے لیے،
میرے نفس، اولاد اور شخص سے پانی سے بھی زیادہ
محبوب بنادے۔ لڑکی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے اور آپ سے کوئی
بات نقل کرتے وقت فرماتے وہ (اپنے درد میں) سب سے
زیادہ عبادت کرنے والا ہے انسان مجھے یہ حدیث سن کر

حضرت، عبد اللہ بن یزید خطیبی انصاری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعائیں
یہ کلمات کہا کرتے تھے۔ "اللہم ارزقنی: اللہم یا اللہ!
مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ہر اس شخص کی محبت مرحمت
فرما جس کی محبت تیرے نزدیک مجھے نفع دے
یا اللہ! مجھے جو پسندیدہ چیز عطا فرمائے اسے اپنی محبت
میں میری قوت و طاقت بنا اور جس پسندیدہ چیز کو مجھ
سے روک رکھے تو مجھے اپنی محبوب چیزوں میں
مصریف رکھ کر ان سے فارغ ابدال بنادے۔ یہ حدیث
حسن غریب ہے۔ ابو جعفر خطیبی کا نام علیہ
بن یزید بن حماد شدد ہے۔

حضرت شکیل بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر
عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا بتائیے جس کے
ذریعے میں پناہ مانگا کروں۔ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ کہو اللہم اعزنی
یا اللہ! میں آٹھ زبان، دل اور سرگاہ کی شر
سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ
حدیث حسن غریب ہے۔ ہمیں

مرث اسی طریق میں سعد بن اس کی روایت سے
جاتے ہیں۔

اس باب کا عنوان ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام
کو یہ دعا اس طرح سکھاتے جس طرح انہیں
قرآن کی کوئی سورت سکھاتے "اللهم انی
المودبک" یا اللہ اے میرا مصلح، عذاب جہنم، عذاب قبر
فتنہ دجال اور زندگی و موت
کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا
ہوں۔ یہ حدیث حسنہ صحیحہ
غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات
کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے "اللهم انی المودبک
یا اللہ! آگ کے فتنہ، عذاب جہنم، عذاب
قبر، فتنہ دولت کی شہد، فتنہ محتاجی کے
شر اور سیم دجال کے شر سے تیری پناہ چاہتا
ہوں اللہ! میرے گناہوں کو برت اور
اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور غفلت
سے میرے دل کو بوجھ کر رہے جس
طرح تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتا
ہے۔ مجھے گناہوں سے اتنا دور کر دے جتنا
مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے یا اللہ!
میں سستی، بوجھل، غنا اور قرض سے تیری
پناہ چاہتا ہوں یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال

شہر مینے یعنی فرجہم ہذا حدیث حسنہ غریبہ
لاکھنؤ کے ائمہ نے ہذا الوجہ میں حدیث سعد
بن اس سے عن یلال ابن یحییٰ۔

باب ۲۵۹

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ تَامَعَنَّ نَاهَا لِكَ عَنْ
أَبِي الرَّبِيعِ التَّمِيمِيِّ عَنْ طَائِفٍ مِنَ الْأَنْصَارِيِّينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ
مِنَ الْقُرْآنِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَخُتْمَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّحْيَا
وَالْمَمَاتِ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٍ صَحِيحٍ

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ
تَامَعَنَّ دَا بَنُ سَكِينَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَرَادَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ
السُّورَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ وَفِتْنَةِ
النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَخُتْمَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ
فِتْنَةِ النَّحْيَا وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ
الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ
بِمَاءِ الْكَلْبِ وَالْبَرْدِ وَأَنْتَ قَدْنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا
أَنْقَيْتَ الْخُوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ
بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ قَرِّبْنِي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْكُفْلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَرِ وَالسَّخَرِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ تَامَعَنَّ دَا عَنْ هِشَامِ
بْنِ سَرَادَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ

کے وقت آپ سے یہ کلمات سے "اللهم اغفر لی الذنوب" مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور مجھے اعلیٰ درجہ سے عطا دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ ذِكْرِهِ أَلَمْ تُمْ أَغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْحَقُّ بِي بِالزَّيْفِ الْأَعْلَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باہت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سوئی ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو نہ پایا تو ہاتھ سے ٹھوٹا میرا ہاتھ آپ کے قدموں پر جا لگا کیا دیکھتی ہوں کہ آپ حالت سجدہ میں ہیں اللہ یہ دعا پڑھ رہے ہیں "اعوذ بربضات الہ" یا اللہ! میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اللہ تیرے عفو کے سبب تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف اس طرح نہیں کر سکتا جیسے تو نے خود اپنی تعریف فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مستند و عرق سے مروی ہے قلیب نے بواسطہ لیث ابیہنی بن سعید سے اس سند سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ اس پر اضافہ ہے "و اعوذ بک منک لا احمی منک و علیک"۔

بالک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس طرح نہ کہے یا اللہ! اگر چاہے تو مجھے بخش یا اللہ! اگر چاہے تو مجھ پر رحم فرما" بکہ یقین کے ساتھ سوال کرنا چاہے کیونکہ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَامِعٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ أَلَمْ تُمْ أَغْفِرْ لِي إِنْ بَشَرْتُ أَنَّ اللَّهَ ارْحَمَنِي إِنْ بَشَرْتُ لَيُجِزِمَ السَّائِلَ قِيَاةً لَا مَكْرَهَ لِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باہت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت آسمان دنیا پر اترتی ہے تعالیٰ رات

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَامِعٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ أَبِي عَمْرِو اللَّهِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبِّي كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَمْشِي ثَلَاثُ أَصْحَابٍ الْأَخِيرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَعِذُّ مِنِّي فَأُعْذِرَ لَهُ هَذَا أَحَدُهُمْ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عُبَيْدٍ وَاللَّهُ الْأَمَنُ لِمَنْ سَلَّمَ وَأَمَّا فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ سَعِيدٍ وَجَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَرَفَاعَةَ الْجُهَنِيَّ وَابْنِ الدَّرَدَاءِ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْوَلَاءِ .

۱۳۲۵ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الشَّقِيقِيُّ الْمَكِّيُّ نَحْنُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ قَبِيلُ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَدْعُوكَ أَسْمِعْ قَالَ جَوَّزْتُ الْقَبِيلَ الْأَخِيرُ دُبُرُ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَاتِ هَذَا أَحَدُهُمْ حَسَنٌ وَكَثَرُ رُوي عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ جَوَّزْتُ الْقَبِيلَ الْأَخِيرَ الدُّعَاءُ وَبِهِ الْفَضْلُ وَارْجِعِي وَنَحْوُ هَذَا .

باب ۳۶

۱۳۲۶ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَنَا حَبِوَةٌ عَنْ شَرِيحِ الْجَمْعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْقَيْمَةِ عَنْ مَسْعُودٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ جِئْتُ بِصَبْرٍ أَلْتَمِسُ أَصْبَحْتُ أَشْرَكَ وَشَهِدْتُ حَمَلْتُ عَمَلِي بِشَيْءٍ وَمَا لَكَ بِكَ وَبِصَبْرٍ حَمَلْتُ بِأَنَّكَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ إِلَّا مَنَعَكَ اللَّهُ لِمَا مَا أَصَابَ رِيَّ يَوْصِيهِ ذَلِكَ قَوْلُ قَالِهَا حِينَ يُنْسَى غَفَرَ اللَّهُ لِمَا أَصَابَ فِي ذَلِكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ هَذَا أَحَدُهُمْ غَيْرُ يَبْ .

باقی رہتی ہے تو اعلان فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے کہ تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اسے عطا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تاکہ اسے بخش دوں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عبد اللہ اعظم کا نام سلمان ہے اس باب میں حضرت علیؓ عبد اللہ بن مسعودؓ ابو سعیدؓ جابر بن مطعمؓ رفاعہ جہنیؓ ابو ذرؓ اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کونسی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت ابو ذرؓ اور ابن عمرؓ رضی اللہ عنہم کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، رات کے آخری حصہ کی دعا افضل اور قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔ اور اس کی مثل (مذکور ہے)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح کے وقت یہ کلمات کہے "اللهم اسعنا انہ یا اللہ! ہم نے (اس حال میں) صبح کی رکعت (ہم تجھے گواہ بناتے ہیں اور تیرے حاملین عرش، دیگر فرشتوں اور تمام مخلوق کو گواہ بناتے ہیں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں) اللہ بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے (خاص) بندے اور رسول ہیں" اللہ تعالیٰ اس کے وہ تمام (صغیر) گناہ بخش دیتا ہے جن کا وہ اس دن مرتکب ہو۔ اور اگر شام کو یہ کلمات کہے تو رات کے (صغیر) گناہ معاف کر دیتا ہے۔ یہ حدیث غریب

باب ۲۶۳

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ بِأَعْيُنِهِ عَنِ ابْنِ السَّيِّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْقَلْبَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيسَى بْنِ الْحَرَبِيِّ عَنْ أَبِي السَّيِّدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ أَلَدَى وَصَلَهُ إِلَى مَنَةِ أَتَكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَذُنُوبَ لِي فِي رَأْيٍ وَبَارِكْ لِي فِي مَا رَزَقْتَنِي قَالَ فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرَكْنَ هَيْئَتَا ذَا بَدَنِ السَّيِّدِ اسْمُهُ صُرَيْبُ بْنُ نَعْفَرٍ وَكَانَ نَعْفَرٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

باب ۲۶۴

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا ابْنُ السَّيِّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْقَلْبَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيسَى بْنِ الْحَرَبِيِّ عَنْ أَبِي السَّيِّدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ أَلَدَى وَصَلَهُ إِلَى مَنَةِ أَتَكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَذُنُوبَ لِي فِي رَأْيٍ وَبَارِكْ لِي فِي مَا رَزَقْتَنِي قَالَ فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرَكْنَ هَيْئَتَا ذَا بَدَنِ السَّيِّدِ اسْمُهُ صُرَيْبُ بْنُ نَعْفَرٍ وَكَانَ نَعْفَرٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَنَا أَبُو عَامِرٍ نَاعُثَمَانُ الشَّحْمَانِيُّ شَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا "یا رسول اللہ میں نے آج رات آپ کی دعا سنی اس میں جو حصہ میں نے سنا وہ یہ تھا "اللهم اغفر ذنبی" ائمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ اس میں سے کچھ چھوٹ گیا ہے؟ ابو سیدیل کا نام غریب بن نعیر ہے نفیر بھی کہا جاتا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

اسے باب کا عنوان نہیں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بہت کم ایسا ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے لیے یہ دعا مانگے بغیر مجلس سے اٹھتے "اللهم اغفر ذنبی" ائمہ یا اللہ! ہم پر اپنا خوف غالب کر دے جو ہمارے اور گنہگاروں کے درمیان حائل ہو جائے۔ اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرما جس کے ذریعے ہمیں جنت میں داخل کرو یقین عطا فرما جس کے باعث ہم پر مصائب دینا آسان ہو ہمیں زندگی میں کافروں آنکھوں اور قوت سے نفع عطا کر اور اسے اپنی رک جہان غنہ ان لوگوں تک محدود رکھ جو ہم پر ظلم کریں دشمن پر ہماری مدد فرما ہمیں دینی ستا میں حلال طلب دنیا ہماری بڑی خواہش اور منہا کے علم نہ بنا۔ ہم پر بے رحم لوگوں کو مسلط نہ کرنا۔ یہ حدیث حسن ہے بعض محدثین نے اسے بواسطہ خالد بن ابی عمران اور تافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

مسلم بن ابی بکرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے والد نے مجھے یہ دعا مانگتے ہوئے

يَكْفُرُ قَالَ سَمِعْتِي أَيْ وَأَنَا أَتَوَلَّى أَلَهُمْ إِيَّيْ
أَتَكْفُرُ بِكَ مِنَ الْخَيْرِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْكَافِرِينَ قَالَ
يَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُمْ هَذَا قَالَ قُلْتُمْ سَمِعْنَاكُمْ
تَقُولُ الْهَيْنَ قَالَ الَّذِينَ هُنَّ قِيَّتِي سَمِعْتُمْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْهَيْنَ هَذَا عَوْدِي
حَسَنٌ لِي رَيْبٌ

پای

١٣٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُشَيْرٍ نَا الْقُضْلُبِيُّ عَنْ
مُوسَى بْنِ عَيْنِ الْحُسَيْنِيِّ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنِ النَّعَّارِ بْنِ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُعْظِمُكُمْ كَلِمَاتٍ إِذَا
قُلْتُمُ هُنَّ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَرَأْتُ كُنْتُ مَقْبُولًا لَكَ
قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْغَنِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . سُبْحَانَ
اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْعَظِيمُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُشَيْرٍ
وَأَخَاهُ تَأْتِيهِ مِنَ الْحُسَيْنِيِّ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
بِهِمْ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي أُخْرَاهَا أَلْعَمُّ
بِلَا رَيْبٍ الْعَالَمِينَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ لَا تَعْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ هَذَا النُّوْجِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ
النَّعَّارِ بْنِ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى .

575

١٣٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
يُوسُفَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فِي ذِي
التَّوْبَةِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحَوَيْتِ لَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَنَادَى
لِقَوْمِهِ عَزِّدُوا بِنِيَاجِي سَمِعُوا فِي شَيْءٍ فَقَالُوا لَا تَسْتَجِابُ
إِلَّا لَهُ فَنَادَى مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ مَرَّةً عَنْ إِبْرَاهِيمَ

سنا، اللہم انی العوز بک الہ تو فرمایا "اے بیٹے! تو نے یہ دردا کس سے سنی؟" میں نے کہا میں نے آپ کو کہتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا اسے اپنے آپ پر لازم کرو کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات کہے سنائے۔ یہ حدیث حسن عزیز ہے۔

اسے باب کا عنوان نہیں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مزارتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سرایا کیا میں تجھے چمکدکلات نہ سکھاؤں۔ جب تم انہیں کہو گے اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے گا اگرچہ تم پہلے سے بخشنے ہوئے ہو۔ سرایا یہ کہو "لا الہ الا اللہ الہم" علی بن عثمان نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد اپنے والد سے اس کی شکل روایت کی البتہ آخر میں "الحمد للہ رب العالمین" کا اضافہ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی ابواسحاق کی روایت سے یہاں لے رہے ہیں۔

اس باب کا عنوان ہے

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ کلمات کہے " لا ادرالا انت سبحانک الہم " تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں زیادتی کرنے والوں سے جہوں جو مسلمان ان کلمات کے ساتھ کسی مقصد کے لیے دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے ۔ محمد بن یوسف

کبھی بواسطہ ابراہیم بن محمد بن سعد، سعد سے روایت کرتے ہیں۔ متعدد لوگوں نے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے۔

محمد بن سعد کا واسطہ ذکر نہیں کیا ابن
احمد زبیری نے اسے یونس سے محمد
بن یوسف کی روایت کی مشل نقل کیا۔

بَنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَهَذَا رَوَى غَيْرُ
 وَاحِدٍ هَذَا التَّحْدِيدُ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسحاقَ
 عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَلَمْ
 يَذْكُرْ زَائِدًا عَنْ اَبِيهِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ وَهَذَا
 أَبُو اَحْمَدُ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ يُونُسَ فَقَالَ الزُّمَاعِيُّ
 اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ
 كَحُكْمِ زَائِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ .

52

١٣٣٣ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَتَّابٍ الْبَصْرِيُّ
نَا عَبْدَ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قُتَادَةَ عَنْ أَبِي
رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنْ بَلَغَ نِسْفَةُ وَتِسْعِينَ إِسْمًا مِائَةً
غَيْرَ دَاحِيَةٍ مِنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ
يُوسَعُ وَنَاصِبُ الْأَعْلَى عَنْ يَسَّامِ بْنِ حَتَّابٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا حَدِيثٍ حَسَنٌ
حَرِيصٌ وَقَدْ رُمِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5795

١٣٣٣
 حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَمْرِئَانَ
 بْنِ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ اَبِي اَرْيَابٍ عَنْ مُسْلِمٍ
 عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَشَوْقًا إِلَى يَسْمَعَهُ وَتَسْمَعِينَ أَسْمَاءَ مِائَةِ عَشِيرَةٍ
 وَاحِدَةٍ مِنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللهُ
 الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ
 الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُحِيطُ الْعَزِيزُ
 الْجَبَّارُ السَّكِيمُ الْغَالِبُ الْبَارِئُ الْمُتَعَالِ
 الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْقَوَّاسُ الْوَاقِعُ الْفَتَّاحُ

اس باب کا عنوان ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے
ملائکے (۹۹) نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا
جنت میں داخل ہوگا۔ یوسف کہتے ہیں ہم
سے عبداللہ علی نے بواسطہ ہشام بنہ
حسان اور محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی شکل مروی روایت
کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے
مروی ہے۔

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو
انہیں یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا جو الذی لا الہ الا جو، الخ
وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں رحمن، رحیم، باو شاد،
برا بخویں سے پاک، بے عیب، امن دینے والا، محافظ، غائب،
نہر دوست، بڑائی والا، پیدا کرنے والا، جان نڈانے والا، صورت
دینے والا، درگزر کرنے والا، سب کو قلوب میں رکھنے والا، بہت
عطا فرمانے والا، بہت روزی دینے والا، سب سے بڑا مشکل
کشا، بہت جانتے والا، روزی تنگ کرنے والا، روزی
فراخ کرنے والا، بہت کرنے والا، بلند کرنے والا، عزت دینے

الْعَظِيمِ الْغَالِيَةِ الْبَاسِطِ الْخَالِقِ الرَّافِعِ الْمُنْعِزِ
الْمُنِزِلِ السَّمِيعِ الْبَصِيرِ الْحَكِيمِ الْعَدْلِ الْكَافِي
الْعَزِيزِ الْحَلِيمِ الْعَظِيمِ الْغَفُورِ الشَّكُورِ الْحَسْبِ
الْكَبِيرِ الْحَقِيقِ الْمُقْبِلِ الْحَسْبِ الْجَلِيلِ الْكَرِيمِ
الْقَرِيبِ الْمُجِيبِ الرَّاسِمِ الْحَكِيمِ الْوَدُودِ الْغَنِيِّ
الْمُبَارِكِ الْقَهِيدِ الْحَقِّ الرَّكِيضِ الْقَوِيُّ الْمَجِيدُ
الْقَرِيبُ الْخَبِيرُ الْخَبِيرُ الْخَبِيرُ الْخَبِيرُ الْخَبِيرُ
الْمُجِيبُ الْحَقُّ الْقَيُّومُ الرَّاحِدُ الْمَرَّجُ الْمَرَّجُ
الْعَزِيمُ الْغَالِيُ الْمَعْتَبَرُ الْمَعْتَبَرُ الْمَعْتَبَرُ
الرَّاحِدُ الْغَالِيُ الْغَالِيُ الْغَالِيُ الْغَالِيُ الْغَالِيُ
الْقَوِيُّ الْمَجِيدُ الْمَجِيدُ الْمَجِيدُ الْمَجِيدُ الْمَجِيدُ
الْمُجِيبُ الْخَبِيرُ الْخَبِيرُ الْخَبِيرُ الْخَبِيرُ الْخَبِيرُ
الْمُجِيبُ الْخَبِيرُ الْخَبِيرُ الْخَبِيرُ الْخَبِيرُ الْخَبِيرُ
الْمُجِيبُ الْخَبِيرُ الْخَبِيرُ الْخَبِيرُ الْخَبِيرُ الْخَبِيرُ

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ
الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ
الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ
الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ
الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ
الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ

والا، دوست دینے والا، سب کچھ سننے والا، دیکھنے والا، حاکم مطلق،
سرایا انصاف، لطف و کرم والا، باخبر و بردبار، بڑا بزرگ، بہت
جستے والا، قدر دان، بہت بڑا، صاف نظر، قوت دینے والا، کفایت
کرنے والا، بڑے مرتبے والا، بہت کرم والا، بڑا گھمان، وہاں
قبول کرنے والا، وسعت والا، ممکنوں والا، محبت کرنے
والا، بڑا بزرگ، مردوں کو زندہ کرنے والا، حاضر و ناظر، برحق،
کار ساز، بہت بڑی قوت والا، شدید قوت والا، مددگار،
لائق تعریف، شمار میں رکھتے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا،
دوبارہ پیدا کرنے والا، موت دینے والا، قائم رکھنے والا،
پاسنے والا، بزرگی والا، تنہا، بے نیاز، قادر، پوری طاقت
والا، آگے کرنے والا، پیچھے رکھنے والا، سب سے پہلے،
سب کے بعد، ظاہر و پوشیدہ، استغناء، بلند و برتر، اچھے ملک
والا، بہت توبہ قبول کرنے والا، بدلہ لینے والا، بہت ممان
کرنے والا، بہت مشفق و مہربان کا مالک، جلال و اکرام والا، صل
کرنے والا، جمع کرنے والا، بے نیاز، غنی بنانے والا، روکنے والا،
شدد رواۃ نے صفوان بن صالح سے نقل کیا ہم
اسے صرف صفوان کی روایت سے ممان
ہیں۔ وہ مدین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ یہ
حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے متعدد طرق سے مروی ہے۔
لیکن ذکر اس اسماء کے
مطابق صرف اسی روایت میں ہے۔ آدم ابن
ابی ایس نے۔ درستی سند سے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اسماء کا ذکر بھی کیا
لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ میں اکرم علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
اللہ تعالیٰ کے تائید سے نام ہیں جس نے
ان کو یاد کیا جنت میں داخل ہوگا۔ اس حدیث

میں ناموں کا تفصیلی ذکر نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
ابو ایمنان نے ابو اسطہ شعیب بن ابی حمزہ ابو الزناد سے یہ
حدیث روایت کی لیکن ناموں کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو چہر لیا کر دو
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے
باغ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا مساجد میں
نے عرض کیا یا رسول اللہ! چہر لے کر کیا مراد
ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ
والحمد للہ الخ پڑھنا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جنت کے باغوں سے گزرو تو چہر لیا کر دو صحابہ کرام
نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باغوں سے
کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا ذکر اللہ کے
حلقے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن
غریب ہے۔

مصیبت پہنچنے پر دعا۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو
کوئی مصیبت پہنچے تو کہے انا لله وانا الیہ راجعون الخ
بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف
لوٹنے والے ہیں۔ یا اللہ! میں اپنی مصیبت کا فخر سے اجر
طلب کرتا ہوں مجھے اس کا ثواب عطا کر اور اس کا اچھا
بدل عطا فرما۔ جب حضرت ابو سلمہ کی وفات کا وقت آیا
تو انہوں نے عرض کیا الہی! میرے گھر والوں کو میرا اچھا

لَبَسَ فِي هَذَا الْحَيَاتِي ذِكْرُ الْأَسْمَاءِ وَهُوَ حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ أَبُو أَيُّوبَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي
حَزَمَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَكَهْ يَذْكُرُ فِيهِ الْأَسْمَاءُ
۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ
زَيْدِ بْنِ جُبَايَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَمَكٍ مَوْلَى أَبِي
عَلْقَمَةَ حَدَّثَنَا أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِبِغْيَةِ الْجَنَّةِ فَأَرْفَعُوا
قُلُوبَكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَارِبًا هُنَّ الْجَنَّةُ قَالَ
الْمَسَاجِدُ قُلْتُ وَمَا الذِّكْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَرَّ
اللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ
بَنِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِبِغْيَةِ الْجَنَّةِ
فَأَرْفَعُوا قُلُوبَكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَارِبًا هُنَّ
الْجَنَّةُ قَالَ جَاءَ الذِّكْرُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ

باب

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ
عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدًا كَرٌّ مُصِيبَةٌ
فَلْيَقُلْ الْهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَا رَجَعُونَ إِلَيْكَ
عِنْدَكَ أَحْسَنُ مِنْ مَصِيبَتِي فَأَجِدُ فِي فِيهَا وَ
أَبْدِلْنِي مِنْهَا خَيْرًا فَلَمَّا أُخْتُفِرَ أَبُو سَلَمَةَ

قَالَ اللَّهُمَّ أَخْلِفْ فِي أَهْلِ خَيْرٍ مِنِّي فَلَمَّا قَبِضَ
قَالَ أَوْسَلْتَهُ إِنَّا إِلَهُكَ وَإِنَّا إِلَيْكَ مَرَّاجِعُونَ
عِنْدَ اللَّهِ أَحْسِبُ مُصِيبَتِي فَأَجِدُ فِيَّ مِنْهَا
هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا ۱۱ نَوْجِي
دَرُوفٍ هَذَا ۱۱ الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا ۱۱ نَوْجِي
عَنْ أَوْسَلْتَهُ عَنِ الْيَتِيِّ مَكَتَى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَكَتَ
هَذَا بَوَصْلَةً رَسْمُهُ مُحَمَّدٌ اللَّهُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكَلْبِيُّ

با دلک

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ جُبَيْنٍ تَا
الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى تَأَسَّلَتْ بِنُ وَدَدَانِ عَنْ أَبِي
بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْيَتِيُّ مَكَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَكَتَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ
قَالَ سَلِ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمَعْقَاةَ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ آتَاكَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ فَقَالَ
لَكَ وَمِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ آتَاكَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ
لَكَ وَمِثْلُ ذَلِكَ قَالَ فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ فِي
الدُّنْيَا وَأُعْطِيتَ فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْضَلْتَ
هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا ۱۱ نَوْجِي
نَعْرِفُ مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ وَدَدَانَ

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا جَعْفَرُ
بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّغَيْرِيُّ عَنْ كَثْمَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ رَأَيْتَ أَنَّ هَلَكْتُ أَيْ
لَيْلَةٍ لَيْلَةٍ أَلْقَدِيمًا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ
إِنَّكَ عَفْوٌ تَحِبُّ الْعَفْوَ عَفِّ عَنِّي هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَجِيبُ دَا
ابْنُ حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بدل عطا فرما کر حضرت ام سلمہ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے عرض کیا
ایک میرے گھر والوں کو میرا بچھا بدل عطا فرما، ان کا انتقال ہوا تو حضرت ام سلمہ
رضی اللہ عنہ نے کہا نا اللہ ونا الیر ونا صحوئی اللہ۔ یہ حدیث اس طریق سے
حسن غریب ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ
عنہا سے دوسرے طریق سے بھی مروی ہے۔
ابو سلمہ کا نام عہد اللہ ہی عہد الاسد ہے۔

الفضل دعا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا
یا رسول اللہ کون سی دعا افضل ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
و سلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت اور
معافی طلب کیا کرو۔ اس آدمی نے دوسرے دن حاضر ہو کر
پوچھا یا رسول اللہ کون سی دعا افضل ہے؟ آپ نے وہی
جواب دیا۔ تیسرے دن حاضر ہوا۔ تو آپ نے پھر وہی ارشاد
فرمایا نیز فرمایا جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت دی
گئی تو تم کامیاب ہوئے۔ یہ حدیث اسس طریق
سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے سلمہ بن ودعان
کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بتائیے اگر مجھے
غیب قدر معلوم ہو مجھے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں۔ آپ
نے فرمایا کہو اللہم انک عفو الخبیات یا اللہ! تو
بہت معاف کرنے والا ہے، عفو و درگزر کو پسند
کرتا ہے پس مجھے معاف فرما دے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کچھ سکھائیے

بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَسْأَلُكَ
اللَّهُ قَالَ سَلِ اللَّهَ الْعَلِيمَ فَلَسْتُ أَتِيَا مَا شِئْتُ
يَسْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَسْأَلُكَ
اللَّهُ فَقَالَ لِي يَا عَبَّاسُ يَا عَمْرُو رَسُولِ اللَّهِ سَلِ
اللَّهَ الْعَلِيمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ
مَحْكَمٌ وَعَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ تَوْقِلٍ
وَكُنَّا سَمِعَ مِنَ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

باب ۴۲

۱۴۲۲۔ حَكَاتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ابْنُ أَبِي هَيْثَمٍ
بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي نُورٍ يُعِينَا زَيْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْثَمٍ عَنْ عَائِشَةَ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَامَ قَالَ اللَّهُمَّ خُذْنِي وَ
اخْتَرْنِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا
مِنْ حَدِيثِ زَيْفَلٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ عَنْ أَهْلِ
الْحَدِيثِ وَيُقَالُ لَهُ زَيْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْغُرَفِيُّ
وَكَانَ يَسْكُنُ عَرَفَاتٍ وَتَفَرَّدَ بِهَذَا الْحَدِيثِ
وَلَا يَمَّا يَمَّ عَلَيْهِ.

باب ۴۳

۱۴۲۳۔ حَكَاتْنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَحْبَانُ
بْنُ هِلَالٍ نَابَا بَنُ هَدَّادٍ يَزِيدُ بْنُ الْفَضْلِ
يَعْنِي أَنَّ زَيْدًا بَنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا أَنَّ أَبَا
سَلَامٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَرِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَوْفَّرْ
شَطْرَ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَبِسُحْنِ
اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْقَبْلَةُ نُورٌ وَالصِّدْقَةُ
بُذْهَانٌ وَالْقَبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ

جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال
کرو حضرت عباس فرماتے ہیں چند دن گھر کریں دو بارہ
حاضر ہوا اور وہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا اے عباس!
اسے چھپا! اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا
کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبد اللہ سے مراد
ابن حارث بن توفیل ہیں انہوں نے حضرت عباس بن
عبد المطلب سے سنا ہے۔
کام کے ارادہ پر دعا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو
کہتے اللہم ضرری و اختری یا اللہ! اسے میرے لئے بہتر و
مختار فرما! یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف زیفل کی
روایت سے جانتے ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف
ہیں انہیں زیفل بن عبد اللہ عرفی کہا جاتا ہے اور وہ
عرفات میں رہا شغل پذیر تھے اس حدیث میں منفرد
ہیں اور ان کا کوئی متنازع نہیں۔

سبحان اللہ اور الحمد للہ کی فضیلت۔

حضرت ابوالاک اسعری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وَضَوِ اِيْمَانٍ كَاصْحَبِ الْحَمْدِ لِلَّهِ مِيزَانٍ كَوْبُحْرٍ دَسْ كِ
اور سبحان اللہ والحمد للہ "ذہن و آسمان کے درمیان
حصہ کو بھر دیتے ہیں۔ نماز و زکوٰۃ صدقہ برہان،
دیل دراہنہ ہے۔ صبر و دشمنی ہے اور قرآن
تیرے موافق یا تیرے خلاف حجت ہے ہر شخص
اس حال میں صحیح کرتا ہے کہ اپنے نفس کو
سمجھتا ہے پس یا تو اسے آزاد کرانا ہے یا

ہلاک کر دیتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح (سبحان اللہ کہنا) نصف تراویح ہے۔ الحمد للہ اسے بھر دیتی ہے لا الہ الا اللہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں وہ اللہ تعالیٰ تک (رسید ص) پہنچتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

بنو سلیم کے ایک فرد سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو میرے ہاتھ میں یا اپنے ہاتھ میں گنا کر تسبیح نصف تراویح ہے الحمد للہ اسے بھر دیتی ہے۔ بخیر بن و آسان کے درمیان کو بھر دیتی ہے۔ روزہ نصف مہر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے۔ یہ حدیث حسن ہے شعبہ اور ترمذی نے اسے ابوالسحاق سے روایت کیا ہے۔

موقف میں دعا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرذ کی شام کو موقف میں اکثر یہ دعا مانگا کرتے اللہم لک الحمد یا اللہ اتیرے ہی لئے حمد و ستائش ہے جیسا کہ تو خود فرمائے اور اس سے بہتر بھی تم کہیں۔ یا اللہ امیری نماز امیری قربانی، امیری زندگی اور موت تیرے ہی لئے ہے میری دانگی بھی تیری ہی طرف ہے اور جو میں چھوڑ جاؤں وہ بھی تیرے ہی لئے ہے یا اللہ میں غلاب قبروں کے و سوکوں اور کاموں کے بکھرے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یا اللہ آندھی کی لائی ہوئی شے سے بھی تیری پناہ کا طالب ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب

عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَخْدُوْنَ فَيَا رَبِّ نَفْسَهُ فَمَحِطُهَا
أَوْ مَدِيَّتُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَجَاهِلٌ

۱۴۴۴۔ حَكَاتْنَا الْحَسَنُ بْنُ عَدَةَ نَاسِمِجِيلِ
بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْإِيمَانِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ بِمَلَائِكَةٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نِصْفُ الْإِيمَانِ
دُونَ ذَلِكَ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَكَيْفَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي.

۱۴۴۵۔ حَكَاتْنَا هَذَا نَاسِمِجِيلِ
إِسْمَاعِيلُ عَنْ جُرَيْجٍ التَّمِيمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي
سُلَيْمٍ قَالَ عَدَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي يَدِي أَوْفَى بِيَلَاةِ التَّسْبِيحِ نِصْفُ
الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ بِمَلَائِكَةٍ وَالتَّكْبِيرُ بِمَلَائِكَةٍ
بَيْنَ السَّامِ وَالْأَمَامِ وَالصُّمُورُ نِصْفُ الْقَبْرِ
وَالْقَبْرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.

یا طالب

۱۴۴۶۔ حَكَاتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمَوْدُبِ
نَاعِيٌّ بْنُ كَيْسٍ ثَنِي قَيْسُ بْنُ الدَّرْبِجِ وَكَانَ مِنْ
بَنِي أَسَدٍ عَنِ الْأَعْدَنِ الْقَتَابِجِ عَنْ حَبِيبَةَ بْنِ
حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَكْثَرُ مَا دَعَا بِهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ
فِي الْمَوْقِفِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَأَنِّي تَقُولُ دُ
خَيْرًا وَمَا تَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَسُجُودِي وَغِيَايَ
وَمَمَاتِي فَإِنَّكَ مَا فِي وَفَكَ رَبِّ تَدَا فِي اللَّهِ فَمَنْ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَنُوسَةِ الْقَدَرِ
وَسِتَاتِ الْأَمْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا
يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ

هَذَا الْوَجْهَ وَكَيْسَ سَادَكَ بِالْقِيَرِ -

ہے اور اس کی سند قوی نہیں -

باب ۴۳

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُتَوَدِّعُ
كَاعْمَارُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ سَعْيَانَ التَّوْرِي
نَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
سَابِطٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَايِهِ كَيْفَ تَحْفَظُونَهُ
شَيْئًا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعَوْتَ بِدُعَايِهِ كَيْفَ
تَحْفَظُونَهُ شَيْئًا قَالَ إِلَّا أَذْنُكُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ
ذِيكَ كُلَّهُ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ
مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ
نَبِيُّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ
الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْهَلَامُ وَالْأَحْوَلُ وَالْأَقْرَبُ إِلَّا
بِاللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

باب ۴۴

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ رَا
مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ صَاحِبِ الْخَزِيرِ
قَالَ ثَوْبِيُّ شَهْرِيْنَ حَوْشِبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
يَا أَمْرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَايِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَ اللَّهِ
قَالَتْ كَانَ أَكْثَرُ دُعَايِهِ يَا مُغْلِبَ الْقُلُوبِ
يَكُنْتُ قُلْتُ عَلَى دِينِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا لَكَ أَكْثَرَ دُعَايِكَ يَا مُغْلِبَ الْقُلُوبِ
يَكُنْتُ قُلْتُ عَلَى دِينِكَ قَالَ يَا أَمْرَ سَلَمَةَ
أَنَّهُ لَيْسَ أَدْرِي إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ مَعَ
أَصَابِعِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ مَا قَامَ وَمَنْ شَاءَ أَمَا غَرَّ
فَتَلَا مُعَاذُ رَبَّنَا لَا تَزِرْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا
وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالتَّوَامِ بْنِ سَمْعَانَ وَ

جامع دعا -

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں مانگیں جن
میں سے ہمیں کچھ بھی یاد نہ رہا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ!
آپ نے بہت سی دعائیں مانگیں جن میں سے ہمیں کچھ بھی
یاد نہیں رہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں
تمہیں تمام دعاؤں کی جامع دعا بتاؤں تم یوں کہو "اللہم
انا نسألك ان تجعلنا يا الله! ہم تجھ سے اس بہتر چیز کا سوال
کرتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی
اور اس بڑی چیز سے پناہ چاہتے ہیں جس سے تیرے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی۔ تجھ ہی سے
مدد طلب کی جاتی ہے۔ تجھ ہی پر پہنچنا ہے
اور گناہوں سے باندھنے اور ٹھیک کرنے کی
قوت بھی تیری طرف سے ہے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اکثر دعا مانگتے

حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے فرماتے
ہیں میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا اسے
ام المؤمنین! جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس
ہوتے تو اکثر کونسی دعا پڑھا کرتے تھے، انہوں نے فرمایا
آپ اکثر یہ دعا پڑھتے تھے، یا مغلب القلوب الخ اسے
دلوں کے پھیرنے والے میرا دل ایمان پر قائم رکھ۔ فرماتی
ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اکثر یہ دعا مانگتے
ہیں، آپ نے فرمایا ام سلمہ! ہر انسان کا دل اللہ تعالیٰ
کی دو انگلیوں کے درمیان رہتی ہے تب تک وہ اس سے
جس کو چاہا سیدھا رکھا اور جس کو چاہا ٹیڑھا کر دیا پھر
اس نے یہ آیت تلاوت فرمائی "ربنا لا تزغ قلوبنا انما اشاء
بدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر اس باب میں
حضرت عائشہ، نیز اس بن سحان، انس، جابر، عبد اللہ

بن عمرو اور نعیم بن حماد رضی اللہ عنہم کے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بے خوابی کا علاج

سلمان بن بکریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی میں بے خوابی کی شکایت کرتے ہوئے کہا یا رسول اللہ! میں رات کو سو نہیں سکتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ کلمات کہو: اللھم رب السموات السبع! یا اللہ! سات آسمانوں اور جن پر وہ سایا فگن ہیں، کے رب ساتوں زمینوں اور جو کچھ انہوں نے اٹھایا، شیطان اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا، کے رب! اپنی تمام مخلوق کی شر سے مجھے نجات دے کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی یا ظلم کرے۔ تیری پناہ میں آیا ہوا غالب ہے اور تیری تعریف عظیم ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ بعض محدثین نے حکم بن ظہیر کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ حدیث دوسرے طرق سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہے۔

مرد بن شیبہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں ڈر جائے تو یہ کلمات کہو: اعوذ بکلمات اللہ الخویم اللہ تعالیٰ کے مکمل و تمام کلمات کے ذریعہ اسے غصہ و غضب اور دل کی شر و شیطانی وسوسوں اور اس کے موجود ہونے سے پناہ چاہتا ہوں یہ خواب اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنی بالغ اولاد کو یہ کلمات سکھاتے اور نابالغ بچوں کے لئے کاغذ پر لکھ کر ان کے گے میں ڈالتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اَسْبَنَ وَجَابِدٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو نَعِيْمُ بْنُ حَمَادٍ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

باب ۴۹

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ نَحْنُ الْحَكَمُ بْنُ ظَهْرٍ نَاعِلَقَمَهُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ بَرِيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ الْمَخْذُومِيَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَنَا مِنَ الْمَيْلِ مِنَ الْآدَمِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَارِكَ فَقِيلَ اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَمْتَ وَرَبِّ الْأَرْضَيْنِ وَمَا أَقْلَمْتَ وَرَبِّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنُفِي جَانِبَيْنِ خَلَقْتَ كَلِمَةً جَمِيعًا أَنْ يَفْرَطَ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَنْجِي عَنْ جَارِكُ وَجَلَّ شَأْنُكَ وَكَدْرُكَ عَمْدُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ هَذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بِالْقَوِيِّ وَالْحَكَمُ بْنُ ظَهْرٍ قَدْ تَدْرِكُ حَدِيْثَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَمَرْثَدٌ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ يَارَسَمُ عَمِلُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَسَاقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَرَّ أَحَدُكُمْ فِي الْكُفْرِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَمِنْ كَيْدِ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْتَ يَحْضُرُونَ فَأَمَّا لَنْ تَفْرُقَ فَمَا كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو يُلْقِيهَا مَنْ يُلْقِيهَا مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَا يُلْقِيهَا مِنْهُ لَقِيَهَا فِي مَدَنِيٍّ ثُمَّ عَقَبَهَا فِي عَتَبَةِ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

سہ بچوں کے گے میں تو یہ ڈالنا جائز بلکہ ایک اچھا کام ہے ممانعت صرف ان تعویذوں کی ہے جن میں شرکیہ کلمات تحریر ہوں لہذا ایسے شخص کا کام کو ترک و بدعت کہنا گمراہی اور جهالت کی علامت ہے ۱۲ (مترجم)

غَيْرِ هَذَا الرَّجُلِ

١٣٥٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ سَأَلَ
مُؤَمَّلٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ
أَسْبَ أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْطُّغَايَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ وَنَا يُرْوَى هَذَا عَنْ
حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبٍ عَنِ الْحَسَنِ التَّبَرِيِّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ
الْمُرْسَلِ غَلَطَ فِيهِ فَقَالَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَسْبَ وَ
لَا يَتَنَا بِحُفَيْهِ

١٢٥٥. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَابْنُ
نَاسِئَانَ عَنِ الْجَدِيدِيِّ عَنِ ابْنِ الْأَدْرِغِي
عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ الْبَغْيَةِ
فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ دَعْوَةٌ دُعِيتُ
بِهَا أَرْجُو مِيقَاتِي قَالَ فَإِنْ مِنْ تَمَامِ الْبَغْيَةِ
دُعِيتُ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزِ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا
يَدْعُو يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْبَامِ فَقَالَ
فِيهِ اسْتَجِيبَ لَكَ قَسْلٌ وَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ سَأَلْتَ اللَّهَ الْهَلَاةَ فَاسْأَلْهُ
الْعَافِيَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَابْنُ أَبِي
بَرْزَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنِ الْجَدِيدِيِّ قَالَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

فایلی

١٢٥٦. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَفْفَةَ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ
يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بھٹی مرادی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ابا ذر الجہلی
والاکرام "کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب غیر محفوظ
ہے بواسطہ حماد بن سلمہ، حمید اور حسن بصری،
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے یہ تریادہ
صحیح ہے۔ مؤمن نے اس میں عطا کی اور حمید
نے انس سے روایت کیا اس میں کوئی منہاج
موجود نہیں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَلْیَا اَللّٰہِ میں تجھ سے پوری نعمت کا سوال کرتا ہوں! آپ نے فرمایا پوری نعمت کو نہی ہے یہ اس نے عرض کیا میں نے اس دعا کے ساتھ بہنری کا ادا وہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوری نعمت، جنت کا داخلہ اور جہنم سے نجات! آپ نے ایک اذکار دی کہ یا ذی الجلال والاکرام کہتے ہوئے سننا تو فرمایا تیری دعا یقیناً قبول ہوگی لہذا سانگ۔ ایک اذکار دی سے یہ کلمات سنئے یا اللہ میں تجھ سے صبر کا طالب ہوں! آپ نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے مصیبت مانگی ہے لہذا اس سے عافیت بھی طلب کر۔ احمد بن حنبل نے بواسطہ اسمعیل بن ابیہیم، جریری سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بادشہ ہو کر ذرا الٹی کرتے ہوئے ہونا۔

حضرت ابوالحسن باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہا وضو ہو کر اپنے بستر پر بیٹھے اور نیت پڑھے تک ذکر الہی میں مشغول رہے وہ لائے کی جس

گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے
اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔ بواسطہ شہر بن حوشب، ابو ظبیر
اور عمر بن عباس بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے۔

صبح و شام کی دعا۔

ابو راشد جبرائی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
عمر بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر
عرض کیا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث
سنائیں۔ انہوں نے مجھے ایک صحیفہ عطا کیا اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ کھوکھریا ہے۔ فرماتے
ہیں میں نے اس کو دیکھا تو اس میں لکھا تھا حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی دعا
بتائیں جسے میں صبح و شام پڑھا کروں آپ نے فرمایا
اے ابو بکر! یہ کہا کرو اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالدَّارِیْنِ اِنِّیْ
اَسْأَلُكَ اَسْمَآئِیْنَ اَدْرِیْہِیْنَ کَے پیدا کرنے والے تو ہی
پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے تو ہی
معبود ہے ہر چیز کا رب اور مالک میں
نفس و شیطان کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں نیز گناہ کے
از تکاب یا کسی مسلمان کی طرف مغلوب کرنے سے تیری پناہ چاہتا
ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عسک ہتھوں و اسے
درخت کے پاس سے گزرے آپ نے اس پر اپنی لاکھی
سارک ماری تو پتے بھر گئے۔ آپ نے فرمایا الحمد للہ
سبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بندہ کے گناہ
اسی طرح بھلا دیتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے بھر رہے ہیں۔

وَسَمِعُوْا یَقُوْلُ مَنْ اُوْی اِلٰی خَرَامِیْہِ طَاطِرًا
یٰۤاَیُّہَا اللّٰہُ حَتّٰی یُکْرِیْکَہُ ۱ النَّعَاسُ کَیْ یَقْلِبُ
سَاعَتَہِیْنَ ۲ اَللّٰہُ یَسْأَلُ اللّٰہُ نَبِیُّہُ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَةِ ۱ اَلَا عَطَاہُ اللّٰہُ اِیَّاکَ ہٰذَا اَحَدًا یُّثَرِّقُ
حَسَنَ عَرِیْبٍ وَکَدَّ رِدْیَ ہٰذَا ۱ اَیْضًا عَنْ شَہْرِیْنِ
حَوْشَبٍ عَنْ اَبِی قَلْبِیْۃ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَۃ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

باب ۲۸

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَدْرِۃ تَابِعِیْنِ
بْنِ عَیَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَیَادٍ عَنْ اَبِی رَاشِدٍ
الْحَبَرَانِیِّ قَالَ اَتَّبَعْتُ عَمَدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ فَقُلْتُ لَمَّا حَدَّثَنَا مِمَّا سَمِعْتُمْ مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ لَیْسَ اِلَیَّ
مَعِیْفَۃٌ فَقَالَ ہٰذَا مَا کَتَبَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ فَتَطَرْتُ فِیْہَا فَادَّ
فِیْہَا اَنَّ اَہَکْبَرَ النَّبِیِّیْنَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْکَ مَا
اَقُوْلُ اِذَا اَمْسَمْتُ وَاِذَا اَمْسَمْتُ قَالَ یَا بَا بَکْرَ
قُلِ اللّٰہُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالدَّرَیْیْنِ عَابِدُ النَّعِیْبِ
وَالشَّہَادَۃِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّ اَنْتَ اَنْتَ وَفِیْہِ
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ شَیْءٍ طَیِّفٍ وَ
یُشْرِکُہُ وَاَنْ اَقْتَرِبَ عَلٰی نَفْسِیْ شَرٌّ اَوْ اَجِدَہُ
اِلٰی مَسْرُوْہِ ہٰذَا اَحَدًا یُّثَرِّقُ حَسَنَ عَرِیْبٍ مِنْ
ہٰذَا اَتَّوَجَّہُ

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِیْبٍ النَّدَیُّ
نَا اَلْفَضْلَ بْنَ مُوْسٰی بْنِ اَلْعَمَّیْنِ عَنْ اَبِی بَنْ
مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ مَرَّ
بِشَجَرَةٍ یَا یَسْتَوْدِیْ فَعَرَّجَہَا بِعَصَاہُ فَتَنَّا شَرَّ
اَعُوْذِیْ فَقَالَ اِنَّ اَلْحَمْدَ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ لَتَنَّا قَطْمِیْنِ ذُنُوْبِ

الْعَبْدُ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَبُّ الشَّجَرَةِ هَذَا حَدِيثٌ
عَرِيبٌ وَلَا تَقْرَأُ إِلَّا عَشْرًا يَسَاعًا هُنَّ أَكْبَرُ إِلَّا
أَنَّهُ قَدَارَةٌ وَلَنْظَرٍ إِلَيْهِ

۱۴۵۹۔ حَدَّثَنَا حُثَيْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي
الْحَلَّاجِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَبِّي
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَيْبٍ السَّهْلِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَمْ أَلَمْ يَكُنْ
وَلَمْ يَلَمْ يَكُنْ يَحْيَى وَيُمَيَّتٌ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلَى أَكْبَرِ الْمَعْدِبِ جَعَلَ
اللَّهُ لَهُ مَسْجِدًا يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ
حَتَّى يُصْبِحَ وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوجِبَاتٍ
وَمَجَى عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُؤِيقَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ
بِعَدْلِي عَشْرَ رَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ عَرِيبٌ لَا تُعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ
بْنِ سَعْدٍ وَلَا تُعْرِفُهُ إِلَّا بَنُ شَيْبٍ سَعَادًا
مِنْ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّوْبَةِ وَ
الِاسْتِغْفَارِ وَمَا ذَكَرَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ

توبہ

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
عَاصِمِ بْنِ أَبِي الْجَوْذَاءِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُنَيْشٍ قَالَ
أَقْبَتَ صَفْوَانُ بْنُ عَمَّالٍ الْمَدَنِيَّ أَسْأَلُهُ عَنِ
الْمَسْكُورِ عَلَى الْخَفِيِّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا زَيْدُ فَقُلْتُ
أَتَيْتُكَ الْيَوْمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَضَمَّرُ أَجْمَعَةً مِمَّا
يَطَايِبُ الْيَوْمَ رَضًا بِمَا يُطَلَّبُ قُلْتُ أَنَّهُ حَدَّثَ
فِي صَدْرِي الْمَسْكُورَ عَلَى الْخَفِيِّ بَعْدَ الْغَائِطِ وَ
أَتَوَلَّى وَكُنْتُ أَمْرًا مِنْ أَهْلِ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُتُّتُ أَسْأَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ

یہ حدیث عزیز ہے۔ ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
اعمش کا سماع معلوم نہیں البتہ انہوں نے حضرت
انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔

حضرت عمارہ بن شیبہ سبائی رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص نماز مغرب کے بعد دس مرتبہ یہ
کلمات کہے لا الہ الا اللہ اللہ تعالیٰ اس کے
لئے فرشتوں کی فوج بھیجتا ہے جو صبح تک شیطان
سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اس کے لئے جنت
لازم کرنے والی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس
مہلک گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ اور اسے دس مومن
غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جاتا ہے۔ یہ
حدیث حسن عزیز ہے۔ ہم اسے صرف لیث
بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے عمارہ بن شیبہ
کا سماع ہمیں معلوم نہیں۔

توبہ، استغفار اور رحمت پروردگار

حضرت زید بن حبیش سے روایت ہے فرماتے ہیں
میں حضرت صفوان بن عسال مرادی کے پاس مودوں
پر مسح کے بارے میں دریافت کرنے آیا تو انہوں نے
پوچھا اسے ذرا کیسے آگاہ ہوا میں نے عرض کیا تلاش علم
میں حضرت صفوان نے فرمایا فرشتے طالب علم کے مقصد
پر رونا مندی کی وجہ سے اس کے لئے اپنے پر بچھاتے
ہیں میں نے عرض کیا یا عمارہ اور شیبہ کر کے بعد
موروں پر مسح کر کے کے بارے میں میرے دل میں
شہرہ پڑ گیا ہے۔ اور (چونکہ) آپ صحابی رسول ہیں۔

فِي ذَلِكَ شَيْئًا قَالَ لَعَنَ كَان يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا
سَقَدًا أَوْ مَسَافِرِينَ أَنْ لَا نَتَزَعَرَّ خِفَانًا ثَلَاثَةً
أَيَّامٍ وَلِيَا يَهَيِّئَ الْإِيمَانُ جَانِبَهُ لَيْكُنْ مِنْ عَاكِطِ
كَوْلٍ وَتَوَمَّنْ قَالَ فَعَلْتُ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي
الْبُحْرَى شَيْئًا قَالَ لَعَنَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَقَدٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ
قَادَاهُ أَعْدَائِي بِصُورٍ لَهُمْ جَهَنَّمِي يَا مُحَمَّدُ فَاجَابَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ نَحْوِ مِثْلِ
صَوْتِهِ هَذَا قُلْنَا لَهُ دَيْتَكَ اغْضُضْ مِنْ
صَوْتِكَ فَإِذَا ذَكَرْنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ نَهَيْتَ عَنْ هَذَا أَفْعَالَ قَالَتْ لَا أَغْضُضُ
قَالَ الْأَعْرَابِيُّ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَسَا يُلْحَقُ بِهِمْ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ
أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زِلَ يَحْيِيْنَا حَتَّى ذَكَرَ
بَابًا مِنْ قِبَلِ الْغَرْبِ مَسِيرَةَ عَرُضٍ أَوْ سَبْعِينَ
الْمِائَةِ لِي عَرُضٍ أَوْ سَبْعِينَ أَوْ سَبْعِينَ عَامًا
قَالَ سُبْحَانَ قَبْلِ الشَّامِ خَلَقَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مَقْدُوحًا يَعْنِي بِالتَّوْبَةِ
لَا يُغْنِي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ
حَسَنٌ فَحَسَنٌ

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَدَةَ الضَّبِّيُّ نَا
حَسَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبِيبٍ
قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ
لِي مَا جَاءَكَ فَقُلْتُ أَنْبَغُوا إِلَيْكَ قَالَ بَلَّغْنِي
أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَصُفُّ أَجْصَعَهَا يَكْرِبُ الْعِلْمُ رِضًا
بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَمْ أَرَهُ حَاكٍ أَوْ حَكٍّ فِي
نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْمُسْتَحَبِّ عَلَى الْخَفِيِّينَ نَزَلَ حِفْظُ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ
شَيْئًا قَالَ لَعَنَ كُنَّا إِذَا كُنَّا سَقَدًا أَوْ مَسَافِرِينَ

اس سے پہلے آپ پر بھی آیا ہوں کیا اپنے حضور اکرم سے اس کے متعلق میں
کچھ سنا ہے! انہوں نے فرمایا ہاں آپ ہمیں فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم
حالات سفر میں ہوں یا (فرمایا) مسافر ہوں تو جنابت کے علاوہ تین دن
رات تک پیشاب یا حنفہ یا حنفہ کی وجہ سے نہ اتاریں حضرت زید
فرماتے ہیں میں نے دیکھا آپ کی محبت کے واسطے میں بھی نبی اکرم سے کچھ سنا
انہوں نے فرمایا ہاں ہم ایک سفر میں آنحضرت کے ہمراہ تھے اس دوران ہم
آپ کے پاس موجود تھے ایک عربی نے آپ کو بلند آواز سے پکارا یا محمد!
وہی اللہ علیہ وسلم نبی اکرم سے اسے اسی انداز میں بلند آواز سے جوا بدیا
میں یہاں ہوں ہم نے اس عربی سے کہا تم پر انہوں نے سہلہ پانی آواز پست
کر دو کہ تم نبی اکرم کے پاس ہو (بلند آواز) سے منع کیا جا چکا ہے
اس نے کہا افسوس! میں نے اپنی آواز پست نہیں کرونگا پھر اس عربی
نے نبی اکرم سے عرض کیا ایک آدمی کسی قوم سے بہت گزتا ہے اور وہ بھی
تک وہ ان سے نہیں ملتا آنحضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر شخص
اپنے محبوب کے ساتھ ہو گا۔ تین جہنم میں تھے نبی اکرم سے
حدیث بیان کرتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے مغرب کی جانب ایک دیدار سے
کا ذکر کیا جسکی چوڑائی پچاس یا ستر سال کی مسافت ہے یا فرمایا اسکی
چوڑائی میں ایک سو اسی یا پچاس یا ستر سال کی مسافت ہے۔ سفیان
فرماتے ہیں وہ شام کی طرف ہے اسے اللہ تعالیٰ نے اس دن پیدا کیا
جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ سورج کے مغرب کی
طرف سے طلوع تک کھتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ترمذی جلیل فرماتے ہیں حضرت صفوان بن عسال مرادی
کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا
علم کی تلاش میں انہوں نے فرمایا مجھے پتہ چلا ہے کہ فرشتے
طالب علم کے علم سے واقف ہوتے ہوئے اس کے لئے پتہ
بجھاتے ہیں۔ حضرت زید فرماتے ہیں میں نے عرض کیا سوزدوں پر
سج کے بارے میں میرے دل میں شبہ پیدا ہو گیا ہے کیا آپ
کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کے بارے میں کچھ یاد ہے؟
انہوں نے فرمایا ہاں ہم سفر میں ہونے یا (فرمایا) ہم مسافر ہونے
تو ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم جنابت کے سوا پیشاب یا پاخانے سے

أَمَرْنَا أَنْ لَا تَخْلَعُ خِفَاءَ ثَلَاثَ أَثْمَانٍ جَنَابَةٍ
وَأَكْبَرُ مِنْ غَائِطٍ وَبُولٍ وَنَوْمٍ هَذَا فَقُلْتُ فَرَعَلُ
حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْفَرْدِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَادِهِ فَنَازَا
رَجُلٌ كَانَ فِي إِخِرِ النَّعْمِ بِصَوْتٍ جَوْدِيٍّ أَعْرَافِيٍّ
جَلَمْتُ حَافٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ كُنَا
النَّعْمُ مِنْهُ إِنَّكَ قَدْ تَهْنَيْتَ مِنْ هَذَا فَأَجَابَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى تَجْوِيزٍ
صَوْتِهِ هَذَا وَمَنْ قَالَ الرَّجُلُ يُحِبُّ النَّعْمَ وَلَمَّا
يَلْحَقُ بِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَنْ أَحَبَّ قَالَ زَيْنٌ فَمَا بَرِحَ
يُحَدِّثُنِي حَتَّى حَدَّثَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ
بِالْمَغْرِبِ بَابًا مَعْرُوضَةً مَسِيرَةً سَبْعِينَ عَامًا
لِلشَّمْسِ لَا يَغْنُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ
وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ يَأْتِي
بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا غَالِيَةً
هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ كَحَسَنِ تَعْمِيمٍ

باب ۳۸۴

۱۳۶۲. حَكَاثَاتُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَحْقُوبَ نَا
عَمِّي ابْنِ عَمِيٍّ ابْنِ عَمِيٍّ نَاعِيَةً الرَّحْمَنِ بْنِ
ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ
ثَعْبَانَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ
يُعَذِّبْهُ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ كَحَسَنِ تَعْمِيمٍ
بُنْ بَشِيرُ بْنُ أَبِي عَمِيٍّ نَاعِيَةً الرَّحْمَنِ بْنِ
ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ زَيْنٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ
جَبْرِ بْنِ ثَعْبَانَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمِثْلِهِ

تین دن تک مونس نہ آتا یہی حضرت زید فرماتے ہیں میں نے پوچھا
آپ کو نبی کریم سے محبت کے بارے میں بھی کچھ یاد ہے۔ فرمایا ہاں
ہم ایک سفر میں رسول اللہ کے ہمراہ تھے تو مجلس کے آخر سے
ایک بے کج گفت اعرابی نے بلند آواز سے پکارنا اسے محمد!
اسے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم! صحابہ کرام نے کہا چپ کر اس طرح
پکارنا منع ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر متوجہ ہو کر
فرمایا ہاں آؤ اس نے کہا ایک آدمی کسی قوم سے محبت
کرتا ہے لیکن ابھی تک ان سے مل نہیں سکا۔ راوی
فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باریقامت کے
دن ہر شخص کی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ دنیا میں محبت
کرنا ہوگا۔ حضرت زید فرماتے ہیں حضرت زید نے باتیں کرتے
ہوئے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب توبہ کا دروازہ
بنایا جس کی پھر تالی بستر سال کی مسافت ہے یہ بند نہ ہوگا
جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے اللہ تعالیٰ
کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے یوم یائی بعض آیات
ربک! الہم جس دن میرے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہوگی تو
کسی نفس کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا۔ یہ حدیث
حسنی صحیحہ ہے۔

توبہ تک قبول ہوئی ہے۔

حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس
وقت تک بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک
اس کی روح خلق تک نہ پہنچے یہ حدیث حسن غریبہ ہے
محمد بن بشیر نے بواسطہ ابو عامر مغدلی علیہ الرحمہ بن ثابت
بن ثوبان اثابت بن ثوبان ماکھول اور جابر بن
نفیر احضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس
کے اہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

وَبِجُودَتِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَتْ فِيكَ وَلَا بَابِي
يَا أَيُّهَا أَهْلُ الْبَيْتِ لَوْ لَقِيتُكَ ذُنُوبُكَ عَنْكَ ائْتَمَّ بِكَ
اسْتَغْفِرُ رَبِّي غَفَرْتَ لَكَ وَلَا بَابِي يَا أَيُّهَا أَهْلُ الْبَيْتِ
لَعَا كَيْفَ بِي بِقَدْرِ الْآثَرِ مِنْ عَمَلِي مَا شَقَرْتُ بَعِيثِي لَا
تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَا تَيْتُكَ بِقَدْرِهَا مَغْفِرَةٌ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعُدُّهُ إِلَّا مِنْ هَذَا
أَوْجُوهٍ

باب ۴۸۸

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَدَنِيُّ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ مَا تَرَى رَحْمَةً فَوَضَعَهُ رَحْمَةً
وَأَجَدَهُ بَيْنَ خَلْقِهِ يَتَرَاهُمُونَ بِهَا رَحْمَةً اللَّهُ
يَسْعَى وَيُسْعُونَ رَحْمَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ
وَجُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلْيَانَ الْبَجَلِيِّ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ كَثِيرٌ

باب ۴۸۹

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَدَنِيُّ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ تَوَيْعَلُمُ الْمُؤْمِنِينَ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ
الْعُقُوبَةِ مَا كُنْتُمْ فِي الْجَنَّةِ أَحَدًا وَتَوَيْعَلُمُ
الْكَافِرِينَ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنَ
الْجَنَّةِ أَحَدٌ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ حَسَنٍ لَا نَعُدُّهُ إِلَّا
مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

باب ۴۹۰

۱۴۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

جہیں اسے انسان! اگر تو زمین بھر گناہ بھی لے
کر میرے پاس آئے لیکن تو نے شکر نہ
کیا ہو تو میں تجھے اس کے برابر بخش دوں
گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف
اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

رحمت الہی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
نے سورج میں پیدا کیں ایک رحمت الہی مخلوق
کے درمیان رکھی جس سے وہ ایک دوسرے
پر رحم کرتے ہیں جبکہ نازل سے رحمتیں اللہ تعالیٰ
کے پاس ہیں۔ اسباب باب میں حضرت سلمان اود
جندب بن عبد اللہ بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہما سے
بھی روایات مذکور ہیں۔

رحمت و عذاب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مسلمان
کو معلوم ہو تاکہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر سزا ہے
تو کوئی بھی جنت کی امید نہ رکھتا اور اگر کافر کو معلوم
ہو تاکہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر رحمت ہے تو کوئی
کافر بھی جنت سے ناامید نہ ہوتا۔ یہ حدیث حسن
ہے ہم اسے صرف علامہ ابن عبد الرحمن کی روایت
سے پہچانتے ہیں۔

وسیع رحمت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب

مَنْ شَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَاءَنِي خَلَقَ
الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ رَحِمَنِي تَغْلِبَ
عَظَمَتِي هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ فَجَعَلَهُ

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي قَلْبٍ رَجُلٌ مِنْ
أَهْلِ بَغْدَادَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْكَلْبِيُّ صَاحِبُ أَحْمَدَ بْنِ
حَنْبَلٍ ثنا يونس بن عُقَيْدٍ نا سَجِيدُ بْنُ زَمْرِي
عَنْ عَامِرٍ الْأَخْلَوِيِّ ثنا يونس عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ دَسَّ جِلَّ
فَدَا صَلَّيْ دَهْوَيْدًا عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَمِنَّا بِبَيْتِكَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ بِمَا دَعَا اللَّهُ دَعَا اللَّهُ بِاسْمِهِ
الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ قَرِيبًا سَمِعَ
بِهِ أَعْطَى هَذَا أَحَدٌ مِنْ قُرَيْبٍ مِنْ هَذَا النَّوْجِ
وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ هَذَا النَّوْجِ
عَنْ أَنَسٍ

باب ۹۱

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْنَقِيُّ
ثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ
عَنْ سَجِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ نا الْمُقْبِرِيُّ عَنْ أَبِي
هَبَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عَنْكَ فَكَهَرُ
يَصِلُ عَلَى وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ
ثُمَّ نَسِيَ قَبْلَ أَنْ يُفْعَلَ لَهُ دَرِغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ
أَدْرَسَ عَنْكَ أَبُوهُ الْكَبِيرُ فَكَهَرُ يَدُ الْخَلَاةِ الْجَعْفَةِ
قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَآخِلُهُ قَالَ أَوْ أَحَدًا هَمَّادُ
فِي أَبَابٍ عَنْ جَابِرٍ وَآنَسٍ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ
غَرِيبٌ مِنْ هَذَا النَّوْجِ وَرَبِّي بْنُ إِبْرَاهِيمَ
هُوَ أَحَدٌ مِنْ سَجِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ ثِقَةٌ دَهْوً

خلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے دست قدرت سے اپنی
ذات کے لئے لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر
غالب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک آدمی
نماز پڑھ کر یہ دعا مانگ رہا تھا اَللّٰهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا إِلَهَ
تَبَرُّهُ سَوَاقُوتِي مَسْبُودٌ مِنْ تَوْهَمِ احْسَانِ قَرَلْنِي وَآلَا
أَسْمَاؤُنَّ اُدْرَسَ مِنْ كُفْرِي سَابِقَةُ تَمُودَ كَسَ بَغِيرُهَا كَرْنِي
وَالْأَمْرُ لِي اُدْرَسَ وَآلَا هِيَ رَسُولُ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَمَّ فَرِيَا يَجَانْتِ هُوَ اس نَمَّ كَسَ جَزِيْرَةِ سَامَةِ اَللّٰهُ تَعَالٰی سَ
دَعَا مَاجِي يَا اس نَمَّ اس اَعْلَمُ كَسَ سَامَةِ دَعَا مَاجِي كَرَجَسِ
كَسَ سَامَةِ مَاجِي مَاسَ دَالِي دَعَا ثَرِيْفُ تَبُوْلِيْتِ حَاسِلِ كَرْنِي
سَ اُدْرَسِ كَسَ سَامَةِ كَهْرُ مَاجِي مَاسَ تُو دِيَا مَاجِي سَ
یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حضرت انس
رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی
ہے۔

درود شریف نہ پڑھنے کی برائی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی ناک
خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ
مجھ پر درود نہ بھیجے اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو کہ جو
رمضان شریف کو پائے اور گناہوں سے بخشش حاصل نہ
کر سکے یہاں تک کہ رمضان شریف ختم ہو جائے۔ اس شخص
کی ناک بھی خاک آلود ہو کہ جس کے سامنے اس کے
والدین کو پڑھا پڑھے اور وہ ان کے ذریعے جنت میں داخل
نہ ہوسکے۔ عبد الرحمن کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا
ان میں سے ایک کو پڑھا پڑھے۔ اس باب میں حضرت جابر
اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ
حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ربیع بن ابراہیم

ابن علیہ ویرودی عن بعض اہل اہل قال
 إذا صلى الرجل على النبي صلى الله عليه وسلم
 مرة في المجلس أجدأ عنه ما كان في ذلك
 ۱۴۷۱۔ حدثنا يحيى بن موسى نا أبو عاصم
 العقدي عن سليمان بن بلال عن عمارة بن
 عذبة عن عبد الله بن علي بن حسين بن علي
 بن أبي طالب عن أبيه عن حسين بن علي بن
 أبي طالب عن علي بن أبي طالب قال قال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم لا تجد الكوفة من
 حديث عمارة فذكر حسين على هذا حديث

۱۴۷۲۔ حدثنا أحمد بن إبراهيم الذي قد
 نا عن محمد بن حنفی بن غیاث نا آبی عن الحسن بن
 عقیب الشوع عن عطاء بن السائب عن عبد الله
 بن أبي ادنی قال کان رسول الله صلى الله عليه
 وسلم يقول اللهم بزر قلبی یا تبارک و التبارک
 والبارک الباری اللهم تق قلبی من الخطایا کما
 تقیت الشرب الا بیعت من الناس هذا

باب ۹۲

ابن علیہ ویرودی عن بعض اہل اہل قال
 إذا صلى الرجل على النبي صلى الله عليه وسلم
 مرة في المجلس أجدأ عنه ما كان في ذلك
 ۱۴۷۱۔ حدثنا يحيى بن موسى نا أبو عاصم
 العقدي عن سليمان بن بلال عن عمارة بن
 عذبة عن عبد الله بن علي بن علي بن حسين بن علي
 بن أبي طالب عن أبيه عن حسين بن علي بن
 أبي طالب عن علي بن أبي طالب قال قال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم لا تجد الكوفة من
 حديث عمارة فذكر حسين على هذا حديث

۱۴۷۲۔ حدثنا أحمد بن إبراهيم الذي قد
 نا عن محمد بن حنفی بن غیاث نا آبی عن الحسن بن
 عقیب الشوع عن عطاء بن السائب عن عبد الله
 بن أبي ادنی قال کان رسول الله صلى الله عليه
 وسلم يقول اللهم بزر قلبی یا تبارک و التبارک
 والبارک الباری اللهم تق قلبی من الخطایا کما
 تقیت الشرب الا بیعت من الناس هذا

باب ۹۳

ابن علیہ ویرودی عن بعض اہل اہل قال
 إذا صلى الرجل على النبي صلى الله عليه وسلم
 مرة في المجلس أجدأ عنه ما كان في ذلك
 ۱۴۷۱۔ حدثنا يحيى بن موسى نا أبو عاصم
 العقدي عن سليمان بن بلال عن عمارة بن
 عذبة عن عبد الله بن علي بن علي بن حسين بن علي
 بن أبي طالب عن أبيه عن حسين بن علي بن
 أبي طالب عن علي بن أبي طالب قال قال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم لا تجد الكوفة من
 حديث عمارة فذكر حسين على هذا حديث

۱۴۷۳۔ حدثنا أحمد بن إبراهيم الذي قد
 نا عن محمد بن حنفی بن غیاث نا آبی عن الحسن بن
 عقیب الشوع عن عطاء بن السائب عن عبد الله
 بن أبي ادنی قال کان رسول الله صلى الله عليه
 وسلم يقول اللهم بزر قلبی یا تبارک و التبارک
 والبارک الباری اللهم تق قلبی من الخطایا کما
 تقیت الشرب الا بیعت من الناس هذا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْقَدَشِيِّ وَهَذَا كُنِيَ
الْمَكِّيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ قَدْ تَكَلَّفَ فِيهِ
بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَقَدْ
رَفَى إِسْرَائِيلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقِيْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي
عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا سَأَلَ اللَّهُ
شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَافِيَةِ حَدَّثَنَا بِإِذْنِ
الْقَاسِمِ بْنِ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَاسِحًا بَنُ مَنْصُورٍ
أَكُوْفِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ يَحْدُثُ ۱۴۴۴

۱۴۴۴۔ حَلَّامَتَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبَا النَّظْرِ
لَا يَكُورُ عَنْ حَبِيشٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْقَدَشِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ
بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسٍ الْخَوْلَافِيِّ عَنْ يَزِيدَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ ذَابُّ الْقَتَالِ حِينَ
تَهْتَكُورُونَ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى اللَّهِ وَ
وَفَاءَةٌ لِمَنْ الْأَشْرُوكُ وَتَكْفِيرٌ لِلْسَّيِّئَاتِ وَمَطْلُودَةٌ
لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ بَكْرٍ إِلَّا مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُهُ مِنْ قَبْلِ إِسْنَادِهِ وَتَوَدَّتُ مُحَمَّدُ
بْنُ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ مُحَمَّدُ الْقَدَشِيُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ
يَعْقُوبَ الشَّامِيِّ وَهُوَ ابْنُ أَبِي قَيْسٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ
بْنُ حَسَّانٍ وَقَدْ تَوَلَّى حَدِيثَهُ وَقَدْ رَفَى هَذَا
الْحَدِيثَ مَعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بِنِ
يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسٍ الْخَوْلَافِيِّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۴۵۔ حَلَّامَتَا بِإِذْنِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ شَمِّي مَعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ
رَبِيعَةَ بِنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسٍ الْخَوْلَافِيِّ عَنْ
أَبِي أَمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن نے ان کے حفظ میں کلام کیا ہے اسرائیل نے بواسطہ
عبد الرحمن بن ابی بکر موسیٰ بن عقیبہ اور نافع حضرت ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کیا رسول اکرم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے
نزدیک عافیت طلب کرنے سے زیادہ کوئی سوال محبوب
نہیں ہم سے یہ روایت فاکم بن دینار کوئی نے بواسطہ سخا
بن منصور کوئی اسرائیل سے نقل کرتے ہوئے بیان کی۔

حضرت ہمال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو (عبادت کے لئے) گھرا
ہونا اپنے اوپر لازم کر لو یہ تم سے پہلے کے نیکو کار لوگوں
کا طریقہ ہے۔ قرب الہی کا ذریعہ، انما ہوں سے رکاوٹ
برائیوں کا کفارہ اور جسمانی بیماریوں کا دافع ہے۔ یہ
حدیث حسن غریب ہے ہم اسے حدیث ہمال سے صرف
اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ مستند کے اعتبار سے یہ صحیح
نہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ علیہ سے
سنا فرماتے ہیں محد قرشی سے محمد بن سعید
شامی مراد ہیں۔ وہ ابوالقیس کے بیٹے ہیں۔ یہ محمد
بن حسان ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے
ان کی حدیث کو ترک کیا۔ معاویہ بن صالح
نے بواسطہ ربیعہ بن یزید، ابو ادريس الخولاني
اور ابو امامہ، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ
حدیث روایت کی۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کا
قیام لازم پکڑو وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں
کا طریقہ ہے، قرب خداوندی، برائیوں کا کفارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یا جہاں

٨٤٨ حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو الْأَحْوِسِ عَنْ أَبِي
حَمْدَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسَدِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَ فَقَدْ أَنْصَرَ هَذَا أَحَدُ يَثِ
عُوبٍ لَا تُعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي حَمْدَةَ
قَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْيَعْلُوِيَّيْنَ أَبِي حَمْدَةَ مِنْ
بَيْلِ حِفْظِهِمْ وَهُمْ مِنْ الْأَنْصَارِ هَذَا ثَنَا مُتَيْسِرٌ
نَا حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَوَائِي عَنْ أَبِي
الْأَحْوِسِ عَنْ أَبِي حَمْدَةَ عَنْ الْأَسَدِ نَحْوَهُ

۴۹۴۱

١٢٤٩. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْبُخَارِيُّ الْكُوفِيُّ زَيْدُ بْنُ حَسَابٍ قَالَ
وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّيْخِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرَ
مَنَاقِبَ لِلْإِمَامِ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
كَأَنَّكَ تَلْقَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَقْبَلْهُ فَرُحَ
بِهِ فَرِحَ بِكَ الرَّحْمَنُ كُلُّ يَوْمٍ يَرَاهُ فِي
مَنْزِلَتِهِ ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَسَبْعِينَ مَرَّةً
وَأَمَّا مَا كَانَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَكَانَتْ لَهُ
فِيهِ مَنَاقِبُ ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَسَبْعِينَ مَرَّةً
وَأَمَّا مَا كَانَ مِنْ خَلْفِهِ فَكَانَتْ لَهُ فِيهِ
مَنَاقِبُ ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَسَبْعِينَ مَرَّةً

یا و ۹۴

١٢٨٠. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ
بْنُ عَبْدِ الْوَرِثِ نَاهَا شَرُّهُمَا بَنُو سَعِيدِ
الْكُوفِيِّ ثَنَا كُنَّا نَحْمَلُ حَيْفِيَّةَ قَالَ مَبِغُتِ
حَيْفِيَّةَ نَقُولُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ أَرْبَعَةُ أَلْفِ نَوَافِ
أَسْتَبَوَ بِهَا قَالَ لَقَدْ سَبَّحْتَ بِهَذِهِ إِلَّا أَعْلَمَكَ

سعیان ثوری سے اسی کیساتھ اسکی مثل حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مستظلم کی فریاد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظام کے خلاف
مظلوم کی بددعا سنی جاتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے
ہم اسے صرف ابو حمزہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔
بعض علماء نے ابو حمزہ کے حفظ میں کلام کیا ہے۔ ان
سے میمون اعظم مراد ہیں۔ تفتیب نے بواسطہ حمید بن عبد الرحمن
روای کی اور ابو احمد ص ابو حمزہ سے اسکی سند
کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

ایک ایکم وظیفہ

حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے لا الہ الا اللہ ان اس کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ حضرت ابوالیوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً بھی مروی ہے۔

مختصر مگر جامع و ظریف

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے سامنے چاند ہزار گولیاں پڑی ہوئی تھیں میں ان کے تسبیح شمار کر دی تھی آپ نے فرمایا یقیناً تم نے ان کے تسبیح پڑھی ہے کیا میں تمہیں ایسے کلمات دیتا دوں جن کے ذریعہ اس سے زیادہ تسبیح پڑھ سکو فرماتی ہیں میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا کہ جو کماں اللہ علیہ صلوٰۃ

قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَيٌّ كَرِيمٌ يَقْبَلُ إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ
إِلَيْهِ يَتَأَيَّدُ أَنْ يَمُدَّ هُمَا صُفْرًا خَارِبَتَيْنِ
هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حُدُودٍ وَدَعَى بَعْضُهُمْ
وَلَوْ يَزْعَمُ

تو وہ اسے خالی اور نامراد واپس کرے۔
یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض محدثین نے اسے
غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ
بْنِ أَبِي نَافْعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ
يَدْعُو مُبْتَغِيَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِذًا بِأُذُنِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ إِذَا أَشَارَ
الرَّجُلُ بِأُذُنَيْهِ فِي الدَّعَاءِ عِنْدَ الشَّهَادَةِ
لَا يَشِيرُ إِلَّا بِأَمْرٍ وَاجِدَةٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ ایک شخص اپنی دو انگلیوں کے ساتھ دعا
(اشارہ) کر رہا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ایک سے کرو ایک سے کرو۔ یہ حدیث
حسن غریب ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی
دعا مانگتے ہوئے شہادت کے وقت صرف ایک
انگلی سے اشارہ کرے۔

أَحَادِيثُ شَتَّى مِنْ أَبْوَابِ الدَّعَوَاتِ

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ
الْقَعْقَاعِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَقِيلٍ أَنَّ مَعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ أَخْبَرَهُ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَأَمَّرَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ يَوْمَ عَثَا
ثُمَّ بَكَى فَقَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَامَ الْوَلَدِ عَلَى الْمَنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ سَلُوا
اللَّهَ الْعَقِيدَ الْعَاقِبَةَ فَإِنَّ أَحَدًا كَرِهَ بَيْطَ بَعْدَ
الْبَيْتَيْنِ خَيْرٌ مِنَ الْوَقْفِ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حُدُودٍ حَسَنٌ
غَرِيبٌ مِنْ هَذَا النَّوَجِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ۔

حضرت معاذ بن رفاعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد
سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
منبر پر کھڑے ہوئے تو روپڑے اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) پہلے سال منبر پر تشریف فرما
ہو کر روئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت
مانگو کیونکہ کسی شخص کو یقین (ایمان) کے بعد
عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ یہ
حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ
الْوَدَّعِيِّ الْجَمَّالِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي
نَصْرَةَ عَنْ مَوْلَى لَدِيٍّ بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْرَمَ
اسْتَحْقَقَ لَوْ قَعَلْتُ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَمْ نَعْرِفْهُ مِنْ حَدِيثِ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشش مانگنے
والا گناہ پر مصر نہیں کہلاتا اگرچہ دن میں شتر مرتبہ
رنا دانستہ طور پر گناہ کرے۔ یہ حدیث غریب
ہے۔ ہم اسے صرف ابو نصیرہ کی روایت سے
پہچانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

آبِي نَصِيرَةَ وَلَيْسَ بِسَادَةٍ بِالْقَوِيَّ -

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَسَعْيَانُ بْنُ حَرْكِشٍ الْمُعَنِيُّ وَاحِدًا قَالَا لَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا الْأَصْبَهَنِيُّ بْنُ زَيْدٍ نَا أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَيْسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أَقَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَ أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَيْسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أَقَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَ أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَنَّا إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَمَا كَانَ فِي كَتِفِ النَّبِيِّ وَفِي حِفْظِ النَّبِيِّ وَفِي سَكْنِ النَّبِيِّ وَفِي مَيْتَةِ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ وَكَذَا رَدَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَحْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَزِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ -

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ تَارْفِيعٍ الصَّائِغُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَمْدَانَ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَثَ بَعَثًا قَبْلَ نَجْدٍ فَغَنَمُوا غَنَامَهُ ثُمَّ كَثِيرَةً وَاسْرِعُوا الدَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ نَحَثَ يَخْشَى حَارًا يَأْتِيَانَا اسْرِعُوا دَجْعَةَ وَلَا أَفْضَلُ غَنِيمَةً مِنْ هَذِهِ الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْفُرُوا عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلُ غَنِيمَةٍ دَامَرُوا رَجْعَهُ قَوْمٌ مُشْرِكُونَ أَهْلًا لِلصَّبِيحِ ثُمَّ جَسْرًا يَدُ كَدُونِ اللَّهِ حَتَّى طَلَبَتْ الشَّمْسُ فَأَدْلَمَتْكَ اسْرِعُوا رَجْعَةَ وَأَفْضَلُ غَنِيمَةٍ هَذَا حَيَاتِي غَرِيبٌ لَا تَمُوتُ إِلَّا مِنْ هَذَا أَوْجَعُ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نیا لباس زیب تن فرمایا تو اس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کیا الحمد للہ الذی کلم اللہ تعالیٰ لائق ستائش ہے جس نے مجھے لباس پہنا یا کہ میں اس سے اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص نیا لباس پہن کر یہ (مذکورہ بالا) دعا مانگے اور پرانے کپڑے مہتر کر دے وہ زندگی بھر اندر مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی حمایت، حفاظت اور پردہ سے ہمیشہ گا۔ یہ حدیث غریب ہے، یحییٰ بن ابی ہریرہ نے یہ حدیث اسلمہ عہد اللہ بن زحر علی بن یزید اور قائم، حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف لشکر بھیجا، انہوں نے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا اور بہت جلد واپس آگئے جو لوگ اس لشکر میں نہیں گئے تھے ان میں سے ایک نے کہا ہم نے اس لشکر سے زیادہ کسی لشکر کو اتنی جلدی واپس آنے اور اتنا مال غنیمت لانے نہیں دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی قوم نہ بتاؤں جو مال غنیمت حاصل کرنے میں اس سے بہتر اور واپسی کے لحاظ سے اس سے تیز ہے یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں پھر طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ لوگ بہت جلد واپس ہونے والے اور بہتر غنیمت حاصل کرنے والے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ حماد بن ابی حمید سے محمد بن

ابن حمید الوابراکیم النعادی مدینہ مراد ہیں اور وہ حدیث میں ضعیف ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا اسے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعا میں یاد رکھنا اور نہ بھولنا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک ساتھی ان کے پاس اگر عرض کی کہ میں اپنی کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوں میری مدد فرمائیے آپ نے فرمایا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے ہیں۔ اگر تجھے پریشی ہو جتنا قرض ہو گا تو اللہ تم نیری طرف سے ادا کر دے گا۔ یوں کہا کرو اللھم اکنفی القیاس اللہ! مجھے حلال رزق عطا فرما کہ حرام سے بچا اور اپنے فضل و کرم سے اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں بیمار تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میں کہہ رہا تھا اللھم ان کان ابلی اللہ یا اللہ! اگر میری موت آگئی ہے تو مجھے راحت بخش اگر کچھ ناخیر ہے تو مجھے اٹھالے اگر آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا فرما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا! فرماتے ہیں میں نے دوبارہ وہی کلمات کہے تو آنحضرت نے انہیں اپنا پاؤں مبارک مار کر فرمایا یا اللہ! اسے عافیت دے یا فرمایا اللھم اکنفی القیاس! اللھم اکنفی القیاس! حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں اس کے بعد مجھے کبھی درد کی شکایت نہیں ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی عیادت کرتے وقت

ہو ابوابہم الانصاری النسیبی وھو ضعیف فی الحدیث۔

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَن سُفْيَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَسْنَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَمْرَةِ فَقَالَ أَيُّ أَحَبِّ أَشَدِّكُمْ فِي دَعَائِكُمْ وَلَا تَنْسُوا هَذَا حَدِيثًا عَنْ مُحَمَّدٍ۔

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا بِحَيْثُ حَسَنَاتِ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَسَاقٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي أَنَا مَكِّيًّا جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي قَدْ تَجَدَّدْتُ عَنْ رَيْتِ بَنِي خَالَتِي قَالَ لَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنًا عَلَيْكَ وَشَلَّ جَبِيكَ شَيْخٌ دِينًا أَذَاهُ اللَّهُ عَنْكَ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ أَكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَنْ يَدِّكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَالَ كُنْتُ خَالِيًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ حَرِّ انْكَانِ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرْغِي وَأَنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَأَرْغِي وَأَنْ كَانَ بَلَاءٌ فَصَبِّرْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ قَالَ فَصَرَبَهُ بِرُجْلِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَافِنِي أَوْ شَفِنِي بِشُعْبَةَ الشَّافِ قَالَ فَمَا اسْتَكَيْتُ دَجِيًّا بِهَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ الْحَارِثِ

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا لَصَبَّحَ
 بَنُ الْقُدْرَةِ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ وَهْبٍ عَنْ قُتَيْبِ
 بْنِ الْمَحَارِثِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ
 عَنْ خُذَيْسَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِذَلِكَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي
 دَقَامٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا
 نَوَاحِلُ أَوْ قَالَ حَصَاةٌ تَسْتَحِمْ بِهَا فَقَالَ لَا أُخْبِرُكَ
 بِمَا هُوَ لَا يَسْرِعُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا أَوْ فَضَّلُ سُبْحَانَ
 اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ
 مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ
 ذَلِكَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ ذَا لِكُمْ
 أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلَا
 حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَمِثْلُ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ
 حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَبْعِينَ -

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ نُمَيْرٍ وَزَيْدُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ مَوْلَى الزَّيْثْرِ عَنْ
 الذَّبْيَرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَ قَالَ أَنَسٍ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعَبْدُ إِلَّا
 مَنَادِيًا يَدْعِي سَمِعُوا لِمَدِّكَ الْقُدَّوْسُ هَذَا
 حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سَلَمَانَ
 بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمِيمِيُّ أَنَا أَبُو زَيْدٍ عَنْ مُسْلِمٍ
 نَا ابْنُ جُنَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَعِكْرِمَةَ
 مَوْلَى بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا
 نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَجَلَسَ عُمَى بْنُ أَبِي كَالِبٍ فَقَالَ يَا أَبَا أَنْتَ وَ
 أُمِّي تَقْلَتُ هَذِهِ الْقُلُوبُ مِنْ صَدْرِي مَا أَجِدُ فِي
 أَقْدَارِ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا
 اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ہمراہ ایک عورت کے ہاں تشریف لے گئے اس
 کے سامنے گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں اور وہ ان پر تسبیح
 گن رہی تھی آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں اس سے بھی آسان
 یا افضل نہ بتا دوں (وہ یہ ہے) سبحان اللہ عدد ما خلق
 اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی آسمانی مخلوق کے برابر
 اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزگی اس کی ارضی مخلوق
 کے برابر اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزگی اس کے
 برابر جو اس کے درمیان ہے اور تمام مخلوقات
 الہی کی تعداد کے برابر۔ انہی ہی مرتبہ اللہ اکبر انہی
 ہی مرتبہ الحمد للہ انہی ہی مرتبہ لا حول ولا قوۃ
 الا باللہ۔ یہ حدیث سعد کی روایت سے حسن
 غریب ہے۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا ہر صبح ایک منادی آواز دیتا ہے (محبوب
 سے) پاک بادشاہ کی پاکیزگی بیان کر دے۔ یہ
 حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں
 اس دوران کہ ہم بارگاہ نبوی میں حاضر تھے حضرت علی تشریف لائے
 اور عرض کیا آپ پر میرے ہاں باپ قربان ہوں یہ قرآن میرے سینے سے
 نکل گیا ہے اور مجھے اس کے یاد رکھنے کی طاقت نہیں۔ نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اسے اللہ احسن ایسی تھے چندی
 کلمات نہ سکھاؤں جو تمہیں اور ان لوگوں کو جنہیں تم سکھاؤ، نفع
 دے اور جو کچھ آپ سکھیں اسے سینے میں محفوظ رکھیں، عرض کیا ہاں
 یا رسول اللہ مجھے سکھائیے نبی اکرم نے فرمایا: جموعی ذرات کو اگر

وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّصِيحُ أَفَلَا أَعْلَمْتُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنَ
 اللَّهُ بِهَا بَنِي بَنِيكَ وَمَنْ عَمِلَتْهُ وَيُثَبِّتَ مَا
 تَعَلَّمْتَ فِي مَنَازِلِكَ قَالَ أَجَلُ يَا سَيِّدِي أَتَدْرِي
 فَعَلِمْتَنِي قَالَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ
 أَنْ تَقُومَ فِي تِلْكَ اللَّيْلِ الْأَخِيرَةِ فَاعْمَلْ سَاعَةً
 مَشْهُودَةً وَاللَّهُ عَاقِبُهَا مُتَكَيِّفٌ وَقَدْ قَالَ
 أَخِي يَعْقُوبُ لِبَنِيهِ سَدِّتْ أَسْتَعْلِيكَ كُفْرًا بِي
 يَقُولُ حَتَّى تَأْتِيَ بِكَ الْجُمُعَةُ فَإِنْ تَوَسَّعْتَ
 فَقُمْ فِي وَسْطِهَا فَإِنَّ تَوَسُّعَ تَقْوَمَ فِي أَقْلِيهَا
 فَصَلِّ أَمَّا هَـ رَكَعَاتِ تَقْدُرُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى
 بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةِ يَسَّ فِي الرُّكْعَةِ
 الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَخُورِ الدُّعَاءِ وَ
 فِي الرُّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاللَّهُ
 تَزْوِيلُ السُّجْدَةِ وَفِي الرُّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ
 الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُقْصِدُ فَإِذَا قَرَعْتَ مِنَ
 التَّحِيَّاتِ فَاحْمَدِ اللَّهَ وَأَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى النَّبِيِّ
 وَصَلِّ عَلَى وَآلِهِ وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَاسْتَغْفِرْ
 لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تُخَالِفْكَ الْبُحَيْرَةُ
 سَبْعُونَ بِالْإِيمَانِ ثُمَّ قُلْ فِي الْخَيْرِ ذَلِكَ اللَّهُمَّ
 ارْحَمْنِي بِتِلْكَ الْمَعَارِفِ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَ
 ارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَنْبَغِي وَأُذْهِبَ حَتَّى
 الْمُنْظَرِ فَيَا مُرْسِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ كَرِّبْ لِي السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزِّ السَّيِّدِ
 لَا تَدَامَ سَأَلَكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَ
 نُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُؤَمِّرَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا
 عَلَّمْتَنِي وَأَرْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوهُ عَلَى النَّفْسِ النَّوَى
 يُدْعِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بِدَائِعِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَفَاتِحَةِ السُّجْدَةِ لَا تَدَامَ
 أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ

ہو سکے تو اخیر جمالی میں اٹھ کر کہ اس گھڑی فرشتے حاضر ہوتے ہیں
 اوروں کا قبول ہوتا ہے اور میرے بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام
 نے اپنے بیٹوں سے فرمایا تھا عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب
 سے طلب مغفرت کروں گا یعنی جمعہ کی رات آئے پر۔ اور اگر تم
 سے نہ ہو سکے تو نصف شب اٹھو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اول
 رات میں کھڑے ہو جاؤ چار رکعت (اس طرح) پڑھو کہ پہلی رکعت
 میں فاتحہ اور سورہ یسین و دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد
 حم الدھان تیسری رکعت میں فاتحہ اور اُمّ التمنین السجدہ اور چوتھی
 رکعت میں لا اھد اور تھارک لکھا پڑھو شہد سے فراغت پڑھاؤ
 کی نہایت عمدہ مدد شمار کرو اور نہایت اچھے طریقہ سے
 میرے لئے دیگر انبیاء، مومن مردوں اور عورتوں اور
 ان سورتوں کے لئے جو گزر چکے، دعا سے رحمت کرو (ردود شریف
 پر مضمون) پھر آخر میں یہ دعا مانگو اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ مُرْكِ الْعَامِيْنَ اَيُّهَا الرَّحْمٰنُ
 جب تک مجھے زندہ رکھے ہمیشہ گناہوں کو چھوڑنے کی توفیق دے
 کہ مجھ پر رحم فرما، فضول باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما کہ
 مجھ پر رحم فرما، ہمیشہ پسندیدہ امور میں اچھی بصیرت نصیب
 فرما، اسے اللہ آسمانوں اور زمینوں کو ایجاد کرنے والے
 عظمت و جلال اور غیر متصور عزت کے مالک اے اللہ اے رحمن!
 تیری عظمت و ذات کے نور کا واسطہ دے کہ سوال کرتا ہوں کہ
 جس طرح تو نے مجھے اپنی کتاب کا علم دیا اسی طرح میرے دل کو
 اپنی کتاب کے حفظ کرنے کا پابند بھی بنامے جو کلمہ کہ مجھ سے
 راجح کرے یا اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے
 سے عظمت و جلال اقلہ بالاسے تصور عزت کے مالک اے رحمن!
 تیری عظمت اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں کہ
 اپنی کتاب کے نور سے میری نگاہ روشن کر دے اور اسے میری
 زبان پر جاری کر دے اس سے میرے دل کی گھٹن دور کر دے
 اس کے لئے میرا سینہ کھول دے اور اس کے نور سے میرا بدن
 دھو ڈال کیونکہ حق تک پہنچنے کے لئے تیرے سوا میرا کوئی
 مددگار نہیں تو یہی عطا فرمائے والا ہے تمام کی تمام قوت و

طاقت اشد بزرگ و برتر ہی کی لہر دے رہے ہیں۔ اسے ابو الحسن ابنین، پانچ یا سات جہود پر عمل کر دے اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہاری دعا قبول ہوگی اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اس نے کسی مومن سے عطا نہیں کی۔ حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ کی قسم! پانچ یا سات جہود سے گزرے گئے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسی قسم کی ایک مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے پہلے تقریباً چار آیات بھی یاد نہیں کر سکتا تھا، اور وہ بھی بھول جاتی تھیں، اور آج میں تقریباً چالیس آیات یاد کر سکتا ہوں، جب میں انہیں پڑھتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میری آنکھوں کے سامنے ہے، اور اس سے پہلے جب میں حدیث سنتا تھا تو دہراتے وقت یاد نہ رہتی تھی لیکن آج احادیث سن کر جب بیان کرنے لگتا ہوں تو ایک حرف بھی نہیں چھوڑتا اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو الحسن! رب کعبہ کی قسم! تم مومن ہو، یہ حدیث عزیز ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن سلم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت (ممبر کے ساتھ) فراہمی کا انتظار ہے حماد بن واقد کا فقط نہیں۔ ابو نعیم نے یہ حدیث اسرائیل، حلیم بن جبیر اور ایک دوسرے شخص کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ابو نعیم کی روایت صحیح ہونے کے زیادہ

أَنْ تُنَوِّدَ بَيْتًا بِكَ بَصْرِيَّ وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي وَأَنْ تُطَيِّرَ بِهِ عَنْ قَلْبِي وَأَنْ تُشْرَحَ بِهِ صَدْرِي وَأَنْ تُفَسِّلَ بِهِ بَنَانِي فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَأَمَّا ذَلِكَ فَذَلِكَ جَمْعٌ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا تَحِبُّ بِأَذْنِ اللَّهِ مَا كَذَّبِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأَ مُؤْمِنًا كَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَدَّ اللَّهُ مَا بَيْنَكَ بَيْنَ الْإِخْمَسِ أَوْ سَبْعٍ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ فِيهَا خَلَا لَا أَخْذُ إِلَّا أَمْرًا بِعِ آيَاتٍ وَنَحْوِ هِئَ فَإِذَا كُنْتُ عَلَى نَفْسِي تَفَلَّتَنَ وَأَنَا تَعْلَمُ الْيَوْمَ أَرْبَعِينَ آيَةً وَنَحْوَهَا فَإِذَا كُنْتُ عَلَى نَفْسِي فَكَانَ كِتَابُ اللَّهِ بَيْنَ عَيْنِي وَنَقْدًا كُنْتُ أَسْمَعَ الْحَدِيثَ فَإِذَا رَدَدْتَهُ تَفَلَّتَنَ وَأَنَا الْيَوْمَ أَسْمَعَ الْأَحَادِيثَ فَإِذَا اتَّحَتَا ثَمَّ بَهَا لَوْ أَخَذَ مِنْهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكَتَبَةِ أَبَا حَسَنِ هَذَا حَدِيثُكَ حَسَنٌ عَزِيزٌ لَا تُخْرِقُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي بَرْزَةَ

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا يَشْرَبُ بْنُ مَعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْقَبْرِيُّ نَحْنُ دِينَ قَاقِيَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَأَخْصَلَ الْعِبَادَةَ أَنْ يُنْظَرُوا لَفَعْلِهِ لَهْكَذَا رَفَى حَمَادُ بْنُ دَاقِيَةَ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَمَادُ بْنُ دَاقِيَةَ لَيْسَ بِالْحَافِظِ وَرَدَى أَبُو نُعَيْمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَكِيمٍ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ

مشابہ ہے۔

تَجَلَّى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ أَبِي نُعَيْمٍ أَشْبَهَ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ.

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مَعَاذٍ بِه قَاعًا صُمُّ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْأَعْمَرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْلِ مَا تَعْزِدُ الْبُخْلَ وَبِهَذَا السَّيِّدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُتَّحِقٌ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللہم انی العوز بک" اے اللہ! میں اس سے ہجر اور محن سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اسی سند کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ بہت بڑھاپے اور عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدَّثَنَا هُرَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مَسْئُورٌ يَدْعُو اللَّهَ تَعَالَى بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ بِهَا أَوْ حَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا مَا تَدْعُو بِهَا بِمَا كُنْتُمْ أَقْبَلُكُمْ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِذَا كُنْتُ قَدْ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مُتَّحِقٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبْنُ ثَوْبَانَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ النَّعَّاسِيُّ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین پر ہر انسان پلید کوئی مسلمان جب دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور وہ چیز عطا کرتا ہے یا اس سے اس کی مثل برائی دے دے کہ وہ کہتا ہے جب تک گناہ یا قطع رحم (رشتہ دار کی محرم کرنے) کی دعا نہ کی ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب تو ہم بہت مانگیں گے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عطا فرمائے گا (الہ) ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے ابن ثوبان سے عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان عابد شامی مراد ہیں۔

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا جَعْفَرُ عَنْ مَنِعٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اخْتَلَفَتْ مَضْجَعُكَ فَتَرَضَّأْ وَضَوِّكْ لِلْمَضْجَعِ تَرَضَّأْ طَبِيعُكَ عَلَى شَفَاكَ الْأَيْمَنِ تَوَضَّأْ النَّهْرَ أَمْسَلْتُ حُجْمِي إِلَيْكَ وَتَوَضَّأْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَبَاتُ ظَهَرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَتَجَاءَ وَلَا مَتَجَاءَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكَ يَا كَرِيمُ الْوَيْ الْمَوْلَى وَنَيْتُكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَسَلِّ

حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سوئے گونا گوں کے وضو جیسا وضو کرو پھر دائیں پہلو پر لیٹے ہوئے یہ کلمات پڑھو اللہم ارحم الراحمین! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر دیا اپنا کام تیرے حوالے کر دیا امید و خوف کے ساتھ تجھ پر ہی بھروسہ کیا تیری پکڑ سے بچنے کا تیری رحمت کے سوا کوئی ملجاء اور جگہ پناہ نہیں تیری بھیجی ہوئی کتاب اور بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا (اگر فرمایا) اگر اسی رات مر جائے تو فطرت اسلام ہر مسے گا۔ حضرت برادر فرماتے ہیں میں نے یاد کرنے کے لئے یہ الفاظ دہرائے

مَتَّ فِي لَيْلَتِكَ مَتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ كَرِهَ دُمُوتَ
يَا نَسْتَدِيرُكَ فَقُلْتُ أَمْسَتْ بِرَسُولِكَ الَّذِي
أَرْسَلْتُ فَقَالَ قُلْ أَمْسَتْ بِبَيْتِكَ الَّذِي أَرْسَلْتُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَحْكُمُ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ
عَنِ الْأَبَرَاءِ وَلَا تَحْلُصُ فِي شَيْءٍ مِنْ الرِّقَايَاتِ
ذَكَرَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ
بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فِدَالٍ نَا ابْنُ أَبِي ذَرٍّ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَدْرَادِيِّ عَنْ مَعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا فِي كَيْسَلِيَّةٍ
مَطِيرَةٍ وَظُلُمَتْ لَيْلًا بَيَّاضَةً نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ لَنَا قَالَ قَدْ رَكِبَتْهُ
فَقَالَ قُلْ فَكُلُوا قُلْ شَيْءٌ نَعْرِفُ قَالَ قُلْ فَكُلُوا
أَقُلْ شَيْءًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا وَالْبَحْثُ كَيْفَ جَبَنَ مَشْيُ وَ
تَصَرُّعُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ شَيْءٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ يَحْكُمُ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ أَبُو
سَعِيدٍ الْأَدْرَادِيُّ أَبُو سَعِيدٍ

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي فَقَالَ فَقَدْ بَنَا
إِلَيْهِ كَمَا مَا قَالَتْ وَنَحْنُ شَرَّ أَقْيَ يَتَمَرِّدُكَاتِ
يَا كَلَّةَ وَيَلْقَى النَّوَى بِأَصْبَحِيهِ جَمَّةَ الشَّيَابَةِ
وَالْوَسْطَى قَالَ سَجْدَةٌ وَهُوَ ظَنِّي فِيهِ إِشَاءَ اللَّهُ
وَالْقَى النَّوَى بَيْنَ (صَبْعَيْنِ) شَرَّ أَقْيَ بِشَرَابِ
نَشْرَبَهُ ثُمَّ نَزَلَ كَذَلِكَ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ
فَقَالَ أَبُو دَاوُدَ يَحْمَدُ رَدَّ آيَتِهِ ادْعُنَا فَقَالَ
اللَّهُ بَارِكْ لَكُمْ لَمْ يَمَّا رَزَقْتُمْ شَرَّ وَغَفِيرُ لَمْ يَمَّا

اور کہا (یا اللہ) میں تیرے بھیجے ہوئے رسول پر
ایمان لایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میں تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت برادر سے متعدد
طریق سے مروی ہے ہمیں وضو کا ذکر صرف اسی
روایت سے معلوم ہوا۔

حضرت معاذ بن عبد اللہ بن حبیب اپنے والد
سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بار رات اور سخت
اندھیری رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش
میں نکلے تاکہ آپ ہمیں ٹھارہ پڑھائیں چنانچہ ہم نے
آپ کو پایا حضور نے فرمایا کہ میں نے کچھ دیکھا۔ پھر
فرمایا کہ میں نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا کہ میں نے پوچھا
کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا صبح و شام تین تین
مرتبہ سورۃ اخلاص اور سورۃ یٰسین پڑھا کر تمہیں
ہر چیز (کے شر) سے کافی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس
طریق سے غریب ہے۔ ابو سعید برادر کا نام اسید
بن ابی اسید ہے۔

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے پاس تشریف لائے تو ہم آپ
کے سامنے کھانا پیش کیا۔ آپ نے تناول فرمایا پھر کھجوریں لائی گئیں
آپ کھاتے جاتے اور شہادت کی انگلی اڑا دیا سیاقی انگلی
سے گٹھلیاں نیچے ڈالتے۔ پھر پیٹے کے لئے لایا گیا آپ نے
نوش فرمایا اور اپنے داہنے طرف والے آدمی کو دیدیا۔
حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں پھر میرے والد نے آپ کی
سوالی کی نگام پکڑ کر عرض کیا اے اللہ کے دعا فرمائیے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی۔
”اللہم باریک لہم“ (اے اللہ! ان کے رزق میں
برکت دے) انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

ارحمہم وھذا احادیث حسنہ صحیحہ۔

۱۵۰۳۔ حكايتنا محمد بن اسماعيل نا موسى بن اسميل نا حفص بن عمر الشافعي شفي أبي عمرو مرة قال سمعت يذلي بن يسار بن زيد شفي أبي عن جدي سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول من قال استغفر الله الذي لا اله الا هو الحق القبول هذا ثوب عليه عفو الله له وإن كان قد من الذخيرة هذا حديث غريب لا يدرى الا من هذا الوجه۔

۱۵۰۴۔ حكايتنا محمد بن محمود بن غيلان نا عثمان بن عمرو شعبة عن أبي جعفر عن عمارة بن خزيمة بن ثابت عن عثمان بن حنيف أن رجلاً صبر بالبصرة حتى أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ادع الله أن يعافيني قال إن شئت دعوت وإن شئت حببت فمخيراً قال فادع قال فادع أن يتوفى فيحسن وضوءه ويكفر هذا الشيخ عمار القاسم إني أسألك وأرجو إليك بيتك محمد بن أبي الرحمة إني توجعت بك إلى ربّي حاجتي هذه لتقضي لي أدمهم فشيعة في هذا حديث حسن صحيح غريب لا يدرى الا من هذا الوجه من حديث أبي جعفر وهو غير صحيح۔

۱۵۰۵۔ حكايتنا عبد الله بن عبد الرحمن نا اسحاق بن موسى قال شفي معن شفي معاوية بن صالح عن حمزة بن حبيب قال سمعت أبا أمامة يقول شفي عمرو بن جندب أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول فاستمعوا له فهو أهدى لكم۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص یہ کلمات کہے "استغفر اللہ الذی لا اله الا اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے اگرچہ وہ میدان جہاد سے بھاگا ہو۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے شفا عطا فرمائے آپ نے فرمایا ہا ہو تو دعا مانگوں اور اگر ہا ہو تو صبر کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے، راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اگر بھی طرح سے وضو کر کے یہ دعا مانگو "اللہم انی اسألك التوہد الیک الذی یا اللہ میں تیرے نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیل سے تیری طرف توہد کرتا ہوں یا رسول اللہ میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں توہد ہوں تاکہ وہ پوری ہو جائے یا اللہ تو میرے پاس سے حصہ کی شفاعت قبول فرما، یہ حدیث حسن صحیح غریب ہم اسے اسی طریق یعنی ابو مصطفیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرت عمرو بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصے میں بندے کے زیادہ قریب ہوتا ہے پس اگر تو اس گھڑی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں

سے اس دعا میں طلب کو سید کی تعلیم کہ صبر باہر بارگاہ الہی حضور خدا اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیل سے دعا مانگی جائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ سے کما سستہ ہوتا ہے نیز رسول اکرم کو صرف خدا ہی اس سے بڑا ہے اس کا کہہ دو سے تعلیم ہوئی ہے جس طرح دیگر کتب عادیث مشکوٰۃ نام احمدی علیہ السلام ابو عبد اللہ و نیز حسن حبیب

نبی یا محمد کے الفاظ کو کہیں اس روایت میں صرف خدا ملا ہے اس پرانی توجہت کہتے کے الفاظ شاہن ملکی ہیں ۱۲ (مترجم)

سے ہو سکتا ہے تو ہو جاوے یہ حدیث حسن صحیح اس طریق
غریب ہے۔

حضرت سمارہ بن زکریہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا
میرا کامل بندہ وہ ہے جو اپنے مد مقابل
سے جنگ کرتے وقت بھی مجھے یاد کرے۔
یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اس طریق
سے جانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہما) سے
روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے سپرد کیا تاکہ میں آپ کی خدمت کروں ایک مرتبہ میں
نہاڑ پڑھ رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے
پاس سے گزرے آپ نے مجھے اپنے پاؤں مبارک سے
ٹھوکر مار کر فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں
میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں
کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ
یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا سے مہاجرہ ہیں،
روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا
سمعان اللہ لا الہ الا اللہ کہنا اور اللہ تعالیٰ
کی پاکیزگی بیان کرنا لازم پکڑو۔ اور انگلیوں پر
گنا کر دو۔ کیونکہ ان سے پرہیز جائے گا اور یہ بولیں
گی، غافل نہ ہو کہیں رحمت سے بھلائی نہ جاوے اس

مَا يَكُونُ الْقَدَمُ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ الْمَكِيلِ
الْخَيْرُ قَبْلَ أَنْ تَطْمَحَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ
اللَّهُ فِي ذَلِكَ السَّاعَةِ تَكُنْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوَيْلٍ الْدَوْدِيُّ مَشَقُو بْنُ
أَبِي تَوَيْلٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عُقَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
مَعْمَرِ بْنِ حَرْبٍ الْحَضْرِيُّ يَحْدِثُ عَنْ أَبِي عَائِدٍ
الْحَضْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بْنِ زَعْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ عَبْدِي كُلَّ عَبْدِي الَّذِي
يَذْكُرُنِي وَهُوَ مُلَاقِي قَدَرْتُ يَغْنِي عِنْدَ الْقِتَالِ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ وَكَفَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
ثَوَابُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا
بْنَ لَازَنْ يَحْدِثُ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ
عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عِبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
قَصِّرْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ
فَقَصَّرَ عَنِّي بِرَجُلِيهِ وَقَالَ أَلَا ذَلِكَ عَلَى بَابِ مِنْ
أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ
مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَدَّاهُ وَعَبْدُ اللَّهِ
حَبِيبُ بْنُ عَمْرٍَا جَدَّاهُ قَالُوا سَمِعْنَا مِنْ بَشِيرِ
قَالَ سَمِعْتُ هَارُونَ بْنَ عُمَانَ عَنْ أُمِّهِ حَبِيبَةَ
بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ جَدِّهَا يَسِيرَةَ وَكَانَتْ مِنَ
الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ يَا نَسَائِمِ قَالَتِ الْفُكَيْلُ

سے پہچانتے ہیں۔ حفصہ بنت ابی کثیر اور ان کے والد کو ہم نہیں جانتے۔

هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَنَا نَحْنُ وَفِي هَذَا
الْوَجْهِ وَحَفْصَةُ بِنْتُ أَبِي كَثِيرٍ لَا نَحْنُ وَهَذَا
لَا بَابَ هَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ غلوں کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہتا ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہوں کے لئے بچتا رہے۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يَزِيدَ
الصَّدَقُ ابْنُ الْمُخَدَّادِ نَا الْوَلِيدُ بْنُ قَتَادَةَ
الْقُرَشِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَطْمُ مَخْلُصًا
لَا تَفْتَحُ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى تَقْطُرَ إِلَى الْعَرْشِ
مَا اجْتَنَبَ الْكِبَايِرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

زیاد بن علاقہ اپنے والد سے راوی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللهم اعوذ بك يا الله! میں برے اخلاق، برے اعمال اور بری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے زیاد بن علاقہ کے چچا قطیبہ بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَحْمَدُ
بْنُ بَشِيرٍ وَابْنُ مَسْمُودٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
عَلَقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ مُنْكَرَاتِ
الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَمْرُو بْنُ زَيْدٍ بِنُ عِلَاقَةَ هُوَ قُطَيْبَةُ بْنُ
مَالِكٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مغرب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا اللہ اکبر کبیرا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ الفاظ کون کہہ رہا تھا اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تھا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس پر تعجب ہوا کیونکہ ان الفاظ کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے حضرت ابن عمر فرماتے ہیں اس کے بعد کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی انہیں کبھی نہیں چھوڑا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب حسن صحیح ہے۔ حجاج بن ابی عثمان سے

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي هَرَبٍ الدَّوْدِيُّ نَا
إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَرَ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَقُصُّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ
اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ
اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَائِلِ كَذَّابٌ وَقَالَ رَجُلٌ
مِنَ الْقَوْمِ تَأْيِيدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ تَحِيَّتُ لَهَا
فَتَفَتَحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَكْتُ مِنْ
مَنْذُورَةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حجاج بن یسرہ صوات مراد ہیں۔ ان کی کنیت ابو صلت ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

وَسَمِعْتُ هَذَا حَدِيثًا حَسَنًا حَبِيبًا شَرِيفًا مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ وَحُجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَانَ هُوَ حُجَّاجُ بْنُ مَيْسَرَةَ
الصُّوْفِيُّ وَكَانَ أَبُو الصُّلْتِ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ
الْحَدِيثِ -

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی عبادت
فرمائی یا انہوں نے حضور اکرم کی عبادت کی۔ تو
(اس موقع پر) عرض کیا یا رسول اللہ! میرے
ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ تعالیٰ کے
زودیک سب سے زیادہ پسندیدہ گونسا کھام
ہے یا آپ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں
کے لئے پسند فرمایا (وہ یہ ہے) سبحان ربی وحمده الخ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان
واقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی۔ صحابہ کرام
نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کیا دعا مانگا کریں؟
آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں
عافیت مانگو۔ یہ حدیث حسن ہے یحییٰ بن یحییٰ نے
اس حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا،
تَالُوْا مَا ذَا نَقُولُ الخ

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَغْدَادِيُّ
قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَدِيثِيُّ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْخَمَّسِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذِيَانٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهُ أَذَانَ أَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بِي أَنْتَ ذَا نَقُولُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ الْكَلَامِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ فَقَالَ مَا
اصْطَفَاهُ اللَّهُ لِيَسْلُبَ نَفْسَهُ سُبْحَانَ رَبِّيَّ وَبِحَمْدِهِ
سُبْحَانَ رَبِّيَّ وَبِحَمْدِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَبِيبٌ -

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الدَّرَاقِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ
بُرَيْدٍ الْكُوفِيُّ نَائِبُ يَحْيَى بْنِ أَيُّمَانَ تَابِعِيَانِ عَنْ
زَيْدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ قَتَرَةَ عَنْ
أَسْبَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ لَا يَرُدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ
قَالُوا فَمَاذَا نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَلُوا اللَّهَ
الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
وَقَدْ زَادَ يَحْيَى بْنُ أَيُّمَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ هَذَا
الْحَدِيثُ قَالُوا فَمَاذَا نَقُولُ قَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے منہر مایا اذان واقامت
کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ابو اسحاق
ہمدانی نے بواسطہ بریدہ بن ابی مریم کوئی،
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
وَعَبْدُ الدَّرَاقِيُّ وَأَبُو حَمْدَةَ أَبُو نَعِيمٍ عَنْ
سُقْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ قَتَرَةَ
عَنْ أَسْبَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ لَا يَرُدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَهَكَذَا
رَوَى أَبُو سَهَابٍ الْهَمْدَانِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ یہ اصح ہے۔

عَنْ بَدِيَّةَ بْنِ أَبِي مُرَيْمٍ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَهَذَا أَهْلِي

باب ۵۲۱

ذکر الہی میں مستغرق لوگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مفردوں (ایک) سب سے آگے رکھ گئے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! مفردوں کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ذکر الہی کے مستغرق لوگ۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے ان کے بوجھ اتار دیئے ہیں وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے آئیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَذَيْبٍ عَنْ بَدِيَّةَ بْنِ أَبِي مُرَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ الْمُفْرِدُونَ قَائِلُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمُفْرِدُونَ قَالَ الْمُسْتَمْتِرُونَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ بَعْضُهُمْ أَسْوَأُ مِنْهُمْ أَثَقَالُ الْقُرُونِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبھان اللہ والحمد للہ ۱۲ کہنا میرے لئے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَذَيْبٍ عَنْ بَدِيَّةَ بْنِ أَبِي مُرَيْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَكُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی روزہ دار جب کراۓ کھانے کے عادی حکمران اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ اس کو یادوں سے بھی اور اپنا کھانا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو یہ حدیث حسن ہے سعدان قمی سے سعدان بن بشر مراد ہیں حبشی بن یونس ابو عاصم اور کئی دوسرے اکابر محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ابو جابر سے سعدان مراد ہے۔ ابو مدر

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَذَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدَانَ الْقَتِيبِيِّ عَنْ أَبِي مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوُهُمْ الصَّائِرُ حِينَ يُغِيرُوا لِأَسَاكِرِ الْعَادِلِ وَبَعْدَ غُرَّةِ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْقِيَامِ وَيُنْفِخُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ اللَّهُ وَهِيَ لَا تُصْرِكُ وَتُؤْتِيكَ حِينَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ وَسَعْدَانِ الْقَتِيبِيُّ هُوَ سَعْدَانُ بْنُ بِشِيرٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَابْنُ عَصَامٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَايَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَابْنُ جَاهِدٍ

هَرَسَعَدُ الطَّائِي وَأَبُو مَكَّةَ كَيْ هُوَ مَوْلَى أَهْلٍ
الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ وَإِنَّمَا كَعْدُ قَدْ هَذَا الْحَدِيثِ
وَيُرْوَى عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثُ أَطْلُوكَ مِنْ هَذَا أَوْ
أَتَعَرَّ

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
ثُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
ثَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَنْفَعْنِي بِمَا
عَلَّمْتَنِي وَعَلَيْكَ مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا لَخَشَا
يَلَهُ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِأَنْفُسِهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ
النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ نَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ
عَنْ أَبِي سَيْبٍ الْحُدَّادِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ
فِي الْأَرْضِ فَضَّلَا عَنْ كُتَابِ النَّاسِ فَإِذَا وَجَدُوا
أَقْوَامًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَكُمُوا إِلَى
بُعْثِكُمْ فَيُحْيَوْنَ فَيُحْيَوْنَ يَهْبِئُونَ إِلَى السَّمَاءِ
الَّذِي يَقُولُ اللَّهُ عَلَى أَمْرٍ شَيْءٌ تَرَكْتُمْ عِبَادِي
يَصْنَعُونَ فَيَقُولُونَ تَرَكْنَا هُمْ يَحْمَدُونَ ذَلِكَ
فَرَجَعْنَا ذَلِكَ وَيَذْكُرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَذَا
رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ
لَوْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ لَكُنَّا أَمْثَلًا
نَحْمَدُكَ أَوْ أَشَدَّ تَحْمِيدًا أَوْ أَشَدَّ لَكَ ذِكْرًا
قَالَ فَيَقُولُ وَآيٌ نَحْنُ يَطْبُؤُونَ قَالَ فَيَقُولُونَ
يَطْبُؤُونَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ مَادَّهَا قَالَ
فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ مَادَّهَا قَالَ
فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا لَكُنَّا أَوْ أَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَشَدَّ
عَلَيْهَا جِدًّا قَالَ فَيَقُولُ فِيمَنْ آيٌ شَيْءٌ يَتَعَوَّدُونَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کے آزاد کردہ غلام ہیں ہم ان کو اسی حدیث سے
پہچانتے ہیں۔ ان سے یہ روایات اس سے زیادہ
طویل اور مکمل مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اللھم انفعنی
یا اللہ انورنے جو علم عطا فرمایا اس سے مجھے نفع دے اور
مزید نفع بخش علم عطا فرما میرے علم میں اضافہ فرما ہر حال
میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں حالت عذاب (گھر وغیرہ)
سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث اس
طریق سے غریب ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ
کے بہت سے فرشتے جو اعمال لکھنے والوں کے ملازم ہیں زمین میں پھرتے
سہتے ہیں جب کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو
ایک دوسرے کو بکالتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آؤ چنانچہ وہ آتے
ہیں انطبل مجلس کو پہلے آسمان تک ٹپک ٹپکتے ہیں اللہ تعالیٰ پوچھتا
ہے میرے بندوگوں کی حالت میں چھوڑ کر آتے ہو وہ عرض کرتے ہیں
ہم سے تیرے بندوگوں اس حال میں چھوڑا کر دینا تو ہمارا کیراں بیان کرتے
اور تیرا ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے ؟
وہ عرض کرتے ہیں نہیں اللہ تم فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حالت
ہوتی ؟ فرشتے عرض کرتے ہیں (یا اللہ) اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو (پہلے سے)
کہیں زیادہ حمید و حمید اور ذکر کریں اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کیا لکھتے ہیں ؟
فرشتے جواب دیتے ہیں جنت لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ استفسار فرماتا ہے کیا
انہوں نے جنت کو دیکھا ہے ؟ عرض کرتے ہیں نہیں ارشاد ہوتا ہے اگر وہ
اسے دیکھ لیتے تو کیا کیفیت ہوتی ؟ عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے
تو اس کی شدید طلب و حرص کرتے حضور فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا
ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں ؟ عرض کرتے ہیں جہنم کی آگ سے پناہ
مانگتے ہیں ارشاد ہوتا ہے کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے ؟ عرض کرتے
ہیں نہیں ارشاد ہوتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا فرشتے جواب

دیتے ہیں ربا اشیء اگر وہ اسے دیکھ لیتے۔ اس سے زیادہ بھاگتے
بہت دُستے اور پناہ مانگتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
پھر اللہ تعالیٰ فرماتا فرشتوں! گواہ رہو میں نے انہیں بخش دیا
وہ عرض کرتے ہیں (اللہ!) ان میں فلاں آدمی بہت بڑا
گناہ گار ہے وہ ذکر سننے کے لئے نہیں بلکہ کسی کام
کے لئے آیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ وہ لوگ ہیں
جن کا جہنم بھی محروم وہ بد بخت نہ ہو گا۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
ارشاد فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کثرت سے
بڑھا کر دیکھو کہ یہ جنت کے خزانہ میں سے ہے۔
نحوں فرماتے ہیں جو شخص یہ کہے لا حول ولا قوۃ الا
باللہ لا سماء من اللہ الا الیہ اس سے مصیبت
کے ستر و زور کا رخ بدل دیا جاتا ہے جن میں اس کے
فقر و فاقہ کا دروازہ ہے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں
نحوں کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک مقبول دعا
ہوتی ہے میں نے اپنی امت کی شفاعت
کے لئے یہ دعا چھپا رکھی ہے اور انشاء اللہ
یہ ان میں سے ہر شخص کو پہنچے گی جو شرک پر نہ مرا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بندے کے
گمان کے پاس ہوں اور جب وہ مجھ یاد کرتا ہے میں اس
کے ساتھ ہوتا ہوں اگر مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے

قَالُوۡتَ حَتّٰی دُوۡنَ مِّنَ الشَّيْءِ اَنۡ يَقُوۡلَ وَهَلۡ سَاۡوٰهَا
فَيَقُوۡلُوۡنَ لَاۤ اَقَالَ فَيَقُوۡلُ كَيْفَ تُوۡرَاۡ اَدۡهَا فَيَقُوۡلُوۡنَ
تُوۡرَاۡ اَدۡهَا لَکَاۡنَاۤ اَشَدَّ مِنْهَا حَرۡبًا وَّاَسَدَّ مِنْهَا
خَوْفًا وَّاَسَدَّ مِنْهَا تَقَوُّۡۃً اَقَالَ فَيَقُوۡلُ قَاۡیَ اَشَدَّ مِنْهَا
اِنِّیۡ قَدۡ غَفَرْتُ لَہُمۡ فَيَقُوۡلُوۡنَ اِنَّ فِیۡہِمْ خَلٰۡفًا
اَلْخَطَاۡءَ تَوۡبِیۡرُہُمۡ اِنۡمَا جَاۡءَ ہُمۡ لِخَاجَۃٍ
فَيَقُوۡلُ ہُمۡ اَلْقَوْمُ لَا یَشُقُّ لَہُمۡ جَلِیۡسُ ہٰذَا
حَدِیۡثٌ حَسَنٌ مِّمَّہُمۡ وَہَاۡ تُوۡیۡ عَنۡ اَبِیۡ ہُرَیۡرَۃٍ
مِّنۡ غَیۡرِ ہٰذَا اَلْوَجِہِ۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوۡ ذَرٍّ یُّبَیۡنَا أَبُوۡ خَالِدٍ
اَلْاَحْمَرُ عَنْ ہِشَامِ بْنِ اَلْغَزَّیۡ عَنْ مَکْحُوۡلٍ عَنْ
اَبِیۡ ہُرَیۡرَۃٍ قَالَ قَالَ لَیۡ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَکْثَرُ مِنْ قَوْلِ لَاۤ اَحُوۡلَ وَلَا قُوۡۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ خَلَّیۡہَا مِنْ کُنۡزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَکْحُوۡلٌ
فَمَنْ قَالَ لَاۤ اَحُوۡلَ وَلَا قُوۡۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مِنْجَاۃَ
مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیۡہِ کَشَفَ عَنْہُ سَبْعِیۡنَ بَابًا مِّنَ
النَّارِ اِذَا هُنَّ اَلْفُتْرَہُۃُ اَحَدِیۡتُ اِسْنَادُہٗ لَیۡسَ
بِمُتَّحِلٍ مَّکْحُوۡلٌ تَرٰہُمُ مِنْ اَبِیۡ ہُرَیۡرَۃٍ۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوۡ ذَرٍّ یُّبَیۡنَا أَبُوۡ مَعَاوِیَۃَ
عَنِ اَلْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیۡ صَالِحٍ عَنْ اَبِیۡ ہُرَیۡرَۃٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ یُکَلِّ
بِیۡ دَعْوَۃٍ مُّسْتَجَابَۃٍ وَّرَاقِیۡ اَخْتَبَاۡتُ دَعْوَتِی
شَفَاعَۃً لِاُمَّتِیۡ وَہِیۡ مَا یَدُلُّہٗ اِنْشَاءُ اللّٰہِ مَنۡ
مَاتَ مِنْہُمۡ لَا یُثَرِّکُ بِاللّٰہِ شَیْۡءًا ہٰذَا اَحَدِیۡتُ
حَسَنٌ مِّمَّہُم۔

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوۡ ذَرٍّ یُّبَیۡنَا أَبُوۡ مَعَاوِیَۃَ
وَابْنُ نَیۡبِیۡرٍ عَنِ اَلْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیۡ صَالِحٍ عَنْ اَبِیۡ
ہُرَیۡرَۃٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّا جَعَلْنَا طَرِیۡقَ عِبَادِیۡ

اسے بواسطہ سہیل بن ابی صالح اور ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ بلید اللہ بن عمرو وغیرہ نے اسے حضرت سہیل سے روایت کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر

نہیں کیا۔
تکملات شکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دعا سیکھی جسے میں کبھی نہیں چھوڑتا۔ اَللّٰهُمَّ اعْظِمْ شُكْرَكَ اَيُّهَا الطَّامِسُ تَبْرًا بَهْتَ بَرًّا شُكْرًا اَدَاكَ تَابَهُونَ۔ تیرے حکم کا تابع ہوں اور وصیت کو یاد رکھتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

قبولیت دعا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ بھی اپنے رب سے دعا مانگتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اسے بھلنت دنیا میں ہی دے دی جاتی ہے یا آخرت کے لئے ذخیرہ بنا دیا جاتا ہے یا دعا کے مطابق اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں بشرطیکہ گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ ہو اور جلدی ذکر سے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ جلدی کیسے کرے گا۔ آپ نے فرمایا یہ کہنا کہ یا اللہ میں نے دعا مانگی تو نے قبول ہی نہیں فرمائی یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے یہاں تک اس کی بغل ظاہر ہو جائے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے

الْحَدِيثُ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُمَا هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَهِيلٍ وَتَوْبِيلٌ كَرُوافِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

باب ۵۱

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى نَاؤُكِيمُ بْنُ الْوُضْائِلَةِ الْفَرَجِيُّ ابْنُ خُصَالَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَدَنِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءُ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدْعُوهُ إِلَّا هُمْ أَجْعَلْنِي أَغْلَظَ شُكْرَكَ وَأَكْثَرَ ذِكْرَكَ دَائِمًا نَبِيَّكَ وَحَفِظْتُكَ وَحَفِظْتُكَ وَحَفِظْتُكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

باب ۵۲

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى نَاؤُكِيمُ بْنُ الْوُضْائِلَةِ الْفَرَجِيُّ ابْنُ خُصَالَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَدَنِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو اللَّهَ بِكَلِمَةٍ إِلَّا أُسْمِعَتْ لَهُ قَلَمًا أَنْ يُجْلَلَ لَهُ فِي الدُّنْيَا وَآخِرَتِهِ أَنْ يَدْخُلَ فِي الدُّنْيَا وَآخِرَتِهِ وَرَمَا أَنْ يَكْفُرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوبِهِ بِقَدَرِ مَا دَعَا مَا تَرَى بَيْنَهُمْ يَأْتِيهِمْ أَوْ قَطِيعَتُهُ رَجُلًا أَوْ سَجَلًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْتَ يُسْجَلُ قَالَ يَقُولُ دَعَوْتُ رَبِّي فَسَاءَ اسْتَجَابَ لِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى نَابِعِيُّ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ نَابِعِيُّ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَدْعُو رَبَّهُ حَتَّى يَبْدَأَ بِطَلَبِ

وہ عطا فرماتا ہے جب تک کہ جلدی نہ کرے، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! جلدی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا یوں کہہ کہ میں نے مانگا میں نے مانگا اور کچھ نہ دیا گیا، کہہ رہی سے یہ حدیث بواسطہ ابو عبیدہ مولیٰ ابن ازہر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ جلدی نہ کرو یعنی اس طرح نہ کہو کہ میں دعا مانگی قبول نہ ہوئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان حسن عبادت کے ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے عزیز ہے۔

ابھی آرزو

حضرت عمر بن ابی سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کیا آرزو کرتا ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی آرزوں میں سے اس کے لئے کیا لکھ لیا جاتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

اعضاء سے حصول نفع کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے اللہم متعنی الخ یا اللہ! مجھے میرے کالوں اور آنکھوں سے نفع دے اور انہیں میرا وارث بنا دے سلامت رکھ جو شخص مجھ پر ظلم کرے مقابلہ میں میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن عزیز ہے۔

يَسْأَلُ اللَّهُ مَسْأَلَةَ الْإِنْسَانِ مَا لَمْ يَجِدْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ عَجَلْتَهُ قَالَ يَقُولُ قَدْ سَأَلْتُ وَمَسَأَلْتُ فَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ وَمَوْلَى ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا كُنْ يَجْعَلُ يَقُولُ دَعْوَتٌ فَلَمْ يَسْجُدْ لِي۔

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ نَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ سَمِيعِ بْنِ نَهْأٍ النَّبَخِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ حَسَنَ الظَّنِّ بِاللَّهِ مِنْ حَسَنِ عِبَادَةِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

باب ۵

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسْكُرُونَ لِي أَحَدُكُمْ مَا أَتَى يَتَمَتَّى خَيْرُهُ لَدَيْنِي مَا يَكْتَبُ كَذَا مِنْ أَمَلِيَّتِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

باب ۵

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فَيَقُولُ اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِتَمَتِّي وَبَصَرِي وَاجْعَلْ لِي نَوَازِلًا مَتَّي وَانْقَرِئْ عَلَيَّ مَنْ يَطْلُبُنِي وَخُذْ وَنَهُ بِشَارِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

باب

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ
الْأَشْعَثِ السَّجَزِيُّ ثَنَا قُطَيْبٌ الْبَصْرِيُّ ثَنَا
جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتُهُ كُلُّهَا حَتَّى يَسْأَلَ
شَيْئًا تَعْلِمُهُ إِذَا نَقَطَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
وَرَوَى غَيْرًا هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ جَعْفَرِ
بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبَنَانِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَيْنَا عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَابِعُ
بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبَنَانِيِّ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسْأَلُ
أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ حَتَّى يَسْأَلَ الْيَسْرَةَ وَحَتَّى
يَسْأَلَ شَيْئًا تَعْلِمُهُ إِذَا نَقَطَ وَهَذَا أَصَحُّ
مِنْ حَدِيثِ قُطَيْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ

اللہ تعالیٰ سے مانگنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے
ہر ایک کو تمام حاجات اپنے رب سے مانگنی چاہئیں
یہاں تک کہ جو کچھ کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس
سے مانگے بلکہ حدیث غریب ہے۔ متعدد افراد
نے اسے بواسطہ جعفر بن سلیمان اور ثابت
بنانی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت
کیا۔

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے
ہر ایک کو اللہ تعالیٰ ہی سے اپنے ضروریات مانگنی
چاہئیں۔ یہاں تک کہ ٹک اور جو تسمے کا تسمہ گر ٹوٹ
جائے۔ تو وہ بھی اکی سے مانگے۔ قطن کی روایت
سے یہ اصح ہے۔

أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَغْدَادِيُّ
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَصْعُبٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرٍَا
عَنْ وَائِلِ بْنِ الْأَسَدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَصْطَفَى مِنْ دُونِ
إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ وَأَصْطَفَى مِنْ دُونِ إِسْمَاعِيلَ
بَنِي كَنَانَةَ وَأَصْطَفَى مِنْ بَنِي كَنَانَةَ قُدْرَةَ

ابواب مناقب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے فضائل

حضرت واہد بن اسحق رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی کریم رؤف درحیم علیہ التیمۃ والتسلیم
نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی اولاد سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب
فرمایا۔ اولاد اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو،
بنی کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنی ہاشم کو، اور

ملہ مراد ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے لیکن اسکی سطح حصول کے لئے دنیوی اسباب و وسائل کا استعمال شرعی حکم ہے ان سے صرف نظر نہ کریں (مترجم)

بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔ یہ حدیث حسن
مستحبہ۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
قریش نے ایک مجلس میں اپنے حسب و نسب کا ذکر
کئے آپ کی مثال کھجور کے اس درخت سے دی
جو کسی ٹیلہ پر ہو۔ اس پر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان کی بہترین جماعت میں
رکھا۔ اور دونوں فریقوں کو بہتر بنایا پھر تمام قبائل
کو پسندیدہ بنایا اور مجھے بہترین قبیلہ میں
رکھا۔ پھر اس نے گھرانے منتخب فرمائے
تو مجھے ان میں سے بہتر گھرانے میں رکھا۔ پس
میں ان میں سے بہترین فرد اور بہترین خاندان
والا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عید الشہین حادث
سے اس نازل مراد ہیں۔

حضرت مطلب بن وراق سے روایت ہے کہ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بارگاہ رسالت
میں حاضر ہوئے گویا کہ انہوں نے کوئی بات سنی
تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے
ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں؟ صحابہ کرام
نے عرض کیا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ پر
سلام ہو۔ آپ نے فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن
عبد المطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا
فرمایا تو مجھے ان میں سے بہترین رکھا۔ پھر ان کے دو
گروہ بنائے تو مجھے اچھے گروہ میں رکھا۔ پھر قبائل
بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر ان کے
خاندان بنائے تو مجھے ان میں سے اچھے خاندان
میں رکھا۔ اور سب سے اچھی شخصیت بنایا۔

اصْطَفٰی مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَا فِي مِنْ
بَنِي هَاشِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُتَّحِقٌ۔

۱۵۴۰۔ حَكَاهُ ثَنَا ابُو سَعْدٍ بْنُ مَوْسَى الْقَطَّانُ
الْبَحْدَاوِيُّ تَابَ عَلَيْهِمُ اللّٰهُ عَنْ ابْنِ مَوْسَى عَنْ
اسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الثَّعْلَبِيِّ بْنِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ
قُرَيْشًا جَلَسُوا فَنَدَوْا اَكْرَدُوا اَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ
فَجَعَلُوا مَتْلَكَ وَمِثْلَ نَعْلَتِي فِي كِبْرَتِي مِنَ الْاَمْرِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ
خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ وَخَيْرِ
الْقُرَيْشِ شَوْخِيراً لِّقَبَائِلٍ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ
الْقَبِيلَةِ شَوْخِيراً لِّبَنِي تَمِيمٍ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ
بَنِي تَمِيمٍ فَاَنْ خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَثَقِيٌّ اَبُو بَكْرٍ بْنُ الْحَارِثِ
هَذَا بِنُورٍ۔

۱۵۴۱۔ حَكَاهُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ تَابَ
اَبُو حَمْدَةَ تَابَ سَفِيَّانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ
أَبِي رَدَاةٍ قَالَ جَاءَ الثَّعْلَبِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ سَمِيَةً شَجِيَةً فَقَامَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمِينِ فَقَالَ
مَنْ اَنَا فَقَالُوا اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ
قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ شَوْخِيراً
فَجَعَلَهُمْ قُرَيْشِينَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قُرَيْشَةً شَوْخِيراً
فَجَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً شَوْخِيراً
فَجَعَلَهُمْ بَنِي تَمِيمٍ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ
نَفْسًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَثَقِيٌّ عَنْ سَفِيَّانَ

یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری سے بھی حدیث اسماعیل بن ابی محالد رضی اللہ عنہ کی مثل منقول ہے۔

الثوري عن يزيد بن أبي زياد نحو حديث
السليمان بن أبي خاليد عن يزيد بن أبي زياد
عن عبد الله بن الحارث عن النعمان بن
عبد المطلب.

حضرت داؤد بن اسحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل (علیہ السلام) سے کنانہ کو، کنانہ سے قریش کو، قریش سے ہاشم کو اور ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۵۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ تَابَتْ
سُلَيْمَانَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ
بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ الْأَدْرَاكِجِيِّ تَابَتْ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْطَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كَنَانَةَ مِنْ
ذُرِّيَةِ إِبْرَاهِيمَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كَنَانَةَ وَ
اصْطَفَى هَاشِمًا مِنْ قُرَيْشٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي
هَاشِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مُتَّفَقٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ نے فرمایا اس وقت جب کہ حضرت آدم علیہ السلام ردرخ اور جہنم کے درمیان تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

۱۵۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ
بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ الْأَدْرَاكِجِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى وَجِبَتْ لَكَ النَّبُوءَةُ قَالَ
وَأَدْمُ بَيْنَ الدَّرَجِ وَالْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مُتَّفَقٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ.

باب ۵۱

کیا امت کا دولہا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قیامت کے دن سب سے پہلے میں ہی اسٹنے والا ہوں۔ جب لوگ دوزخ میں کر جائیں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا وہ نا امید ہوں گے تو میں ہی ان کو خوشخبری سناتے والا ہوں گا اس دن محمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اپنے رب کے ہاں اولاد آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۲۴- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ
تَابَتْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنِ التَّرْبِيعِ
بْنِ أَبِي مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ الْأَدْرَاكِجِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَوَّلُ النَّاسِ
خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَإِنَّا خَطِيبُهُمْ إِذَا دُفِنُوا وَإِنَّا
أَوَّلُ مَنْ يُبْعَثُ إِذَا أُبْعِثُوا وَتَوَأَّمُوا لِحُصْنِي يَوْمَئِذٍ
يَبْدَأُ مَا أَكْرَمَ وَلِيًّا أَدْرَكَ عَلَى رَقِيٍّ وَلَا أَخْذَرُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے
پہلے مجھ پر زہن شق ہوگی۔ اور مجھے جنت کے جوڑوں
میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر میں عرش کی
واپسی جانب کھڑا ہوں گا۔ اس مقام پر مخلوقات
میں سے میرے سوا کوئی نہیں کھڑا ہوگا۔ یہ
حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

طلب وسیلہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تم
سے میرے لئے وسیلہ مانگو صحابہ کرام نے عرض کیا
یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جنت
کا اعلیٰ درجہ جسے صرف ایک شخص پائے گا۔
مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ یہ حدیث غریب
ہے کعب معروف نہیں ہیں۔ ان سے یث بن
ابی سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی نے
روایت نہیں کی۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
انبیاء کرام میں میری مثال ایسے ہے جیسے کسی
آدمی نے گھر بنایا اور اسے نہایت خوبصورت مکمل
اور اچھا بنایا البتہ ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔
لڑک اس عمارت کے ارد گرد چکر لگاتے
اور اسے دیکھ کر تعجب ہونے لگے اور کہنے
لگے۔ کاش اس ایک اینٹ کی جگہ بھی پوری
ہو جاتی۔ انبیاء کرام میں میں ہی وہ اینٹ
کی جگہ ہوں۔ اسی سند سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہے۔ قیامت کے دن انبیاء کا

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْنِيُّ بْنُ يَزِيدَ نَا عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْمِنْهَالِيِّ بْنِ
عَمْرِو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
أَوَّلَ مَنْ تَلَقَّى هَذِهِ الْأَرْضَ مَا كُنِيَ لَعْنَةً مِنْ
حَلَلِ الْجَنَّةِ شَرًّا لَوْ عَنْ يَمِينِ الْعَدُوِّ كَيْسَ
أَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُولُ ذَلِكَ الْمَقَامَ خَيْرِي
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ۔

باب

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ
نَا سَعْيَانَ وَهَذَا التَّوْرِيُّ عَنْ كَيْسِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي
سَلِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللَّهَ
فِي الْوَسِيلَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْوَسِيلَةُ
قَالَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَبَالُغُهَا إِلَّا رَجُلٌ
وَاحِدٌ أَرَادُوا أَنَّا أَكُونُ أَنَا هُوَ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَكَعْبٌ كَيْسٌ بَعْدُ رَوَيْتُ وَلَا تَعْلَمُوا أَحَدًا
رَوَى عَنْهُ غَيْرُ كَيْسِ بْنِ أَبِي سَلِيمٍ۔

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ
الْعَقَدِيُّ نَا هُرَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الْكَلْبِيِّ بْنِ أَبِي كَعْبٍ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَثَلِي فِي النَّبِيِّينَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا
فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَنَهَا وَأَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ
لَبَنَةٍ فَعَمِلَ النَّاسُ يَطْلُقُونَ بِالنَّبَاِ وَيَجْعَلُونَ
وَسْطَهُ وَيَقُولُونَ لَوْ بَقِيَ مَوْضِعُ ذَلِكَ الْكَبْنَةِ
وَأَنَا فِي النَّبِيِّينَ مَوْضِعُ ذَلِكَ الْكَبْنَةِ وَهَذَا
الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامًا مِنَ النَّبِيِّينَ

وَحَبِطَتْ لَهُ وَصَاحِبٌ شَفَاعَتُهُ لَمْ يَخْرُجْ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ مَحَبُّ غَرِيبٌ

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَمِعَ عَنْ
أَبِي جَدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ
كُلِّ أَدَمٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ بَيْنِي وَبَيْنَ
الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ مَا مَلَكَ يَوْمَئِذٍ أَدَمٌ قَمَرٌ
مِثْلَهُ إِلَّا تَحَتَّ يَوَاقِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنَشَّقُ عَنْهُ
الْأَرْمَنُ وَلَا فَخْرَ فِي الْحَدِيثِ فَصَنَّهُ هَذَا الْحَدِيثُ
حَسَنٌ

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْبِرِيُّ نَاحِيَةُ أَنَا كَعْبُ
بْنُ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جَبْرِ أَنَّ
سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ
فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ تَرْتَضُوا عَلَى قَائِمَةٍ مِّنْ
صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا تَرْتَضُوا
لِي أَوْ سِتَّةً فَإِنَّهَا مَنزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا
تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ وَارْتَضُوا أَنَا كُنْتُ
أَنَاهُ وَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَحَبُّ قَالَ مُحَمَّدُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ جَبْرِ هَذَا حَدِيثِي وَهُوَ مَوْصُوفِي وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ جَبْرِ بْنُ نَعِيرٍ شَافِعِي

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْوَلَدِ
نَاعِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْثَةَ عَنْ أَبِي مَرْثَةَ
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ دَهْرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ مَرْثَةَ
قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّنُونَ قَالَ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا
مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَقُولُونَ أَكْرَدُونَ قَسِيمٌ حَدِيثٌ مَحَبُّ

امام اخیلیب اور شفیع ہوں گا اور اس پر (مجھے) فخر
نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں انبیاء کے
دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر نہیں میرے
ہاتھ میں تعریف کا جھنڈا ہوگا اور کوئی فخر نہیں
آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام انبیاء اس دن
میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ پھر یہی سب سے
پہلے زمیں نشی ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔ اس حدیث میں
واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن
سے اذان سنو تو وہی کلمات تم بھی کہو پھر مجھ پر کلمہ
درود شریف بھیجو۔ اس لئے کہ جو شخص کلمہ درود شریف
بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کو دس مرتبہ رحمت
بھیجتا ہے۔ پھر میرے لئے وسیلہ مانگو بیشک وہ جنت
کا ایک درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف
ایک بندہ کے لئے ہے اور مجھ امید ہے کہ وہ
میں ہی ہوں۔ اور جو آدمی میرے لئے وسیلہ
مانگے اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگی۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ یہ
عبدالرحمن بن جبیر قرظی مصری ہیں اور عبدالرحمن بن جبیر
نہیر شامی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے چند صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امتداد میں بیٹھے
ہوئے تھے۔ اتنے میں آپ شریف لائے جب قریب پہنچے تو
انہیں کہ گنگو کرتے ہوئے سنا (آپ نے سنا کہ) ان میں سے بعض
نے کہا تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلوق میں سے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے

فَقَالَ بَعْضُهُمْ خَيْرًا إِنَّ اللَّهَ أَخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَيْلًا لِيُخْذَلِ بِهَا هَيْئَةً خَلِيلًا وَقَالَ أَخْرَجُوا يَا أَهْلَ الْبَيْتِ مِنْ كَلَامِ رَسُولِي كَلِمَةً تَكُونُا وَتَالِ الْآخِرِ فَيَعْنِي كَلِمَةُ اللَّهِ وَرُوحَهُ وَقَالَ أَحَدُ أَدَمَ صَطَفَاةَ اللَّهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَكَرَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَتَحَبَّبْتُكُمْ أَنْ يُدَا هَيْئَةً خَلِيلٌ اللَّهُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمَعْنَى نَجَى اللَّهُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَوَعْنَى رُوحَهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَأَدَمَ صَطَفَاةَ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ الْآدَمُ أَخِيْبُ اللَّهُ وَلَا تُخْذَلُوا أَنَا حَامِلُ يَوْمِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا تُخْذَلُوا أَنَا أَقْلُ مَا فِيهِ وَأَقْلُ مَا فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا تُخْذَلُوا أَنَا أَقْلُ مَنْ يُحْيِيكَ جَنَّ الْجَنَّةِ فَيُعْطِيهِمُ اللَّهُ فِي يَوْمِ خَلِيلِكُمْ وَمَعْنَى فَخَرَهُمُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا تُخْذَلُوا أَنَا أَكْثَرُ الْأَقْدِينَ وَالْآخِرِينَ وَكَانَ خُذْلُهُ أَحَدًا يَثْ غَرِيبٌ.

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ الطَّائِيُّ الْقُبَيْرِيُّ أَنَّ أَبَا قَتَيْبَةَ سَمِعَ مِنْ قُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُؤَدٍّ الْمَدَنِيَّ أَنَّ عُمَانَ بْنَ الصَّخَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوَارِثِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَفِيهِ بِنُ مَسْدِيرِيكَ فَنُ مَعَهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو مُؤَدٍّ وَدِدٌ قَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْجِبُ قَبْرِ هَذَا أَحَدِيْنِ حَسَنٌ غَرِيبٌ هَكَذَا قَالَ عُمَانُ بْنُ الصَّخَالِ وَالْمَعْرُوفُ الصَّخَالِيُّ بْنُ عُمَانَ الْمَدَائِنِيُّ.

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ هِشَامٍ الْقُبَيْرِيِّ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ سُلَيْمَانَ الصُّبَيْحِيَّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الرِّدَاءِ دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے حکام ہونے کیلئے تھے۔ ایک نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح ہیں کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا جسکو صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا میں نے تمہاری گفتگو اللہ تعالیٰ سے کیا ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں بلاشبہ وہی ایسے ہی ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اللہ ہیں بیشک وہ اسی طرح ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمہ اللہ ہیں واقعی وہ اسی طرح ہیں آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا وہ بھی یقیناً ایسے ہی ہیں بنو اسرائیل اللہ کا حبیب ہوں اور کوئی تمہیں یہی قیامت کے دن مدد کا جھنڈا اٹھائے گا ہوں کہ کوئی تمہیں قیامت کے دن سے پہلے شیعہ بھی ہے ہی ہوں اور سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور کوئی تمہیں نہیں سے پہلے جنت کا کٹنا کھٹکھٹانے والا بھی ہے ہوں اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھ کو عمل کرنا میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہونگے اور کوئی تمہیں یہی اولین و آخرین میں سے زیادہ کم ہوں گی کوئی تمہیں یہ مدینہ طریقت۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ تو رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے ساتھ مدفون ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں ابو موسیٰ وہ کہتے ہیں دو منہ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ یہ حدیث حسن عزیز ہے۔ حضرت عثمان بن عفانک نے یوں ہی کہا اور وہ حضرت عثمان بن عفانک مدنی مشہور ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مدینہ طیبہ کی ہر چیز روشن ہو گئی اور جس دن آپ کا وصال ہوا اس

دن مدینہ طیبہ کی ہر چیز تاریک ہو گئی ہم نے
ابھی اپنے ہاتھ بھی نہ بھاڑے تھے اور ابھی
تدفین میں مصروف تھے کہ ہم نے اپنے دلوں
کو اجنبی پایا۔

الْمَدِينَةَ أَظْلَمَ مِنْهَا عَلَى شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي
صَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلَّ شَيْءٍ وَمَا نَقَطْنَا
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِوَيْ
وَرَأَيْتُ الْفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَتَكْرُتَ فُلُوبَنَا هَذَا
حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَرِيبٌ -

ولادت باسعادت

مطلب بواسطہ والد اپنے دادا قیس بن مخرمہ
سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں، میں
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل
میں پیدا ہوئے، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ
عنه نے بنی یحمر بن بیث کے بھائی قباث بن اشیم
سے پوچھا تمہاری عمر زیادہ ہے یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں اور
میری ولادت پہلے ہے اور میں نے (ابوہریرہ
کے) ہاتھ کی لید سبز رنگ میں بدلی ہوئی دیکھی
ہے۔ یہ حدیث حسن عریب ہے، ہم اسے
صرت محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ کی روایت
سے پھیلتے ہیں۔

آغاز نبوت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ابو طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے جی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی
آپ کے ساتھ تھے، جب لاہب کے پاس پہنچے تو ابو طالب نے اسے لوگوں سے
بھی اپنے کادے کھول دینے لاہب کی طرف نکالا نکلا اس سے پہلے
وہ اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے یوں وہ اس کے پاس نہیں آتا تھا اور نہ
ہی ان کی طرف منسوب ہوتا، حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں وہ ابھی کادے
کھول ہی نہیں تھے کہ وہ ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيلَادِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ
ثَوْبَانُ بْنُ جَرِيرٍ نَا بِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ
إِسْحَاقَ يَحْذَرُ عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ كُنْتُ أَنَا دُرُّ رُسُلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيلِ قَالَ وَسَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ
عَفَّانٍ قَبَاثَ بْنَ أَشِيمٍ أَخَا بَنِي يَحْمَرَ بْنِ
بَيْثٍ أَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا أَكْبَرُ مِنْهُ فِي الْمِيلَادِ وَتَالَ وَ
لَا يَتُ غَدَاكَ الطَّيْرُ أَخْضَرُ مَجِيلًا هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا هُنَّ حَدِيثُ مُحَمَّدِ
بْنِ إِسْحَاقَ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدَأِ نَبَوِّ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو
الْعَبَّاسِ الْأَعْمَرِيُّ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ عَزْزَانَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرِ
بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قَدَشٍ فَلَمَّا اشْتَرَفُوا عَلَى
الْمَرَايِبِ هَبَطَ نَحْنُ بِهَا كَأَنَّهُمْ فَخَرَجَ لَا يَبْقَى

الذاهب ذکا نوا قبل ذلک یستدین بہ فلا
 یخروج ذلک ولا یتغیت قال فہم یخون
 وجانہم فجعل یتخلکہم الذاہب حتی جاء
 فاحدا ینبئ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فقال ہذا سیدنا لعلنا نسمیہ ہذا رسول رب
 العالمین ینبئہ اللہ رحمۃ للعالمین فقال
 لہ اشیاخ من قریب ما عندک فقال انکم حیث
 اشد قسما من العقبۃ لہربن حجد ولا شجر
 الاخذ ساجدا ولا یجدان الذبی وانی اعرفہ
 بحاتم النبوة اسئل من غطرت کتفہ
 مثل النفاخر ثم رجع فصنع لہم طعاما
 فلما اناہم بہ فکان ہو فی رعیۃ الابل
 فقال ارسلوا الیکو فاقبل وعلیک غمامۃ ثقلة
 فلما دنا من النور جدا ہم قد سبقوہ
 الی فی الشجرۃ فلما جلس مال فی الشجرۃ
 علیہ فقال انظروا الی فی الشجرۃ مال علیہ
 قال فینما ہر قایع علیہم و ہو ینا ہر
 ان لا ینا ہر الی الذور فان التفرق
 رادہ عوفوہ بالہنۃ فیتلون فالتفت فاذا
 بسبعۃ قد اتوا من الذور ما استقبہم
 فقال ما جاءکم ثم قاتوا حتی ان هذا النبی
 خاریج فی هذا الشہر فکفر بنی ہر بنی ولا یبعث
 الیکو یا تاہن وانا قد اخیوتنا خبرہ یبعثنا
 الی کدیقک هذا فقال هل خلفکم احدا
 ہو خیر منکم قالوا راسنا اخیوتنا خبرہ
 یطریقک قال انرا یترا مسرا انا ادا اللہ
 ان یقضیہ هل یستطیع احد من الناس
 لدۃ فانا لاقال فبا یعوفہ ذات مرامۃ قال
 انشدکم باللہ انکم ولتک فاتوا ابو طالب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا یہ
 تمام جہانوں کا سردار اور رب العالمین کا رسول ہے اس نے انہیں
 تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے رسول نے قریب سے اس سے
 پوچھا نہیں کس نے بتایا اس نے کہا جب ہم لوگ غفرہ سے چلے تو کوئی
 پتھر اور درخت سجدہ کے بغیر نہ رہا۔ اور وہ صوفی کو کچھ کہتے ہیں
 نیز میں انکو ہر نبوت سے بھی بھیجتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے
 نیچے سبب کی مثل ہے پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں
 کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے کر آیا تو آپ اور انہوں
 کو کھرا رہے تھے۔ راہب نے کہا ان کو بلاؤ۔ آپ تشریف لائے تو
 سرالو پر بادل سایہ لگن تھا۔ قوم کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام
 لوگ درخت کے سایہ میں پہنچ گئے ہیں لیکن جب آپ تشریف فرما
 ہوئے تو سایہ آپ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا درخت کے
 سائے کو دیکھو وہ آپ پر جھک گیا ہے رادی فرماتے ہیں راہب ان کے
 پاس کھڑا نہیں تھیں مگر رہا تھا کہ انہیں روم کی طرف لئے جاؤ
 کیونکہ رومیوں نے انہیں دیکھ لیا تو انکی صفات کے ساتھ پہچان
 لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ اہانک اس نے مکرر دیکھا تو سات
 آدمی روم کی طرف سے آ رہے تھے۔ راہب نے ان کا استقبال
 کیا اور پوچھا کیسے آئے ہو انہوں نے کہا ہمیں معلوم ہوا ہے
 کہ یہ نبی اس پہلے میں باہر (مگر سے باہر) نکلے دلتے ہیں اس
 لئے ہر راستے پر کچھ لوگ بٹھائے گئے ہیں اور ہمیں انکی خبر ملی تو
 ہمیں اس راستے کی طرف بھیجا گیا۔ راہب نے پوچھا کیا تمہارے
 پیچھے تم سے کوئی بہتر آدمی بھی ہے۔ انہوں نے کہا ہمیں آپ کے
 اس راستے کی خبر دی گئی ہے اس نے کہا بتاؤ منو سہی اگر اللہ تعالیٰ
 کسی کام کا ارادہ فرمائے تو اسے کوئی روک سکتا ہے۔ انہوں نے
 کہا نہیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور
 آپ کے ساتھ مقیم رہے۔ پھر راہب نے کہا میں تمہیں قسم دیکر
 پوچھتا ہوں کہ اس بیعت کون ہے؟ انہوں نے کہا ابو طالب۔ چنانچہ
 وہ ابو طالب کو مسلسل قسم دیتا رہا یہاں تک کہ ابو طالب نے آپ کو
 واپس کر دیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت

بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور راہب نے آپ کو زور دیا کہ
طور پر دوٹیاں اور نہ ہتھون دیا۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق سے
پہچانتے ہیں۔

بعثت نبوی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے نزول قرآن کے وقت نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک چالیس برس تھی۔
(اس کے بعد) آپ مکہ مکرمہ میں تیرہ سال اور
مدینہ طیبہ میں دس سال رہے قریش نے (۶۳)
سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک
پہلیسٹھ (۶۵) سال کی عمر مبارک میں ہوا محمد بن بشار
نے ہم سے یہ نہی بیان کیا۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
نے بھی ان کے اسی طرح روایت کیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بہت دن مارے تھے اور نہ
ہی آپ کا قدر بہت ہست تھا رنگ مبارک نہ بالکل
سفید تھا اور نہ بالکل گندم گوں ابال مبارک نہ بالکل
گھٹکے پاسے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے اللہ تعالیٰ
نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا
اس کے بعد آپ دس سال مکہ مکرمہ میں اور
دس سال مدینہ طیبہ میں رہے ساٹھ سال کی
عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ اس وقت آپ
کے سر انور اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی

فَلَمْ يَزَلْ يَنْشُدُهُ حَتَّى رَدَّهٗ أَبُو هَالِبٍ وَبَعَثَ
مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا وَرَدَّهٗ التَّاهِبُ مِنْ
الْكُفَّةِ وَالَّذِي هَذَا أَحَدُ يَوْمٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ
لِّكَعْبَرِيَّةٍ إِلَّا مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ۔

بِأَنَّكَ مَا جَاءَنِي مَبْعُوثَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنُ كَثْرٍ
كَانَ حِينَئِذٍ بُعِثَ

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
مُحَمَّدَ بْنِ بَشَّارَ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ
حَسَّانٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُنْزِلَ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ
أَرْبَعِينَ فَأَمَّا مَرِيكَتُهُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رِيَالًا مَدْيَنَةُ
عَشْرًا وَتَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِئْسَتِ هَذِهِ أَحَدِيَّةٌ
حَسَنٌ مَحْمُودٌ۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارَ بْنِ أَبِي
عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
فَبِئْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ
خَمْسٍ وَبِئْسَتِ سَنَةٌ هَكَذَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
وَرَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمِثْلَ ذَلِكَ۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ
فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنَى نَا مَا لَكَ بِنَ أَنَسٍ
عَنْ رَجِيَّةَ بِنِ ابْنِ عَبَّادٍ الدَّخَلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كُنَّا نَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّظَرِ بِلَالِ بْنِ رَدَّاهُ لِقَاصِرٍ
وَلَدًا لَلْأَمِيْنِ الْأَمَنِيِّ وَلَدًا كَادِمٍ وَبِئْسَ بِالنَّجْدِ
الْقَطِيطِ وَلَدًا لِسَبْطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ
سَنَةً فَأَمَّا مَرِيكَتُهُ عَشْرَ سِنِينَ وَرِيَالًا مَدْيَنَةُ
عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى سِتِّينَ
سَنَةً وَكَيْفَ فِي سِتِّينَ وَلِيَحْيِيَهُ عَشْرُونَ

ملہ عمر نبی کے نزدیک طالع نقل یہ ہے کہ آپ کی عمر صرف تریسٹھ (۶۳) سال تھی ۱۲

سفید نہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۱۲

علامات نبوت اور آپ کی خصوصیات

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں ایک بھتر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔ یہ حدیث حسن عزیز ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک پیالے میں صبح سے شام تک کھایا کرتے تھے دس آدمی (کھا کر) اٹھتے اور دس بیٹھ جاتے۔ ابو العلاء کہتے ہیں ہم نے پوچھا وہ کھانا کیسے بڑھ جاتا تھا ؟ حضرت سمرہ نے فرمایا انہیں کس بات سے تعجب ہے اور ہر بڑھتا تھا کہ انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو العلاء کا نام یزید بن عبد اللہ بن شعیبہ ہے۔

پتھر و دل و درد سختوں کا آپ کو سلام کرتا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ ہم بعض اطراف کی چلے تو جو پہاڑ اور پتھر آپ کے سامنے آتا۔ السلام علیک یا رسول اللہ کہتا۔ یہ حدیث حسن عزیز ہے۔ متعدد لوگوں نے اسے ولید بن ثور سے روایت کیا۔ فردہ بن ابی المغیراء بھی ان ہی راویوں میں

شَعْدَةُ بَيْضَاءَ هَذَا أَحَدُ بَنِي حَنْظَلَةَ
بَابُ مَا جَاءَ فِي آيَاتِ نَبِيِّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ
خَصَّهُ اللَّهُ بِهِ

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ
بْنُ غِبْلَانَ قَالَا نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَسِيْمَانِ
ابْنُ مُعَاذٍ الصَّبِيْعِيُّ عَنْ يَمَالِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ
بْنِ سَمْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ بَنِي حَنْظَلَةَ كَانَ يُسَلِّمُونَ عَلَى نَبِيِّ آلِي
بُؤْتِ بْنِ لَاحِظٍ الْآنَ هَذَا أَحَدُ بَنِي حَنْظَلَةَ
غَرِيبٌ

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ يَزِيدُ
بْنُ هَارُونَ نَسِيْمَانِ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ
عَنْ سَمْرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكْنُزُ أَدْلَ مِنْ تَصْنَعَةٍ مِنْ
عَدَاوَةٍ حَتَّى الْتَمَسْنَا يَتَوَقَّرُ عَشْرَةٌ وَ يَفْتَحُنَا
عَشْرَةٌ قُلْتُ فَمَا كَانَتْ تُنَادِي قَالَ مِنْ آتِي شَيْءٍ
تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُنَادِي الْآمِنُ هَلُمَّا وَ أَشَارَ بِيَدِهِ
إِلَى السَّمَاءِ هَذَا أَحَدُ بَنِي حَنْظَلَةَ وَ كُنَا لَعَلَّاهُ
أُسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ الشَّيْبَانِيِّ

باب

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ
نَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ
بْنِ أَبِي يَزِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي هَالِبٍ قَالَ كُنْتُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا
فِي بَعْضِ نَوَاجِيهِمَا فَمَا اسْتَقْبَلَنَا جَبَلٌ وَلَا
شَجَرٌ وَلَا وَهْرٌ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَذَا أَحَدُ بَنِي حَنْظَلَةَ غَرِيبٌ وَ كُنَّا لَعَلَّاهُ
غَيْرُ حَاجِدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ وَ كُنَّا لَعَلَّاهُ

عَنْ عِبَادِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ وَمِنْهُمْ قَدْرَةُ بْنُ
أَبِي الْعَدَاةِ۔

باب ۱۵۶۱

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَاعِمٌ
بْنُ يُونُسَ عَنْ يَكْرِيمَةَ بْنِ عَبْدِ عَنَ اسْحَاقَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ
إِلَى يَدَيْ جَدِيعٍ فَأَخَذَهُمَا لَنَا وَنَبَذَ فَخَطَبَ
عَلَيْهِمَا ثُمَّ أَحْبَذَ حَيَيْنَ التَّاقَةِ فَذَكَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَسَهُ فَسَكَتَا وَفِي
أَبَابٍ عَنْ أَبِي وَجَّاهٍ قَالَ بَيْنَ عُمَرَ وَسَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ دَاوْرُ سَلَمَةَ حَدِيثُ
أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَحْكَمٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ۔

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَاعِمٌ
بْنُ سَعِيدٍ نَاشِرٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي طَلْحَةَ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّكَفَى
إِنْتَفَى نَبِيٌّ قَالَ إِنَّ دَعْوَتَكَ هَذَا لَيُحَدِّثُ مِنْ
هَذَا الْفَخْلَةِ تَشْرُفُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَعَمِلَ يَنْزِلُ مِنَ الْفَخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اشْجَعُ
فَعَادَ فَاسْتَمَرَ الْأَعْرَابِيُّ فِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ مَحْكَمٌ۔

باب ۱۵۶۳

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِمٌ
عَامِمٌ نَاعِدٌ عَنْ ثَابِتٍ نَاعِمٌ عَنْ ابْنِ أَحْمَرَ
نَازِدٍ بَنِ أَخْبَطَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کے ہیں ۔

کجور کے تنے کا روتا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کجور کے ایک تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے ۔ پھر صحابہ کرام نے آپ کے لئے منبر بنوایا جب آپ نے اس پر تشریف فرما کر خطبہ دیا ، تو وہ تنہ اس طرح روتے لگا جس طرح اونٹنی اپنے بچے کے پیچھے روتی ہے ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا ، اس باب میں حضرت ابی ، جابر ، ابن عمر ، سہیل بن سعد ، ابن عباس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں ، حدیث اصح جس میں اس طریق کے غریب ہے ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا مجھے کیسے معلوم ہو کہ آپ نبی ہیں ؟ آپ نے فرمایا اگر میں کجور کے اس درخت کے اس بچے کو بلاؤں تو وہ گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں ، پھر آپ نے اسے بلا یا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگرا پھر آپ نے فرمایا واپس ہو جاؤ واپس ہو گیا اور اس اعرابی نے اسلام قبول کیا

دست مبارک کی برکت

حضرت ابو زید اعطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لئے دعا فرمائی ، غرض کہ

فَاتَتْهُ بِذَلِكَ الْخَبْرَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعُتْ وَعَصَرَتْ أَمْرَهُمْ مَعَكُمْ
لَهَا قَادِمَتُهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ أَتَدْنُ
بِعَشْرَةِ فَاذْنٍ لَكُمْ فَكُلُوا حَتَّى سَتِيعُوا ثُمَّ
خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ أَتَدْنُ بِعَشْرَةِ فَاذْنٍ لَكُمْ
فَاكُلُوا حَتَّى سَتِيعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ أَتَدْنُ
بِعَشْرَةِ فَاذْنٍ لَكُمْ فَكُلُوا حَتَّى سَتِيعُوا ثُمَّ خَرَجُوا
فَأَكَلُوا الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَسَتِيعُوا وَانْقَوْمَ سَتِيعُونَ
أَوْثَمًا ثَوْنٌ رَجُلًا هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٍ مَحْمُودٍ

باب ۵۲

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ
ثَامِعٌ نَامًا بِكَ بَنِ الْأَسْحَاقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَّهَتْ صَلَوةُ النَّصْرِ
وَأَتَمَّ النَّاسُ التَّوَضُّعَ فَخَرَجُوا وَاتَّيَّحُوا
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَوَضَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِثَارِ
وَأَمْرًا مَنْ أَنْ يَتَوَضَّعَ لِمَتِّهِ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ
يَنْبَسُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّعَ النَّاسُ حَتَّى
تَوَضَّعُوا مِنْ عِنْدِ أَخِيرِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ
بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ حَدِيثُ الْأَسْحَاقِ
حَدِيثٌ حَسَنٌ مَحْمُودٌ

باب ۵۳

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ
ثَامِسُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بَنِ إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ
الذَّهْرِيَّ عَنْ عَدُوَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ

نے فرمایا اے سلیم! نبی اسے پاس جو کچھ ہے ملاؤ، اے سلیم وہی روٹیاں
لاؤں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان کو توڑا گیا اور اے سلیم
نے مٹی کا کپڑا جوڑ کر اسے تر کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو چاہا اس پر چڑھا اور اذان بعد از شاد فرمایا دس
آدمیوں کو بلاؤ انہیں بلایا گیا پس انہوں نے خوب سیر ہو کر
کھایا اور باہر چلے گئے پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ وہ بلائے گئے
انہوں نے سیر ہو کر کھایا اور باہر چلے گئے پھر فرمایا دس آدمیوں کو
بلاؤ انہیں بلایا گیا انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا اور باہر چلے گئے
اس طرح تمام افراد نے شکم سیر ہو کر کھایا اور یہ ستر یا اسی
آدمی تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

پانی میں برکت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز عصر
کا وقت ہو چکا تھا لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا لیکن
نہ پایا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو
کے لئے پانی لایا گیا آپ نے دست مبارک اس برتن میں دکھا
اور لوگوں کو اس سے وضو کرنے کا حکم دیا۔ حضرت
انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا آپ کے
مبارک انگلیوں کے نیچے سے پانی کا فوارہ جاری تھا۔
لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی
وضو کر لیا۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین،
ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مذکور ہیں، حدیث انس صحیح ہے۔

آغاز نبوت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
جب اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
کرامت اور آپ کے وسیلہ جلیلہ سے لوگوں پر رحمت کا

سلسلہ کھانے پر کلام الہی کا پڑھنا باعث برکت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے آج بھی امت اسلامیہ اس طریقہ حسنہ
کو اپناتے ہوئے ہے ۱۲ (مترجم)

ارادہ فرمایا تو اس کی ابتداء یوں ہوئی کہ آپ کا ہر خواب روز بروز روشن کی طرح واضح اور سچا ہوتا۔ جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ اس حالت پر رہے اور آپ کے لئے خلوت محبوب کر دی گئی چنانچہ آپ کو کوئی چیز تنہائی سے زیادہ پسند نہ گئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

معجزات کی برکت

حضرت علقمہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ معجزات کو مذاہب سمجھتے ہو ہم عہد رسالت میں انہیں باعث برکت سمجھا کرتے تھے، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کھانا کھا رہے ہوتے تو کھانے سے تسبیح کی آواز سننے لگتی تھی (ایک مرتبہ) آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا آپ نے اس میں دست مبارک رکھا تو آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ پھوٹ کر نکلنے لگا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کے مبارک پانی اور آسمانی برکت کی طرف آؤ یہاں تک کہ ہم سب نے وضو کر لیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کیفیت نزول وحی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیسے اترتی تھی؟ آپ نے فرمایا کبھی تو گھٹلے بگنے کی آواز کی طرح آتی اور یہ مجھ پر سب سے زیادہ سخت، ہوتی تھی، کبھی فرشتہ آسمانی شکل میں میرے پاس آتا وہ مجھ سے گفتگو کرتا وہ جو کچھ کہتا میں اسے یاد رکھتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر عہدیت

أَوَّلُ مَا ابْتَدَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ حِينَ أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يُخَلِّقَ رَحْمَةً الْعِبَادِ بِهِنَّ أَنْ لَا يَذِي شَيْئًا إِلَّا جَاءَتْ كَقَلْبِ النَّصْبِ فَمَكَثَ عَلَى ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَمُكِّثَ وَحَيْثُ لَيْسَ بِالْخَلْقِ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَخْلُقَ هَذَا أَحَدٌ لَيْسَ خَيْرَ مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ

باب ۲۱

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الْدُبَيْرِيُّ نَا إِسْحَاقُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا تَعْدُو ذَاتَ الْأَيْتِ عَدَا أَبَا دَرْدَا كُنَّا نَعْدُو هَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةً لَقَدْ كُنَّا نَأْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيحَهُ الطَّعَامُ قَالَ دَا قِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَارِ قَوْمِمْ بِيَدَكَ قِيَمَةً فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُتُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَ عَلَى أَنْفُسِ الْمُبَارِكَةِ وَابْتَدَأَ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى تَوَضَّأْنَا كُلُّنَا هَذَا أَحَدٌ لَيْسَ خَيْرَ مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ

باب ۲۲

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَرْثُيٍّ الْنَّصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ نَا مَالِكُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِيَنِي مِثْلَ مَنْصَلَةِ الْجَدِ وَهُوَ شَاكَاةٌ عَلَى وَاحِيَانَا يَمْتَلِئُ لِي الْمَلَكُ رَجُلًا فَيَكْتُمُنِي فَأَنِّي مَا يَنْزِلُ فَأَلْتِ عَائِشَةَ فَلَقَدْ سَأَلْتِ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ
الْوَحْيُ فِي أَيَّامٍ الشَّيْبَانِ الْبَدِيدِ فَيَقْضِي عَنْهُ
عَنْ جَيْشِهِ لِيَتَقَعَّدَ عَنْ هَذَا أَحَدٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ

بَاب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَكَثِيرُ بْنُ
سَعْيَانَ عَنْ أَبِي رَسْحَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ
مَنْ دُفِيَ لِقَتُهُ فِي حُلَّتِهِ حَمْدًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا شَعَرَ بِحَضْرَتِهِ
مَنْكِبَيْهِ بَعِيدًا مَا بَيْنَ الْأَسْكَبِينَ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ
وَلَا بِالطَّوِيلِ هَذَا أَحَدٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَاب ۵۲۵

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا حَمِيْدُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا زُهَيْرُ عَنْ أَبِي رَسْحَةَ قَالَ
سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ أَمَا كَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الشَّيْبِ قَالَ لَا وَشَدَّ
الْبَقَرُ هَذَا أَحَدٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَاب ۵۲۶

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبُو جَعْفَرٍ
نَا الْمُسْعُوْدِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ هُرَيْرِ بْنِ
نَافِعٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْقَيْسِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ وَالْقَصِيرِ
شَدَّ الْأَكْفَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ صَخْرًا كَرَادِيْنِ
طَوِيلِ الْمُسْرَبَةِ رَامًا تَكْفًا تَكْفًا كَأَنَّمَا يَنْحَقِرُ
مِنْ صَبَبٍ لَوْ رَأَيْتَهُ وَلَا بَعْدَهُ وَمِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَحَدٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا
سَعْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَمْرِو الْمُسْعُوْدِيُّ هَذَا
الْإِسْنَادُ نَحْوُهُ

ٹھنڈے دھڑوں میں وحی ہوتی اور جب ختم ہوتی تو
آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہہ رہا ہوتا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حلیہ مبارکہ

حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں
میں نے سرخ لباس میں لمبے بالوں والے کسی شخص کو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ آپ کے
ہال مبارک کندھوں پر پڑے ہوتے دو ٹون شالوں
کے درمیان کافی فاصلہ تھا آپ نہ بہت پست قدم تھے
اور نہ ہی زیادہ دراز قدم یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

چہاند چہیا چہرہ

حضرت البراء ساقی سے روایت ہے ایک شخص نے
حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم لاچہرہ نور تلواری طرح تھا آپ نے فرمایا
نہیں بلکہ چاند کی مثل تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے

بے مثل رسول

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے قدم والے تھے اور نہ ہی
پست قدم کے تھے ہتھیلیاں اور قدم پر گوشت تھے۔
سر مبارک ترا ہلکیوں کے جوڑے تھے سینے اور ناک
کے درمیان بالوں کی لمبی سی لیکر تھی۔ آپ چلتے تو آگے
کی طرف جھکاؤ ہوتا گویا کہ جلدی سے اتر رہے ہوں
میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ جیسا کوئی نہ
نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سعید بن
سنان نے برادر سلمہ والد مسعودی سے اسی سند
کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

جادک ۵۲

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ
 بْنُ أَبِي حَلِيمَةَ مِنْ قَوْمِ الْأَخْطَفِ وَاحْتَمَلَتْ
 عَيْنُهُ النَّصِيَّ وَعَيْنُ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا يَا بَيْتِي بِنْتُ
 يُونسَ فَأَعْمَدَتْ عَيْنُ اللَّهِ مَوْنِي عَقْدَةَ شَيْءٍ
 إِذَا هِيَ مِنْ مُحَمَّدٍ مِنْ قَوْمِ عَيْنِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
 قَالَ كَانَ عَيْنُ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِأَنْظُرِيْلٍ لَمْ يَطْعَمْ وَلَا بِأَنْفُسِيْرٍ
 الْمَتَزِدِّ وَكَانَ رَيْحَتُهُ مِنَ الْقَوْمِ وَكَشْرَتُهُ
 بِأَنْجَحِيْلٍ أَنْظُرِيْلٍ وَلَا بِأَنْظُرِيْلٍ كَانَ جَعْدًا مَرَجَلًا
 وَلَوْ يَكُنُّ بِالْمَطَرِ وَلَا بِأَنْظُرِيْلٍ وَلَا كَانَ فِي النَّجْرِ
 كَذِبًا بِيَضٍ مُشْرَبٍ أَذْجُو الْعَيْنِيْنِ أَهْدَابُ
 الْأَشْفَا حِلْيَتُ الْمَشْرِشِ وَالْكَتْدُ أَجِيدُ دَوْمَسُ بِنْتِ
 شَيْثُنُ الْكَفِيْنِ وَالْقَدَامِيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّمَ كَأَنَّمَا
 يَمْشِي فِي صَبَبٍ وَإِذَا التَفَتَ التَفَتَ مَعَ بَيْنِ
 كَيْفِيْنِ خَارِجُ النَّبَرَةِ وَهُوَ خَارِجُ النَّبِيْنِ أَجْوَدُ
 النَّاسِ صَدْرًا وَصَدَقُ النَّاسِ بِحُجَّةٍ وَالْبَيْتُ
 عَزِيْزٌ وَكَرْمٌ مُعْشِرَةٌ مِنْ مَرَاةٍ بَدِيْهَةٌ
 هَابَةٌ وَمَنْ خَالَطَهُ مُعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعْتُهُ
 كَرْمٌ أَرَقْبَلُهُ وَلَا بَعْدَكَ وَثَلَّةٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ يُتَّخَذُ
 قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ سَمِعْتُ الْأَصْمَعِيَّ يَقُولُ فِي تَفْسِيْرِهِ
 صِفَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَخْطُ
 الَّذِي هَبُّهُ قَالَ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ
 فِي كَلَامِهِ تَعَطَّبَ فِي نَسَابَتِهِ أَيْ مَتَاهَا مَتَاهَا
 شَيْئًا وَأَمَّا الْمَتَزِدُّ فَالَّذِي إِذَا خَلَّ بَعْضُهُ فِي
 بَعْضٍ قَطْرًا مِمَّا أَنْظُرِيْلٍ فَالْمَتَزِدُّ الْجَمْعُ
 فَالْمَتَزِدُّ الَّذِي فِي شَعْرِهِ حُجْرَةٌ أَيْ يَنْجِي
 قَلِيلًا دَامًا الْمَطْعَمُ فَالْمَتَزِدُّ الْكَثِيْرُ الْكَثْمُ

حضرت ابراہیم بن محمد جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی
 اولاد سے ہیں فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے۔ آپ
 نہ تو بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی بہت پست تھے
 بلکہ درمیانہ قد تھا۔ آپ کے بال مبارک نہ تو بالکل
 گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے بلکہ کچھ
 گھنگھریالے تھے۔ چہرہ مبارک نہ تو بالکل پر گوشت تھا
 اور نہ ہی مکمل طور پر گول تھا بلکہ کچھ گولائی تھی رنگ
 سرخی مائل سفید تھا۔ آنکھیں سیاہ، پلکیں دراز،
 جوڑوں کی ہڈیاں موٹی تھیں، مونڈھوں کے سرے
 اور درمیان کی جگہ بھی پر گوشت تھی۔ بدن مبارک
 ہر معمول سے زیادہ بال نہ تھے سینہ مبارک سے
 نات ٹک بالوں کی کھیر تھی، ہتھیلیاں اور دونوں
 پاؤں پر گوشت تھے چلتے وقت توت کے ساتھ پیچھے
 گویا کہ ڈھلوان جگہ میں چل رہے ہوں کسی طرف
 متوجہ ہوتے تو نظر بھر کر توجہ فرماتے دونوں کندھوں
 کے درمیان مہر موت تھی، آپ خاتم النبیین تھے۔
 سب سے زیادہ کچی دل اور سب سے زیادہ سچ
 بولنے والے تھے۔ سب سے زیادہ نرم طبیعت،
 اور سب سے زیادہ شریف گھرانے والے تھے۔
 آپ کو اچانک دیکھنے والا مرعوب ہو جاتا اور
 آپ کے ساتھ معاشرت رکھنے والا مانوس ہو کر خدا
 ہو جایا کرتا۔ آپ کا وصف بیان کرنے والا کہتا ہے
 میں نے آپ سے پہلے ادراپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔
 اس حدیث کی سند متصل نہیں ابو جعفر کہتے ہیں میں
 نے اصمعی سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
 صفت کے بارے میں کہتے تھے تعطّب کے معنی دیر قد
 کے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے ایک اعرابی سے سنا

وَمَا أَمْلَكُكُمْ الْمَكَادُ وَرَأَوْجُهُ وَآمَا الْمُقَرَّبُ
فَمَرُوا نَوَى فِي بَيْتِ حَبْشَةٍ خَمْرَةٍ وَالذَّخْرُ الشَّوْبِي
سَوَادُ أَهْلِيْنَ وَالْأَهْدَبُ الْخَلَوِيلُ الْأَشْفَارُ
وَالْكَتْدُ تَجَمُّرُ الْكَتْدِيْنَ دَهْوَالِكَاهِلٌ وَ
الْمُسْرِيَّةُ هُوَ الشَّعْرُ الدَّقِيقِيُّ الَّذِي كَانَتْ
تُحْبِبُ مِنَ الصَّدْرِ إِلَى الشَّوْبِ وَالشَّوْبُ
الْكَلْبُ الْأَجْلَبُ مِنَ الْكَتْدِيْنَ وَالْقَدَامِيْنَ
وَالْمَقْلَمُ أَنْ يَمْشِيَ بِقَدْرٍ وَالصَّبَبُ الْخُذَّادُ
تَقُولُ أَنْحَارُنَا مِنْ صَبَبٍ وَصَبَبٍ وَقَوْلُهُ
جَلِيلُ الْمَشَارِقِ يُرِيدُ رُؤُوسَ الْأَمَنَاءِ وَ
الْعَشْرَةُ الْعَصِيَّةُ وَالْحَبِيبُ الْمَحَابِبُ وَالْكَبِيرَةُ
الْمَقَاةُ يَقُولُ بَدَاهَتْ بِأَمْدَانِ فَجَاءَتْ

باب ۵۲۸

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ تَابِعِيُّ
بْنِ الْأَسَدِ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الذَّهْرِيِّ
عَنْ هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَ كَرُخْدَا
وَلَوْ كُنْهَ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيْنَهُ فَصْلٌ يَحْفَظُهُ
مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَذَا لَمْ يَرْوِهِ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الذَّهْرِيِّ وَقَدْ سَأَلَهُ يُونُسُ بْنُ
يَزِيدٍ عَنِ الذَّهْرِيِّ -

باب ۵۲۹

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَائِبُ قُتَيْبَةَ
سَكْرَةَ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ
ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لَيَعْقِلَ
عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَذَا غَرِيبٌ لَمْ يَرْوِهِ
مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ -

اپنی گفتگو میں کہہ رہا تھا کہ خطِ نشاۃ اس نے بہت لمبا
کھینچا۔ متردّد اسے کہتے ہیں جس کے سپت قدر کی وجہ سے
اس کے جسم کے اعضاء ایک دوسرے میں گھسے ہوئے ہوں۔
تخلط بہت کثرت سے بالِ ریح کے کھنکھانے والے بالوں
والا منظم بھاری بدن کثیر گوشت والا مکلف گولہ جیسے
والا مشرب سرخی مائل گورے رنگ والا الادب نہایت
سیاہ آنکھوں والا الابدیت جیسی پلکوں والا کثرت مضبوط
کنحوں والا اور اسے کاہل بھی کہتے ہیں۔ المہربۃ
سینے سے ناک تک بالوں کی باریک لکیر اشش باختر
اور پاؤں کی ہر گوشت انگلیوں والا استلغ مضبوطی سے
چلنا انصببت یعنی میں اتنا جیسے اُخمد نامی محبوب و محبوبہ جلیل
الاشش کا نہروں کے سرے مضبوط العشرہ صحبت و مجلس العشرہ
ساقی ہم مجلس البدیۃ اچانک۔

کلام رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح جلدی جلدی
گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ آپ نہایت واضح اور
تفصیلی گفتگو فرماتے۔ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف زہری کی
روایت سے پہچانتے ہیں۔ یونس بن یزید نے
بھی اسے زہری کے روایت کیا ہے۔

انداز بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک
بات تین بار دہراتے تاکہ آپ سے اچھی طرح
لکھی جاسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔
ہم اسے حضرت عبد اللہ بن مسعود کی روایت سے
پہچانتے ہیں۔

بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ خَاتِمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِي الْبَيْتَ كَتِفَيْهِ عَشَدَةً حَتَّى إِذَا هُوَ يَبْنِي الْحِمَامَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۵۳۵

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاعِبًا عَنْ بَنِي الْأَعْمَارِ أَنَّ الْأَحْبَابَ هَذَانِ أَرْكَاهُ عَنْ يَمَانٍ بْنِ حَذَبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَأَلِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةً وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكَانَتْ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَتَحِلُّ الْبَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَحِلِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَرَبِيٌّ.

باب ۵۳۶

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاعِبًا عَنْ بَنِي الْأَعْمَارِ عَنْ يَمَانٍ بْنِ حَذَبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلْبِيًّا أَلْفَرَأَشَكُّ الْعَيْنَيْنِ مَنُوشٍ الْعُقْبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى عُمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى نَاعِبًا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ يَمَانٍ بْنِ حَذَبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلْبِيًّا أَلْفَرَأَشَكُّ الْعَيْنَيْنِ مَنُوشٍ الْعُقْبِ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِيَمَانٍ مَا ضَلْبِيٌّ أَلْفَرَأَشَكُّ قَالَ وَاسْمُ الْفَرَأَشِكِ مَا أَشَكُّ الْعَيْنَيْنِ قَالَ طَوِيلٌ شَقِي الْعَيْنِ قُلْتُ مَا مَنُوشٌ الْعُقْبِ قَالَ قَلِيلُ الْفَحْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۵۳۷

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَهْيَةَ

دو نواں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کیوڑی کے انڈے کی طرح گوشت کی سرخ لکھی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سرگین آنکھیں

حضرت جابر بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پندہاں مبارک پتلی تھیں ابھی صرف مسکڑا ہوا ہوا تھی اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو کہتا آپ کی آنکھوں میں سرس لگا ہوا ہے حالانکہ ایسی بات نہ تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

کشادہ رو

حضرت جابر بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذہن مبارک کشادہ آنکھوں کے کنارے لیے اور ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت جابر بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ رو تھے آنکھوں کے کنارے لیے اور ایڑیوں میں گوشت کم تھا شعبہ فرماتے ہیں میں نے سماک سے پوچھا ضلیح العلم کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کشادہ ذہن میں نے پوچھا اشکل العینین سے کیا مراد ہے؟ فرمایا آنکھوں کے کنارے لیے میں نے پوچھا منوش العقب کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کم گوشت والا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حسن بے مثال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ
شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي دَجْرِهِ وَمَا رَأَيْتُ
أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تَطْوِي لَنَا أَسْفَلَ
لَنَجْعِلَ أَنْفُسَنَا دَرَنَةً نَغْيِرُ مَكَثَرِثَ هَذَا أَحَدِيثٌ
غَرِيبٌ.

باب ۵۳

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَمَرَضَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مَوْتِي فَدَرَبُ مِنَ
الْبَرِّ جَالٍ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالٍ شَتَوْدَةٍ وَرَأَيْتُ عِيسَى
بْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا قَدَرْتُ النَّاسَ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ
شَهْرًا عُدْوَةً بَنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا
أَقْدَرْتُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَهْرًا مَا جِئْتُ بِيَنِّي نَفْسًا
وَرَأَيْتُ جِبْرِيْلَ فَإِذَا أَقْدَرْتُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ
شَهْرًا وَهِيَ هَذِهِ أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب ۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَمَرَضَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مَوْتِي فَدَرَبُ مِنَ
الْبَرِّ جَالٍ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالٍ شَتَوْدَةٍ وَرَأَيْتُ عِيسَى
بْنُ مَرْيَمَ فَإِذَا قَدَرْتُ النَّاسَ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ
شَهْرًا عُدْوَةً بَنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا
أَقْدَرْتُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَهْرًا مَا جِئْتُ بِيَنِّي نَفْسًا
وَرَأَيْتُ جِبْرِيْلَ فَإِذَا أَقْدَرْتُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ
شَهْرًا وَهِيَ هَذِهِ أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَمَرَضَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مَوْتِي فَدَرَبُ مِنَ
الْبَرِّ جَالٍ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالٍ شَتَوْدَةٍ وَرَأَيْتُ عِيسَى
بْنُ مَرْيَمَ فَإِذَا قَدَرْتُ النَّاسَ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ
شَهْرًا عُدْوَةً بَنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا
أَقْدَرْتُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَهْرًا مَا جِئْتُ بِيَنِّي نَفْسًا
وَرَأَيْتُ جِبْرِيْلَ فَإِذَا أَقْدَرْتُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ
شَهْرًا وَهِيَ هَذِهِ أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَمَرَضَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مَوْتِي فَدَرَبُ مِنَ
الْبَرِّ جَالٍ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالٍ شَتَوْدَةٍ وَرَأَيْتُ عِيسَى
بْنُ مَرْيَمَ فَإِذَا قَدَرْتُ النَّاسَ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ
شَهْرًا عُدْوَةً بَنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا
أَقْدَرْتُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَهْرًا مَا جِئْتُ بِيَنِّي نَفْسًا
وَرَأَيْتُ جِبْرِيْلَ فَإِذَا أَقْدَرْتُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ
شَهْرًا وَهِيَ هَذِهِ أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی گویا کہ چہرہ انور
میں سورج چلتا تھا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زیادہ تیز چلنے والا بھی کوئی نہیں دیکھا
گویا کہ آپ کے لئے زمین لپیٹ دی جاتی تھی ہم (چلتے
وقت) اپنے رب کی مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ
بلا تکلف چلتے تھے یہ حدیث غریب ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرام میرے سامنے پیش کئے گئے
تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چمکا پھینکا قلیل شلورہ کے مردوں
جیسا پایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو میں نے ان کے زیادہ
مشابہ حضرت مردہ بن مسعود کو پایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو
دیکھا تو انہیں تمہارے سامنے (یعنی خود) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے زیادہ مشابہ پایا۔ حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا تو
حضرت دجرجہ رضی اللہ عنہ کو ان کے زیادہ مشابہ دیکھا۔
یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عمر شریف

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت ہے کہ پینسٹھ سال کی عمر میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال
مبارک ہوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
مردی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال
پینسٹھ (۶۵) سال کی عمر میں ہوا۔ یہ حدیث
حسن الاسناد صحیح ہے۔

حَسَنُ الْإِسْنَادِ مَجْمُوعٌ

باب ۵۳۷

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَادُوهُ
بْنُ عَبَّادَةَ نَزَّكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ تَا عُمَرُو بْنُ
دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يَوْمًا يُحْتَمَى يَوْمَهُ
إِيَّاهُ وَتَوَلَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَفِي السَّبَابِ
عَنْ عَائِشَةَ وَأَسْبَنُ بْنُ مَالِكٍ وَدَعْفَلُ بْنُ
حَنْظَلَةَ وَلَا يُعْمَرُ وَلَا غُفْلَ سَمَاءٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ
حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ

باب ۵۳۸

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ نَاسِئُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مَنْ قَاوِدُ بْنُ
سَعْدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ
أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُكَ يَخْطُبُ يَقُولُ مَا تَرَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ
سِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُو بْنُ الْكَافَرِ شَدِيدٌ وَ
سِتِّينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجْمُوعٌ

باب ۵۳۹

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا الْحَبَّاسُ الْأَعْمَرِيُّ وَالتَّحْسِينُ
بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَهْرِيُّ قَالَا نَا عُبْدُ الدَّزَّاقِي عَنْ
ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرْتُ عَنْ ابْنِ شِهَابِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ التَّحْسِينُ
بْنُ مَهْدِيٍّ فِي حَدِيثٍ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجْمُوعٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هَذَا

ایک اور باب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بخت کے بعد تیرہ سال مکہ مکرمہ
میں رہے اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا
اس باب میں حضرت عائشہ عائشہ بن مالک اور دغفل
بن حنظلہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول
ہیں۔ دغفل بن حنظلہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے سماع نہیں حضرت ابن عباس، عمر و
بن دینار رضی اللہ عنہم کی روایت سے حسن
غریب ہے۔

عنوان بالا کا ایک اور باب۔

جبریل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید
بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں فرماتے
ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور
حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ
عنہما کا وصال بھی تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا
اور میں بھی تریسٹھ سال کا ہوں۔ یہ حدیث حسن

ایک اور باب۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے تریسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت زہری کے
تلمیذ نے بواسطہ زہری اور عروہ حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کی مثل
روایت کیا ہے۔

مناقب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کا نام عبداللہ بن عثمان اور لقب عقیق ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہر غلیل کی دوستی سے آزاد ہوں اور اگر میں کسی کو اپنا غلیل (دوست) بنانا تو ابو قحافہ کے بیٹے کو بنانا اور تمہارا ساتھی تو اللہ کا دوست ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، اس باب میں حضرت ابوسعید ابو ہریرہ، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار، ہم میں سب سے بہتر اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس صحابی سے سب سے زیادہ محبت تھی؟ ام المومنین نے فرمایا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے۔ فرماتے ہیں میں نے کہا پھر کس سے؟ فرمایا حضرت عمر سے میں نے کہا اس کے بعد کون زیادہ محبوب تھا؟ ام المومنین نے فرمایا عبداللہ بن شقیق پوچھا پھر کون؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طے درجات والوں کو سچے درجے والے ایسے دیکھیں گے جیسے تم انہی میں طلوع ہونے والے ستاروں کو دیکھتے ہو۔

مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَأَسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ وَكُتِبَ عَلَيْهِ عَقِيقٌ.
۱۵۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَاعَبَدُ الدَّرَاقِ
قَالَ سَمِعْتُ عَنْ أَبِي رُمْحَانَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ غَلِيلٍ مِنْ خَلْقٍ وَذُكِرْتُ مِنْهُمْ خَلِيلًا
لَا تَخْذَلُ ابْنُ أَبِي ذُحَاةٍ خَلِيلًا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ
لَخَلِيلُ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي عُبَايَةَ
وَأَبِي الدَّرَبِيِّ.

۱۵۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَرَاهٍ يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ
نَا سَمِعَ عَنْ أَبِي أَدِيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَلَالٍ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا
أَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۵۹۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّارَقُطِيُّ
نَا سَمِعَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ
ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثَمْرُ بْنُ
عَبْدَةَ بْنِ الْجَدَارِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ
فَبَكْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۹۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ خُصَيْبٍ
عَنْ سَالِوَةَ ابْنِ حَفْصَةَ وَالْأَعْمَشِ وَعَبِيدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرٍاءَ وَأَبْنِ أَبِي نَيْلٍ وَكَيْسِ بْنِ إِسْرَافِيلَ عَنْ
عَاطِيَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْغُلَى

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم بھی ان ہی میں سے ہیں اور نہایت اچھے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابواسطہ علیہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

لَيْدَاهُمْ مِنْ تَحْتِهِمْ كَمَا تَدُونَ النُّجُومَ الطَّالِبَةُ
فِي أَفْقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُمَا وَأَنْتُمَا
هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ نَجِجٍ
عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

باب ۵۴

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ
أَبِي الشَّارِبِ نَا أَبُو عَوَّازٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ
عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الْمَعْلُوكِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ
إِنَّ رَجُلًا خَيْرُهُ رَبُّهُ بَيْنَ أَنْ يَعْيشَ فِي الدُّنْيَا
مَا شَاءَ أَنْ يَعْيشَ وَيَأْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ
يَأْكُلَ وَبَيْنَ يَفْقِدَ رَبَّهُ فَأَخْتَارَ يَفْقِدَ رَبَّهُ قَالَ
فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَحْجِبُونَ مِنْ هَذَا الشَّيْخِ إِنْ ذَكَرَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا صَالِحًا خَيْرُهُ
رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَيَفْقِدَ رَبَّهُ فَأَخْتَارَ يَفْقِدَ رَبَّهُ
قَالَ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلْ تَعْلَمُونَ
بِأَبَاؤُنَا وَأُمَرَاءِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ النَّاسِ أَحَدٌ آمَنَ إِلَيْنَا
فِي مُعْتَبَرِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنْ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ
وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَأَتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي
قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلَكِنْ دُودُ رِجَالٍ إِيْمَانِهِمْ مَرَكِبَتِي
أَوْ ثَلَاثًا وَإِنْ مَا جَعَلُوا خَلِيلَ اللَّهِ فِي الْبَابِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ
ابْنِ عُمَيْرٍ بِإِسْنَادٍ عَلَيْهِ هَذَا مَعْنَى قَوْلِهِ آمَنَ
إِلَيْنَا يَعْشَى آمَنَ إِلَيْنَا.

حضرت ابوالفضل علی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم نے
ایک خطبہ دیا تو فرمایا اللہ تم نے ایک شخص کو اختیار کیا کہ جسک چاہے دنیا میں
رہ کر کچھ چاہے کھائے پائے رکھے پاس جائے۔ تو اسے رکھ جائے کو پسند کیا۔
پھر حضرت ابو بکر صدیق سے صحابہ کرام نے (ایک دوسرے سے) یہ
کہا کہ میں اس شخص پر تعجب نہیں ہوتا کہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک ایک آدمی کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
اسے دنیا میں رہنے یا اپنے رب سے ملاقات کرنے کا اختیار
دیا تو اس نے رب کی ملاقات کو ترجیح دی۔ راوی فرماتے
ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک
کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے
لے زیادہ جانتے دانتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے عرض
کیا (یا رسول اللہ!) ہمارے ماں باپ اور
مال اکپ پر قنڈا ہوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہم پر جان و مال کے ذریعہ ابو قحافہ کے بیٹے
سے لے زیادہ کسی نے احسان نہیں کیا اگر میں کسی کو اپنا خلیفہ
بناتا تو ابی قحافہ کو بناتا لیکن مجھے ان سے محبت
اور اخوت ایمانی ہے۔ آپ نے یہ بات دودیا
تین مرتبہ فرمائی اور تمہارا سامع تھا تو اللہ تعالیٰ
کا علیل ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید
رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ
حدیث غریب ہے دوسری سند کے ساتھ ابواسطہ
ابو عوانہ عبد الملک بن عمیر سے بھی مروی ہے۔

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللَّهِ

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

جلد دوم

بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ
عَبِيدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْوُضْبِ فَقَالَ
إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهَ يُكَلِّمُ مَنْ يُؤْتِيهِمْ لَهْفًا
الدُّنْيَا مَا سَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ
فَقَالَ أَتَوَيْدُكَ فَدَيْتَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَابًا
وَأَمَّا هَاتِيكَ فَكَانَ قَدْ جِئْنَا فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا
إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ نَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ يُكَلِّمُ مَنْ
يُؤْتِيهِ الدُّنْيَا مَا سَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ اللَّهُ وَهُوَ
يَقُولُ فَدَيْتَاكَ يَا بَابًا وَأَمَّا هَاتِيكَ فَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمَخْبَرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ
هُوَ الْعَلَمُ بَابًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ عَلَى فِي صُحْبَتِهِمْ وَمَالِهِمْ أَيْ
بِكْرٌ وَلَوْ كُنْتُ مَسْجُودًا لَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ
خَبِيرًا وَلَكِنْ أَخُوهُ الْإِسْلَامُ لَا يَبْقَيْنَ فِي الْمَسْجِدِ
خَوْفًا إِلَّا خَوْفُ اللَّهِ أَيْ بِكْرٌ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب

۱۵۹۵. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْقَسِّمِ الْكُوفِيُّ نَا مَحْمُودُ
بْنُ مَحْمُودٍ الْقَوَارِيرِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الْأَوْدِيِّ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا دَفَعْنَا
كَافِيَتَاهُ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْنَا مَعَهُ
يُكَافِيَتُهُ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَا لَمْ
أَحْدِ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَا لَمْ
أَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مَسْجُودًا لَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ
بِكْرٌ خَلِيلًا الْأَوْرَاقَ مَا جِئْتُكُمْ خَلِيلًا اللَّهُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

منبر پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بندے
کو اختیار دیا ہے کہ یا تو اسے دنیا کی آرائش سے جوچا ہے
سے یا جو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ حاصل کرے۔ تو اس بکڑ
نے سے پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے (رسول، حضرت
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہمارے ماں
باب آپ پر قربان ہوں۔ راوی فرماتے ہیں ہمیں تعجب
موا تو لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا اس شیخ کی طرف
دیکھو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی بندے کے متعلق فرما
رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی آرائش یا
جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اس میں سے ایک
کے حصول کا اختیار دیا اور یہ فرما رہے ہیں ہمارے
ماں باب آپ پر قربان ہوں۔ لیکن حقیقت حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو ہی اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
اس بات کو ہم سے زیادہ جانتے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے صحبت و مال کے لحاظ سے مجھ پر ایک
زیادہ احسان کرنے والے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں مگر
میں کسی کو اپنا خلیل بنانا تو ابو بکر کو بنانا لیکن ان کے اور میرے درمیان
اسلامی جہالت چل رہی ہے۔ اور مسجد کی طرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے ابو بکر
کے سوا سب کے احسان کا بدلہ دے دیا۔ ان کے احسان
کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن دے گا کسی کے
مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا۔ اگر میں کسی کو اپنا
خلیل بنانا تو حضرت ابو بکر کو بنانا سنو! تمہارا
ساتھی (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم)
تو خدا کا خلیل ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے
حسن غریب ہے۔

۱۵۹۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْقَبَّارِ الْبَدْرِيُّ
كَاسِبُ بَنِي عَمِيئَةَ عَنْ زَائِدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ
بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعٍ هُوَ ابْنُ حَرَائِشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَدُوا
بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَيْ بِكُمْ وَعَمَّا فِي الْبَابِ عَنْ
ابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ وَرَوَى سَلَمَةُ
الْقُورِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَعْمَرٍ
عَنْ مَوْلَى لِبِ بْنِ رُبَيْعٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَوَا نَا سَفِيَّانُ بْنُ عَمِيئَةَ عَنْ
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ نَحْوَهُ وَكَانَ سَفِيَّانُ بْنُ
عَمِيئَةَ يَدْلِسُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَرَجَعْنَا ذِكْرَهُ
عَنْ زَائِدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَرُشَمَا
لَعَبْدُ كُرَيْبٍ عَنْ زَائِدٍ عَنْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَلَمَةَ الْقُورِيِّ عَنْ
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالٍ مَوْلَى رَبِيعٍ عَنْ
رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الرَّجُلِ
أَيْضًا عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

۱۵۹۷- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَعْمَرِيُّ
نَاوَكِيَّةٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْعَلَاءِ الْأَعْمَرِيِّ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَبِيعٍ بَنِي حَرَائِشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ
قَالَ لَنَا جُلُوسًا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقِيَ فِيكُمْ فَأَقْدُوا بِالَّذِينَ
مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

۱۵۹۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
مَعْمَرٍ الْمَوْصِلِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِلِّيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ
عَنْ عِلِّيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد والوں (یعنی)
حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرو اس باب
میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور
ہے یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری نے اسے
بواسطہ عبداللہ بن عمر، موطاٰ ربیع، ربیع اور حذیفہ
رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کیا ہم سے احمد بن حنبلہ اور کئی دوسرے حضرات نے
بواسطہ سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن عمر کے اس کے
ہم معنی حدیث بیان کی۔ سفیان بن عیینہ اس حدیث
میں ہماریس کرتے ہیں۔ بعض اوقات زائدہ کا واسطہ
کا ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات نہیں۔
ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث بواسطہ سفیان
ثوری، عبداللہ بن عمر، حلال
موطاٰ ربیع، ربیع اور حذیفہ، نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے۔

یہ حدیث بواسطہ ربیع حضرت حذیفہ
رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے
بھی مروی ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں ہم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا میں (اپنے
آپ) نہیں جانتا کہ کتنی مدت تمہارے درمیان رہوں گا
میرے بعد والوں کی پیروی کرنا یہ فرما کر آپ نے حضرت
ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ فرمایا۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہمراہ تھا اتنے میں حضرت ابوبکر و عمر رضی

مَنْ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَنُصِّرَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا ابْنُ سَيِّدٍ
كَهْلِي أَهْلِي الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَالْأُولَى
الْآخِرِينَ وَالْمُسْلِمِينَ يَا عَلِيُّ لَا تُخَيِّرْهُمَا هَذَا
حَدَّثَنَا غُرَيْبٌ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَالرَّوَيْتُ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
رُوَيْ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَالْبَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمَشَارِقِ أَنَّ
مُحَمَّدَ بْنَ كَثِيرٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي
كَالٍ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُرَى بِكِيٍّ وَنُصِّرَ هَذَا ابْنُ سَيِّدٍ كَهْلِي أَهْلِي الْجَنَّةِ
وَالْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَالْمُسْلِمِينَ لَا تُخَيِّرْهُمَا يَا
عَلِيُّ هَذَا حَدَّثَنَا غُرَيْبٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
نَاسِيَانِ بْنِ عِيْنَةَ قَالَ ذَكَرَ دَاوُدَ عَنْ الشَّيْخِ
عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
فَسَمِعَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَنُصِّرَ هَذَا ابْنُ سَيِّدٍ كَهْلِي
الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مَا خَلَا النَّبِيِّينَ
وَالْمُسْلِمِينَ لَا تُخَيِّرْهُمَا يَا عَلِيُّ

باب ۵۳۲

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّسَائِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ السَّيِّدُ
أَحَقُّ النَّاسِ بِهَا أَلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ أَلَسْتُ
صَاحِبًا كَذَا أَلَسْتُ صَاحِبًا كَذَا هَذَا حَدَّثَنَا
قَدْرَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهَذَا أَحَقُّ

اللہ عنہما آگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اولیہم و آخرین میں سے جتنے جنتی ہیں ان میں سے انبیاء
و مرسلین کے علاوہ تمام اوجیز عمر والوں کے یہ دونوں
سردار ہیں۔ اسے علی ان دونوں کو نہ بتانا یہ حدیث اس
طریق سے غریب ہے۔ روایت بن مرقی، حدیث میں ضعیف
ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس طریق کے
علاوہ بھی مروی ہے۔ اس باب میں حضرت انس اور ابنہ
عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں
فرمایا یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے
علاوہ اولین و آخرین میں سے تمام بزرے
جنتیوں کے سردار ہیں۔ اسے علی ان
دونوں کو نہ بتانا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر
رضی اللہ عنہما انبیاء و مرسلین کے علاوہ
اولین و آخرین میں سے تمام بزرے جنتیوں کے
کے سردار ہیں۔ اسے علی ان دونوں کو
نہ بتانا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں
اس بات کا لوگوں میں سے سب سے زیادہ حقدار
نہیں ہوں؟ کیا میں سب سے پہلے اسلام لانے
والا نہیں؟ کیا میں ایسا نہیں؟ کیا میں ایسا نہیں؟
بعض راویوں نے اسے بواسطہ شعبہ اور
جریر کے ابو نضرہ سے روایت کیا یہ اصح ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ عبد الرحمن بن ہمدانی شعبہ
ابو جریر بن ابو الوضوح، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے
اس کے ہم معنی ذکر کیا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا
واسطہ مذکور نہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۵۳۳

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَأْيُوتَةُ أَرْدَاكَ
الْحَكَمُ بْنُ عَظِيمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ
مِنَ الْمَحَاجِرِ بَنٍ وَالْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ وَفِيهِمْ
أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَا يَذْكُرُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرًا
إِلَّا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَنْظُرُ إِلَى إِلَيْهِ وَ
يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَيَبْتَغِيَانِ إِلَيْهِ وَيَبْتَغِيَانِ إِلَيْهِمَا
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَحْنُ فِيهِ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
الْحَكَمِ بْنِ عَظِيمَةَ وَهَذَا تَكْلُفٌ بَعْضُهُمْ فِي الْحَكَمِ
بْنِ عَظِيمَةَ.

باب ۵۳۴

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَسْعُودٍ ابْنُ مَسَالِمٍ
بْنِ سَعْدٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ
الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ
وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ اخْتُبِرَ بِأَيْدِيهِمَا وَقَالَ
هَكَذَا أَتَيْتُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
وَسَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يَسُئُ عَنْهُمْ بِالْخَوِصِّ وَقَدْ
رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ ابْنُ أَبِي عَرَبٍ هَذَا التَّوَجُّهَ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى الْقَطَّانُ
الْبَغْدَادِيُّ نَأْيُوتَةُ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ
أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ لَيْسَ لِي كَيْفَ أَبُو سَعِيدٍ عَنْ جَمْعٍ نَبِيٍّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہاجرین و انصار صحابہ کرام کے
مجلس میں تشریف لائے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما
سبھی ان میں ہوتے لیکن ان دو حضرات کے علاوہ کوئی بھی
آنحضرت اشاکر نہ دیکھتا حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما
حضور کی طرف اور حضور ان کی طرف دیکھتے اور
سکراتے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکم بن
عظیمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض محدثین نے
حکم بن مظہر کے بارے میں کلام کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،
ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ اقدس سے
مسجد میں تشریف لائے حضرت ابو بکر و عمر آپ
کے دائیں بائیں تھے اور آپ نے ان دونوں
کے ہاتھ پکڑ رکھے تھے حضور نے فرمایا ہم قیامت
کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔ یہ حدیث
غریب ہے سعید بن مسلمہ، محدثین کے نزدیک
قوی نہیں یہ حدیث بواسطہ نافع، حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دیگر طرق سے
نبی مروی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے روایت ہے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَنْجُو بَكْرٌ أَثَرًا صَاحِبِي عَلَى الْخَوْصِ وَمَصَاحِبِي
فِي الْغَارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

باب ۵۳۹

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَدِيْلٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هَذَا ابْنُ الشَّعْثِ
وَالْبَصْرِيُّ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَهَذَا
حَدِيثٌ مُؤَسَّلٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَنْطَلٍ لَمْ يُدْرِكْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۴۰

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى إسماعيلُ بْنُ مُوسَى
الأنصاريُّ نَافِعُ بْنُ هَوْانٍ عِدْلِيٌّ نَافِلٌ بَشَرٌ
أَكْبَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرُّوا بِأَبَا بَكْرٍ
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنْ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسَمِّ النَّاسَ
وَمِنَ الْبُكَاءِ مَا مَرَّعَمَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ
فَقَالَ مَرُّوا بِأَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ كَيْفَ
فَعَلْتُ لِعَفْصَةَ كُنْتُ لَهَا إِنْ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي
مَقَامِكَ لَمْ يُسَمِّ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ مَا مَرَّعَمَ
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَعَلْتُ عَفْصَةَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنْ لَأَمْتًا صَوَابٌ
يُوسُفُ مَرُّوا بِأَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ
عَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأَمْتٍ مِنْكُمْ خَيْرًا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَآرِيٍّ مُؤَسَّلٌ وَابْنِ عَبَّاسٍ
وَمَسَالِكِ بْنِ عَدِيْلٍ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم میرے
حوض اور غار کے ساتھی ہو یہ حدیث، حسن
غریب صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن حنظل رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر
عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر فرمایا (مسلمانوں میں) یہ کان اللہ
آنکھ (کی طرح) ہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث
مسل ہے۔ عبداللہ بن حنظل نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو نہیں پایا۔

نائبہ، سولہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز
پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا،
یا رسول اللہ! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ
کھڑے ہوں گے تو روئے کی وجہ سے لوگوں کو نہ سنا
سکیں گے۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے کہ
وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ نے پھر فرمایا ابو بکر کو
کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
فرماتی ہیں میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
کی جگہ کھڑے ہوں گے تو روئے کے سبب لوگوں کو کچھ نہ سنائیں
گے۔ لہذا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز
پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے ایسا ہی آیا تو رسول کریم نے فرمایا تم تو
یوسف و ایساں ہو۔ ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت
حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا میں نے تم سے کبھی جھگڑائی نہیں کی۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود ابو موسیٰ
ابن عباس اور سالم بن عبد اللہ رضی عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔

ہا ۳۴

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ
نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ مَيْمُونٍ الْأَنْصَارِيِّ
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُدْبِقُ لِقَوْمٍ
فِيهِمْ أَتْرَبُكَ أَنْ يُؤْمَهُمْ خَيْرٌ هَذَا حَدِيثٌ
عَدِيدٌ

ہا ۳۵

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ
نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَلْفَقَ زَوْجَيْنِ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَوَّيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا
خَيْرٌ مِمَّنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّصْلَةِ دُعِيَ مِنْ
بَابِ النَّصْلَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ
مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ
دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
الْعِيَّامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ التَّيَّانِ فَقَالَ أَجُوبُكَ
يَا زَيْنُ أَفَتَأْتِي مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ هَذِهِ الْأَبْوَابِ
مِنْ حُرُوفٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ
كَلِمَةً قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ الْبَزَّازُ
الْبُخْدَازِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا هِشَامُ بْنُ
سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ أَمَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْصَدَّقَ وَذَا هُوَ ذَلِكَ
عِنْدِي مَا لَا فَطَلْتُ الْيَوْمَ أَشْفَقُ أَبَا بَكْرٍ
إِنْ سَبَقْتُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ

امامت صدیق

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم میں
ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں کسی دوسرے کو
امامت کرانا مناسب نہیں۔ یہ حدیث
غریب ہے۔

جنت کے تمام دروازوں سے گزرنے والا

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے
میں ایک جو خرچ کیا اسے جنت میں آؤ بڑی جائے گی اسے اللہ
کے بندے! یہ بہتر ہے جو نمازی ہوگا اسے نماز کے دولہے
سے بلایا جائے گا۔ جو مجاہدین سے ہوگا اسے باب جہاد
سے بلایا جائے گا جو صدقہ دینے والوں میں سے ہوگا اس
کو صدقہ کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ جو روزہ داروں
سے ہوگا۔ اسے باب برائے سے بلایا جائے گا۔ حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے مال
باب آپ پر خدا ہوں اگرچہ سب دروازوں سے بلایا جائے
مزد کی نہیں لیکن کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جسے سب دروازوں
سے بلایا جائے گا۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اور
مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہو گے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے
میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا
اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال تھا میں نے کہا اگر میں
حضرت صدیق اکبر سے کسی دن سبقت لے جا سکتا ہوں تو آج
سے جاؤں گا فرماتے ہیں میری نصیب مال سے کہ حاضر ہوا رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا
ہے! میں نے عرض کیا اس کے برابر اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

سارا مال سے کر حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
مگر دلوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ان کے
لیے اللہ و رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں میں نے (دل میں) کہا میں ان سے کئی بات میں آگے
نہیں بڑھ سکوں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتُ
لَا هَيْلَكَ قُلْتُ مِثْلَكَ وَأَنْتَ أَبُو بَكْرٍ بِكَلِّ مَا عِنْدَهُ
قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لَاهَيْلَكَ فَقَالَ أَبْقَيْتُ
لَكُمْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ لَا أَسْئَلُكَ لِشَيْءٍ
أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۵۴

حضرت جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے ایک غاقون، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور کسی معاملے میں گفتگو کی حضور صلی
اللہ علیہ وسلم نے اسے کئی بات کا حکم فرمایا پھر اس نے
کہا یا رسول اللہ! بتائیے اگر میں آپ کو نہ پاؤں تو
کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جانا۔ یہ حدیث صحیح
ہے۔

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ
بْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَأَى عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ
مُسْتَدْرِكًا عَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ أَبَا جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ
أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّةً أَمَّتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَخَرَّهَا يَا مُدْرِكُ
فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ نَجِدْكَ
قَالَ إِنْ لَمْ نَجِدْ يَنِي خَافِي أَبَابِكِي هَذَا حَدِيثٌ
صَحِيحٌ.

باب ۵۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
کے دروازے کے سوا تمام دروازوں کے بند کرنے
کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ
عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث اس طریق
سے عجیب ہے۔

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَأَى عَنِ ابْنِ إِسْرَاهِيمَ بْنِ
الْمُسْتَحَارِقِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَرَ بِسِتْرِ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ وَفِي الْبَابِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ.

باب ۵۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم آگ سے
اللہ تعالیٰ کے آزاد کرو۔ پس اس دن سے آپ کا نام
عقیق ہو گیا یہ حدیث عجیب ہے۔ بعض روایات نے اسے
معن سے روایت کیا ہے حضرت موسیٰ بن طلحہ اللہ
عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا۔

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَأَى عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ
بْنِ يَحْيَى بْنِ حُلَيْمَةَ عَنْ عَقِيبِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ حُلَيْمَةَ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَّتْ عَتِيقُ اللَّهِ
مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سَمِعْتِي عَتِيقًا هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ هَذَا الْأَعْدَوِيُّ عَنْ
مَعْنٍ وَقَالَ عَنْ مُوسَى بْنِ حُلَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

باب ۵۵

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ الْأَشْعَثِ مَا يَكُونُ بَيْنَ
شُعَيْنَانَ عَنْ أَبِي الْقَعْقَاعِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْعَدَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا دَلَّاهُ وَنَزَّاهُ مِنْ أَهْلِ
السَّمَاءِ وَنَزَّاهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ كَأَمَّا وَنَزَّاهُ مِنْ
أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَمَّا وَنَزَّاهُ مِنْ
أَهْلِ الْأَرْضِ كَأَبُو بَكْرٍ وَسَعْدُ هَذَا أَحَدُ نَبِيِّكَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
وَأَبُو الْحَجَّاجِ إِسْمَاعِيلُ وَأَفَدَ بَيْنَ أَبِي عَوْفٍ وَبَيْنَ
عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَجَّاجِ وَكَانَ
مَرْفُوعًا.

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ
أَبَا نَافِعَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ أَهْلِيكُمْ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَخْبِرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
كَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَابُ
كَبَلٌ ذَا كَبٍ بَقَرَةٌ إِذَا خَالَتَ لَمْ تَخْلُقْ يَهْدَا إِسْمَاعِيلُ
خَبِثَتْ لِلْمُحَرِّثِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَنْتُ بِذَلِكَ أَنَا ذَا أَبُو بَكْرٍ وَسَعْدُ
فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ كَامِلٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ يَهْدَا
أَرْسَلْنَا هَذَا حَدَّثَنَا عَنْ صَحِيحٍ.

مَنْ قَرَّبَ إِلَى حَقِيقِ عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ زَائِدٍ
قَالَا نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَدَنِيُّ نَا حَارِجَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
الْأَنْصَارِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ آمِنْ عَسَى
الْإِسْلَامُ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ يَا أَرَفِي
جَعْلُ أَوْ بَعَثْ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ أَحَبَّهُمَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے دو وزیر آسمان
والوں سے اور دو زیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ پس ہر
آسمانی وزیر حضرت جبریل و میکائیل علیہما السلام ہیں۔ اور زمین
والے سفیر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ یہ حدیث حسن
غریبہ البوہان کا نام دارد بن ابی عوف ہے۔ سفیان ثوری سے
منقول ہے۔ مرسل ہے ہیں ہم سے حجات
نے حدیث بیان کی اور وہ پسندیدہ
تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص بیل
پر سوار تھا کہ بیل نے کہا مجھے اس کام کے لیے پیدا کیا گیا
نہیں کیا گیا، بلکہ میں کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا
ہوں، رسول اکرم نے فرمایا میں، حضرت ابوبکر اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہما اس بات پر ایمان لائے۔ حضرت ابو
سعد فرماتے ہیں وہ دونوں حضرات اس وقت لوگوں
میں موجود نہیں تھے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ
محمد بن جعفر شعبہ سے اس سند کے ساتھ اس کے ہم
سنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ! ان
دو آدمیوں ابو جہل یا عمر بن خطاب میں سے جو تجھے
زیادہ محبوب ہے اس کے ذریعے اسلام کو غلبہ دے
فرما۔ راوی فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو حضرت عمر
رضی اللہ عنہ زیادہ محبوب تھے، یہ حدیث حسن

میں ، ابن عمر کی روایت سے غریب ہے

إِلَيْهِ عُمَرُ هَذَا أَحَدُكُمْ حَسَنٌ صَدِيقٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ

باب

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ الْقَعْقَرِيِّ نَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ تَأْوِيلِ عَيْنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَكَلِمَةً قَالَ وَقَالَ أَبُو عُمَرَ مَا نَزَلَ بِالنَّبِيِّ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوا فَيَنْبِئُ وَقَالَ فَيَنْبِئُ عُمَرُ أَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَيَنْبِئُ بَيْنَ خَارِجَةَ أَنَّ مَوْلَى فَيَنْبِئُ النَّبِيَّ عَنْ نَحْوِ مَا قَالَ قَالَ عُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَيْنُ الْقَعْقَرِيِّ عَنَابِيسَ وَآيَةُ ذِي قَالِي لَمْ يَزِدْ هَذَا أَحَدٌ مِنْ شَيْءٍ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

باب

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ النَّضْرِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ يَكْرِ مَعْنِ ابْنِ عَنَابِيسَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ هُوَ أَمِيرُ الْإِسْلَامِ وَأَبُو جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ أَوْ يَكْرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ فَاصْبِرْ فَقَدْ أَعْمَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَرَ هَذَا أَحَدُكُمْ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِي النَّضْرِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ يَرْوِي مَنَاكِيرَ

باب

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ الْأَسَدِيُّ أَبُو مُعَاوِيَةَ كَثِيْرُ عَيْنِ الْوَحْشِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَا يَنْبِئُ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے ، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں جب کبھی لوگوں کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو لوگ بھی اپنی رائے پیش کرتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنی رائے دیتے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق قرآن نازل ہوتا۔ اس باب میں حضرت فضل بن عباس البزازی اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن میں اس طریق سے غریب ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنا مانگی یا اللہ ابو جہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما چنانچہ حضرت عمر نے دوسری صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے نظر ابو عمر کے بارے میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے۔ وہ منکر روایات ، روایت کرتا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یوں مخاطب کیا اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر انسان حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منسوب کیا آپ نے تو یہ بات کھا لیکن میں نے رسول اللہ

وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَمَّاكَ إِنَّ قُلْتَ مَا قُلْتَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عَمَلٍ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا تَقْرَأُوا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَلَيْسَ
إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
۱۶۱۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَاحِدُ اللَّهِ
دَادَ عَنْ حَتَّارِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ سِيرِينَ قَالَ مَا أَكَلْتُ رَجُلًا يَنْتَقِصُ أَبَا بَكْرٍ
وَعَمْرًا يُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ

باب ۵۵۱

۱۶۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ
عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ شَرِيحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَدِيَّةِ بْنِ مَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ
عَمْرًا بَيْنَ الْخَطَّابِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا
تَقْرَأُوا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ هَاشِمِ بْنِ

باب ۵۵۲

۱۶۲۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ
الرُّمَيْثِيِّ عَنْ حَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ
الْحَارِثِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبَيْتٌ كَأَنِّي أُبَيِّتُ بَعْدَ رَجُلَيْنِ فَشَيْءٌ
مِنْهُمَا فَغَطَّيْتُ فَغَطَّيْتُ عَمْرًا بَيْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَوْ لَمْ
أَوْ لَمْ يَأْتِ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ

۱۶۲۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خُبْرَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
جَعْفَرٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرِ
مِنْ ذَهَبٍ فَخَلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَوْمُ قَالَ الْإِنْسَانُ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سیدنا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر انسان پر طلعت نہیں
ہوا یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرثیٰ اسی طریقے سے
پہچانتے ہیں۔ اس کی سند قائم نہیں اس باب میں حضرت
ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں میرے
خیال میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما
کی حقیقتیں کرنے والا نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے محبت نہیں رکھتا یہ حدیث غریب
حسن ہے۔

حضرت ملکہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر بن خطاب
ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ام
اسے مرثیٰ شرح بن امان کی روایت سے
پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا
کہ میرے پاس دو دروازے تھے ایک میں نے اس سے پیا
اور جو باقی بچا حضرت عمر بن خطاب کو دے دیا۔ صحابہ
کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس کی
کیا تعبیر فرمائی؟ حضور نے فرمایا "علم" یہ حدیث حسن
غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا
تو وہاں سونے کا ایک محل دیکھا میں نے پوچھا یہ محل
کس کا ہے! کہنے لگے قریش کے ایک نو جوان کا

ہے جس پر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے گمان ہوا کہ وہ میں ہی ہوں میں نے پوچھا وہ کون ہے؟ تو انہوں نے ان فرشتوں نے فرمایا "عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مِنْ قَرْنَيْهِ فَقُلْتُ إِيَّيْ أَتَاهُ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ
فَقَالُوا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَذَا حَبِيبُكَ
صَحِيحٌ

یا

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْبٍ أَبُو عَتَايَةَ
الْمَدَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي الْحُسَيْنِ ابْنَ وَاقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبِي قَالَ كُنْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنْتُ أَيْ
بُرَيْدَةَ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكَدَّ مَا يَلَاكَ فَقَالَ يَا بِلَالُ يَسِّرْ سَبْعَتِي
إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَبَّحْتُ
خَشَعْتُكَ أَهْلِي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ
فَسَبَّحْتُ خَشَعْتُكَ أَمَا إِيَّيْ فَاتَيْتُ عَلَى قَمَرٍ
مُرَوَّجٍ مُشْرِئٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا
الْقَمَرُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ أَنَا عَرَبِيٌّ
لِمَنْ هَذَا الْقَمَرُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ قَرْنَيْهِ فَقُلْتُ
أَنَا قَرْنِي لِمَنْ هَذَا الْقَمَرُ قَالَ لِرَجُلٍ
مِنْ أُمَّتِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
أَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هَذَا الْقَمَرُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الْخَطَّابِ
فَقَالَ بِلَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَذْنُ قَطُّ إِلَّا مَسَّتْ
رُكُوعَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدٌّ قَطُّ إِلَّا تَرَكْتُ حَتَّى
يَعُدَّهَا وَرَأَيْتُ أَنَّ يَدِي عَلَى رُكُوعَيْنِ حَتَّى قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا دَفِي
الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَمَعَاذِ النَّبِيِّ رَأَيْتُ هَذِهِ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَنَّةِ
قَمَرًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقِيلَ لِعُمَرَ
بْنِ الْخَطَّابِ هَذَا أَحَدُ نَبِيِّكَ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ
وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ إِيَّيْ دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ
الْجَنَّةَ يَعْنِي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي دَخَلْتُ
الْجَنَّةَ هَكَذَا مَرَرْتُ بِبَعْضِ النَّبِيِّينَ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا اے بلال! تم کس وجہ سے جنت میں مجھ سے پہلے پہنچ گئے ہیں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے آگے تھمادی آہٹ سنی گزشتہ شب میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے تھمادی تھمادی لگاؤا سنی۔ پھر میں ایک مرد مجھ کے پاس آیا جو سونے کا تاج میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا یہ ایک عربی شخص کا ہے۔ میں نے کہا عربی تو میں بھی ہوں یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا قریش کے ایک آدمی کا میں نے کہا میں بھی قریش ہوں یہ کس اترشی کا ہے؟ انہوں نے کہا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کا میں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یہ کس کی شخص ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جب بھی اذان پڑھتا ہوں اس کے بعد دو رکعتیں ادا کرتا ہوں اور جب بھی بے وضو ہوتا ہوں فوراً وضو کرتا ہوں میں نے جان رکھا تھا کہ عمر پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دو رکعتیں لازمی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دو رکعتوں کے سبب تمہیں یہ مقام ملا۔ اس باب میں حضرت جابر سے روایت ہے کہ اس ابو بکر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں سونے کا تاج دیکھا میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ کہا گیا یہ حضرت عمر بن خطاب کا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث میں جو یہ روایات ہیں گزشتہ مرات جنت میں داخل ہوا اس سے ملاد رہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں بعض احادیث میں یونہی مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَحَبُّهُنَّ تَزْوِجُ وَالْقَبِيْلَاتِ
عَزَّوَجَلَّ قَالَ يَا حَبِيبَتِي نَعَالِي خَاظِلِي فِجَعْتِ
فَوَضَعْتُ لَعْنِي عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ
إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لِي أَمَا شِيعْتِ أَمَا شِيعْتِ
قَالَتْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِي بَعْدَهُ
إِذْ طَلَعَتْ عَمَّا قَالَتْ فَادَّ فَضَّلَ النَّفَاسَ عَنْهَا قَالَتْ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي لَا تَنْظُرِي
إِلَى شَيْءٍ طِينِ الْجَنَّةِ وَالْإِنْسِ حَتَّى تَقْرُو مِنْ سَعَمٍ
قَالَتْ فَرَجَعْتُ هَذِهِ الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ مُرِيدٌ
وَمِنْ هَذَا الرَّجْحِ.

باب ۵

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا سَعْدَةُ بْنُ شَيْبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ نَافِعٍ الْقَاضِي نَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَدَلُّ
مَنْ تَلَشَّقَ عِنْدَ الْأَرْضِ مِنْكُمْ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ
أَبِي أَهْلُ الْبَيْتِ فَيَحْشُرُ ذَنْ مَعِي ثُمَّ أَنْتَ ظَرُّ
أَهْلِ مَدَنَةٍ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مُرِيدٌ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ يُكَلِّمُ بِالْحَافِظِ
عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

باب ۵

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا قَسْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ
عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذَلِكَ يَكُونُ فِي الْأَمْرِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ
فِي أُمَّتِي أَحَدٌ نَعَمَ بِنِ الْغَطَايَةِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مُرِيدٌ وَأَخَذَ فِي بَعْضِ أَصْحَابِ ابْنِ
عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ هَذَا

اردو کیونکہ میں آئی اور اپنی شوہر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
کاندھے پر رکھ کر آپ کے کندھے اللہ سر کے درمیان
سے اس کا تالشہ دیکھنے لگی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کیا تم میری بیویوں کی تم میری بیویوں میں سے کہانیوں
تاکہ میں حضور کے نزدیک اپنا مقام و مرتبہ دیکھوں۔ اسنے
میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ کا آئینہ لوگ
اس عورت سے منتشر ہو گئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ
جن داس کے شیطان، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو
دیکھ کر ہلکا کھڑے ہوئے ام المومنین فرماتی ہیں میری
دائیں اگلی یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے عرب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے
میری قبر تشریف ہوگی پھر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی
قبریں شوق ہوں گی۔ پھر میں جنت البقیع والوں کے
پاس آؤں گا تو وہ میرے پاس جمع ہوں گے۔ پھر میں
اہل مکہ کا انتظار کر دوں گا تو حرمین طیبین کے درمیان
ان سے آملوں گا یہ حدیث حسن عرب ہے۔
عاصم بن عمر عمری محدثین کے نزدیک حافظ
شعبہ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی امتوں میں وہ
جو اگرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے
تو وہ عمر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مجھے بعض
اصحاب سفیان عیینہ نے خبر دی کہ ابن
عیینہ فرماتے ہیں۔ محدثوں سے وہ
لوگ سردار ہیں جن کو دین کی سبھ عطا

کی گئی۔

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مَرْثُومٍ

بِأَسْمَاءَ

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ الرَّائِزِيُّ نَاعِمٌ
ابْنُ عَبْدِ الْغَنَةِ وَبِشْرُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرَ بْنِ
مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَلْبَةَ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ الشَّامِيِّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَغْلِبُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَاظْلَمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَغْلِبُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ
مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاظْلَمَ عُمَرُ وَبِشْرُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ
أَبِي مُؤَيْبٍ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ
حَدِيثِ أَبِي مَرْثُومٍ.

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانَ نَا أَبُو دَاوُدَ
الْبُخَارِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْرَاهِيلَ عَنْ
أَبِي سَكَنَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَبْغِيَانِي رَجُلٌ يَزْعُمَانِي أَنَا إِذْ جَاءَ
الَّذِي قَالَ فَاتَّخَذَ شَاةً فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَاتَّخَذَهَا
مِنْهُ فَقَالَ الذَّئِبُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَا يَوْمَ الشِّمْرِ
يَوْمَ لَا رَاحَةَ لَهَا غَيْرِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْمَنُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ كَانَ أَبُو سَكَنَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقُدُومِ
يَوْمَ مَجِيئِهِمَا شَاةً مُحَمَّدُ بْنُ يُسَارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ خُوَيْلَةَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مُجْتَمِعٌ.

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أَحَدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَصَلَّى
عُثْمَانُ فَرَجَعَتْ بِهِمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَمْ تَأْخُذُوا بِأَعْيُنِكُمْ يَوْمَ بَدْرٍ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس
ایک جنتی آ رہا ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
تشریف لائے پھر فرمایا تمہارے پاس ایک جنتی آ رہا
ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اس
باب میں حضرت سونچے اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی
روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حضرت عبد اللہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا کہیاں چرا
رہا تھا کہ بھڑیٹے نے اگر ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے
اس سے بکری چھین لی بھڑیٹے نے لگا بس دن درندوں کی
بادشاہی ہوگی اور میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا، اس دن
کیا کر گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں بھی اس پر ایمان لایا اور حضرت ابوبکر و عمر
رضی اللہ عنہما بھی اس پر ایمان لائے۔

ابو سلمہ فرماتے ہیں۔ یہ دونوں حضرات اس
دن وہاں لوگوں میں موجود نہ تھے۔ محمد
بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ
سعد سے اس کی مثل روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر اور
عثمان رضی اللہ عنہم اور پیڑ پیڑ سے تودہ حرکت
کرنے لگا حضور نے فرمایا اُحد! تمہارا
تھوہ پر ایک ہی ایک سیدی اور
در شہید ہے۔ یہ حدیث حسن

وَشَهِدَ أَنَّ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٍ صَحِيحٌ.

میں ہے۔

مَنْقِبُ عُمَانَ بْنِ عَمَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَهُ
كُنْيَتَانِ يُقَالُ أَبُو عَمِيٍّ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ.

مناقب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کی دو
کنیتیں تھیں ابو عمر و ابو عبد اللہ

۱۶۳۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَخْلَدٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى
جِرَاءٍ لِمَرْءٍ يُدْعَى وَهْمًا وَهُمَا عُمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ
وَالزُّبَيْرُ فَنَحَرَ كَتِفَ الطَّخْرَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
عَمِيٍّ وَسَلِّمْ لَاهِدًا إِجْمَاعًا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيَّكَ وَصِدِّيقُكَ
أَوْ شَهِيدُكَ فِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَصَحْبِهِ بْنِ لُجُجٍ
وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأَنْسَبِ
بْنِ مَالِكٍ وَبَرِيدَةَ الْأَسْلَمِيَّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر عمر عثمان علی
طلحہ ابو زبیر رضی اللہ عنہم حرا پر کثرت فرماتے پھاڑنے
حرکت کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نحر ما تجہ پر نبی، صدیق اللہ شہید کے
سوا کوئی نہیں اس باب میں حضرت عثمان، سعد
بن زید، ابن عباس سہل بن سعد انس بن
مالک ابو بکر اسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات مذکور ہیں یہ حدیث میں ہے۔

باب ۵۶۳

۱۶۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّقَّاسِيُّ نَائِبُ عَمِّي
بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ عَنِ الْعَارِثِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذِيَابٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ
عَبِيدٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ
عُثْمَانُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ
بِالْقَوِيٍّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ.

اسے باب کا عنوان نہیں

حضرت طلحہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرے
رفیق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں یہ حدیث
غریب ہے اس کی سند قوی نہیں
اور یہ منقطع حدیث ہے۔

باب ۵۶۴

۱۶۳۳- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَقْبَعَةُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ نَائِبُ عَمِّي عَنْ
نُعَيْمِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ أَبِي لَاسِقٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
السَّيِّحِيِّ قَالَ لَمَّا خُفِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَوْمٌ دَارِيَّةٌ
فَقَالَ أَكْبَرُكُمْ يَا اللَّهُ هَلْ تَسْمَعُونَ أَتَى جِرَاءَ عَجِينٍ

حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مہم
کیا گیا تو آپ مکان کے در پر سے لوگوں کی طرف متوجہ
ہوئے اور فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں
کیا تم جانتے ہو کہ جب حرا پر حرکت کرنے لگا تو رسول

اَتَقَعَمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَلْبُتُّ جَدَاءٌ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيقٌ
 اَوْ شَهِيدٌ قَالُوا اَنَعَمَ قَالَ اُذْكُرْ كُمْ يَا اللَّهُ هَلْ
 تَعُدُّونَ اَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يَنْفِقُ نَفَقَةً مَتَّقِلَةً
 وَالنَّاسُ مُجْهَدُونَ مُدِيرُونَ فَجَاهِدْتُ ذَالِكَ
 الْجَيْشَ قَالُوا اَنَعَمَ ثُمَّ قَالَ اُذْكُرْ كُمْ يَا اللَّهُ هَلْ
 تَعُدُّونَ اَنَّا بِمِزْرُومَةٍ لَعَنِيَتْ يَشْرَبُ مِنْهَا
 اَعْدَاؤُ الْاَيُّمَيْنِ كَابِتَعَتْهَا فَجَعَلَتْهَا لِلْمَغْنِيِّ وَ
 الْفَقِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ قَالُوا اَللَّهُمَّ نَعُوْذُ اَسْمَاءُ
 عَدُوِّ هَٰؤُلَاءِ عِدِيَّتُكَ حَسْبُ مَجِيئِهِمْ غَرِيْبٌ مِنْ
 هَٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حِدِيَّتِكَ اِيْنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الشُّكِّي
 عَنْ عُثْمَانَ

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ مَا الْبُودَا وَد
 نَا الشُّكِّيُّ بْنُ الْمُغِيرَةِ وَبُكْتُيْ اَبَا مُحَمَّدٍ مَوْلَى
 اِبْنِ عُثْمَانَ قَالَ اَنَا الْوَلِيدُ بْنُ اَبِي هِشَامٍ عَنْ
 قُرْتِبَةَ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَبَابٍ
 قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
 هُوَ يَخُفُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ
 عُثْمَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ مَا شِئْتُ بِعَسِيرٍ
 يَا خَلَايِسَهَا وَاقْتَارِيهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ حَصَّنَ
 عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 عَلَيَّ مَا شِئْتُ بِعَسِيرٍ يَا خَلَايِسَهَا وَاقْتَارِيهَا فِي
 سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ حَصَّنَ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ
 فَقَالَ عَلَيَّ كُلُّ مَا شِئْتُ بِعَسِيرٍ يَا خَلَايِسَهَا وَ
 اقْتَارِيهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَذَكَرْنَا مَا يَتَرَسُولُ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَى الْيَسْطَرِ
 وَهُوَ يَقُولُ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ
 مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ هَٰذَا احَدِيَّتُكَ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارادہ شہر یا تجربہ یا صدیق اللہ
 شہید کے سوا کوئی نہیں۔ حاضرین نے کہا "ہاں" آپ نے
 فرمایا تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلانا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیش عسرت (غزوہ تبوک) کے
 موقع پر فرمایا کون ہے جو مقبول نفقہ خرچ کرے اس وقت
 لوگ مشقت و تکلیف میں مبتلا تھے۔ تو میں نے لشکر کی تیاری
 میں بھرپور حصہ لیا۔ انہوں نے کہا "ہاں" آپ نے فرمایا
 میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلانا ہوں کیا تم
 جانتے ہو کہ میرے دوسرے کوئی شخص بلا قیمت پانی
 نہیں پی سکتا تھا۔ تو میں نے اسے خرید کر
 مالدار متاج اللہ مسافروں سب کے لیے وقف کر دیا
 حاضرین نے کہا "ہاں" آپ نے اللہ کی قسم یاد دلایا یہ حدیث سن
 یہ ہے ایں طریق یعنی ابو عبد الرحمن سلمی کی روایت سے غریب ہے۔
 حضرت عبدالرحمن بن غباب رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے فرماتے ہیں۔ میں بارگاہ نبوی میں حاضر تھا کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم عسرت کے متعلق لوگوں کو ترغیب دے
 رہے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
 نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کے راستہ میں
 سواضٹ مع پالان میرے ذمہ ہیں۔ حضور نے پھر توفیق
 دلائی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر اٹھے اور عرض کیا،
 یا رسول اللہ! اللہ کے راستے میں دو سواضٹ مع پالان
 میرے ذمہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ توفیق
 دلائی تو حضرت عثمان پھر اٹھے اور عرض کیا میرے ذمہ
 اللہ کے راستے میں پانچ سو سمیت تین سو اونٹ ہیں
 حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے آپ
 فرما رہے تھے اس کے بعد حضرت عثمان جو مسلح
 کریں، ان پر کوئی حمل نہیں۔ (دوسرے مرتبہ فرمایا) یہ
 حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت

عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار سے کربار گاہ رسالت میں حاضر ہوئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبش عسرت کی تیاری کر رہے تھے۔ آپ نے وہ رقم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں ڈال دی۔ حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ انہیں اپنی گود میں لٹ پٹ رہتے ہیں اور فرماتے ہیں آگ کے بعد مکان جو مہل بھی کریں انہیں نقصان نہیں دے گا۔ دوم تیر فرمایا یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ حسن بن واقع ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں یہ رقم حضرت عثمان کی آستین میں تھی۔

غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ .

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ التِّرْمِذِيُّ نا ضَمَّةَ عَنْ ابْنِ شَوْذِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ كَثِيرِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُمُكَاثُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْفٍ وَنَبَاٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ وَفِي مَوْضِعٍ آخِرٍ مِنْ كِتَابِي فِي كُتُبٍ جَنَّتْ جَعَزَ جَبْشُ الْعَمِيرِ وَفَسَّحَ هَا فِي حَجَرٍ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ تَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا فِي حَجَرٍ وَيَقُولُ مَا مَرَّ عُمُكَاثُ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ نا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ نا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْعَمِيدِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُمُكَاثُ بْنُ عَفَّانَ رَسُولًا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ عَمَكَةَ قَالَ قَبَايِرَةُ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ عُمُكَاثُ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ فَخَرَّبَ بِأَخْذِهِ يَدِيهِ عَلَى الْأُخْرَى فَكَلَّمَ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمُكَاثَ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَذْهَبَ لَا نَفْسَ هُوَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجْمُوعٌ غَرِيبٌ .

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَبَايِرُ بْنُ مَحْبُوبٍ وَغَبَايِرُ بْنُ وَاحِدٍ وَغَبَايِرُ بْنُ وَاحِدٍ قَالُوا نا سَعِيدُ بْنُ حَابِيبٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ نا سَعِيدُ بْنُ حَابِيبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ نا يَحْيَى بْنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم فرمایا اس وقت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کی حیثیت سے مکر کر رہے تشریف لے گئے تھے۔ لوگوں نے بیعت کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور اس کے رسول کے کام میں ہیں یہ فرماتے ہوئے۔ آپ نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر ملا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے اچھا تھا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ثامر بن حزن قشیری فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دولت کدہ کے پاس آیا اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرما رہے تھے اپنے درمیان

عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْجَبَلِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْبٍ
الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ جَيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْكُمْ
عُثْمَانُ فَقَالَ اشْرَبُوا بِمَا حَبَّبَكُمْ إِلَهُكُمْ الْبُكَامُ
عَنْ قَالَ لَيْتَ بِي مَا كُنَّا نَجْعَلُ جَنَابَ أَوْ جَنَابَ
قَالَ فَأَشْرَفَ عَلَيْكُمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدْكُمْ بِاللهِ
وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَدِينَةَ يَمَنَةَ وَلَيْسَ بِهِمَا لَمْ يَنْتَهَبِ
لَحْمٍ بِمِيزَةٍ وَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ يَشْرَبْ مِنْ بَيْتِ مَدِينَةٍ فَيَجْعَلْ دُونَهُ مَعْرُوفَةً
الْمُسْلِمِينَ يَحْتَسِبُ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ مَا شَرِبَ مِنْهَا
مِنْ صُلبٍ مَا لِي قَالَ كُنْكُمْ الْيَوْمَ تَعْلَمُونَ أَنَّ أَشْرَبَ
مِنْهَا حَقٌّ أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالَُوا اللَّهُمَّ نَحْمَدُ
فَقَالَ أَنْشُدْكُمْ بِاللهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ
أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَطْفِئُ بَقِيعَةً أَوْ خُلَابٍ
فِي يَدَيْ هَذَا الْمَسْجِدِ يَحْتَسِبُ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ
مَا شَرِبَ مِنْهَا مِنْ صُلبٍ مَا لِي قَالَ كُنْكُمْ الْيَوْمَ
تَعْلَمُونَ أَنَّ أَصْلَى فِيهِمَا رَكْعَتَيْنِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَحْمَدُ
قَالَ أَنْشُدْكُمْ بِاللهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ
إِنِّي جِئْتُكُمْ جَيْشَ الْعَسَاةِ مِنْ مَالِي قَالَُوا اللَّهُمَّ
نَحْمَدُ فَقَالَ أَنْشُدْكُمْ بِاللهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ
تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ عَلَى نَبِيٍّ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا
فَنَحَرْنَا الْجَبَلَ حَتَّى نَسَاقَطَتْ جِجَارَتُنَا بِالْعَجِينِ
قَالَ لَمْ كُنْ بِرَجُلٍ فَقَالَ اسْكُنْ بَيْتِي فَإِنَّا عَلَيْكَ
بِقِيَّةٍ وَجِدْتُنِي وَشَهِدْتُ أَنَّ قَالُوا اللَّهُمَّ نَحْمَدُ قَالَ اللَّهُ
الْكَبِيرُ شَهِدْتُ ذَا لَيْلٍ وَرَيْتُ الْكُتُبَةَ إِنِّي شَهِدْتُ ذَلَالًا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَحَدَّثَنَا رِوَيْ مِنْ غَيْرٍ وَحَبِيرٍ
عَنْ عُثْمَانَ.

کو بلاؤ جنہوں نے تمہیں میرے غلات جمع کیا۔ راوی فرماتے
ہیں ان درونوں کو لایا گیا گویا کہ دو اونٹ یا دو گدھے ہیں (پھر)
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوپر سے جھانک کر فرمایا میں نہیں
اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں ہر روز کے
سوا اور کہیں بیٹھا پانی نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کون ہے جو ہر روز کو خرید کر اپنا ڈول مسلمانوں
کے ڈول سے ملا دے (وقف کر دے) اس کے بدلے جنت
میں اس سے بہتر چیز ملے گی پس میں نے اسے اپنے ذاتی مال
سے خرید لیا اور آج تم مجھے اس سے پانی پیئے نہیں دیتے یہاں
تک کہ میں سندر کا پانی پیتا ہوں۔ معاصرین نے کہا مہر خدا یا ہاں
آپ نے فرمایا میں نہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے
ہو کہ نماز لوگوں کے لیے مسجد نبوی تک جو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کون ہے جو نخلل خاندان کی زمین خرید کر مسجد کو وسیع کر دے جنت
میں اسے اس سے بہتر چیز ملے گی تو میں نے وہ زمین اپنے ذاتی مال سے
خرید لی اور آج تم نے مجھے اس میں دو رکعتیں پڑھنے سے روک رکھا
ہے۔ انہوں نے کہا ہاں پھر فرمایا میں نہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم
دے کر کہ جتنا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے مال سے جیش
مسترت کے لیے سامان بیکار کیا۔ انہوں نے کہا باز خدا یا ہاں پھر
فرمایا میں نہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے
ہو کہ جی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فہیر کہہ پر تھے اور آپ کے ساتھ
حضرت ابو بکر صر اور میں (رضی اللہ عنہ منہم) بھی تھا۔ پھر اس طرح
جہاں تک کہ اس کے پتھر بچے گرنے لگے۔ جی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے پاؤں کی ٹھوکر مار کر فرمایا فہیر! فہیر! جا کیو کہ تیرے اور ایک
نبی! ایک صدیق! اور دو شہید ہیں۔ معاصرین نے کہا ہاں!
(ضحک ہے) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ اکبر!
ان لوگوں نے میرے حق میں گواہی دی کہ رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں
تین مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّوَّاقِ
الْقَلْبِيُّ نَا الْيُزْبُعُ عَنْ أَبِي جَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ
الْبَصَّافِ أَنَّ خُطْبَاءَ قَامَتْ بِالْقَامِ وَفِيهِمْ يَجَالُ
مِنْ أَمْثَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَّ
أَخْبَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ لَمَّا مَرَّ بِنُكَيْبٍ فَقَالَ
لَوْلَا حَدِيثُ سَيِّدَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا قُتِلْتُ وَذَكَرَ الْفَرَّغِي فَقَرَأَ بِهَا دَمًا رَسُولُ
مُتَّقَمٍ فِي قُوبٍ فَقَالَ هَذَا أَيُّ مَذْهَبٍ عَلَى الْهَدَى
فَقُتِلْتُ لِئَلَّا يَكُنَّا هُوَ عُمَانُ بْنُ عَمَّانٍ فَأَقْبَلْتُ
عَلَيْهِ بِرُجُلِهِ فَقُلْتُ هَذَا أَقَالَ نَعْرَ هَذَا أَحَدِيكَ
حَسَنٌ صَرِيحٌ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ
بْنِ حَوَالَةَ وَكُتِبَ بِنِ بَلْعَرَةَ.

باب

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبَلَانَ نَا حَبِيبُ
بْنِ الْمَكْنُفِيِّ نَا الْيُزْبُعُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ
حَارِثٍ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ
عَنِ الْقَعْنَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُمَانُ أَتَمَّا لَعَلَّ اللَّهُ
لَقِيَتْكَ قِيَمٌ صَاحِبَاتُ أَرَادَ ذَلِكَ عَلَى خَلِيفٍ
فَلَا تَقْلَعَنَّ نَفْسُكَ فِي الْبُيُوتِ وَهَذَا أَحَدُ حَسَنٍ خَرِيفٍ.

باب

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ
نَا الْقَلْبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَنْقَارِيِّ نَا الْحَارِثِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ لَمَّا تَقَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْبُرَيْكِرِ دَعَمًا دَعَمَانُ هَذَا أَحَدِيكَ حَسَنٌ
صَرِيحٌ خَرِيفٌ مِنْ هَذَا التَّجْبِيدِ يُسْتَعْرَبُ مِنْ
حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَدَّثَ مُرْوًى هَذَا
الْحَارِثِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ.

حضرت ابو الاشعث صفاتی سے روایت ہے کہ چند
خطباء شام میں کھڑے تھے ان میں کئی صحابی بھی تھے۔ ان میں حضرت
مرہ بن کعب کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی تو کھڑا نہ ہوتا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے تفتنوں کا ذکر کیا اور ان کا قریب ہونا بیان
فرمایا اتنے میں ایک شخص گزرا اس نے کپڑے سے اپنا سر لپیٹا ہوا
تھا۔ آپ نے فرمایا اس (نعرہ و نساو کے) ادن یہ شخص ہدایت
پر ہوگا حضرت مرہ فرماتے ہیں میں نے انہ کو دیکھا تو وہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ تھے پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا یہ شخص؟ آپ نے فرمایا۔
”اے ابی ایہ حدیث حسن صمیم ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن
سوار اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے،
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان! ہنسی
تجھے اللہ تعالیٰ ایک قبیض پھنکے اگر
لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تم مت اتارنا۔
اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔ یہ
حدیث حسنہ غریب ہے۔

باب

اسے باب کا عنوان نہیں ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہری زندگی
سے) بقیہ حیات تھے کہ ہم کہا کرتے ابوبکر! عمر! اللہ
عثمان رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صمیم اس طریق
یعنی عبید اللہ بن عمر کی روایت سے غریب ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دیگر طرق سے بھی
مروی ہے۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ
قَالَ اَذَانُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَاصِي عَنْ يَسَنِ بْنِ هَارُونَ
عَنْ كَلْبِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُنْدَةً فَقَالَ يُقْتَلُ
هَذَانِ فِيهَا مَظْلُومٌ لِعُثْمَانَ هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ حَسَنٍ
عَلَيْهِمَا مِنْ هَذِهِ التَّوْحِيْدِ.

باب

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَابِعُ عَوَاثَةَ
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَبٍ أَنَّ رَجُلًا
مِنْ أَهْلِ عِصْمَةِ حَبَرِ الْبَيْتِ قَرَأَ قَوْمًا جَعَلُوا سَاءَ
فَقَالَ مَنْ هُوَ لَا يَكْفُرُ كَالْوَأَلِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ هَذَا
السَّخِيخُ كَالْوَأَلِ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ إِيَّاكَ
عَنْ كَلْبِ بْنِ دَاوُدَ أَنَّ شَدَّكَ حَرَمِي هَذَا الْبَيْتِ
أَقْلَمُوا أَنَّ عُثْمَانَ قَدْ يَوْمُ أَحَدٍ قَالَ تَعَرَّ قَالَ
أَقْلَمُوا اللَّهُ تَعْلِيْبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ أَكْثَرَ
يَشْهَدُهَا قَالَ تَعَرَّ أَقْلَمُوا أَنَّ تَعْلِيْبَ يَوْمَ بَدْرٍ
فَلَوْ يَشْهَدُ قَالَ تَعَرَّ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ
لَنَا ابْنُ عَمْرٍاءَ تَعَالَى حَتَّى أَبَيِّنَ لَكَ مَا سَأَلْتُ
عَنْهُ إِنَّمَا يَوْمُ بَدْرٍ أَكْبَرُ مَا شَهِدَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ
عَفَا عَنْهُ وَعَفَا لَكَ وَأَمَّا تَعْلِيْبُ يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنَّهُ
كَانَتْ عِنْدَ مَا وَفَّقْتُمَا ابْنَهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ أَجْرٌ حَبْلٍ شَرِيْدٌ بَدْرٌ وَأَوْفَقْتُمَا
فَأَمَّا تَعْلِيْبُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدُكُمْ
يَهْلِكُ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّانَ عُثْمَانَ بِمَثَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ
بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کرتے
ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا
یہ اس میں مظلوم (شہید) ہوں
گے۔ یہ حدیث حسنہ اس طریق سے
غریب ہے۔

عثمان بن عبد اللہ بن مویہ سے ایک مصری
آدمی نے سچ کیا پھر اس نے کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ
کر پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں۔ اس
نے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ ابن عمر رضی
اللہ عنہما ہیں چنانچہ وہ آپ کے پاس آیا اور کہا میں آپ
سے ایک بات پوچھتا ہوں مجھے بتائیے اس گھر کی حرمت
کا قسم کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان جنگ امد کے
دن جہاں گئے تھے۔ آپ نے فرمایا ہاں اس نے پوچھا
کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان سے غائب تھے
اس میں موجود نہ تھے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا ہاں اس
شخص نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بدر کے دن بھی غائب
تھے۔ آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا اللہ اکبر! حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا آ! میں تجھے یہ امور وضاحت
سے بتاؤں جن کے بارے میں تو نے پوچھا ہے۔ جنگ امد
میں آپ کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا
کر دیا اور بخش دیا۔ جنگ بدر سے غائب رہنے کی وجہ یہ تھی کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کی زوجیت میں تھیں
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تیرے لیے اس شخص
جنتا ثواب اور مال نسبت سے محمد ہے جو بدر میں شریک ہوا
رہا بیعت رضوان سے آپ کا نائب ہوا تو اگر فادی کہ میں کوئی شخص
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ معزز ہوتا تو رسول اکرم

مسلمی اللہ علیہ وسلم اسے حضرت عثمان کی جگر بھیجتے لیکن اپنے حضرت عثمان کو بھیجا
اور آپ کو کورہ جانے کے بعد بیت رضوان ہوئی رسول اکرم نے اپنے اپنے ہاتھ ہاتھ
کے کھیلے میں فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر سے دوسرے ہاتھ پر ہذا اور فرمایا عثمان
کے لیے ہے اس کے بعد حضرت ابن عمر نے اس شخص سے فرمایا اب ان باتوں

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رَسِيْدٌ اَلَيْسَ هٰذَا
يَعْنِيْكُمْ اَوْ هٰذَا يَعْنيْكُمْ وَ قَالَ هٰذَا
بَعْدُ مَا نَ قَالَ لَمْ اَذْهَبْ بِهٰذَا اِلَّا اَنْ مَعَكَ هٰذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

باب ۵

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس
پر نماز جنازہ پڑھیں لیکن آپ نے نماز جنازہ نہ پڑھی نہ وضو
کیا گیا یا رسول اللہ! اس سے پہلے ہم نے آپ کو کسی کی نماز
جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا یہ شخص حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ کا
مسنون ہوا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی
طریق سے پہچانتے ہیں۔ یہ محمد بن زیاد صاحب مسیون بن
مهران میں حدیث میں بہت ضعیف ہیں۔ محمد بن زید مثلاً
ابو ہریرہ بصری میں اند ثقہ ہیں ان کی کثیف ابو العمارت ہے
محمد بن زیاد اسمانی صاحب ابی امامہ ثقہ میں شامی ہیں ان
کی کثیف ابو سفیان ہے۔

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ الْبَلَدِيُّ
وَعَزِيْزٌ اَوْ حَبِيْبٌ اَوْ اَعْنَانُ عَنْ بَنِي شَقْرَانَ مَعْمَدُ
بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبَلَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِحَدَّثَةٍ رَّجُلٍ لِّيَصِيْبِيْ فَكَلَّمَ نَبِيَّ عَلَيْهِ فَقِيْلَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَأَيْتُكَ تَرَكَتَ الصَّلَاةَ عَلٰى
اَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَخِصُّ عَمَّانَ
كَأَنَّهُ عَصَنَ اللّٰهُ هٰذَا اَحَدِيْثٌ قَرِيْبٌ لَا تَعْرِفُوْهُ
اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ هٰذَا
هُوَ صَاحِبُ مَسِيْنُوْنَ مِنْ مِثْلِهِ اَنْ صَحِيْحٌ فِي
الْعَدُوِّ يَحْدِثُ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ صَاحِبُ
اَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ بَصَرِيٌّ ثِقَةٌ وَيَكْفِيْ اَبَا الْكَارِثِ
وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ اَلْاَنْهَالِيُّ صَاحِبُ اَبِي اُمَامَةَ
ثِقَةٌ شَامِيٌّ يَكْفِيْ اَبَا سَفْيَانَ

باب ۵

اسے باب کا عنوان نہیں ہے
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلا آپ انصاری کے ایک
باغ میں تشریف لے گئے۔ قضا نے حاجت فرمائی اور پھر مجھے فرمایا
اے ابو موسیٰ! اس ماخضے پر جو میرے پاس بلا اجازت کوئی نہ
آئے۔ اس کے بعد ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا میں
نے پوچھا کون؟ کہا میں ابو بکر ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
رسول کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر
لے جانے کی اجازت دیجئے میں۔ آپ نے فرمایا انہیں اندر لے جانے کی اجازت
اور اور جنت کی خوشخبری بھی دو۔ چنانچہ وہ اندر داخل ہوئے پھر

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمِيْرَةَ النَّخَعِيُّ كَاخْتَلَفَ
بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي ثَوْبٍ عَنْ اَبِي عَمْرَانَ النَّخَعِيِّ عَنْ
اَبِي مُوسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَنْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا حَالُ حَائِطِ الْاَنْصَارِ فَقَعِيَ
حَاجَتَهُ فَقَالَ لِيْ يَا اَبَا مُوسٰى اَمِيْلُكَ عَلٰى اَنْتَابِكَ
فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنٍ فَجَاءَ رَجُلٌ
فَضْرَبَ الْبَابَ فَقَعْتُ مِنْ هٰذَا قَالَ اَبُو بَكْرٍ
فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُو بَكْرٍ
يَسْتَاوِنُ قَالَ اَتَدْرِيْ لَمْ اَبْقِيْهِ بِالْجَنَّةِ

دوسرے شخص نے اگر دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے؟ آنے والے نے کہا میں عمر ہوں۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر گئے کیا اجازت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھٹکھٹا دو اور اس جنت کی خوشخبری دو۔ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھٹکھٹایا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی وہ اندر تشریف لے آئے پھر ایک اور آدمی آیا اس نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا عثمان بن عفان میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت عثمان اجازت مانگتے ہیں حضور نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھٹکھٹا دو اور انہیں اس پر سب کا وہ شکر ہوں گے، جنت کی خوشخبری دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہوشیار بندے سے مستند طرق سے مروی ہے۔ اس باب میں حضرت ہارون ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابو سلمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے معاویہ کے دن نبی سے فرمایا مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عہد لیا اور میں اس پر سابر ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اسماعیل بن ابی خالد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

قَدْ خَلَّ وَجَاءَ رَجُلٌ أَخَذَ فَضْرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا أَهْلًا عُمُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْكَافِرِ قَالَ أَفَتَمَّ لَكَ وَيْلَكَ يَا لَيْسَ بِكَ فَقُلْتُ وَدَخَلَ بَشَرًا لَكَ يَا لَيْسَ بِكَ فَجَاءَ رَجُلٌ أَخَذَ فَضْرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا أَهْلًا عُمُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ قَالَ أَفَتَمَّ لَكَ وَيْلَكَ يَا لَيْسَ بِكَ عَلَى بَنِي تَيْمِيَّةٍ هَذَا أَحَدُهُمْ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَذَلِكَ رَوَى مِنْ تَيْمِيَّةٍ وَتَيْمِيَّةٌ مِنْ أَهْلِ عَفَانَ الْتَهْدِي فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ.

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَافِعُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِبْنِ أَبِي حَالٍ عَنْ قَبِيصِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ لِي عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَاهَدَ إِلَى عَهْدٍ أَفَأَنَا صَاحِبُ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا تَعْلَمُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْنِ أَبِي حَالٍ.

مَنْاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُقَالُ وَلَهُ كُنْيَتَانِ أَبُو تَرَابٍ وَأَبُو الْحَسَنِ ۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَافِعُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الطَّنَجِيِّ عَنْ يَزِيدَ الرَّسَّاسِيِّ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَالٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبِيئًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَمَضَى فِي الشَّيْءِ كَيْفَ كَانَ صَاحِبَ بَارِيَّةٍ وَأَنْصَحَ وَأَعْلِيَّةٍ وَتَعَاهَدَ أَزْبَحَةً وَأَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوا إِذَا لَيْفِيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مناقب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ کی کنیت۔ ابو تراب اور ابو الحسن، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شکر بھیجا اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا آپ شکر کے ساتھ تشریف لے گئے اور ایک بنی نہی سے جماع کیا لوگوں نے اسے برا بھلا یہ سارا صواب کلام نے معاہدہ کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے وقت آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ بتائیں گے۔ مسلمانوں کی عادت تھی کہ سفر سے واپسی پر سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے سلام کرتے اور پھر گھر میں جاتے۔ جب یہ شکر واپس آیا تو انہوں نے نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا ان چار آدمیوں میں سے ایک نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت علی نے ایسا کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا اٹھا اس نے بھی بھی کہا حضور نے اس سے بھی منہ پھیر لیا۔ پھر تیسرے نے اٹھا کر بھی کہا آپ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا۔ پھر چوتھے نے اٹھا کر وہ بات کہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے آپ کے چہرہ نور سے غصہ ظاہر ہو رہا تھا آپ نے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تم میں مرتبہ ضرر لیا پھر ضرر لیا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ اور وہ میرے بعد ہر نبی کے ولی ہیں۔ یہ حدیث حسن عربیہ ہے ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ یا حضرت زید بن ارقم (شعبہ کو شک ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کا میں صلی ہوں حضرت علی بھی اس کے صلی ہیں یہ حدیث حسن عربیہ ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ مسیون ابو عبد اللہ اور زید بن ارقم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم سلفی روایت کی۔ ابوہریرہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی مزین بن اسید مراد ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ، حضرت ابوبکر پر رحمت فرمائے انہوں نے اپنی صاحبزادی میرے نکاح میں رکھا ہجرت کے وقت

أَخْبَرَنَا هُيَاحُصْنَمُ عَلَى وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا جَعَلُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَأُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِجَالِهِمْ فَلَمَّا خَلَعُوا مِنَ التَّيْمِيَّةِ سَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَسَلِّمُوا عَلَيَّ يَا بَنِي هَاشِمٍ صَلَّيْ اللَّهُ كَذًا وَكَذَا فَإِنْ عَزَمْتُ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسَلَّمَ بَعْضُهُمَا الشَّامِي فَقَالَ يَمْثَلُ مَقَالَتِهِمْ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الْيَمَنِي الثَّالِثُ فَقَالَ يَمْثَلُ مَقَالَتِهِمْ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الْزَائِعُ فَقَالَ يَمْثَلُ مَا قَالُوا فَأُخْبِلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْبُ يُعْرِضُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَيْنِي مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَيْنِي مَا تُرِيدُونَ وَنَا مِنْ عَيْنِي أَنْتَ عَيْنِي وَمِنْهُ وَهُوَ وَلِيٌّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي هَذَا أَحَدُهُمْ يَرَى بَنِي هَاشِمٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ.

۱۶۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْكَفَّيْلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطَّيْفِ يَحْكُمُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَعَةَ شَعْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مُؤَلَّاهُ فَكُنْ مُؤَلَّاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَا رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَأَبُو سَرِيحَةَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ أَسِيدٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ أَخْبَارَ زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ عَنْ أَبِي عَتَابٍ سَخْلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ الْمُخْتَارِ بْنِ تَافِيهِ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو

مجھے اپنی اذیت پر سوار کیا اور اپنے مال سے حضرت بلال کو آزاد کیا۔
 اللہ تعالیٰ حضرت عمر پر رحم فرمائے وہ حق کہتے ہیں اگرچہ کڑا ہو حق
 بات نے ان کی یہ حالت کر دی کہ اب ان کا کوئی دوست نہیں
 رہا۔ اللہ تعالیٰ حضرت عثمان پر رحم فرمائے ان سے فرشتے بھی جیا
 کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت علی پر رحم فرمائے یا اللہ! حضرت
 علی جو صریح کریں حق کا رخ بھی اوپر ہو جائے۔ یہ حدیث غریب
 ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

ربیع بن راسل سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
 ہم سے مقام رجب میں ارشاد فرمایا صل علیہ کے دن مشرکین کے کچھ لوگ
 جن میں سیل بن عمرو اور کئی دوسرے دشمنائے قریش تھے، ہمارے پاس
 آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ کے پاس ہمارے بیٹوں اور بیٹیوں
 اور غلاموں میں سے کچھ لوگ آئے ہیں جنہیں دین کی سمجھ نہیں۔ وہ تو بعض
 ہمارے مال اور عبادتوں سے غلام ہو کر آئے ہیں۔ پس آپ ان کو ہمیں واپس
 کر دیں اگر انہیں دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سبھا دیں گے نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قریش، اہل بدر، اہل بدر، اللہ تعالیٰ تم پر ایسے شخص
 کو بھیجے گا جو دین کی خاطر تمہارے گھمسان کو فریاد کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے
 ایمان پران کے دلوں کی آزمائش کر چکا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
 وہ لوگ کون ہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ کون
 ہیں؟ حضرت عمرؓ نے بھی یہی سوال کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جو میں
 میں پوچھ لگنے والا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنی خلیفہ
 مبارک دست کیے وہاں تھیں۔ حضرت ربیع بن خراش فرماتے ہیں پھر حضرت
 علیؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نشانہ فرمایا
 جو آدمی مجھ پر جھوٹ بھرے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیے
 یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق
 ربیع بن خراش کی روایت سے پہچانتے

بعض علی، منافقت کے علامت ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِمَ
 اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ وَرَجِمَ ابْنَهُ وَحَكَمَنِي إِلَى دَارِ
 الْهَجْرَةِ وَاسْتَقْبَلَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَهُ اللَّهُ ثُمَّ
 يَقُولُ النُّحَاقُ وَإِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكْتُهُ النُّحَاقُ وَمَالًا
 صَدِيقٌ رَحِمَهُ اللَّهُ ثُمَّ كَانَ تَسْتَحْيِيهِ الْمَلَائِكَةُ
 رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَدْرَاكَ النُّحَاقُ حَيْثُ دَامَ
 هَذَا أَحَدٌ مِنْكُمْ يَتَّبِعُ لَكُمْ فِي هَذَا الرَّجْمِ
 ۱۶۳۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ عَمْرِو
 بْنِ لُؤْلُؤٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رُبَيْعِ بْنِ خَرَّاشٍ قَالَ قَالَ
 عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَا رَحِمَهُ فَقَالَ لِمَا كَانَ يَوْمُ
 الْحَكْمِ يَبْكِيكَ خَرَجَ إِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فِيهِمْ
 سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ وَدَّادٍ وَنَاسٌ مِنْ رُقَيْعِ الْمُشْرِكِينَ
 فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ خَرَجَ إِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ أَهْلَائِكَ
 وَأَهْلَوَائِكَ وَأَبْنَائِكَ وَنِسَاءُكَ فِي الدِّينِ
 وَابْنُكَ خَرَجُوا مِنْ أَمْوَالِكَ وَضِيَاعِكَ فَأَدُّهُمْ
 إِلَيْنَا فَإِنْ نَزَّيْكَ لَكُمْ فَمَا فِي الدِّينِ سَنَقْبُحُهُمْ
 فَقَالَ الْكَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَنْصُورُ مَا نَبْكِي
 لَنَفْتَحَهُمْ أَوْ لِيَبْعَثَهُ اللَّهُ عَنَّا مَنْ يَقْبُرُ
 بِمَا بَكْرُكَ بِالشَّيْبِ عَلَى الدِّينِ هَذَا مَضَحَنَ اللَّهُ
 قُلُوبَهُمْ عَلَى الْإِيمَانِ كَالْوَرْدِ مِنْ هَوَايَا رَسُولِ اللَّهِ
 فَقَالَ لِمَا أَتَى بَكْرُكَ مِنْ هَوَايَا رَسُولِ اللَّهِ وَقَالَ هُوَ
 مِنْ هَوَايَا رَسُولِ اللَّهِ قَالَ هُوَ خَاصِيَةُ الْعَمَلِ وَ
 كَانَ أَغْطِي عَلَيْهَا نَعْلًا يَخْصِفُهَا قَالَ كَمْ التُّنَّتْ إِلَيْنَا
 عَلَى فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مَنْ كَذَّبَ عَلَيَّ مَتَّبِعْتُهُ فَلْيَتَّبِعُوا مَتَّبِعْتُهُ
 مِنَ النَّارِ هَذَا أَحَدٌ مِنْكُمْ حَسَنٌ جَمِيمٌ غَرِيبٌ لَا تَقِي هَذَا
 إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّجْمِ مِنْ حَدِيثِ رَبِيعِ بْنِ خَرَّاشٍ

باب ۵

۱۶۵۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ إِنَّا كُنَّا لَمَعِمَاتُ السَّابِقِينَ نَحْنُ مَعِشَرُ الْأَنْصَارِ
يُفْتَنُونَهُمْ فِي بَنِي كَلْبٍ هَذَا أَحَدُ بَنِي غُلَيْبٍ
وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ وَهَذَا
مَعْنَى هَذَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ .

۱۵۱

١٦٥١ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَأْمُ مُحَمَّدُ
 بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ
 عَنِ السَّادِّ بْنِ أَبِي عَفْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
 عَلِيَّ بْنَ أَبِي مَرْثَدَةَ يَقُولُ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُحِبُّ عَلَيْنَا مَنَافِقُ
 وَلَا يَبْعَثُهُمْ مُؤْمِنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ
 حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ.

۱۲۲

١٦٥٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى: قَالَ: أَخْبَرَنِي
ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي رَزِينَةَ عَنْ
ابْنِ بَرْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ
وَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْهُمْ
لَنَا قَالَ عَلَى يَدِهِمْ يَقُولُ ذَلِكَ فَلَئِنْ أَتَوْا بِ
وَالْعَقْدِ وَالسَّلَامِ وَأَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي
أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَرَبِيٌّ لَا يَرْفُكُهُ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَيْبَةَ.

اپ

١٦٥٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى نَا شَرِيكَ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَنِيشِ بْنِ جَنَادَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَقْبَرَةِ قَيْسِ بْنِ
مِنْ رَجُلٍ وَلَا يُؤْخَذُ فِي عَقْبِهِ إِلَّا أَوْعَيْنِي هَذَا أَحَدُ يَوْمٍ

فرماتے ہیں ہم جماعت انصار منافقین کو حضرت
علی رضی اللہ عنہ سے بھگت کی وجہ سے پہچانتے
تھے۔ یہ حدیث غریب ہے شعبہ نے
ابو ہارون عبدی کے بارے میں کلام کیا
ہے۔ بواسطہ الملش اور ابو صالح بھی حضرت ابو سعید
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے کسی منافق کو حضرت
علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں ہو سکتی اور
کوئی مومن آپ کے بغض نہیں رکھتا۔ اس باب
میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے
غریب ہے۔

حضرت ابن بربہ اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار آدمیوں سے
محبت کا حکم فرمایا اور بتایا کہ میں بھی ان چار سے محبت
کرتا ہوں۔ عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں ان کے نام
بتائے۔ آپ نے فرمایا حضرت علی بھی ان میں سے
میں، تین مرتبہ فرمایا ملائکہ (حضرت ابوذر، مقداد اور
سلمان فارسی رضی اللہ عنہم) اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے
محبت رکھنے کا حکم دیا اور بتلایا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) بھی ان کو
محبوب رکھتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف

حضرت حبشی بن جندبہ سے روایت ہے کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ را با علی مجتبے
ہیں اور میں علی سے ہوں اور میری طرف سے میرے
اور علی کے سوا کوئی دوسرا ادا نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث

حَسَنٌ بَنِيَّ وَبَنِيَّ صَحِيحٌ

۱۶۵۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْسَى الْقَطَائِيُّ الْقَبْدَانِيُّ
ثَابِتُ بْنُ قَادِرٍ مَعْنَى بَنِي مَالِكِ بْنِ تَعْنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
جَعْفَرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
قَالَ أَخِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ أَصْحَابِهِ قَبْأَةً عِيْلِي كَذَمْتُمْ عِيْلَنَا لَا حَقَّالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْبَبْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِرْ
بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ لَمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هَذَا
حَدِيثٌ خَلِيٍّ قَرِينٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَدُوٍّ

حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے درمیان
بھائی چادر قائم فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس حالت
میں حاضر ہوئے کہ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔
اگر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے صحابہ کرام کے
درمیان بھائی چادر قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہ
بنایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دنیا
وآخرت میں میرے بھائی ہو۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے اور اس باب میں زید بن ابی ادوی سے
بھی روایت مذکور ہے۔

باب ۵

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَاعِبٌ لِدَا
بَنِي مَوْسَى عَنْ عِيْسَى بْنِ عَمْرٍو عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ
أَبِيهِ بَنِي مَالِكٍ قَالَ كَانَ يَحْكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرِيقًا فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْشِدْنِي يَا حَبِيبَ
خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَا كَلِمَةَ حَقٍّ هَذِهِ الطَّرِيقُ فَجَاءَ عِيْلِي فَقَالَ
مَعَا هَذَا أَحَدُ يَوْمٍ قَرِيبٌ لَا تَكْفُرُكُمْ مِنْ حَوَائِثِ
السُّبْحِ فِي الْإِيمَانِ هَذَا الْوَجْهُ وَتَقْدَرُ دَعَا هَذَا
الْحَوَائِثِ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِيهِ وَالشَّيْبَانِيُّ
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَتَقْدَرُ أَدْرَكَ
أَبُو بَنِي مَالِكٍ وَمَا يَحْكُمُ الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْلِيٍّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (پکا ہوا) ایک
پزندہ رکھا تھا۔ آپ نے دعا مانگی یا اللہ! مخلوق سے
میں سے اپنے محبوب ترین شخص کو میرے پاس لائے تاکہ
وہ میرے ساتھ رہ کر پزندہ کھائے اسے میں حضرت علی رضی
اللہ عنہ حاضر ہوئے اللہ انہوں نے حضور کے ساتھ وہ پزندہ
کھایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ حدیث مذکور کا سے ہم اسے صرف
اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد
طریق سے مروی ہے۔ سند کا نام اسماعیل بن عبدالرحمن
ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک کو پایا اور حسین
بن علی رضی اللہ عنہ انہما کو بھی دیکھا ہے۔

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا خَلَاةُ بِنْتُ أَشْجَمٍ الْبَغْدَادِيَّةُ
الْقَطْرِ بِنْتُ شَمِيلٍ أَمَّا عَزُوفٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
بَنِي هِنُوٍّ الْقَجْمِيَّةِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي قَرِيبًا
سَكَنْتُ إِيَّاهُ أَرْنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جلی سے روایت
ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جب میں کچھ
مانگتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم مطاف فرماتے اور اگر
میں غاموش رہتا تو حضور مجھ سے ابتدا فرماتے
یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب
ہے

باب ۵۵

۱۶۵۷ - حَدَّثَنَا اسْبَعِيلُ بْنُ مُوسَى تَامِعَةً
 عَنْ عَمْرِو بْنِ تَارِيقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَعْبٍ
 عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ الصَّنَائِجِيِّ عَنْ عِيْنٍ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ذَا مَاءٍ
 الْحِكْمَةُ وَعِيْنٌ بَابُهَا هَذَا حَدَّثَنَا عَرِيْبٌ مُتَكَرِّرٌ
 رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَيْءٍ يَكْ وَلَهُ
 يَذْكُرُوْنَ أَفِيْهِ عَنِ الصَّنَائِجِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هَذَا
 الْحَدِيثَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثَّقَاتِ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَارِيقٍ وَ

فی الباب عن ابن عباس.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور
 حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے دروازہ میں یہ حدیث
 غریب منکر ہے۔ بعض لوگوں نے اسے شریک سے
 روایت کیا اور مناجاتی کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔
 ہم اس روایت کو شریک کے سوا کسی اور ثقہ سے
 نہیں جانتے اس باب میں حضرت ابن عباس
 رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور

ہے ۴ ۴ ۴

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان نے انہیں حکم دیا اور پوچھا کہ حضرت
 علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا نہیں کہتے اس کی کیا وجہ ہے انہوں نے
 فرمایا مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتیں یاد ہیں اس لیے
 میں ہرگز ان کو برا بھلا نہیں کہوں گا مجھے ان تین باتوں میں سے
 ایک کا بھی حصول سرخ اور ٹول سے زیادہ محبوب ہے میں نے نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گفتگو فرماتے
 تھے اس وقت آپ نے انہیں کسی غزوہ کے موقع پر نائب مقرر
 کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے
 محبتوں اور کھوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے نزدیک تمہارا مرتبہ
 مقام امی پر جو حضرت موسیٰ کے نزدیک حضرت ہارون کا تھا اعلیٰ
 السلام البتہ یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں۔ حضرت سعد فرماتے
 ہیں میں نے غیر کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
 آپ نے فرمایا میں ایسے شخص کو جیڑا دوں گا جو اللہ و رسول سے محبت
 کرتا ہے اور اللہ و رسول اس کو محبوب رکھتے ہیں۔ اور اوی فرماتے ہیں
 ہم سب اس بات کے متفق ہیں چنانچہ سفور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ اور اوی فرماتے ہیں وہ حاضر ہوئے
 اس وقت ان کا آنکھیں دکھ رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۶۵۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي
 وَحَّاشٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَنَا وَبِعَهُ بْنُ أَبِي
 سَلْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُسَبِّحَ أَبَا
 تَرَابٍ قَالَ أَمَا مَا ذَكَرْتُ فِلَاحًا قَالَ لَمْ يَأْتِ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَّا أَهْلَهُ لَأَنْ
 تَكُونَ لِي ذَا حِدَةٍ مِنْهُمْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُبِّ
 الْقَوْمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ لِي وَخَلَّتْ لِي بَعْضُ مَخَارِيْبِهِ فَقَالَ لَهُ
 عِيْنٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَخْلِفُنِي مَعَ النَّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ
 فَقَالَ لِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مَعِي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ
 مُوسَى إِلَّا أَهْلًا لَا مَنَافَةَ بَعْضِي وَبَعْضُهُ يَقُولُ
 يَوْمَ تَصِيرُ كَالْعُطَيَّةِ الرَّائِيَةِ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ
 وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَنَّاوْنَا
 لَهَا فَقَالَ ادْعُونِي نَدِينَا خَالِي خَالًا وَبِهِ رَمَدٌ
 لِيَصْحَقَ لِي عَيْنِي فَقَدْ كَمَ الرَّائِيَةُ الْبَيْتِ فَقَسَمَ
 اللَّهُ وَآتَى لَتَ هَذِهِ الْآيَةُ فَدَعَا أَبْنَاءَهُ وَآوَرَ
 أَبْنَاءَهُ كُفْرًا وَنِسَاءَهُ كُفْرًا الْآيَةُ دَعَا رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنًا وَخَاطِمَةً وَ
حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُ هُوَ لَا أَهْلِي هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ عَرَبِيٌّ حَسَنٌ مِنْ هَذَا الدَّجْوِ .

باب ۵

۱۶۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ مَنَا
الْأَحْوَصُ بْنُ جَدَّابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسحاق
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ وَأَمَرَ عَنِي إِحْدَاهُمَا
عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَنِي الْآخَرِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ
وَقَالَ إِذَا كَانَتِ الْبَتَالُ فَعِنِّي قَالَ مَا فَتَمْتُ عَلَى وَصْفًا
كَأَخَذَ مِنْهُ جَابِرٌ كَتَبَ مِنِّي خَالِدٌ كِتَابًا إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْقِي بِيَهُ فَتَأْتِي
فَقَدْ مَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَ
أَكْتَنَابَ فَتَحَرَّرَ لَوْثُهُ ثُمَّ قَالَ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ
يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ
قُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَيْبِ اللَّهِ بَيْنَ غَيْبِ رَسُولِهِ وَغَيْبِ
أَنَا مَوْلَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَرَبِيٌّ حَسَنٌ مِنْ هَذَا الدَّجْوِ .

باب ۵

۱۶۶۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ كَامِلُ الْحَدِيثِ
بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَحْمَرِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ
قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَيْنًا يَوْمَ الْعَلَايَةِ فَاتَّجَاهَ فَقَالَ الْمَنَامُ
لَقَدْ طَالَ تَجْوَاكَ مَعَ ابْنِ عِيْتَمٍ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْتَجِيبَتْ وَلَكِنْ
اللَّهُ اتَّجَاهَ بِهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَرَبِيٌّ لَا
نَعْيُ حُنَّ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْأَحْمَرِ وَهَذَا مَا وَدَّ
عَبْدُ ابْنِ فَضِيلٍ عَنِ الْأَحْمَرِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَلَكِنْ اللَّهُ
اتَّجَاهَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَتَجَبَّ
رَمْنَهُ .

اپنا عاقب مبارک ان کا آنکھوں میں لگایا اور جھنڈا اعانت فرمایا چنانچہ
اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں غیر فتح فرمایا۔ نیز یہ آیت نازل ہوئی کہ
ابن ابی نواہد کہم انہم تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ

حضرت اسحق بن برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے درویش جیسے ایک کا امیر حضرت علی بن ابی طالب
کو حضور فرمایا جبکہ دوسرے فکر کا امیر حضرت خالد بن ولید معزز فرمائے
اور فرمایا جنگ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں لشکروں کے
امیر ہوں گے۔ راویا فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک تلو
فتح کیا اور اس سے ایک لوند کا حاصل کیا۔ اس پر حضرت خالد بن ولید
نے ان کو بتایا میں ایک خط نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھا
مجھے دے کر میرا میں بدر کا دعویٰ میں حاضر ہوا حضور نے خط پڑھا تو
اس سے آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر فرمایا تم اس شخص
کے بارے میں کیا خیال ہے جواہد اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے
اور اللہ و رسول کو وہ محبوب ہے راوی فرماتے ہیں میں نے کہا میں اللہ تعالیٰ کا
اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست ہونا چاہتا ہوں میں تو بعض قاصد ہوں اس
پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہ حدیث حسن و زیب ہے اے صوفی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے طائف کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو
کو بلا یا اور ان سے سرگوشی کا۔ تو لوگوں نے کہا اپنے
بیچارے بھائی کے ساتھ حضور کی سرگوشی طوی ہو گئی۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ان سے
سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے سرگوشی
فرمائی۔ یہ حدیث حسن و زیب ہے ہم اے صوفی
اجمل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابن فضیل کے
غیر نے بھی اسے اجماع سے روایت کیا ہے۔ اللہ
تعالیٰ کی سرگوشی کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ
کے حکم سے ان سے سرگوشی کی۔

باب

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُسَدِّ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حفصَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي مَعِيذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَعْلَى يَا عْلَى لَا يَحِلُّ لَكَ أَحَدٌ أَنْ يُجَنِّبَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرَكَ قَالَ يَحْيَى بْنُ الْمُسَدِّ يَا قُلْتُ لِمَ قَالَ ابْنُ هُرَيْرٍ مَا مَنَعَكَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ لَا يَحِلُّ لَكَ أَحَدٌ يَسْتَطِيعُ أَنْ جُنِّبَ غَيْرِي وَغَيْرَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَقَدْ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مِنْ يَحْيَى هَذَا الْحَدِيثَ وَاسْتَعْرَضَهُ

باب

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي عَالِيَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْمَلَاءِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيَّضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَصَلَّى عَلَيْهِ يَوْمَ الْفَتْحِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُسْلِمِ بْنِ الْأَعْوَرِ وَنُسِخَ الْأَعْوَرُ لَيْسَ عَنْهُمْ يَدَا الْقَوَاتِي وَنُسِخَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ حَيْثَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوُ هَذَا

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ عَنْ أَبِي تَعْيِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَعْلَى أَنْتَ وَمَنْ يَسْتَرْكَبُ هَاكَذَا مِنْ مُوسَى هَذَا أَحَدُكَ حَسَنٌ حَرِيصٌ وَكَتَدَ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَحَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي تَعْيِيبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْرَضَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ لَا نَصَّارِي

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اے علی! میرے اور میرے سوا کسی کو اس مسجد میں جہنمی ہونا جائز نہیں علی بن منذر کہتے ہیں میں نے هزار بن مرد سے اس حدیث کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا گونا گونا گوا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

امام بخاری نے مجھ سے یہ حدیث سنی اور اسے غریب کہا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سووار کے دن مسجد بننے اور منگل کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نماز پڑھی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مسلم امور کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ مسلم امور محدثین کے نزدیک کچھ قوی نہیں بواسطہ مسلم اور جبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے ہم معنی مروی ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ یہ حدیث حسن یحتمل ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق مروی ہے ابویحییٰ بن سعید انصاری کی روایت سے غریب ہے۔

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْلَانَ مَا أَجَبُو
أَحْمَدَ الدَّبِيرِيُّ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَوْفٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِّي أَتَى بِمَنْزِلَةٍ
هَذِهِ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي بَعْدِي هَذَا
عَدِيثٌ سَنَ غَيْرُكَ مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ وَفِي
الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ دَاوُدَ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِرَجُلٍ
وَأَقْرَبَ سَلَمَةً.

بَابُ

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّائِزِيُّ
عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلَدٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسِدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا
بَابَ عِلِّيٍّ هَذَا عَدِيثٌ غَيْرُكَ لَا تَعْرِضُهُ عَنْ شُعْبَةَ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ.

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَوْنٍ الْجَرَفِيُّ نَائِبُ
بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عِلِّيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عِلِّيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِبِدِّ حَسَنِ وَحُسَيْنِ
فَقَالَ مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَآبَاهُمَا
وَأُمَّهُمَا كَانَ مِنِّي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا
عَدِيثٌ حَسَنٌ غَيْرُكَ لَا تَعْرِضُهُ مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ
بْنِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ.

بَابُ

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَائِبُ إِسْرَافِيلَ
بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلَدٍ عَنْ عَمْرِو
بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی
اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں مجھ سے وہی تعلق ہے، جو
حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا
اللہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے
حسن غریب ہے اس باب میں حضرت سعد الزید بن
ارقم، ابو ہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی
رضی اللہ عنہ کے دروازہ کے سوا تمام
دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔ یہ
حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اس سند
کے ساتھ شعبہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو شخص
مجھ سے ان دونوں سے اور ان کے ماں باپ سے
محبت کرے وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں
میرے ساتھ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے
جعفر بن محمد کی روایت سے صرف اسی طریق
سے پہچانتے
ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی
یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے بواسطہ

شعبہ ابولجی کی روایت سے ہم اسے محمد بن حمید کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔ ابولجی کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے بعض علماء نے فرمایا مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے، حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لاتے وقت انہیں برس کے تھے اور مردوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اسلام لائیں۔

صَلَّى عَلَى هَذَا أَحَدَيْتُ غَيْرِيٍّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا تَعْرِضُ
مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلْبَرٍ الْأَوْسِيِّ حَدِيثُ مُحَمَّدِ
بْنِ حُسَيْنٍ وَأَبُو بَلْبَرٍ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَقَالَ
بَعْضُ أَهْلِ الْيَعْلُوَةِ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ
أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَإِنَّ سَلَمَ عَلَيْهِ وَهُوَ غُلَامٌ أَثْنِ
عَشَرَ سَنَةً وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ
خَدِيجَةُ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے
عمر بن مہر کہتے ہیں میں نے ابراہیم رضی اللہ عنہ سے اس
کا ذکر کیا تو انہوں نے اس کو میم
نہ سمجھا اور فرمایا سب سے پہلے
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام
لائے یہ حدیث حسن میم ہے۔ ابو حمزہ کا نام
طلحہ بن زید ہے۔

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ
السُّلَيْمِ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو
بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ رَسْبَلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسَاكَمَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عِشْرَتِي
قَالَ عَمْرٍو مِنْ مَرْثَدَةَ فَكَذَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ
الْبُخَيْرِيِّ فَاتَّكَرَ وَقَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ
الصِّدِّيقُ هَذَا أَحَدَيْتُ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَمَّادٍ
اسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ.

بَابُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اہی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد
فرمایا کہ تجھ سے سو من ہی محبت رکھے گا اور
تجھ سے بغض رکھنے والا منافق ہی ہوگا۔ حضرت
علی بن ثابت فرماتے ہیں میں اس دور
رکے لوگوں میں ہوں جن کے لیے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ یہ حدیث
حسن میم ہے۔

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ
يَحْيَى بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَمَّادٍ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَابِثٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَالَ لَقَدْ مَرَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ الْأَمِيُّ صَلَّى
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يُجِيبُكَ إِلَّا مُزْمِنٌ وَلَا
يُغِيثُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَمْرٍو بَيْنَ قَائِلٍ أَنَا مِنَ
الْقَرَبِ الدِّينِ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شکر بھیجا حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی اس
میں تھے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ
اٹھائے دعا مانگتے ہوئے سنا یا اللہ! اس

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ
أَبِي الْحَبَّارِ قَالَ جَابِرُ بْنُ صَبِيحٍ قَالَ حَدَّثَنِي
أُمُّ كَسْرٍ رَحِيلُ قَالَتْ حَدَّثَنِي أُمُّ عَطِيَّةَ
قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جِيئَا فَرِيْعَمَ عَلِيٍّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ
لَا تُؤْتِنِي حَتَّى تَرِيَنِي عَيْنًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ هِشَامٍ هَذَا الْوَجْهَ .

وقت تک میرا وصال نہ ہو جب تک تو مجھے حضرت
علی رضی اللہ عنہ کو نہ دکھا دے۔ یہ حدیث
غریب حسن ہے ہم اسے اسی طریق سے
پہچانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
۱۶۴۱ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجِيُّ نَائِبُ يُونُسَ بْنِ
بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمَّادٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ اللَّهِ
بِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حُجْرًا دَرَعَانِ فَتَخَفَّ
إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاتَّخَذَ تَحْتَهُ مَلْحَةً
فَصَعِدَ إِلَيْهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوَى
عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ هَذَا حَوْلُكَ حَسَنٌ مِمَّنْ
غَرِيبٌ .

مناقب حضرت ابو محمد طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
جنگ امد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
پر دو درہیں تھیں آپ نے چٹان پر چڑھا
چاہا تو نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ حضرت طلحہ رضی
اللہ عنہ کو پیچھے بٹھا کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ
چٹان پر تشریف فرما ہوئے۔

راوی فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے ہوئے سنا طلحہ نے اپنے
لیے جنت کا واجب کر لی یہ حدیث نیم
غریب ہے۔

۱۶۴۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ مَوْسَى بْنِ
الْقَلْبِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ جَاءَ يَرْبُؤُ
عَبْدَ اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ سَرَّكَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِي عَظَا
وَجْهًا إِلَّا رَجَعَنَ فَلْيَنْظُرْ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
الْقَلْبِ بْنِ دِينَارٍ وَهَذَا تَكْلَفٌ بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ فِي الصَّلَاتِ بْنِ دِينَارٍ وَصَحَّفَهُ دُ تَكْلَفُوا
فِي مَا كَلِمَ بَنِي مُوسَى .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھ کر خوش ہونا چاہے
وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھے۔ یہ حدیث
غریب ہے۔ ہم اسے صرف مسند بن دینار کی
روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے صحت بن
دینار کے بارے میں کلام کیا اور ضعیف قرار دیا۔
محدثین نے صالح بن موسیٰ کے بارے
میں بھی کلام کیا ہے

۱۶۴۳ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجِيُّ نَائِبُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمُورٍ الْعَلَوِيُّ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عُلْفَةَ
الْيَشْكُرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
يَقُولُ سَمِعْتُ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے میرے کانوں نے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے دہن مبارک سے سنا آپ نے فرمایا
طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما جنت میں میرے

مَنَاقِبُ الزَّيْبِيِّ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا هُشَامُ بْنُ عَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزَّيْبِيِّ عَنْ
الزَّيْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَرَّةً لَيْلَةً فَقَالَ لَا يَأْكُلُ
ذُرِّيُّ هَذَا أَحَدٌ مِنْكُمْ حَسَنٌ صَاحِبٌ

بَابُ ۵۸۳

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ مَعَاذِ بْنِ
عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزَّيْبِيِّ
عَنِ ابْنِ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ حَوَارِيٍّ
الزَّيْبِيِّ بْنِ الْعَوَّامِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَاحِبٌ
ذِي قَالٍ الْحَوَارِيُّ الْقَامِلُ

بَابُ ۵۸۴

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ عَنْ أَبِيهِ
وَالزَّيْبِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْمُسْتَكْبِرِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ
وَحَوَارِيٍّ الزَّيْبِيِّ وَرَأْدُ ابْنِ تَيْمِيَّةٍ فِيهِ يَرْوَى
الزَّهْرَابِيُّ قَالَ مَنْ قَاتَلَنَا بِحَبِيرِ الْقَوْمِ قَالَ
الزَّيْبِيُّ أَنَا قَاتِلُهُمْ قَالَ قَالَ الزَّيْبِيُّ أَنَا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَاحِبٌ

بَابُ ۵۸۵

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
صُهَيْرٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ عَنْ هُشَامِ بْنِ عَمَّادٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي الزَّيْبِيُّ أَنَّ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ صَبِيحَةَ الْبَجَلِ
فَقَالَ مَا مَنِيَّ مَضُوهُ إِلَّا وَفَتْ دُجُورٌ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى

مَنَاقِبُ حَضْرَتِ زَيْبِ بْنِ عَوَّامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے
ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے دن میرے
لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا آپ نے فرمایا اے
زبیر! میرے اس باپ تم پر قسبان ہوں یہ حدیث
حسن میں ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک
حواری ہوتا ہے اور میرے حواری (مردگار) حضرت
زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ حدیث
حسن میں ہے۔

حضرت حابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد
فرماتے سنا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے
اور میرے حواری حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابو نعیم
نے اس میں اتنا اضافہ کیا کہ عذراء عذاب میں رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاروں پاس دشمن قوم کی خبر
کون لائے گا؟ تین مرتبہ پوچھا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے
عزم کیا میں یہ حدیث حسن میں ہے۔

حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے حضرت
زبیر رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کی صبح اپنے صاحبزادے
حضرت مہد اللہ رضی اللہ عنہ کو وصیت کے دوران فرمایا
میرا کوئی عضو ایسا نہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
رضی نہ ہو یا جو یہاں تک کہ زخم شرمگاہ تک پہنچ گیا۔

یہ حدیث حماد بن زید کی روایت سے حسن زہیب سے ہے۔

مناقب حضرت عبدالرحمن بن عوف

ترمذی رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، حضرت ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، علی جنت میں، عبدالرحمن بن عوف جنت میں، سعد بن ابی وقاص جنت میں، سعید بن زید جنت میں اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنت میں (جہاں سے گئے)

ابو مصعب نے بواسطہ عبدالعزیز بن محمد، عبدالرحمن بن حمید، حمید اور سعید بن زید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ لیکن اس میں عبدالرحمن بن عوف کا ذکر نہیں۔ یہ پہلی حدیث سے اصح ہے۔

عبدالرحمن بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید نے ایک مجلس میں ان سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آدمی جنت میں (جاوے گا) حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت عبدالرحمن، حضرت ابوعبیدہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔ راوی کہہ فرماتے ہیں حضرت سعید بن زید نو آدمیوں کا نام گن کر رسول

خدا کے نام لے کر یہ ہے۔ ہذا احادیث حسن زہیب میں ہے۔

مناقب عبدالرحمن بن عوف بن عبد عوف الزہری رضی اللہ عنہ

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَبَنِي فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عَبِيدَةَ فِي الْجَنَّةِ وَالْجَوَّاجُ فِي الْجَنَّةِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قَرَأَهُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَعَزَّيْزٌ كَرَّ فِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْأَعْوَدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْاُخْرَيْنِ إِلَّا قَلِيلًا.

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِسْمَارٍ الْهَمْدِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا فِي زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَبَنِي فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَطَلْحَةُ

مُبَيَّنَةٌ وَمَعْدُونٌ أَيْ وَقَالَ جِبْرِيلُ قَالَ قَدْ هُوَ لَدَى
الْقَبْرِ وَنَكَتَ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ الْقَوْمُ مَرَّتُهُ لَكَ
أَنْتَ مَا أَتَى الْغَدْرُ مِنْ الْعَاظِمِ فَكَانَ مَعْدُونٌ
يَا لَوْ أَنَّ الْأَعْدَى فِي الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَيِّدُ بَنِي نَدِيرٍ
بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ هَذَا
أَصْنَمٌ مِنَ الْعَدُوِّ الْأَوَّلِ.

بَابُ

۱۶۸۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْرُوفٍ عَنْ
مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُولُ إِنَّ أَمْرَكُنَّ لَيْسَ بِمُحِبَّتِي بَعْدِي ذَلِكَ
يَصِيرُ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الْمَنَافِرُونَ قَالَ ثُمَّ تَقُولُ
عَائِشَةُ كُنْتُ لَدَى اللَّهِ أَبَاكَ مِنْ سَيِّدِ الْجَنَّةِ
ثُمَّ رَدَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَدْ كَانَ وَعَلَى
أَرْوَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا لَيْسَتْ
بِأَرْوَاحِ النَّبِيِّ هَذَا أَحَدٌ يَتَكَلَّمُ حَسَنٌ حَسْبُكَ
عَرِيبٌ.

۱۶۸۳ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَبِيبِ
بْنِ الشَّهِيدِ الْبَصْرِيِّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَالِقَانَ
قَدِيشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي
سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَوْحَى بِحَدِيثِهِ
لَا تَهَابُوا الْمُؤْمِنِينَ يَبِيعُ بِأَذْبَعِ يَدَيْهِ أَلْفَ
هَذَا أَحَدٌ يَتَكَلَّمُ حَسَنٌ حَسْبُكَ عَرِيبٌ.

مَنَاقِبُ إِلَى إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَفِئِ
اللَّهُ عَنْهُ وَأَسْبَغُوا إِلَى وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ مُهَيَّبٍ
۱۶۸۴ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مَحْمُودٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ
جَعْفَرُ بْنُ عَوْفٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ
عَنْ قَلْبِشٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سے خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے کہا ابو اسود! ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم
دے کر کہہ چکے ہیں (تجانیے! رسول! کون ہے انہوں نے فرمایا تم
نے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دی ہے۔ ابو اسود جنتی ہیں۔ یعنی میں
خود رسول آدمی ہوں۔ ابو اسود، سعید بن زید بن
عمر بن نفیل میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ
حدیث پہلی روایت سے اہم ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ازواج مطہرات کو مخاطب
کر کے) فرمایا تمہارا معاملہ ان باتوں میں سے ہے جو
میرے لیے اپنے بعد کے بارے میں پریشان کن ہے۔
اور تم پر صرف صبر کرنے والے ہی صبر کر سکیں گے۔ راوی
فرماتے ہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا (ابو اسود)
اللہ تعالیٰ تمہارے والد عبدالرحمن بن عوف کو جنت کی
سلسیل سے بلائے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اس قدر پیچایا جو چالیس ہزار
میں فروخت ہوا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ
حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے
امہات المؤمنین کے لیے ایک باغ
کی وصیت فرمائی جو چار لاکھ میں
فروخت ہوا یہ حدیث حسن
غریب ہے۔

مناقب حضرت ابواسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ

آپ کے والد ابوقاص کا نام مالک بن دہیب
حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
(بارگاہ النبی میں) عرض کیا یا اللہ! حضرت سعد

وَسَمِعَ قَالَ اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدِ إِذَا دَعَاكَ
وَقَدْ رَوَى هَذَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ رُسَيْدِ بْنِ
قَبِيصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدِ إِذَا دَعَاكَ -

باب ۵۸۸

۱۶۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ وَابْنُ سَعِيدٍ
الْأَشْجَرُ قَالَا نَا أَبُو سَامَةَ عَنْ مَجَالِدٍ عَنْ عَمْرِو
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَقْبَلَ سَعْدًا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَخِي فَخَبَّرَنِي
إِمْرُؤُكَ خَالَكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا تُحَدِّثُهُ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ وَكَانَ سَعْدًا مِنْ بَنِي
زُهْرَةَ وَكَانَتْ أُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ بَنِي زُهْرَةَ يَذُنُّكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَذَا أَخِي -

باب ۵۸۹

۱۶۸۶ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْقَصَّابِ الْبَرَاءُ
نَاسِطِيَانُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَيَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ سَمِعَا سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ قَالَ عَلِيُّ
مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبَاةً وَأُمَّةً لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقْرَأُ أَحَدًا
إِمْرُؤُكَ الْكَافِي وَابْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخَلَاءُ الْمَحْدُومُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَلَيْهِ رَوَى الْبَاب عَنْ سَعْدٍ
وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَحْيَى
بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ -

۱۶۸۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَافِي عَنْ سَعْدِ
وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ
قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبَوِيهِ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ماموں ہیں کوئی شخص
مجھے (ان جیسے) اپنا ماموں دکھاتے یہ حدیث حسن غریب
ہے ہم اسے صحت بحالہ کی حدیث پہچانتے ہیں۔ حضرت سعد
کا تعلق زہرہ سے تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی والدہ ماجدہ بھی قبیلہ بنی زہرہ سے تھیں اسی
لئے کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ
میرے ماموں ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کے علاوہ کسی کے لئے
اپنے والدین کو جمع نہیں فرمایا غزوہ احد کے دن ان
کے لئے فرمایا اے نوجوانوں! تم پر میرے ماں باپ
قربان ہوں، نہیں بھیج سکتا یہ حدیث حسن ہے۔ اس
باب میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی
روایت ہے۔ متعدد افراد نے یہ حدیث بواسطہ
یحییٰ بن سعید حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ
سے روایت کی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لئے اپنے
والدین کو جمع فرمایا یہ حدیث صحیح ہے
بواسطہ عبد اللہ بن شداد بن ہاد حضرت علی رضی

اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعد کے علاوہ کسی کے لئے اپنے والدین کو جمع فرماتے نہیں سنا جنگ احد کے دن میں نے سنا آپ نے فرمایا اے سعد! میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں نیز بھیجے۔

صحیح مسلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ایک رات بیدار ہے اس موقع پر آپ نے فرمایا کاشش کوئی صالح مرد آج رات میری پاسبانی کرنا ام المؤمنین فرماتی ہیں اسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کیا سعد بن ابی وقاص ہوں آپ نے پوچھا کیسے آئے ہو؟ حضرت سعد نے عرض کیا میرے دل میں آپ کے بارے میں کچھ فکر ہوا تو میں پاسبانی کی خاطر حاضر ہوا ہوں، یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی اور آرام فرما ہو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب حضرت ابوالخوار سعید بن زبید

بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سعید بن زبید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے (۹) آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جلتی ہیں اور اگر وہ سوس آدمی کے بارے میں بھی گواہی دوں تو گناہ گار نہ ہوں گا

رَوَى هَذَا الْخَلِيفَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ
بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۶۸۸ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نَافِعٍ عَنْ سُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُبَيْعٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
أَحَدًا إِلَّا بَدِيرًا إِلَّا لِيُفْعِلَ قَوْلِي سَمِعْتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ
يَقُولُ إِنْ هُوَ سَعْدٌ فَإِنَّ أَبِي دَأَى هَذَا أَحَدًا
صَحِيحٌ

باب ۵

۱۶۸۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُهَيْبِ بْنِ
رَبِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُبَيْعٍ عَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
فَقَالَ
لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَخْدُمُنِي الْمَلِيَّةُ قَالَتْ فَبَيْنَمَا
تُحَنُّ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السَّلَاحِ فَقَالَ
مَنْ هَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَمَّا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ
فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَخْبَرْتُهُ فَدَاعَا لَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَدَّ أَنْ يَكُونَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَنْ قَبِ آتِي الْأَعْوَرِ وَلَا سِمَةَ سَعِيدُ
بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ رَأَيْتُ
اللَّهُ عَنَّهُ

۱۶۹۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ هُشَيْمِ
بْنِ حَظِيْمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ يَسَّافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو
بْنِ نَفِيلٍ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى التَّائِبَةِ أَنْ تَكُونَ

پوچھا گیا وہ کیسے، فرمایا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوہ حرا پر تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرا منظر جا کیونکہ تجھ پر نبی صدیق اور شہید ہی تو ہیں۔ پوچھا گیا وہ کون تھے، حضرت سعد بن فریاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم پوچھا گیا دسواں کون تھا، حضرت سعد بن فریاد ہیں تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
ابو اسلمہ سعید بن زید رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

احمد بن منیع نے ابواسلمہ حجاج بن محمد، شعبہ، حر بن صبیح، عبدالرحمن بن اعنف اور سعید بن زید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

مناقب حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

حضرت عذیر بن یحییٰ بیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عیسائی سردار اور اس کا نائب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے ساتھ اپنا امین بھیجئے۔ آپ نے فرمایا میں منقریب تمہارے ساتھ (ایسا) امین بھیجوں گا جو دو نبی امین ہوگا۔ اس پر لوگوں کے خواہشمند اور حیرت انگیز ہوئے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ کو بھیجا۔ ابواسحاق جب صلہ بن زفر سے یہ حدیث روایت کرتے تو فرماتے ہیں نے یہ روایت صلہ سے ساڑھے سال سے سن رکھی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت ابن عمر اور حضرت انس سے روایت ہے نبی اکرم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوگا اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں محمد بن بشیر بواسطہ سلم بن قتیبہ و ابو داؤد، شعبہ اور ابواسحاق، حضرت عذیر بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

فِي الْجَنَّةِ وَتَوَشَّعَتْ عَلَى النَّعَاشِ كَمَا أَتَى
نَبِيَّكَ وَكَيْفَ قَالَ قَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَدَاءٍ فَقَالَ أَتَيْتُ خِزَانَةَ
قَدَّاسٍ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ
فَقِيلَ وَمَنْ هُوَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هُوَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ
وَالْزُبَيْرُ وَسَعْدُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
فَقِيلَ فَمَنْ النَّعَاشِ قَالَ أَنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَتَدَارَوْي مِنْ نَبِيِّ هَهُوَ قُلْ سَيِّدُ الْبَرِّ
زَيْدٌ هِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ فَأَخْبَارُ
بْنُ مُعَاوِيَةَ شَيْءٌ شَعْبَةَ عَنِ الْكُتَيْبِ بْنِ الْقَيْسِ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ سَيْدِ بْنِ
زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْوَةً
بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

مناقب ابی عبیدہ بن عامر
بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَكَفَيْمُ
نَاسِطِيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُدَّةَ بْنِ مُرَادٍ
عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ النَّعَاشِ وَ
السَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِبْعَثْ مَعَنَا أَمِيْنَكَ قَالَ فَإِنِّي سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ
أَمِيْنًا حَقَّ أَمِيْنٍ فَأَشْرَفَتْ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ
أَبَا عَبِيدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُدَّةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ
بِئْتَيْنِ سَنَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى
عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَنَاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَكُنْ أَمَةً أَمِيْنٌ وَأَمِيْنٌ هَذِهِ
الْأَمَةُ أَمُّ عَبِيدَةَ بَنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

راہام ترغی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں مسلم بن زفر
سوسے لاکھ (یعنی نہایت عمدہ راوی ہیں)

حضرت عبداللہ بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں
میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا نبی اکرم کے نزدیک کون محال زیادہ محبوب
تھے ام المومنین نے فرمایا حضرت ابو بکر میں نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا
حضرت عمر پوچھا پھر کون؟ ام المومنین نے فرمایا حضرت
ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ حضرت فرماتے ہیں میں نے
پوچھا پھر کون زیادہ محبوب تھا اس پر حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر کیا ہی اچھے آدمی
ہیں۔ عمر کیا ہی اچھے انسان ہیں اور حضرت ابو عبیدہ بن
جراح کیا ہی اچھے آدمی ہیں (رضی اللہ عنہم) یہ حدیث
حسن ہے ہم اسے حدیث سبیل رضی اللہ عنہ سے
پہچانتے ہیں۔

مناقب حضرت ابو الفضل عباس بن

عبدالطلب رضی اللہ عنہ۔

عبدالطلب بن ریحہ بن حارث سے روایت ہے کہ
حضرت عباس بن عبدالطلب رضی اللہ عنہ حالت غصہ میں
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں
اس وقت آپ کے پاس موجود تھا حضور اکرم نے پوچھا آپ کو
غصہ کیوں آیا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس ہیں
قریش کی علیل حالت ہے جب باہم ملے ہیں تو خوشی خوشی ملے ہیں لیکن
جب ہم سے ملاقات کرتے ہیں تو حالت ہی غمیر ہوتی ہے۔ راوی
فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ چہرہ انور
سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری
جان ہے کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہ

ہے بشار بن ماسکون بن قتیبة ما بودا ود عن
شعبہ عن ابي (سبحانی قال قال خدا بقیت قلت
صید بن زکدین ذهب۔

۱۶۹۳۔ حکایتنا احمد الدوری نا اسیمیل
بن ابدانیمو عن الجریزی عن عبد اللہ بن
شعیب قال قلت یعا نشہ ائی اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان احب الیہ قالت
ابوبکر قلت ثم من قالت ثم عمر قلت ثم
من قالت ثم ابو عبیدہ بن الجراح قلت ثم
من نسکت۔

۱۶۹۴۔ حکایتنا قتیبة نا عبد العزیز بن
محمد عن سہیل بن ابي صالح عن ابي عن
ابی ہدیرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نعم الرجل ابوبکر نعم الرجل عمر
فعم الرجل ابو عبیدہ بن الجراح هذا حدیث
حسن (لما تحریفہ من حدیث سہیل۔

مناقب ابی الفضل عبد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وسمو العباس بن
بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ۔

۱۶۹۵۔ حکایتنا قتیبة نا ابو عوفہ عن
یہیہ بن ابي زید عن عبد اللہ بن الحارث
قال ثنی عبد المطلب بن ربیعہ بن الحارث
بن عبد المطلب ان انعباس بن عبد المطلب
دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مغضباً وانا عنده فقال ما اغضبك قال
یا رسول اللہ ما لنا ولقد رشی اذا تلاقدا بیتہم
تلاقدا یوجوہ مبشیرة وراذا تفرنا تقرنا بخیبر
ذلیک قال فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حتی احمر وجهہ ثم قال واکذابی

نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدُ خَلِّ قَلْبَ رَجُلٍ إِلَّا يَمَانُ حَتَّى
يُجَنِّتَهُ مِنْهُ وَلَيْسَ سَوْلُهُ مَغْفَرًا لَهَا النَّاسُ مَنْ
أَذَى عَنِّي فَقَدْ أَذَى قَدْ لَمَّا عَمَّا الرَّجُلِ وَنُزَائِيهِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

باب ۹۱

۱۶۹۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقَانِيُّ
ثَابِتُ بْنُ عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي الدُّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْعَبَّاسُ عَمْرٍاءُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَّ عَمَّا الرَّجُلِ وَنُزَائِيهِ آمِنٌ وَنُزَائِيهِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَيْرُ نَبِيٍّ لَا تَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ
أَبِي الدُّنَادِ وَالْأَمِينُ هَذَا النَّوَجُ -

باب ۹۲

۱۶۹۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقَانِيُّ
ثَابِتُ بْنُ جَوْرِيْنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ
يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِودِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ
عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَعْمَرُ فِي الْعَبَّاسِ أَنَّ عَمَّا الرَّجُلِ وَنُزَائِيهِ
كَانَ عَمْرٍاءَ فِي مَدَنَاتِهِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ -

۱۶۹۸- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ الْجَوْهَرِيُّ
ثَابِتُ بْنُ عَمْرٍاءَ عَنْ عَمْرِودِ بْنِ مُرَّةَ
عَنْ مَكْرُومٍ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسِ بْنِ إِيحَا
كَانَ عَمْرٍاءَ الْإِمَامِينَ فَابْتَغِيْ أَنْتَ وَذَكَرَكَ
حَتَّى أَدْعُوَ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكُمُ اللَّهُ بِهَا وَذَكَرَكَ
فَعَمْرٍاءَ دَنَا مَعَهُ فَابْتَغِيْ كَسَاءَ شَعْرٍ قَالَ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبَّاسِ بْنِ وَدَّاهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً
وَبَاطِنَةً لَا تَخْذِرُ دُنْيَا اللَّهِ فَمَّا أَحْفَظْ لِي وَكَدَاهِ

ہوگا جب تک وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کی خاطر سے محبت نہ کرے۔ پھر فرمایا اسے لوگو! جس نے
میرے چچا کو اذیت پہنچائی، اس نے مجھے تکلیف دی، یہ شک
آؤں! چچا، باپ کی مثل ہوتا ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عباس
رضی اللہ عنہ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
چچا ہیں، اور آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔ یہ
حدیث حسن عریب ہے۔ حدیث ابو الزناد سے ہم
اسے عریب کی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا
آؤں! چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے ان سے ان کی زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا تھا،
یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب پیر
کی صبح ہو تو خود بھی میرے پاس آنا اور اپنے صاحبزادوں کو
بھی لانا تاکہ میں ایسی دعا مانگوں جو آپ کے لئے اور آپ
کی اولاد کے لئے نفع بخش ہو۔ حضرت عباس ہمیں لے کر
پیر کی صبح حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں
ایک چادر اڈھاکہ کر دعا مانگی یا اللہ! حضرت عباس اور
ان کی اولاد کی ظاہری و باطنی مغفرت فرما۔ جو ایک
گناہ بھی نہ چھوڑے یا اللہ! تو ان کی اولاد میں معزز

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا تُعَدُّهُ إِلَّا مِنْ هَذَا النَّوْجِ۔

مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَاعَبُنا اللَّهُ بِتِ جَعْفَرِ بْنِ النَّعْلَانِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا تُعَدُّهُ إِلَّا مِنْ هَذَا النَّوْجِ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ جَعْفَرُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَهَذَا يَدْعُو عَنِ ابْنِ الْمَدِينِيِّ فِي الْبَابِ عَنِ أَبِي عُبَيْسٍ۔

۱۴۰۰۔ احَدًا ثَمَّ مُحَمَّدًا بْنُ بَشَّارٍ نَاعَبُنا اللَّهُ بِتِ الشَّعْبِيِّ نَاعَبُنا اللَّهُ الْخَالِدُ الْحَدَّادُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا احْتَدَى الْفِتْيَانُ وَلَا الْفُتَحُ وَلَا لَارِكِبُ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُورَ بَعْدَ مَا سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُئِلَ أَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَجُوزُ غَرِيبٌ۔

۱۴۰۱۔ احَدًا ثَمَّ مُحَمَّدًا بْنُ زَيْدٍ نَاعَبُنا اللَّهُ بِتِ بْنِ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي رَسْحَاقَ عَنْ الْأَبْرَارِ بْنِ هَانِئٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَجْعَلَنَّ أَبِي طَالِبٍ أَشْهَبَ خَلْقِي وَخَلْقِي فِي الْغَدَايَةِ قِصَّةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَجُوزُ۔

۱۴۰۲۔ احَدًا ثَمَّ أَبُو سَيْبَةَ الْأَشْجَرُ نَاعَبُنا اللَّهُ بِتِ ابْنِ إِسْرَائِيلَ الْيَمَنِيِّ نَاعَبُنا اللَّهُ بِتِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَسْأَلَ الرَّجُلَ

کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اس طریق سے پہچانتے ہیں۔

مناقب حضرت جعفر بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو جنت میں فرشتوں کے ہمراہ اڑتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث ابو ہریرہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد اللہ بن جعفر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابی بن معین وغیرہ نے عبد اللہ بن جعفر کو ضعیف کہا ہے۔ یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت جعفر سے بہتر نہ کسی نے جو نبیاں پہنچیں، نہ اونٹنی پر سوار ہوا اور نہ ہی گھوڑے کی زین پر سوار ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم صورت و سیرت میں میرے مشابہ ہو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں باوجود زیادہ علم رکھنے کے صحابہ کرام سے قرآنی آیات کے بارے میں صرف اس لئے پوچھا کرتا تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں۔ میں جب حضرت جعفر بن

وَمِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِيَّاتِ
وَمِنْ الْقَدَرِ أَنَا أَعْلَى رِقَابِهِ مَا سَأَلْتُ إِلَّا لِيُطَاعَنِي
شَيْئًا فَكُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ جَعَلْتُ مِنْ آيِ طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِي
حَتَّى يَهْدِيَنِي إِلَى مَنْزِلَتٍ قَبْلُكَ لِأَمْرٍ بِهَا بَيِّنَاتٌ
أَسْمَاءُ طَوِيلَاتٍ فَذَلِكَ طَعْنُكَ أَجَابَتْنِي وَكَانَ جَعْفَرُ
بِحُجَّتِ الْمَسْكِينِ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ يَخْرُوجُ وَيُحَدِّثُهُمْ
وَيُجَبِّقُ ثَوْبَهُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَكْتُمُ بَيْنَهُمَا بَابِي الْمَسْكِينِ مِنْ هَذَا حَدِيثُ
عَدِيْبٍ وَابْنِ سَعَادٍ أَخْبَرُونِي هُوَ ابْنُ هَبِيبٍ
الْفَضْلِيُّ السَّوْدِيُّ وَقَدْ تَكَلَّفَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ
الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

مَنْاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
بْنِ آيِ طَالِبٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ
آيِ طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ
أَخْبَرَنِي عَنْ سُفْيَانَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ
أَبْنِ أَبِي نَعْبٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا
شَبَابِ أَهْلِ الْبَيْتِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَرْقَانٍ
نَا جَدِيدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ هَذَا حَدِيثُ
عَدِيْبٍ وَابْنِ أَبِي نَعْبٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
نَعْبٍ الْكُوفِيُّ.

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَرْقَانٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
حَبِيبٍ قَالَ نَا هَالِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا مَرْثُومُ بْنُ يَحْيَى
أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
الْمُهَاجِرِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ أَبِي سَهْبٍ
الْمَدَنِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ طَرَفُ بْنُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّيْتُ فِي بَعْضِ

ابن طالب سے پوچھنا تو وہ جواب نہ دیتے یہاں
تک کہ مجھے اپنے گھر لے جاتے اور اپنی زوجہ
سے فرماتے اسے اسما! ہمیں کھانا کھلاؤ جب وہ
ہمیں کھانا کھلا کر فارغ ہوئیں۔ تو حضرت جعفر مجھے
جواب دیتے۔ حضرت جعفر سائیں سے محبت رکھتے
ان کے ساتھ بیٹھتے اور ان سے گفتگو کرتے، نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ابو المساکین کی کنیت سے
پکارتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے، ابو مخزومی سے
ابو ابراہیم بن فضل مدنی مراد ہیں، بعض محدثین نے
ان کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

مناقب حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت حسن اور
حضرت حسین رضی اللہ عنہما جلتی لہما القلوب کے سردار ہیں
سفیان بن عیینہ نے بواسطہ جریر اور ابن فضیل یزید سے
اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث صحیح حسن
ہے۔ ابن ابی نعیم سے مراد عبد الرحمن بن ابی نعیم
بکلی کوفی ہیں

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں میں ایک بات کسی کام کے لئے نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضور باہر تشریف
لائے آپ کے پاس کچھ پٹا ہوا تھا مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ
وہ کیا چیز ہے۔ میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو پڑ چھا
آپ نے کیا چیز لپیٹ رکھی ہے۔ آپ نے کپڑا ہٹایا تو
دیکھا کہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں آپ کی

راہوں پر ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ یا اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ اور انہیں بھی جو ان سے محبت رکھیں۔ یہ حدیث حسن عزیز ہے۔

الْحَاجَّةُ خَدِجَةُ ۱ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَرِكٌ عَلَى نَحْوِ لَا أُدْرِي مَا هَذَا فَلَمَّا فَدَعْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَرِكٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَلَاذَ احْسَنَ دَحْيَيْنَ عَلَى وَلَدَيْهِ فَقَالَ هَذَا ابْنُ ابْنَيْ وَابْنِ ابْنِي اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَاجِبْهُمَا وَاجِبَ مَنْ يُحِبُّهُمَا هَذَا أَحَادِيثٌ حَسَنٌ عَزِيزٌ

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ مَكْدَمٍ الْبَصْرِيُّ الْقَعْبِيُّ نَاقَهُ بْنُ جَدِيدٍ بْنِ حَارِثٍ مَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُجْرَانَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَدَايِ سَأَلَ ابْنَ عَمْرٍو عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ يُصِيبُ السَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو أَنْظِرْنَا إِلَى هَذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِئْسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رِجَاؤُنِي مِنَ الدُّنْيَا هَذَا أَحَادِيثٌ مَبْنُوعَةٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ وَقَدْ رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذَا ابْنِ أَبِي نُجْرَانَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُجْرَانَ

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَيْبٍ الْأَشْجَرِيُّ نَاقَهُ الْأَحْمَرِيُّ رَوَيْنَ قَالَ سَأَلْتُ شُعْبَةَ سَأَلَنِي قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبِي فَقُلْتُ مَا يَبْكِيكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبَى فِي الْمَنَازِلِ عَلَى مَا يَسِيهِ دَرَجَتِهِ الْأَنْزَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأَلَّ شَهْدَاتٍ قَتَلَ الْحَسَنَ أَيْضًا هَذَا أَحَادِيثٌ عَزِيزٌ

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَيْبٍ الْأَشْجَرِيُّ نَاقَهُ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ يُونُسَ عَنْ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبدالرحمن بن ابی نعم سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے فرمایا کہ اس کی طرف دیکھو پھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے (نواسے) کو شہید کیا۔ اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما میرے دنیا کے بھول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے شعبہ نے اسے محمد بن ابی یعقوب سے روایت کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابن ابی نعم سے عبدالرحمن بن ابی نعم بجلی مراد ہیں۔

حضرت علی سے روایت ہے فرماتی ہیں میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ رومہ کی عین میں نے پوچھا آپ کیوں رومہ کی ہیں۔ انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ کی دائرہ مبارک اور سر اور گرد آلود کفن میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا میں ابھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک ہوا ہوں۔ یہ حدیث عزیز ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا گیا اہل بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا حسن

اور حسینؑ بہ حضرت علیؑ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ پھر آپ ان کو سونگھئے اور اپنے ساتھ چھڑاتے یہ حدیث حضرت انسؓ کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبرہم تشریف لے گئے اور فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں دو جماعتوں کے درمیان صلح کر لے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ راوی فرماتے ہیں، بیٹے سے مراد امام حسن رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمایا ہے کہ
انتہی میں حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما تشریف لائے
انہوں نے لال رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور وہ
گرتے پڑتے آ رہے تھے۔ یہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے
نیچے تشریف لائے اور دونوں کو اٹھایا اور سامنے بٹھالیا
پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اخوانا امواتکم واولادکم
فقتلہ" (بے شک تمہارے مال اور اولاد آزمائش ہے)
میں نے ان بچوں کو دیکھا کہ وہ گرتے پڑتے آ رہے ہیں تو میں
ممبر نہ کر سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر ان کو
اٹھایا۔ یہ حدیث عجیب ہے ہم اسے حسین بن واقد
کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت بھٹی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین رضی اللہ عنہ
مجھ سے ہیں اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ أَهْلَ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْنَ قَالَ
الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنَ دَكَانَ يَقُولُ يَفَاطِحَةَ أَدْعِي
لِي ابْنِي فَيُسْتَمَرُّهُمَا وَيُسْتَمَرُّهُمَا إِلَيْهِ هَذَا أَحَدُ بَيْتِ
غُرَيْبٍ مِنْ حَوَائِثِ الْأَنْبِيَاءِ -

پایان

١٤٠٨. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَلْقَيْتُ هَذَا مِنْ
 عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْبَرِ
 فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هَذَا اسْتَبَدَّ يُعْبِدُ اللَّهَ عَلَى بَدَنِهِ
 بَيْنَ يَدَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يُحْكِمُ قَالَ يَعْني
 الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ -

یا فاف

٩٠٤- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُدَيْثٍ نَا عَلِيُّ
 بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِلٍ ثَنِي أَبِي ثَعْنَى عَنْهُ اللَّهُ
 عَنْ بَرِيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بَرِيْدَةَ يَقُولُ كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا
 إِذَا جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَبِيصَانِ
 أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتَرَانِ فَذَكَرَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْبُخْبَرِ خَطَمَهُمَا
 وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَصَدَّكَ اللَّهُ
 إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فَتَنَةٌ نَظَرْتُ إِلَى
 هَذَيْنِ الْقَبِيصَيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتَرَانِ فَكَمْ
 أَصْبَرْتُ حَتَّى قَطَعْتُ حَلَاثَتِي وَرَفَعَهُمَا هَذَا
 حَلَاثَتٌ حَسَنٌ عَرِيبٌ إِنَّمَا فُصِّلَتْهُ مِنْ حَدِيثِ
 الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِلٍ

٤١٠. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَدْفَةَ نَا إِسْمَاعِيلَ
ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَانَ بْنِ حُثَيْبٍ
عَنْ سَيْبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَعْنَى بْنِ مَتَّةَ قَالَ قَالَ

١٤٥. هَكَذَا تَابَ وَابْنُ بَنِي عَبَّاسٍ الْأَمْنِيُّ تَابَ
 ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ بَنِي الْأَعْمَشِ عَنْ عَمَّاةٍ أَنَّهُمَا عَلَيْهِمَا
 قَالَ لَمَّا جِيءَ بِبَنِي عَبَّاسٍ ابْنُ بَنِي زَيْيَادٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ
 فَضِدَّتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّجَّةِ فَانْتَهَيْتْ إِلَيْهِمَا فَعَمِي
 وَهُوَ يَقُولُونَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَلَمَّا دَخَلَتْ
 قَدْ جَاءَتْ تَخْلُلُ الدُّرُسَ حَتَّى دَخَلَتْ فِي وَسْطِهَا
 عَبَّاسُ ابْنِ زَيْيَادٍ فَسَكَنَتْ هُنَاكَ ثُمَّ خَرَجَتْ
 قَدْ هَبَّتْ حَتَّى تَخِيَّبَتْ ثُمَّ تَوَلَّى قَدْ جَاءَتْ
 قَدْ جَاءَتْ فَعَمَلَتْ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا
 هَذَا أَحَدُ بَنِي حَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۵۹۵

١٤١٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
وَرُمَيْقَانُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّ الْأَنْبَاءَ مُحَمَّدَ بْنَ يُوسُفَ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ
الْمُذَهَلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ حَبِيشٍ عَنْ
حَدَافَةَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ هَذَا لَكَ تَعْنِي
يَا نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا لِي بِهِ
عَمَهُمْ مِنْكَ كَذَا وَكَذَا أَنْتَ وَمَتَى فَقُلْتُ
لَهَا دَعِينِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَصْلَحَ مَعَهُ الْمُغْرِبَ وَاسْأَلَهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي
وَلِكِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصَدَّقْتُهُ مَعَهُ الْمُغْرِبَ فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى الْإِشَاءَ
ثُمَّ انْقَلَبَ فَتَبِعْتُهُ فَمِمَّا سَمِعْتُ فَقَالَ مَنْ هَذَا
حَدَافَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللَّهُ
لَكَ وَلِأُمَّتِكَ هَذَا مِنْكَ ثُمَّ نَزَلَ الْأَرْضَ مِنْ قَطْرٍ
قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسْأَلَ
عَلَى وَيُبَشِّرَ فِي بَيْتَانِ فَأُطِيعَ سَيِّدَةً بِسَائِرِ أَهْلِ الْخَنَةِ
فَإِنَّ الْخَمْسَ وَالْخَمْسِينَ سَيِّدَةً بِسَائِرِ أَهْلِ الْخَنَةِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا النَّوْجِ

عمار وہی عقیقہ کے رولہ سے جب مہینہ اٹھ
 ابن تریا واداس کے ساتھیوں کے سر لاکر مسجد کے
 صحن میں ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر رکھے گئے۔
 تو ان کے پاس گیا لوگ کہہ رہے تھے آگیا آگیا۔
 اچانک دیکھا کہ ایک سانپ آیا وہ ان سروں کے
 درمیان سے نکلتا ہوا ابن تریا کے تحتوں میں داخل
 ہو گیا۔ نفوذی دیر ٹھہر کر چلا گیا یہاں تک کہ غائب
 ہو گیا۔ لوگوں نے پھر کہا آگیا آگیا، دو یا تین مرتبہ
 اس نے اس طرح کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے
میری والدہ نے مجھ سے پوچھا تم نے کب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے ملاقات کی۔ میں نے کہا اتنی مدت سے میں حضورؐ سے
نہیں مل سکا۔ یہ مستکبر و رنجیدہ ہوئیں۔ تو میں نے عرض کیا
مجھے اجازت دیجئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
مغرب کی نماز پڑھوں اور تمہارے اور اپنے لئے
دعائے مغفرت کراؤں، پس میں حضورؐ کی خدمت میں
حاضر ہوا آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی یہاں تک
کہ آپ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر چل پڑے میں بھی آپ
کے پیچھے ہو گیا میری آہٹ شکوہ فرمایا کون ہے باطلیہ
ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تجھے کیا کام ہے،
اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری ماں کو بخش دے یہ ایک فرشتہ ہے جو آج
رات سے پہلے کسی نہیں اترا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی
کہ مجھے سلام کرنے اور یہ خوشخبری دینے حاضر ہوا کہ حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور امام حسن و حسین رضی
اللہ عنہما جنتی نورجواؤں کے سردار ہیں، یہ حدیث
اس طریق سے عزیز ہے ہم اسے صرف
اسرائیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

لَا تُعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ حَيْثُ بَيْنَ اسْمَيْهِ.

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ قَتِيلِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْأَعْرَابِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ حَسَنًا وَحَسِينًا فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَجِبْتُهُمَا فَأَجِبْتُهُمَا هَذَا أَحَدُ بَيْتِ حَسَنٍ وَهَذَا

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ الْأَعْرَابِيِّ نَا بَعْثَهُ عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ وَهَابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَاتِقِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَغْوِي الْمَرْكَبَ رَكِبْتَ يَا عَلِيٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَجَّى الْتَوَكُّبَ هُوَ هَذَا أَحَدُ بَيْتِ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ لَا تُعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَنَمَعَتْهُ بَيْنَ صَالِحِ بْنِ سَعْدٍ وَصَالِحِ بْنِ سَعْدٍ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حَفْظِهِ.

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْرَابِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَضْمَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَجِبْتُهُ فَأَجِبْتُهُ هَذَا أَحَدُ بَيْتِ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ.

مَنَاقِبُ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ قَتِيلِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْأَعْرَابِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَجَّى الْتَوَكُّبَ هُوَ هَذَا أَحَدُ بَيْتِ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ لَا تُعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَنَمَعَتْهُ بَيْنَ صَالِحِ بْنِ سَعْدٍ وَصَالِحِ بْنِ سَعْدٍ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حَفْظِهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین کریم رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا یا اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے ایک شخص نے کہا اے لڑکے! تو کتنی اچھی سواری پر سوار ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواری بھی تو کیا ہی اچھا ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں زمرہ بن صراح کو بعض علماء نے حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کندھے پر اٹھائے یہ دعا مانگ رہے تھے یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب اہل بیت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجرہ الوداع کے موقع پر عرفة کے دن اپنی اونٹنی قصور پر چلنے دیتے ہوئے دیکھا میں نے سنا آپ نے فرمایا اے لوگو! میں نے تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑی کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے اللہ کی کتاب

بِهِمْ كُنْ تَضَلُّوا كِتَابَ اللَّهِ وَغَرَّقِي أَهْلَ بَيْتِي وَ
فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ
أَرْقَمٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْمَاءٍ هَذَا أَحَدَايُثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْأَوَّجِ وَلَيْسَ بِمَنْ أَحْسَنَ قَدًّا
رَوَى عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُهُمَا مِنْ
أَهْلِ الْوَعْرِ.

١٤٢١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
 سُلَيْمَانُ الْأَصْبَهَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
 قَطَاةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَذَلَّتْ هَذِهِ الْأَيَّةُ عَلَى
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَّ يَدُ اللَّهِ
 لِيَدُ هَبْ عَنْكَ الرَّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَبِهِمْ قَرْنُكُمْ
 فَطَهَّرْنَا فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَذَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهْتَدَى حَسَنًا وَحُسَيْنٌ فَجَلَّاهُمَا
 بِكِبَارِهِ وَعَلَى خَلْفٍ فَلَهُمْ فِعْلُهُمْ بِكِبَارِهِمْ
 قَالَ اللَّهُمَّ هَذَا أَهْلُ بَيْتِي فَارْزُقْهُمْ
 الرَّحْمَةَ وَارْزُقْهُمْ طَهَارَةً قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَ
 أَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْتِ عَلَى مَكَائِلِكِ
 وَأَنْتِ إِلَى خَيْرٍ وَفِي الْمَأْبُوبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْقِلِ
 بْنِ يَسَادٍ وَآبِي الْحَمْدَاءِ وَأَشْبِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا
 حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا النَّحْوِ -

١٤٢٢. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَدْنِ وَالْكَوْفِيُّ تَا
مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي شَارِبٍ
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي تَارِكُ فَيُكْرَمُ مَا لَنْ تَسْكُنَهُ
بِمَنْ لَنْ تَقْبَلُوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخِرِ
كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مُسَدَّدٌ وَمِنْ أَسْمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ
وَعِثْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَنْفَرَقَا حَتَّى يَرُدَّ عَلَيَّ

اور میرے گھر والے "اہل بیت" اس باب میں حضرت ابو ذرؓ، ابو سعیدؓ، زید بن ارقمؓ اور عبداللہ بن اسیدؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث انسؓ طریق سے غریب حسن ہے زید بن حسن کے سعید بن سلیمان اور کئی دوسرے اہل علم نے روایت کیا ہے۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ پر درود آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت ہے کہ آیت کریمہ
”خُذِ الزُّبْرَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ“ اہل البیت و بطہم کرم تطہیر
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ودعت کردہ ہیں، انزل
ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ائمہ حضرت
حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر چادر اور ردا علی حضرت
علی مرتضیٰ کریم اللہ وجہہ آپ کے پیچھے تھے۔ انہیں
بھی چادر اور ردا ملے، پھر دعا مانگی یا اللہ ایہ میرے
اہل بیت ہیں ان سے گندگی دور رکھ اور انہیں خوب
پاک و صاف بنا دے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے
عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟
آپ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر ہو اور خیر کی جانب ہو،
اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بنی ہاشم اور
انہیں بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
بر مدنیہ اس طریق کے طریق ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں ایسی دو
چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھامے
دکھاؤ میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ان میں سے ایک
دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے
زمین تک علی ہوئی۔ دوسری ہے اور میری عزت یعنی
اہل بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ
دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گی۔ پس دیکھو کہ تم

اَلْحَوْصَ فَاَنْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُوْنَ فِيْهِمَا هَذِهِ اَحَدِيْثٌ
حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ ابِي عَمْرٍو سَمِعَ ابْنَ
كَثِيْرٍ النَّدَّاءَ عَنْ ابِي زُرَّيْجٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ
قَالَ قَالَ مَتَّى بْنُ ابِي طَالِبٍ قَالَ اَتَيْتُ مَتَّى ابْنَ
عَلِيٍّ وَاسْتَوْرَانِ كُلَّ يَتِيٍّ اَعْطَى سَبْعَةَ نَجَبَاءَ
رَفَقَاءَ اَدَقَالَ رَفَقَاءَ اَعْطَيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ
قُلْنَا مَنْ هُوَ قَالَ اَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرُ وَحَمْرَةَ وَ
ابْنُ بَكْرٍ وَعُمَرُو مَصْعَبُ بْنُ عَمِيْرٍ وَبِلَالٌ وَ
سَلْمَانَ وَغَمَّارٌ وَابْنُ قَدَادٍ وَحَدَّيْفَةُ وَغَبْدَةُ اللّٰهُ
ابْنُ مَسْعُوْدٍ هَذِهِ اَحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
وَقَدْ رَوَى هَذَا الْاَحَدِيْثُ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفًا۔

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبُو دَاوُدَ سَمِعَ ابْنَ الْأَشْعَثِ
نَا يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ نَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلْمَانَ التَّوْقَلِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَجْبُرُوا اللّٰهَ لِمَا يَخْذُ وَكُفِّرْ مِنْ نِعَمِهِ وَ
اَجْبُرُوْنِيْ بِحُبِّ اللّٰهِ وَاجْتَبُوا اَهْلَ بَيْتِيْ بِحُبِّيْ
هَذَا اَحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ۔

مَنْ اَقْبَلَ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَيْدِ
بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ كَعْبٍ وَابْنِ
عَبِيْكَاهُ بْنِ الْجَدَّاحِ

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنَا سَمْعَانُ بْنُ زَكِيَّةٍ نَا حَبِيْبُ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ دَاوُدَ اَنْعَازٍ عَنْ مَعْمَرٍ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَسْبَاطِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِمَتْنِيْ
اَبُو بَكْرٍ وَاسْمَاءُ هَمْرِيْ اَمْرُ اللّٰهِ عَمْرُوْا وَاصْنَادُ قَهْرٍ

میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بی کو سات
نجیب درہن یا فرمایا رقیب عطا کئے گئے اور مجھے
پچودہ دیئے گئے، مسیب بن نجیب فرماتے ہیں ہم نے
عرض کیا وہ کون ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں،
میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن
عمیر، بلال، سلمان، غمار، مقداد، حذیفہ اور عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث اس طریق
سے غریب ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
موقوف ٹا بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کہ وہ تمہیں نعمتوں سے
غذا عطا فرماتا ہے پھر سے اللہ تعالیٰ کی خاطر
محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میرے سبب
محبت کرو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف
اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مناقب حضرت معاذ بن جبل، زید بن ثابت،
ابی بن کعب اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری
امت پر سب سے زیادہ مہربان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
ہیں، احکام الہی میں سب سے زیادہ سمجھتے حضرت عمر رضی
اللہ عنہ، شرم و حیا میں سب سے زیادہ سچے حضرت

عثمان بن عفان، سلام کو حرام کو سب سے زیادہ جانتے والے
معاذ بن جبل، علم و فرائض کے سب سے زیادہ عالم زید بن
ثابت اللہ سے اس کے قاری حضرت ابی بن کعب ہیں
رضی اللہ عنہم ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اولی امت کے امین
حضرت ابوعبیدہ بن جراح ہیں یہ حدیث غریب ہے حضرت قتادہ کی
روایت سے اہل کے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں، ابو لہب نے بواسطہ
حضرت انس بن مالک سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی
اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں تم یکن
الذین کفروا پڑھ کر سناؤں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
نے پوچھا حضور اللہ تعالیٰ نے میرا نام ایسا ہے آپ نے فرمایا
ہاں حضرت ابی بن کعب نے یہ سن کر رو پڑے۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں چار
صحابہ کرام نے قرآن پاک جمع کیا یہ چاروں انصاری تھے
حضرت ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور
ابو زید رضی اللہ عنہم راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت انس
بن مالک سے پوچھا کون سے ابوزید انہوں نے فرمایا
میرے ایک چچا ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا حضرت ابوبکر، عمر، ابوعبیدہ بن جراح
اسید بن حضیر، ثابت بن قیس بن شماس،
معاذ بن جبل اور معاذ بن عمرو بن جموح (یہ
سب) کیا ہی اچھے انسان ہیں۔ یہ حدیث
حسن ہے ہم اسے حدیث سہیل سے

حَبِيبُ عُمَانَ بْنِ عَفَانَ وَأَعْلَمُهُمْ بِمَا يُحَلَّلُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَفْضَلُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ
أَفْضَلُهُمْ ابْنُ كَعْبٍ وَبِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ هَذَا
الْقُرْآنُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَدَّاحِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثٍ مُتَّاعٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
مُقَدَّرًا أَبُو قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّرِ بْنِ خَالِدٍ الْأَحْزَابِيُّ عَنْ
أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبِي بَنْ كَعْبٍ أَنَّ
اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ تَوْرِيكَ الْكَذِبِينَ
كُفْرًا وَقَالَ وَسَمِعَنِي قَالَ نَعَمْ فَبَكَى هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ
سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ جُمِعَ الْقُرْآنُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةً كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أَبِي بَنْ كَعْبٍ
وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ قَالَ
خَلَّتْ لَأَنَسٍ مِنْ أَبِيزَيْدٍ قَالَ أَحَدًا مَعْمُومَتِي هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي هَارِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَعَمْ الدَّجَلُ أَبُو بَكْرٍ نَعَمْ الدَّجَلُ عُمَرُ
نَعَمْ الدَّجَلُ أَبُو حَبِيبَةَ بْنُ الْجَدَّاحِ نَعَمْ الدَّجَلُ
أَسِيدُ بْنُ حُضَيْرٍ نَعَمْ الدَّجَلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ
بْنِ شَمَّاسٍ نَعَمْ الدَّجَلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نَعَمْ الدَّجَلُ

جانتے ہیں۔

مَعَاذُ بَنٍ عَمْرٍو بْنِ الْحَمْدِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سَهِيلٍ۔

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ
سَمِعْتُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ
حَدَّثَ يَعْقَبُ بْنُ إِيْمَانَ قَالَ جَاءَنَا الْعَاقِبُ وَالْمَسِيئَةُ
إِلَى الْمَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا بَدَثَ مَعَنَا
أَمِينُكَ قَالَ هَلْ فِي سَابِغَتِ مَحْكُومٍ أَمِينًا حَقٌّ
أَمِينٌ فَاشْرَكَ لَهَا النَّاسُ فَمَعَتْ أَبَا عُبَيْدَةَ
قَالَ وَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ
عَنْ وَصَلَةٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ سَيِّدِي سَنَةَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ يَكْفِيهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَمْرٍو أَنَسِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِيَكُنْ
أَقْرَبُ أَمِينٍ دَأْمِيَّتِ هَلْوَةِ الْأَمِينِ أَبُو عُبَيْدَةَ
بْنُ الْحَمْدِ

مَنَاقِبُ سَلَمَانَ الْفَارِسِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ
عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الدَّيْلَمِيِّ
عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَقِي
إِلَى ثَلَاثَةِ عَمَلٍ وَعَمَلُ سَلَمَانَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ

بْنِ صَالِحٍ۔
مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكَفَيْتُكَ
أَبُو الْيَقْظَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَارِثِ
بْنِ هَارِثٍ عَنْ عَمِّي قَالَ جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَأْذِنُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَدْعُو لَنَا

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے ایک
جیسائی سردار اور اس کا نائب، نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور عرض کیا ہمارے ساتھ اپنا امین بھیجئے۔ آپ نے فرمایا عنقریب
میں تمہارے پاس ایسا امین بھیجوں گا جو واقعی امین ہے لوگ کی
طمع و حرص کرنے لگے پھر آپ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا
لاؤی کہتے ہیں ابوالحسن صلہ بن زفر سے یہ حدیث بیان کرتے
وقت فرماتے ہیں نے اس سے یہ حدیث ساٹھ سال سے سن
رکھی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عمر فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر امت
کا ایک امین ہونا ہے اور اس امت کے امین حضرت
ابو عبیدہ ہی جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

مناقب حضرت سلمان فارسی
رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تین
 آدمیوں کی مشبقات ہے، حضرت علی، حضرت عمار
اور سلمان رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن
عزیب ہے۔ ہم اسے صرف حسن بن صالح
کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

مناقب حضرت ابو یقظان عمار
بن یاسر رضی اللہ عنہ

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تشریف لائے
اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اللہ رکھنے کی)
اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا انہیں اجازت دو۔

مَدْحًا يَا لَطِيبُ الْمُطِيبِ هَذَا أَحَدُ يَثَ حَسَنٌ
صَلَّى

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ
ثَنَا عَمِيْنَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سَيَّاحٍ عَنْ
جَبْرِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
خَيْرُ عَمَلٍ رُبِّينَ أَمْرَيْنِ الْإِسْخَارُ أَمْرٌ مَثَلُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا تُعَدُّهُ إِلَّا مِنْ هَذَا النَّوْجِ
مِنْ حَدِيثِ عَمِيْنَةَ الْعَزِيزِ بْنِ سَيَّاحٍ وَهُوَ شَيْخٌ
مُوثِقٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ النَّاسُ وَكَذَا ابْنُ يَسَّارٍ كَذَا
يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَيْقَةُ رَوَى عَنْهُ يَحْيَى
بْنُ أَهْمَ

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَبَلَانَ نَوَافِيسُ
سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَوْلَى يَزِيدَ بْنِ
رُبَيْعٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ حَدِيثِ قَالَتْ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَذْرِي مَا
قَدْ رُبِّقَانِي فِيمَا قَدْ أَهْتَدَا وَإِلَّا لَكُنَّ مِنْ بَعْدِي
وَأَشَارَ إِلَيَّ بِكَفِّهِ وَعَمَرَ وَاهْتَدَا وَإِلَّا لَكُنَّ مِنْ بَعْدِي
مَا جَدَّ لَكُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدَّقُوهُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَدَقِيقٌ أَبَدِيٌّ مِنْ سَنَحِ هَذَا الْحَدِيثِ
عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
رُبَيْعٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رُبَيْعٍ عَنْ حَدِيثِ قَالَتْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوَّهَ وَقَدْ رَوَى سَالِمُ
الْمَدَائِنِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزَمٍ عَنْ رُبَيْعِ بْنِ
جَدَّاشٍ عَنْ حَدِيثِ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدَائِنِيُّ
عَمْرُو بْنُ حَزَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الدَّحْخَنِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

پاک اور پاک کئے گئے کا آنا مبارک ہو۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عمار
بن یاسر کو جب بھی دو باتوں میں سے ایک کا اختیار
دیا گیا انہوں نے زیادہ صحیح کو اختیار کیا یہ حدیث
حسن غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق سے
عبدالعزیز بن سیاح کی روایت سے پہچانتے ہیں
وہ کوئی شیخ ہیں۔ لوگوں نے ان سے روایت
کی ہے۔ ان کے ایک بیٹے ہیں جن کا نام یزید بن
عبدالعزیز ہے وہ ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن آدم ان کے
روایت کرتے ہیں۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ تمہارے
پاس کتنی مدت رہوں گا میرے بعد والوں کی پیروی کرنا۔
آپ نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ
فرمایا (نیز فرمایا) حضرت عمار بن یاسر کے طریقہ پر چلنا
اور عبداللہ بن مسعود جو کچھ بیان کریں اس کی تصدیق
کرنا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابوالیم بن سعد نے اسے
بواسطہ سفیان ثوری، عبدالملک بن عمیر، ہلال موطی
ربیع اور ربیع حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً
روایت کیا۔ سالم مرادی کوئی نے بواسطہ عمر بن
ہزم اور ربیع بن حراش، حضرت حفصہ رضی اللہ
عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت
کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا عمار! جو شخص میری ہوتھیں باطنی جماعت

قتل کیسے گی۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ، عبداللہ بن عمرو، ابویسر اور مدینہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح علامہ ابن عبد البر حلی کی روایت سے غریب ہے۔

مناقب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمانے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کچھ آدمی پر نہ آسمان نے سایہ کیا اور نہ ہی زمین نے اس کو اٹھایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس میں فرمایا ابوذر سے زیادہ کچھ مجھے واسے اور بڑھ کر وفادار پر نہ آسمان نے سایہ کیا اور نہ زمین نے اٹھایا۔ وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے مشابہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رشک کرنے واسے کی طرح عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ان کی یوں تعریف کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تم بھی ان کی تعریف کرو۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے بعض محدثین نے یہ حدیث بیان کی اور فرمایا حضرت ابوذر زمین پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زہد سے چلتے ہیں۔

مناقب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن سلام کے بیٹے عبدالملک بن عمر سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

صلى الله عليه وسلم ابشيرا عمارا قَتَلْتَكَ الْوُثَّةَ الْبَاغِيَةَ فِي الْبَابِ عَنْ أَوْسَكَمَةَ وَبَدَا اللَّهُ بْنُ عَمْرِو أَبِي الْيُسْرِ حَدَّثَ يَفِيكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَكُونُ قَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

مناقب ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَمِيرَةَ هُوَ أَبُو الْيَقْطَانِ عَنْ أَبِي حَذَبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الْيَمَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَظَلَّتِ الْخُفَرَاءُ وَلَا أَظَلَّتِ الْغُبَرَاءُ أَصْدَقِي مِنْ أَبِي ذَرٍّ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّانِدَاءِ وَآبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَنْبَرِيِّ نَا الْمُضَرَّ بْنَ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخُفَرَاءُ وَلَا أَظَلَّتِ الْغُبَرَاءُ أَصْدَقِي مِنْ أَبِي ذَرٍّ عِيشِي بَيْنَ مَرْيَمَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُطَّابِ كَأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ أَفْتَحِرُّكَ ذَلِكَ كَمَا قَالَ نَعْرُفًا عَزْمَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ يَشْرِي فِي الْأَمْوَالِ بِتَهْدِي عِيشِي بَيْنَ مَرْيَمَ.

مناقب عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعْدٍ الْكَنْدِيُّ نَا أَبُو حَنِيْفَةَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

پھر فرمایا چار آدمیوں کے پاس علم و صونہ و عویم را ابو ذر را
سلمان فارسی عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن سلام
جو پہلے یہودی تھا پھر اسلام لائے۔ (رضی اللہ عنہم) میں نے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ دس
جنتیوں میں سے دسویں ہیں۔ اس باب میں حضرت سعد
رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث
حسن غریب ہے۔

مناقب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میرے
صحابہ کرام حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی
پیروی کرنا۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا طریقہ اختیار
کرنا۔ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو
لازم پکڑنا۔ یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف
یحییٰ بن سلمہ بن کھیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔
اور یحییٰ بن سلمہ حدیث میں ضعیف ہیں۔ ابو ذر غفاری کا
نام عبد اللہ بن ہانی ہے۔ ابو ذر غفاری سے شعبہ
نوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں ان کا نام عمرو بن
عمرو ہے وہ ابو الاحوص کے بھتیجے اور حضرت عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں
اور میرا بھائی یمن سے آئے ایک مدت تک ہم
یہی سمجھتے رہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ہیں
کیونکہ ہم انہیں اور ان کی والدہ کو نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آتے جاتے دیکھتے تھے۔ یہ حدیث

مَكَامًا مِّنْ اَبْنَاءِهَا وَجَدَ هُمَا يَقْرَآنَ ذَلِكَ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ وَالتَّيْمُورِيُّ عَنْكَ اَرْبَعَةً رَّهْطَةً عَنْكَ
عُمَيْرُ بْنُ أَبِي الدُّنْدَاءِ وَعَنْكَ سَلَمَاتُ الْفَارِسِيِّ وَ
عَنْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَنْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ فَإِذَا سَمِعْتَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ
خَاشِعٌ عَشْرَةَ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

مناقب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۷۳۹۔ ۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ
يَحْيَى ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ شَعْبَى ابْنِ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ أَبِي الدُّنْدَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا
بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَهْلِي أَبِي بَكْرٍ وَهَمَزٌ
فَاقْتُلُوا مَا بَعْدِي عَمَّا يَدْرُسُكُمْ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ
ابْنِ مَسْعُودٍ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ
سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ وَيَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ يُضَعَّفُ فِي
الْحَدِيثِ وَأَبُو الدُّنْدَاءِ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ
هَاشِمٍ وَأَبُو الدُّنْدَاءِ الَّذِي رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَ
الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عَجِينَةَ اسْمُهُ عَمْرُو وَهَذَا ابْنُ أَبِي
أَبِي الْأَحْوَصِ سَاجِبُ ابْنِ مَسْعُودٍ.

۷۴۰۔ ۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَازِكُ بْنُ جَعْفَرٍ
يُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ سَجْمَ أَبَا مُوسَى يَقُولُ
لَقَدْ قَلِمْتُ أَنَا وَآخِي مِنَ الْكُفَّينِ وَمَا نَدَى
جِدَّتْ إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ
أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي نَدَى

اور سالم سواہلی ابی مذہبہ رضی اللہ عنہم سے قرآن حاصل کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جعفر بن ابی سبرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ مجھے اچھا ہفتی عطا فرمائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس عطا فرمائی۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اچھے ہفتیوں کا سوال کیا تھا سو مجھے آپ مل گئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کہاں کے رہتے دسلے ہو میں نے کہا اہل کوفہ سے ہوں طلب علم کے لئے آیا ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ نے پوچھا کیا تم اسے پاس سعد بن مالک نہیں جن کی دعا قبول ہوئی ہے، میری پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان طہارت اور تعلیم پاک اٹھانے والے حضرت عبداللہ بن مسعود نہیں ہیں۔ رسول اللہ کے راز دار حضرت حذیفہ نہیں ہیں حضرت عمار جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان پر شیطان سے پناہ دی اور وہ کتابوں طے سلمان جیسے لوگ نہیں ہیں۔ کتاب وہ فرماتے ہیں وہ کتابوں سے مراد انجیل اور قرآن ہیں۔ یہ حدیث حسن طریح صحیح ہے۔ جعفر بن ابی سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ اکی طرف منسوب ہیں۔

مناقب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ اپنا علیفہ مقرر فرماتے تو کیا اچھا ہوتا آپ نے فرمایا اگر کسی کو علیفہ مقرر کرتا پھر تم اسکی نافرمانی کرتے تو عذاب میں مبتلا ہوتے لیکن جو کچھ حذیفہ تم سے بیان کریں اس کی تصدیق کرو۔ حضرت عبداللہ جو کچھ پڑھائیں اسے پڑھو۔ عبداللہ بن عبد الرحمن راوی فرماتے ہیں میں نے الحق بن عیسیٰ سے کہا لوگ کہتے ہیں یہ حدیث ابو داؤد سے مروی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَّ الْقَتَانِ مِنْ أَرْبَعَةِ مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ كَعْبٍ وَمَعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَسَائِرِهِمْ مَوْلَى ابْنِ حَذِيفَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا الْحِجَاحُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَصْرِيُّ نَاعِمًا عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَن قَتَادَةَ عَنْ حَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُبَيِّنَ لِي جَلِيسًا مَالِحًا فَيُبَيِّنَ لِي أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَقُلْتُ لَمَّا رَأَيْتَ أَنَّ اللَّهَ أَنْ يُبَيِّنَ لِي جَلِيسًا مَالِحًا فَقُلْتُ رَأَيْتُ فَقَالَ مِنْ ابْنِ أَنْتَ قُلْتَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جَلَسْتُ الْكُوفِ الْخَيْرَ مَا ظَلَمْتُ فَقَالَ أَلَيْسَ بِشَيْءٍ مَسْعُودٍ مَالِكٍ مَجَابِبَ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُودٍ مَالِحٌ كَمَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْتُ وَحَدَّثَنِي مَا جَبَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّا رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ مِنْ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ وَسَلَّمَ مَا جَبَّ أَلَيْكَ بَيْنَ قَالِ الْقَتَادَةَ وَأَلَيْكَ بَيْنَ الْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَيْثَمَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ نَسَبَ إِلَى جَدِّهِ

مناقب حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيسَى عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي أَيْبَةَ عَنْ زَادَانَ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَلَّيْتُكَ فَقَالَ إِنَّ اسْتَلْغَمْتُ عَلَيْكُمْ فَصِيحَةً عَدُوًّا بَكْرًا وَلَكِنْ مَا حَذَا شَكْرًا حَذَا يَفَةُ فَصِيحَةً قُوَّةً وَمَا أَقْدَرُ عَبْدُ اللَّهِ فَاقْدَرُوهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُلْتُ لِإِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيسَى يَقُولُونَ هَذَا عَنْ أَبِي

قَابِلٍ قَالَتْ لَا عَنْ سَرَاخَانَ لِإِنشَاءِ اللَّهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيثُكَ مُرِيدِي.

مَنَاقِبُ شَرِيفِ بْنِ حَارِثَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۷۴۷۔ اَحَدًا ثَلَاثًا سَفِيَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمَا مُحَمَّدًا
بُنَّ مَكْرُومًا عَنْ ابْنِ جَدِّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَضَ لِأَسَمَةَ فِي ثَلَاثَةِ
الْأَيِّ وَخَمْسِينَ مِائَةً وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ الْأَيِّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
لِأَبِيهِ يَرْفُضُكَ أَسَمَةَ عَلَى وَاللَّهِ مَا سَبَقَنِي
إِلَى مِثْلِهِ قَالَ لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أُمِّكَ وَكَانَ
أَسَمَةَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْكَ فَأَقْرَبْتُ حَبِيبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَبِيبِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
عَلِيٌّ

۷۴۸۔ اَحَدًا ثَلَاثًا قَتِيبَةُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُو
زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى تَذَلَّكَ
أَدْعُوهُ لِأَبَاؤِهِ هُوَ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ

۷۴۹۔ اَحَدًا ثَلَاثًا الْجَدَّةُ بْنُ مَخْلَدٍ وَفَيْدٍ
وَأَبِي قَالُوا ثَلَاثًا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الدَّقْنِيِّ نَا عَلِيَّ
بْنَ مُرَّةٍ عَنْ (ثَمَامَةَ بْنِ أَبِي حَالِدٍ عَنْ أَبِي
عُمَرَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَبَلَةُ بْنُ حَارِثَةَ
قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ مَعِيَ أَخِي
ثُمَّ قَالَ هُوَ خَالِدُ بْنُ الْأَنْطَلَقِ مَعَكَ لَوْ أَنَّ مَنَعَهُ

ہے انہوں نے کہا میں بلکہ لا اذان سے۔ انشاء اللہ۔ یہ
حدیث یعنی روایت شریف حسن ہے۔

مناقب حضرت زید بن حارثہ
رضی اللہ عنہ

حضرت اسلم سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا ولیفہ سال کے تین ہزار
اد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ولیفہ تین ہزار
مقرر فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے والد سے پوچھا
آپ نے حضرت اسامہ کو مجھ پر کیوں فضیلت دی ؟ وہ
کسی جنگ میں مجھ پر بیعت نہیں لے گئے۔ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو
حضرت زید تمہارے باپ سے اولیہ حضرت اسامہ
لم سے زیادہ محبوب تھے۔ تو میں نے رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح
دی ہے۔ یہ حدیث حسن عزیز ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں ہم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ
عنہ کو زید بن محمد کہہ کر پکار دیتے۔ یہاں تک کہ
یہ آیت نازل ہوئی اَدْعُوهُم لَابَاؤِهِمْ اَلْخَرِیْبِ
حدیث صحیح ہے۔

حضرت جبلة بن حارثہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے
ساتھ میرے بھائی زید کو بھیج دیجئے۔ آپ نے فرمایا
وہ یہ ہیں اگر تمہارے ساتھ جاؤ تو میں منع نہیں
کروں گا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ! ان کی قسم میں آپ پر کسی کو ترجیح نہیں

قَالَ زَيْدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَا اخْتَارَ عَلَيْكَ
أَحَدًا قَالَ فَكَلَيْتَ نَأْيِي أَخِي أَفْضَلَ مِنْ نَأْيِي
هَذَا أَحَدًا يَثَّ حَنَّ غَرِيبٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ ابْنِ الدُّوَعِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ -

۷۴۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَحْنُ اللَّهُ
بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعَثَ بَشْرًا وَآمَرَ عَلَيْهِمْ بِأَسَامَةِ بْنِ زَيْدٍ
فَنَظَعْنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ إِنْ تَطَعْتُمْ
فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ
مِنْ قَبْلُ وَأَيُّواهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْمَكَارَةِ
وَإِنْ كَانَ مِنَ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا
مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَكَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ يَحْكُمُهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَزَيْدُ بْنُ
جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا حَدِيثَ

مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ
مَنْ قَابِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

۷۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَائِبُ بْنُ بَكِيْرٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ عَبِيدٍ عَنْ
السَّيِّاقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ لَمَّا نَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَبْطَ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدْيَنَةَ فَدَاخَلَتْ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
أَصَمَّتْ فَكَلِمَاتُكَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضُمُّ يَدَايَهُ عَنِّي وَيَقُولُ مَا فَاعِلٌ
أَنَّهُ يَدْعُوَنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

۷۴۶ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَحْنُ أَفْضَلُ

دوں گا۔ جملہ فرماتے ہیں میں نے اپنی رائے سے
بھائی کی رائے بہتر دیکھی۔ یہ حدیث حسن غریب
ہے۔ ہم اسے بواسطہ ابن الدؤعی اعلیٰ بن مسہر کی
روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت
اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا۔ لوگوں
نے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ تو آپ نے فرمایا اگر تم
نے آج ان کی سرداری پر اعتراض کیا ہے تو اس سے
پہلے تم ان کے والد کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے
ہو۔ اللہ کی قسم! وہ امارت کا اہل تھا اور لوگوں میں
سے مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا۔ اور ان کے بعد
یہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔ علی بن بحر نے بواسطہ اسماعیل بن
جعفر اور عبد اللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہ سے حضرت مالک بن انس کی روایت کے
اہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

مناقب حضرت اسامہ بن زید
رضی اللہ عنہ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض
میں شدت آگئی تو میں بھی اور دوسرے لوگ مدینہ شریف
اترے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا آپ خاموش ہو چکے تھے اس لئے گفتگو نہ
فرمائی، لیکن اپنے دونوں ہاتھ بھر کر رکھ دیئے اور
پہراٹھائے میں کھ گیا کہ میرے لئے دعا فرما
رہے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

بَنُ مَوْسَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ
 طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَسَاءَ
 الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجِيءَ فَيَخَاطِبَنَا
 فَخَالَتُ عَائِشَةَ دُعَانِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَفْعَلُ
 قَالَ يَا عَائِشَةُ اجْزِيهِ فَإِنَّ أُجْرَهُ هَذَا حَدِيثٌ
 حَسَنٌ فَرَّيْتُ

٥٣٤ - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَافِعُ بْنُ
إِسْمَاعِيلَ نَافِعُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ
بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِذْ
جَاءَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ
أَسْتَأْذِنُ لِمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَأْذِنَانِ
قَالَ أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ لِكَيْ
أَذْرِي رُحْدَانِ لِهَذَا فَدَخَلَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَى أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ
فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ
عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ نَعِمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَنَعِمْتُ عَلَيْهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ
شَرُّهُمْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتَ عَمَكَ أَخْرَجَهُمْ قَالَ إِنْ
عَلَيْكَ سَبْقُكَ يَا إِبْرَاهِيمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ
كَانَ شُبُهَةُ يَضَعُفُ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ
مَنَاكِيبَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ

مَنَائِبُ جَدِيدِينَ عَبْدِ اللَّهِ الْبُجَيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ

١٤٥٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَامًا وَدِيَّةً
بْنُ عَتِيْمَةَ الْأَزْدِيُّ نَاوَيْدَهُ عَنْ بَسَّارٍ عَنْ
قُبَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ مَا عَجَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی ناک صاف کرنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کیا آپ بھوڑ دیں میں صاف کرتی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! ان سے صحبت کرو کیونکہ میں بھی ان سے صحبت کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
ہیں میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور عباس تشریف لائے انہوں نے
کہا اسامہ! ہمارے لئے رسول اکرم سے اجازت کی مانگو
مانگو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت
عباس اجازت مانگتے ہیں، اپنے فرمایا ہاتھ جو وہ کیوں آئے
ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا میں جانتا ہوں انہیں آنے
وہ چنانچہ دونوں حضرات اندر داخل ہوئے اور عرض کیا
یا رسول اللہ! ہم یہ بات پوچھنے حاضر ہوئے ہیں کہ اہل بیت میں سے
آپ کو کون زیادہ محبوب ہے۔ آپ نے فرمایا فاطمہ بنت محمد رضی
اللہ علیہ وسلم ورنی اللہ عنہما! انہوں نے عرض کیا ہم محض گھر والوں
کی بابت پوچھنے نہیں آئے سمجھو کہ تم نے فرمایا میرے اہل بیت میں
سے وہ زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور میں نے
بھی انعام کیا وہ اسامہ بن زید ہیں، انہوں نے عرض کیا پھر کون؟
آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب! حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول
اللہ! آپ نے اپنے چچا کو آخر میں رکھا آپ نے فرمایا وہ
آپ سے ہجرت میں سابق ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے، شعبہ
عمری ابی سلمہ کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

مناقب جبریل بن عبد اللہ بن جلی رضی
اللہ عنہ

حضرت جبریل علیہ السلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں جب سے اسلام لایا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پاس آنے سے کسی نہیں روکا، اور ایک جب بھی مجھے دیکھتے

مَنْدَا اسْمُكَ وَلَا رَافِي إِلَّا طَعَكَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مَجْمُوعٌ

سکراتے ہوئے دیکھتے۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ
بْنِ عَبَّادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ
خَالِدِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ مَا تَجِبَنِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْدَا اسْمُكَ وَلَا
رَافِي إِلَّا تَبَسُّمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجْمُوعٌ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں جب سے میں سلمان اہواہوں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پاس حاضر ہونے سے کسی
وقت نہیں روکا اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا ہنسنے
ہوئے دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنْ قَابَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

مناقب حضرت عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو قَالَ
نَا أَبَا أَحْمَدَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى جَبْرِئِيلَ مَرَّتَيْنِ وَذَكَرَهُمَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ
مُسْنَدٌ أَبُو جَعْفَرٍ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَ
إِسْمُهُ مُوسَى بْنُ سَالِحٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ انہوں نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا
اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دو مرتبہ
دعا فرمائی یہ حدیث مرسل ہے۔ ابو جعفر نے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا ان کا نام موسیٰ
بن سالم ہے۔

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُدَدَبِيُّ
نَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُدَدَبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي عُبَّادٍ عَنْ
دَعَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
يُؤْتِيَنِي اللَّهُ الْحِكْمَ مَرَّتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
عَرَبِيٌّ مِنْ هَذَا أَوْجَرُ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ وَ
قَدْ رَوَاهُ عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے
لئے دو مرتبہ یہ دعا فرمائی کہ اللہ تمہارے مجھے علم و حکمت
عطا فرمائے۔ یہ حدیث حسن اس طریق یعنی
عطاء کی روایت سے غریب ہے۔ مگر مرنے
بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسے
روایت کیا ہے۔

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ
الْوَهَّابِ النَّخَعِيِّ نَا خَالِدُ بْنُ الْخَلَدِ عَنْ عِكْرَمَةَ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمْنِي الْوَكْمَةَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجْمُوعٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے مجھے لگایا اور فرمایا یا اللہ انہیں
حکمت سکھا دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنْ قَابَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

مناقب حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَحْنُ سَمِعْنَا
بْنَ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا يَبْدُو قِطْعَةً مُسْتَبْرَقِي
وَلَا أُشِيرُ بِهَا إِلَى مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ
فِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصَتْهَا حَفْصَةُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكَ
رَجُلٌ صَالِحٌ أَذَانُ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ مَعْنِي.

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ
نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ
ابْنِ أَبِي مُثَيْنَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ
مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَرَى أَمَّامًا إِلَّا
قَدْ نَفِثَتْ فَلَا تَسْمُرُهُ حَتَّى أَسْبِيْبَهُ فَسَمَاءُ
عَبْدَ اللَّهِ وَحَنَكُهُ يَتَمَدُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
عَرَبِيٌّ.

مَنَاقِبُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ ابْنُ سَلِيْمَانَ
عَنِ الْجَعْفَرِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمِيعَتْ أُمِّي أَمْرُ مَسْكِيْنَةٍ صَوْرَتُهُ فَقَالَتْ يَا بِي
وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَالَ قَدْ مَهَا لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَدْعُوا
دَعْوَاتِ قَدْ رَأَيْتُ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا
وَأَنَا أَرْجُو أَنِ اثْنَتَيْنِ فِي الْآخِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مَعْنِي عَرَبِيٌّ مِنْ هَذَا التَّوَجُّدِ وَقَدْ رَوَى

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرے ہاتھ میں
ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے جب اس سے جنت کے کسی
صحے کی طرف اشارہ کرتا ہوں تو مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا
ہے میں نے یہ واقعہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا حضرت
حفصہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے
فرمایا تیرا بھائی نیک شخص ہے۔ یا فرمایا حضرت عبداللہ
صالح مرد ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب حضرت عبداللہ بن الزبیر
رضی اللہ عنہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ
کے گھر چراغ دیکھا تو فرمایا اسے عائشہ امیرا خیال ہے
حضرت اسماء کے گھر پہچ پیدا ہوا ہے، تم اس وقت تک
نام نہ رکھنا جب تک میں نہ رکھوں، چنانچہ آپ
نے اس بچے کا نام حضرت عبداللہ رکھا اور تحنیک
کی رکھ کر چہا کر ہنسر کا ان کے نالوں میں لگائی، یہ
حدیث حسن عربیہ ہے۔

مناقب حضرت انس بن مالک
رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گزرتے تو میری والدہ نے
آواز سن کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ
آپ پر فدا ہوں یہ ایسے ہے حضرت انس فرماتے ہیں
پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے تین
دعا میں فرمائیں۔ ان میں سے دو کو تو میں دنیا میں
دیکھ چکا ہوں اور تیسری کی آخرت میں امید
ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے عربیہ
ہے۔ یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انس بن مالک آپ کے خادم ہیں اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے دعا کیجئے، آپ نے دعا مانگی یا اللہ! ان کے مال، اولاد اور جو کچھ ان کو عطا فرمائے اس میں برکت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت بقلہ رکھی تھی اور مجھے یہ پسند تھی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابو نعمر سے غثیفہ بن ابی عثیمہ بصری مراد ہیں وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی احادیث روایت کرتے ہیں۔

ثابت بناتی سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا اسے ثابت! مجھ کے (کچھ) لے لو کیونکہ مجھ کے زیادہ معتبر سے نہیں لے سکو گے میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل کیا، آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اور انہوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے لیا ہے۔

ابو کرب نے بواسطہ زید بن حباب امیون ابی عبد اللہ اور ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یعقوب کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی، لیکن یہ مذکور نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے لیا۔ یہ حدیث

هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَحْدِثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ بَنِي مَالِكٍ خَادِمُكَ أَدْعُمُ اللَّهَ لَهُ قَالَ اللَّهُمَّ! كَثِّرْ لَهُمُ الْوَلَدَ وَالْثَمَرَ لِمَدِينَةٍ أَعْطَيْتَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْمَرَ الطَّائِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي نَعْرِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَلْبَةٍ كُنْتُ أَجْتَنِبُهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي نَعْرِ وَابْنِ نَعْرِ هُوَ خِثْمَةُ بْنُ أَبِي خِثْمَةَ الْبَصْرِيُّ رَوَى عَنْ أَنَسٍ أَحَادِيثٌ.

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَبَابِ نَا مَيْمُونُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ نَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ قَالَ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَا ثَابِتُ! خُذْ عَنِّي فَإِنَّكَ لَنْ تَأْخُذَ عَنْ أَحَدٍ أَدْنَى مِنِّي إِنِّي أَخَذْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جَبْرِئِيلَ وَأَخَذَهُ جَبْرِئِيلُ عَنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيمٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى وَكَوَيْدًا كَرِيفِيٍّ وَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جَبْرِئِيلَ هَذَا حَدِيثٌ

غَدِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ حَبَابٍ۔

غریب ہے ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو اسْمَٰةَ مَنِ شَرِيْفٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رُبَّمَا قَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْذُ الْأَذْنَبِينَ قَالَ أَبُو اسْمَٰةَ يَعْطِي بِيَمَانِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَدِيْبٌ قَبِيْضٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسے دو کانوں والے اکبر پکارتے ابو اسماء کہتے حضور منازعاویوں فرماتے تھے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو ذَرٍّ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَرَبِيَّةِ سَمِعَ أَنَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِينَ دَعَا لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بَنَتَانِ يَتَخَصَّلُ فِي السَّنَةِ الْفَارِغَةِ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيهَا دِيْحَانٌ يَجِيْ بُوْءَ رِيْحٍ أَيْسَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَدِيْبٌ وَابُو خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ أَتَاكَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَذَكَرَ لِي هَذِهِ۔

ابو خلدہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ابو العالیہ سے پوچھا کہ حضرت انس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامع حاصل ہے؟ ابو العالیہ نے کہا انہوں نے دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور حضور نے دعا فرمائی حضرت انس کا ایک بار عقیقہ میں سال میں دو مرتبہ پھل لگتا تھا۔ اور اس میں گل رہتا تھا ایک پودا عقیقہ سے مشک کی بو آتی تھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو پایا اور اسی سے روایت بھی کی۔

مَنَاقِبُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مناقب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوَيْسَى مُحَمَّدُ بْنُ أَلَمَةَ نَا عَمْرُو بْنُ عَمْرٍَا ابْنُ أَبِي ذَرٍّ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْمِعْ مِنْكَ أَشْيَاءَ فَلَا أَحْفَظُهَا مَالٌ أَوْ بَسْطُ رِجَالِكَ فَبَسَطَهُ فَقَالَ حَدَّثْتُكَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَمَا تَكُنْتُ شَيْئًا حَتَّى يَبْهَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَبِيْضٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سے جو کچھ سنتا ہوں یا دہنیں دہتا آپ نے فرمایا چادر بچاؤ میں نے چادر بچالی ملا آپ نے کچھ بڑا کرم فرمایا بھروسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث سنیں لیکن ان میں سے ایک بھی نہ بھولا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍَا عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدَمِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

سہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اپنا کپڑا بچھایا حضور اکرم نے اس کو سہ کر میرے دل پر اکٹھا کر دیا اس کے بعد میں کچھ نہیں بولا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن عزیز ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ابو ہریرہ! ہم میں سے تم سب سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھتے اور سب سے زیادہ حدیثیں یاد رکھتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابو محمد! بتائیے تم میں سے کوئی اس یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جاننے والا ہے۔ ہم ان سے وہ باتیں سنتے ہیں جو تم سے نہیں سنتے۔ یا وہ حضور کی طرف سے وہ باتیں کہتے ہیں جو تم نہیں کہتے۔ حضرت طلحہ نے جواب دیا انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ احادیث سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنی ہیں۔ کیونکہ وہ مسکین تھے ان کے پاس کچھ نہ تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے ان کا ہر فقر رسول اللہ کے ساتھ تھا اور ہم گھربار والے اور مالدار تھے اس لئے ہم رسول اکرم کی خدمت میں صبح و شام حاضر ہوتے تھے۔ یقیناً انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی حدیثیں سنی انہی ہم نے نہیں سنی اور تم کسی خیر والے کو ایسا نہیں پاؤ گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہ بات کہے جو آپ نے نہیں فرمائی۔ یہ حدیث عزیز ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یونس بن بکر وغیرہ نے اسے

بَنِي عِيَادٍ مِّنْ شُعْبَةَ عَنْ سَيِّدٍ عَنْ أَبِي
الْمُنِيرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطْتُ قُرْبِي وَنَدَّاهُ فَكُنَّا خَدَّةً
فَجَمَعَ عَلَيَّ قَلْبِي قَالَ فَمَا نَسِيتُ بَعْدَهُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا التَّوَجُّهِ.

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَحْنُ هَاشِمِيُّ
نَافِعِيُّ بْنُ عَمْرٍاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ الْمَدَنِيِّ
عَنِ ابْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ قَالَ لِي هَدِيَّةٌ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
أَنْتَ كُنْتَ الذَّمَّ لِلرَّسُولِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاحْفَظْنَا لِهَذَا حَدِيثٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
نَافِعُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍاءَ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَلَا يَت
هَذَا الْيَمَانِيُّ بَيْنِي أَبَا هَدِيَّةٍ أَهْرَاعَهُ بِحَدِيثِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ تَسْمَعُ
مِنْهُ مَا لَا تَسْمَعُ مِنْكُمْ أَوْ يَقُولُ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا يَقُولُ قَالَ أَمَا أَنْ
يَكُونَ مِمَّنْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا لَا تَسْمَعُ عَنْهُ وَذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ مَسْكِينًا لَا شَيْءَ
لَهُ فَبَقِيَ لِلرَّسُولِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدَاةٌ مَعَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكُنَّا نَحْنُ أَهْلُ بَيْتَاتٍ وَغَنَى وَكُنَّا نَأْتِي رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهَارِ لَا أَشَدَّ
إِلَّا أَنَّهُ مِمَّنْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا لَا تَسْمَعُ وَلَا يَجِدُ أَحَدًا مِنْهُ خَيْرًا يَقُولُ عَنِّي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا يَقُولُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا تَعْرِضُكَ إِلَّا مِنْ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَقَدْ رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ
بَكْرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ -

٤٤٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ أَنَّهُ
السَّامِيُّ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْأَرْبَابِ مَا أَوْ
خَلَّدَ نَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَنْتَ
قُلْتُ مِنْ دَوَّسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي دَوَّسٍ
أَحَدًا إِنْ شِئْتَ خَلِّفْ هَذَا أَحَدِيثٌ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو
خَلَّدَ رَأْسُهُ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ وَأَبُو الْعَالِيَةِ
رَأْسُهُ زَيْدٌ.

٤٤٣ هـ حدثنا عبد الله بن موسى القمي
 ثنا حماد بن زيد نا المهاجر عن أبي العباس
 القمي عن أبي حمزة قال أتيت النبي صلى الله
 عليه وسلم من أبي فقلت يا رسول الله أدم
 الله فيهن بالبركة فضعهن تحت عاني فيهن
 بالبركة فقال لي خذهن فاجعلن في مِرْوَدِك
 هذا أو في هذا المِرْوَدِ كلما أردت أن تأخذ
 منه شيئاً فادخل يداك فيه خذاه ولا تشرك
 نكراً فقد سمعت من ذلك النبي كذا وكذا
 من وصي في سبيل الله وكنا نأكل منه ونطعم
 وكان لا يفارق حقوي حتى كان يوم قتل عثمان
 فإنه أنقطع هذا حديث حسن غريب من هذا
 الوجه وقد روي هذا الحديث من غير
 هذا الوجه عن أبي حمزة.

١٤٤٣. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَدَائِنِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قُلْتُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ قَالَ قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ
إِنِّي لَأَهَابُكَ قَالَ كُنْتُ أُرَى غُلَامًا هَبْيًا

اسے محمد بن الحنفیہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
پوچھا، تم کس خاندان سے ہو، میں نے عرض کیا قبیلہ دوس
سے ہوں۔ آپ نے فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ
قبیلہ دوس میں کوئی صاحب خیر بھی ہے۔ یہ حدیث
غریب صحیح ہے۔ ابو ہلدہ کا نام خالد بن دینار اور
ابو العالیہ کا نام رکیع ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کھجوریں
لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس میں
برکت کی دعا کیجئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں
اکٹھا فرمایا اور دعائے برکت فرمائی، پھر مجھے فرمایا انہیں
لے لو اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ دو۔ اور جب
اس کو لینا چاہو تو اپنا ہاتھ ڈال کر لیا کرو اور ان کو بکیرانہ
کرو۔ پس میں نے ان میں سے اتنے اتنے دستی کھجوریں
اللہ کے راستے میں خرچ کیں ہم خود اس سے کھاتے اور
دوسروں کو بھی کھلاتے (پھر بھی) وہ توشہ دان میری کمر
سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی
اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ بھی ٹوٹ گیا یہ حدیث حسن اس
طریق سے غریب ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے دو طرق سے بھی مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا آپ کی کنیت ابوہریرہؓ
کیسے پڑ گئی انہوں نے فرمایا تم مجھ سے ڈرتے نہیں؟ میں نے عرض کیا
ہاں کیوں نہیں، اللہ کی قسم! جتنا آپ سے ڈرتا ہوں۔ فرمایا میں اپنے
مجھ والوں کی جگہ یاں چلا کر تھکا اور میرے پاس ایک چھوٹی ٹاسی ملی

تمی میں اسے رات کو ایک درخت پر رکھ دینا جب دن ہوتا تو اسے ساتھ لے جاتا اور اس کے ساتھ کھیلتا اس نے لوگوں نے مجھ ابو ہریرہ کی کیفیت سے بھارنا شروع کر دیا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے پاس مجھ سے زیادہ احادیث نہیں حضرت عبداللہ بن عمر کو لکھ لیا کرتے تھے اور میں لکھتا نہیں تھا۔

مناقب حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالرحمن بن عمار (صحابی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ دعا مانگی یا اللہ! انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے اور ان کے ذریعے (لوگوں کو) ہدایت دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابو الدرداء غزالی سے روایت ہے جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے محسن بن عمار بن سعد کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو والی بنایا تو لوگوں نے کہا آپ نے کیر کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا اس پر عمر نے کہا حضرت معاویہ کا ذکر خیر سے ہی کیا کرو گے لوگوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا یا اللہ! ان کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

مناقب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت

بِیْ هُدًى لِّمَجْدَةٍ فَكُنْتُ أَصْعَهَا بِالْقَيْلِ فِي مَجْدَةٍ فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ رَخَّ هَبْتُ هَامِي فُلَجْتُ هَا فَكُنْتُ فِي أَبَاهِدِيَّةٍ هَذَا أَحَدُ ثَبَاتٍ حَسَنٍ غَرِيبٍ۔
۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَجْنِ هَمَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَيْسَ أَحَدًا أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي إِلَّا عَبْدًا اللَّهُ بْنُ عَمْرِو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَ كُنْتُ لَا أَكْتُبُ

مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو مُشَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَيْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مُهْدِيًا وَهُدًى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ حَارِثٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَكِيِّ قَالَ لَنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَبْرِ قُلِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَدُوٌّ مَسِيءٌ وَقُلِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عَمْرُو لَا تَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا۔

مناقب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ رَيْحَةَ عَنْ

وَشَرَحَ بَنُ هَارَانَ عَنْ حُفَيْبَةَ بِنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْكُرُوا النَّاسَ
وَأَمِنْ عَمْرُوتُ الْعَارِضِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي رَيْحَةَ عَنْ وَشَّاحٍ
وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالنَّقَوِيِّ -

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اسْمَاعِيلَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي سَامَةَ
عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُبَيْنِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ
قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ عَمْرُوتَ الْعَارِضِ
مِنْ صَالِحِي قَدِيشٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَمْ نَعْرِفْهُ
مِنْ حَدِيثِ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُبَيْنِيِّ وَنَافِعٌ ثِقَةٌ
وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّوِيلٍ ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ لَمْ يَدْرِكْ
طَلْحَةَ -

مناقب خالد بن الوليد

رضی اللہ عنہ

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِلٍ عَنْ هِشَامِ
بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْزِلًا فَعَمِلَ النَّاسُ يَمْرُونَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَقُولُ
فُلَانٌ فَيَقُولُ نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا وَيَقُولُ مَنْ
هَذَا فَأَقُولُ فُلَانٌ فَيَقُولُ يَسْ قَبْدُ اللَّهِ هَذَا
حَتَّى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ
خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ خَالِدُ بْنُ
الْوَلِيدِ سَيُفْتَمِنْ مِنْ سَيُفْتَمِنْ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِضُ لَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ سَمَاعًا وَنِ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ حَدِيثٌ مُرْسَلٌ وَفِي
الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ -

ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں
سے سب سے زیادہ مضبوط مسلمان اور مومن حضرت
عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے
ہم اسے بواسطہ ابن اسیر اشعری کی روایت سے پہچانتے
ہیں۔ اس کی سند قوی نہیں۔

حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے طلحہ بن
عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ عمرو بن
عامر، قریش کے صالح لوگوں میں سے ہیں۔ اس
حدیث کو ہم نافع بن عمر بن الجبئی کی روایت سے پہچانتے
ہیں، نافع ثقہ ہیں اور ابن ابی ملیکہ کی سند متصل نہیں۔
ابن ابی ملیکہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو نہیں پایا۔

مناقب حضرت خالد بن ولید

رضی اللہ عنہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک مقام
پر اترے لوگ وہاں سے گزرنے لگے رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے ابو ہریرہ! یہ کون
ہے؟ میں عرض کرتا یہ فلاں ہے۔ آپ فرماتے اللہ تعالیٰ
کا یہ بندہ کتنا اچھا ہے پھر پوچھتے یہ کون ہے؟ میں
عرض کرتا یہ فلاں ہے، فرماتے اللہ کا یہ بندہ کتنا برا ہے
یہاں تک کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گزرے
آپسے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا خالد بن ولید
ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالد بن ولید اللہ
کا کتنا اچھا بندہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے
ایک تلوار ہے یہ حدیث غریب ہے ہمیں حضرت ابو ہریرہ
سے نہیں اسلم کا سماع معلوم نہیں۔ یہ حدیث مرسل ہے۔
اس باب میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَاوِي كَيْفَ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْجَعْفَرِ قَالَ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِيبَ حَدِيثٍ فَجَعَلُوا يُعْبَسُونَ مِنْ بَيْنِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبِعُونِ مِنْ هَذَا، بَلَسَ دَيْلُ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ فِي الْحَقِّ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُعْتَمَدٌ

۱۷۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَاوِي كَيْفَ أَنَا ابْنُ جَدِّهِ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ دَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ بَيْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَأَنَّكَ عَدُوٌّ الرَّحْمَنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَخَصِيْرٍ قَالِي سَمِعِيَا وَرَمِيَتْ هَذَا حَدِيثٌ مُعْتَمَدٌ

۱۷۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَاوِي كَيْفَ عَنْ تَمَادَةَ عَنْ أَبِي هَذَا قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ قَالَ الْمَنَاقِبُونَ مَا أَهَدَ جَنَازَةً وَذَلِكَ لِحُكْمِهِ فِي بَنِي قَدِيفَةَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّلَايَكَ كَأَنَّكَ حَبِيبُكَ هَذَا حَدِيثٌ مُعْتَمَدٌ غَرِيبٌ

مناقب قیس بن سعد بن عبادة رضی اللہ عنہ

۱۷۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ نَاوِي كَيْفَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ ثَبَرِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَبِي هَذَا قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ الْأَنْصَارِيِّينَ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ حَاجِبِ الْأَنْصَارِيِّينَ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ يُدْعَى مَتَايَا

مناقب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دشمنی کپڑا بطور ہدیہ پیش کیا گیا تو اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس پر متعجب ہو رہے ہو حالانکہ حضرت سعد بن معاذ کے جلتی رو مال اس سے بھی اچھے ہوں گے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا ہوا تھا اللہ جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے ان کے لئے رکن کا عرش بھی متحرک ہوا۔ اس باب میں حضرت اسید بن حبیر ابو سعید اور رمیثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین نے کہا کس قدر ہکا جنازہ ہے اور یہ بات انہوں نے پاس لے کر کہی کہ آپ نے جو قرآن کے متعلق فیصلہ فرمایا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا تو آپ نے فرمایا فرشتے ان کا جنازہ اٹھائے ہوئے تھے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

مناقب حضرت قیس بن سعد بن عبادة رضی اللہ عنہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ اس حیثیت سے تھے جس طرح کسی امیر کا سپاہی ہوتا ہے۔ انصاری (راوی) فرماتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہوں میں وہ سپاہی کی طرح تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف انصاری کی

روایت کے پہچانتے ہیں۔ محدثین کیجئے انصاری سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ لیکن اس میں انصاری کا قول مذکور نہیں۔

مِنْ أَمْرِ هَذَا أَحَدٌ يَثْبُتُ حَسَنٌ عَرِيبٌ لَا نَحْنُ
الْأَمِنْ حَيْثُ الْإِنْصَارِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
يَحْيَى نَا الْإِنْصَارِي نَحْوَهُ وَتَوَيَّنَ كُذِّبَتْ قَوْلُ
الْإِنْصَارِي.

مناقب حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں غم یا گھوڑے پر سوار نہیں (بلکہ پیدل) تشریف لاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بْنِ مَهْلَوَيْ نَاسِيفَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ جَدِّي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَأْيٍ بَعْدَ وَلَا
يُذَوِّنَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَرِيبٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیلۃ البعیر میں میرے لئے پچیس مرتبہ دعا فرمائی یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور بیلۃ البعیر کا مطلب جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے یہ کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ انہوں نے اپنا اونٹ اٹھولہ برفروخت کیا لیکن بیلۃ البعیر کی شرط لگائی تو مطلب یہ کہ حضرت جابر فرماتے ہیں جس ذات میں نے آپ پر اونٹ بیچا اس ذات آپ نے میرے لئے پچیس مرتبہ دعا فرمائی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حزام رضی اللہ عنہ احمد کے دن شہید ہوئے اولاد انہوں نے اپنے بچے کی بیٹیاں بچھوڑیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان کی نگرانی فرماتے اعدان کے اعراضات برداشت کرتے اس لئے نبی اکرم ان کے ساتھ اچھا سلوک فرماتے اور ان کے لئے دعائے رحمت فرماتے۔ ایک حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

مناقب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ بِإِسْنَادٍ يَشْتَرِي
عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ
اسْتَفْظَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِلَيْلَةِ الْبُعَيْرِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ عَرِيبٌ مَحْمُودٌ وَمَعْنَى لَيْلَةِ الْبُعَيْرِ مَا رَوَى مِنْ
غَيْرِ وَجْهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَاءَ بَعِيرَهُ مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى
النَّبِيِّ يَقُولُ جَابِرٌ لَيْلَةَ بَيْتٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُعَيْرُ اسْتَفْظَرْتُ خَمْسًا وَ
عِشْرِينَ مَرَّةً كَانَ جَابِرٌ قَدْ قُتِلَ أَبُوهُ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَبْدِ بْنِ حَذَّامٍ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَدَلَّى هَاتِي
فَكَانَ جَابِرٌ يَتَوَكَّمُ وَيُنَاقِ عَلَيْهِمْ فَكَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكُ جَابِرًا وَيَرْجِعُهُ بِسَبَبِ
ذَلِكَ هَكَذَا رَوَى فِي حَدِيثٍ عَنْ جَابِرٍ نَحْوُ
هَذَا.

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمِلَانَ نَا أَبُو
أَحْمَدَنَا سَمِعْنَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ
عَنْ خَبَابٍ قَالَ مَا جَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَجْهَ اللَّهِ فَرَفَعَهُ أَجَدْنَا عَلَى اللَّهِ
فَمِمَّا مِنْ مَاتَ نَحْنُ بِمَنْ أَجَدِهِ شَيْئًا وَ
مِمَّا آتَيْنَتْ لَهُ مَقَرَّةً فَهَرَبُوا بِهَا وَأَنَا مُصْغَبٌ
بَيْنَ عُنَيْنِ مَاتَ وَلَوْ بَعَثْتُ الْأَنْبِيَاءَ كَانُوا إِذَا
عَقَرُوا بِهِ رَأْسَهُ خَدَجَتْ وَجَلَّاهُ وَإِذَا غَطَرُوا
بِرَجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطَرُوا رَأْسَهُ وَاجْعُوا عَلَى رَجْلَيْهِ
الْأَذْخَرُ هَذَا أَحَدَايْتُ حَسَنٌ يَحْكُمُ حَدَّثَنَا هَذَا
نَا ابْنُ إِدْرِيسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ
خَبَابِ بْنِ الْأَدْرِتِ نَحْوَهُ -

مناقب الکبراء بن مالک
رضی اللہ عنہ

۸۸۸۔ ا۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دِيَّانَ
سَمِعْنَا جَعْفَرَ بْنَ سُلَيْمَانَ نَا ثَابِتٌ وَهَلِيٌّ عَنْ
زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرُمٌ أَشْعَثُ
أَعْبَرِي طَيْرِي لِأَيُّوبَ كَذَبُوا قَسْوَعًا عَلَى اللَّهِ
لَا بَرَّةَ مِنْهُمْ أَبَدًا وَبَنَ مَالِكٍ هَذَا أَحَدَايْتُ
حَسَنٌ قَدِيرٌ -

مناقب ابی موسیٰ الأشعری
رضی اللہ عنہ

۸۸۹۔ ا۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْكِنْدِيُّ نَا أَبُو يَحْيَى الْخُدَّارِيُّ عَنْ بَرِيدَةَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمَارًا

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں ہم نے رمضان المبارک کے یومی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ ہجرت کی۔ پس ہمارا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوا۔
ہم میں سے بعض اپنے اجر میں کچھ پائے بغیر انتقال کر گئے
اور بعض کے لئے پہلے پک گئے اور وہ توڑ رہے ہیں حضرت
مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور آپ نے
صوت ایک کپڑا چھوڑا اگر سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں لگے ہو جاتے
اور پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر کی طرف کھسک جاتا اس پر
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر ڈھانک دو۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہناد نے بواسطہ ابن
ادریس، العس اور ابوالفضل حضرت خباب بن
ارت سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

مناقب حضرت برادر بن عازب
رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے ہی بکھرے
بالوں والے عباد اللہ وہ اپنے پرانے کپڑوں والے
جنہیں لوگ نظر حقارت دیکھتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھا
لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اس میں سچا کر دے حضرت
برادر بن مالک رضی اللہ عنہ بھی انہی میں سے ہیں۔

یہ حدیث حسن عزیز ہے۔
مناقب حضرت ابو موسیٰ اشعری
رضی اللہ عنہ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا ابو موسیٰ انہیں
حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی میں سے خوش آوازی
عطا کی گئی۔ یہ حدیث عزیز حسن صحیح ہے۔ اس
باب میں حضرت بریدہ، حضرت ابو ہریرہ اور

حضرت احسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

مِنْ مَدَامِيْرَالِ دَاوُدَ هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
حَسَنٌ يَحْتَمِلُ فِي الْبَابِ عَنْ بَدِيْعَةِ دَاوُدَ
هَسْبُكَ دَاوُدَ.

مناقب حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ خندق کھود رہے تھے اور ہم مٹی اٹھا رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرتے تو پڑھتے اَللّٰهُمَّ بِيْشِ الْاَعْيَشِ الْاُخْرٰى فَاغْفِرْ لِّلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِیْنَ یا اللہ! زندگی تو آخرت ہی کی ہے۔ انصار و مہاجرین کو بخش دے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے عزیز ہے۔ ابو حازم کا نام سلمہ بن دینار اخرج زاہد ہے۔

مناقب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بَرْنِیْ نَا الْقَضِیْلُ بْنُ سَلَمَانَ نَا أَبُو حَازِمٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُخْفِرُ الْخَنْدَقَ
فَمَنْ تَنَقَّلَ الْخَوَابَ فَبَشَّرْنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ
لَا عِشَ إِلَّا عِشَ الْاُخْرٰى فَاغْفِرْ لِّلْاَنْصَارِ وَ
الْمُهَاجِرِیْنَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ يَحْتَمِلُ غَرِيْبٌ
مِنْ هَذَا الْوَجْهِ أَبُو حَازِمٍ رَأٰهُ سَلَمَةُ بْنُ
دِينَارٍ الْاَعْمَرِیُّ الْمَدَنِیُّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ لَا عِشَ إِلَّا عِشَ الْاُخْرٰى یا اللہ! زندگی تو آخرت ہی کی ہے۔ انصار و مہاجرین کو عزت بخش۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۷۹۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ
اللَّهُمَّ لَا عِشَ إِلَّا عِشَ الْاُخْرٰى نَا كَثِيرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
وَالْمُهَاجِرِیْنَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ يَحْتَمِلُ وَفَدَا رَوَى
مِنْ تَبَرُّجِهِ عَنْ أَنَسِ.

فضائل صحابہ کرام

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا اس کو (جہنم کی) آگ نہیں پھوسنے گی۔ حضرت طلحہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا حضرت موسیٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت طلحہ کو دیکھا۔ یحییٰ بن حبیب کہتے ہیں حضرت موسیٰ نے مجھ سے فرمایا تم نے

بَا بِلَا مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ سَأَلَنِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحْبَهُ
۱۷۹۲. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ غَدِي
الْبَصْرِيِّ نَا مُوسَى بْنُ إِدْرِاهِيْمَ عَنْ كَثِيْرٍ
الْأَنْصَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خُزَّامٍ يَقُولُ
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ يَقُولُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَهْتَسِ إِلَّا مَا
مُسْلِمًا رَأَى أَوْ رَأَى مِنْ رَأَى قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ
رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ مُوسَى وَفَدَا

مجھے دیکھا اور ہم سب اللہ تعالیٰ سے اہمید کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن عزیز ہے۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم انصاری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی دوسرے محدثین نے یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم سے روایت کی۔

حضرت عہدہ اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے زمانے کے لوگ (سب سے) بستر ہیں۔ پھر ان سے ملے ہوئے اور پھر ان سے متصل۔ پھر ان کے بعد یہ لوگ آئیں کہ ان کی گواہیاں ان کی قسموں سے آگے بڑھ جائیں گی اور ان کی قسمیں گواہوں سے آگے بڑھ جائیں گی۔ اس باب میں حضرت عمر فاروق بن حصین اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شرکاء بیعت رضوان کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور رحمت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے کوئی بھی آگ میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام کو سب و شتم کرنے والے کی مذمت۔

حضرت ابو سعید خدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کرام کو گالی عداوت کی تم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک آئندہ پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو میرے صحابہ کرام کے ایک ہڈیاؤں سے ہڈی کے برابر بھی نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حسین بن علی نے بواسطہ ابو معاویہ انعمش اور ابو صالح حضرت ابو سعید

وَأَيَّتَ طَلْحَةَ قَالَ يَحْيَىٰ وَقَالَ فِي مُوسَىٰ وَقَعْدًا
وَأَيَّتَنِي وَنَحْنُ نَدْعُو اللَّهَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ لَا نَحْدِثُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ
إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيِّ وَنَدَىٰ عَلِيُّ بْنُ الْحَدَادِ
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ أَهْلُ الْحَدِيثِ عَنْ مُوسَى
هَذَا الْحَدِيثُ۔

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مَعْلُوذَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ تَنَمَّاءُ فِي عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْلُوذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَدَفِي شَعْرًا لَنِي بَيْنَ
يَكُونُهُمْ شَعْرًا لَنِي بَيْنَ يَكُونُهُمْ شَعْرًا لَنِي بَيْنَ
تَسْبِيحُ آيَاتِهِمْ شَعْرًا لَنِي بَيْنَ يَكُونُهُمْ شَعْرًا لَنِي بَيْنَ
دَفِي آيَاتِهِمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ حَرْبٍ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مَا جَاءَ فِي فَضِيلٍ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِبِ عَنْ أَبِي
الْكَائِبِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدًا مِنْكُمْ
بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔
فِي مَنْ يَسْتَبِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي
دَاوُدَ أَنَّ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ
ذُكْرَانَ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا
أَصْحَابِي قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بَيْنَ يَدَيْهِ تَوَانِ أَحَدٌ كَرَّ
أَنْفَقَ مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَهُ مِثْلُ أَحَدِهِمْ
وَلَا نَفِيفَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ

خود ہی رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مراد مع
حدیث روایت کی۔

نَوَيْتُكَ يَنْبَغِي نَصَفَ مَدِيَّةٍ شَتَا الْحَسَنَ بْنَ
عَلِيٍّ نَا أَبُو مَعَاذٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کرام کے
کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو میرے بعد انہیں اپنی
کلام کا نشانہ نہ بنایا۔ جس نے ان سے محبت کی اس نے
میری خاطر ان سے محبت کی۔ اور جس نے ان سے بغض
رکھا اس نے میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ایسا کیا
جس نے انہیں اذیت پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی۔
اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی
اور اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ
لے کر لکھے، حدیث غریبہ ام اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا يَحْيَى نَا يَحْيَى
بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي
كَاطِبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي لَا تَسْخَرُوا وَهُوَ
عَرَضًا يَمْضِي مَنْ أَحْبَبَهُ فَبُحْبِحِي أَحَبَّهُمْ وَ
مَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبُغِضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ أَذَاهُ
فَقَدْ أَذَانِي وَمَنْ أَذَانِي فَقَدْ أَذَى اللَّهِ وَمَنْ
أَذَى اللَّهِ يُؤْذِيكَ أَنْ يَأْخُذَهُ هَذَا أَحَدُ يَث
غَرِيبٌ لَا تَعْلَمُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باجی لوگوں نے
درخت کے نیچے بیعت کی جنت میں جائیں گے لیکن
سرخ اور سفید (دھنیں جاسے گا) یہ حدیث
غریب ہے۔

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبَلَانَ نَا أَنَسُ
الْبَنَانِ عَنْ سَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي
النَّبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَبِثْتُ الْبَيْتَ مِنْ بَابِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
إِلَّا صَاحِبَ الْبَيْتِ الْأَخْضَرِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ابن ابی بلتعہ کے غلام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہو کر حاطب کی شکایت کرتے ہوئے عرض
کیا یا رسول اللہ! حاطب ضرور جہنم میں داخل ہو گا آپ نے
فرمایا تو نے جھوٹ کہا وہ بدلاؤ حدیث میں شریک ہو گئے
ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي
النَّبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ جَابِرِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَاطِبًا
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ خَلَّتْ حَاطِبُ الْبَنَاءِ
فَقَالَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّ شَرَّهَا بَدَأَ وَ
الْحَدِيثُ بَيِّنَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا کوئی
صحابی کسی خطہ زمین میں انتقال کر جائے وہ قیامت

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَذَيْبٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ
نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْلُومٍ أَبِي طَيْبَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدِيَّةٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ

لہ ہدی تیس مائے اذنی کے پہلو سے چٹ کر لوگوں سے چھپا پھر تاغی اللہ بیعت میں شریک نہ ہو۔ (کتب سیرت) مترجم۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ
أَحَدٍ مِنَ أَصْحَابِي يَمُوتُ يَارُبَّنَا إِلَّا بُوِثَ
قَائِدًا أَوْ نَوْرًا أَوْ هَرِيرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ
عَرِيكَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مُسْلِمٍ أَبِي طَيْبَةَ عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْسَلٌ وَهَذَا مَعَهُ .
٨٠٠ . أَحَدًا ثَلَاثًا أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ نَا النَّصْرَ بْنَ
حَمَادٍ نَا سَيْفَ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسْجُدُونَ أَصْحَابِي
فَقُولُوا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى شَوْكِهِمْ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ مُشْكِرٍ
لَا تَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (الْأَخْرَجَ
هَذَا التَّوَحُّدَ .

بِأَيِّهِ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ قَاطِمَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

٨٠١ | حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِلٍ عَنْ أَبِي مُدَيْكَةَ
عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْزُومٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَنَّ بَنِي
هَاشِمٍ مِنَ الْمَغْفِرَةِ إِمْنَاؤُنُو فِي أَنْ يَنْكَحُوا
ابْنَتَهُمْ عَلَى بَنِ أَبِي كَالِبٍ فَلَا أَذْنَ تَحُولُ أَذْنَ
إِلَّا أَنْ يَرِيدَ ابْنُ أَبِي كَالِبٍ أَنْ يَطْلُقَ ابْنَتِي وَ
يَنْكَحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا يَضَعُ يَدِي عَلَى مَا أَلْبَسَهَا
يُؤْذِيَنِي مَا أَذَاهَا هَذَا أَحَدِيكَ حَسَنٌ عَلَيْهِمُ

١٨٠٦- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ سَعِيدٍ
الْجَوْهَرِيُّ قَالَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ جَعْفَرِ الْأَحْمَرِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ بَرْدِزَةَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ كَانَ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَدَيْنُ الْيَجَالِ عَلَيْهِ قَالَ
إِدْرِيسُ يَعْنِي مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ هَذَا أَحَدُ بَنَاتِ

کے دن ان لوگوں کا قائد اور دشمنی بنا کر اٹھایا جائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور بواسطہ عبد اللہ بن مسلم، ابو طیبہ اور ابنی بریدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہے۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ان
لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں
تو کہو تمہاری شہرہ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو یہ حدیث
منکر ہے ہم اسے عبد اللہ بن عمر کی روایت سے صرف
اسی طریق سے پہچانتے ہیں ۔

فضیلت حضرت فاطمہ زہراء
رضی اللہ عنہا

حضرت مسعود بنی مخزوم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر چڑھتے ہوئے سنا کہ نبی ہشام بن مغیرہ
 نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی راکھ حضرت علی بن ابی طالب رضی
 اللہ عنہ کے نکاح میں دیں۔ میں انہیں اجازت انہیں دینا پھر میں
 انہیں اجازت انہیں دینا پھر میں انہیں اجازت انہیں دینا گمیرہ
 کہ علی بن ابی طالب میری صاحبزادی کو طلاق دیکر انکی راکھ سے
 نکاح کریں۔ غافلہ میرے جگہ لاکھڑا ہوں اسکی حکایت میری تکلیف ہے
 اچھی چہرے اذیت ہے مجھ سے بھی اذیت مانگ ہے یہ حدیث کہ صحیح ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں میں سے سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔ ابراہیم کہتے ہیں یعنی اہل بیت میں سے یہ یہ حدیث حسن مغرب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق

حَسَنٌ غَدِيْبٌ لَا تُخْرِجُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا النَّوْجِ -

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الْجَبَّارِ
عَنِ الْقَبْرِ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ
أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا كَرِهَتْ لِحَبْلِي قَبْلَهُ ذَكَرْتُ الْيَتِيَّ حَتَّى أَتَى اللَّهَ عَلَيْهِ
وَسَكَوْ فَقَالَ إِنَّمَا قَالَتْ بَضْعَةٌ وَتَقِيَّ يَدُ يَتِيٍّ مَا أَذَاهَا
وَيَتِيٍّ مَا أَصَبَهَا هَذَا أَحَدُ يَتِيٍّ حَتَّى تَحْتَمِلَ هَكَذَا أَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ خَيْرُ
فَاحِشٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مُحَمَّدٍ وَحَبْلٍ
أَنَّ يَتِيمًا لَمْ يَكُنْ فِي مَرْثَدَةَ رَدَى عَنْهُمَا حَتَّى مَاتَا وَقَدْ رَأَى
عَسْرَهُ بَنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ
مُخْرَجَةً تَخْرُجُ يَتِيٍّ الْيَتِيَّ -

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ
أَبُو إِدْرِيسَ نَاعِلِيُّ بْنُ قَادِيٍّ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ
الرَّحْمَةُ ابْنِ عَتِيقٍ اسْتَدَى عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى أَوْسَمَةَ
عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتِيٌّ وَفَاحِشَةٌ وَاحْتِسَنَ وَاحْتَسَنَ
أَنَا حَبْلٌ يَمْنُ حَارِثٌ وَكَوَيْلٌ يَمْنُ سَامُكَوْ هَذَا
حَدِيثٌ غَدِيْبٌ إِنَّمَا تَخْرِجُهُ مِنْ هَذَا النَّوْجِ
وَحَبِيبٌ مَوْلَى أَوْسَمَةَ كَيْسٌ يَمُخَّذُ يَتِيٍّ -

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا ابْنُ أَحْمَدَ
الذُّبَيْرِيُّ نَا سَفِيَّانَ عَنْ زُبَيْرٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ
حَوْشَبٍ عَنْ أَوْسَمَةَ أَنَّ الْيَتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَكَوْ جَلَلَ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَبَعِيٍّ وَفَاحِشَةٍ
كَمَا رَوَوْ قَالَ اللَّهُ فَهُوَ لَدَى أَهْلِ بَيْتِي وَحَامِيٍّ
لَا ذَهَبَ عَنْهُمْ الذَّهَبُ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا فَقَالَ لَتِ
أَوْسَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَذَا حَسَنٌ شَيْءٌ رَوَيْتُ فِي هَذَا
الْبَابِ فِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَابْنِ الْحَرَّاءِ
۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ

کے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت علی اکرم اللہ علیہ وسلم نے ابو جہل کی بیٹی کا ذکر کیا یہی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت چلا کر فرمایا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں
مجھے وہ بات تکلیف دیتی ہے جو اس کے لئے تکلیف کا
باعث ہو اور جو بات اسے دکھ پہنچائے میرے لئے
بھی پریشان کن ہے اور مجھے ابواسطلخہ ابن ابی ملیکہ حضرت ابن زبیر
سے اسی طرح روایت کیا کہ دوسرے روایتے ابواسطلخہ ابن
ابی ملیکہ مسوری غمر سے روایت کیا ہو سکتا ہے ابن ابی ملیکہ
نے دونوں سے روایت کیا ہو۔ عمر بن زبیر سے روایت ابواسطلخہ ابن
ابی ملیکہ مسوری غمر سے حدیث لیٹ کی طرح روایت کیا۔

حضرت زبیر بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی
فاطمہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا جن سے
تم لڑو گے میں بھی اس سے لڑوں گا اور جس
سے تمہاری صلح اس سے میری بھی صلح۔ یہ حدیث
غریب ہے۔ ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔
صحیح موطا ام سلمہ معروف نہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے امام حسن امام حسین علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہراء
رضی اللہ عنہم کو ایک چادر میں سے کر لے فرمایا یا اللہ یہ میرے
اہل بیت اور مقرب ہیں ان سے ناپاکی دور رکھو اور انہیں
غیر ہتھیار کر دو۔ حضرت ام سلمہ نے پوچھا یا رسول اللہ
میں بھی ان میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا تم بہتری پر ہو
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں مروی روایات میں
بہتری روایت ہے۔ اس باب میں حضرت انس عمر بن ابی سلمہ
اور ابو الجراح رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

بْنِ عَمْرٍو رَأَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبِيبٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ بَنِي عَمْرِو عَنْ عَائِشَةَ بِخَاتَمِهَا عَنْ عَائِشَةَ اَوْ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ سَمًا اَوْ لَدُنْهُ اَبَا بَدْرٍ رَّسُوْلُ اللهِ فِي قِيَامِهَا وَقَعْدِهَا مِّنْ قَابِلَةٍ يَنْتِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَاجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِّنْ مَّجْلِسِهَا فَجَلَسَتْ وَاجْلَسَتْ فِي مَجْلِسِهَا فَلَمَّا مَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ قَابِلَةً فَكَبَّتْ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَبَكَتْ ثُمَّ كَبَّتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَخَضَعَتْ فَكَبَّتْ اِنْ كُنْتُ لَا اَعْلَمُ اَنَّ هَذِهِ مِّنْ اَعْقَلِ نِسَاءٍ اَوْ اِذَا رَأَى مِنَ النِّسَاءِ قَامًا تَدْفِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَهَا اِمَّا اِيْتِ حَيْثُ اَكْبَبْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعْتُ رَأْسِي فَبَكَتْ ثُمَّ اَكْبَبْتُ فَدَفَعْتُ رَأْسِي فَخَضَعْتُ مَا حَسَلْتُ عَلَى ذَلِكَ قَالَتْ اِنِّي اِذَا لَبِذَةً اَخْبَرَنِي اَنَّهُ مَيِّتٌ مِّنْ دُجَيْهِ هَذَا كَبَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِي اِنِّي اَسْرَعُ اَهْلِي لِمَوْتِهِ فَاَنَّ اللهَ حَيَّنْ ضَعُفْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَرِيبٌ مِّنْ هَذَا اَلْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِّنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ.

۱۸۰۷. حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّهُ كُوْفِيْنَا عَبْدُ اللهِ بْنَ حَذِيفَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو النَّبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمِّي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ اَيَّ امْتَانٍ كَانَ اَحَبَّ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَابِلَةُ فَقَبَّلْتُكَ مِّنَ الرِّجَالِ قَالَتْ رَوَيْتُهَا اِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ

ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے بڑھ کر کسی کو عادات احسن سیرت اور درقاریز اسٹھٹھٹھے میں ہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ نہیں دیکھا ام المؤمنین فرماتی ہیں جب حضرت عائشہ جنت تشریف لائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جانے انہیں چھوٹے اور اپنی جگہ بٹھاتے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں، حضور کو چومنتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طویل ہوئے تو حضرت فاطمہ حاضر ہوئیں آپ پر جھک گئیں، آپ کا بوسہ لیا پھر سر اٹھایا اور رو پڑیں، دوبارہ جھکیں اور سر اٹھایا تو ہنس رہی تھیں۔ میں نے دیکھا کہ میں نے کہا میں تو حضرت فاطمہ کو عورتوں میں سے زیادہ عقلمند سمجھتی تھی لیکن آج معلوم ہوا کہ یہ بھی عام عورتوں کی طرح ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میں نے ان سے کہا بتاؤ تو سہی کہ جب آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکیں اور پھر سر اٹھایا تو رو رہی تھیں۔ پھر دوبارہ جھک کر سر اٹھایا تو ہنس پڑیں اس کی کیا وجہ تھی؟ عائشہ جنت نے فرمایا کہ میں اب راز فاش کئے نہ تھی ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ اسی مرض سے میرا وصال ہو گا تو میں رو پڑی پھر بتایا کہ اہل بیت میں سے سب سے پہلے تم مجھے ملو گی یہ شکر میں ہنس پڑی۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن طریق ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

حضرت بی بی کلثوم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنی چھوٹی سہیلی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون زیادہ محبوب عقدا ام المؤمنین نے فرمایا فاطمہ عرض کیا مردوں میں سے کون؟ فرمایا ان کے شوہر سچاں نکاح میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور عبادت کو عبادت کے

صَوَّأَمَّا قَوْلُ مَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُوسٍ تَابِعًا
بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَدُوٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَحَدِّثُونَ بِهَذَا أَيُّهَا هُوَ
يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَا جَعَلَهُمْ صَوَّاجِبًا فِي
إِلَى أَمْرٍ سَلَمَةٍ فَقُلْتُ يَا أَمْرٌ سَلَمَةٍ أَنَّ النَّاسَ
يَتَحَدَّثُونَ بِهَذَا أَيُّهَا هُوَ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نَرِيدُ
الْخَيْرَ كَمَا تَرِيدُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْثَا نَسْ يَهْدُوكَ إِلَيْهِ رُبَّنَّ
مَا كَانَ لَكَ كَدُّكَ ذَلِكَ أَمْرٌ سَلَمَةٍ فَأَعْرَضَ عَنْهَا
ثُمَّ عَادَ إِلَيْهَا فَأَعَادَتْ الْكَلَامَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ صَوَّاجِبًا فِي قَدْ كَدُّكَ أَنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ
بِهَذَا أَيُّهَا هُوَ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَمْرٌ سَلَمَةٍ يَهْدُوكَ
إِلَى مَا كُنْتَ فَلَمَّا كَانَتْ النَّاسُ قَالَتْ ذَلِكَ
قَالَ يَا أَمْرٌ سَلَمَةٍ لَا تُؤْخِذِيَنِي فِي عَائِشَةَ قَالَتْ
مَا أَنْزَلَ مِنَ النَّاسِ وَأَنَا فِي الْحَابِ أَمْرٌ سَلَمَةٍ
غَيْرَهَا وَقَدْ رَأَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَدُوٍّ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْثَا هَذَا
حَدَّثَنَا هَدِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ هِشَامِ بْنِ
عَدُوٍّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ
عَنْ رَمِثَةَ عَنْ أَمْرٍ سَلَمَةٍ شَيْئًا مِنْ هَذَا وَ
هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عَدُوٍّ
لِيُؤْمَرُوا عَلَى رَوَايَاتٍ مُتَّحِفَةٍ وَقَدْ رَوَى سَيِّدَانِ
بْنُ يَلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَدُوٍّ نَحْوَ حَدِيثِ
حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَاعِبًا الدَّرَاقِ

لے بہت کھڑے ہونے والے تھے۔
فقیلت حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی
ہیں جس دن میری بادی ہوئی تو گاہے گاہے سے اپنے تھاقت
بھیجتے۔ ایک روز میری سونکیں حضرت ام سلمہ کے گھر جمع
ہوئیں اور کما ام سلمہ حضرت عائشہ کے بادی پر لوگ خاص
طو پر تھاقت بھیجتے ہیں اور ہم بھی اسی طرح بھلائی مہیا ہتی
ہیں جس طرح حضرت عائشہ مہیا ہتی ہیں۔ آپ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کریں کہ آپ لوگوں کو ہدایت فرمائیں کہ میں
جہاں ہوا کروں وہاں ہی تھاقت بھیجا کہ حضرت ام سلمہ
نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے
درج پھر لیا پھر جب ادھر دیکھا تو انہوں نے دوبارہ عرض کیا
یا رسول اللہ میری سونکیاں کتنی ہیں لوگ تھاقت بھیجنے کے لئے
حضرت عائشہ کی بادی کے منتظر رہتے ہیں لہذا آپ لوگوں
سے فرمادیں کہ آپ جہاں بھی ہوں وہیں تھاقت بھیجا کریں۔
جب ہمیری مقرر عرض کیا تو آپ نے فرمایا ام سلمہ عائشہ کے
بارے میں مجھے اذیت نہ پہنچانا کیونکہ عائشہ کے علاوہ کسی
دوسری کے بستر میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی۔ محمد بن
یہ حدیث بواسطہ حماد بن زید ہشام بن عروہ اور
عروہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت
کی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بواسطہ ہشام بن عروہ
عوف بن حارث اور رمیثہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا
سے بھی اس کا کچھ حصہ مروی ہے۔ ہشام بن عروہ
سے اس بارے میں مختلف روایات ہیں۔ سلیمان
بن بلال نے ہشام بن عروہ سے حدیث حماد بن
زید کی مثل نقل کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

فرماتی ہیں حضرت جبریل علیہ السلام سبز رو بٹھی کپڑے میں میری تصویر لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا یہ دنیا و آخرت میں آپ کی نگاہ میں ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبد الرحمن بن ہدی نے یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ سے سند مذکور کے ساتھ مرسل روایت کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں۔ ابو اسامہ نے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ روایت کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! یہ جبریل میں نہیں سلام کرتے ہیں، فرماتی ہیں میں نے کہا ان پر بھی سلام، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکت ہو، ریا رسول اللہ! آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! جبریل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا ان پر بھی سلام در رحمت ہو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب بھی ہم معاہدہ کرام کو کسی حدیث کے بارے میں مشکل پیش آتی ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھتے تو ان

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي حَنِئِينَ عَنْ أَبِي إِبْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خَدِّهِ خَصْرًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ رُوحُكَ فِي النَّبَا وَالْأَخْبَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لِلْأَعْرَافِ وَاللَّاهِثِ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مُرْسَلًا وَلَوْ يَدُ كَرَفِيحٍ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوَى أَبُو اسْمَاءَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هَذَا۔

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ نَصْرَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرُ عَنِ الْمُهَازِنِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ وَهُوَ يُقْرِئُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَدْرِي مَا لَكَ مَرَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ نَا زَكِيَّاءُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ سَعْدَةَ نَزَارِيَّةَ ابْنِ الدَّبِيعِ نَا خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ الْأَخْزَرِيُّ عَنْ أَبِي بَدْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَا أَشْكَلُ عَلَيْكَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کے پاس اس کے متعلق علم پاتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنگ ذات السلاسل کے لشکر کا سردار مقرر فرمایا فرماتے ہیں میں نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو لوگوں میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا عائشہؓ عرض کیا ہر رول میں سے؟ فرمایا ان کے والد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ نے فرمایا عائشہؓ پوچھا مردوں میں سے؟ فرمایا ان کے والد سے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ اسماعیل بن قیس کی روایت سے حسن غریب ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہؓ کو عورتوں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی نذیر کو باقی کھالوں پر۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن مہر سے مراد ابو طوار انصاری مدنی ہیں اور

حدیث قط فسالنا عائشہؓ الا وجدنا عندنا
ومنه عننا هذا حديث حسن صحيح

۱۸۱۳۔ حکایت القاسم بن دینار النخعي قال
معاوية بن عمرو عن زائدة عن عبد الملك
بن عبد بن موسى بن طلحة قال ما رأيت أحدا
أفصح من عائشة هذا حديث صحيح غريب

۱۸۱۴۔ حکایت ابن ابراہیم بن یعقوب دبندار
قال ما يحيى بن حمادنا عننا نعيم بن المختار
نا خالد الحداد عن أبي عثمان النهدي عن عمرو
بن العاص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
استعمله على جيش ذاب السلاسل إلى أن لما أتته
فقلت يا رسول الله أي الناس أحب إليك
قال عائشة قلت من الرجال قال أبوها هذا
حديث حسن صحيح

۱۸۱۵۔ حکایت ابن ابراہیم بن سفيان
الجوهري نا يحيى ابن سفيان الأموي عن شيبان
بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم عن عمرو
بن العاص أنه قال يرسل الله صلى الله عليه وسلم
وسم من أحب الناس إليك قال عائشة
قال من الرجال قال أبوها هذا حديث حسن
غريب من هذا الوجه من حديث شيبان
عن قيس

۱۸۱۶۔ حکایت علی بن مجیرنا اسماعیل بن
جعفر عن عبد الله بن عبد الرحمن بن محمد
الأنصاري عن أبي بن ملاق أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال فضل عائشة على النساء
كفضل النخيل على سائر الثمار في الباب عن
عائشة وأبي موسى هذا حديث حسن صحيح
بن عبد الرحمن بن ميمون هو أبو طوار

وہ ظہر میں ۔

مرد بن غالب سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے سامنے ناشائستہ الفاظ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا ہند بخت مردود۔ دور ہو۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ زہیرہ کو ایذا دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دنیا و آخرت میں زہیرہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عرض کیا گیا مردوں میں سے کون فرمایا ان کے والد امید یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ فضیلت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمائی ہیں مجھے جتنا رشک حضرت علیہ السلام رضی اللہ عنہا پر ہوا اتنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زہیرہ پر نہیں ہوا۔ حالانکہ میں نے ان کو نہیں پایا اس رشک کی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں کثرت سے یاد کرنا ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح کرتے تو حضرت علیہ السلام رضی اللہ عنہا کی سیلیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر گوشت کا ہدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

الْأَنْصَارِيُّ مَدِينِيٌّ وَهَرِيقَةٌ۔
۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ ثَمَالِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ أَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَائِشَةَ
عِنْدَ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَعْرَبَ مَقْبُوحًا مَبْعُوحًا
أَتَوَدَّى حَبِيبَتَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ۔

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا ثَمَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَهْدِيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمِيٍّ عَنْ أَبِي حَصِينٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ
عَمَارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُولُ هِيَ تَوَجَّهَتْ فِي السَّابِغِ
وَالْآخِرَةِ يَدِي عَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
وَصَحِيحٌ۔

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍاءَ الْقُشَيْرِيُّ
عَنِ الْمُحْتَمِرِ بْنِ سَيَّحَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَيْكَ
قَالَ عَائِشَةُ قِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ غَرِيبٌ وَهَذَا الْوَجْهُ
فَضَّلُ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا۔

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَاشِمٍ الرَّقَاقِيُّ عَنْ
حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَدُوَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا عَزَمْتُ عَلَى أَحَدٍ
مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا بَنِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَزَمْتُ
عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا بِي أَنْ أَكُونَ أَدْوَكُهَا وَمَا
ذَلِكَ إِلَّا بِكُثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَإِنْ كَانَ لِيَذْبَحُ الشَّاةَ
فَيَكْتَبُهَا لَهَا أَيْ خَدِيجَةَ فَيَذْبَحُهَا لَهَا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُدَيْثٍ عَنْ

ثُمَّ الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا حَدَّثْتُ امْرَأَةً مَا
حَدَّثْتُ خَدِيجَةَ وَمَا تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَعْدَ مَا مَاتَتْ وَ
خَلَيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ تَصَدَّقَ لَهَا حَبَّ
فِيهِ وَلَا نَضَبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُعْتَمَدٌ

١٨٢٢. حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ
ثَابِتًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عَدُوٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي
طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَاءٍ مَا حَلَى بِهِنَّ
يَنْتُ حَوِيدٌ وَخَيْرُ نِسَاءٍ مَا مَرَّ بِنَتِ عِمْرَانَ
وَفِي الْبَابِ مَنْ أَنَسَ وَابْنُ هَبٍّ فِي هَذَا
حَدِيثٌ عَنِ عَمْرِو بْنِ

١٨٢٣. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَيْنَبٍ عَنْ شَيْخِهِ
عَبْدِ الدَّيَّانِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَبِيبُ
وَيْتٍ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ يُحْيَى
وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُصَافٍ
وَأَسِيَّةُ بِنْتُ هَارُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
فِي تَضَلُّلِ أَرْوَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٨٢٣- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَعْمَرِيُّ نَا يَحْيَى
بْنُ كَثِيرٍ الْأَعْمَرِيُّ أَبُو فَرْسَانَ نَا سَلَوْبْنُ جَعْفَرُو
كَانَ ثِقَةً عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ أَبِيانَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ
خَلَالٍ قِيلَ لِلْإِمَامِ عُبَّاسٍ بَعْدَ صَلَاتِهِ الصُّبْحِ مَا تَمَّتْ
خَلْقَانَةُ لِمَعْصُومٍ أَوْ رَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَجَدَ قِيلَ لَهُ أَسْمِعْنَا هَذَا ٢٥ سَاعَةً فَقَالَ

فرماتی ہیں مجھے جس قدر رشک حضرت محمد مجھ پر آتا اتنا
 لکھنی دوسری عورت پر نہیں آتا حالانکہ ان کے وصال کے
 بعد حضور نے مجھ سے نکاح کیا یہ اس لئے کہ رسول اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت میں ایسے گھر کی
 خوشخبری دی جو جگہ دار زہرہ جگہ کا ہوگا اور وہاں
 نشوونما اور رنج و ملال نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن
 ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ (اپنے دور میں) حضرت محمدؐ بہت خویلد سب سے اچھی عورت ہیں اور حضرت مریمؑ بہت عماران (اپنے دور کی) عورتوں میں سب سے اچھی ہیں۔ اس باب میں حضرت انس اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام جہان
کی عورتوں میں سے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت
حویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ
کی فضیلت جانتا کافی ہے) یہ حدیث صحیح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
ازواج مطہرات کے فضائل
حضرت عکرمہ سے روایت ہے صحیح کی شانہ کے
بعد حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نلالہ زوجہ کا انتقال
ہو گیا۔ تو آپ نے سجدہ کیا پوچھا گیا آپ اس وقت
سجدہ کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جب کوئی

نشان دیکھو تو مجھ کو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواجی مطہرات کے اٹھ جانے سے بڑھ کر کوئی نشانی ہوگی۔ یہ حدیث حسن عزیز ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت سفیر امت یعنی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مجھے حضرت حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک بات پہنچی تھی۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تم نے یہ نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہو سکتی ہو میرے شوہر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ حضرت ہارون اور چچا حضرت موسیٰ ہیں (علیہما السلام) حضرت سفیر کو یہ بات پہنچی تھی کہ انہوں نے کہا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نزدیک ان سے زیادہ معزز ہیں ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اور چچا زاد ہیں اس بات میں حضرت انس سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث عزیز ہے ہم اسے صرف ہاشم کوئی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اسکی سند کچھ خام نہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سفیر رضی اللہ عنہما کو پتہ چلا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بیورہ کی بیٹی کہا ہے۔ وہ روایتیں سننے میں ان کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے وہ روایتیں انہیں آپ نے پوچھا کیوں روایتی ہوئے عرض کیا حضرت حفصہ نے مجھے بیورہ کی بیٹی کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نبی کی بیٹی ہو تمہارے چچا نبی ہیں اور نبی کی بیورہ ہو پس وہ کس بات میں تم پر فخر کرتی ہیں۔ پھر فرمایا حفصہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے عزیز ہے۔

أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَأَبْتُكُمْ آيَةً فَاسْجُدُوا فَإِنَّ آيَةَ اعْظَمَ مِنْ ذَهَابِ الْأَدْبَجِ ۚ لَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا تَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۸۲۵۔ حَكَكَ ثَنَا بِنْدُ أَرَبَ عَبْدُ الصَّمَدِ فَأَمَّا شَهْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ ثَاكِرًا نَحْنُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفِصَةُ بِنْتُ حَبِيبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَلَغَنِي عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامًا فَقَدْ كَرِهْتُ ذَلِكَ لَمْ قَالَ الْأَقْلَمُ وَكَيْفَ تَكُونَانِ غَيْرَ أُمِّي وَرُوحِي مُحَمَّدًا فَإِنِّي كَادَرْتُ دَعَوِي مُرْسِي وَكَأَنَّ الَّذِي بَلَغَنِي أَنَّهُمَا قَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَ قَالُوا نَحْنُ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتُ عَمِّهِ وَفِي الْأَبَابِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا تَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ هَكَذَا يَشْعُرُ الْكُوفِيُّ وَكَيْفَ إِسْنَادُهُ يَذْكُرُ.

۱۸۲۶۔ حَكَكَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ فَأَمَّا نَاجِدُ الدَّرَاقِ أَنَا مَعْمَرُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ حَفِصَةُ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُودِيٍّ تَبِعَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ قَالَتْ بِنْتُ حَفْصَةَ فِي ابْنَةِ يَهُودِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْكُوتِي وَإِنَّ عَقْدَ النَّبِيِّ وَرِثَتِي لَتَحْتَ بَنِي فَغَيَّرَ تَغْيِيرًا عَيْنَكَ حَوْرَتَا لِي لَيْتِي اللَّهُ يَا حَفْصَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال حضرت
خاتونِ بنتِ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کو بلایا اور سرگوشی
کی وہ رو پڑیں۔ پھر کچھ فرمایا تو وہ انہیں پڑیں حضرت ام سلمہ
فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میں
نے حضرت فاطمہ سے دوسرے اور بیٹے کو اس سب سے رو پڑھا انہوں نے
فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ تم قریب
آہ ۲ وصال ہوگا اس پر میں رو پڑی پھر فرمایا تم مریم بنت
مریم کے علاوہ تمام جنتی عورتیں کی سردار ہو۔ پرستگار
میں انہیں پڑی۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن
غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں اچھا وہ ہے
جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہو اور جس اپنے گھر والوں
کے لئے تم سب سے اچھا ہو اور جب تمہارے ساتھی
کا وصال ہو تو اسے پھونک دو۔ یہ حدیث حسن
مجموع ہے۔ ہشام بن عروہ نے جو اسط اپنے
والد عروہ، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے مرسل روایت کی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص
کسی صحابی کے بارے میں مجھ سے شکایت نہ کرے کیونکہ
میں چاہتا ہوں کہ ان کی طرہ صاف دل نکلوں حضرت
عبداللہ فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال
لایا گیا آپ نے اسے تقسیم فرمایا اس کے بعد میں دو آدمیوں
کے پاس گیا وہ بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقسیم سے اللہ کی رضا اور
آخرت کا ارادہ نہیں کیا میں نے اسے ہی یہ بات مشہور

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
خَالِدِ بْنِ عْتَمَةَ ثَنِي مَرْثَى بَنِي يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى
عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَهْبٍ
أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَرَةَ الْغَنِي
فَنَاجَاهَا فَنَكَّتَ لَهَا عَنَّا هَا فَنَكَّتَ فَنَاجَاهَا فَنَكَّتَ فَنَاجَاهَا
تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاجَاهَا
عَنْ بَكَا جَاءَ وَهَيَّجَهَا قَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوتُ فَمَكَّنْتُ شَرَّ
أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةٌ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ
بْنَتْ عِمْرَانَ فَطَهَّرْتُ هَذَا أَحَدًا يَنْتَ حَسَنَ غَرِيبٍ
مِنْ هَذَا النَّجِيبِ۔

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ
يُوسُفَ نَا سَنِيَانُ عَنْ هَاشِمِ بْنِ عُدَّة عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِمْ وَأَنَا
خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَا عُدَّة
هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ يَحْتَمِلُ وَدَوِي هَذَا عَنْ هَاشِمِ
بَنِ عُدَّة عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنَتِي مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَوْسَلٍ۔

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ
يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ
زَارِيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْكُنِي أَحَدٌ
مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِي شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ
أَخْذَجِرَ إِلَيْهِمْ وَأَنَا سَيِّدُ الْقَدَرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
فَأَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَسَالِ
نَفْسِهِ الْيَتِي مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ هَيَّجَتْ
إِلَى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ فَمَا يَقُولَانِ وَاللَّهِ مَا

دنیا کے کرشمے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹو۔ انہوں نے عرض کیا: ان کیوں نہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ لایا اگر دوسرے لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک کو یوم حرم میں شہید ہونے والے ان کے خاندان اور چچا زاد بھائیوں کی تعزیت میں لکھا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتا ہوں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دہا مانگتے ہوئے سنا: "یا اللہ انصار ان کی اولاد اور ان کا اولاد کی اولاد کو بخش دے یہ حدیث حسن صحیح ہے قتادہ نے بواسطہ نصر بن انس، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے منسایا اپنی قوم کو کہو میرے مسلمات کے مطابق یہ لوگ پاکدامن اور صبر کرنے والے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منسایا سن لو! میرا عابدان حسین کے میں آرام پاتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میری جماعت انصار ہیں۔ ان کے بروں کو محبت کرو اور نیکو کاروں سے قبول کرو۔ یہ حدیث حسن ہے اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

أَنْ أَجِبَهُمْ وَأَنَا تَقَرُّهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِأَلَدِيَا تَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ بَيَّتَ كُفْرًا لَوْ أَبَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَّكَ النَّاسُ قَادِيَا أَوْ شَيْعًا وَسَلَّكَتِ الْأَنْصَارُ قَادِيَا أَوْ شَيْعًا لَسَلَّكَتِ قَادِيَا الْأَنْصَارُ وَشَيْعَةُ هَذَا أَحَدَانِ يَصْحَبَانِ.

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا هُشَيْبُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَيْلٍ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُعَذِّبُهُ فِيمَنْ أُصِيبَ مِنْ أَهْلِهِ وَبَنِي عَقِيْبِهِ يَوْمَ الْحُدُودِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَا أَبْقِرُكَ بِبَشْرَى مِنَ اللَّهِ إِنْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِي لَا يَرَى الْأَنْصَارُ لِي رَأْيِي فَإِنَّهُ هَذَا أَحَدَانِ يَصْحَبَانِ هَذَا سَادَةً قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَرْقَمٍ عَنْ نَيْلٍ بْنِ أَرْقَمٍ.

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخُدْرِيِّ الْأَصْمَرِيُّ نَا ابْنُ كَزْبَةَ وَابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قَوْمٌ السَّلَامُ فَإِنَّهُمْ مَا عُدَّتْ أَعْقَابُهُمْ هَذَا أَحَدَانِ يَصْحَبَانِ.

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْبٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي نَازِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَبِيحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ عَيْنِي الْبَاقِيَّةُ أَدَى إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي وَ إِنْ كَرِهْتُمُ الْأَنْصَارُ فَإِنَّ عَيْنِي عَنْ مُسَيِّمِهِمْ مَا قَبِلُوا مِنْ تَحْسِينِهِ هَذَا أَحَدَانِ يَصْحَبَانِ هَذَا فِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ.

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ

روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ سے الفاہار
میرا میں لوگ زیادہ جوہاں گئے اللہ یہ
کم ہوں گئے۔ پس ان میں سے نیکوکار سے قبول
کہ اللہ برے سے درگزر کر دے یہ حدیث حسن
میں ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ سے
جو شخص قریش کو ذلیل کرنا چاہے گا۔
اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔ یہ
حدیث غریب ہے۔ عبد بن حمید نے
بواسطہ یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابراہیم
بن سعد اور صالح بن کیسان، ابن شہاب سے اس
سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت
نقل کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے منہ سے جو اللہ تعالیٰ اللہ آخرت
پر ایمان رکھنے والا ہے وہ انصار سے
بنفہ نہیں رکھے گا۔ یہ حدیث حسن
میں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یا اللہ! تو نے پہلے والے قریش کو رنج و الم
چکھایا اب بعد والے قریش کو عطیات
کا مزہ چکھا۔ یہ حدیث حسن میں غریب
ہے۔

عبدالوہاب رزاق نے بواسطہ یحییٰ بن سعید
اموی، اعمش سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

جَعَلَنِي نَاصِبًا قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ قَالَ عَنْ
أَبْنِ مَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ كَرْدُكُمْ وَعَيْنِي وَرَأَى النَّاسَ
سَمِعَكُمْ وَرَأَى قُلُوبَكُمْ فَأَتَبَلُوا مِنْ حَيْبِهِمْ وَتَجَاوَزُوا
عَنْ مُشِيهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ نَاصِبًا
بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ نَاصِبًا هَيْبُ بْنُ سَعْدٍ نَاصِبًا
بْنُ كَيْسَانَ بْنِ الذَّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَعْيَانَ
عَنْ يُونُسَ بْنِ أَعْلَمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ يَرِدْ هَذَانِ قَدْرَيْنِ أَهَانَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ شَنَا يَدْقُوبُ
بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي عَنْ هَالِمِ بْنِ
كَيْسَانَ عَنْ أَبِي شَهَابٍ بِهَذَا الْأَسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْلَانَ شَنَا يَدْقُوبُ
بْنُ السَّرِيِّ وَنَحْوَهُ قَالَ لَنَا سَعْيَانُ عَنْ حَبِيبِ
بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي قَبَّاسٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي لَا يَبْخَضُ
الْأَنْصَارُ رَجُلٌ يَوْمَ يَأْتِيهِ الْيَوْمُ الْآخِرُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاصِبًا أَبُو يَحْيَى الْهَمْدَانِيُّ
عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ هَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي قَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اذْكُتْ أَقُولُ
قَدْرَيْنِ نِكَالًا فَإِنْ أُخِرَ هُوَ نَدَا هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ ضَعِيفٌ غَرِيبٌ

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَّابٍ الْوَرَّاقُ مَشْنِي
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمْرِيُّ عَنْ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ

نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ جَعْفَرِ الْأَحْمَرِ عَنْ عَطَايَ
بْنِ الشَّائِبِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْأَنْبَاءِ الْأَنْصَارِ
وَالْأَنْبَاءِ أَهْلُ الْأَنْصَارِ وَالْأَنْبَاءِ الْأَنْصَارِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -
باب ۵۵۹ مَا جَاءَ فِي آيِ دُورِ الْأَنْصَارِ
خَيْرٌ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اٹکی یا اللہ انصار
کو، ان کے بیٹوں، بیٹیوں کے بیٹوں اللہ
ان کی عورتوں کو بخش دے۔ یہ حدیث
اس طریق سے حسن غریب ہے۔

انصار کے کون سے گھروں میں خیر ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں انصار کے بہترین
گھر یاد دہن دے دوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا
یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا جو بخاری ہجران سے
منقل جو عبدالشمل ہجران سے ملے جو حادث بن خزرج ہجران
سے منقل جو سادہ۔ اس کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کیا کہ انہیں نہ کیا چم
کھولا مبطر کوئی ہاتھ سے کچھ پھینکتا ہے فرمایا انصار کے
تمام گھروں میں خیر ہے یہ حدیث حسن
مصحح ہے۔

اور اس سے بواسطہ ابواسید سادہ کی، مرفوعاً
مردی ہے۔

حضرت ابواسید سادہ کی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
انصار کے بہترین گھر بنی نجد کے گھر میں پھر بنی عبدالشمل کے
گھر پھر بنی حادث بن خزرج پھر بنی سادہ اور انصار کے
تمام گھروں میں خیر ہے حضرت سعد نے فرمایا رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی ہے۔ کہا
جی ہاں تم لوگوں کو بھی کو دوسروں پر زیادہ فضیلت دی گئی ہے
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابواسید سادہ کا
نام مالک بن ربیعہ ہے

۱۸۴۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ سَعْدِ
عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ خَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ أَوْ
بَنِي الْأَنْصَارِ قُلُوبُ بَنِي يَارَسُولَ اللَّهِ مَا لَمْ
يَكُنُوا لِبَنِي النَّبِيِّ يَكُونُوا لِبَنِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ
الَّذِينَ يَكُونُوا لِبَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْزَاجِ ثُمَّ الَّذِينَ
يَكُونُوا لِبَنِي سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَقَبَضَ
أَصَابِعَهُ ثُمَّ سَطَمَ كَالَّذِي يَبْكِي فِيهِ قَالَ فِي
دُورِ الْأَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ مِنْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَحْتَمِلُ وَقَدْ
رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي أَسِيدٍ
السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَسَادَةَ يَحْدِثُ عَنْ
أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أَسِيدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ
دُورِ الْأَنْصَارِ دُورُ بَنِي الْمُتَجَارِ ثُمَّ دُورُ بَنِي
عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْزَاجِ ثُمَّ
بَنِي سَاعِدَةَ فِي بَنِي دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ
سَعْدُ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا قَدْ قَضَى عَيْنًا فَيَقِيلُ قَدْ قَضَى كَرًّا عَلَى نَفْسِهِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَحْتَمِلُ وَابْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ

۱۸۳۶ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ -

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَكُونُ بْنُ جَنَادَةَ بْنُ سَكُونٍ أَخْبَدَنَا عَنْ بَشِيرٍ عَنْ جَابِلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دِيَارِ الْأَنْصَارِ مَكَّةُ وَالتَّجَارُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منہایا انصار کے بہترین گھر جو خیبر کے گھر ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ نَا أَحْمَدُ بْنُ لَبِيبٍ عَنْ تَجَاهِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَنْصَارِ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْأَوَّلِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہایا بہترین انصار بنو عبد الاشہل ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

تفصیل مدینہ طیبہ

باب ۵۱۵ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَدِينَةِ ۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا أَقْبَةُ بْنُ سَيْفٍ نَا الْكَلْبِيُّ عَنْ سَيْفِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ الْمَقْبُورِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَسِيٍّ بْنِ أَبِي هَالِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَى كَانَ بِحِوْرَةَ الشَّجَا أَلْبَنِي كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي دَقَاسٍ فَقَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَفِي بَوْضُو فَنَدَّ شَوْقًا مَرَّاسْتَقْبَلِ الْبَيْتَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا إِبْرَاهِيمَ كَانَ عَبْدًا ذَخِيلَكَ وَدَعَا لِأَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَآلَا عَيْدَكَ وَرَسُولَكَ أَدْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ تَبَارَكَ لَكَ لَقَرٌ فِي مَدِينَةِ هَرَدَ مَسَا عَمْرٍو فَبَشَّرَنِي مَا بَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ مَعَ النَّبِيِّ كَرَّ بَرَكَتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْمُبَاجِرَةِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعِيدٍ وَآبِي هُرَيْرَةَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے یہاں تک سقیا کے سنگلاخ زمین میں پہنچے یہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہایا میرے لیے وضو کا پانی لاؤ آپ نے وضو فرمایا اور پھر قبلہ رو ہو کر کھڑے ہوئے اور یہ دعا مانگی یا اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور خلیل تھے۔ انہوں نے اہل مکہ کے لیے برکت کی دعا کی میں تیرا بندہ اور رسول ہوں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ ان (اہل مدینہ) کے لئے اور صاع میں اس سے دو گنی برکت عطا فرما جو تو نے اہل مکہ کو عطا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ عبد اللہ بن زید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ نَا أَبُو ثَابِتٍ يُونُسُ بْنُ يَحْيَى بْنُ تَابِتٍ نَا سَلَمَةُ

حضرت علی بن ابی طالب اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا میرے دولت کردہ اور
میر کے درمیان جنت کے
باغوں میں سے ایک باغ ہے یہ
حدیث اس طریق سے حسن غریب
ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
خانہ اقدس اور منبر شریف کے درمیان جنت
کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اسی اسناد
سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے بڑا
مسجد حرام کے علاوہ دیگر تمام مسجدوں میں
ایک ہزار نمازوں سے میری مسجد میں ایک
نماز بہتر ہے یہ حدیث صحیح ہے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو
دینہ طیبہ میں موت آئے تو اسے یہاں ہی
مرا جائیے کیونکہ میں یہاں مرتے والوں کی دعا
طوریہ شفاعت کروں گا۔ اس باب میں حضرت
سیدہ بنت حارثہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے بھی
روایت مذکور ہے یہ حدیث اس طریق یعنی ایوب کی روایت
سے حسن غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ ان کی لڑکی ان کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا مجھ
پر زام سنت ہو چکا ہے اس لیے میں عراق جاؤں
جہاں ہوں آپ نے فرمایا شام کیوں نہیں چلی جاتی ہو
وہ زمین محشر ہے۔ یوقوت! صبر کر۔ میں نے

بُنْ وَرَدَّ اَنْ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ بَنِ اَبِي اَلْمَعْلَى عَنْ
عَبْدِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ مَا بَیْنَ
رَوْضَتَہِ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ هَذَا حَدِیثٌ غَرِیْبٌ
حَسَنٌ مِنْ هَذَا النَّوَحِیِّ۔

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَامِلٍ الْمَدَنِيُّ
ثَابِتُ الْعَزِیزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ الذَّاهِدُ عَنْ کَثِیْرٍ
بْنِ زَبِیْدٍ عَنِ اَنُوفِیْہِ بْنِ زَبَاحٍ عَنْ اَبِي هُرَیْرَةَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ قَالَ مَا بَیْنَ
بَیْتِی وَبَیْتِی رَوْضَتَہِ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ
وَهَذَا السَّانِدُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ
قَالَ صَلَوةٌ فِی مَسْجِدِیْ هَذَا اَکْبَرُ مِنْ اَنْ
صَلَوةٍ فِیْ سِوَاہِ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ
الْحَرَامَ هَذَا حَدِیثٌ فَخْخٌ وَقَدْ رَوٰی عَنْ اَبِی
ہُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ مِنْ
غَیْرِ وَجْہٍ۔

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا بَنُو اَرْثَا مَعَاذُ بْنُ حِشَامٍ
ثَقِیُّ اَبِی عَنْ اَبِی یُوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ مَنْ اسْتَطَاعَ
اَنْ یَمُوْتَ بِاَمْلِیْہِ یَسْتَحِیْثُ عَافِیَ اَشَقَمُ
لِمَنْ یَمُوْتُ بِهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ سَبِیْعَةَ بِنْتِ
الْحَارِثِ السَّکِیَّتِیِّہِ هَذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ فَخْخٌ
غَرِیْبٌ مِنْ هَذَا النَّوَحِیِّ مِنْ حَدِیثِ اَبِی یُوْبَ
السَّخِیَّتِیِّ۔

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّیْدِ اللّٰہِ عَلِیُّ تَا
الْمَعْلَیِّ بْنِ سَلَمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَیْدَ اللّٰہِ
بْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ اَبْنِ عُمَرَ اَنْ مَوْلَاةً لَّہِ
اَتَتْہُ فَقَالَتْ اَسْتَشْفِیْ عَلَیْكَ الدَّمَاءُ وَرَافِی
اُرْبِیَّہِ اَنْ اُحْدِثَ اِلَی الْاُیُوْقِی قَالَ فَعَلَّی اِلَی اَشَہَرِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص (مدینہ طیبہ) کی سختی اور بھگ پر صبر کرے میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا (فرمایا) شفیع ہوں گا۔ اس باب میں حضرت ابو سعید، سفیان بن ابی زہیر اور عبید اللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلامی شہروں میں سب سے آخر میں دریاں ہونے والا شہر مدینہ طیبہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف جہاد کی روایت سے پھلتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ کا اس روایت پر تعجب ظاہر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دست اقدس پر بیعت اسلام کی۔ پھر مدینہ طیبہ میں اسے بیمار ہو گیا وہ چلا گیا پھر آیا وہی بات دہرائی آپ نے انکار فرمایا وہ پھر چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ ایک جنتی کی مثل ہے جو میل کچیل دور کر دیتی ہے۔ اور طیب کو خاص کر درختی ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث حسن

صحیح ہے

.....

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اگر میں مدینہ طیبہ میں ہر فوں کو چرتے دیکھوں تو انہیں خوف زدہ نہ کروں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ کے سنگلاخوں کا درمیان حرم ہے۔ اس باب میں حضرت سعید

أَرْضِ الْمُنَشَّرِ وَابْدِئْ لَكُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَدَرَ عَنِ بَيْتِهِمَا وَلَدَا أَمَّا كُنْتُ لَهُ شَيْئًا أَوْ مَشِئَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَعْيَانِ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ وَسَبِيحَةَ الْأَسْطِيبَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَائِبٍ ثَنَا أَبِي جُنَادَةَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُدْوَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ قُبْرِي الْإِسْلَامُ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا تَقْرُفُهُ إِلَّا مَنِ هَذَا حَدِيثٌ جُنَادَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ يَقُولُ مُحَمَّدٌ بْنُ سَالِمٍ

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ حَسَنِ بْنِ الْحَكْدِيدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ قَامَا بَهُ وَعَلَى مَا نَسِيَتْهُ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْبَلِي بَيْعِي فَإِنِّي فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ شَوْجَاءً فَجَاءَهُ فَقَالَ أَقْبَلِي بَيْعِي فَإِنِّي فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَلْمِيزَةُ كَانِيكَرِي تَنْفِي خَبَرَهَا وَتَنْصَرُ عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عِدْوَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ شَوْجَاءً فَجَاءَهُ فَقَالَ أَقْبَلِي بَيْعِي فَإِنِّي فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَلْمِيزَةُ كَانِيكَرِي تَنْفِي خَبَرَهَا وَتَنْصَرُ عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

عبداللہ بن زید ، انس ، ابوالیوب ، زید بن ثابت ، رافع بن خدیج ، جابر اور سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے ۔ حدیث ابی صریرہ حسن صحیح ہے ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ نے فرمایا یہ پہاڑ ہے جہنم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اسے محبوب رکھتے ہیں ۔ یا اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ شریف کو حرم بنایا اور میں اس (مدینہ طیبہ) کے سنگلاخوں کے درمیانی حصہ کو حرم بنانا ہوں یہ حدیث

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف دو بھیجی کہ ان تین مقامات میں سے جہاں بھی اتریں وہی آپ کا مقام ہجرت ہے ۔ مدینہ طیبہ ، یحرمین اور تفسرین (شام کا ایک شہر) یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف فضل بن سوسی کی روایت سے پہچانتے ہیں اس روایت کے ساتھ ابو مسلم سفرد ہیں ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینہ طیبہ کی سختی اور جھوٹ پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا فیض یاں (دے دیا) گواہ ہوں گا ۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ۔ صالح بن ابی صالح سہیل بن ابی صالح کے بھائی ہیں ۔

فضیلت مکہ مکرمہ

قَالَ مَا بَيْنَ لَا بَتِّيَهَا حَدًّا مَرَوِي فِي الْبَاب عَنْ سَعْدِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُبَيْدٍ وَأَبِي أُدْبَيْدٍ وَنَائِبِي عَنْ ثَابِتٍ وَنَائِبِي عَنْ خَدِيجٍ فَجَارِدٍ وَنَائِبِي عَنْ حَنِيْفٍ عَنْهُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ مَكِّيٍّ

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَائِمٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَمَ لَهُ أَحَدًا فَقَالَ هَذَا أَجَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْعِيكَ بِرَأْسِهِ وَحَدِّ مَكَّةَ وَرَأْيَ أَحَدٍ مِمَّا بَيْنَ لَا بَتِّيَهَا هَذَا حَدِيثُ حَسَنٍ مَكِّيٍّ

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيسَى بْنِ عَمِيْدٍ عَنْ غِيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقَامِرِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَدِيرٍ عَنْ جَدِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ طَوْلًا لَكُمْ لَمَّا لَمْ تَكُنْ فِي دَارٍ مِنْ دَارِكِ الْمَدِينَةِ أَوْ لَمَّا لَمْ تَكُنْ فِي دَارٍ مِنْ دَارِكِ الْمَدِينَةِ غَيْرِيكَ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى تَعَرَّفَ بِهِ أَبُو عَامِرٍ

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى نَا هِشَامُ بْنُ عَدُوَّةَ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَذَائِ الْمَدِينَةِ وَمَشَارِقِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثُ حَسَنٍ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا أَتَوْجَرُّ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ أَحْمَدُ سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ

يَا تَبَّ فِي فَضْلِ مَكَّةَ

ہم اسے صحت ابوہریرہ شجاع بن ولید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عرب سے دھوکہ کیا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی اسے میری بہت نصیب ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صحت حصین بن عمر احمسی کی روایت سے پہچانتے ہیں
حصین بن عمر، صدیقین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں۔

ۛ ۛ ۛ

حضرت محمد بن ابی نزیں اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عرب میں سے کوئی انتقال کر جاتا تو ام حریصی اللہ منہا کو سنت دکھ ہوتا۔ پوچھا گیا ہم دیکھتے ہیں کہ کسی نبی کے فوت ہونے پر آپ کو سنت صدمہ ہوتا ہے انہوں نے فرمایا میں نے اپنے آزاد کردہ غلام سے سنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب کا ہلاکت اقرب بہت قدامت کی علامت ہے۔ محمد بن ابی نزیں کہتے ہیں ان کے غلام طلحہ بن مالک تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صحت سلیمان بن حرب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ رجال سے جاہلیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔ ام شریک فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس دن عرب داسے کہاں ہوگی گے؟ آپ نے فرمایا وہ اکہم ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

ۛ ۛ ۛ

لَا يَهْنُ حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ شَجَاعِ بْنِ أَبِي تَوَيْلٍ۔
۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَمْوَجِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَارِثِ بْنِ شِمْقَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَشَرَ الْعَرَبِ تَوَيْدٌ خَلَّ فِي شَفَاعَتِي وَكَوْنُهُ تَنْتَهَ مَعْدِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ الْأَحْمَسِيِّ عَنْ حَارِثِ بْنِ وَكَيْسٍ حُصَيْنٌ جَدُّ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَلِكَ الْقَوْلِ۔

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا سَيِّمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَرِيحٍ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ كَانَتْ أُمُّ الْعَبْدِيِّ إِذَا مَاتَ أَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا فَيَقِيلُ لَهَا إِذَا نَدَاكَ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْكَ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ (فُتِرَ) السَّاعَةِ هَلَكَ الْعَرَبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَرِيحٍ وَ مَوْلَاهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَلِيمَانَ بْنِ حَرْبٍ۔

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ نَا شَجَاعِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُوَيْبَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الذَّبْيَرَانِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ حَدَّثَنِي أُمُّ شَرِيكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُعَذِّبَنَّ النَّاسَ مِنَ الدَّجَالِ حَتَّى يَنْتَحِقُوا بِأُجْبَالٍ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ أَيْنَ أُنْعَذِّبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُوَ قَيْدُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت سہیل بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند (شام، عرب کے باپ ہیں۔ یافت) عربوں کے اور عام حبشہ والوں کے یہ حدیث سن ہے۔ یافت کو یافت اور یافت بھی کہا جاتا ہے۔

فضیلت اہل عجم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مجھوں کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا مجھے ان سب پر یا (فرمایا) ان میں: بنی ہاشم یا فرمایا ان میں سے بعض کی نسبت زیادہ اہم ہے یہ حدیث عزیز ہے ہم اسے مرث ابوہریرہ بن عباس کی روایت سے پہچانتے ہیں امام سے ابن ہریرہ بن عباس بن مرث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ سودہ جعدہ نازل ہوئی آپ نے اسے تلاوت فرمایا جب اس آیت پر پہنچے تاخرین منہم یا یسقواہم ان میں سے کچھ دوسرے ہیں جو ابھی تک ان سے نہیں ملے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو ابھی تک ہم سے نہیں ملے۔ آپ نے کچھ جواب نہ دیا۔ ادا کرتے ہیں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ میں موجود تھے رسول اکرم نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان پر رکھ کر فرمایا: ان کی تم میں سے نبی میں سے ہیں اگر ایمان لائے پاس بھی ہوتا تو ان سے کچھ لوگ ملے حاصل کر لیتے یہ حدیث حسن ہے حضرت ابوہریرہ

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ كَثَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمَةَ بْنِ جُنْدَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلَ أَبُو الْعَدْبِ وَيَافِثُ أَبَا الدَّرْدِ عَمْرُوَ حَامُ أَبَا جَبْشِثٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيَقَالُ يَافِثُ وَيَافِثُ يَفِثٌ.

باب فی فضل العجم

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَافِثُ بْنُ أَدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ نَاصِبُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ قَالَ مِمَّنْ أَتَى كَهْرَبَةَ يَقُولُ ذُكِرَتْ الْأَعْرَابُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْخِذُوا بِهِمْ أَوْ يَعْضُوهُمْ أَوْ تَنْفِثُوا بِهِمْ يَكُونُ أَمْرٌ يَعْضُوهُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَصَالِحُ هَذَا ابْنُ مَهْرَانَ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ.

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ تَوْرِيٍّ رَزِيْدُ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِي الْخَيْثَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنَا أَنْتَزَلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قُلْنَا بِكُمْ وَأَخْبَرْنَا مِنْهُمْ نَسَا يَنْتَحِدُوا يَهْرَقَالُ كَرَجَلُ يَارَسُولَ اللَّهِ مَنْتَ هَذَا لِمِ الْأَنْبِيَاءِ نَوَافِلُ بِنَا فَلَمْ يَكَلِّمْهُ قَالَ وَسَلَّمَانُ الْفَارِسِيُّ فَبِتَ قَالَ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ فَقَالَ وَاللَّيْلِ نَقِيٌّ بِإِلَهِهِ تَوَكَّانَ الْإِيمَانَ بِالْأَعْمَى لَمَّا وَلَدَ رَجَالٌ مِنْ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب فی فضل الیمین

۱۸۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَرِيضٍ وَ
عَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ قَالَا نَا بَرْدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو
أَنَّ الْقَطَّانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قَبْلَ الْيَمِينِ
فَقَالَ اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقَوْلِي هَذَا وَبَارِكْ لِي فِي
صَلَاتِي وَفِي مَا هَذَا أَحَدِيكَ حَسَنَ غَرِيبٍ مِنْ
حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
عَمْرَانَ الْقَطَّانِ .

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُصِيبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ مُصِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ الْيَمِينِ هَذَا أَصْنَعْتَ كُنُوبًا
وَأَنَا أَشْهَدُ الْإِيمَانَ يُبَارِكُ وَابِحُكُمْ بَيِّنَاتٍ
فِي أَقَابٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَابِئٍ مَسْعُودٍ هَذَا
حَدِيثُ حَسَنٍ حَبِيبٍ .

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا زَيْدُ بْنُ
حَبَّابٍ نَا مَعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ نَا أَبُو مَرْثَدَةَ الْنَصَارِيُّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَكُ فِي قَرْنِي وَالْقَضَاءُ فِي
الْأَنْصَارِ وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْإِمَانَةُ فِي
الْأَزْدِ يَعْنِي الْيَمِينَ .

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ
الْنَصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُفُوَةٌ وَتَوْبَةُ رَفْعَةٍ وَ
هَذَا أَحَدُ مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ حَبَّابٍ .

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ حَمْدٍ
الْقَطَّانِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ الْكَبِيرِ بْنِ شُعَيْبٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

اہل یمن کی فضیلت

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھ کر دعا فرمائی۔ یا اللہ! تو ان کے دلوں کو متوجہ کر دے اور ہمارے صانع اور مدد میں برکت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن، زید بن ثابت کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عمران القطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس اہل یمن آئے وہ بہت کزور دل اور نرم طبیعت والے ہیں۔ ایمان بھی یعنی ہے اور حکمت بھی یعنی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکومت قریش میں انصار میں، اذان حبشہ میں اللہ امانت از دینی یمن میں ہے۔

.....

محمد بن بشر نے بواسطہ عبد الرحمن بن ہمدانی عن ابن سالم اور ابو ہریرہ انصاری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔ زید بن حباب کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل ازد (یعنی لوگ) زمین میں اللہ تعالیٰ کے (دین کے) مددگار

ہیں۔ لوگ انہیں پست کرنا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ انہیں بلند کرنا چاہتا ہے۔ لوگوں پر ضرور ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کے گالاش سیراب پکھن ہوتا کاش میری ماں ابلیس سے جوتی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسی سند سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے اور وہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ اگر ہم از دیوں (عین والوں) سے نہ ہوتے تو انسانوں میں سے ہی نہ ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا سیرا خیال ہے وہ قیس بن مسلمان سے تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ قبیلہ میر پر لعنت بھیجنے۔ آپ نے رخ پھیر لیا وہ دوسرا کاہانہ سے آیا آپ نے پھر رخ پھیر لیا پھر دوسری طرف سے آیا آپ نے رخ پھیر لیا۔ اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ قبیلہ میر پر دم فرمائے ان کے چہرے سلام، ہاتھ طعناں اور وہ خود اہل ایمان ایمان ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عبدالرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ حیناد سے سنکر احادیث مروی ہیں۔

أَنَسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَأَذْنُ ابْنِي فِي الْأَرْضِ يُرِيدُ النَّاسُ أَنْ يَصْعَوْهُ وَيَأْتِيَ اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَدْفَعَهُمْ وَيَكُونَتْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُ الدَّجَلُ يَا كَيْتُ أَيْ كَانِ أَذْنُ يَا كَيْتُ أَيْ كَانَتْ أَذْنُ بَيْتَ هَذَا حَدِيثٌ لِحَدِيثٍ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمَرْوِي عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَمَوْقُوفٌ وَهُوَ عِنْدَنَا أَصَحُّ.

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ ابْنِ حَمْدٍ الْأَعْطَارِيُّ بِصُرَيْفٍ تَابَ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ ثَنَى غِيْلَانُ بْنُ جَدْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ (رَأَى كَوْكَبًا مِنْ الْأَكْنَادِ فَلَسْنَا مِنْ النَّاسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ).

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَيْدٍ جَوَيْهَرِي تَابَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ قُحَيْطٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ أَحْمَرُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَعَنْ حَبِيبًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشَّقِ الْأَخِيرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشَّقِ الْأَخِيرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِعْ اللَّهُ جَمِيرًا أَقْدَامُهُمْ سَلَامٌ وَيَأْتِيَهُمْ كَعَامٌ وَهُمْ أَهْلُ آمِنٍ فَرَأَيْنَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُروى عَنْ مَيْمُونٍ وَآخَرَاتٍ مِنْ أَكْبَرِ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعیب، عبد اللہ بن عاصم کہتے ہیں اور اسرائیل عبد اللہ بن عاصم کہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹ کا بچہ تحفہ کے طور پر پیش کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اونٹیاں عطا فرمائیں۔ اس نے اسے ناپسند کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی، پھر فرمایا فلاں شخص نے مجھے اونٹنی کا تحفہ دیا میں نے اسے اس کے بے پھل اونٹنیاں دیں لیکن وہ ناراض ہو گیا۔ اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ قرشی، انصاری، ثقیفی یا دوسے کے سوا کسی دوسرے سے تحفہ قبول نہیں کروں گا۔ اس حدیث میں اس سے بھی زیادہ کلام ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔ یزید بن ہارون، ایوب ابو حجاز سے روایت کرتے ہیں۔ یہ ایوب بن مسکین ہیں ابن ابی مسکین بھی کہا جاتا ہے۔ شاید اس میں جو بواسطہ ایوب، سعید مقبری سے مروی ہے یہی ایوب ابو العلاء ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو ہریرہ کے ایک شخص نے اپنے ان اونٹوں میں سے جو انہیں غائب میں ملے تھے، ایک اونٹ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجا۔ حضور نے اس کا کچھ بدلہ عطا فرمایا اور وہ ناراض ہو گیا۔ تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا کہ عرب کے بعض لوگ ہدیہ دیتے ہیں میں اس کا اس انداز سے سے کچھ بدلہ دیتا ہوں جو میرے

وَهُوَ كُفْرِي هَذَا أَحَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَحْنُ فِيْهِ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكَ وَشَرِيْكَ يَقُوْلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَصِيْمٍ قَالُوا يَزِيْدُ عَنْ هَذَا الشَّيْخِ وَ يَقُوْلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَصِيْمٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ۔

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيْدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ اَعْرَابِيًّا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَرَضَهُ مِنْهَا يَسْتَبْكِرَاتٍ فَتَضَخَّ بِهَا قَبْلَهُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَهَيْدَةِ اللَّهِ وَأَشْفَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنْ فَلَانًا أَهْدَى لِي نَاقَةً فَعَرَضْتُهَا مِنْهَا يَسْتَبْكِرَاتٍ فَخَلَّ سَاخِطًا لَفَلَانُ هَمَّكَ إِنْ لَا أَقْبَلَ هَذَا يَزِيْرُ إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ وَ فِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا هَذَا أَحَدِيْثٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ وَجِهَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ يَزِيْدُ عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ وَ هُوَ أَيُّوبُ بْنُ مَسْكِيْنٍ وَ يَقَالُ ابْنُ أَبِي مَسْكِيْنٍ وَ تَعَلَّى هَذَا الْحَدِيْثُ الْاَلَوِيُّ رَوَى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيْدِ الْمُقْبَرِيِّ وَ هُوَ أَيُّوبُ أَبُو الْعَلَاءِ وَ هُوَ أَيُّوبُ بْنُ مَسْكِيْنٍ وَ يَقَالُ ابْنُ أَبِي مَسْكِيْنٍ۔

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ نَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِبٍ الْحَمَاطِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً مِنْ إِبِلِهِ الْاَلَوِيُّ كَانُوا أَصَابُوا بِالْخَابِرَةِ فَعَرَضَهُ مِنْهَا بَعْضُ الْاَعْرَابِ فَتَضَخَّ فَسَمِعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ يَقُوْلُ إِنْ

بَابُ فِي عَفَارٍ وَأَسْلَمَ وَجَبِيَّةَ مَنْبِيَّةَ

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يُزِيدُ
بْنُ هَارُونَ نَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مُوسَى
بْنِ كَلْبَةَ عَنْ أَبِي أَبِي ذُؤَبٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ رُؤُ
مَدِينَتِهِ وَجَبِيَّةٌ وَآشَجَرٌ وَغِفَارٌ وَوَسْنٌ كَانَتْ
مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ وَمَا لِي بِبَنِي لَهْوٍ مَوْلَى دُونَ
اللَّهُ وَرَسُولِهِ مَوْلَاهُمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
مُطَبَّقٌ

بَابُ فِي ثَقِيفٍ وَبَنِي حَنْبَلَةَ

۱۸۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْبٍ نَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ الثَّقَفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ
بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي الدَّبْيَرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذْتَنَا بِهَذَا ثَقِيفٍ فَأَدُمُ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْزِمْ هَذِهِ ثَقِيفًا هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مُطَبَّقٌ لِمَرْيَبٍ

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ النَّطَائِيُّ
نَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ شُعَيْبٍ نَا هِشَامُ بْنُ الْحُسَيْنِ
عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَهْيَابٍ
ثَقِيفًا وَبَنِي حَنْبَلَةَ وَبَنِي أُمَيَّةَ هَذَا حَدِيثٌ
عَرَبِيٌّ لَا مَعْرِفَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا النُّجَجَةِ

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ
مُوسَى عَنْ شُرَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَصَمٍ عَنْ
ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي ثَقِيفٍ كَذَابٌ وَبَنِي حَنْبَلَةَ
عَبْدُ الدَّحْنِ بْنِ قَارِقٍ نَا شُرَيْبٌ هَذَا الْإِسْنَادُ
نَحْوُهُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَصَمٍ يَكُونُ أَبَا عَلْوَانَ

تَبْلِيغُ عَفَارٍ، أَسْلَمَ، جَبِيَّةَ وَجَبِيَّةَ كِي تَفْصِيلَات

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا انصار، مزینہ، جبینہ، اشجع،
عفار اور وہ لوگ جو بنو مسید الدار سے
ہیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں اللہ کے
سوا ان کا کوئی مددگار نہیں اللہ اور اس کا رسول
ان کے مددگار ہیں

ثَقِيفٌ اور بنو حنیفہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ثقیف کے
تیروں نے ہمیں جلا دیا ان کے لیے
بد دعا فرمائیں۔ آپ نے دعا مانگی اے
اللہ! ثقیف کو ہریت دے۔ یہ حدیث حسن
میں غریب ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تا دم
وصال تین قبائل کو برا جانتے رہے ثقیف،
بنو حنیفہ اور بنو امیہ۔ یہ حدیث غریب ہے
ہم اسے صرف اسی طریق سے
جانتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثقیف میں
ایک کذاب اور ایک فساد کی ہوگا۔ عبد الرحمن
بن قاتد نے اسی سند کے ساتھ شریک سے
اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ عبد اللہ
بن عاصم کی کنیت ابو طلحہ ہے۔ اور وہ کوئی ہیں۔

يَحَاذِرُ الْاَمِنْ اَلْعَذَابَ يَهْدِي اَحَدَهُمْ اِلَى هَذِيهٖ
فَاَعْوَضَهُ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا عِنْدِي ثُمَّ يَسْخَطُ
فَيُظِلُّ يَسْخَطُ فِيهِ عَلَيَّ وَاَيُّهَا اللهُ لَا اَقْبَلُ بَعْدَ
مَقَامِي هَذَا اَمِنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَذَابِ هَذِيهٖ اِلَّا
مِنْ قَدَشِي اَوْ اَصَارِي اَوْ قَطِي اَوْ ذَوْجِي وَهَذَا
اَكْثَرُ مِنْ حَدِيثِ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ -

۱۸۸۱- حَدَّثَنَا اِبْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ يَزِيدُ بْنِ
وَهْبٍ عَنْ جَرِيرٍ اَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ
بْنَ حَلَّادٍ يَحْتَوِثُ عَنْ نُسَيْرِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ مَالِكِ
بْنَ مَسْرُوحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِي عَامِرٍ اَلْاَشْعَرِي
عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نِعْمَ اَتَمُّ الْاُمَّةِ وَالْاَشْعَرُ ذَنْ لَا يَفِرُّ ذَنْ
فِي الْقِتَالِ وَلَا يَفِرُّونَ هُمْ مِثْقَالُ ذَاتَا مِنْهُمْ
قَالَ حَدَّثَنَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ اَبِي
هَكْدَادٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ هُوَ مِثْقَالُ ذَاتَا يَفِرُّونَ كَيْفَ هَكَذَا شَيْءٌ
اَبِي وَلَيْكَةِ شَيْءٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُوَ مِثْقَالُ ذَاتَا مِنْهُمْ
قَالَ لَمَّا نَتَّ اَعْلَمُ بِحَدِيثِ اَبِي هَكْدَادٍ هَذَا حَدِيثُ
عَرَبِيٍّ لَا يَفِرُّهُ (اَلَا مِنْ حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ
وَقِيَالُ الْاَسَدِ هُمْ الْاَسَادُ -

۱۸۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ اَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْكُرُوا لَكُمْهَا
اللهُ وَغِيْفًا رَغِيْفًا اللهُ لَكُمْ اَدْنَى اَلْبَابِ عَنْ
اَبِي ذَرٍّ اَنَا بَدْرَةُ الْاَسْكِرِي وَبَدْرَةُ اَبِي
هَدْرَةَ هَذَا حَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۱۸۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا سَمِيعُ

پاس ہے۔ وہ اس کو ناپسند کرتا ہے اور اس
کی وجہ سے مجھ پر ناراض ہوتا ہے۔ خدا کی قسم!
اس کے بعد میں قرشی، انصاری، ثقفی اور مدنی کے
علاوہ کسی دوسرے سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔
یزید بن ہارون کی روایت سے یہ زیادہ صحیح
ہے۔

حضرت ابو ہامر اشعری اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ بنی اسد
کیا ہی اچھا ہے، اشعری کیا ہی اچھے ہیں۔ نہ وہ
جہاد سے بھاگتے ہیں اور نہ خیانت کرتے ہیں۔ وہ
مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ راوی کہتے ہیں میں نے
یہ حدیث حضرت مسافر رضی اللہ عنہ سے بیان کی
تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں نہیں
فرمایا بلکہ فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میری طرف ہیں۔
ابو ہامر کہتے ہیں میں نے کہا میرے والد نے مجھ
سے اس طرح بیان نہیں کیا بلکہ انہوں نے بیان
کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ نے فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں
حضرت مسافر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے باپ کی روایت کو
زیادہ جانتے ہو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف وہب
بن جریج کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ کہا جاتا ہے قبیلہ اسد، ازد ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسد کو اللہ
تعالیٰ محفوظ رکھے اور قبیلہ مضر کو اللہ تعالیٰ بخش
دے اس باب میں حضرت ابو ذر، ابو ہریرہ، ابو بکر
بریدہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.....
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ سالم کو اللہ تعالیٰ محفوظ و مامون رکھے قبیلہ غفار کو بخش دے اور عسیر نے لڑاؤ کے رسول کی نافرمانی کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن بشابہ نے بواسطہ موسیٰ ابن سفیان، عبد اللہ بن دینار سے حدیث شعبہ کے ہم سنی روایت نقل کی اس میں یہ اضافہ ہے عسیر نے اللہ اس کے رسول کی نافرمانی کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کا قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ غفار، اسلم، مزینہ، جبریل، جبینہ سے ہیں یا (فرمایا) جبینہ اور جبریل قبیلہ مزینہ سے ہیں، قسامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اسد، علی اور عطفان سے بہتر ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنو قیس کے کچھ لوگ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو قیس! تمہیں خوشخبری ہو۔ انہوں نے عرض کیا حضور! آپ نے خوشخبری دی تو کچھ عطا بھی فرمائیے۔ راوی فرماتے ہیں۔ (اپنے سن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ (پھر) یمن والوں کی ایک جماعت آئی آپ نے فرمایا خوشخبری قبول کرو، بنو قیس نے تو قبول نہیں کی۔ انہوں نے عرض کیا ہم نے اسے قبول کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ اپنے والد سے راوی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم، غفار اور مزینہ قیس، اسد، عطفان اور بنی مضر بن سعد سے

بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْكُرُ سَالِمًا اللَّهُ وَغَفَارًا اللَّهُ لَهَا وَعَصِيَّةٌ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ نَاسِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ رَوَى حَدِيثُ شُعْبَةَ وَنَا هِرْفُو وَعَصِيَّةٌ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْمُنِيرَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الزَّيَادِ عَنِ الْأَعْدَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغَفَارٌ وَأَسْكُرٌ وَمُزَيْنَةٌ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ جُهَيْنَةَ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَدَّيْهِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَطَيٍّ وَعُطْفَانٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مِقْدَادِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَصْبٍ قَالَ جَاءَ نَعْرُ مِنْ بَنِي تَيْمِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْشُرُوا يَا بَنِي تَيْمِمْ قَالُوا بَشِّرْنَا فَأَعْطَانَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ نَعْرُ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبَشْرَى فَكَلَّمُوا بِبَشْرَى تَيْمِمْ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حَمْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ

اچھے ہیں آپ نے ان کلمات کے ساتھ اپنی آواز کو کھینچا
 (سُن کر) لوگوں نے کہا وہ نامراد ہوئے
 اور خسارے میں رہے۔ آپ نے فرمایا
 ہر حال وہ ان سے بہتر ہیں۔ یہ حدیث حسن
 صحیح ہے۔
 شام اولہ یمن کی فضیلت۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْمَ
 وَغِفَارَ وَمَرْثَةَ خَيْرَ مَن تَمِيحُ دَأْسُهُ وَغَطَفَانِ
 وَبَنِي عَامِرِ بْنِ مَعْصَمَةَ يَمُنُّ بِهَا صَوْتُهُ
 فَقَالَ الْقَوْمُ قَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالُوا فَهَمْ خَيْرٌ
 مِنْهُمْ هَذَا أَحَدٌ بَيِّنٌ حَسَنٌ

بَابُ فِي فَضْلِ الشَّامِ وَالْيَمَنِ

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ أَدَمَ بْنِ أَنَسَ
 أَنَّهُ السَّكَّانُ لَنِي جَدِّي أَنَّهُ السَّكَّانُ عَنِ
 ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا
 لَنَا فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنا قَالُوا
 وَلِي تَجِدْنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا
 قَبْلَ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنا قَالُوا وَلِي تَجِدْنَا شَاوَا
 هَذَا لَكَ النَّزِيلُ وَالْيَمَنِ وَبِهَا أَوْقَالَ مِنْهَا
 يَخْرُجُ قَدْرُ الشَّيْطَانِ هَذَا أَحَدٌ بَيِّنٌ حَسَنٌ
 يَحْمِلُهُ عَرَبِيٌّ مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ مِنْ حَدِيثِ
 ابْنِ عَوْنٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا
 عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
 قُتَيْبُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي قَالٍ سَمِعْتُ يَحْيَى
 بْنَ أَيُّوبَ يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ
 عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَّاسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
 شَاهِبٍ قَالَ كُنَّا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ! ہمارے بے
 ہمارے خاتم میں برکت عطا فرما یا اللہ! ہمارے بے ہمارے
 یمن کو بابرکت بنا دے (کچھ لوگوں نے تہنید یمن مانے
 کہا اور ہمارے نجد میں بھی" حضور نے پھر وہی
 دعا فرمائی۔ یا اللہ! ہمارے شام میں برکت نازل فرما
 اللہ! ہمارے یمن کو بابرکت بنا دے، ان لوگوں نے
 (پھر) کہا "اور ہمارے نجد میں بھی" حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا وہاں زلزلے اور قتلے ہوں
 گئے اور وہاں سے شیطان کا سنگ نکلے گا۔
 یہ حدیث حسن صحیح اس طریق یعنی ابن عمر کی روایت
 سے غریب ہے۔ یہ حدیث سالم بن عبد اللہ بن عمر کے واسطے
 سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی نامردی ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 بیٹھے چھوٹے کے چھوٹوں سے قرآن جمع کر رہے
 تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 شام کے لیے بھلائی ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق تیرہویں صدی کی ابتداء میں سرزمین نجد سے عبد بن عبد الوہاب نجد کی کاغذ اور ہوا یہ شخص خیالات
 باطل اور عقائد غاصدہ کا ماحول تھا اس لیے اس نے الی سنت وجماعت سے قطعی وصال کیا اور کتاب متومید کے نام سے ایک کتاب لکھ کر امت اسلامیہ کے ہر شخص کو تکفیر
 کا طعنہ بتایا جو اس کام خلیفہ شاذلی قسمتی سے سرزمین ہند و پاک میں مولوی سائیں دھوکا اور سید محمد ریوڑی نے اس کا حق نیابت ادا کرتے ہوئے "تقویتہ الامین
 لہذا و مستقیم" نام کی دو کتابیں لکھ کر مسلمانوں پر ترکہ بدعت کا فقرہ بڑا دھواں اس طرح سرزمین نجد سے اٹھنے والے قتلے ملت اسلامیہ کا شیرازہ کھیر دیا اور مذہب اسلام کو شرم و خوار

کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا اس لیے کہ دشمن کے
حرف سے ان پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں
یہ حدیث حسنِ حریب ہے۔ ہم اسے یحییٰ
بن ابی ربیع کی روایت سے پہچانتے
ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ جو اپنے قوت شدہ بابِ وادار پر غرور کرتے ہیں انہیں اس بات سے باز آنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ چمکے یا نہ چمکے اس کیلئے اس کیلئے سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گے جو اپنی ناک سے گندگی کو دھو کر تا ہے اللہ تعالیٰ تم سے جاہلیت کا غرور اللہ بابِ وادار پر تفاخر و دور کر دیا۔ اب یا تو مومن نیکو کر ہو گا یا بدکار بد بخت۔ تمام لوگ، حضرت آدم علیہ السلام کے اولاد ہیں اور حضرت آدم مٹی سے پیدا کئے گئے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: **ثَنِّكَ اللہ تعالیٰ**
تم سے جاہلیت کا خور اور خانہ لانی نکلے گیا۔ اب
یا تو مومن متقی ہو جا یا بدکار بد بخت لوگ اولاد آدم
ہیں اور آدم، مٹی سے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔
حضرت سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور بواسطہ
والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
بہت سی احادیث روایات کہیں۔ سفیان
ثوری اور کئی دوسرے لوگوں نے
براسطہ ہشام بن سعد اور سعید

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَتْ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّفَاعِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طُوفُوا بِشَامِ فَقَدْ نَزَلَ إِلَيَّ ذَلِكَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ لَأَنْ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَنِ بَأْسَ طُفَّةٍ
اجْتَمَعَتْ مَا عَلَيْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَرِيبٌ إِنَّمَا
نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي ذَرٍّ

١٨٩٠. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَنَّ
عَامِرَ الْعُقَيْدِيِّ تَابَهُ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْقَى اللَّهُ
أَقْوَامًا يَفْتَحُونَ بَابَهُمُ الَّذِينَ مَا تَدْرُونَ
إِنَّمَا هُمْ نَحْوُ هَئِهِمْ أَوْ لَيْسَ كُنْتُمْ أَهْلًا عَلَى
اللَّهِ مِنَ الْجَعْلِ أَتَدْرِي يَدَاهُ الْخِذْلَانِ
يَأْتِيهِ أَنَّ اللَّهَ أَهْبَ عَتَاكَ عَيْبَةَ الْحَاجِلِيَّةِ
وَنَحْرَهَا بِالْأَبَا إِنَّمَا هُوَ مِنْ تَقَى وَفَاجِدُ
مَنْتَى النَّاسِ بِنَوَادِمِهَا دَمْعُ خَلْقٍ مِنَ التَّلَابِ
وَلِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو ابْنِ عَبَّاسٍ
هَذَا أَحَادِيثُ حَسَنٌ.

١٨٩١. حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى بْنِ
أَبِي عَقْمَةَ الْقُرَظِيُّ الْمَدِينِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ
هَاشِمِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ
بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَدْ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْكُمْ عِلِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ
وَفُخْرَهَا بِأَلَا يَأْمُرُ مُؤْمِنٌ تَقِيًّا وَقَاجِرٌ شَقِيًّا
وَالنَّاسُ بَنُو أَدَمَ وَأَدَمُ مِنْ تُرَابٍ هَذَا
عَدِيْقُكُمْ حَسَنٌ وَسَعِيدٌ الْمُتَذَكِّرُ الْمُسَمَّى
مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيُرْوَى عَنْ أَبِيهِ أَسْتِيعَارَ
كَثِيرَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى سُبَّانُ

الشَّامِيَّ وَغَيْرَ وَاحِدًا هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
هَاشِمِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَحْدًا يُثَبِّتُ أَبِي عَامِرَهُنَّ هَاشِمِ بْنِ سَعِيدٍ

أَخْبَرَنَا الْمُسْنَدُ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَوَاتُهُ
وَسَلَامُهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَ
آلِهِ الطَّاهِرِينَ

مقبوری، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے یہ حدیث، ابو عامر کی
روایت کے ہم معنی نقل کی۔ جو ہشام بن سعد
سے مروی ہیں۔

مسند ختم ہوئی

تمام تفریقیں اللہ رب العالمین کو سزاوار ہیں
رحمت کاملہ اور سلام ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاکیزہ اہل پر نازل ہو۔

✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

نفاذ اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب العسل

کتاب العسل

امام ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس کتاب کی تمام احادیث پر عمل ہے۔ بعض علماء نے اس کو اپنا یا البتہ دو حدیثیں ایک حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کر لی اگر ہم صل اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں کسی خوف، سفر اور بارش کے بغیر ظہر و عصر اور صبح و عشاء کی نماز میں جمع کئے پڑھیں۔ دوسری حدیث یہ کہ نبی کریم صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی آدمی شراب پیئے اسے کوڑے مارے اگر چہ وہی مرتبہ یہ حرکت کرے تو قتل کر دو۔ (یہ معمول بہ نہیں) اور ہم (امام ترمذی) ان دو حدیثوں کی علت کتاب میں بیان کر چکے ہیں۔ اس کتاب میں ہمارے اختیار کردہ اقوال فقہاء میں سے سفیان ثوری کے اکثر اقوال ہم سے محمد بن عثمان کوئی نے بواسطہ عبید اللہ بن موسیٰ، حضرت سفیان ثوری سے نقل کئے۔ کچھ حصہ ابو الفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے بواسطہ محمد بن یوسف خربابی حضرت سفیان سے نقل کیا۔ امام مالک رحمہ اللہ کے اقوال کا اکثر حصہ اسحاق بن موسیٰ انصاری نے بواسطہ معن بن عیسٰی خزار، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ابواب صوم میں مصعب بن یحییٰ، امام مالک سے نقل کرتے ہیں۔ امام مالک کا بعض کلام موسیٰ بن حزام بواسطہ عبد اللہ بن سہرہ ثقفی، امام مالک سے نقل کرتے ہیں۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ کے اقوال احمد بن عبدہ اہلی، ابن مبارک کے شاگردوں کے واسطے سے نقل کرتے ہیں۔

أَخْبَرَنَا الْكَرْدِيُّ نَا الْقَافِي أَبُو عَاصِمٍ الْأَدَوِيُّ وَ الشَّيْخُ أَبُو بَكْرٍ الْغَوْرِيُّ وَأَبُو الْمُظَفَّرِ السَّكَّاهُ نَا قُتَيْبَةُ أَبُو نَعْمَانَ الْجَدَارِيُّ نَا أَبُو الْقَعْبِ بْنِ الْمُخَبَّرِ أَنَا أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيُّ قَالَ جَمِيعُهُ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ مِنَ الْحَدِيثِ هُوَ مَحْمُولٌ بِهِ وَ بِهِ أَخَذَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَا خَلَا حَدِيثَيْنِ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِأَمْرٍ مِنْهُ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ عَوْنٍ وَلَا سَعْدٍ وَلَا ظَعِيرٍ وَحَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدْهُ فَإِنْ عَادَ فِي الدَّارِ بَعَثْهُ فَإِذَا تَنَوَّهَ قَدْ بَيَّنَّا عِدَّةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا فِي الْكِتَابِ وَمَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ مِنْ لَاحِظِيهِ أَنْفَعُهُ لِمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فَإِنَّ كَثْرَةَ مَا حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ وَ مِنْهُ مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو الْفَضْلِ مَكْتُومُ بْنُ عَبَّاسٍ الْخَرَبَازِيُّ وَ الَّذِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ سُفْيَانَ وَمَا كَانَ مِنْ قَوْلِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

بعض اقوال ابو دہب نے ابن مبارک سے نقل کئے، کچھ اقوال ابن
 حسن نے اور بعض اقوال میدان نے سفیان بن عبد اللہ
 کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مبارک سے نقل کئے۔
 حبان بن موسیٰ ادہب بن زمرہ بواسطہ فضالہ شوی اور کچھ
 دوسرے لوگ بھی ابن مبارک کے اقوال نقل کرتے ہیں۔ امام
 شافعی کے اکثر اقوال حسن بن محمد زعفرانی
 نے نقل کئے۔ دینو اور نساہ سے منقول۔
 الزال شافعی ابو ولید کی سے منقول ہیں۔ ابو
 اسماعیل نے بواسطہ یوسف بن یحییٰ قرشی
 بریطانی اور ربیع امام شافعی سے کچھ اقوال نقل
 کئے۔ ابو اسماعیل کہتے ہیں ربیع نے ہمیں۔
 ان کی تحریری اجازت دی۔

امام احمد بن حنبل اور اسماعیل بن ابیہم کے
 اقوال اسماعیل بن مسعود نے نقل کئے البتہ
 ابواب رجاریت اور حدود سے متعلقہ اقوال
 جہن محمد بن موسیٰ اہم کے واسطے سے اسحاق
 بن مسعود سے معلوم ہوئے بعض کلام اسماعیل
 کہ خبر محمد بن فہیم نے دی ہم نے ان تمام
 سانیہ کو اپنی کتاب الوقوف میں بیان کیا۔ میں
 نے اس کتاب میں علل حدیث الرجال اور تاریخ
 کا ذکر امام بخاری کی کتاب التاریخ سے استخراج
 کیا اکثر محدث وہ ہے جس پر میں نے امام بخاری
 رحمہ اللہ سے بحث مباحثہ کیا بعض مسائل میں
 عبداللہ بن عبد الرحمن اور ابو زمرہ سے بھی
 گفتگو ہوئی۔ لیکن ان سے مباحثہ کم ہوا
 زیادہ بحث امام بخاری سے ہوئی۔
 اس کتاب میں اقوال فقہاء اور علل احادیث
 کو بیان کرنے کا باعث یہ ہے کہ ہم سے
 اس باب میں پوچھا گیا ایک عرصہ

فَاَكْثَرُهُ مَا حَدَّثَنَا بِهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ
 نَاصِعُ بْنُ عِيسَى الْغَزَالِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَمَا
 كَانَ فِيهِ مِنْ أَبْوَابِ الصَّوْمِ فَأَخْبَرَنَا بِهِ أَبُو
 مُصْعِبٍ الْمَدَائِنِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَبَعْضُ
 كَلَامِ مَالِكٍ مَا أَخْبَرَنَا بِهِ مُوسَى بْنُ جَدَّامٍ
 أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ
 مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ
 الْمُبَارَكِ فَهُوَ مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ عُبَادَةَ
 الْأَيْمِيُّ عَنْ أَصْحَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْهُ مِنْهُ
 مَا رَوَى عَنْ وَهَبِ بْنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ
 مَا رَوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رَوَى عَنْ جَدَّانَ عَنْ سَفْيَانَ
 بْنِ عُثَيْلٍ الْمَلَكِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رَوَى
 عَنْ جَبْرِ بْنِ مُوسَى عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رَوَى
 عَنْ وَهَبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ فَضَالَةَ التَّسْتَرِيِّ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَلَهُ رَجَالٌ مَسْمُومُونَ سَرَى
 مِنْ ذِكْرِنَا عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ
 قَوْلِ الشَّافِعِيِّ فَأَكْثَرُهُ مَا أَخْبَرَنَا بِهِ الْحَسَنُ
 بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَمَا كَانَ
 مِنْ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو نَوَيْدٍ
 الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنَا أَبُو مُجَلِّدٍ
 نَابُوسَةَ بْنُ يَحْيَى الْقُدْرِيُّ الْبُؤَيْعِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ
 وَذَكَرْنَاهُ أَشْيَاءَ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَ
 قَدْ آمَنَّا لَكَ الزُّبَيْرُ ذَلِكَ وَكَتَبَ بِهِ رَابِعًا وَ
 مَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَاسْتَقْبَحَ
 بَيْنَ بَرَاهِيْنِهِمَا مَا أَخْبَرَنَا بِهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ
 مَنْصُورٍ عَنْ أَحْمَدَ وَاسْتَقْبَحَ الْأَمَانِيَّ أَبْوَابَ
 الْحُجَّةِ وَالذِّيَابِ وَالْحَكَاكِي قَالِي تَوَرَّاسُخَهُ
 مِنْ إِسْمَاعِيلِ بْنِ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ

مَرْيَمَ الْأَصْحَمَ عَنْ إِبْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَحَدٍ وَرِثَاقٍ
وَبَعْضُ كَلَامٍ رِثَاقٍ أَحَبَّ نَابِغَةَ عَنْ جَبْرِ عَنْ رِثَاقٍ
وَقَدْ بَيَّنَّا هَذَا عَلَى وَجْهِهِ فِي الْكِتَابِ الْكَوْنِي فِيهِ
الْمَرْكُوفُ وَمَا كَانَ مِنْهُ مِنْ ذِكْرٍ لِمَنْ فِي الْكَنَاءِ فِيهِ
وَالرِّجَالُ وَالنَّسَاءُ مِنْهُ وَمَا اسْتَدْرَجَتْهُ مِنْ كِتَابِ
الْمُتَابِعَةِ مَا أَكْثَرَ ذَلِكَ مَا نَا خَلَّتْ بِهِ مِنْ مَسْجِدٍ
إِسْمِيلَ وَمِنْهُ مَا نَا خَلَّتْ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ
الْمُتَابِعَةِ وَأَبَا زُرْعَةَ وَأَكْثَرَ ذَلِكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأَقْلَ
شَيْءٍ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ زُرْعَةَ وَإِنَّمَا خَلَّتْ عَلَى
مَا بَيَّنَّا فِي هَذَا الْكِتَابِ مِنْ قَوْلِ الْفُقَهَاءِ وَعَلَى
الْحَدِيثِ لِأَنَّا سَمِعْنَا عَنْ هَذَا أَكْثَرَ لَمَعْنَةٍ مِمَّا نَا
شَمَعْنَاهُ يَمَّا رَجَعْنَا فِيهِ مِنْ مَسْجِدِنَا بِهَذَا لَنَا
قَدْ وَجَدْنَا غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ تَكَلَّفُوا مِنْ
الْمُتَابِعَةِ مَا نَا رَجَعْنَا إِلَيْهِ وَمِنْهُ وَشَاهِدُ
حَسَنَ وَفَعْلًا أَنْبَأَ بِنَ عَمْرٍو الْأَعْيُنُ بِنَ جَبْرِ
وَسَيِّدُ بِنَ أَبِي عَرُوبَةَ وَمَالِكُ بِنَ أَنَسٍ وَحَمَّادُ
بِنَ سَلَمَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بِنَ السَّامِزِيِّ وَيَحْيَى بِنَ ذَكْوَانَ
بِنَ أَبِي زُرْعَةَ وَبَكِيْعُ بِنَ الْحَدَّادِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
بِنَ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمْ مِنْ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَالْفَضْلِ
صَلُّوا جَعَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ مَنَافِعَ كَثِيرَةً وَكَثُرَ
بِذَلِكَ الْكُتُبُ الْخَزَائِدُ عِنْدَ اللَّهِ بِمَا نَفَعَهُ اللَّهُ
الْمُسْلِمِينَ بِهِ فَبِهِمْ الْقُدَاوَةُ فِيمَا صَلُّوا قَدْ عَابَ
بَعْضُ مَنْ لَا يَفْقَهُ عَلَى أَهْلِ الْحَدِيثِ الْكَلَامَ فِي
الرِّجَالِ وَقَدْ رَجَعْنَا غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ
مِنْ الْأَيْمَةِ قَدْ تَكَلَّفُوا فِي الرِّجَالِ مِنْهُمْ لِحَسَنَ
الْبَصَرِيِّ وَكَأَنَّ تَكَلَّمَ فِي مَعْبِدِ الْجَفْرِ وَتَكَلَّمَ
سَيِّدُ بِنَ جَبْرِ فِي طَلْقِ بِنَ جَبْرِ وَقَدْ تَكَلَّمَ
إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَجَامِعُ الشَّعْبِيِّ فِي الْحَدِيثِ
الْأَعْرَبِ هَكَذَا رَوَى عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَ

ہم تو ہم نے یہ کام نہ کیا پھر لوگوں کی
منفعت کے پیش نظر یہ طریقہ اختیار کیا
کیونکہ ہم نے بہت سے ائمہ کو دیکھا
کہ انہوں نے تصانیف میں اس قدر مشقت
اٹھائی جس میں ان سے کوئی سابق نہیں
ان میں ہشام بن عمار، عبد الملک بن
عبد العزیز بن حبیب، سعید بن ابی عروبہ، مالک
بن انس، حماد بن سلمہ، عبد اللہ بن مبارک
یحییٰ بن ذکریا بن زائدہ، وکیع بن جراح اور
عبد الرحمن بن ہمدی وغیرہم، (رحمہم اللہ) جیسے ائمہ
علم و فضل شامل ہیں۔ انہوں نے تصانیف کیں جن سے
اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ نے بہت فائدہ پہنچایا اور
ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے بہت بڑا ثواب ہے
کیونکہ ان کی تصانیف کے ذریعے ملت اسلامیہ کو فائدہ پہنچا
نیز ان کی تصانیف ہمارے لیے مشعل راہ ہیں بعض کم نہم لوگوں
نے محدثین پر نقد و جرح کو اپنا نہیں سمجھا لیکن ہم نے متعدد
تابعین کو دیکھا کہ انہوں نے راویوں کے بارے میں گفتگو
کی۔ ان میں حضرت حسن بصری اور طاووس بھی ہیں ان دونوں
نے صبر و جہد کے بارے میں کلام کیا۔ سعید بن جبیر نے
طلق بن جبیب کے بارے میں، ابوالہثم ثعلبی اور عامر
شعبی نے حدیث ائور کے بارے میں کلام کیا۔ اسی
طرح ایوب سختیانی، عبد اللہ بن عون، سلیمان بنی جبہ
بن حجاج، سفیان ثوری، یحییٰ بن انس، ابوالہثم، عبد اللہ
بن مبارک، یحییٰ بن سعید قطان، وکیع بن جراح، عبد الرحمن
بن ہمدی اور کئی دوسرے اہل علم نے رجال (راویوں)
کے بارے میں گفتگو کی اور انہیں ضعیف قرار دیا۔
ہمارے نزدیک اس کا باعث مسلمانوں کی خیر خواہی
ہے واللہ اعلم۔
یہ گمان مناسب نہیں کہ ان اہل علم حضرات نے

ظن و تشیع یا عقیدت کا ارادہ کیا بلکہ انہوں نے ان کا ضعف اس لیے بیان کیا کہ حدیث میں ان کی پہچان ہو سکے کیونکہ ان ضعفاء میں سے بعض اصحاب بدعت تھے۔ بعض متہم تھے، اور بعض اصحاب غفلت اور غلطکار تھے۔ پس ان ائمہ نے دین پر شفقت اور مثبت کے طور پر ان لوگوں کے حالات بیان کئے (اور نقد و مرجع کی) کیونکہ احوال اور حقوق کی شہادت کی نسبت دینی شہادت کا مثبت زیادہ

ضرور ہے

ہے

۴

۴

۴

۴

محمد بن اسماعیل (بخاری) نے بواسطہ محمد بن یحییٰ بن سید قطان ان کے والد سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے سفیان ثوری، شعبہ مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ رحمہم اللہ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص میں ضعف جو زیادہ متہم ہو تو میں اسے بیان کروں یا خاموش رہوں انہوں نے فرمایا بیان کرو۔

محمد بن رافع نیشاپوری نے یحییٰ بن آدم سے نقل کیا ابو بکر بن عیاض سے کہ گیا کہ بعض لوگ (ظنی سند پر) بیعت کرتے ہیں پھر دوسرے لوگ ان کے پاس آکر بیٹھتے ہیں حالانکہ وہ اس کے (پر نہیں ہوتے) تو کیا یہ جائز ہے؟ ابو بکر بن عیاض نے کہا جو کوئی بھی بیٹھے گا لوگ اس کے پاس آکر بیٹھیں گے۔ اگر وہ صاحب سنت ہو گا تو اس کے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا محمد بن علی بن حسین شقیق نے بواسطہ نصر بن عبداللہ اسماعیل بن زکریا اور عاصم بن سیرین سے نقل کیا

وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ وَسُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ وَشُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالْقُدْرَةُ بْنُ زَيْدٍ وَاللَّهُ بْنُ الْمُبَارَكِ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَزَيْدُ بْنُ الْحَدَّادِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَرْثُودٍ وَغَيْرُهُمْ مِنْ أَهْلِ الْوَعْدِ كَتَبُوا فِي الرِّجَالِ وَضَعُوا قُلُوبَهُمْ عَلَى ذَلِكَ مِنْهُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ النَّصِيحَةَ لِلْمُسْلِمِينَ لَا يَبْطُلُ بِهِمْ أَمَلُهُمْ رَأَوْا الطَّعْنَ عَلَى النَّاسِ وَانْخَبَتِ رَأْسًا أَدَاؤُهُمْ أَنَّا نَسْتَبِيتُ ضَعْفَ هَذَا لِيَكُنْ يَحْدُرُ لَإِنَّ بَعْضَ أَكْثَرِ مَنْ ضَعُفَ كَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ وَبَعْضُهُمْ كَانَ مُتَرَبِّعًا فِي الْحَدِيثِ وَبَعْضُهُمْ كَانُوا أَصْحَابَ غُفْلَةٍ وَكَثُرَ خَطَاؤُهُمْ قَالُوا هَذَا لِيُذَكِّرَ الْأُمَّةَ أَنْ يَكُونُوا أَحْرَارًا لَمْ يَنْقُصُوا عَلَى الَّذِينَ وَثَّقَتْ لِإِنَّ الشَّهَادَةَ فِي السَّيِّئِ أَحَقُّ أَنْ يَنْتَقِبَتْ فِيهَا مِنَ الشَّهَادَةِ فِي الْحَقِّ وَالْأَمْرِ -

۱۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ تَخَّرُّجِي قَالَ مَا لَيْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ وَمَالِكَ بْنَ أَنَسٍ وَسُفْيَانَ بْنَ عَيَيْنَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ فِيهِ تَهْمَةٌ أَوْ ضَعْفٌ أَسْكُتُ أَوْ أَبَيُّنَ قَالُوا بَلَى -

۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ التَّمِيمِيُّ الثَّوْرِيُّ وَ يَحْيَى بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ إِنَّ النَّاسَ يَجْلِسُونَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ مَنْ لَا يَسْتَأْذِنُونَ فَقَالَ ابْنُ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ مَنْ مِنْ جُلُوسٍ جَلَسَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَصَاحِبُ السُّؤْلِ إِذَا مَاتَ أَخْبَى اللَّهُ ذِكْرَهُ دَامَتْ لَهُمْ لَا يَتَذَكَّرُ -

۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ نَا النَّصْرَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَصَمِّ نَا إِسْحَاقَ بْنَ

فرماتے ہیں مجھے زمانے میں اسناد کے متعلق نہیں پوچھا جاتا تھا جب
فقہ بپا ہونے لگا تو لوگوں نے سند کے بارے میں سوال شروع کیا۔
تاکامل سنت کی حیثیت سے میں احوال بدست کی روایت ترک
کر دیں۔

محمد بن علی بن حسن فرماتے ہیں میں نے میدان سے سنا کہ
حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک
سند میں سے ہے اگر سند ہو تو میں کا بھول چاہے کے اللہ جب
اس سے پوچھا جائے تجھ سے کس نے بیان کیا تو وہ خاموش رہے۔

محمد بن علی نے حبان بن موسیٰ سے خبر لی کہ عبداللہ بن مبارک
کے سامنے ایک حدیث بیان کی گئی آپ نے فرمایا اس کے
یہ مضبوط انیسویں کے ستون کی ضرورت ہے یعنی انیسویں
اس کی سند کو ضعیف قرار دیا۔

احمد بن عہد نے بواسطہ وہب بن زعمہ
عبداللہ بن مبارک سے نقل کیا کہ انہوں نے ان روایات کی روایات چھوڑ
دی تھیں۔ حسن بن عمارہ احسن بن دینار ابیہم بن عبداسلمی وحقانی
بن سلیمان، عثمان بن سعید بن مسافر، ابو شیبہ واسطی، عمرو بن ثابت،
ایوب بن خوط، ایوب بن سہید، نصر بن حلف (ابی جرد حکم) اور
حبیب حکم بن مبارک نے کن بامرقاق میں حبیب سے ایک
حدیث روایت کیا پھر اسے چھوڑ دیا۔ لہذا نام ترمذی فرماتے ہیں ()
میں حبیب کو نہیں جانتا، محمد بن عہد، میدان سے نقل کرتے
ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے بکر بن خنیس کی روایات پر مبنی
میں لیکن آخری عمر میں جب وہ ان احادیث پر پہنچے تو ان سے
اعراض کر جاتے اور ان (بکر بن خنیس) کا ذکر نہ کرتے۔ احمد،
ابو وہب سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک بیان
ایک آدمی کا نام لیا گیا جو حدیث میں وہم (خطا) کرتا تھا۔ تو ابن
مبارک فرمایا یہ نزدیک اس کی روایات لینے سے سفر کرنا بہتر
ہے مرنے بن حزام فرماتے ہیں میں نے یزید بن ہرون کو
فرماتے سنا کہ سلیمان بن عمرو غنی کوئی سے روایات لینا کسی
کے لیے جائز نہیں۔ احمد بن حنین فرماتے ہیں ہم حضرت

ذکریا عن عاصم عن ابن سیرین قال کان فی الدمن
الادل لا یستأثرون عن الاستاذ فلما وقعت الفتنه
سألت عن الاستاذ یکنی یا حندا وحدثت اهل
المستوفیة فحدثت اهل البندی۔

۴۔ حکم ثلثا محمد بن عقی بن الحسن قال سمعت
عبدان ان یقول قال عبد اللہ بن المبارک الاستاذ
خوفی من التدریس فوکلر سناذ فقال من سناذ
ما سناذ فاذ فیل کہ من حدیثک بقی۔

۵۔ حکم ثلثا محمد بن عقی بن الحسن انما جبان بن موسی
قال ذکر عبد اللہ بن المبارک حدیث فقال
یعتبر لہذا ارکان من اجریعی انہ ضعیف
اسنادہ۔

۶۔ حکم ثلثا احمد بن عہدۃ ناوہب بن
نعمہ عن عبد اللہ بن المبارک انہ تدرک
حدیث الحسن بن عمارۃ والحسن بن دینار
ابن ابیہم بن محمد الاسلمی ومقاتیل بن سلیمان
وعثمان الکبریٰ وروجر بن مسافر وابی شیبہ
الواسطی وعمر بن قاریت وایوب بن خوط
ایوب بن سہید ونصر بن حلف ابی جرد
والحکمر وحبیب الحکمر وروی کہ حدیثی
کتب بامرقاق تدرکہ وحبیب لا ادعی
قال احمد بن عہدۃ ومیعت عبدان قال
کان عبد اللہ بن المبارک قد احادیث بکر
بن خنیس وکان اخیلا لہ انی علیہا عرض عنہا
وکان لا یدکرہ قال احمد وثنا ابو وہب قال
سمعا یحکم اللہ بن المبارک رجلا یحصر فی الحدیث
فقال لان اعظم العلی بنی احب الی ان احداث
عنہ اخبرنی مری بن جندار قال سمعت یزید
بن ہارون یقول لا یجوز لاحد ان یروی عن

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس تھے کہ حاضرین نے ان لوگوں کا ذکر کیا جن پر جمعہ واجب ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں نے بعض اہل علم تابعین و زہد کے اقوال نقل کئے لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کی۔ امام احمد بن حنبل نے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے؟ میں نے عرض کیا "جی ہاں"۔

(میں نے کہا) حجاج بن نصیر نے بواسطہ مبارک بن مبارک عبد اللہ بن سعید مطہری اور سعید مفری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اس پر واجب ہے جس کو رات ٹھکانہ ہے (یعنی رات کو گھر واپس لوٹ سکے)۔ احمد بن حسن کہتے ہیں یہ سن کر حضرت امام احمد بن حنبل کو غصہ آگیا چنانچہ آپ نے دو مرتبہ فرمایا "اپنے رب سے بخش مانگ" امام احمد بن حنبل نے یہ انداز اس لیے اختیار فرمایا کہ انہوں نے ضعف سند کے باعث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کی تصدیق نہیں کی۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ غیر معروضی ہے۔ اور حجاج بن نصیر حدیث میں نہایت ضعیف قرار دیا۔ لہذا جو شخص جوہرٹ کے ساتھ منہم ہے یا غفلت اور کثرتِ خطا کے باعث ضعیف سمجھا گیا، اس سے مروی حدیث اگر کسی دوسرے راوی سے معروف نہ ہو تو وہ قابلِ استدلال نہیں۔ متعدد آئمہ نے ضعیف راویوں سے روایت لی لیکن لوگوں کے سامنے ان کا ضعف بھی بیان کیا۔

ابراہیم بن عبد اللہ بن منذر باہلی بواسطہ یحییٰ بن سعید سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، کہلی سے پوچھ عرض کیا گیا آپ ان سے روایت کرتے ہیں سفیان نے جواب دیا میں ان کے صدق و کذب میں تمیز کر لیتا ہوں محمد بن اسماعیل نے بواسطہ یحییٰ بن سعید اور عثمان، ابوعماد سے خبر دی کہ جب حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو مجھان کی روایات (جمع کرنے) کا شوق ہوا چنانچہ میں نے ان کے شاگردوں سے اس حدیث جمع کیں۔ پھر انہیں سے گریبان بن

سَلَمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْكُرِيِّ وَصَحَّحْتُ أَخْبَارَهُ
بْنُ الْحَسَنِ يَقُولُ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ بْنِ حَنْبَلٍ فَذَكَرُوا
مَنْ يَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ فَذَكَرُوا فِيهِ مَنْ بَعْضُ
أَهْلِ الْعُلَمَاءِ مِنَ النَّاسِ وَخَيْرُهُمْ فَقُلْتُ
فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ فَقَالَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ۔

۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ تَمِيمٍ أَنَّ الْأَنْكُرِيَّ بْنَ
عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُتَقَدِّرِيِّ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاةَ الْبَيْتِ
قَالَ فَغَضِبَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَالَ اسْتَحْقِقُوا
ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ وَرَأَيْتُ مَا هَذَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ
لِأَنَّهُ تَوَصَّيْتُ فِي هَذَا أَقْبَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُضَعَّفُ إِسْنَادُهُ لِأَنَّهُ لَا يَحْفَظُهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ نَصِيرٍ يُضَعِّفُ
فِي الْحَدِيثِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمُتَقَدِّرِيُّ
ضَعُفُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْفُطَّانُ جَدًّا فِي الْحَدِيثِ
فَكُلُّ مَنْ دَرَى عَنْهُ حَدِيثٌ وَمَنْ يَهْوَا وَيُضَعِّفُ
يُغْفَلُ بِهِ وَكَثْرَةُ خَطَايَاهُ وَلَا يُعَدُّ ذَلِكَ الْحَدِيثُ
لِلْأَوَّلِ حَدِيثًا وَلَا يُجِزُّ بِهِ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ
مِنَ الْأَئِمَّةِ مِنَ الضَّعِيفِينَ وَبَيَّنَّا أَوَّلَ الْأَهْلِ لِلنَّاسِ

۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَنْكُرِيِّ
الْبَاهِلِيُّ نَائِبُ بَنِي حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ لَنَا سَعِيدُ بْنُ
الْثَوْرِيِّ (تَقَرُّوا سَكَنِي فَقِيلَ لَهُ فَإِنَّكَ تَرَوِي عَنْهُ
قَالَ أَنَا أَخْبَرْتُ مِنْ قَوْمٍ مِنْ كَثَرِهِمْ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَحْيَى بْنِ حُجَّاجٍ عَنْ عَفَّانٍ عَنْ أَبِي
عَوَّانَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ إِشْهَابِيكَ
كَلَامَهُ فَتَمَجَّجْتُ عَنْ أَصْحَابِ الْحَسَنِ فَأَتَيْتُ بِهِ
أَبَا بَكْرٍ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ فَقَدْ رَأَى عَلَى كَتِفِهِ عَنِ الْحَسَنِ قَمَا

أَسْتَحِيلَ أَنْ أَدْرِي عَنْهُ شَيْئًا وَقَدْ دَرَى عَنْ آيَاتِ
 بَنِي أَبِي عِيَّاشٍ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ وَرَأَيْتُ كَانَ
 فِيهِ مِنَ الضَّعِيفِ وَالْغَلِيظِ مَا دَقَّقْتُهُ أَبُو عِيَّاشٍ
 وَغَيْرُهُ فَلَا يَخْتَرُ بِرِوَايَةِ الْبَقَائِ عَنْ النَّاسِ
 لِذَلِكَ يَدْرِي عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الدَّجَلَ
 لَيَحْيِي شَيْئًا فَمَا أَتَرْتُمُوهُ لَكِنْ أَتَرْتُمُوهُ مِنْ قُوَّةِ دَرْ
 قَدْ دَرَى غَيْرَ وَاحِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ
 عُلُقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي وَثْرِهِ قَبْلَ الذُّكُومِ وَ
 دَرَى أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ
 عُلُقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي وَثْرِهِ قَبْلَ الذُّكُومِ
 هَكَذَا أَدْرَى سُقْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنُ أَبِي
 عِيَّاشٍ وَدَرَى بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ
 بِهَذَا إِلَّا سَادَ لَهُ هَذَا أَوْ زَادَ فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ مَسْعُودٍ أَخْبَرْتُ شَيْئًا أُمِّي أَنَّهَا بَاتَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَأَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَنَتُ فِي وَثْرِهِ قَبْلَ الذُّكُومِ وَابْنُ أَبِي
 عِيَّاشٍ وَإِنْ كَانَ قَدْ دَقَّقْتُ بِإِعْبَادِهِ وَالْأَجْمَعُ
 فَبِهَذَا أَحَالَهُ فِي الْحَدِيثِ وَالْقَوْمُ كَانُوا أَصْحَابَ
 حِفْظٍ فَدَرَسَ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ حَالًا لَا يَقْبَلُ
 الشَّهَادَةَ وَلَا يَحْفَظُهَا فَكُلُّ مَنْ كَانَ مِنْهُمَا فِي الْحَدِيثِ
 فِي الْكُذِبِ أَوْ كَانَ مَعْقِلًا لِحَقِّ الْكُثْبَةِ فَالَّذِي
 اخْتَارَهُ أَكْثَرُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنَ الْأَيْمَةِ أَنْ لَا
 يَسْتَحِيلَ الدَّوَايَةَ عَنْهُ إِلَّا تَدْرَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 الْمُبَارَكِ حَدَّثَ عَنْ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَلَمَّا
 تَبَيَّنَ لَهُ أَمْرُهُمْ تَرَكَ الدَّوَايَةَ عَنْهُمْ وَقَدْ تَكَلَّمَ
 بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي قَوْمٍ مِنْ أَجْلِ أَهْلِ
 الْيَمَنِ وَصَفُوهُمْ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِمْ وَدَلَّ عَلَى

ابن عیاش کے پاس گیا تو انہوں نے وہ تمام احادیث مجھے
 حضرت حسن بصری سے سنائیں لیکن میں نے ان سے کچھ
 روایت کرنا جائز نہ سمجھا۔ ابان ابن ابی عیاش سے متعدد ائمہ
 نے احادیث روایت کیں اگرچہ ان میں ضعف اور غلطت
 ہے جیسا کہ ابومواز نے ان کے متعلق بیان کیا۔ لہذا اشعرات
 کی روایت سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کیونکہ ابن سیرین سے
 منقول ہے کہ کوئی شخص مجھے حدیث کرتا ہے تو میں اسے متہم
 نہیں کرتا بلکہ اس سے اور بڑے راوی کو متہم کرتا ہوں متعدد
 لوگوں نے بواسطہ ابراہیم نخعی اور علقمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود
 رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وڑوں
 میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ سنیان ثوری
 نے ابان ابن ابی عیاش سے اسی طرح روایت کیا کہ نبی اکرم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے بھی ابان سے اسی سند سے اس کے ہم معنی نقل کیا
 لیکن اس میں یہ اضافہ ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
 نے نماز مجھے میری والدہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی
 اللہ علیہ وسلم کے ہاں رات گزار لی تو آپ کو وڑوں میں رکوع سے
 پہلے قنوت پڑھنے دیکھا اگرچہ نیابت اور اجتہاد میں ابان ابن
 ابی عیاش کی تعریف کی گئی لیکن حدیث میں ان کا یہ حال ہے۔ اس
 کے لوگ اگرچہ قوی حافظہ کے مالک تھے لیکن بہت سے لوگ
 نیکو کار ہونے کے باوجود شہادت قائم نہیں رکھ سکتے تھے
 نہ ہی اس کی حفاظت کر سکتے۔ پس جس شخص کا یہ حال ہو کہ
 وہ حدیث میں متہم بالکذب ہو یا غافل اور زیادہ غلط کرنے
 والا ہو تو اگر آئمہ حدیث کا متاریہ ہے کہ اس سے روایت
 نہ کی جائے دیکھو تو سہی کہ عبد اللہ بن مبارک نے بعض
 اہل علم سے حدیث روایت کی لیکن جب ان پر ان کا حال
 ظاہر ہوا تو ان سے روایت لینا ترک کر دیا۔ بعض محدثین
 نے ائمہ علماء کے بارے میں کلام کیا اور حفظ کے
 اعتبار سے انہیں ضعیف قرار دیا۔ جبکہ بعض دوسرے ائمہ
 حدیث نے انہیں ان کی جلالت علمی اور عداقت کے

أَخَذُونِ مِنَ الْأَيْمَةِ بِعَدَلٍ لَهُمْ دَرَجَاتُهمْ وَ
لَهُمْ كَاتِبَاتٌ وَهُمْ فِي بَعْضِ مَا رَدَدُوا دَقَاتُ
تَكْلُفٍ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ فِي مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ
كَوَزٍ عَنْهُ -

۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ الْقَادُوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْعَطَائِيُّ أَهْبَرِيٌّ تَابِعِيٌّ قَالَ سَأَلْتُ
يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ
فَقَالَ تَوْبَةُ الْعَفْوِ وَتَشْدِيدُ الْقَلْبِ لَا بَلَّ أَسْتَبْدَدُ
فَقَالَ لَيْسَ هُوَ مِنْ تَوْبَةٍ كَانَ يَقُولُ أَشْيَاخُنَا
أَبُو سَلَمَةَ رَضِيَ عَنْهُ الرُّحَيْنِيُّ قَالَ حَاطِبٌ قَالَ
يَحْيَى وَسَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ
فَقَالَ فِيهِ عَمْرٍاءُ قَالَ عَلِيُّ قَالَ يَحْيَى وَحَمْدُ
بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَيْلٍ قَالَ فِي مَرْجِلٍ وَهُوَ عِنْدِي
قَوْلُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَةَ قَالَ عَلِيُّ فَقُلْتُ
يَحْيَى مَا رَأَيْتُ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَةَ قَالَ
تَوْبَتُكَ أَنْ لَقِيتُهُ لَفَعَلْتُ قَالَ كَانَ يَلْقُنُ قَالَ
تَعْرِفُ قَالَ عَلِيُّ وَلَمْ يَرِ يَحْيَى عَنْ شَرِيكَ وَلَا عَنِ
أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَيَّاشٍ وَلَا عَنِ الدَّبْعِيِّ بْنِ جَبَلٍ وَلَا عَنِ
الْمُبَارَكِيِّ بْنِ خُضَالَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَإِنْ كَانَ يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ قَدْ تَلَاكَ الذَّوَابِيَةَ عَنْ هُوَذَا فَلَمْ يَنْوِ تَوْبَتَهُ
الذَّوَابِيَةَ عَنْهُمْ إِنَّهُمْ هُمْ بِأَكْثَرِ الْكُذِبِ وَكَثَرَتْ
تَدْرِكُهُمْ أَلْحَالُ حَفِظَهُ هُوَذَا كَرِهْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ
أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى الرَّجُلَ يُحَدِّثُ عَنْ حَفِظِهِ
مَرَّةً هَكَذَا أَوْ مَرَّةً هَكَذَا لَا يَثْبُتُ عَلَى رِوَايَةٍ
فَأَحَدِيَّةٍ تَدْرِكُهُ قَدْ حَدَّثَ عَنْ هُوَذَا أَوْ أَكْثَرِ
تَدْرِكُهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الْمُبَارَكِيِّ وَوَكَيْعُ بْنُ أَلْحَرَّاجِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مُهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْأَيْمَةِ وَهَكَذَا تَكَلَّمَ
بَعْضُ أَهْلِ الْخَيْبَرِ فِي سَمْعِيلِ بْنِ أَبِي صَدْرٍ

یامت ثقہ قرار دیا اگرچہ ان سے بعض روایات میں خطا
ہوئی۔ یحیی بن سعید قطان نے محمد بن عمرو کے بارے
میں کلام کیا مگر ان سے روایت لی۔

.....

ابو بکر عبدالقدوس بن محمد عطائوی نے علی بن مدینی
سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے یحیی بن سعید سے محمد بن
عمرو بن حنظلہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا مفلوکا ارادہ
ہے یا تشدد کا؟ میں نے عرض کیا تشدد کا۔ فرمایا وہ ایسا نہیں
جیسے تم چاہتے ہو۔ وہ کتنا عاقل ہے شیوخ ابوسلمہ اور یحیی
بن عبدالرحمن ابن حاطب ہیں۔ یحیی کہتے ہیں میں نے مالک
بن انس سے محمد بن عمرو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے
اس کے بارے میں وہی کچھ کہا جو میں نے کہا۔ علی یحیی سے
نقل کرتے ہیں کہ محمد بن عمر اسہیل بن ابی صالح سے اٹلی ہیں۔
اور میرے نزدیک عبدالرحمن بن حرمہ سے بھی بلند ہیں۔ علی
کہتے ہیں میں نے یحیی سے عبدالرحمن بن حرمہ کے بارے میں
ان کا رائے پوچھی تو یہی نے کہا اگر میں اسکو کوئی بات سکھانا
چاہوں تو سکھاسکتا ہوں۔ علی نے کہا کیا اسے سکھایا جاتا ہے
کہا وہاں علی کہتے ہیں یحیی نے شریک، ابوبکر بن عباس
ربیع بن بیس، اور مبارک بن فضالہ سے روایت نہیں کی
ہام ترمذی فرماتے ہیں یحیی بن سعید نے ان حضرات
سے ان کے ستم بالکذب ہونے کی وجہ سے نہیں
بلکہ ان کے حفظ کی بنا پر روایت ترک کی۔ یحیی بن
سعید سے منقول ہے کہ جب وہ کسی شخص کو دیکھتے
کہ وہ اپنے حفظ سے کبھی کچھ روایت کرتا ہے اور
کبھی کچھ تو آپ اس سے روایت نہ لیتے۔ من حضرت
کو یحیی بن سعید قطان نے چھوڑا ہے ان سے عبداللہ
بن مبارک، دکیع بن خراج اور عبدالرحمن بن محمد بن
ازکرام نے روایات لی ہیں۔ اسی طرح بعض محدثین نے
اسہیل بن ابی صالح، محمد بن اسحاق، حاد بن سلمہ،

محمد بن عجلان اور ان جیسے دوسرے ائمہ کے بارے میں کلام کیا البتہ یہ کلام مرویات میں حفظ کے اعتبار سے کیا ہے ورنہ ان سے ائمہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخُثَيْبُ بْنُ عَجْلَانَ وَأَشْبَاهُهُمْ لَا يَرْوُونَ إِلَّا بِمَنْزِلَةِ مَا تَكَلَّمُوا فِيهِمْ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِمْ فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا كَذَا حَدِيثٌ عَنْهُمْ الْأَيْمَةُ۔

حسن بن علی حلوانی بواسطہ علی بن یزید بن سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم سہیل بن ابی صالح کو حدیث میں ثابت سمجھتے تھے۔

۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَسُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ الْهَلَوَاتِيُّ نَافِعُ بْنُ الْمَدْيَنِيِّ قَالَ قَالَ سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كُنَّا نَحْكُو سَهِيلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ ثَبَتًا فِي الْحَدِيثِ۔

ابن ابی عمر فرماتے ہیں سفیان بن عیینہ نے فرمایا محمد بن عجلان حدیث میں ثقہ اور مامون تھے ہمارے نزدیک یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عجلان کی سعید مقبری سے روایت میرے کلام کیا ہے۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ثِقَةً مَأْمُونًا فِي الْحَدِيثِ وَإِنَّمَا تَكَلَّمُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عِنْدَنَا فِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ۔

ابو بکر نے بواسطہ علی بن عبد اللہ اور یحییٰ بن سعید محمد بن عجلان کا قول نقل کیا کہ سعید مقبری کی بعض روایات بواسطہ سعید حضرت ابوسمریہ سے اور بعض ایک اور شخص کے واسطہ سے حضرت ابوسمریہ رحمہ سے مروی ہیں جب یہ روایات محمد بن حنفیہ طبرستانی تو میں نے سب کو بواسطہ سعید حضرت ابوسمریہ رضی اللہ عنہ سے نقل کر دیا۔ ہمارے نزدیک ابن عجلان نے یحییٰ بن سعید کے بارے میں اسی بے کلام کیا ہے۔ یحییٰ، ابن عجلان کثیر سے بھی روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح ابن ابی یحییٰ نے ابن ابی یحییٰ کے بارے میں کلام کیا تو وہ بھی حفظ کے اعتبار سے ہے علی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں شعبہ نے بواسطہ ابن ابی یحییٰ، ان کے بھائی عیسیٰ، عبدالرحمن ابن ابی یحییٰ اور ابوبکر، انہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جمیع کے بارے میں روایت نقل کی۔ یحییٰ کہتے ہیں پھر میں ابن ابی یحییٰ سے طاقتوروں نے بواسطہ عیسیٰ، عبدالرحمن بن ابی یحییٰ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، انہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن ابی یحییٰ سے اس کے علاوہ اس

۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَحَادِيثُ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ بَعْضُهَا سَعِيدًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا سَعِيدًا عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَخْتَلَطْتُ عَلَى نَحْوِهَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا تَكَلَّمُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عِنْدَنَا فِي ابْنِ عَجْلَانَ رَفَدًا وَقَدْ رَوَى يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ الْكَثِيرَ وَهَكَذَا مَن تَكَلَّمَ فِي ابْنِ أَبِي يَسَى إِنَّمَا تَكَلَّمُ فِيهِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ رَوَى مُجْتَمِعًا عَنْ ابْنِ أَبِي يَسَى عَنْ أَخِيهِ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي يَسَى عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَعْيَانِ قَالَ يَحْيَى تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ أَبِي يَسَى كَمَا تَكَلَّمَ عَنْ أَخِيهِ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي يَسَى عَنْ عَلِيٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَيْسَى وَمَرْزِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي يَسَى عَنْ هَذَا غَيْرُ مَعْنَى كَانَتْ بِهَذِهِ الشَّيْءِ مَرَّةً هَكَذَا وَمَرَّةً هَكَذَا أَيْ يَتَّبِعُ إِلَّا سَادَ فَإِنَّمَا جَاءَ

هَذَا مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ لِأَنَّ أَكْثَرَهُ مِنْ مَضَى مِنْ
أَهْلِ الْبَيْتِ كَأَنَّهُ لَا يَكْتُبُونَ وَمَنْ كَتَبَ مِنْهُمْ
إِنَّمَا كَانَ يَكْتُبُ لِقَوْمٍ بَعْدَ إِسْمَاعِيلَ وَتَسْمِعُ أَحْمَدُ
بْنُ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ ابْنُ
أَبِي كَيْسٍ لَا يَخْتَرُ بِهِ وَكَذَلِكَ مَنْ تَكَلَّمَ مِنْ
أَهْلِ الْبَيْتِ فِي عَمَلٍ بَيْنَ سَيِّدٍ وَعَبْدٍ اللَّهُ بِنِ
لِطَبْعَةٍ وَعَلَيْهِمَا إِنَّمَا تَكَلَّمُوا فِيهِمْ مِنْ قَبْلِ
حِفْظِهِمْ وَكَثُرَ خَطَاؤُهُمْ وَقَدْ رَوَى عَنْهُمْ غَيْرُ
وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ هَذَا أَكْثَرُ دَاخِلٍ مِنْ هَذَا
عَلَيْهِمْ وَتَوَرَّعْتُ عَنْ عَمَلِهِمْ لَوْ يَخْتَرُ بِهِ كَمَا قَالَ
أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ابْنُ أَبِي كَيْسٍ لَا يَخْتَرُ بِهِ إِنَّمَا
عَمِلَ إِذَا تَفَرَّدَ بِالنَّسَبِ وَأَشَدُّ مَا يَكُونُ هَذَا إِذَا
تَوَخَّضَ الْإِسْنَادُ فَرَادَى فِي الْإِسْنَادِ أَوْ فَقَصَّ أَوْ
فَكَدَّ الْإِسْنَادَ أَوْ جَاءَ بِمَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ الْمَعْنَى قَامَا
مَنْ أَقَامَ الْإِسْنَادَ وَحَفِظَهُ وَغَيْرَ اللَّفْظِ فَإِنَّ هَذَا
وَأَمَّا عِنْدَ أَهْلِ الْبَيْتِ إِذَا تَوَخَّضَ الْمَعْنَى .

۱۳۔ حَكَاتْنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بَنَ بَشَارَتَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ
بْنِ مَهْدِيٍّ ثَمَّ مَعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ عَنِ الْكَلْبِيِّ
الْحَدِيثُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ الْأَسْقَمِ قَالَ
إِذَا حَدَّثْنَا لَوْ عَلَى الْمَعْنَى لَمْ يَكُنْ

۱۴۔ حَكَاتْنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَافِعُ الدَّرَاقِ ثَمَّ
مَحْمُودُ بْنُ أَبِي دُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كُنْتُ
أَسْمَعُ الْحَدِيثَ مِنْ عَشْرَةِ الْفُتُوخِ وَالْمَعْنَى
وَاجِدًا .

۱۵۔ حَكَاتْنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَمَّ مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَانَ
إِبْرَاهِيمُ الْخَلْعِيُّ وَالْحَسَنُ وَالشَّعْبِيُّ يَأْتُونَ بِالْحَدِيثِ
عَلَى الْمَعْنَى وَكَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحُمْدُ بْنُ
سِيرِينَ وَرَجَاءُ بْنُ خَيْرٍ يُعِيدُونَ الْحَدِيثَ

قسم کی روایات مروی ہیں وہ سند میں رد و بدل کرتے ہوئے کبھی
کہ بیان کرتے ہیں اور کبھی کچھ ۔ اور یہ حفظ کی وجہ سے ہوا
کیونکہ اکثر علماء لکھتے دتے ۔ اور جو لکھتے ہیں اور وہ بھی سننے
کے بعد لکھتے ۔ میں نے احمد بن حسن سے سنا وہ امام احمد بن
کا قول نقل کرتے ہیں کہ ابن ابی سیئ کی روایات قابل استدلال
نہیں ۔ جن علماء نے عبداللہ بن سعید ، عبداللہ بن سعید و غیرہ
کے بارے میں کلام کیا تو وہ بھی حفظ اور کثرت غلطی کے
سبب سے ہے لکھنا سننے ان سے روایات لی ہیں ۔ جب ان میں سے
کوئی حدیث میں منقول ہو اس کا کوئی متابع نہ ہو تو اس کی روایات سے
استدلال نہیں کیا جاسکتا ۔ جس طرح امام احمد بن حنبل نے زیادہ ابن ابی
سیئ کی روایات سے استدلال نہیں کیا جاسکتا تو اس سے بھی یہی ہوا
ہے کہ جب وہ اپنی روایت میں منقول ہوں ۔ اور سب سے سخت بات
تو یہ ہے کہ جب سند یا روایت میں کسی زیادتی کی جائے یا بدل
دیا جائے یا متن میں ایسے الفاظ لائے جائیں جن سے معنی بدل
جائے جو شخص سند قائم اور یاد رکھے اور الفاظ بدل دے تو اس کے
بارے میں محدثین کے نزدیک وسعت ہے جب تک معنی نہ بدلیں ۔

محمد بن بشر بواسطہ عبدالرحمن بن ہدی ، سمر اور ایوب ،
علاء بن عمار اور مکحول ، واہد بن اسقع سے نقل کرتے ہیں
کہ جب ہم تم سے روایت بالمعنی بیان کریں تو یہ نہیں
کافی ہے ۔

یحییٰ بن موسیٰ بواسطہ عبدالرزاق ، سمر اور ایوب ،
محمد بن سیرین سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں دس
آدسوں سے حدیث سننا تھا الفاظ مختلف ہوتے اور
معنی ایک ۔

احمد بن منیع نے بواسطہ محمد بن عبداللہ انصاری
ابن عون سے نقل کیا کہ ابراہیم بنی ، حسن اور شعبی حدیث
بالمعنی روایت کرتے ہیں جبکہ قاسم بن محمد ، محمد بن
سیرین اور رجاء بن خیر ، الفاظ حدیث دہراتے

عَلَى حَدَّثَنِي.

۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَثْرَمٍ نَحْفُصُ بْنُ عِيَاذٍ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عُمَانَ ۱ لَمْ يَدَّيْكَ إِذْكَ تَحْدِثُنَا بِأَحَدٍ يَثْبُتُ ثُمَّ تَحْدِثُنَا بِهِ عَلَى غَيْرِ مَا حَكَ تَنَزَّاهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالِاسْتِمَاعِ الْأَوَّلِ.

۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ دُوْدٍ نَحْفُصُ بْنُ عَمْرِو بْنِ صَيْبٍ عَنْ الْحُسَيْنِ قَالَ إِذَا أَصَبْتَ الْمَعْنَى أَجْزَلُكَ ۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَحْفُصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سَهْبٍ هَرَابِ بْنِ سَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ انْقُصْ مِنَ الْحَدِيثِ إِنْ شُكَّتِ وَلَا تَزِدْ.

۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْثٍ نَازِيَةُ بْنُ خُبَابٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيُّ فَقَالَ إِنْ قُلْتُ لَكَ رَأْيِي أَحَدًا تَكُونُ كَمَا سَمِعْتُ فَلَا تَصَدِّقُونِي رَأْيًا هَذَا الْمَعْنَى.

۲۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ذَكِيْعًا يَقُولُ إِنْ لَوْ كُنَّ الْمَعْنَى وَاسْتَفْقَاهَا هَلَكَ الْإِسْلَامُ وَإِنَّمَا تَقَاضَى أَهْلُ الْبُلْغِ بِالْجَعْفَرِ وَالْإِثْقَانِ وَانْتَبَهْتَ بَعْدَ الْإِسْمَاعِ مَعَ أَنَّهُ تَمَرُّ بِسُلُوكِ مَنَ الْخَطَاءِ وَالْخَلَطِ كَثِيرًا حَيٌّ مِنَ الْإِيْتَةِ مَعَ جَعْفَرٍ مَخْرُجٍ ۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسْبٍ الدَّارِيُّ نَاجِيَةُ عَنْ عَمْرَةَ بِنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ أَبِي هَرَبَةَ ۱ لَمَّا إِذَا أَحَدُ ثَمَنِي ثَمَنِي عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَدِيْقَةَ حَدَّثَنِي مَرْثَةُ بَحْدِيْثٍ ثُمَّ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ بَيْنَيْنِ فَمَا أَخَذَ مِنْهُ حَدَّثًا.

۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَمْرِو بْنِ سَيْبٍ الْفَخَّانُ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ قُلْتُ لِزَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي عَنْكَ قَالَ لَا أَتَمُّكَ كَأَن يَكْتُبُ.

.....
علی بن خثرم نے بواسطہ حفص بن عیاذ عام بن احول سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے ابو عثمان ندکی سے پوچھا آپ ہم سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں پھر اس کے علاوہ بیان کرتے ہیں انہوں نے فرمایا پہلے سماع کو لازم کیجیو۔
حارث بن دود بواسطہ وحید اور ربیع بن صمیم حسن سے نقل کرتے ہیں کہ جب تم نے معنی سمجھ رکھا تو یہ کافی ہے۔

علی بن محمد بواسطہ عبد اللہ بن مبارک اسیت ابن سلیمان سے نقل کرتے ہیں میں نے مجاہد سے سنا کہ مجاہد لو الخ لا حدیث کم کر لو لیکن زیادتی نہ کرو۔

.....
ابو عمار حسین بن حرث نے بواسطہ زید بن حباب ایک نامعلوم شخص سے نقل کیا کہ سفیان ثوری جہاں سے طرف تشریف لائے اور فرمایا اگر میں تم سے کہوں کہ میں نے جیسے سنا ہے جی تم سے بیان کرتا ہوں تو میری تصدیق نہ کرنا بلکہ میں بالعمی روایت کرتا ہوں۔
حسین بن حرث فرماتے ہیں میں نے ذکیع کو فرماتے سنا کہ اگر معنی میں وسعت نہ ہوتی تو گ ہلاک ہو جاتے۔
عمار کہ ایک دوسرے پر فضیلت، حفظ، اتقان اور سماع کے وقت ثبوت کی وجہ سے ہے اس کے باوجود آخر کلام، خطا اور غلطی سے محفوظ نہیں ہیں۔

محمد بن حمید رازی بواسطہ جریر، عمارہ بن قعقاع سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ابراہیم نخعی نے مجھ سے فرمایا جب مجھ سے حدیث بیان کرو تو ابو زائد بن عمر بن جریر سے نقل کرو کیونکہ انہوں نے ایک مرتبہ مجھ سے حدیث بیان کی پھر کئی سال بعد میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے اس سے ایک ابو حفص مروی علی بواسطہ یحییٰ بن سعید قطان اور سفیان منصور سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ سالم بن ابی جعد، آپ سے پوری حدیث بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اس لیے کہ وہ کہہ رہے تھے۔

۲۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لِي لَأَحْيَا بِالْحَدِيثِ نَمَا أَدْرُكُ مِنْهُ حَرْفًا.

۲۴. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لِي لَأَحْيَا بِالْحَدِيثِ نَمَا أَدْرُكُ مِنْهُ حَرْفًا.

۲۵. حَدَّثَنَا سَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ مِنَ الذَّهْرِيِّ.

۲۶. حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَيْنَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ مَا عَلِمْتُ أَحَدًا كَانَ أَكْثَرَ عِلْمًا بِبَيْتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِعَدَدِ الذَّهْرِيِّ مِنْ بَيْتِي بَنِي كَثِيرٍ.

۲۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَيْنَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ مَا عَلِمْتُ أَحَدًا كَانَ أَكْثَرَ عِلْمًا بِبَيْتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِعَدَدِ الذَّهْرِيِّ مِنْ بَيْتِي بَنِي كَثِيرٍ.

۲۸. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ مَا عَلِمْتُ أَحَدًا كَانَ أَكْثَرَ عِلْمًا بِبَيْتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِعَدَدِ الذَّهْرِيِّ مِنْ بَيْتِي بَنِي كَثِيرٍ.

۲۹. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ مَا عَلِمْتُ أَحَدًا كَانَ أَكْثَرَ عِلْمًا بِبَيْتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِعَدَدِ الذَّهْرِيِّ مِنْ بَيْتِي بَنِي كَثِيرٍ.

۳۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ مَا عَلِمْتُ أَحَدًا كَانَ أَكْثَرَ عِلْمًا بِبَيْتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِعَدَدِ الذَّهْرِيِّ مِنْ بَيْتِي بَنِي كَثِيرٍ.

عبد الجبار ملا بن عبد الجبار، سفیان سے ناقل ہیں کہ عبد الملک بن عیسے نے فرمایا میں حدیث بیان کرتا ہوں تو ایک حرف نہیں چھوڑتا۔

حسین بن، ممدی بصری بواسطہ عبد الرزاق اور سمر، حضرت قتادہ سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میرے کانوں نے جو کچھ سنا اسے تلب نے محفوظ کر لیا۔

سعید بن عبد الرحمن بخاری بواسطہ سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔ میں نے زہری سے بڑھ کر کسی کو حدیث پر نفس کرنے والا نہیں دیکھا۔

ابراہیم بن سعد جوہری بواسطہ سفیان بن عیینہ، ایوب سفینی کا قول نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو اہل مدینہ کی احادیث زہری کے بعد، یحییٰ بن ابی کثیر سے زیادہ جانتا ہو۔

محمد بن اسماعیل بواسطہ سلیمان بن حرب ملا بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عون کوئی حدیث بیان کرتے ہیں میں ایوب سے اس کے غلات بیان کرتا تو وہ اپنی روایت چھوڑ دیتے۔ میں عرض کرتا میں نے تو ان سے سنا ہے تو فرماتے ایوب، محمد بن یزید کی روایات ہم سے زیادہ جانتے تھے۔

ابو بکر بن علی عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن ابی سعید سے جو بچا شام و ستوران اور مصر میں سے کون زیادہ ثابت ہے انہوں نے فرمایا میں نے سفر جہا کوئی نہیں دیکھا وہ سب سے اہل تھے۔

ابو بکر بن محمد بواسطہ ابوالعید، ملا بن زیاد سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں شعبہ نے حسن بات میں میری مخالفت کی میں نے اسے چھوڑ دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابو بکر ابو الولید دونوں بیان کرتے ہیں کہ ملا بن سلمہ نے فرمایا اگرچہ حدیث چاہتے ہو تو نصیب کا مجلس کو لازم کرو۔

عبد بن حمید بواسطہ ابوداؤد شعبہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حسن سے ایک حدیث روایت کی اس کے پاس

إِلَّا اثْنَتَيْنِ أَكْثَرُ مِنْ مَرَّةٍ مَا لَدُنِي رَوَيْتُ عَنْ عَشْرَةِ
أَحَادِيثَ اثْنَتَيْنِ أَكْثَرُ مِنْ عَشْرَةٍ وَالَّذِي رَوَيْتُ
عَنْ حَمِيصِ بْنِ جَدِيثٍ أَنَّهُ أَكْثَرُ مِنْ خَمْسِينَ مَرَّةً
وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْ مِائَةِ اثْنَتَيْنِ أَكْثَرُ مِنْ مِائَةٍ
مَرَّةٍ الْأَعْبَانُ الْكَذُوبُ الْبَارِقُ خِلَافِي سَمِعْتُ مِنْهُ
هَذِهِ الْأَحَادِيثَ ثُمَّ عُدْتُ لِكَيْفِهِ فَرَجَدْتُ
قَدْ مَاتَ.

۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَسْمِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ الْأَسْوَدِ بْنَ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ
سُفْيَانَ يَقُولُ شُعْبَةُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي
الْحَدِيثِ.

۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ يَسَى أَحَدًا
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شُعْبَةَ وَلَا يَدْرِي أَحَدًا عِنْدِي وَ
إِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ أَخَذْتُ يَقُولُ سُفْيَانُ قَالَ
عَلَى قُلْتُ لِيَحْيَى أَيُّهَا كَانَ أَحْفَظُ لِلْأَحَادِيثِ
الطَّوَالِ سُفْيَانُ أَوْ شُعْبَةُ قَالَ كَانَ شُعْبَةُ أَمَرًا
فَمَا كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَكَانَ مَلْعَبَةً أَعْلَوْ
بِالْيَدِ الْخَالِ فَلَانْ عَنْ قُلَانِ وَكَانَ سُفْيَانُ صَاحِبَ
الْأَبْرَارِ.

۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍَا لُحَيْثُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ
سَمِعْتُ وَكَيْعًا يَقُولُ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانُ أَحْفَظُ مِنِّي
مَا حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ شَيْخٍ شَيْخِي فَسَأَلْتُهُ إِلَّا وَجَدْتُهُ
كَمَا حَدَّثَنِي مِمَّنْ لَا سَمَاعَ بْنَ مُرْسِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ
قَالَ مِمَّنْ مَعْنُ بْنُ عِيْسَى يَقُولُ كَانَ مَا لَدُنْكَ مِنْ
الْكُتُبِ يُشَكِّدُ فِي حَيَاتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ وَنَحْوِ هَذَا.

۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُرْسِيٍّ شَيْخِي (بُذَاهِجُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرَيْشٍ الْأَنْصَارِيُّ) قَالَ سَمِعْتُ

ایک سے زیادہ بار آیا۔ جس سے دس احادیث روایت کیں
اس کے پاس دس بار سے زیادہ حاضر ہوا جس سے پچاس احادیث
روایت کیں اس کے پاس پچاس بار سے زیادہ آیا۔ اور جس سے
سوا احادیث روایت کیں۔ اس کے پاس سو بار سے زیادہ آیا۔
البتہ میں کوئی بار ہی سے میں نے احادیث سنیں اور جب دوبارہ
حاضر ہوا تو وہ انتقال کر چکے تھے۔

محمد بن اسماعیل نے بواسطہ عبد اللہ بن ابی اسود
ابن جعدی سے نقل کیا کہ سفیان نسرا نے ہیں۔ شعبہ
رحمہ اللہ حدیث میں امیر المؤمنین ہیں۔

ابو بکر، علی بن عبد اللہ سے نقل کرتے ہیں یحییٰ بن سعید
نے فرمایا۔ مجھے کوئی شخص شعبہ سے زیادہ محبوب نہیں اور
میرے نزدیک کوئی ان کے برابر کا نہیں لیکن جب سفیان ان کا
مخالفت کرتے ہیں تو میں سفیان کا قول لیتا ہوں۔ علی فرماتے
ہیں میں نے یحییٰ سے پوچھا سفیان اور شعبہ میں سے کس کے
طویل احادیث زیادہ یاد تھیں۔ انہوں نے فرمایا شعبہ، اس
اقتبار سے زیادہ توکی تھے۔ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں، شعبہ
اسما رحیل کے زیادہ عالم تھے اور سفیان صاحب الجواب
دقیق تھے۔

ابو عمار حسین بن حریش فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھ سے
سنا کہ شعبہ فرماتے ہیں سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔ مجھے سفیان
نے جس شیخ سے بھی حدیث بیان کی تو میں نے ویسے ہی پایا جیسے پہلا
نے بیان فرمایا میں (امام ترمذی) نے اسحاق بن موسیٰ انصاری سے
سنادہ فرماتے ہیں میں نے معن بن علی سے سنا کہ مالک بن انس
حدیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہت سختی برتتے تھے حتیٰ کہ
یاد اور تار کا بھی خیال رکھتے۔

ابو موسیٰ، ابراہیم بن عبد اللہ بن قریب انصاری کا رقیب
مدینہ سے نقل کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) امام مالک بن انس

قَالَ مَوْلَانَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَهُوَ جَدُّ ابْنِ
بَجَّازٍ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي لَمَرَأَةٌ مَرْضِيَّةٌ أَجَلِي
فِيهِ فَوَكَرْتُ أَنِّي أَخَذْتُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَائِمٌ.

۳۵. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مَوْلَانَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ
أَخْبَرَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الشَّوَرِبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْغُبَرِيِّ قَالَ يَحْيَى مَوْلَانَا الْقَوْمُ أَحَدًا هُوَ حَدِيثُ
مَوْلَانَا ابْنِ أَبِي حَازِمٍ كَانَ مَوْلَانَا فِي الْحَدِيثِ
مَعَهُ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ
حَبِيبٍ يَقُولُ مَا بَأْسَ بِي وَمَنْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
الْقَلْبَانِ قَالَ فَسَمِعْتُ أَحْمَدَ عَنْ وَكِيعٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ مَهْدِيٍّ فَقَالَ أَحْمَدُ وَكِيعٌ أَكْثَرُ فِي الْقَلْبِ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِمَا مَرَّ بِهِ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
فُهَيْمَانَ بْنِ صَفْوَانَ الشَّافِعِيِّ الْبَصْرِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ
عَبْدَ بْنَ الدُّيَّانِ يَقُولُ لَوْ حَلَفْتُ بَيْنَ الزُّكَيْنِ وَالْمَقَامِ
لَخَلَفْتُ إِنِّي لَمَرَأَةٌ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ أَبُو حَازِمٍ مَا أَكَلْتُ مِنْ هَذَا أَذْ ذِيَّةٍ
عَنْ أَهْلِ الْيَوْمِ تَكَلُّفًا لِمَا بَيْنَ شَيْئًا وَشَيْءٍ
عَلَى الْإِخْتِصَارِ لِيَسْتَدِلَّ بِهِ عَلَى مَنْ زَلَّ أَهْلُ الْيَوْمِ
مَنْكَاهُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْخُفْيَةِ وَالْإِثْلَانِ
فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ مِنْ أَهْلِ الْيَوْمِ لَا يَشَى تَكَلُّفًا
فِيهِ وَالْقِدَامَةِ عَلَى الْقَالِيلِ ذَاكَ كَانَ يَحْفَظُ مَا يَنْهَى
عَلَيْهِ أَوْ يَنْهَى عَنْهُ قِيَمًا يَقْدَرُ عَلَيْهِ إِذَا لَمْ
يَحْفَظْهُ وَخَفِيَ عَنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَمَثَلُ الْبَتَائِجِ.

۳۶. حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَطَاءِ
بْنِ أَبِي دِيَّانٍ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ أَقُولُ فَقَالَ قُلْ
كَذَّ شَكَاةً.

ابو حازم کے پاس سے گزرتے وہ بیٹے حدیث بیان کر رہے
تھے۔ امام مالک گزر گئے۔ آپ سے نہ بیٹھنے کی وجہ پوچھی گئی
تو فرمایا میں نے بیٹھنے کے لیے جگہ نہ پائی اور کھڑے ہو کر حدیث
رسول سنا مجھے اچھا معلوم نہ ہوا۔

ابو بکر ابواسلمہ علی بن عبد اللہ یحییٰ بن سعید سے نقل
کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مجھے سعید بن سیب سے مالک
بن انس کی روایات کی نسبت ابراہیم نخعی سے سفیان ثوری
کی روایات زیادہ پسند ہیں۔ یحییٰ فرماتے ہیں لوگوں میں مالک بن
انس سے زیادہ صمیم حدیث والا کوئی نہیں امام مالک حدیث میں
امام تھے۔ احمد بن حسن امام احمد بن حنبل کا قول نقل کرتے ہیں
کہ میری آنکھوں نے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل کوئی نہیں دیکھا
امام احمد بن حنبل سے وکیع اور عبد الرحمن بن ہدی کے بارے
میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا وکیع دل کے بڑے ہیں اور عبد الرحمن
امام ہیں میں امام ترمذی اس نے محمد بن عمرو بن یحییٰ بن صفوان
ثقفی بصری سے سنا وہ علی بن مدینی کا قول نقل کرتے ہیں
کہ اگر مجھے دکن اور مقام ابراہیم کے درمیان قسم دیا جائے۔
تو میں قسم کھاؤں گا کہ میں نے عبد الرحمن بن ہدی سے زیادہ
علم والا کوئی نہیں دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس بارے میں
علماء کے بہت سے اقوال منقول ہیں۔ ہم نے اختصار سے
کام لیا تاکہ اس کے ذریعہ علماء کے مراتب اور حفظ و اتقان میں
ایک درجہ پر برتری پر استدلال کیا جاسکے۔ اس بارے میں
علماء کی طویل گفتگو ہے مقصد ہے، عالم کو حدیث پڑھ کر سنانا
جبکہ اسے وہ یاد ہو جو اس کے سامنے پڑا جائے اور اگر یاد نہ
ہو تو وہ محض اس کا مفہوم ذہن نشین کرے تو محدثین کی نزدیک
یہ بھی سماج کی طرح صمیم ہے۔

حسین بن ہدی بصری نے ابواسلمہ عبد الرزاق ابن حریج سے
نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے عطاء بن ابی رباح کو احادیث
پڑھ کر سنا میں تو میں نے پوچھا کیسے کہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ
”مذنا“ ہم سے فلاں نے حدیث بیان کی (

٣٤. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ كُنَّ أَهْلُ بَيْتِهِ يَتَّقُونَ أَهْلُ الْجَنَّةِ

٣٨. حَدَّثَنَا سُرَيْدُ بْنُ عَيْنٍ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ
قَابِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَقْبُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ إِذَا
نَاقَلَ الرَّجُلُ كِتَابَهُ اخْرُفْ قَالَ أَرُوهُ هَذَا مَتْنِي
فَلَمْ أَنْ يَدْرِ يَهُ وَصَوَّغْتُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلُ
يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا عَصِيمًا لِيُخْبِرَ عَنِ حَدِيثٍ
فَقَالَ (قَرَأْتُ عَلَى خَاطِبَتٍ أَنَّ يَقْنَأَ هُوَ فَقَالَ
أَنْتَ لَا تُخْبِرُنَا بِقِدَاةٍ وَقَدْ كَانَ سَفِيَانُ الْخَوَرِزْمِيُّ
وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يُخْبِرَانِ الْقِدَاةَ).

٣٩. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَمَثِ نَائِبِي بَنِي
سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيِّ الْهَرَمِيُّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
وَهْبٍ مَا قُلْتُ حَدَّثَنَا فَهُوَ مَا سَمِعْتُ مَعَ النَّاسِ
وَمَا قُلْتُ حَدَّثَنِي فَهُوَ مَا سَمِعْتُ وَحْدِي وَمَا
قُلْتُ أَخْبَرَنَا فَهُوَ مَا قَدَرْتُ عَلَى الْعَالِمِ وَأَنَا شَاهِدٌ
وَمَا قُلْتُ أَخْبَرَنِي فَهُوَ قَدَرْتُ عَلَى الْعَالِمِ بَعْضِي
وَأَنَا وَحْدِي وَسَمِعْتُ أَبَا مُرْسٍ مُحْكَمًا بَنِي
الْمُثَنَّى يَقُولُ سَمِعْتُ بَعْثِي بَنِي سَعِيدٍ الْقَطَّانَ
يَقُولُ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَاحِدًا قَالَ أَبُو عِيْسَى
وَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُصْعَبٍ الْمَدَائِنِيُّ فَقَرَأَ عَلَيْهِ
بَعْضَ حَدِيثِهِ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ تَقُولُ فَقَالَ قُلْتُ
حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَقَدْ أَجَازَ
بَعْضُ أَهْلِ الْوَعْدِ الْإِجَازَةَ إِذَا جَازَ الْعَالِمَ
أَنْ يَدْرِي عَنْهُ لِأَحَدٍ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ أَنْ
يَدْرِي عَنْهُ.

سعود ابن نصر نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد ابوہریرہ
ازہریذی نخوی، حضرت عکرمہ سے نقل کیا کہ اہل طائف کے چند
آدمی اپنی کتاب لے کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے
خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس کو آگے پیچھے سے پڑھنے
لگے پھر فرمایا میں مصیبت سے تنگ آگیا ہوں تم مجھ پر زبرد
بے شک میری تصدیق پڑھنے کے مترادف ہے۔

سویہ نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد اور حسین بن
واقد انصوری بن معتمر سے نقل کیا کہ جب کوئی شخص اپنی کتاب
کس دوسرے کو دے کر کہے تم میری طرف سے روایت کرد
تو اس کے لیے اس کا روایت کرنا جائز ہے، میں (امام ترمذی)
نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے ابوالہثم
نبیل سے حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا
مجھ پر پڑھو، میں چاہتا تھا کہ وہ پڑھ کر سنائیں اس پر انہوں نے
فرمایا تم پڑھنا جائز نہیں سمجھتے، سفیان ثوری کا اور مالک بن انس اسے صحیح
احمد بن حسن بواسطہ یحییٰ بن سلیمان جعفی مصری عبد اللہ

بن وہب سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں جب میں کمولؓ حضرتنا
تواس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے لوگوں کے ساتھ کی حدیث
سنی اور اگر میں "حدیثی" کمولؓ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ
میں نے اکیلے حدیث سنی۔ "آخرنا" کمولؓ تو اس کا مطلب یہ
ہے کہ کسی عالم کے سامنے حدیث پڑھی گئی اور میں بھی وہاں
حاضر تھا اور اگر میں "آخری" کمولؓ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ
میں نے تنہا یہ حدیث کسی عالم کو پڑھ کر سنائی۔ ابو موسیٰ محمد بن
مشکیؓ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا کہ "حدیثنا"
اور "آخرنا" دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے
ہیں: ہم ابو مصعب مدنی کے پاس تھے ان کے سامنے
ان کی بعض احادیث پڑھی گئیں تو میں نے پوچھا ہم کیسے روایت
کریں؟ فرمایا تم یوں کہو "ہم سے ابو مصعب نے بیان کیا۔"
امام ترمذیؒ فرماتے ہیں بعض علماء نے اجازت دینے کو جائز رکھا ہے
جب کوئی عالم کسی کو اپنی احادیث روایت کرنے کی اجازت دے تو وہ روایت

٤٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ عَنْ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
كَتَبْتُ لِرَبِّكَ بِأَعْيُنِ رَسُولِكَ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ عَذَابُكَ
قَالَ نَعَمْ

٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْدَلُسِيُّ نَاثِقًا
بِإِسْنَادٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَوْفِ الْأَعْدَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
لِلْحُسَيْنِ عِنْدِي بَعْضُ حَقَائِدِكَ أَوْ رُبِّهِ حَقُّكَ
قَالَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ إِذَا
يَعْقُوتُ بِمَعْنَى بْنِ الْحُسَيْنِ وَقَدْ حَدَّثَكَ عَنْهُ
غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ .

٢٢- حَدَّثَنَا ابْنُ جَرُودٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ
عِيَاضٍ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
الْقَهْرِيِّ بِكِتَابٍ فَقُلْتُ لَهَذَا مِنْ حَدِيثِكَ
أَنْزِلِي عَنْكَ قَالَ نَعَمْ

٢٧٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ جَاءَهُ ابْنُ جَرْدِجٍ إِلَى
بُخَارَى بْنِ هُرَيْرَةَ بِكِتَابٍ فَقَالَ هَذَا حَدِيثُكَ
أَوْ يَمُرُّ عَنْكَ فَقَالَ تَعْرِفُ قَالَ بَعْضِي فَقُلْتُ فِي
نَفْسِي لَا أَذَرُكَ إِلَّا مَا أَحْبَبْتُ أَمْزَأَ قَالَ عَلِيٌّ سَأَلْتُ
يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ حَدِيثِ ابْنِ جَرْدِجٍ عَنْ عَطَا
الْخُرَّاسِيِّ فَقَالَ ضَعِيفٌ فَقُلْتُ أَتَيْتُهُ يَقُولُ
أَخْبَرَنِي قَالَ لَا تُشْرِكْ إِلَّا مَا هُوَ كِتَابٌ دَقَقْتُ عَلَيْهِ
قَالَ أَبُو عِيْسَى وَالتَّحْدِيثُ إِذَا كَانَ مُرْسَلًا قَاتِلٌ
لَا يَصِحُّ جَدُّهُ أَكْثَرُ أَهْلِ الْحَدِيثِ قَدْ ضَعَّفَهُ غَيْرُ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ

٤٤. حَكَمْتُ عَنْ أَبِي بَنْ جَعْفَرٍ نَافِثَةَ بِنِ الْأَعْوَدِيَّةِ
عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ الذَّهْرِيَّ إِسْعَاقَ
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قُدَّةٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
مَنْ لِيَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ لَفَالِ الذَّهْرِيَّ قَاتَلَتْهُمُ

محمد بن فیضان نے بواسطہ وکیع و عمران بن حدیر اور
ابو بکر بن بشیر بن نہیک سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں
نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (احادیث کی) ایک کتاب
لکھی۔ اور پوچھا کیا آپ سے روایت کریں؟ فرمایا ہاں روایت کرو۔

محمد بن اسماعیل واسطی بواسطہ محمد بن حسن، عوف اعرابی سے
ناقل ہیں۔ کہ ایک آدمی نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ علیہ سے عرض کیا
میرے پاس آپ کی بعض روایات ہیں کیا آپ کی طرف سے ہدایت کر دے؟
فرمایا: "ہاں" امام ترمذی فرماتے ہیں محمد بن حسن و محبوب بن حسن کے
نام سے معروض ہیں اہل ان کے متعدد ائمہ نے احادیث نقل
کی ہیں۔

عبارتوں میں معاذ لہا سطر النسخ بن عیاض، عبید اللہ بن عمر سے نقل میں وہ فرماتے ہیں میں، امام زہری کے پاس ایک کتاب لایا اور عرض کیا یہ آپ کی روایات میں آپ سے روایت کروں فرمایا "ہاں"

ابو جریر بواسطہ علی بن عبد اللہ، یعنی بن سعید سے ناقل ہیں
ابن جریر، ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب بے کراۓ
اور عرض کیا یہ آپ کی احادیث ہیں آپ کی طرف سے روایت
کردوں، انہوں نے فرمایا "ہاں" یہی فرماتے ہیں میں نے دل میں
کہا معلوم نہیں ان دونوں (قرأت اور احادیث) میں سے کون
سی زیادہ پسندیدہ ہے علی بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے
یعنی بن سعید سے ابن جریر کی اس روایت کے بارے میں پوچھا
جو انہوں نے مطا، خراسانی سے روایت کی انہوں نے کہا وہ ضعیف
ہے میں نے کہاں کہتے ہیں "آخری" انہوں نے کہا کچھ نہیں وہ تو ایک
کتاب تھی جو انہوں نے اس کے سپرد کا تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
مسل اکثر محدثین کے نزدیک صحیح نہیں بعض نے اسے ضعیف قرار دیا ہے
علی بن جریر بواسطہ بقیع بن ولید، عقبہ بن ابی حکیم سے نقل
کرتے ہیں کہ زہری نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ کو کہتے
جوئے سننا "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" زہری نے فرمایا
"ابن ابی فروہ! اللہ تعالیٰ تمہیں غارت کرے ہمارے پاس

يَا بَنِي آدَمَ قَدْ دَعَا إِلَيْكُمْ بِأَحَادِيثَ لَيْسَ لَهَا ظَهَرٌ وَلَا ذَرْعٌ
 ۳۵. حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِوبَ عَنْ خَالِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

جے ہمارے لیے کلام احادیث لاتے ہو۔

قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَرْسَلَاتٌ مُجَاهِدٍ
 أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَرْسَلَاتِ عَطَاءِ بْنِ أَبِي سَلَاسٍ
 بِكَفِّهِ كَانَ عَطَاءٌ يَأْخُذُ عَنْ كُلِّ مَرْبٍ قَالَ عَلِيُّ
 قَالَ يَحْيَى مَرْسَلَاتٌ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ
 مِنْ مَرْسَلَاتِ عَطَاءٍ قُلْتُ يَحْيَى مَرْسَلَاتٌ مُجَاهِدٍ
 أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ مَرْسَلَاتُ حَاذٍ قَالَ مَا
 أَقْدَرُ لِي قَالَ عَلِيُّ وَصِيَّتُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَقُولُ
 مَرْسَلَاتُ أَبِي إِسْحَاقَ جُنْدِي شَبِيهَ لَأَشْيَى وَالْأَعْمَشِ
 وَالنَّيْمِيِّ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَمَرْسَلَاتُ أَبِي حَبِيبَةَ
 شَبِيهَ الرِّجْمِ ثُمَّ قَالَ أَمَى وَاللَّهِ وَسَعْيِيَانُ بْنُ
 سَعِيدٍ قُلْتُ يَحْيَى مَرْسَلَاتُ مَا لَيْتَ قَالَ هِيَ
 أَحَبُّ إِلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَحْيَى لَيْسَ فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَصَحُّ
 حَدِيثًا مِنْ بَابِ

ابوبکر، علی بن عبداللہ سے نقل میں کہ یحییٰ بن سعید
 نے فرمایا مجاہد کی مرسلات میرے نزدیک عطاء بن ابی رباح کی
 مرسلات روایات سے بہت زیادہ پسندیدہ ہیں۔ عطاء ہر قسم کے
 راوی سے روایت کرتے تھے علی، یحییٰ کا قول نقل کرتے ہیں سعید
 بن جبیر کی مرسلات روایات، عطاء کی مرسلات سے زیادہ پسندیدہ
 ہیں۔ میں نے یحییٰ سے پوچھا آپ کو مرسلات مجاہد یا سعید
 یا مرسلات طاؤس؟ فرمایا وہ دونوں قریب قریب ہیں۔ علی کہتے ہیں
 میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا فرماتے ہیں میرے نزدیک ابواسحاق
 کی مرسلات روایات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اعلمش، انہی اور یحییٰ بن
 ابی کثیر کی روایات بھی اس طرح ہیں۔ ابن حبیہ کی مرسلات ہمارے
 مشابہ ہیں قابل اعتماد نہیں! پھر فرمایا ہاں خدا کا قسم سفیان بن سعید
 کی مرسلات بھی اس طرح ہیں۔ میں نے یحییٰ سے پوچھا مرسلات اہل
 کہسار ہیں؟ فرمایا میں انہیں پسند کرتا ہوں پھر یحییٰ نے فرمایا لوگوں
 میں مالک سے زیادہ صمیم راوی کوئی نہیں۔

۳۶. حَدَّثَنَا ثَابِتُ سَدَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ
 قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ مَا
 قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَجْدَ نَالَ أَصْلًا إِلَّا حَدِيثًا أَوْ
 حَدِيثَيْنِ قَالَ أَبُو بَرَسٍ وَمَنْ مَنَعَتْ الْمَرْسَلُ
 قَلْبَهُ مَنَعَتْهُ مِنْ تَبَلُّغِ الْهَدْيِ الْأَيْتَةِ قَدْ
 حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبَلَدِيِّ وَغَيْرُ الثَّقَاتِ قَدْ رَوَى
 أَحَدًا هُوَ حَدِيثٌ وَأَرْسَلَهُ لَعَلَّ أَحَدًا عَنْ غَيْرِ
 ثِقَةٍ قَدْ تَكَلَّمَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِي مَقْبَدِ الْجَهَنِيِّ قَدْ رَوَى
 ثُمَّ رَوَى عَنْهُ

سوار بن عبداللہ بصری کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید
 قطان سے سنا فرماتے ہیں حسن بصری نے اپنی جن احادیث
 میں فرمایا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ترايك رو حدیثوں کے
 سوا ہیں ان سب کی اصل معلوم ہو گئی امام ترمذی فرماتے ہیں،
 جس کسی نے مرسلات کو ضعیف کہا تو اس کی جہر بہہ
 کہ ان ائمہ نے ثقہ و ثقہ سب سے روایات لی ہیں لہذا جب
 کوئی مرسلات حدیث روایت کرتا ہے تو شاید اس نے غیر ثقہ سے
 لی ہو۔ حضرت حسن بصری نے مسجد جہنی کے بارے میں
 کلام کیا اور پھر ان سے روایت بھی لی۔

۳۷. حَدَّثَنَا ثَابِتُ سَدَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ
 قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ مَا
 قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَجْدَ نَالَ أَصْلًا إِلَّا حَدِيثًا أَوْ
 حَدِيثَيْنِ قَالَ أَبُو بَرَسٍ وَمَنْ مَنَعَتْ الْمَرْسَلُ
 قَلْبَهُ مَنَعَتْهُ مِنْ تَبَلُّغِ الْهَدْيِ الْأَيْتَةِ قَدْ
 حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبَلَدِيِّ وَغَيْرُ الثَّقَاتِ قَدْ رَوَى
 أَحَدًا هُوَ حَدِيثٌ وَأَرْسَلَهُ لَعَلَّ أَحَدًا عَنْ غَيْرِ
 ثِقَةٍ قَدْ تَكَلَّمَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِي مَقْبَدِ الْجَهَنِيِّ قَدْ رَوَى
 ثُمَّ رَوَى عَنْهُ

بشر بن معاذ بصری بواسطہ موسیٰ بن عبد الرحمن وعطاء
 ان کے والد اور چچا حضرت بصری سے نقل میں کہ سعید جہنی
 سے بچتے رہو وہ خود بھی گمراہ ہے اور نہ سزاوارت کو بھی گمراہ کرتا ہے

امام ترمذی فرماتے ہیں شعبی سے منقول ہے فرماتے ہیں ہم سے
عارضہ امور نے حدیث بیان کی اور وہ کذاب تھا محمد بن بشیر
عبدالرحمن بن ہمدانی سے نقل کرتے ہیں وہ فرمایا کہ تھے
کیا تم سفیان عیینہ سے شعب بنی کرتے کہ میں نے ان کے
کچھ پر جابر جعفی کی ایک ہزار سے زائد احادیث چھوڑ دیں پھر
وہ خود ان سے روایت کرتا ہے محمد بن بشیر کہتے عبدالرحمن
بن ہمدانی نے جابر جعفی کی احادیث چھوڑ دی تھیں۔ بعض
علماء نے مرسل احادیث سے بھی استدلال کیا ہے۔

ابو عبیدہ ابن ابی سفیر کو فی بواسطہ سعید بن عامر اور
شعبہ بن سلیمان امش سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے
ابراہیم غنوی سے کہا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
سے سنداً خبر دیجئے۔ ابراہیم نے فرمایا جب میں عبداللہ
سے حدیث بیان کروں تو یہ وہی ہے جو میں نے سنا اور جب
میں کہوں حضرت عبداللہ نے فرمایا تو سمجھ لو کہ مستدرکوں نے
ان سے روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں (ابن علم اللہ)
راوی کی تصنیف میں اسی طرح اختلاف کیا جس طرح دیگر
علوم میں ان کا اختلاف منقول ہے۔ شعبہ سے مذکور ہے
کہ انہوں نے ابو ذر بن ابی سلیمان اور حکیم
بن جبر کو تصنیف کیا اور ان سے روایات لینا چھوڑ دیا۔
پھر شعبہ نے ان لوگوں سے روایت کی جو حفظ و عدالت
میں ان سے کم ہیں۔ شعبہ نے جابر جعفی، ابراہیم بن مسلم
جبر، محمد بن عبید اللہ غزلی اور کئی دوسرے راویوں سے
روایت کی جن کو ضعیف قرار دیا گیا۔

محمد بن عمرو بن نبی بن صفوان بصری نے اسیر بن خالد
سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے شعبہ سے کہا آپ عبداللہ
بن ابی سلیمان کو چھوڑتے ہیں اور محمد بن عبید اللہ غزلی سے
حدیث نقل کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں امام ترمذی
فرماتے ہیں شعبہ نے عبداللہ بن ابی سلیمان سے حدیث

صَالٍ مُّصَلٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَيُرْوَى عَنْ اسْتَعْبَى قَالَ
نَا الْحَارِثُ الْأَعْوَدِيُّ كَانَ كَذَّابًا وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ
بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ
أَلَا تَجِبُونَ مِنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ نَقْدًا تَذَكُّتُ
بِحَابِرِ الْجَعْفِيِّ يَقُولُ لِمَا حَكِيَ عَنْهُ أَكْثَرُ مِنْ آيَةٍ
حَدَّثَ بِهِ شَوْهُوَ يَحْيَى ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ
وَتَرَكْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ حَدِيثًا جَابِرًا
الْجَعْفِيِّ وَقَدْ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ بِالْمُرْسَلِ
أَيْضًا۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى بْنُ أَبِي السَّيِّدِ الْكُوفِيُّ
نَا سَوِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ الْأَعْمَشِ
قَالَ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَسْنَدُ لِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثْتُكَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ فَهُوَ الَّذِي سَمِعْتُ وَذَلِكَ قَوْلُ
عَبْدِ اللَّهِ فَهُوَ عَنْ غَيْرِ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ
اخْتَلَفَ الْأَثَرُ مِنْ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فِي تَقْوِيْعِهِ
الْمِثَالِ كَمَا اخْتَلَفُوا فِيمَا سَوَى ذَلِكَ مِنَ الْخَبَرِ
وَكَيْفَ سَمِعَتْ أَنَّهُ سَمِعَتْ أَبَا الذَّبْيَرِ الْكَلْبِيَّ وَعَبْدَ
الْمَلِكِ بْنَ أَبِي سَلَمَانَ وَحَكِيمَ بْنَ جَبْرِ وَقَدْ لَدَّ
الَّذِي أَيْتَهُمْ ثُمَّ رَحِمَهُكَ شُعْبَةُ عَنْ خُزْدُونَ
هُوَ كُوفِي الْخَطِ الْعَدَا لَكَ حَدَّثْتُ عَنْ جَابِرِ
الْجَعْفِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ بْنَ مَسِيرٍ الْقَجَرِيِّ وَحَمْدِ
بْنِ جَبْرِ اللَّهِ الْقُدْرِيِّ وَغَيْرِ رَجُلٍ وَاسْمُهُ
يُضَعُّفُونَ فِي الْحَدِيثِ۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يَهُوَّانَ بْنِ
صَفْوَانَ الْبَصْرِيُّ نَا أَقِيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ
لِشُعْبَةَ تَدَامَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سَلَمَانَ وَ
تَحَدَّثْتَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبِيدَةَ اللَّهِ الْقُدْرِيِّ قَالَ
نَعُو قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ كَانَ شُعْبَةُ حَدَّثَ عَنْ

روایت کی لیکن بعد میں اس سے روایت لینا چھوڑ دیا۔ کہ گیا کہ وجہ ترک یہ ہے کہ وہ بواسطہ عطار بن ابی رباح اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کے نقل کرنے میں منہز رہیں۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی شفعہ کا زیادہ حقدار ہے اس کی انتظار کی جائے اگر مردہ غائب ہو سیکر ان دونوں کا راستہ ایک ہو۔ متعدد اثر کر اس نے ان محدثین البوزیر، عبد الملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبر کے شہادت کی اور ان سے روایات لی ہیں۔

احمد بن منیع نے بواسطہ حشیم، حجاج اور ابن ابی یعلیٰ عطار بن ابی رباح سے نقل کیا فرماتے ہیں جب ہم حضرت جابر بن عبد اللہ کے پاس سے لکھتے تو ان کی احادیث کا مذاکرات کرتے اور البوزیر حدیث میں ہم سے زیادہ محافظ تھے

محمد بن یحییٰ بن ابی عمر کی بواسطہ سفیان بن عیینہ البوزیر سے نقل کرتے ہیں کہ عطار مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں آگے بڑھاتے تاکہ میں ان کے یہ حدیث یاد کر دوں۔

ابن ابی عمر، سفیان سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ایوب سختیانی کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے البوزیر حدیث بیان کی البوزیر نے البوزیر نے سفیان نے ہاتھ کو بند کر کے اشارہ کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس سے اتفاق اور محافظہ کی عمدگی کی طرف اشارہ ہے۔ جابر بن عبد اللہ بن مسدد سے منقول ہے سفیان ثوری فرماتے تھے عبد الملک بن سلیمان علم کی میزان تھے۔

ابو بکر ملی بن عبد اللہ سے نقل میں وہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے حکیم بن جبر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا خیر نے انہیں اس حدیث کی وجہ سے چھوڑ دیا جو انہوں نے صدقہ کے بارے میں روایت کی یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سَلَمَانَ ثُمَّ تَرَكَهُ وَتَحَالَ
لَمَّا تَرَكَهُ لَمَّا تَقَرَّ دِيَا يُحْدِثُ الْكُذَّاءَ سَمَاعِي
عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَلُ
أَحَقُّ بِشَفْعَتِهِ بِنَتَقْلِدُ بِهِ وَرَنَ كَانَ غَائِبًا إِذَا
كَانَ حَاضِرًا فَمَا وَاجِدًا وَكَانَ ثَمَّتْ عَبْدُ اللَّهِ إِحْدَا
مِنْ الْأَيْمَةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَعَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَلَمَانَ وَحَكِيمِ بْنِ جَبْرِ

۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَهُ كُنَّا بِرَبَا
حَجَّارٍ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ
كُنَّا إِذَا أَخَذْنَا مِنْ عِنْدِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
تَدَاكُرْنَا حَدِيثَهُ وَكَانَ أَبُو الزُّبَيْرِ أَحْفَظَنَا
بِلَحْدِيثٍ

۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍ
الْمَكِّيُّ نَاسُفِيَانُ بْنُ عَمِيْنَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ
كَانَ عَطَاءُ يُعَدِّي لِي جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَحْفَظُ لَهُمُ الْحَدِيثَ

۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءُ سَفِيَانُ قَالَ
مَجِئْتُ أَيْوْبَ السَّخْتِيَانِي يَقُولُ حَدَّثَنَا مَشْعِيُّ أَبُو
الزُّبَيْرِ أَبُو الزُّبَيْرِ أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَفِيَانُ
يَكْبَاهُ يَقْبِضُهُمَا قَالَ أَبُو عَمْرٍاءُ إِنَّمَا يَعْنِي بِدَارِثِ
الْإِتْقَانِ وَالْحِفْظِ وَبُرُوقِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْمُبَارَكِ قَالَ كَانَ سَفِيَانُ أَتَوْرِي يَقُولُ كَانَ
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سَلَمَانَ مِيزَانًا فِي الْعِلْمِ

۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ
جَبْرِ قَالَ تَدَاكُرْنَا شَعْبَةَ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الْأَعْدَابِ
الَّذِي رَوَاهُ فِي الصَّدَقَاتِ يَعْنِي حَكِيمًا
عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

مسلم علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرے سالانہ کہا
کے پاس اتنا مال ہے جو اس کو فتنی کر دے وہ قیامت کے دن بچے
جسے چہرے کے ساتھ آئے گا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! کتنا مال فتنی
کر دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا پچاس درہم یا ان کی قیمت کے برابر
سونا۔ اسی بھی کا قول نقل کرتے ہیں کہ حکیم بن جبر سے سفیان
ثوری اور زائدہ نے حدیث روایت کی۔ یہی نے ان کی حدیث
میں کوئی مروجہ نہیں سمجھا۔

محمود بن حلیان نے بواسطہ یحییٰ بن آدم اور سفیان
ثوری و حکیم بن جبر سے حدیث، محدثہ بیان کی۔ یحییٰ بن آدم
کہتے ہیں عبد اللہ بن عثمان تمہید شعبہ نے سفیان ثوری سے
کہا کاش یہ حدیث حکیم بن جبر کے علاوہ کوئی اور روایت
کرنا سفیان نے ان سے پوچھا حکیم کو کیا ہے؟ کیا شعبہ
ان سے روایت نہیں عبد اللہ نے کہا ہاں ہیں۔ اس پر سفیان
ثوری نے فرمایا میں نے یہ حدیث زبیر سے صحابی و صحابہ
بن عبد الرحمن بن زبیر سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں ہم نے اس کتاب میں جو کہیں کہ یہ حدیث حسن ہے
تو اس سے پہلے مراد یہ ہے کہ اس کی سند حسن ہے ہر وہ مراد
حدیث حسن کی سند میں کوئی متہم بالکذب نہ ہو وہ حدیث
خاندن ہزار مرتبہ طرق سے مراد ہو وہ ہمارے نزدیک
حسن ہے اور جس حدیث کو ہم نے غریب کہا تو لغوی نہ
مختلف وجوہات کی بنا پر اسے غریب کہتے ہیں۔ چنانچہ
بہت سی احادیث صرف ایک طریق سے مذکور ہونے کی
وجہ سے غریب کہلاتی ہیں۔ جیسا کہ حماد بن سلمہ کی روایت
ہے جو بواسطہ ابوالعشر اور ان کے والد سے مراد ہے وہ
فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا صرف خلق
اور نبیہ (سینہ کا بالائی حصہ) کے علاوہ اور کسی جگہ سے جبر
ذبح نہیں ہو سکتا؟ آپ نے فرمایا اگر تم نے اس کی زبان میں
بلا تو یہ بھی کافی ہے حماد بن سلمہ ابوالعشر اسے اس
حدیث میں منقول ہیں۔ ابوالعشر اسے بھی ہی صرف حدیث

وَسَأَلُوا قَالِ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَكَهْ مَا يُخْبِتُهُ
كَانَ يَوْمًا يُقَامُ خَمُوسًا فِي وَجْهِهِ قِيلَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُقْبِتُهُ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا
أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ قَالَ عَلَى قَالَ يَحْيَى وَ
ثَنَا حَدَّثَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ سَفْيَانُ
الثَّوْرِيُّ وَنَاسِدَةُ قَالَ عَلَى وَتَمْرٌ يَحْيَى وَخَدِيشَةُ
بَنُاسًا.

۵۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا يَحْيَى
بْنُ أَدَمَ عَنْ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ
جَبْرِ بِحَدِيثِ الْمَدَنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ أَدَمَ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ مَا جِبْ شُعْبَةَ
سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ تَوَعَّيْتُكَ حَكِيمٌ حَدَّثَ بِهَذَا
فَقَالَ لَهُ سَفْيَانُ وَمَا لِحَكِيمٍ لَمْ يَحْدِثْ عَنْهُ
شُعْبَةَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ مِمَّنْ
زُبَيْرٌ أَخْبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبْرَحَةُ بْنُ مَرْثَدٍ وَمَا كَرَرْنَا فِي هَذَا
الْكِتَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ فَإِنَّمَا أَرَدْنَا حَسَنَ
إِسْنَادِهِ عِنْدَ نَا حَكِيمٍ يَدْرِي لَا يَكُونُ
فِي إِسْنَادِهِ مَنْ يَتَقَرَّرُ بِالْكَذِبِ وَلَا يَكُونُ
الْحَدِيثُ شَاذًا وَيَدْرِي مَنْ غَيْرُ وَجْهِ نَحْوِ
ذَاكَ تَمْرٌ عِنْدَنَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَا كَرَرْنَا
فِي هَذَا الْكِتَابِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ فَذَلِكَ أَهْلُ
الْحَدِيثِ يَسْتَفِيدُونَ الْحَدِيثَ بِمَعَانِ رَبِّ
حَدِيثٌ يَكُونُ غَرِيبًا لَا يَدْرِي الْأَمِينُ وَجِبْ
وَاجِبٌ مِثْلَ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي الْعَثْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَمَا تَنْكَرُونَ الذُّكُورَةَ إِلَّا فِي الْخَلْقِ وَالْكَسَةِ
فَقَالَ تَوَطَّعْتُ فِي فِتْنِهَا أَجْزَأَ عِنْدَكَ فَمِنْهَا
حَدِيثُكَ تَعَرَّضَ بِهِ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعَثْرَاءِ

وَلَا يُعَدُّ لِيَابِي الْعَشْرَاءِ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثُ
وَأَنَّ كَانَ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ أَهْلِ الْيَمِينِ
مَشْهُورًا فَإِنَّمَا أَشْتَرَهُ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ
سَلَمَةَ لَا فَخْرَ لَهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ يَحْيَى وَدُرِّ
ذُجَيْلٍ مِنَ الْأَيْمَنِ يَحْيَى بِالْحَدِيثِ لَا يُعَدُّ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِمْ كَيْشْتَرَهُ الْحَدِيثُ يَكْتَفُوهُ مَنْ
رَوَى عَنْهُ وَمِثْلُ مَا رَوَى عَنْهُ اللَّهُ بْنُ دِينَارٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَدِ وَهَيْبَتِهِ لَا يُعَدُّ إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْوَلَدُ يُكْرَهُ لَهُ عَنِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ وَشُعْبَةَ وَسَفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَمَالِكُ بْنُ
أَسْبَدٍ وَبُزْجِيسَةَ وَغَيْرُهُمْ جَدِيدٌ مِنَ الْأَيْمَنِ
ذُؤَى يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
فَوَهْمٌ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ وَالصَّحِيحُ هُوَ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ هَكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَوَى
الْبُؤْمَلُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ شُعْبَةَ فَقَالَ
شُعْبَةُ تَوَدُّتُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ دِينَارٍ
أَذِنَ لِي حَتَّى كُنْتُ أَقْرَأُ الْيَوْمَ فَأَقْبَلَ سَأَلَهُ
قَالَ أَبُوعَبْسٍ دُرِّ حَدِيثٍ لَا تَسْتَغْنِي بِهِ
بِذِيَادِهِ تَكُونُ فِي الْحَدِيثِ وَلَا تَمَّا يَصِحُّ
إِذَا كَانَتْ الزِّيَادَةُ مِمَّنْ يَتَّخِذُ عَلَى جَفْظِهِ
وَمِثْلُ مَا رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى بَنِي حَبْرَ
أَوْ عَبِيدٍ ذَكَرَ الْإِسْنِي مِنْ الْمُسْلِمِينَ صَاعًا مِنْ

معروف ہے۔ اگرچہ علماء کے نزدیک یہ حدیث مشہور ہے لیکن یہ
صرف حدیث سلسلہ سے مشہور ہوئی، ہم اسے صرف حدیث ہی
پہچانتے ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کوئی امام ایک حدیث کو
کرتا ہے جو صرف اسی سے پہچانی جاتی ہے لیکن چونکہ اس سے
بہت سے راوی روایت کرتے ہیں اس لیے مشہور ہو جاتی ہے۔
جس طرح عبد اللہ بن دینار حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت
کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق و لاوی خرید و فروخت
اور اس کے بہت سے منع فرمایا یہ صرف عبد اللہ بن دینار سے
معروف ہے اور ان سے عبید اللہ بن عمر و شعبہ اسحاق بن
اللہ مالک بن انس و غیرہم اس کا نام، ہم اس حدیث کو
ہیں سمجھتے ہیں کہ اس حدیث کو بواسطہ عبید اللہ بن عمر اور
نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور اس میں
خطا کی جیم یہ ہے کہ وہ بواسطہ عبید اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن
دینار حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اسی طرح عبد اللہ بن
ثقفی اور عبد اللہ بن زبیر نے بواسطہ عبید اللہ بن عمر اور عبد اللہ
بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہوئی
ہے یہ حدیث، شعبہ سے روایت کی۔ شعبہ نے فرمایا میں
مجاہد ہوں کہ عبد اللہ بن دینار مجھے اجازت دیں تو میں اٹھ کر
ان کے سر کو بوسہ دوں۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔ بہت
سما حدیث کہ الفاظ کی زیادتی کے باعث غریب بھی
جاتی ہیں۔ اگر زیادتی اس شخص کی طرف سے ہو جس کا ملاحظہ
قابل اعتماد ہے تو یہ صحیح ہے جیسے مالک بن انس بواسطہ
نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا صدقہ
فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جوہر مسلمان آزاد، غلام، بڑ
اور عورت پر واجب کیا امام مالک نے اس روایت میں "من
المسلمین" کا لفظ زیادہ کیا۔ ایوب سختیانی، عبید اللہ بن عمر
اور کئی دوسرے اس حدیث کو بواسطہ نافع، حضرت ابن
عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں اس میں "من المسلمین"

کے الفاظ نہیں۔ بعض افراد نے نافع سے مالک کی روایت کی طرح روایت کی لیکن ان کی حافظہ پر اعتماد نہیں۔ متعدد ائمہ نے حدیث مالک کو یہ اور اس سے استدلال کیا۔ ان میں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل بھی شامل ہیں۔ وہ دونوں فرماتے ہیں جب کسی شخص کے غیر مسلم غلام ہوں تو ان کی طرف سے حدیث نقل ادا نہ کرے ان دونوں نے حدیث مالک سے دلیل پکڑ لی۔ بہر حال اگر ایسا راوی جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جائے، کچھ الفاظ کا اضافہ کرے تو اس سے یہ اضافہ قبول کیا جائے گا بہت سی احادیث متعدد طرق سے

مرد کی ہوتی ہیں لیکن

وہ سند کی وجہ

سے غریب

کبھی جاتی

ہیں

ابو کریب، ابو ہشام رفاعی، ابوسائب اور حسین بن اسود بواسطہ ابواسامہ، برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ اور حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی مانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرسات آنتوں میں کھانا ہے جبکہ مومن صرف ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث اس طرق سے سند کے اعتبار سے غریب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ حدیث ابی موسیٰ سے غریب کبھی گئی ہے۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن عیسیٰ بن ابی اسحاق سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ ابو کریب کی روایت ہے وہ ابواسامہ سے راوی ہیں ہم اسے صرف ابو کریب سے پہچانتے ہیں میں نے عرض کیا یہ حدیث متعدد افراد نے ابواسامہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کی۔ امام بخاری نے اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا میں نہیں جانتا۔ امام بخاری نے مزید فرمایا ہمارا خیال ہے ابو کریب نے ابواسامہ

تَمْرًا وَصَلَا مِنْ شَيْبَةٍ قَالَ وَنَادَى مَا لِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَوَى أَبُو بَكْرِ السَّخْتِيَانِيُّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَتَبُوا كُذِّبُوا مِنْ الْمُسْلِمِينَ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ نَافِعٍ وَثَلَّ رِوَايَةُ مَا لِي يَسْتَنْ لَا يُعْتَمَدُ عَلَى حِفْظِهِ وَقَدْ أَخَذَ عَمْرُو وَاحِدٌ مِنَ الْأَثَمَةِ بِحَدِيثِ مَا لِي وَاحْتِجَابِهِ مِنْهُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ تَالَا إِذَا كَانَ يَدْجُلُ يَبِينَا غَيْرُ مُسْلِمِينَ ثُمَّ يَرُدُّ عَنْهُمْ صَدَقَ الْوُطْرُ وَاحْتِجَابُ حَدِيثِ مَا لِي فَإِذَا سَادَ حَافِظٌ مِنْهُمْ يُعْتَمَدُ عَلَى حِفْظِهِ قِيلَ ذَلِكَ عَنْهُ وَكَثُرَ حَدِيثُ يَزِيدُ مِنْ أَمْجِهِ كَثِيرَةٌ وَإِنَّمَا يَسْتَنْفِرُ بِرِجَالِ الْأَسَادِ

۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَدَيْبٍ وَابْنُ هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ وَابْنُ سَابِثٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْأَسَدِ قَالُوا نَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ حَبِيبَةَ ابْنِ بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَعْيَادٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي وَاحِدٍ هَذَا حَدِيثُ تَمْرٍ مِنْ هَذَا الْأَوْجِهِ مِنْ قَبْلِ اسْتِزَادِهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا يَسْتَنْفِرُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَيْلَانَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثُ أَبِي كَدَيْبٍ عَنْ أَبِي سَامَةَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثُ أَبِي كَدَيْبٍ عَنْ أَبِي سَامَةَ وَكَوْنُهُ إِذَا مِنْ حَدِيثِ أَبِي كَدَيْبٍ فَقُلْتُ لَهُ حَدِيثُكَ غَيْرُ

وَاجِدًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ رَفَعًا أَخْبَرَنَا يَتَعَجَّبُ وَقَالَ
مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا حَدَّثَنَا بِهَذَا غَيْرًا أَبِي كَرِيمٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَكُنَّا نَذِي إِنْ أَبِي كَرِيمٍ أَخْبَرَنَا هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ فِي السَّنَةِ كَثْرَةً -

۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرِیَادٍ وَغَيْرُ
وَاجِدًا حَاتُوا أَنَا سُبَابَةُ بْنُ سَوَّانٍ شَعْبَةَ عَنْ
بُكَيْرِ بْنِ عَطَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَادِ
الْمَذْقِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ قَبْلِ
إِسْنَادِهِ لِأَنَّهُ لَمْ يَحْدَّثْ بِهِ عَنْ شُعْبَةَ
غَيْرَ شَبَابَةَ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ كَثِيرَةٍ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَنْتَبِذَ فِي
الدُّبَابِ وَالْمَذْقِ وَحَدِيثٌ شَبَابَةُ إِنَّمَا
يُسْتَقْرَبُ لِأَنَّهُ تَقَرَّرَ بِهِ عَنْ شُعْبَةَ وَقَدْ رَوَى
شُعْبَةَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هَذَا الْإِسْنَادَ عَنْ
بُكَيْرِ بْنِ عَطَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْحَبِيرُ
عَرَفَهُ هَذَا الْحَدِيثُ الْمَعْدُودُ أَصَحُّ عِنْدَ
أَهْلِ الْحَدِيثِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ -

۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَعَاذُ بْنُ
وَشَّاهُ عَنْ أَبِي أُمٍّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أُمِّ كَيْسٍ عَنْ
حَدَّثَنَا أَبُو مُزَاهِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ
جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَمْ يَكْرِأْ طَوَّافًا مِنْ تَبِعِهَا حَتَّى
يَقْضَى مَقْصُودُهَا فَلَهُ نِيْلًا لَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا النِّيْلُ لَهَا قَالُوا أَصَغَرُ هَمًا وَمِثْلُ
أَحَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا
مَرْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعَاذِ بْنِ سَلَّامٍ

یہ حدیث مذکور
کے دوران
کی ہے

عبداللہ بن زیادہ اور کئی دوسرے حضرات فرماتے
ہیں شہابہ نے بواسطہ سوار ، شعبہ ابو بکر بن عطار ،
عبدالرحمن بن میسر سے روایت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے دوبارہ اور مال کے برتن سے منع فرمایا۔ یہ حدیث
سند کے اعتبار سے غریب ہے۔ ہم نہیں مانتے کہ یہ
حدیث شعبہ سے شہابہ کے علاوہ کسی اور نے روایت کی
جو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے روای
ہے کہ آپ نے دوبارہ اور مال کے برتن سے منع فرمایا۔ حدیث
شہابہ اس سے غریب ہے کہ شعبہ سے روایت کرنے میں
وہ منفرد ہیں۔ ورنہ شعبہ اور سفیان نے اسی سند کے ساتھ
بواسطہ بکر بن عطار اور عبدالرحمن بن میسر نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا حج اضر ہے۔
یہ مشہور حدیث، بخاری کے نزدیک اسی سند کے ساتھ
اچھ ہے۔

محمد بن بشار بواسطہ معاذ بن ہشام ، یحییٰ بن ابی کثیر
اور ابو مزاحم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی جنازہ کے پیچھے
جائے اور جنازہ پڑھے اس کے لیے ایک قیراط ہے اللہ
جو اس کے پیچھے جائے اور دفن کرنے تک ٹھہرے اس
کے لیے دو قیراط ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! دو قیراط کیا ہے
آپ نے فرمایا ان میں سے چھوٹا امد پڑا جتنا ہے۔
عبداللہ بن عبدالرحمن بواسطہ مروان بن محمد ، معاذ بن سلام
یحییٰ بن ابی کثیر اور ابو مزاحم ، حضرت ابو ہریرہ سے روایت

کہ دو کوئی اندازے کرید کر جو برتن بنایا جاتا ہے اسے دوبارہ کہتے ہیں (ترجمہ)

ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کے پیچھے جائے اس کے لیے ایک قیراط ہے الا اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ عبد اللہ بواسطہ مروان، سادہ بن سلام، ابی، ابو سعید مویہری، حمزہ بن سفینہ سائب اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ میں (امام ترمذی) نے ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن سے پوچھا عراق میں آپ کی کون سی روایت غریب سمجھی گئی۔ انہوں نے فرمایا حدیث سائب جو بواسطہ عائشہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ پھر انہوں نے یہی حدیث بیان کی۔ میں نے اسے امام بخاری سے سنا وہ اس حدیث کو عبد اللہ بن عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مستند طریق سے مروی ہے اسے سائب کی روایت سے باعتبار سند غریب سمجھا گیا۔

ابو حفص عمرو بن علی بواسطہ یحییٰ بن سعید قطان، امیر بن ابی قرہ سدوسی سے نقل کرتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! (اوٹ) باندھ کر توکل کروں یا کھٹا چھوڑ کر بھروسہ کروں۔ عمرو بن علی یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث منکر ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حدیث انس سے ہم اسے مروت اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بواسطہ عمرو بن امیہ ضمری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ نَا أَبُو مُنَاجِيحٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ قَدْ كَرَّ نَحْوَهُ بِمِثْلِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا نَا مَدْرَانُ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَيْبٍ مَوْلَى الْمُهَرِّبِيِّ عَنْ حَمْرَةَ بِنْتِ سَفِيْنَةَ عَنِ السَّائِبِ سَمِعَ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قُلْتُ لَأَبِي هَمْدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا الَّذِي اسْتَفْرَعُوا مِنْ حَدِيثِكَ يَا لُجْدَانِي فَقَالَ حَدِيثُ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ هَذَا الْحَدِيثُ وَتَبِعَتْهُ بَنَاتُ السَّائِبِ يَحْدِثُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبُو يَحْيَى هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَيْتُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا يُسْتَعَدُّ هَذَا الْحَدِيثُ لِحَالِ إِسْنَادِهِ لِقَوْلِ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۸. حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ أَبِي قُرَّةٍ السَّدُوسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْقِبْهَا وَاتَّكَلْ أَوْ أَطْلِقْهَا وَاتَّكَلْ قَالَ أَعْقِبْهَا وَتَوَكَّلْ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا أَوْجُوهُ لَا تَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِلَّا مِنْ هَذَا أَوْجُوهُ وَكَذَا رَوَى عَنْ عَمْرُو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا وَكَذَا وَصَلَتْ

هَذَا الْكِتَابُ عَلَى الْإِخْتِصَارِ لِمَا رَجَوْتَ فِيهِ
وَمِنَ الْمُنْفَعَةِ نَسَلُ اللَّهُ النَّفْعَ بِمَا فِيهِ وَأَنْ
يَجْعَلَهُ لَنَا حِجَّةً بِرَحْمَتِهِ وَأَنْ لَا يَجْعَلَهُ عَلَيْنَا
بِرَحْمَتِهِ

اِحْدَاثُ الْكِتَابِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ عَلَى
إِنْعَامِهِ وَأَفْضَالِهِ وَصَلَاتُكَ وَسَلَامُهُ عَلَى
سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ الْأَعْمَى وَهَمِيمِهِ وَأَلِيمِ وَحَسْبُنَا
اللَّهُ وَنِعْمَ التَّوَكُّلُ وَالْأَقْوَى اللَّهُ بِاللهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى الْبَاقِ وَعَلَى النَّبِيِّ
وَأَلِيهِ وَهَمِيمِهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَأَزْكَى السَّلَامِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اس کے ہم معنی مروی ہے۔
ہم (امام ترمذی) نے یہ۔
یہ کتاب، امید منفعت
کے پیش نظر، منقصر لکھی۔
اللہ تعالیٰ سے سوال ہے
کہ اس کے مستدرجات سے
لوگوں کو نفع پہنچائے اپنی رحمت
سے اے ہمارے لیے دلیل و راہ بنا
بنائے۔ اور اپنی رحمت (کاملہ) سے
اے ہمارے لیے وہاں نہ
بنائے۔

کتاب ختم ہوئی
مَمْتًا بِالْخَيْرِ

شمائل ترمذی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ
قَالَ الشَّيْخُ الْحَافِظُ أَبُو عِيْسَى مُحَمَّدُ بْنُ
عِيْسَى ابْنُ سُوْرَةَ التِّرْمِذِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔
تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اس کے برگزیدہ بندوں
پر سلام ہو۔ استاذ حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ابن سورہ ترمذی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ ف۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَلْقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْبَیِّنِ
الْأَمْعَى وَلَا بِالْأَدْمِ وَلَا بِالْبَحْدِ الْفَقِطِ وَلَا
بِالنَّسِيطِ بَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ
سَنَةً حَتَّى قَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ
عَشْرَ سِنِينَ فَحَرَفَاهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ
مِثْلَيْنِ سَنَةٍ وَ لَيْسَ فِي دَأْسِهِمْ وَ لِحَاكِيَتِهِ
عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ کے بیان میں
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے بلکہ
درمیانہ قد مبارک کی طرف مائل تھے اور آپ نہ تو بہت سفید تھے
اور نہ ہی زیادہ گندم گول آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھٹکے یا
تھے اور نہ بالکل سفید تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر
میں اعلان نبوت کا حکم دیا اور اس کے بعد آپ دس سال مکہ مکرمہ میں اور دس
سال (مکہ) مدینہ طیبہ میں رہے۔ ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا دھال ہوا
اور اس وقت آپ کے سر اور دھال میں تیس تیس بال بھی سفید نہ
تھے۔ ف۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رُبْعَةً وَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ حَسَنَ
الْجِسْمِ وَكَانَ شَعْرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبِطٍ
أَسْمَرَ اللَّوْنُ إِذَا مَشَى يَتَكَفَّأُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو دراز قد تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے بلکہ
آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا اور آپ خوبصورت جسم والے تھے۔
آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھٹکے یا تھے اور نہ ہی بالکل
سفید تھے۔ آپ گندمی رنگ کے تھے اور جب چلتے تو قدرے آگے کی طرف
حضرت ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت
برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے اور آپ کے

ترجمہ

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ
عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْتَبُوعًا بَحِيدًا

قد زیادہ سفید رنگ جس میں سر نہ ہوا اور زیادہ گندم گول جو باقی پر سیاہی ہو، خوبصورت قد میں ہے اور آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین و جمیل
مرد اور عورتوں کے مطابق آپ کا چہرہ ایک ترسٹھ سال ہے لہذا یہاں عربوں کے علاج کے مطابق لکھ کر چھوڑ کر موت ساٹھ سال کا ذکر کیا گیا ہے اور اس میں فی ثمرہ شامی جلد کا ہوا ہے

مکہ مکرمہ میں قیام تیرہ سال تھا۔

مَا بَيْنَ الْمُتَكَبِّرِينَ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةُ إِلَى هَاجِمَةٍ
أُذُنُهُ عَلَيْهِ حُلَّةٌ مَحْرُومَةٌ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ
أَحْسَنَ مِنْهُ.

عَنْ الْأَجْرَاءِ بْنِ عَارِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لُحْمَةٍ فِي حُلَّةٍ مَحْرُومَةٍ أَحْسَنَ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ
يَضْبُحُ مُتَكَبِّرًا بَعِيدًا مَا بَيْنَ الْمُتَكَبِّرِينَ لَمْ يَكُنْ
بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْقَوِيلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي طَالِبٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ الذُّبِّيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ شَرُّ
الْكُفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مَخْرَجُ الثَّوَابِ مَخْرَجُ
الْكَرَامَةِ يَسِيرُ طَوِيلُ الْمَسِيرَةِ إِذَا مَشَى تَكْفًا
تَكْفًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ يَرُقْ قَبْلَهُ
وَلَا بَعْدَهُ يَشُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَمْرِو
بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَمْرُو إِذَا
وَصَفَّ دَسَّوْلَ الْبُصَصِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْقَوِيلِ الْمَقْطُوعِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمَعْدُودِ وَلَا
رَبْعَةً قَبْلَ الْقَوْمِ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطُوعِ وَلَا
بِالْشَبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجُلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمَقْطُوعِ
وَلَا بِالْمُكَلَّمِ وَلَا كَانَ فِي وَجْهِهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ
مُسْرَبٌ أَدْمَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَا بِجِيلِ
الْمُشَاشِ وَالْكُحْيِ أَجْدَدُ دُومَسْرَبَةٍ شَشْنُ
الْكُفَّيْنِ الْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَدَّمَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ
فِي صَبَبٍ وَإِذَا تَلَعَّتْ التَّلَعَّتْ مَعَابِيْنُ
كَتْفَيْهِ خَائِعُ الشَّجْوَةِ وَهُوَ خَائِعُ الْيَمِينِ
أَجْوَدُ الثَّامِسِ صَدْرًا وَأَهْدَى الثَّامِسِ
لَهْجَةً وَالْيَنْهَضُ عَنِ يَكَّةَ وَالْكَرْمُ مَعْدُورٌ

دو طرفوں کے درمیان خاموش تھا یعنی سینہ مبارک کشادہ تھا
آپ کے بال گھنے اور کانوں تک پہنچتے تھے۔ آپ پر سرخ و عاری ۱۰۰
چاندھی ایسا ہے آپ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت بلال بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں نے کوئی زلفوں والا سرخ (دھاری دار) سرخ جھٹ
میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا
آپ کے بال مبارک کندھوں تک پہنچتے تھے اور آپ نہ تر
چھوٹے قد کے تھے اور نہ ہی آپ کا قدم مبارک زیادہ لمبا تھا۔
حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نہ تر نہ راہ بے قد کے تھے اور نہ ہی آپ پست قد
تھے آپ کی ہتھیلیاں اور پاؤں گوشت سے بڑھے مبارک
اور کانہوں کے جوڑ بہاری اور مضبوط تھے اور سینہ مبارک
تات مبارک ہلکے ہاتھوں کی ایک مبارک اور لمبی کھیر تھی۔ جب
آپ پستے تو آگے کی بائیں ہتھیلی چھوڑا گویا ہتھیلی سے خشک
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے محمد بن ابی ہاشم رضی اللہ
عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے کہ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی زیادہ چھوٹے قد
کے بلکہ میانہ قد تھے اور آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ لمبے تھے
نہ ہی اور نہ بالکل سیدھے بلکہ لی حار سیدھے تھے۔

آپ کا جسم گوشت سے پر نہیں تھا اور چہرہ مبارک بالکل گول
نہیں تھا بلکہ چہرہ مبارک میں کسی قدر گولائی تھی۔ آپ کا رنگ
سرخی مائل سفید تھا آنکھیں خوب سیاہ سرگین اور پکیں گھنی اور
بسی خیر عجز اور کندھوں کے درمیان کی جگہ مضبوط تھی۔ عام بدن
بالوں سے خالی تھا البتہ سینے سے ناتان تک بالوں کی ایک
باریک اور لمبی کھیر تھی۔ آپ کی ہتھیلیاں اور قدم پر گوشت تھے
جب آپ پستے تو زور سے پاؤں اٹھاتے گویا ہتھیلی سے
اترے رہے ہیں۔ جب کسی کی طرف دیکھتے تو پوری طرف دیکھتے
آپ کے کندھوں کے درمیان ہر نبوت تھی اور آپ آخری

مَنْ رَأَى كَابِدًا يَهْتَضُّ هَاجِبًا وَمَنْ خَالَطَهُ مَرَّةً
أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِدُهُ لَمْ أَرَقَبْلَهُ وَلَا يَحْدُهُ
مُحَلِّدُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ سَأَلْتُ خَالِيَّ هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ
وَمُشَافِقًا عَنْ جَلِيلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنَا اسْتَبْشِرُ أَنْ يَمُوتَ لِي مِنْهُ شَيْئًا
أَتَعَلَّقُ بِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَجْهًا مُمْتَلَأًا بِلَوْنٍ وَجْهُهُ تَلَاوُدُ
الْعَبْرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ أَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوعِ وَاقْصَرَ
مِنَ الْمَشَدِّ بِعَظِيمِ الْهَامَةِ رَجُلٌ الشَّحْرِ
إِنْ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَقَ وَالْأَفْلَاحُ إِذَا
شَعْرُهُ شَحْمَةً أَوْ نَيْبًا إِذَا هُوَ وَفَرَّ أَرْهَرُ
الْمَوْنِ قَاسِمَةُ الْجَبِينِ أَمَّا جَرُّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغٍ
مِنْ غَيْرِ قَرْنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يَدِينَاكَ الْقَضَبُ
أَكْثَى الْعَرَبِيِّينَ لَمْ تَوْسُرْ يَعْلَمُوهُ يَحِبُّ مَنْ
لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشْرَكَ كَيْفَ الْبَلْحِيَّةِ سَهْلُ الْخَدَّيْنِ
ضَلِيلُ الْغَيْرِ مَقْدَحُ الْأَسْنَانِ دَقِيقُ الْمَسْرِ
كَانَ عُنْدَهُ حَيَّةٌ دُمِيَّةٌ فِي صَفَاءِ الْبَرْمَسَةِ
مُقْتَدِلُ الْخَلْقِ بَادِنٌ مَتَمَّاسِكٌ سَوَآءٌ
الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَنِ نَضِ الصَّدْرِ بِإِعْيَادٍ مَا
بَيْنَ مَنِيكَبَيْنِ هَضْمُ الْكَمِّ أَوْ يَسُ الْغَرَارُ الْمُجَرَّدُ
مَوْصُولٌ مَا بَيْنَ اللَّبَتِ وَالشَّوْشِ وَبَشْعِي يَجْرِي
كَالْخَطِّ عَادِي الشَّامِيِّينَ وَالْبَطْنِ وَمَا يَسُوهُ
ذَلِكَ أَشْعَرُ الذُّرَاعَيْنِ وَالْمَنِيكَبَيْنِ وَأَعَالَى
الصَّدْرِ طَوِيلُ الذُّرْعَيْنِ رَحِبُ الرَّاحَةِ
شُشْنُ الْكُفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ شَارِلُ الْأَطْرَافِ
أَوْ كَالِ سَائِلِ الْأَطْرَافِ خُمُصَانُ الْأَخْمَصَيْنِ
فَسِيحُ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُورُ عَنْهُمَا الْمَاءُ إِذَا دَارَكَ

نبی ہیں۔ آپ دل کے جسے سختی زبان کے نہایت بے نہایت نرم
طبیعت اور خریف ترین گھرانے والے تھے جو آپ کو کیم و کیمتلا اس پر
طبیعت علی ہو جاتی اور جو آپ کو جان پہچان سے ریکت و ریکت
حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے
ماترین ہند بن ابی ہار سے جو حضور علیہ الصلوٰۃ کے علیہ مبارک سے
زیادہ واقف تھے، آپ کے علیہ مبارک کے بارے میں سوال کیا مگر
میری خواہش تھی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف مجھے
بہین کریں تاکہ میں انہیں یاد رکھ سکوں۔ تو انہوں نے ہند بن ابی ہار
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان، ستر تھے آپ کا
حیرۃ النور جو دسویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ آپ سیار
قد آدمی سے قدرے لمبے اور زیادہ طراز قد سے قدرے بہت
تھے۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور بال مبارک قدرے بل کھڑے
ہوتے تھے۔ اگر سر کی انگلی خود بخود نکل آتی تو رہنے دینے دے
نہیں دیتی خود نہ نکلتے۔ جب آپ بالوں کو جڑواتے تو کانوں
کی نو سے تھوڑا کر جاتے آپ چمکدار رنگ والے اور کشادہ پیشانی
والے تھے اور مبارک خم دار، باریک، گھنے اور مبارک تھے۔
اور دوز کے درمیان ایک رنگ تھی جو غصے کے وقت سرخ ہو
جاتی۔ آپ کا ناک مبارک ہندی نالی نہایت خوبصورت اور
روشن تھا غور سے نہ دیکھنے والا آپ کو ہند جی خیال کرتا تھا آپ
کی داہری مبارک گھنی اور شمار مبارک نرم اور ہموار تھے دہن
مبارک کشادہ تھا اور دائروں میں بھی فراخی تھی، سینے
اور ناک کے درمیان بالوں کی بائیک گیر تھی۔ آپ کی گردن گویا
موزن کی گردن تھی اور چاندنی کی طرح صاف تھی۔ آپ کے اعضا
مبارک پر گوشت اور کھسے ہوئے تھے۔ پیٹ مبارک اور سینہ مبارک
تھا۔ سینہ مبارک کشادہ اور دونوں کندھوں کے درمیان
فاصلہ تھا۔ آپ مضبوط و چمکدار تھے۔ بدن کا کھلا رہنے
والا حصہ بھی روشن تھا۔ سینہ سے ناک تک اہوں نے ایک
باریک خط بنایا ہوا تھا۔ اس کی گیر کے سوا دونوں چھائیاں اور
پیٹ بالوں سے خالی تھے البتہ دونوں کلائیوں، کندھوں اور سینہ

زَالَ قُلُوبُهُمْ بِمَخْطَئِ كَيْفِيَّتِهِ وَيَمِشُّ هَوْنًا دَرِيْعَ
الْمَشْمُوعَةِ إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ
وَإِذَا التَفَتَ التَفَتَ جَمِيعًا جَافِضَ الظَّرْفِ
نَظْرًا إِلَى الْأَمْاضِ الْكَثْرِ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى الشَّامِ
جُلَّ نَظَرُهُ الْمَلَا حَظَةً يُسَوِّقُ أَصْحَابَهُ
يَبْدُو مِنْ لَيْقٍ بِالسَّلَامِ.

عَنْ سَمَاعٍ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ضَلِيلًا فَهَرَّ أَشْكَالُ الْعَيْنِ مِنْهُ وَمِنْ
الْعَقَبِ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ أَحْيَا بَا وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ سَمَرَاءُ
فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَبْرِ فَذَهَبَ عِنْدِي
أَحْسَنُ مِنَ الْقَبْرِ .

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَكَانَ رَجُلٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَ الشَّيْبِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَبْرِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُبَيِّنُ كَأَنَّمَا صِغَرُ مِنْ نِصْفَةِ رَجُلٍ الْقَبْرِ.

عَنْ حَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِذَا أَمْرٌ مَسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ صَرَفْتُ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ
شُرُوءَةٍ وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
إِذَا أَقْرَبَ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شِبْهًا عَرَبِيًّا

کے ہاتھ سے پروردگار نے کائنات پر رازِ تجسیمی فروغ عقی تجلیاں انکسار پر
گواہ بنائے، محصولِ اور بڑی کی انگلیاں مناسب طور پر پکڑیں، پاؤں کے کوسے
نہیں گھر گئے تھے تادمِ ہوا اور ابدان پر پانی نہیں ٹھہرتا تھا جب پستے نوروت سے
پلتے، جھک کر پاؤں اٹھاتے اور دوسے پاؤں کشادہ قدم چلتے، جب پستے اتویلا
معلوم ہوتا اگر ابندی سے اتر رہے ہیں جب کبھی کی طرف دیکھتے تو پوری طرح معلوم
ہو کر دیکھتے آپ بھی چھا دلتے تھے اور آسمان کے پہلے زمین کی طرف زیادہ مائل
مبارک بن عرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت
عابر بن سرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ، آنکھیں فراخ اور
سرخ نائل اور ایڑیاں مبارک دہلی چسلی
تھیں۔

حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ جوی رات میں دھاری دار سرخ یعنی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا میں نے کہا آپ کی طرف دیکھتے اور کہیں چاند کی طرف تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک چاند سے یقیناً زیادہ حسین رہتے۔

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔ (یعنی چہرہ مبارک کہ لب انہیں تھا بلکہ قدرے گول تھا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ تھے گویا کہ چاند کی ڈھالی تھی ہر اندر آپ کے بال کسی قدر سیدھے جھکڑے نہ تھے۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے انبیا کرام و کھلائے گئے جب میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو وہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے معلوم ہوتے تھے۔ اور میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے ہوئے افراد میں سے تو ان سے زیادہ شبیہ

عروہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو وہ تمہارے صاحب ابی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ تھے۔ اور میں نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا تو میں کو میں نے دیکھا ہے ان میں سے وہ حضرت حمیر رضی اللہ عنہ سے زیادہ مشابہ تھے۔

حضرت سعید جبریل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سب انہوں نے حضرت ابو طفیلؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ کو دیکھا اور میرے سوا میں پروردگار کوئی شخص ایسا نہیں رہا جس نے آپ کو دیکھا ہو۔ سعید جبریلؓ نے کہا مجھے حضور کی صفت یہ تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالت مبارک کفارہ تھے۔ جب آپ گفتگو فرماتے تو ان سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا۔

مہر نبوت

حضرت جابر بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو امیری خلد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا بھائی مبارک ہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو مبارک کا بچا ہوا پانی پیا پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہو کر مہر نبوت کو دیکھا جو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھا۔ عروہ مسہری کی گھنٹی کی طرح تھی۔

حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان کبوتری کے انڈے کی طرح سرخ مسدود

مَسْحُودٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَكْرَبُ مِنْ رَأْيَتِي بِهِ شَبَهَا صَلَاحُكُمْ تَعْرِفُ نَفْسَهُ الْكَيِّفِيَّةَ وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَكْرَبُ مِنْ رَأْيَتِي بِهِ شَبَهَا وَحِيَّةُ نَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا بَقِيَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ رَأَاهُ غَيْرِي قَدْتُ صِفَتُهُ لِي قَالَ وَكَانَ أَيْضًا مِلْحًا مَقْصِدًا. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْذَجَ الثَّيْتَيْنِ إِذَا أَكَلَهُمَا سَأَى كَالشَّرِّ يَخْذُجُ مِنْ بَيْنِ كَنَائِهِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ السَّبْوَةِ

عَنِ الْجَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنِ أُخْتِي وَجَعٌ فَمَسَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْسَرَهُ دَعَانِي بِالْبَرَكَاتِ وَتَرَصُّصًا فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ وَفُتِمْتُ حَبْطَ ظُلْمٍ فَتَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زَيْتِ الْحَبْلَةِ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَرَّاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً حَمَاءَ أَمْثَلِ بَيْضِ بَرِّ

الْحَمَامَةِ.

دعائی۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ عَمْرٍاءَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ
جَدِّهِ رُمَيْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَشَاءَ
بَنِي إِسْرَءِيلَ الْخَنَازِرَ لَدَفُّوا بَيْنَ كَتِفَيْهِمْ قُرْبَهُمْ
لَقَعَلْتُ يَقُولُ لِسَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَوْمَ مَاتَ أَهْلُ تِلْكَ عَرَّشُ الرَّحْلَيْنِ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَرِي
بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا وَصَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الصِّدِّيقَ بِطَوْلِهِ وَ
قَالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَازِنُ الشُّبُوتِ وَهُوَ خَازِنُ
النَّبِيِّينَ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَهْطَبٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَدْنُ مَقَامِي فَأَمْسَحْ
بِكُلْمِي فَمَسَحْتُ ظَهْرَهُ فَرَفَعَتْ أَصَابِعِي
عَلَى الْخَنَازِيرِ قُلْتُ وَمَا الْخَنَازِيرُ قَالَ فَعَرَّكَ
مَجْتَمِعَاتٍ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ جَاءَ سَلَمَانُ
الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ يَتَرَبَّصًا بِمَا يَكُونُ
عَلَيْهَا رَاطِبٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَلَمَانُ مَا هَذَا
فَقَالَ مَدَقَّةٌ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ فَقَالَ
ارْفَعْهَا خَائِلًا لَنَا كُلُّ الصَّدَقَةِ قَالَ فَرَفَعَهَا
فَجَاءَ النَّحْدُ بِمِثْلِهِمْ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

حضرت امام بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی دکان حضرت رضی
رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت یثرب نے غزہ
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ملازمین حضور کے اتنے تہیہ
تھی کہ اگر چاہتی تو ان کے کندھوں کے درمیان ہر نبوت کو بوسہ دے دیتا
آپ نے سعد بن مساز کے بارے میں فرمایا میں دن ان کا انتقال ہوا ان
حضرت سعد کے بچے اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرماتا ہے اَلَا رُفِعَ عَنْكُمْ
حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہما حضرت علی بن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ کے پوتے فرماتے ہیں جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ
حضور کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے تھے حضرت ابراہیم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوری حدیث بیان کی اور فرمایا آپ کے دونوں
کندھوں کے درمیان ہر نبوت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
آخر نبی ہیں

حضرت عمرو بن اخطب الفصلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابو ذر! میرے
قریب ہر آدمی میری پشت پر ہاتھ پھیرے میں نے آپ کی پشت بلکے
پر ہاتھ پھیرا تو میری انگلیاں ہر نبوت پر جا گئیں میں عمرو بن
اخطب کے شاگرد نے پوچھا ہر نبوت کیسے تو فرمایا کچھ کھینچنے
بال تھے۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
میں نے اپنے والد کرم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے
سنا کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے تو
بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے پاس تازہ کھجوروں کا
دستر خوان تھا جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔
آپ نے فرمایا اے سلمان! یہ کیسے؟ عرض کیا آپ کے لیے اور
آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے صدقہ ہے۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اٹھو ہم صدقہ نہیں کھا کرتے۔
راوی کہتے ہیں آپ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے
خوان اٹھایا دوسرے دن پھر اسی طرح کی کھجوری لاکر بارگاہ

مَا هَذِهِ يَا مَسْكَنُ فَقَالَ هَدْيَايَةَ لَكَ فَتَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ
الْبُسْطُورُ أَفْطَرْتُكُمْ إِلَى الْخَاتَمِ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمِنْ يَمٍ وَكَانَ
لِلْيَهُودِ فَأَشْرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
فَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا إِذْ رَهْبًا عَلَى أَنْ يَغْرِبَ مِنْ
لَهُمْ نَحِيلًا لِيَجْعَلَ سَنَمَانُ رَحِمَى اللَّهِ عَنْهُ فِيهِ
حَقٌّ تَطْعِمَ نَفْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
فَسَلَّمَ النَّحْلُ إِلَّا نَحْلَهُ قَاحِدَةً عَنْ سَهَا
عَمَّا رَحِمَى اللَّهِ عَنْهُ فَحَمَلَتْهَا النَّحْلُ مِنْ
عَامِيهَا وَلَمْ تَحْمِلِ النَّحْلَةَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَنَانُ هَذَا وَ
النَّحْلَةُ فَقَالَ عَمَّا رَحِمَى اللَّهِ عَنْهُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَنَا عَمَّا سَنَانُ فَتَرَعَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ
عَامِيهَا

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ رَحِمَى اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَابْنَ أَبِي رَحِمَى اللَّهِ
تَعَالَى عَنْهُ عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي خَاتَمَ النَّبِيِّ فَقَالَ
كَانَ فِي ظَهْرِ يَضَعُهُ نَاسِيَةً

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَامٍ جَبَسٍ قَالَ أَتَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي نَاسِيَةٍ
مِنْ أَصْحَابِهِ فَتَرَسْتُ هَكَذَا مِنْ خَلْفِهِ
فَعَرَفَ الَّذِي أُرِيدُ فَأَلْفَى الْبُرْدَ وَأَعَادَ عَنْ ظَهْرِ
فَرَأَيْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلَى كَتِفِهِ وَمِنْ الْجَمْعِ
حَوْلَهُ نَحِيلَانُ كَأَنَّهُمَا لَيْلٌ فَتَرَجَعْتُ حَتَّى
اسْتَقْبَلْتُهُ فَقُلْتُ عَمَّا اللَّهُ لَكَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَقَالَ لَكَ فَقَالَ الْقَوْمُ اسْتَغْفِرُكَ لَكَ

یہ کس پناہ میں پیش کریں تو آپ نے فرمایا اے مسکن ایسا کیا ہے ؟
انہوں نے عرض کیا یہ آپ کے لیے تحفہ ہے ، اس پر حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے صلب کرام سے فرمایا تم بڑھاؤ اس میں کھانا پھر
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ کی پشت مبارک پر ہر
غیرت کو دیکھ کر وہ آپ پر ایمان لائے ۔ حضرت سلمان فارسی رضی
اللہ عنہ ایک یہودی کے غلام تھے ۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
آپ کو کچھ درمہوں سے اس شرط پر فریاد کہ آپ ان کے لیے (یہ)
یہودیوں کے لیے کھجور کے درخت لائیں اور ان کے چلدار
جہنے تک حفاظت کرتے رہیں ۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
تمام درخت اپنے دست مبارک سے لگائے

۱۔ صحت ایک درخت حضرت فاروق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے لگایا ۔ اس ایک کھجور کے علاوہ باقی تمام درخت
اسی سال پھل لائے اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اس درخت کو کیا ہوا ؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل درخت میں نے لگایا ہے اس
پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ پورا کھجور اور خود لگایا تو اسی سال
حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربان
کے بارے میں پوچھا تھا انہوں نے فرمایا آپ کی پشت مبارک پر
اصول ہوا گوشت تھا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
میں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ
صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے ۔ میں آپ کے پیچھے گھوما
تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری مراد سمجھ گئے اور چادر مبارک اپنی
پشت سے ہٹائی ۔ میں نے آپ کے دونوں شانوں کے
درمیان مہربان دیکھی جو منہ کی طرح تھی جس کے گرد جی ہوں
گرایا کرو ۔ سب سے میں (پستان کا سرا) پھر میں نے مہربان کو بوسہ
دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے ۔ آپ نے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَرَّوْا لَكُمْ
شَرَّ كَلَاهِدٍ وَالْأَيَّةِ وَاسْتَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
لَعَنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نِصْفِ
أُذُنَيْهِ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ
أُحْتَسِلُ أَمَّا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ أَنْ تَأْتِيَ وَرَأْسَهُ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ كَوَقِ الْجُمُعَةِ وَ
ذَوْنِ الْوَقْرِ

عَنْ الْأَنْبَرِيِّ عَنْ عِلَاقِ بْنِ عِلَاقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَرْبُوعًا بَيْضًا مَا بَيْنَ التَّنَكُّبَيْنِ وَكَانَتْ جُمَّتُهُ
تَقْبِيبُ شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كُنْتُ إِذْ بَسَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ
يَكُنْ بِالْجَحْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ يَبْلُغُ شَعْرُهُ
شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَدَامَةً دَلَّ أَنْ بَعَثَ إِلَى
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ شَعْرَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِلَى النُّصَافِ
أُذُنَيْهِ

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدُلُ

فرمایا اور مجھے بھی مبارک کلام نے فرمایا اے عبد اللہ بن حسنہ رضی اللہ عنہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے بخشش کی دعا فرمائی! آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو تمہارے لیے بھی اللہ پر آپ نے یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) اللہ اپنے خاصوں کو موتے مبارک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے بیان میں۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کے نصف تک پہنچتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے اور میان میں پردہ ہوتا تھا اور آپ کے بال کندھوں سے کچھ اوپر اور کانوں سے ندر سے نیچے جوتے تھے۔

حضرت بلال بن رباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم میاں قد کے تھے۔ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا یعنی سینہ مبارک کشادہ تھا اور آپ کے بال مبارک کانوں کو ٹونگ پہنچتے تھے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو پوچھا! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا! آپ کے بال مبارک ان تیز زبان گھنگھریلے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے اور آپ کے بال مبارک کانوں کو ٹونگ پہنچتے تھے۔

حضرت ام الدی بنت ابی عامر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مکر میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ آپ کے چار گیسو مبارک تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کے درمیان تک پہنچتے تھے۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دس شروع شروع میں اپنے

شَعْرًا وَكَانَ الْمَشْرِائُونَ يُفِرُّونَ رُءُوسَهُمْ
وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسُدُّونَ رُءُوسَهُمْ
وَكَانَ يُحِبُّ مَوَافِقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ
يُؤْمَرْ بِهِ بِشَيْءٍ يَشْكُرُ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

عَنْ أُمِّ هَانِئَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا صَغَارَتِهِ أَرْبَعَ
مَرَّاتٍ يَتَّقِي النَّاسَ بِرَأْسِهِ

يَا أَبَا مَرْجَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ
أَرَجُلُ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَا حَائِضٌ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ
دَهْنُ رَأْسِهِ وَتَسِيرُ يَمُوحُ لِحْيَتُهُ وَيَكْثُرُ الْقِنَاعُ
فَتَحَقَّقْتُ كَأَنَّهُ خَوْفٌ فَوَيْلٌ لَهَا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِذَا
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ
النَّيْمَ فِي ظَهْرِهِ إِذَا لَطَفَهَا وَفِي تَرْجُلَيْهِ
إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي الْبُحَالِ إِذَا انْتَعَلَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَخْلَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
النَّيْمِ الْإِذْعَابِ

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَتَرَجَّلُ مَغْنًا

يَا أَبَا جَدْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بہوں کو بغیر ہاتھ کے چھو رہے تھے دیکھ کر مسکرمین اپنے سر ہاتھ لگا
نہاتے تھے جبکہ اہل کتاب اپنے ہاتھ کو بغیر ہاتھ کے چھو رہے تھے
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان اسرار میں اہل کتاب کے موافقت فرماتے تھے
جن میں کوئی مستقل حکم نازل نہ ہو یا بعد میں آپ اپنے سر مبارک کی
ہاتھ نکالتے تھے۔

حضرت ام ابی ریحی اللہ تعالیٰ عنہا منہا منہا
ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کنگھی کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو کنگھی کیا کرتی تھی اس حال میں کہ میں
حائضہ ہوتی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر سر مبارک کو تیل لگاتے تھے
اور دماغ میں کنگھی کیا کرتے تھے اللہ آپ اکثر دستار
مبارک کے نیچے ایک اچھڑا سا اردہ مل رکھتے تھے یہاں تک کہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم طہارت فرماتے، کنگھی استعمال فرماتے اور جوتا
پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے
تھے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے
سے منع فرمایا۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ منہا منہا میں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کہیں کہیں کنگھی کرتے تھے۔

سفید بال

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدَّمَ
لَا تَسِيءُ بَيْنَ مَلَائِكَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ خَضِبَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَرِبْتُمْ ذَلِكَ إِنَّمَا
كَانَ شَيْبًا فِي مَتْنِهِ وَلَكِنْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ خَضِبَ بِالْحَمَاءِ وَالْكُفْمِ.

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَدَدْتُ
فِي رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
لِحَيْثِهِمْ إِلَّا أَرْبَعَةَ عَشَرَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

عَنْ سَمَاءِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُسْئَلُ
عَنْ شَيْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ كَانَ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهُ لَعَرِبَ مِنْهُ شَيْبٌ
فَإِذَا لَعَرِبَ دَهَنَ رَأْسَهُ مِنْهُ شَيْءٌ.

عَنْ أَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا
كَانَ شَيْبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا
مِنْ عَشْرِينَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

عَنْ أَبِي عَتَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ لَعَنَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ يَهْبُتُ قَالَ شَيْبَتِي هَرْدٌ وَالْوَاقِحَةُ
وَالْمَسْلُوكَاتُ دَعَا مَا يَكْفُرُونَ وَلِذَا النَّحْسُ
كُورَتْ.

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كَانُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ
قَدْ شَبِتَ قَدْ شَبِتَنِي هَرْدٌ وَأَخْرَجَكَ.

عَنْ أَبِي رَمْثَةَ الشَّيْبِيِّ تَبَيَّنَ الزَّبَابُ قَالَ
اتَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعِثَ إِلَيَّ
بِإِخْلَالِ خَارِيتِهِ فَقُلْتُ لَمَّا رَأَيْتُهُ هَذَا بَعِثَ
اللَّهُ وَعَلَيْهِ نَوْبَانِ أَخْضَرَانِ وَلَهُ شَعْرَتَانِ
عَلَاةُ الشَّيْبِ وَشَيْبَةُ أَحْمَرٍ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خضاب استعمال فرمایا، انہوں نے جواب دیا آپ کے بالوں
خضاب کی حد تک پہنچے ہی نہیں تھے صرف آپ کی کپٹیوں میں کچھ
سپری تھی لیکن حضرت ابو بکر نے مدی اور دھند سے خضاب لگایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے سر مبارک اور ناکھی میں صرف چودہ بال سفید
شمار کئے۔

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
سنا کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے حضور قیہ الصلوٰۃ
کے سفید بالوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا جب
آپ سر مبارک میں تیل لگاتے تو سفیدی نظر نہ آئی اور جب تیل نہ
لگاتے تو کچھ سفیدی نظر آتی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً بیس بال سفید
تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ
علیہ وسلم! آپ پر بڑا بے کے آئندہ ظاہر ہو گئے
ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مدد و اللہ اس صحت ہم
یقیناً ان بلاؤں کو ہٹا دے گا کہ تمہارے اسے بڑا کر دیا ہے۔

حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول
اللہ! ہم دیکھا وہ ہے، آپ میں بڑا پاد دیکھتے ہیں، آپ نے فرمایا مجھے مدد
ہم و اللہ اس صحت ہم سے ہٹا دے گا کہ تمہارے اسے بڑا کر دیا ہے۔

حضرت ابو رزینہ تمیمی (قبیلہ تمیم رباب سے) فرماتے
ہیں میں اندر میرا لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے،
جب میں نے آپ کو دیکھا تو کہا یہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ
پر اس رت (اندر سر کپڑے تھے) اور آپ کے بالوں پر سفیدی نمایاں
تھی جو سرخ رنگ کا تھی۔

عَنْ سَمَاعٍ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قِيلَ لِحَابِلِ بْنِ سَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكَانَ
فِي رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَيْبٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْبٌ إِلَّا شَعْرًا أَمَّا فِي مَقَرِّي
رَأْسِهِ إِذَا هُنَّ ذَاتُ الْهَنْ.

بِمَا جَاءَ فِي خُضَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَبِي رُمَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنِ لَبْدٍ فَقَالَ
أَبْنُكَ هَذَا أَفَقُلْتُ كَحَرِّ أَشْهُدِيهِ كَانَ لَا يَجِيئُ
عَيْنُكَ وَلَا تَجِيئُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُ النَّصِيبَ
أَحْمَرًا.

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ خُضِبَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ
عَنِ الْجَهْدِ مِمَّا أَمْرًا بَشِيرًا مِنَ الْخُضَابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ أَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَنْفُضُ
رَأْسَهُ وَكَانَ يَحْتَسِلُ مِمَّا رَأْسِهِ رَدْعٌ أَوْ قَالَ
رَدْعٌ مِنْ حَيْثُ شَكَ فِي هَذَا الشَّيْءِ.

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ
شَعْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا
قَالَ حَقًّا وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ
عَقِيلٍ قَالَ رَأَيْتُ شَعْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
مَخْضُوبًا.

بِمَا جَاءَ فِي كِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سہاک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے رب کے
میں حضرت عمار بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا
کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں سفید بال
تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سر مبارک کی بالنگ میں صرف چند بال سفید تھے جب
آپ تیل لگاتے تو وہ چھپ جاتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب اوندھی انگٹا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے رب کے
کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بالنگ میں سفید بال تھے
فرمایا تم یہ کہو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ گراہ کر
آپ نے فرمایا اس حدیث کو جو پریشانی اور بیزاری بال اس پر تھی یعنی بالوں کی
جگہ پر رسم کے مطابق بیٹے کے جسم میں باپ اور باپ کے جسم میں باپ نہیں پڑا کرتا

حضرت عثمان بن مہبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا؟
آپ نے فرمایا ہاں کہیں کہہ دیا کہ آپ سر میں ورد لگا دے جس سے کوئی
بشر بن خصامیہ کی زوجہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے
میں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خاؤ اقدس سے صلیب
تشریف لاتے ہوئے دیکھا آپ نے غسل فرمایا تھا اور آپ
سہاک کہہ رہے تھے اور آپ کے سر مبارک میں خوشبو کا
اثر تھا یا اوندھی کا اس میں (لڑکی کے) استاد کو خشک ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک خضاب لگے ہوئے دیکھے
حضرت حماد فرماتے ہیں مجھے حضرت محمد بن عقیل کے عمار اور
حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضرت انس بن
مالک (رضی اللہ عنہ) کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
خضاب لگا ہوا بال مبارک دیکھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر سرنگانا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّخِذُوا يَا إِخْوَةَ فَاتَةِ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيَنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعِمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا بِمَكْلٍ لِيَكُنِيَ ثَلَاثَةً فِي هَذِهِ ۝

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ يَنْتَهِمَ بِالْإِخْوَةِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَدْوٍ وَكَانَ يَرْجِعُ بَيْنَ هَارُونَ فِي حَدِيثِهِمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا بِمَكْلٍ ثَلَاثَةً فِي كُلِّ عَدْوٍ ۝

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْإِخْوَةِ عِنْدَ الثَّوَمِ فَاتَةٍ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيَنْبِتُ الشَّعْرَ ۝

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قُلْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ الْإِخْوَةِ الْإِخْوَةُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيَنْبِتُ الشَّعْرَ ۝

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْإِخْوَةِ فَاتَةٍ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيَنْبِتُ الشَّعْرَ ۝

بِأَمْرِ جَاءَ فِي رِوَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَبِيصُ وَرَعَاهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ الْقَبِيصُ ۝

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ كَعْرِ قَبِيصٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سرمہ لگایا کرو کیونکہ وہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور (چلوں کے) بال پیدا کرتا ہے اور انہوں نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی اس میں سے آپ ہر رات، تین مرتبہ ایک آنکھ میں اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں کرنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سونے سے قبل اور دو آنکھوں میں تین تین مرتبہ سیاہ سرمہ لگاتے تھے اور یزید بن ہارون نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے سوتے وقت ہر آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ لگاتے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت سیاہ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک تمہارا سب سے اچھا سرمہ سیاہ سرمہ ہے جو آنکھوں کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔

لباس مبارک کے بیان میں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسند لباس قمیص (کرتا) تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں، پسندیدہ ترین لباس جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے تھے، قمیص تھی۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قمیص مبارک آستین، کلائی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرَّسُولِ .

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَكَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ مَرْبِئَةَ نَبَايَحَةَ
لَنْ قَمِيصَهُ لَمْ يَطْلُقْ أَوْ قَالَ رِيًّا قَمِيصِهِ
مُطْلَقٌ كَالْ فَادُخَلَتْ يَدَايَ فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ
فَمَسَّتُ النِّجَاحَ .

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُتَوَكِّلٌ
عَلَى أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلَيْهِ ثَوْبٌ
يَقْبُضُ إِذَا خَرَجَ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهَذَا .

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَأَلَ بِأَسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا
أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا
كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرًا وَخَيْرَ مَا صَنَعْتَ لَهُ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صَنَعْتَ لَهُ .

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ
كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ الْحَبْرَةُ عَنْ سَوْدَانَ بْنِ أَبِي جَحْشَةَ
عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنَّيْ أَنْظَرُ
إِلَى بَرِيْقِ سَاقِيهِ قَالَ سَفِيَانُ أَرَأَيْتَ مَا جَعَلَهُ .

عَنْ الْأَعْرَابِيِّ عَنِ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ
مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ
مَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَمَا نَتَّ
جُفْنَةً لَتَضْرِبَ قَبِيضًا مِنْ مَنَكِبَيْهِ .

عَنْ أَبِي رَمْثَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَرُدُّ آيَةَ

مبارک تک تھی،

حضرت معاویہ بن قُرَہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
کہ فرماتے ہیں میں قبیلہ مرزینہ کے ایک گروہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں بیعت کے لیے حاضر ہوا انہوں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کی قمیص کھلی تھی پارو کی نے کما قمیص کاٹیں کھلا تھا فرماتے ہیں پھر
میں نے اپنے ہاتھ آپ کے کرتے کے گریبان میں ڈال کر صبر نبوت کو
چھوا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بے شک
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں بہر تشریف لائے کہ آپ حضرت
اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما پر حکم رکھتے ہوئے تھے اور آپ
پر مین منقش چادر تھی جسے آپ نے دونوں کانڈھوں پر ڈالا ہوا
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اس کا خاص نام لیتے پڑھتے
کہتے ایچادر پھر فرماتے اے اللہ اس کپڑے کے پہنانے
پر تیری تریف ہے میں تجھ سے اس کی اور جس کے لیے یہ
بنایا گیا اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور تجھ سے اس کے شراہ میں
کے لیے یہ بنایا گیا اس چیز کے شرک پہناہ چاہتا ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کا پسندیدہ ترین کپڑا جسے آپ پہنتے تھے ایسی منقش چادر تھی
حضرت حون اپنے والد ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں
والدہ جیسے رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا
آپ پر سرخ حریر تھا گویا کہ میں اب بھی آپ کی پسندیدگی کی چمک دیکھ رہا
ہوں۔ حضرت سفیان کہتے ہیں میرے خیال میں وہ مین چادریں تھیں۔

حضرت براہ بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
ادھانی دار اسرخ جوڑے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ
عزیمت کوئی نہیں دیکھا آپ کے بال مبارک کانڈھوں کے
قریب پہنتے تھے۔

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ پردہ پہن

چاروں ہیں۔

حضرت قید نہت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پر دو پرانی چادریں تھیں جو زمزم میں رنگی ہوئی تھیں اور اب رنگ کا اثر ناکلی ہو چکا تھا (اس حدیث میں اور بھی لمبا واقعہ ہے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے حرام ہیں، تمہارے زندہ بھی پہنیں اور مردوں کو بھی یہی کفن دو کیونکہ یہ اس سفید کپڑے بہترین کپڑے ہیں۔

حضرت سمروہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خود بھی سفید کپڑے پہنو اور مردوں کو بھی ان ہی سے کفن پاناد کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور سحرے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے اور اس وقت آپ پر سیاہ ہاروں کا ایک کبس تھا۔

حضرت مردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سفیر بن ضبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے (حضرت سفیرؓ) فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستینوں والا ردی پہنا۔

معیشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے ان پر گمروں سے رنگے جوئے کنان کے دو کپڑے تھے۔ آپ نے ایک کپڑے سے ناک صاف کیا اور فرمایا "واہ واہ" ابوہریرہ کنان میں ناک صاف کرتا ہے (اور پھر فرمایا) میں نے دیکھا کہ میں سبز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہجر مبارک کے درمیان غش کھائے جوئے گرا پڑا ہوں ایک آدمی آیا اور اس نے مجھ کو سمجھ کر میرے گردن پر پادوس رکھ دیا حالانکہ مجھے جنون نہیں تھا بلکہ

أَخْضَرَ ابْنِ

عَنْ قَيْلَةَ بَدَتْ مَشْرُومَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ
أَسْمَالُ مَلِيكََيْنِ كَأَنَّتَا بِرُغْفَرٍ ابْنٍ وَلَقَقْتُهُ فِي
الْحَدِيثِ قِصَّةً طَوِيلَةً

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ
مِنَ الْبِطَانِ يَلْبَسُهَا أَحْيَاءُكُمْ وَكُفُّوا فِيهَا
مَوْتَاكُمْ ذَاكُمَا مِنْ خِيَارِ ثِيَابِكُمْ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِطَانُ
الْبِطَاضُ فَإِنَّمَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكُفُّوا فِيهَا
مَوْتَاكُمْ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَدَّثَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ
وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ السُّعْدِ رَوَى ابْنُ شُعْبَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَبَسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةً الْكُمَيْنِ

بِمَا جَاءَنِي عِيْشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ لَمَّا جُنْدَلِي هَازِرَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ
ثَوْبَانِ مَسْقَانِ مِنْ كَثَابٍ فَتَمَخَّطَنِي أَحَدُهُمَا
فَقَالَ بَعْرُ بَعْرُ يَتَمَخَّطُ أَبُو هَازِرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فِي الْكَثَابِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي ذَلَالِي لَا حَزْفِي مَابَيْنَ
مَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
حُجْرَةُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَفْشِيًا عَلَى
فَيْحِي الْإِجَابِي فَيَضُمُّ رِجْلَهُ عَلَى عَقْبِي يُرَوِّ

أَنَّ رَأِي جُنُودًا مَّائِي جُنُودًا وَمَا هُوَ إِلَّا التَّجُوعُ
عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
مَا سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
عَبْدٍ قَطْرَ وَلَا لَحْمٍ إِلَّا عَلَى حَقِّهِ قَالَ مَالِكُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ
الْبَادِيَةِ مَا الضَّغْفَرُ فَقَالَ ابْنُ يَتَنَادَلُ مَعَ
النَّاسِ.

بِأَمَّا جَارِي فِي حَقِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَبِي بَرِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ التَّجَاعِيَّتِ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاوِيَيْنِ فَلَبَسَهُمَا
فَلَمْ تَوْضَأْ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا
عَنِ الْبَغْدَادِيِّ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ أَهْدَى وَحِيَّةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبَسَهُمَا وَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَلَبَسَهُمَا حَتَّى تَخْرُقَا لَا يَذِيرِي النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذًى هُمَا أَمْلَا

بِأَمَّا جَارِي فِي نَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ لِأَنْسِ
بَيْنَ مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهْمَا
قَبَالَيْنِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَبَالَيْنِ مَتْنِي شِمَاكُهُمَا
عَنْ عِيْسَى بْنِ طَهْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وہ حالت مرث مجھ کو اکی وجہ سے اچھی۔
حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی حین روٹی یا گوشت پیٹ بھر کر نہیں
کھایا البتہ ضغفہ (جماعت کے ساتھ) کی حالت میں ایسا
کرتے۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک رہائی
سے پوچھا ضغفہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا لوگوں کے ساتھ قی
کر کھانا۔

موزہ مبارک

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نجاشی (شاہ حبشہ) حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے درسیاہ اور سارے موزے تحفہ
بھیجے آپ نے ان کو پہنا پھر منوکیا اور ان پر سج فرمایا۔
حضرت سفیر بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حمیر رضی اللہ
عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور تحفہ دو موزے پیش کئے آپ نے
انہیں پہنا اور اسرائیل نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک جبر بھی پیش کیا آپ نے انہیں پہنایا
بلکہ کہ وہ اپنے ہاتھ پر لے کر اچھٹ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیں
بتایا گیا تھا کہ وہ فرح گئے ہوئے جانور کے ہیں یا نہیں؟

نعلین مبارک

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کے نعلین مبارک کسے تھے؟ انہوں نے فرمایا ان میں نعلین
مبارک میں اور دوسرے گئے ہوئے تھے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں دو تھے تھے
جو دوسرے تھے۔
حضرت عیسیٰ بن طہمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو پالپوش بھجوتے ہیں جن پر مال نہیں تھے، نکال کر دکھاتے (یعنی کسی صندوق وغیرہ سے ان کی کچھت میں مجھ سے حضرت ثابت نے بیان کیا اور ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین پاک تھے۔

حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا اکیا وجہ ہے امیں آپ کو مغیرہ ہون والی جوتیاں پہنے ہوئے دیکھتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے نعلین پاک پر بال نہیں ہوتے تھے اور آپ انہی میں حضور فرماتے تھے اور میں ابھی ادھی (نعلین) پہننا پسند کرتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں تھسے لگے ہوتے تھے۔

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دو (دوسرے) کسے جوئے جوتوں میں نماز پڑھتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتے میں نہ چلے یا دونوں جوتے پہنے یا دونوں اتار دے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے رکھنا (اٹھانے اور ایک جوتے میں پھٹے سے منع فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے دایاں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں اتارے پس دایاں پہننے میں اول اور اتارنے میں آخر جوتا چاہیئے۔

قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَعْلَيْنِ جَبَرَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمَا كَانَتَا لِعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَبْدِ بْنِ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السَّبْتِيَّةَ قَالَ إِيَّيْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ وَيَخُوضُ فِيهَا فَإِنَّا أَحَبُّ أَنْ نَلْبَسَهَا.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَالَيْنِ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُوضُ فِي تَعْلَيْنِ مَخْصُورَتَيْنِ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْسُحُ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيَتَعْلِفَ جَمِيعًا أَوْ لِيُخْفِهُمَا جَمِيعًا.

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا كُلَّ يَعْصِيَ الرَّجُلِ يَسْمَالِهِ أَوْ يَمْسُحُ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا التَّعَلَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا تَزَعَّ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ كَلَّمَكَ الِيمَنِ أَوْ لِيَتَعْلِفَ مَا وَخِطُّهُمَا تَزَعَّ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ الثَّيْمَنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرْجِيلِهِ وَتَعْلِيهِ وَكَمْ هُوَ بِهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ بِكِيٍّ وَعَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَأَوَّلُ مَنْ عَقَدَ عَقْدًا وَاحِدًا عُمُتَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کنگھی کرنے، چڑھنا بیٹھنے اور وضو کرنے میں حتی الامکان دائیں سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے تعلیم مبارک میں دو شخص تھے اور ایک قسم لگانے والے پہلے شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

بِأَمْلَاجٍ فِي ذِكْرِ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْبَرِ بَنِي مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرَقٍ وَكَانَ فَضَّةً حَبَشِيًّا.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک کنگھی کے بیان میں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا گیندہ جش کا تھا (جش کے عقیقہ دینے کا تھا)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فَضَّةٍ لَكَانَ يَخْتَرِبُهُ وَلَا يَلْبِسُهُ. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضَّةٍ وَحَمَلُهُ مِنْهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس سے مہر لگاتے تھے اور پہنتے نہیں تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اور اس کا گیندہ (دونوں چاندی کے تھے)۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذْ آتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجِيزِ قِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجِيزَ لَا يَقْبَلُ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَأَصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَارَتِي أَنْظُرَ إِلَى بَيَاضِهِ فِي كَفِّي.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بادشاہوں کی طرف خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو بتایا کہ مجھے لوگ صرف اسی خط کو قبول کرتے ہیں جس پر مہر لگی ہو اپنے ایک انگوٹھی بنوائی گویا کہ میں (راوی) کا آپ کی تصدیق مبارک میں اس کی سفیدی ابھی دیکھتا ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا ایک سطر "محمد" ایک سطر "رسول اللہ" ایک سطر "اللہ"

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللَّهُ سَطْرٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ یہ سبہ شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری، قیسر اور بنی امیہ کی طرف

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَ

النَّجَاشِيُّ فَيَقِيلُ لَنَا إِنَّكُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابَنَا إِلَّا بِغَاثِمٍ فَصَاعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاثِمًا لِحَلَّتْهُ لِحْدَةً وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ -

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ -

عَنْ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاثِمًا ابْنُ وَرْقٍ لَمَّا كَانَ فِي يَدِهِ لَحْمًا كَانَ فِي يَدَيْهِ أَيْ بَيْدٍ وَرَقٍ وَرَقٍ لَمَّا كَانَ فِي يَدَيْهِ عَشْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَتَّى وَكَمَ فِي يَدَيْهِ أَرِيْسَ نَقَشَهُ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْتَمِرُ فِي يَمِينِهِ -

عَنْ حَتَّابِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ يَخْتَمِرُ فِي يَمِينِهِ فَنَسَأْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَخْتَمِرُ فِي يَمِينِهِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَمِرُ فِي يَمِينِهِ -

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْتَمِرُ فِي يَمِينِهِ -

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْتَمِرُ فِي يَمِينِهِ -

عَنْ أَبِي الصَّلَاتِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

خط لکھا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ (ابن بادشاہ) میرے بغیر غصہ قبول نہیں کرتے تو آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی جس کا حلقہ (گھیرا) چاندی کا تھا اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کیا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا میں داخل ہوتے تو انگوٹھی اتار لیتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جو آپ کے دست مبارک میں رہی پھر ابتریب (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے اس کے ہاتھوں میں رہی اور بعد ازاں اس کے گز میں گر گئی اس کا نقش حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں لکھی ہوئی ہے کہ بائیں

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

حضرت حذاف بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابو رافع کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو اس کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا میں نے عبد اللہ بن جعفر کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا اور حضرت عبد اللہ بن جعفر نے فرمایا نبی پال صل اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

حضرت ابوالصلت ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے

اللَّهُ عَنْهُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَتَخَذَمُ
فِي يَمِينِهِمْ وَلَا أَحَالَهٗ الْأَقَالُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَضَّرُ فِي يَمِينِهِمْ .

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ عَاتِمًا مِنْ
فِصَّةٍ وَجَعَلَ فِصَّةً مِمَّا فِي كَفِّهِ وَنَفَقَتْ فِيهِ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَنْ
يَنْقُشَ أَحَدًا عَلَيْهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مَعْقِلِهِ
فِي بَيْتِ أَبِي نَيْسٍ .

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا يَتَخَذَمَانِ فِي يُسَارِهِمَا .

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَضَّرُ فِي
يَمِينِهِمْ .

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَضَّرُ فِي يُسَارِهِ وَهُوَ
حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ أَيْضًا .

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاتِمًا
مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَلْبَسُهُ فِي يَمِينِهِمْ فَإِذَا خَدَّ
النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا
الْبَسَةَ أَبَدًا فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ .
بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہیں :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دائیں ہاتھ میں
انگوٹھی پہنتے تھے اور میرا بھی خیال ہے کہ انھوں نے حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں
ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :- بے شک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بوائے آپ
اس کا گیند جھیلی کی طرح رکھتے تھے اور اس میں "محمد رسول
اللہ" کندہ تھا اور آپ نے دوسری کو یہ نقش کھزوانے سے
منع فرمایا اور یہ وہ انگوٹھی تھی جو مصیقت و حضرت عثمان رضی
اللہ عنہ کا مدام کے ہاتھ سے اسیں (نہی) انگوٹھی میں گر گئی ۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما اپنی
ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- بے
شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی
پہنتے تھے ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- بلاشبہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے ۔
(یہ حدیث صحیح ہی نہیں ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بوائے آپ اس کو
دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے (آپ کو دیکھ کر) لوگوں نے بھی
سونے کی انگوٹھیاں بوائیں ۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسے اتار پھینکا اور فرمایا میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ
لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں ۔

ظہور مبارک

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہور کا قبضہ چاندی کا

مِنْ فَضْلَةٍ.

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيِّفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضْلَةٍ.

عَنْ هُوْدٍ وَهَوَّابِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَأَلْتُ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيِّفِ فَضْلَةً.

عَنْ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِي عَلَى سَيْفِ سَرَّةَ بْنِ جَنْدَبٍ وَرَأَى سَرَّةٌ أَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَقِيقًا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ دِرْعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ الثَّوْرِيِّ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحْزَمٍ دِرْعَانِ فَتَخَصَّصَ إِلَى الصَّخْرَةِ قَدَمَ يَمِينِهِ فَأَقْبَضَ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَحْتَهُ فَصَغَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجِبَ طَلْحَةُ.

عَنْ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُحْزَمٍ دِرْعَانِ حَدَّ كَاهِهِ بَيْنَهُمَا.

(بنی ہاشم)

حضرت سعید بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

حضرت عبد اللہ بن سعید کے بڑے کے حضرت ہود بن داؤد حضرت سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حج مکہ کے دن جب شہر میں داخل ہوئے تو آپ کی تلوار پر سونا اور چاندی بڑھے ہوئے تھے۔ طالب درودی کہتے ہیں میں نے (ہود سے) چاندی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی تلوار سرہ بن حذاف کی طرح خواتین اور مردوں نے کہا کہ میں نے اپنی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز پر بنوائی ہے اور وہ (تلوار) جو صلیف قبیلہ اکی تلواروں کی ساخت پر تھی۔

زید مبارک

حضرت زید بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زبردیں تھیں سائب ایک چٹان پر چڑھنے لگے لیکن (دشمنوں کی کثرت کے سبب) آپ نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھایا اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ چٹان پر جا بیٹھے (دراوی کہتے ہیں) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا طلحہ نے اپنے لیے جنت (واجب کر لی)۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن دو زبردیں ایک دوسری کے اوپر پہنچی ہوئی تھیں۔

خود مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے آپ کے سر پر خود تھا آپ سے عرض کیا گیا یہ ابن عطلہ درمید اکبر شریف کے پردوں کو پکڑے کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے قتل کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (ہی) فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر پر خود تھا۔ (دارالکتاب) جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص نے آکر بتایا ابن عطلہ کعبہ کے پردوں کو پکڑے کھڑا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قتل کرو۔ ابن شہاب کہتے ہیں ”مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔“

دستار مبارک

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کی گڑھی تھی۔

۲) فتح مکہ کے دن سر مبارک پر سیاہ عمامہ اس کے اوپر خود تھا بعض حضرات نے خود پہنے ہوئے دیکھا اور بعض نے خود تانے ہوئے۔

حضرت جعفر اپنے والد حضرت عمر بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا :- میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ دستار دیکھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مَعْفَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ مَعْفَرٌ لِهَذَا ابْنِ حَظَلٍ مَتَّعِيْنٌ بِأَسْتَارِ الْكُكْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ

وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْيَخْضَرُ قَالَ قُلْتُ نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ حَظَلٍ مَتَّعِيْنٌ بِأَسْتَارِ الْكُكْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَبَعْضُنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ مُحَرَّمًا

بَابُ مَا جَاءَ فِي عِمَامَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

علامہ شریف کے ساتھ دیکھا ان روایات میں کوئی تضاد نہیں۔ مترجم

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو وَبْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً سَوْدَاءَ

وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سُرْدَاةٌ.

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْتَمَ سَدَالِ عِمَامَتِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ نَافِلُمْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقْعُدُ ذَلِكَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ ذَرَّ أَيْتُ النَّاسِ ابْنِ مَعْمَرٍ وَسَالِمًا يَتَعَلَّكَ ذَلِكَ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاةٌ.

بَلَّغْنَاكُمْ فِي حَقِّهِ الرَّسُولَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى غُلَيْظًا فَقَالَ تَبَّعْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ.

عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا قَدْ ثَمَّتَ عَنْ عَمِيهِمَا قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي بِالْمَدِينَةِ إِذَا بِأَنْسَانٍ حَنَفِيٍّ يَسْأَلُ الرَّحْمَ إِذَا مَكَ حَلَاكُهُ أَتَى وَآبَتِي مَا كُنْتُ فِي ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ قَالَ أَمَا لَكَ فِي أَمْسُورَةٍ فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصُفَ سَاقِيهِ.

اور انہی (حضرت جعفر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور آپ (کے سر پر سیاہ دستار تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دستار باندھتے تو دونوں کندھوں کے درمیان شعلہ چھوڑتے۔ حضرت تابعی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم ابن محمد اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اس وقت آپ پر سیاہ دستار تھی۔

تہبند مبارک

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (میں) دکھانے کے لیے، ایک پیوند لگی حمار اور ایک موٹا تہبند نکال لائیں اور فرمایا ان دونوں کپڑوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

حضرت اشعث بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی پھوپھی سے سنا اور انہوں نے اپنے چچا سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں: میرے مرنے پر علیہ میں چلا جا رہا تھا۔ کہ ایک ایک آدمی پیچھے سے لہرایا اپنا تہبند لٹکا کر کہیں کہیں نہایت پرہیزگاری ہے اور کچھ بھی دیر تک باقی رہتا ہے۔ میں نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا تو ایک معمول چارہ ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے لیے میرا عمل ضروری ہے۔ تب میں نے دیکھا تو اپنا تہبند ہاتھوں کے نصف تک تھا۔

حضرت ایاس اپنے والد سلمہ بن اروع (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پنڈلی کے نصف تک تہجد پڑھتے تھے اور فرمایا اسی طرح میرے آقا یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا تہجد مبارک تھا۔

حضرت عبد اللہ بن بیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا موازنہ کرنا کرنا اور فرمایا یہ تہجد کا جگہ ہے۔ اگر یہ نہیں تو کہو میرے اور اگر یہ نہیں تو تہجد کو ٹخنوں پر رکھنے کا کوئی حق نہیں۔

رفتار مبارک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی۔ آپ کے چہرہ انور میں سورج چلتا ہوا معلوم ہوتا تھا اور میں نے آپ سے زیادہ تیز چلتے والا کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آپ کے لیے زمین سمیٹی جاتی تھی۔ ہم اپنے آپ کو شفقت میں ڈالتے تھے اور آپ بے تکلف چلتے تھے۔

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے، فرماتے ہیں:۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو ایوں معلوم ہوتا گویا کہ آپ بلند کا سے اتر رہے ہیں۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بلند کا سے اتر رہے ہیں۔

عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ أَرْوَاحٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) قَالَ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَأْتِي مِرًا إِلَى أَنْصَابِ سَاقِيهِ وَقَالَ هَكَذَا أَكُنْتُ إِذَا مَرَّ صَاحِبِي بِعَيْنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَيَانَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَلِي سَاقِيَّ أَذْ سَاقِيهِ فَقَالَ هَذَا مَوْضِعُ الْوَرْدِ إِنْ كَانَ أَمِيتَ فَاسْتَلْهُ فَإِنْ أَمِيتَ فَكَلَا حَتَّى يَلَا زَارِي فِي الْكُعْبَيْنِ.

بِمَا جَاءَ فِي مَشِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّكَ تَنْظُرُ لَهُ إِذَا تَجَهَّذَ أَنْفُسًا وَرَأَى لَعِبَرًا مُكْتَرِبَةً.

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) قَالَ كَانَ عَلِيٌّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَشَى تَكَفَّرَ كَأَنَّكَ تَنْحَطُّ فِي حَبِيبٍ.

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَى تَكَفَّرَ كَأَنَّكَ تَنْحَطُّ مِنْ حَبِيبٍ.

قتناع در وہال مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دستار مبارک کے نیچے
چھوٹا رد مال رکھتے تھے اور وہ کپڑا تین سے بیس
ہوا ہوتا ہے۔

نشت مبارک

حضرت قتیبہ بنت نسرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بٹیلوں میں
ہاتھ دبائے دروازہ بیٹھے دیکھا، آپ فرمائی ہیں، نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر عاجزی سے بیٹھا دیکھ کر میں
ہیبت اور غوث سے کاپ اٹھی۔

حضرت مبارک بن نسیم رضی اللہ عنہ اپنے بچا سے
روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
مسجد میں پلڑوں کے چپے پٹے ہوئے دیکھا۔ اگر ایسی صورت
میں پٹے سے سر کھلنے کا اندیشہ ہو تو ہر منوع ہے ورنہ جائز
حضرت یحییٰ اپنے والد عبد الرحمن کے واسطے سے اپنے
والدہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں
انہوں نے حضرت ابو سعید خدریؓ نے فرمایا جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تو دونوں ہاتھوں سے گلے
باندھ لیتے۔

تکیہ مبارک

حضرت ہار بن سرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ پر اپنی بائیں جانب سہارا
لیے ہوئے دیکھا۔
حضرت مبارک بن عثمان بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْنَعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُكْبِتُ الْيَمَانَةَ كَأَنَّ شَوْبَةَ شَوْبٍ
رَأَيْتُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي جِلْسَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ قَتِيبَةَ بِنْتِ نَسْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
السُّجْدِ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَتْ فَكُنَّا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّخِذًا
فِي الْجِلْسَةِ أَمْرًا عِنْدَ مَنْزِلِ الْفَرْقِ.

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمَّتِهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّهَا رَأَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُسْتَلِيمًا فِي السُّجْدِ وَاجْتِمَاعًا اخُذَ رِجْلَيْهِ
عَلَى الْاُخْرَى.

عَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي السُّجْدِ
أَخَذَ بِيَدَيْهِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَكْوِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُتَّكِئًا عَلَى يَسَارِهِ.
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَكْرَةَ عَنْ

أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَحَدٌ شَكَّرَ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ مَا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِسْلَامُ أَكْبَرُ بِاللهِ وَدَعَوَتُهُ فَأَوَالِدُ الدِّينِ قَالَ وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَ وَكَانَ مَتَكِبًا قَالَ وَبِشْرَ هَادَةَ الزُّوْجِ أَوْ قَوْلُ الزُّوْجِ قَالَ فَتَمَارَ زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْسَ سَكَتَ .

عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَكَا فَلَأَ كُلُّ مَتَكِبًا .

عَنْ عَوْنِ بْنِ الْأَحْمَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَحِيفَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَكُلُ مَتَكِبًا .

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَكِبًا عَلَى وَسَادَةٍ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِكْلَاقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَاكِبًا مَخْرُجَ يَتَوَكَّأُ عَلَى أَسَامَةٍ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَطْرَتِي حَتَّى تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِ .

عَنْ الْقُضَيْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْمَرٍ أَلْفَا تُوْتِي

والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ لایا کیا میں تمہیں کبیرہ گنہوں میں سے (میں) بڑا گناہ نہ بتاؤں ؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور ہاں باپ کی نافرمانی کرنا اور یہ کہ منہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبر لگائے ہوئے تھے پھر سیدھے چکر مٹ گئے اور فرمایا اور جھوٹی گواہی بھی یا فرمایا جھوٹی بات ۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواتر ہی کلمہ فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم کہہ اٹھے کاش ! آپ خاموش ہو جائیں ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکبر لگا کر کھانا نہیں کھاتا ۔

حضرت علی بن اقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کو کھاتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ لایا میں تکبر لگا کر (کھانا) نہیں کھاتا ۔

حضرت جابر بن سمورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکبر لگاتے ہوئے دیکھا ۔

تکبر لگانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرمَر کی حالت میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگائے گئے گھر سے باہر تشریف لائے انس وقت آپ نے یہی نقش چادر دونوں کندھوں پر ڈالی ہوئی تھی پھر آپ نے نماز پڑھائی ۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرمَر وصال میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور (اس وقت) آپ کے سر بزرگ

فِيهِمْ وَ عَلَى رَأْسِهِ عَصَابَةٌ صَغْرَاءُ قَسَمْتُ
عَلَيْهِ فَقَالَ يَا قَسْمُ قَسَمْتُ لَكَ بِمَا
رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَشَدُّ مِنْ هَذِهِ الْعَصَابَةِ
رَأْسِي قَالُوا فَفَعَلْتَ ثُمَّ قَعَدَ فَوَضَعَ
كَفَّيْهِ عَلَى مَتْنِ كَبِيٍّ مَغْفَرًا وَ دَخَلَ
فِي الْمَسْجِدِ وَ فِي الْحَدِيثِ
قِصَّةٌ

پر زرد رنگ کی ٹیچی دیشی ہوئی تھی میں نے سلام عرض کیا تو
آپ نے فرمایا اے فضل! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ا
حاضر ہوں آپ نے فرمایا یہ ٹیچی میرے سر پر زور سے باندھ
حضرت فضل فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا یعنی ٹیچی باندھی ا
پھر آپ بیٹھ گئے اور اپنا دست مبارک میرے کندھے پر رکھ
کر کمرے ہوئے اور مسجد میں داخل ہو گئے اس حدیث میں
اور کئی لبا قصہ ہے۔

کھانا تناول فرماتا

بِمَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَهْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ ابْنِ تَكَيْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْعَقُ
أَصَابِعَهُ ثَلَاثًا

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے
آپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
انگلیاں تین مرتبہ چاٹتے تھے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعَقَ
أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تین
انگلیاں چاٹتے۔

عَنْ أَبِي جَحِيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا أَنَا قَلِيلًا
أَكُلُ مَعَكُمْ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے کھانا نہیں
کھاتا۔

عَنِ ابْنِ تَكَيْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثَ وَ
يَلْعَقُهُنَّ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک
صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا کھایا کرتے تھے اور
اچھا ان کو چاٹتے تھے۔

عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِشَيْءٍ فَرَأَيْتُمْ يَا مَعْ وَهُوَ مُقْبِرٌ مِنْ
الْجُوعِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدمت اقدس میں ایک
کھجور پیش کی گئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ بھوک کی وجہ
سے اکڑوں بیٹھے ہوئے تناول فرما رہے تھے۔

روٹی مبارک

بِمَا جَاءَ فِي صِفَةِ خَدْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
مَا خَبَّرَ إِلَيَّ مُعْتَبِرٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
خَبَرِ الشَّعْبِ يَوْمَئِذٍ مُتَّبِعِينَ حَتَّى قَبِضَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ سَلِيمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا أُمَامَةَ أَتَاهُ بَنِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مَا يَقُولُ
مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُ
الشَّعْبِ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ
النَّبِيَّ إِلَى الْمُتَتَابِعَةِ طَوِيلًا هُوَ وَآهْلُهُ لَا
يَجِدُونَ عَشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خَبَرِهِمْ خَبَرُ
الشَّعْبِ.

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّهُ قِيلَ لَنَا أَكَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الشَّقِيقَ يَعْنِي الثَّوَادِي فَقَالَ
سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الشَّقِيقَ حَتَّى لَبِقَى اللَّهُ تَعَالَى فَقِيلَ
هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاجِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا
كَانَتْ لَنَا مَنَاجِلُ فَقِيلَ كَيْفَ كُنْتُمْ
تَصْنَعُونَ يَا الشَّعْبُ قَالَ كُنَّا نَنْفَحُهُ
قَيْطِيرَ مِثْهُ مَا طَامَ مَشَرُ
نَجِجُهُ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ مَا أَكَلَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى ثَوْرٍ وَلَا فِي سَكْرَةٍ وَلَا خَيْرَ
لَهُ مَرَقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :- حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے (کبھی) دروں
مستور بیت بھر کر جو کی روٹی (بھی) انہیں کھائی یہاں تک
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-
میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی بیت سے جو کی روٹی
بھی انہیں بچا کرتی تھی۔

(یعنی روٹی کم ہوتی تھی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :- رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اپنی بیت کئی راتیں
مستور بیت بھر کے گزارتے تھے۔ (اور) غام کا کھانا پاتے
اور غام طور پر آپ کے ہاں جو کی روٹی بھرتے
تھے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے پوچھا
گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید مسدہ
کی روٹی کھائی؟

حضرت سہل نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
نے وصال تک سفید مسدہ نہیں دیکھا پوچھا حضرت سہل
سے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں
تمہارے پاس چھلیاں بھرا کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا
ہمارے پاس چھلیاں نہیں تھیں پھر پوچھا گیا! تم جو
کے آٹے کو کیا کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا ہم اسے
چھونکتے اس سے جلدنا جوتا اڑھاتا پھر ہم اسے
پکالیتے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو جو کی پرکھ کر کھانا
کھایا نہ چھوٹی پیالی میں کھایا اور نہ ہی آپ کے لیے
چپاتی پکائی گئی راوی کہتے ہیں میں نے حضرت

مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَتْ عَلَىٰ هَذِهِ
الشَّعِيرِ

عَنْ مَسْرُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
فَدَعَتْ بِي طَعَامٍ وَقَالَتْ مَا أَشْبِعُ
مِنْ طَعَامٍ فَاشَاءُ أَنْ أَتِيَنِي إِلَّا
بَكَيْتُ قَالَتْ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ أَذْكُرُ
الْحَالَ الَّتِي فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا
وَاللَّهُ مَا شَبِعَ مِنْ حَبِيرٍ وَلَا لَحْمٍ
مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ حَبِيرِ الشَّعِيرِ يَوْمَئِذٍ مُتَابِعِينَ حَتَّى
يُفْصَلَ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَكَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى خَوَافٍ وَلَا أَكَلَ عَبْدٌ مَرَقًا
حَقًّا مَاتَ

بِأَمَّا جَاءَنِي صَنْدُ إِدَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْمَرُ الْإِدَامُ
الْخَلُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ لَا دُمَارَ إِلَّا دَامُ الْخَلِّ

عَنْ وَسَّالِكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ
الْأَعْمَاسَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَلَسْتُ
فِي طَعَامٍ وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهِمْ لَقَدْ رَأَيْتُ
رَبِّيَكُمْ وَمَا جِئْتُ مِنَ الذَّلِيلِ مَا يَمْلَأُ

تو وہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو میرا تم کھانا کس پر رکھ کر کھاتے تھے ابو
انہوں نے فرمایا اس (پیرے کے) دسترخوان پر۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے
میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا جب میں پیٹ بھر
کر کھانا کھاتی ہوں تو وہ دیتی ہوں (حضرت مسروق رضی
اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتی
ہیں؟ تو انہوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا
میں اس حال کو یاد کرتی ہوں جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ اللہ کی قسم! آپ نے ایک دن میں
دو مرتبہ نہ روئی میری ہر تاروں پر مائی نہ گوشت۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھال مبارک تک (کبھی) نہ روک
مذاق جو کہ روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر نہ تو چوکی پر رکھ کر کھانا
کھایا اور نہ ہی چپاتی کھائی (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
سادگی پسند فرمائی اور فقر کو خود اختیار فرمایا)

سالن مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بے شک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین سالن سرکہ
ہے "حضرت عبداللہ بن عبدالرحمان اپنی روایت میں کہتے
ہیں "اچھے سالن" یا "اچھا سالن" سرکہ ہے۔

حضرت سہاک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں میں نے حضرت سلمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے
سننا، کیا تم لوگ اپنے کھانے پینے کی پسندیدہ چیزیں
نہیں تناول کرتے؟ بے شک میں نے تمہارے نبی صلی

بَطْنُهُ.

اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے پاس اتنی بھی خشک

مکھڑیں تھیں جسے آپ سیر ہو کر کھاتے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نِعْمَ الْإِدَامُ الْخُلْدُ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سرکہ سبترین سالن

عَنْ زُهَيْرِ الْجَرَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنِّي
بِلَحْمٍ دَجَاجٍ فَتَنَنِي رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ
مَا لَكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ شَيْئًا نَتْنًا
فَخَلَعْتُ أَنْ لَا أَكُلَهَا قَالَ أَذْنُ فَإِنِّي رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ
لَحْمَ الدَّجَاجِ.

سے * حضرت زہیر بن جری فرماتے ہیں ہم حضرت ابو موسیٰ رضی
اللہ عنہ کے پاس تھے کہ آپ کے پاس مرغ کا گوشت لایا گیا
ماہرین میں سے ایک آدمی دور ہوٹ گیا۔ حضرت ابو موسیٰ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے
اس مرغ (اکو گند کا چیز کھاتے ہوئے دیکھا تو میں نے قسم
کھائی کہ اسے نہیں کھاؤں گا اس پر آپ نے فرمایا قریب
ہو جاؤ! بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغ
کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَفِينَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ
أَكَلْتُ لَحْمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَحْمَ حَبَارَى.

حضرت ابراہیم بن عمر اپنے والد کے واسطے سے اپنے
دادا حضرت سفینہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں
انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ حباری (چکر) کا گوشت کھایا۔

عَنْ زُهَيْرِ الْجَرَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فَإِنِّي بِلَحْمٍ دَجَاجٍ وَحَدَّثَنَا فِي طَعَامِهِمْ
لَحْمٌ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمٍ
أَنَّكَ أَحْسَنُ كَانَتْهُ مُؤَلَّى قَالَ فَلَمْ يَكُنْ
فَقَالَ لِمَا أَبُو مُوسَى أَذْنُ فَإِنِّي قَدْ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَكَلَ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا
فَخَلَعْتُ أَنْ لَا أَكُلَ مِنْهُ
أَبَدًا.

حضرت زہیر بن جری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضرت
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ جب آپ کھانا لایا گیا
تو اس میں مرغ کا گوشت بھی تھا ساہن میں ایک شخص
مرغ رنگ قبیلہ بنی تمیم اللہ سے تھا گویا کہ وہ رومی غلام ہے۔
راوی کہتے ہیں کہ وہ (کھانے سے) کنارہ کش ہو گیا تو اس
سے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا قریب ہو (دیکھا)
کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کھاتے ہوئے
دیکھا ہے۔ اس نے کہا میں نے اس مرغ (اکو کچھ چیز خجاست)
کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس لیے اس کو مکروہ جانتے
ہوئے قسم کھاتی ہے کہ اسے کہیں نہ کھاؤں گا۔

عَنْ أَبِي أُسَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زنجیون کا تھیل کھایا کرو اور

كُلُوا الزَّيْتِ وَادَّهِنُوا بِهِ فَيَأْتِيهِ مِنْ شَجَرَةٍ
مُبَارَكَةٍ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُوا الزَّيْتِ وَادَّهِنُوا بِهِ فَيَأْتِيهِ مِنْ شَجَرَةٍ
مُبَارَكَةٍ.

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالْحَوَا وَوَلَدَيْهِ كَرِيمٍ عَنْ عَمْرِو رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ

هَكَذَا أَلَيْسَ بَيْنَ مَا لَكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
هَذَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعْجِبُهُ الذُّبَابُ فَإِنِّي بَطْعَامُ أَوْ دُمِي
لَهُ فَجَعَلْتُ أَتَّبِعُهُ فَأَصْنَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ
لِمَا أَعْلَمُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ.

عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ عِنْدَهُ
ذُبَابًا يُقَطِّعُ فَفَعَلْتُ مَا هَذَا قَالَ تَكْثُرُ
بِهِ طَعَامُنَا.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنِّي خِيطٌ طَادَ حَارَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ صَنَعْتُ
فَكَانَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَذَّ حَبِيبٍ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَكَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا آمِنُ شَيْعِرٍ
وَمَرَقًا فَصَبَّ دُبَابًا وَحَدِيدًا.

بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ ایک مبارک درخت سے
نکلتا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زیتون کا تیل کھایا کرو
اور بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ مبارک درخت سے
نکلتا ہے۔"

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما اپنے والد کے
واسطے سے اسی طرح کا قول نبی پاک صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اس میں حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کبوتر پسند فرماتے تھے پس
جب آپ کے لیے کھانا لایا گیا یا آپ کھانے کے
لے بلائے گئے تو میں تلاش کر کے کدو آپ کے سامنے رکھتا
تھا کیونکہ مجھے علم تھا کہ آپ اسے پسند کرتے ہیں۔

حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب میں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ تو میں نے آپ کے
پس کدو روئے جنہیں آپ کاٹ رہے تھے۔ میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "م"
حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں

نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے
سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی دعوت کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ
میراتے ہیں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ چلا گیا۔ آپ کے سامنے
جو کدو اور شنبہا جس میں کدو اور (لنگر)
لنگر (سکھایا ہوا گوشت تھا حاضر کیا گیا

اس کے زریعے کیا زیادہ کرنا ہے

قَالَ اَنْتَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَرَأْتِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَبَّرُ الدُّبَابُ حَوْلَ
الْقَصْعَةِ فَكَلَّمَ اَمْرًا اُحِبُّ الدُّبَابَ مِنْ
يَوْمَئِذٍ -

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعُلُومَ
وَالْفَصَلَ -

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا
قَرَأَتْ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَنْبًا مَشْرُوبًا فَكَلَّمَ مِنْهُ شَرْفًا مَرَّ اِلَى
الصَّلَاةِ وَمَا تَوْضِئًا -

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پیالے
کے کناروں سے کدو تلاش کر رہے تھے۔
میں اس دن سے مسلسل کدو پسند کرتا ہوں۔ ۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی
پاک صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند
فرماتے تھے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اکبر کا بھنا ہوا
پلو پیش کیا آپ نے اس سے کھایا اور پھر نازکے بے
تشریف سے کئے اور اپنے وضو نہیں فرمایا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
عَنْهُ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِوَاءَ فِي السَّجْدِ -

عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ ضَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَتَ لَيْلَةٍ فَارْتَى بِجَنْبِ مَشْرُوبٍ لَمْ
اَتَّخِذْ الشُّفْرَةَ فَجَعَلَ يُجَرُّ لِي بِهَا مِنْهُ
قَالَ فَبَاءَ بِلَالٍ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ قَالَتِي
الشُّفْرَةُ فَقَالَ مَا لَكَ قَرِيبَتْ يَدًا اَلَمْ تَرَ
وَكَانَ مَشَارِبُهُ قَدًا وَفِي فَقَالَ لَمْ اَقْصُدْ
لَحْصَ عَلَى يَسْوَالِهِ اَوْ قَصَصَهُ عَلَى يَسْوَالِهِ -

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں
بھنا ہوا گوشت کھایا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں
ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (کسی کا) ہاتھ
ہوا۔ آپ کے سامنے بھنا ہوا پلو پیش کیا گیا۔ آپ نے
پھر کھانے سے اس سے میرے سے کاٹنا شروع کیا رہتے
میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اگر نازکے وقت کی
اطلاع دی تو آپ نے میری رکودی اور فرمایا اسے کیا
ہوا اس کے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں یہ محبت بھرا کلمہ
ہے بدعائنیں (نادی کہتے ہیں میری مونچھیں چھوئی ہوئی تھیں
آپ نے فرمایا لاؤ میں مساک رکھ کر کاٹ دوں یا تم خود مساک
رکھ کر کاٹ لو۔

حضرت البرہہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور اس میں سے
آپ کو شائد (باقی) پیش کیا گیا اور یہ آپ کو م خوب تھا آپ
نے اسے دانتوں سے توڑ کر کھایا۔

سَلَّمَ اِلَى هَمَزَةٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ
اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْحَسُ
فَمَرَّ فِيمَا بَيْنَ الدَّيْنِ رَامِحٌ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَمَرَّ
مِنْهَا -

عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الذَّرَاعُ
قَالَ وَسَمِعَ فِي الذَّرَاعِ وَكَانَ يَدْرِي أَنَّ الْيَهُودَ
سَمَوْهُ.

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
طُبِخَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِدْرًا وَ
كَانَ يُعْجِبُهُ الذَّرَاعُ فَكُنَّا وَلِئْهُ الذَّرَاعُ
فَقَالَ تَأْوِلُنِي الذَّرَاعُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَكَمْ لِلشَّاةِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَوْ سَكَّتْ لَنَا وَلِئْهُ الذَّرَاعُ بَعْدَ
ذِرَاعٍ مَا دَعَوْتُ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
مَا كَانَتْ الذَّرَاعُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَتَبْتُ لَهَا لَا يَجِدُ
اللَّهُمَّ إِلَّا عَقِيًا وَكَانَ يُعْجِلُ إِلَيْهَا لَا تَهْمُ إِلَّا
نُحْبَتًا.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّ أَطْيَبَ الذَّخِيرِ لَحْمُ الظَّهْرِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعْمُ الْإِذَا نَامَ
الْحَمَلُ.

عَنْ أُمِّ هَانِئَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَعْنَدُ لِي شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا إِلَّا خُبْرٌ يَا نَبِيَّ
وَدَخَلَ فَقَالَ هَانِئَةُ مَا أَقْفَرُ بَلِيَّتٌ مِنْ أُمِّهِ
فِيهِ خَلٌّ.

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کو لکڑی کا بازو مرغوب تھا اور ہی کہتے ہیں
اللہ آپ کو اسی میں زیرِ ظکر دیا گیا، صحابہ کا گمان تھا کہ یہودیوں
نے آپ کو زیرِ ہر دیا تھا۔

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہانڈی پکائی آپ بازو پسے
فرماتے تھے میں نے آپ کو بازو دیا پھر فرمایا جیسے اور بازو
دو، میں نے دیا پھر فرمایا جیسے اور بازو دو، میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری کے کہتے بازو ہوتے ہیں یعنی وہ ہی
بازو ہوتے ہیں اور وہ میں نے آپ کو پیش کر دیے، تو آپ نے
فرمایا جیسے اس ذات کی قسم میں نے قبضہ میں میری جان ہے اگر تو
خاموش رہتا تو جب تک میں تجھے کہتا رہتا تو ریتا رہتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو بازو کا گوشت زیادہ پسند نہیں تھا ان کے
خیال کے مطابق (لیکن چونکہ آپ کبھی کبھی گوشت پاتے تھے
اللہ بازو جلدی پک جاتا ہے اس لیے آپ اس کی طرف
جلدی فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔
میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
تھے شک پشت کا گوشت بہت اچھا ہوتا ہے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ بے شک
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ سرکہ اچھا
ساق ہے۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا
تیرے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے میں نے
عرض کیا مرنے خشک روٹی اور سرکہ ہے آپ نے فرمایا
میں کھوں سرکہ و دو سالن سے خالی نہیں ہوتا۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ نبی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا عَلَى النِّسَاءِ كَفَضَّلْتُ الشَّرِيدَةَ عَلَى
سَائِرِ الطَّعَامِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلْتُ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَلَى النِّسَاءِ كَفَضَّلْتُ الشَّرِيدَةَ عَلَى
الطَّعَامِ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ
رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَوَضَّأَ مِنْ كُوْبرٍ أَقْبَطَ ثُمَّ رَأَاكَ أَكَلَ مِنْ
كَتِفِ شَاةٍ شَرَّ مَنِّي وَلَبَّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ أَوْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِمَشْرِدٍ
سَوِيْقٍ.

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو عَنْ جَدِّهِ
سَلَمَى أَنَّ الْحَسَنَ ابْنَ عَمِّي وَابْنَ عَمِّي أَيْسَ
وَ ابْنَ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَتَوْهَا فَقَالُوا
لَهَا اصْنَعِي لَنَا طَعَامًا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يُحْسِنُ
أَكْلَهُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَا تَنْتَهِيَهُ الْيَوْمَ
قَالَ بَلَى اصْنَعِيهِ فَقَالَتْ مَا أَخَذَتْ
شَيْئًا مِنَ الشَّجِيرِ فَطَحَنَتْهُ ثُمَّ جَعَلَتْ
فِي قِدْرٍ وَ صَبَتْ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ زَبْتٍ
وَدَقَّتِ الْفُكْلَ وَ الشَّوَابِلَ فَغَرَّتْ بِمَشْرِدٍ
الْبَيْهَمِ فَقَالَتْ هَذَا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يُحْسِنُ
أَكْلَهُ.

پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کو
دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح شریکہ کو دوسرے
کھانوں پر گوشت اور روٹی کا کہ جو محبوبہ تیار کرتا ہے اسے شریکہ کہتے ہیں
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری
عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح شریکہ کو دوسرے
کھانوں پر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے پیئر کا کھڑا کھلایا
اور وضو فرمایا امرت ہاتھ دھونے کو بھی وضو کا اعتبار ہے اور وضو نہیں
فرمایا اس لیے یا تو اپنے منہ ہاتھ مبارک دھوئے یا تو لیے ہی تازہ
دھو کر لایا پھر دوبارہ اڑھیا لگا اپنے کپڑے بالہ کا کچر گشت کھایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ
عنہا سے شادی پر کھجوریں اور ستو سے دلیہ
کیا۔

حضرت عبید اللہ بن علی اپنی دادی حضرت سلمیٰ سے
روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت امام حسن حضرت امین
عباس اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہم ان کے پاس
آئے اللہ کا ہمارے لیے وہ کھانا تیار کریں جو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو پسند تھا اور اسے آپ چاہت سے تناول فرماتے
تھے انہوں (حضرت سلمیٰ) نے فرمایا اسے میرے بیٹے! آج تو وہ کھانا
غوشی سے نہیں کھائے گا۔ غرض کیا کہیں نہیں یعنی ضرور کھائیں
گئے آپ چارے لیے وہ دکھانا پکائیں اس پر حضرت سلمیٰ
نے تھوڑے سے جوڑے کہ ان کو پیسا اور ہنڈی میں ڈال
دیا پھر اس میں کچھ زیتون کا تیل ڈالا۔ اور کچھ سیاہ مرچ مصالحے
کوٹ کر اس میں ڈالے۔ اور پھر (یہ کھانا) ان کے کرب کر تے
ہوئے فرمایا یہ کھانا ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند
فرماتے اور غوشی سے کھاتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَكَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَثْرَبَيْنَا قَدْ بَحَثْنَا لِمَا ظَلَمْنَا فَذَكَرْنَا كَاثِبَتَهُ وَصَلُّوا أَتَانَا كَيْفَ اللَّحْمِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ كَدَخَلْنَا عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ بِحَدِّ بَحْثٍ لِمَا ظَلَمْنَا فَذَكَرْنَا كَاثِبَتَهُ يَتَمَنَّى قِيَمٌ لَطِيفٌ فَكُلُّ مِمَّنْهُ نَشَقُّ كَوْضَاءً لِلظُّلْمِ وَصَلُّوا لَقَدْ انْصَرَفَتْ فَاتَتْهُ بِعَدْلٍ لَمْ يَنْزِلْ مِنْ عَدْلٍ انْصَرَفَتْ فَكُلُّ حَتَمٍ صَلَّى الْعَصْرَ وَكَانَ يَتَوَضَّعُ

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عِيَالٌ وَلَنَا ذَوَالِ مُحَلَّقَةٍ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَيَعْلِي مَعَهُ يَا كُلُّ فَتَايَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيَالِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْهُ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ تَأْكُلُ قَالَتْ فَجَلَسَ عَلِيُّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْعًا فَشَعِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيَالِي يَا عَلِيُّ مِنْ هَذَا مَا صِبْ فَإِنَّهُ أَفْضَلُ نَكَ

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَيَعْلِي قِيَمًا لَطِيفًا عَدْلًا وَفَاكُولًا قَالَتْ قِيَمًا لَطِيفًا مَسَاحَةً قَالَتْ وَأَنَا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لیے بکری ذبح کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہاں پہنچ کر اس سے فرمایا: کیا بکری یا گھمراہے کھاتے ہیں کہ ہمیں گوشت پسند ہے اس حدیث میں اور بھی واقعات ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور میں آپ کے ہمراہ تھا آپ ایک انصار کی عورت کے گھر داخل ہوئے تو اس نے آپ کے لیے بکری ذبح کی۔ آپ نے اس سے کچھ کھایا پھر وہ آپ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک تھال لے کر آئی تو آپ نے اس میں سے بھی کچھ کھایا اور پھر غلہ (کھانا) کے لیے وضو فرمایا اور نماز پڑھی جب آپ واپس تشریف لائے تو وہ (انصار کی عورت) آپ کے خدمت میں بکری کا بقیہ گوشت لائی آپ نے اسے کھایا اور دو بار دعا

حضرت ام مفضلہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے: ہمارے پاس کھجور کے کچھ خوشے تھے جوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوریں کھانی شروع کیں جب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی کھانے لگے تو آپ نے فرمایا: اے علی! تو نہ کھا کیونکہ تو ابھی تک کمر بستہ ہے۔ ایسی آپ کا وعدہ ابھی اسے قبول نہیں کرتا، اور حضرت ام مفضلہ کا بیان ہے: اگرچہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے رہے (اور یہ کہتی ہیں) پھر میں نے ان کے لیے حقیر اور حرج کو لایا تو آپ نے فرمایا: اے علی! اس سے کھانی کیونکہ تمہارے لیے بہت مباح ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس (کچھ دن چڑھے) تشریف لاتے اور فرماتے: کیا تیرے پاس اس وقت کاکھانا ہے؟ آپ فرماتی ہیں: میں عرض کرتی تھیں تو آپ فرماتے

يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَهْدَيْتُ لَنَا
هَدِيَّةً قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْضٌ قَالَ
أَمَّا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِتًا فَالْتَفَتُّ
أَكُلُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ
كِسْرًا مِنْ خُبْزِ الْقَعْبِيزِ فَوَضَعَهُ عَلَى فَاكْتَسَرَهُ
فَكَرَّرَ أَنْ هَذِهِ إِذَا مَرَّ هَذِهِ فَكُلْ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ
الْمُتَمَلِّقُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يُعْجِبُنِي مَا بَقِيَ مِنَ
الطَّعَامِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ وَضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَذَرَ
مِنَ الْخَلَاءِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامَ فَقَالَ لَوْ
أَلَا مَا نَيْتُكَ يَوْضُوءُ قَالَ إِذَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ
إِذَا دُمْتُ إِلَى الْفُتْلَةِ

وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَائِطِ فَأَنَّى يَطْعَامُ فَيَتَلَّ
لَنَا أَلَا تَرَوْنَا فَقَالَ أَصَبْتُ فَأَلَوْضًا

عَنْ سَدِّمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأْتُ
فِي التَّوْرَةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ
فَدَاكَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فت۔ اس سے مسلم ہوا کہ تھوڑے کی نیت روزے سے پچھلے سے کا جا سکتی ہے۔

فت۔ اگر نفل روزہ ضرورت کے تحت توڑا جا سکتا ہے اور پھر اس کا قضاء واجب ہے۔

میں نے روزے کی نیت کر لی۔ پھر ایک دن آپ ہمارے ہاں
تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ
ہیں کہیں سے! تحفہ آیا ہے تو آپ نے فرمایا وہ کیا ہے!
میں عرض کیا کھجور کا حلوہ آپ نے فرمایا میں صبح سے روزہ دار ہوں پھر
حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-
میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ روزہ کا کھانا
لیا اور اس پر کھجور رکھ کر فرمایا یہ کھجور اس کا روزہ کا کھانا
ہے اور پھر تناول فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوشت نہیں کھاتے تھے۔ حضرت عبداللہ
(راوی) کہتے ہیں گوشت سے سوا کھانا کبھی نہیں کھاتے تھے۔

کھانا کھانے کے لیے وضو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا سے ابھر کر تشریف
لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا صحابہ کرام نے عرض کیا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم آپ کے لیے وضو کا پانی نہ لائیں!
آپ نے فرمایا جیسے اس وقت وضو کا حکم ہے جب میں نماز کا ارادہ کر لیا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا سے ابھر کر تشریف لائے تو
آپ کو کھانا پیش کیا گیا اور عرض کیا گیا کیا آپ وضو نہیں
فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا کیا میں نماز پڑھنے لگا ہوں کہ
وضو کروں!

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے قورات
شریف میں پڑھا کہ کھانا کھانے کے بعد وضو کرنے میں برکت
ہے یہ بات میں نے محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی

اور جو کچھ تورات میں پڑھا تھا آپ کو سنا یا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاتے سے پہلے اور بعد وضو کرنا، یعنی ہاتھ دھونا کھانے کی برکت ہے۔

کلمات شریفہ کھانے سے پہلے اور بعد

حضرت ابوالویب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے تو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ میں اس جیسا آغاز کے لڑکھ سے بہت بابرکت اور آخر کے لحاظ سے نہایت بے برکت کھانا دیکھی، انہیں دیکھا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا جب ہم نے کھاتے وقت بسم اللہ پڑھی لیکن پھر اسے آدمی نے کھانا شروع کیا جس نے بسم اللہ پڑھی چنانچہ اس کے ساتھ شیطان نے کھایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگا اور بسم اللہ پڑھا بھول جائے تو (جب یاد آئے) یہ الفاظ کہ ”بسم اللہ اولہ و آخرہ“ میں اس کھانے کے اول و آخر میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل ہو کر آتی ہے۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ کے پاس کھانا رکھا ہوا تھا آپ نے فرمایا بیٹھا قریب ہو جا اور اللہ کا نام لے کر دائیں ہاتھ سے اسیاچے آگے سے کھا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ کلمات فرماتے: الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا و جعلنا مسلمین (تمام کمرہ یقین اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا پانی پلایا اور مسلمان بنایا)

وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَبَّلْتُ فِي التَّوْرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَتُ الطَّعَامِ الْمَوْضُوعُ قَبْلَهُ وَالْمَوْضُوعُ بَعْدَهُ۔
بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْهُ۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَكَبَّرَ الْيَهُودُ طَعَامَهُمْ فَقَالُوا مَا طَعَامًا كَانَ أَغْظَلَهُمُ بَرَكَتُهُ وَمَنْهُ أَوَّلُ مَا أَكَلْنَا وَلَا آخِرُ بَرَكَتِهِ فِي الْخَيْرِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ هَذَا أَهَذَا إِنْ أَذْكَرْنَا اسْمُ اللَّهِ وَجِئْنَا أَكَلْنَا شَعْرَةً قَعْدًا مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِِّ اللَّهَ تَعَالَى فَآكَلَ مَعَ الشَّيْطَانِ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَتَنَسَّى أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى طَعَامِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلًا وَآخِرًا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ فَقَالَ أَدْنُ يَا بَنِي فَسَخَّرَ اللَّهُ تَعَالَى وَكُلْ بِسْمِ اللَّهِ وَكُلْ مِمَّا هَلَيْكَ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
رُيِّعَتِ الْمَاجِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُولُ الْحَمْدُ
لِلَّهِ حَمْدٌ أَكْثَرُ أَطْيَبًا مِمَّا رَكَّابِيهِ غَيْرَ مَرْدُوحٍ
وَلَا مُسْتَعْفَى عَنْهُ رَجَاءً.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقَنَاعَ
فَيُسْتَبَدُّ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَحَدُ ابْنِي قَالِكٍ
يُلْقِيَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمَا كُم.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ
أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَ اللَّهَ عَلَيْهَا.

بِمَا جَاءَ فِي قَدَحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَهُ
أَبِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدَحَ
خَشَبٍ غَدِيظًا مُصْتَبًى بِحَدِيدٍ فَقَالَ يَا ثَابِتُ
هَذَا اقْدَحْ رَسُولِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ
سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِهَذَا الْقَدَحِ الشَّرَابَ كُلَّهُ الْمَاءَ وَ
التَّيْبَةَ وَالْعَسَلَ وَاللَبَنَ.

بِمَا جَاءَ فِي صِفَةِ قَدَحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دسترخوان اٹھا دیا جاتا
اور میں آپ کھانے سے فارغ ہو جاتے تو آپ فرماتے: تمام
تقریبیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ پاکیزہ اللہ مبارک ہے
نہ حیرت اچلتے اور نہ اس سے بے پرواہی برتی جائے اور وہ ہمارا رب ہے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے چہرہ مبارک کلام رکھیں میں کھانا تناول فرما رہے
تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے کھانے کو (دلقوں میں ہی کھا گیا۔
نہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ شخص بسم اللہ پڑھتا
تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہوتا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غلک اللہ تعالیٰ اس
شخص سے راضی ہوتا ہے جو ایک لقمہ کھانے یا ایک گھونٹ
پانی پینے پر (بھی) اس کا شکر ادا کرتا ہے۔

پیالہ مبارک

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت
انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں گڑھی کا ایک موٹا پیالہ لا
کر دکھایا جس میں گڑھے کے پترے لگے ہوئے تھے
اور فرمایا اسے ثابت! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
پیالہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
اس پیالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی تمیز
جس پانی میں کھجوریں ڈالی گئی ہوں، شہد اور دودھ پلایا۔

پھل تناول فرمانا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، قرمبور کے ساتھ غزینہ

رُغِبَ فَأَعْطَانِي مِلًّا كَقَبِ حُلْيَا أَوْ ذَاتِ لَثْ
ذَهَبًا.

اللہ منہا سے فرماتی ہیں :- میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تازہ کھجوروں کا ایک خال تمہیں کے اوپر چھوٹے چھوٹے دو میں دسے غریب سے ستمے اسے کرا آئی تو آپ نے مجھے ہاتھ بھر کر زیورات دیئے یا راوی نے کہا کہ سونا دیا۔

مشروبات مبارکہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی زیادہ پسند تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :- میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ام المومنین حضرت سمیرہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے۔ آپ اور وہ ایک برتن لائیں جس میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آپ کی بائیں جانب تھکا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما آپ کی بائیں جانب آپ نے مجھ سے فرمایا "پینے کا حق تیرا ہے لیکن اگر تو چاہے تو حضرت خالد کو ترجیح دے سکتا ہے" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے بقیہ پر کسی دوسرے کو ترجیح نہیں دوں گا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں کو اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے تو وہ یہ دعا پڑھے۔ اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت دے اور میں اس میں برکت پیدا کرو اور اس سے زیادہ عطا فرما۔" پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وہ کے سوا اور کوئی ایسی چیز نہیں جو کھانے اور پانی (دروں) کا جگہ ا کفایت کرتی ہو۔

پانی نوش فرمانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :- بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زہرم کا پانی

بِأَمَّا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الْقُرْبِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلُّوُ الْبَارِدُ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى مِثْقَلَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَجَاءَتْ بِيَاكَا وَرَقَتَ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى يَمِينِهِمْ وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِمْ فَقَالَ لِي الشَّرْبُ لَكَ حَيَاتٌ بَشَرْتُ أَتُرَتُّ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ لِأَوْفَرِ عَلَى سُورِكَ أَحَدًا انْشَرَفَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَاطْلُمْنَا خَيْرَ أَمْنَةٍ وَسَقَاةُ اللَّهِ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزَى مَكَانَ الْقَلَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ

بِأَمَّا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَهْرَمِ

وَهُوَ قَائِمٌ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا
وَقَائِمًا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمَامٍ
فَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ

عَنِ الزُّهَالِيِّ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ أَرَى
عَيْنِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَكُونُ مِنْ قَائِمٍ وَهُوَ
فِي الرَّحْبَةِ فَنَأْخُذُ مِنْهُ كُنَّا نَغْسِلُ يَدَيْهِ
وَمُصْبَعَيْهِ وَاسْتَنْشَقُ وَمَسَحَ وَجْهَهُ
وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ شَرَبَ شَرَبَ مِنْهُ
وَهُوَ قَائِمٌ كَذَلِكَ قَالَ هَذَا وَصُوِّدُ مَنْ لَمْ
يُحَدِّثْ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِقَاءِ يَلْقَا
إِذَا شَرِبَ وَيَقُولُ هُوَ أَمْرٌ دَامُوا
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ
تَنَكَّسَ مَرَّتَيْنِ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ
جَدِّهِ كَبْشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ دَخَلَ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ
مِنْ فِتْنَةِ مَعْلَتِ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلَى رِجْلِهَا
فَقَطَعْتُهَا

فہم ان کے بار بار کہنا یہ بیان ہمارے لیے اس کے لیے کہیں ایسا کرتے وہ نہ عادت مبارک میں نہ رہتا ہے کہ تم اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
اور بیان دالہ وہ سانس ملاوے اس کے لیے روایت میں کوئی تھوڑی نہیں۔

کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد
کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔
کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے اور بیٹھے
اور دونوں حالتوں میں پانی پیتے دیکھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آب زمزم پیش کیا
تو آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔

حضرت زہالی بن سبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ دلدل مقنا میں تشریف لے
تھے کہ آپ کے پاس پانی کا ایک گودہ لایا گیا۔ آپ
نے اس سے پہلو بھر کر ہاتھوں کو دھویا، گلے کی ٹانگ
میں پانی ڈالا، چہرے، بازوؤں اور سر مبارک کا مسح کیا
اور پھر باقی باقی کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا
یہ اس شخص کا وضو ہے جو بے وضو نہ ہو اور میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تھے تین سانس لیتے اور فرماتے
یہ زیادہ خوشگوار اور سیراب کرنے والا ہے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے دو مرتبہ سانس لیتے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوعمرہ رضی اللہ عنہ اپنی دادا
حضرت کبشہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی
ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو
آپ نے گلے ہونے ایک مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی
پیا۔ پھر میں نے مشکیزے کا سہاگہ کر بطور نیک پہنے اس کے ساتھ بیٹھا دیا۔

فہم ان کے بار بار کہنا یہ بیان ہمارے لیے اس کے لیے کہیں ایسا کرتے وہ نہ عادت مبارک میں نہ رہتا ہے کہ تم اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے

عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَتَخَفَسُ
فِي الْحِمَاةِ ثَلَاثًا وَذَعَمَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَفَسُ
فِي الْحِمَاةِ ثَلَاثًا.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى
أُمِّ سُلَيْمٍ قَتْلًا مَعْلُومًا فَبَشَّرَ بِمِنْ كَرِ
الْقَتْلَةِ وَهُوَ قَاتِلُ فَتَا مَتِ أُمِّ سُلَيْمٍ
إِلَى تِلْكَ الْوَقْتِ فَكَطَعَتْهَا.

عَنْ مَا شَرَّ بَنَاتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَمِيحًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا.

بِأَمَّا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ
بِهَا.

عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا
يَرُدُّ الْقَلِيبَ وَقَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ
الْقَلِيبَ.

عَنْ أَبِي عَمْرٍَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ

حضرت ثمامہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شیشی
لیتے اور فرماتے:-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم (مجھ) امین سے مرتبہ سانس
لیتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے
گھر تشریف لے گئے۔ اور آپ نے مجھے ہونے ایک
مشکیزے سے کمرے ہو کر مشکیزے کا منہ
کاٹ لیا۔

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا اپنے والد حضرت
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکسی کبھی اکھڑے ہو کر پانی نوش نہیں
فرماتے تھے۔ (ابن)

خوشبو لگانا

حضرت موسیٰ اپنے والد حضرت انس بن مالک
رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے
فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شیشی
تھی جس سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

حضرت ثمامہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ خوشبو
لگنے سے انکار نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے
کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو (کا تھکا) رو نہیں
کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:-
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر بالائی تین چیزیں

(اب) ضرورت کے تحت اذیان جواز کے لیے کبھی کبھی ہر پانی پیچے درد آپ کا معمول، بیڑ کر پانی پینا تھا

استہرام

یعنی نیکہ، میل و خوشبو اور دودھ لینے سے انکار
میں کرنا چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منسرایا مردوں کی خوشبو
وہ سے جس کی بو کا ہر اللہ رنگ چھپا ہوا ہو اور
عورت کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ لاپرواہ ہو اور
حضرت ابو عثمان ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو
ریان (خوشبو) دیا جائے تو انکار نہیں کرنا چاہیے،
کیونکہ وہ عقیقتاً حق الٰہی ہے :

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش
کیا گیا۔ (امام کہتے ہیں) پھر حضرت جریر نے اپنی چادر
انکار دی اور صوف تہبند میں پٹے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا اسے (چادر کو) لے لو اور ساتھ ہی قوم سے مخاطب
ہوتے ہوئے فرمایا میں نے حضرت جریر سے زیادہ خوبصورت
نہیں دیکھا البتہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بہت میں ہیں جو
خبر لی ہے۔ (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام سے متاثر نہیں)

انداز گفتگو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم، تمہارا طرح لگانا گفتگو نہیں فرماتے
تھے بلکہ (ایسا) سات سات اور جدا جدا کلام فرماتے
کہ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک) بات کو تین تہ
دہراتے تاکہ وہ آپ سے سبھی جا سکے

لَا تَرُدُّ الرِّسَالَةَ وَالذَّهْنَ وَالطِّيبُ وَاللَّبَنُ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ
الرِّجَالِ مَظْهَرُ رِيحَةٍ وَخَفِيُّ لَوْنُهُ وَطِيبُ
النِّسَاءِ مَظْهَرُ لَوْنٍ وَخَفِيُّ رِيحَةٍ.
عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْمَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ الرِّيحَانِ
فَلَا يَرُدُّهُمَا فَإِنَّهُ خُرْجٌ مِنَ
الْجَنَّةِ.

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ عَرَضْتُ بَيْنَ يَدَيْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَلْفَى جَرِيرٌ سَادَ آئِهِ وَ
مَشَى فِي إِذَاهَا فَقَالَ لَهُ خُذْ بِدَاكِ
فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلْقَوْمِ مَا
رَأَيْتُمْ رَجُلًا أَحْسَنَ صُورَةً مِنْ جَرِيرٍ
إِلَّا مَا لَفَعْنَا مِنْ صُورَةِ يَسُوفَ مُعْتَكِبٍ
السَّلَامُ.

بِأَيْكَفٍ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْرُدُ سَرْدَ كَرْمٍ هَذَا وَلَكِنَّهُ يَتَكَلَّمُ
بِكَلَامٍ مَبِينٍ فَصْلِي يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ
إِلَيْهِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيدُ
الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِيَتَعَقَلَ عَنْهُ.

عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 قَالَ سَأَلْتُ جَالِيَّ هَذَا ابْنَ أَبِي هَالَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ وَصَافًا قُلْتُ صِفْ لِي
 مَنَطِيقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ مَتَوَاصِلَ الْأَحْزَانِ ذَا آيَةٍ
 الْبُكَاءِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ طَوِيلُ
 الشَّكْوَى لَا يَشْكُرُ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ
 يَغْتَمِرُ وَالْكَلَامُ وَتُخَيِّمُ بِأَسْئَلِهِمْ
 وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ كَلَامُهُ فَصْلٌ
 لَا فَضْلُ وَلَا تَقْصِيرٌ تَنَسُّ بِالْجَا فِي
 وَلَا الْمُهَيَّنْ يُحْطِئُ النِّعَمَةَ وَإِنْ دَفَّتْ
 لَمْ يَدُرْ مِنْهَا شَيْئًا عَيْدٌ أَنْ لَمْ يَكُنْ
 يَدُرْ ذَوَاتُهَا وَلَا يَمْدُحُهَا وَلَا تَغْضِبُهُ
 الدُّنْيَا وَلَا مَا كَانَ بَيْنَهَا إِذَا تَحَدَّثَ
 الْحَقُّ لَمْ يَقْرَأْ بِغَضَبِهِ شَيْءٌ وَحَشَى
 يَنْتَصِرُ لَهُ يَغْضَبُ لِنَفْسِهِ وَلَا يَنْتَصِرُ
 لَهَا إِذَا أَمْسَأَ أَشَاءَ بِكَفِّهِ عَلَيْهَا
 وَإِذَا تَعَجَّبَ قَلْبُهَا وَإِذَا تَحَدَّثَ الْقَصْلُ
 بِهَا وَصَرَبَ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنَى بَطَلَتْ
 رَاحَتُهَا مِنَ الْيُسْرِىِّ وَإِذَا مَغْضَبٌ أَعْرَضَ
 وَاسْتَحَاحَ وَإِذَا قَرَعَ عَضُّ طَرْدَ كَهْ جُلُ
 ضِحْكِهِ التَّبَسُّمُ يُفْتَحُ عَنْ مِثْلِ حَبِ
 الْقَنَامِ
 بِأَبٍ مَا جَاءَ فِي ضِحْكِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ كَانَ فِي سَاقِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَمْنَحُكَ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔
 میں نے اپنے امی ہند بن ابی ہالہ سے جو آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ سے خوب واقف تھے،
 آپ کی گفتگو کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ظلمین اور مستفکر رہتے
 اور آپ کو (کسی وقت بھی) چین نہیں ہوتا تھا۔ آپ
 کی خاموشی دراز تھی اللہ بجز ضرورت گفتگو نہیں فرماتے
 تھے۔ آپ کے کلام کی ابتداء اور انتہا منہ بھر کر دبا ظلم
 ہوتی اور جامع کلام فرماتے۔ آپ کا کلام مفصل
 ہوتا لیکن انہ ضرورت سے زیادہ اور نہ کم۔ آپ
 نہ تسننط طبیعت تھے اور نہ دوسروں کو ذلیل کرنے
 والے اللہ تعالیٰ کی تمسک قدر فرماتے اگرچہ حقوری ہی ہو۔
 آپ کسی نکتہ کو برا نہیں سمجھتے تھے۔ کھانے پینے
 کی چیزوں کی نہ تو برائی کرتے اور نہ تعریف۔ آپ کو
 دنیا اور اس کا مال و متاع غضب ناک نہیں کرتا تھا۔
 جب رکبیں احق بات سے شہادہ کیا مابا تو
 کوئی چیز آپ کے غصے کو ٹھنڈا نہ کر سکتی جب تک
 آپ اس کا انتقام نہ لے لیتے۔ آپ اپنی ذات کے
 لیے نہ تلاش ہوتے اور نہ انتقام لیتے۔ آپ
 پرورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے اور جب خوش ہوتے تو
 باحالت لیتے جب گفتگو فرماتے تو دائیں تسلی بائیں ہاتھ کے گونجنے کے
 پیٹ پرارتے۔ جب آپ کو نصرت آتا تو نہ میرے اور نہ دشمن ہو جاتے
 جب آپ خوش ہوتے آنکھ مبارک بند فرماتے آپ کی ہنسی نام طہر
 سکراہٹ ہوتی اور لوگوں کی طرح سفید اور چمکدار دانت مبارک ظاہر ہوجاتے

تبسم فرمانا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پندہریوں میں قدرے باریکی تھی۔ اور
 آپ کی ہنسی مبارک صرمت تبسم ہوتی تھی جب میں آپ

إِلَّا تَبَشِّرُهُمْ فَلْيَبْشِرُوا لِيَلْزَمُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا انْظَرْتُ إِلَيْهِ فَخَلَّتْ
الْعَيْنَانِ وَالْيَسَّ يَأْكُلُ

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ
مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَثِيرًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ مِنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا تَبَشَّرَ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ
لَمْ تَكُنْ أَوْ لَمْ تَكُنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَالْجَزْءُ
رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ يَوْمَئِذٍ بِالرَّجُلِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ لِمَ خَرَجْتَ مِنْهَا فَيَقَالُ
دُنُوبُهُ وَتُخْبَأُ عَنْهُ كِبَارُهَا فَيَقَالُ
لَهُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَهُوَ
مُتَكَبِّرٌ لَا يَنْتَكِرُ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِهَا
فَيَقَالُ أَعْلَوْهُ مَكَانَ كُلِّ مَنَافَةٍ عَمِلَهَا
حَسَنَةً فَيَقُولُ إِنْ لَمْ يَدْخُلْ مَا أَرَاهَا
هَذِهِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَخَلَّتْ
رَأْيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْكَ حَتَّى بَدَأَتْ تَرَاهُ

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْهُ أَسْهَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا
حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْهُ أَسْهَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا

کو دیکھتا تو آپ کی پیشانی مبارک سرسبز لگاتے
بغیر سرسبز معلوم نہیں۔

حضرت عبدالعزیز بن جزیہ فرماتے ہیں۔ میں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جوہر کر تبسم فرماتے
والا کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن العزیز رضی اللہ عنہ فرماتے
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی صرف مسکراہٹ
ہوتی تھی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اسب سے پہلے جنت
میں داخل ہونے والے آدمی کو بھی جانتا ہوں اور اس کو
بھی جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا۔ قیامت کے
دن ایک آدمی (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) کو لایا جائے گا کہ
ہوگا۔ اس کے سامنے اس کے صغیر گناہ پیش کرو اور کبیرہ
گناہ چھپائے جائیں۔ پھر اسے کہا جائے گا کیا تو نے
ننان دن، ایسا ایسا عمل کیا ہے؟ وہ بغیر کسی انکار کے
اقرار کرے گا اور کبیرہ گناہوں کے سبب اسے ڈر رہا
ہوگا۔ پھر حکم ہوگا اس کو ہر برائی کے بدلے ایک نیکی
دے دو گے گا میرے کچھ اور گناہ بھی ہیں جنہیں میں
یہاں نہیں دیکھ رہا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں
نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر ابھل چکے
میں تک کہ آپ کے سامنے کے مات مبارک ظہر ہو گئے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب
سب سے میں اسلام لایا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے دگر میں حاضر ہونے سے، نہیں روکا جب بھی
آپ مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب سے
میں مسلمان ہوا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دگر میں بھی حاضر ہونے سے نہیں روکا اور آپ

تَبَسَّمَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي
لَأَعْرِضُ أَجِدًا هَذَا النَّارِ خَرُّ وَجَّارٌ جُلِّي يُخْرِجُ
مِنْهَا زَحْفًا فَيَقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ
قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَيَبْجِدُ
النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَزْجُرُ
فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ
فَيَقَالُ لَهُ أَمْ تَدْرِي مَا نَ الْإِذَى كُنْتَ
فِيهِ فَيَقُولُ نَحَرُ فَيَقَالُ لَهُ تَبَسَّمَ قَالِ
فَيَتَمَتَّى فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ الْإِذَى تَمَتَّيْ
وَعَفْرَةً أَصْحَابُ الدُّنْيَا قَالِ يَسْئَلُ
السُّخْرَى مِثْقَالَ ذَرَّةٍ الْمَدَى قَالِ فَكَلَعْتُ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَيَّجَكَ حَتَّى بَكَدَتْ نَوَاجِدُهُ

عَنْ عَوِيذِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ شَهِدْتُ عِيَّاشًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَّا
يَدُ آجَةٍ لِيَرْكَبَهَا فَكَلَعْتُ وَصَنَعْتُ بِجِلْدَةٍ فِي
الرِّكَابِ قَالِ يَسْمُرُ اللَّهُ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى
كُلْمٍ هَا قَالِ قَالِ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَكَلَعْتُ
سُبْحَانَ الَّذِي سَمِعَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا
لَهُ مُقَرَّبِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ
شَعْرَةً قَالِ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَلَمَّا وَالدَّهْ أَكْبَرُ
فَلَمَّا سَبَّحَا نَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاسْتَغْفِرِي
مَا نَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ شَعْرَةً
ضَجَّكَ فَكَلَعْتُ لَمْ مِنْ آتِي شَيْءٌ ضَجَّكَ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالِ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا
صَنَعْتَ شَعْرَةً ضَجَّكَ فَكَلَعْتُ مِنْ آتِي شَيْءٌ

جب بھی مجھے دیکھتے تبسم فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو جاننا ہوں
جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا ایک آدمی سر نیول
کے بل ابھر آئے گا اس سے کہا جائے گا جانتے ہیں
داخل ہونا آپ فرماتے ہیں ہاجر وہ جنت میں داخل ہونے
کے لیے جائے گا جب دیکھے گا کہ لوگوں نے تمام جگہ
پر کر لی ہے تو واپس اگر عرض کرے گا اے رب! لوگوں نے
اپنی اپنی جگہ سنبھال لی ہے۔ اس سے کہا جائے گا کیا تجھے
ابنا گزشتہ زمانہ یاد آیا ہے وہ کہے گا ہاں رب! کہا
جائے گا تیرا کراہی کھانا لگا (احمد علی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہیں) ہاجر تیرا کرے گا تو اسے کہا جائے گا تجھے وہ
گاہ تو نے تمنا کی اور اس کے علاوہ دنیا کا دس گنا اور بھی وہ
عرض کرے گا اے رب! کیا تو مجھ سے استغفار فرماتا ہے حالانکہ
تو بادشاہ ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں میں نے دیکھا
حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ کے
پاس ایک چادر پیر لایا گیا تاکہ آپ اس پر سوار ہوں۔ آپ نے
رکاب میں پاؤں رکھتے وقت تبسم اللہ پڑھی جب اس کی
پیٹ پر سوار ہوئے تو فرمایا "الحمد للہ" پھر آپ نے فرمایا وہ
فات پاک ہے جس نے اس کو ہمارے تابع کیا حالانکہ ہم اس
کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف
واپس جانے والے ہیں، پھر آپ نے تین مرتبہ "الحمد للہ" اور
تین بار "اللہ اکبر" پڑھا پھر کہا ہوا ہے اللہ! تو پاک ہے بلکہ
میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے۔ کیونکہ تجھے
سوا بخشنے والا کوئی نہیں" پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مسکراتے
لاواکی فرماتے ہیں میں نے پوچھا اے امیر المؤمنین! آپ کس
وجہ سے ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایسا ہی کیا اور پھر آپ حضرت علی

صَحِيحَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيُعْجِبُ مِنْ عَمَلِي إِذْ قَالَ
رَبِّ اعْمَلْ لِي ذَنْبِي يَسْلَمُ اللَّهُ لَا يَغْفِرُ
الَّذِي نَعِبَ أَحَدًا خَيْرِي.

عَنْ عَائِشِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ سَعْدُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ يَوْمَ مَا اخْتَدَفَ
حَتَّى بَدَأَتْ نَوَاحِدُهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ
ضَحْكُهُ قَالَ كَانَ رَجُلًا مَعَ ثَرَسٍ وَكَانَ
سَعْدُ رَأْمِيًا وَكَانَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا
يَا لَثَرَسٍ يُعْطِي جَبْهَتَهُ فَتَنْزِعُ لَهُ سَعْدُ
يَسْخَرُ فَنَتَارَقَ رَأْسُهُ سَأَلَهُ فَلَمْ يُعْطِ
هَذَا مِنْهُ يَسْخَرُ جَبْهَتَهُ وَانْقَلَبَ وَشَالَ
يُوجِلُهُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَأَتْ نَوَاحِدُهُ قُلْتُ وَمَنْ
أَتَى شَيْءٌ بِضَحِكِكَ قَالَ وَمَنْ فَعَلِهِ
يَا لَثَرَجِل.

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مَزَاجِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا يَا
ذَا الْأُذُنَيْنِ قَالَ مَحْمُودٌ قَالَ أَبُو أَسَامَةَ
يَعْنِي يَمَارِجَهُ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيُحَاكِلُنَا حَتَّى يَقُولَ لَكَ بِخَيْرٍ لِي صَغِيرٍ
يَا أَبَا عَمِيرٍ مَا قَعَلَ النَّعِيرُ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

ترغیب فی اللہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی کونسی چیز ہے
آپ نے فرمایا بے شک تیرا رب بندے سے عرض ہو رہا ہے جب
وہ کہتا ہے اے نبی میرے لئے بخش دے کہ میں نے اس کو گناہ کیا
ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو (جنگ) غندق کے دن دیکھا آپ
اتنے اچھے کہ آپ کے سامنے کے رات مبارک ظہر
ہو گئے اور حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت
سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس شخص کی کیا وجہ تھی کہ
نے فرمایا ایک آدمی (کافر) کے پاس ڈھال تھی اور وہ ڈھال
کو ادھر ادھر کر کے اپنا چہرہ چھپاتا تھا (چونکہ) حضرت سعد
رضی اللہ عنہ حیران نہ تھے (اس لیے) آپ نے ایک پیر نکالا
اور جو تھی اس سے سراٹھایا، اس سے وہ مارا تیرا اس کی پشتانی
پر گدہ اٹھا لیا اور اس کو ٹالک اٹھ گئی (اس واقعہ پر حضور صلی اللہ
علیہ وسلم منس پرے یہاں تک کہ آپ کے سامنے والے فانت مبارک
نظر آئے میں حضرت عامر بن سعد نے پوچھا کس بات سے آنحضرت صلی

باب خوش طبعی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے وہ کاذب وائے!
حضرت عمرو بن غیلان (راوی) کہتے ہیں حضرت ابواسامہ
(راوی) نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے خوش طبعی
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اتنا میل جول رکھتے تھے کہ آپ نے
میرے چہرے بھائی سے فرمایا اے ابوعمیر! تیرے میل
لو کیا ہوا؟ ابوعمیر کے پاس میل کا ایک کپڑا جو میرا آنحضرت صلی اللہ
عنہ اندر خوش طبعی درانت فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام

كَانُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ كُنَّا عِبْنًا كَالْإِنِّي
لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا كُنَّا عِبْنًا يَعْنِي
تَعْمَانِيحًا.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي حَامِلٌ عَلَى وَلَدٍ
ثَقِيٍّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَصْنَعُ يُولَدُ
الْبَاقِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهَلْ يَلِدُ إِلَّا التَّوْقُ.

وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ
اسْمُهُ ظَاهِرًا وَكَانَ يَهْدِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً مِنَ الْبَادِيَةِ فَبَجَّيْنَاهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ
يَخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ سَأْلَهُ بَادِيَةً وَتَحْتِ حَاضِرَةٌ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحِبُّهُ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيمًا فَكَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيعُ
مَتَاعَهُ فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَلَا يُبْصِرُهُ
فَقَالَ مَنْ هَذَا أُنْسِي فَقَالَ تَفَتَّ فَعَرَفَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَأْتِيهِ
مَا أَتَى ظَهْرَهُ لَا يَصْدُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِينَ عَرَفَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَشْتَرِي
هَذَا الْعَبْدَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا
وَاللَّهِ تَجِدَنِي كَأَيْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْكُنْ عَيْنَا لَوْ لَسْتَ
بِحَاسِدٍ أَوْ قَالَ أَنْتَ عِنْدَ اللَّهِ عَالٍ

نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم سے خوش طبعی کرتے
ہیں آپ نے فرمایا میں بھی بات ہی تو کہتا ہوں۔
یعنی باوجود مزاح کے عیونہ بات نہیں کرتا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی۔ آپ
نے فرمایا میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کرتا ہوں اس نے عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اونٹنی کے بچے کو کیا
کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ، اونٹنی
ہاں سے تو پیدا ہوتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
ایک دیہاتی آدمی، جس کا نام زاہر تھا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں جنگل کا تحفہ لایا کرتا تھا۔ جب وہ
واپس جانے لگتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جی اے
سامان عطا فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
زاہر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت محبت کرتے تھے (علاء اللہ)
وہ (ظاہر) بد صحبت تھا۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لائے اور وہ (حضرت زاہر رضی اللہ عنہ) سامان بیچ
رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چھپے سے اسٹیج
پتلی گیم ہو گئے کہ وہ آپ کو نہیں دیکھ رہے تھے انہوں نے کہا
کہ وہ ہے مجھ چھوڑ دے! (اسی اشارہ میں) اٹھ کر دیکھا تو
نہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پھر انہوں نے نہایت اہتمام سے
اپنی پیٹھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے
برکت کے لیے مناسقہ کر دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے گئے
اس کلام کو کون خریدتا ہے؟ حضرت زاہر رضی اللہ عنہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم آپ مجھے کم قیمت پر لیں گے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ کے نزدیک کم قیمت نہیں
یا آپ نے فرمایا تم اللہ کے لئے کے نزدیک بیش قیمت
قیمت ہو۔

عَنْ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ أَنْتَ عَبْدُكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ
أَنْ يَدْخُلَ جِلْدِي الْجَنَّةَ فَقَالَ يَا أُمَّ قُلَادٍ
إِنَّ الْجَنَّةَ لَا مَبْدَأَ خُلُقًا عَجَبُوهَا
قَالَ قَوْلْتُ تَهْنِئَةً فَقَالَ أَخْبِرْ دَهْ
أَنْتَ لَا تَدْخُلِينَ خُلُقًا دَهْ عَجَبُوهَا إِنَّ
اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ إِنَّا أَكْثَرُكُمْ
إِنْ شَاءَ فَجَعَلْنَاهُ أَكْبَارًا

بَاب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ كَلَامِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
قِيلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَمَلَّقُ يَشْمُ مِنْ الشَّيْءِ قَالَتْ
كَانَ يَتَمَلَّقُ بِشَعْرِ ابْنِ سَدَاحَةَ وَيَتَمَلَّقُ
بِقَوْلِهِ وَيَقُولُ هـ

وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَرَوْهُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ أَحَدَكُمْ كُلُّكُمْ قَالَتْ الشَّيْءُ كُلُّكُمْ لَيْبِي

هـ الْأَكْلُ شَيْءٌ مَا خَلَا اللَّهُ بِأَحَدٍ

وَكَاذُ أُمِّيَّةٌ بَنِي الصَّلَاتِ أَنْ يَسْتَمَ

عَنْ جَدِّ ابْنِ سَفْيَانَ الْبَيْهَقِيِّ قَالَ
أَصَابَ حَبْرٌ أَصْبَعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَمِيَتْ فَقَالَ هـ

هَذَا أَنْتَ إِلَّا أَصْبَعُ دَمِيَّتِ

وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيَتْ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ دَجَلٌ أَهْمَ دُشْرُ عَنْ رَسُولِ

مذکر شریف مولیٰ اردو

حضرت حسن بھری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
بڑھی عورت نے بارگاہ رسالت اکب میں حاضر ہو کر عرض
کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) دعا کیجئے اللہ تعالیٰ
مجھے جنت میں داخل فرمائے آپ نے فرمایا اسے نکال
کیا! جنت میں کوئی بڑھی نہیں جلتے گی! حضرت حسن
بھری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت روتی ہوئی واپس
ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کو اجازت
کہ وہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل ہوگی کیونکہ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے بے شک ہم نے ان کو عورتوں کو، ایک خاص طریقے

باب شعر گوئی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کیا نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم شعر پڑھتے تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں، نبی
پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن ربیعہ کے شعر پڑھتے
تھے اور کبھی یہ مصرعہ بھی پڑھتے تھے "وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ
مَنْ لَمْ تَرَوْهُ" اور میرے پاس وہ شخص نہیں آتا جس کو تو نے اجازت
نہیں دی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک
بہت سی بات جو شاعر نے کہی وہ لبید بن ربیعہ کا شعر
ہے۔
حسن روا اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز خالی ہے۔

اور ترجمہ کر ایبہ بن ابی الصلت اسلام سے آئے
حضرت جندب بن سفیان بھلی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی مبارک کو ایک پتھر لگا جسکی وجہ
سے خون جاری ہو گیا تھا آپ نے فرمایا
"تو ایک خون آلودہ انگلی ہی تو ہے"
اور تو نے یہ تکلیف اللہ تعالیٰ کے راستے میں پائی ہے
حضرت برابر بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
(میرے) ایک شخص نے پوچھا اے ابو عمارہ! کیا

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عَمَّارٍ
فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْكِنْ مَرَّ عَنِ النَّاسِ
تَلَقَّيْتُهُمْ هَوَايَ يَا لَيْلِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْلَتِهِ وَأَجْبُو
سُقَيَّانُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
أَيْدِيًا لِيَجْلِسَا وَمَا سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ ۝

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ

أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عَمْرَةٍ الْقَضَاءِ
وَأَبْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ ۝

حَلُّوْا بَيْنِي الْكَفَّارَ عَنْ سَبِيلِهِ

الْيَوْمَ نَصْرُكُمْ عَلَى تَبِيزِيلِهِ

ضَرْبًا بِأَيْدِي الْمَلَأَمِ عَنْ مَقِيلِهِ

وَيَدُ هِلَالِ الْخَلِيلِ عَنْ خَلِيلِهِ

فَقَالَ لَهُ صَاحِبُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا أَبْنُ رَوَاحَةَ

بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمَا فِي حَرَمِ اللَّهِ تَقُولُ شِعْرًا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ

عَنْهُ يَا عَمْرُ فَلَمَّا أَسْرَعَ فِيهِمْ مِنْ تَضْيِغِ

النَّبِيِّ ۝

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ جَلَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ الْكُفْرَ مِنْ وَاقِعَةٍ مَرَّةٍ وَكَانَ أَصْحَابُهُ

يَكْتُمُونَ الْقِيَمَ وَيَتَنَادَوْنَ أَشْيَاءَ

مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِنٌ وَرَبُّهَا تَبَسُّمٌ

مَعَهُ ۝

تم جنگ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر
مجاگ گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں خدا کی قسم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ نہیں پھیرا بلکہ جگہ باز لوگ دھجک گئے اور لوگ
وہ موازن قبیلہ کے تیزوں کی زد میں آ گئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غم مبارک پر تھے اور حادث بن عبدالمطلب
کے بیٹے سفیان نے اس کی نگاہ پڑائی ہوئی تھی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے میں نبی ہوں اس (بات)
میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں حضرت عبدالمطلب
کا بیٹا (یعنی پوتا) ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کی نفا کے لیے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے
تو آپ کے آگے آگے حضرت رواحہ یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے۔
”اے کفار کی اولاد! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے
سے ہٹ جاؤ آج ہم قرآن پاک کے حکم کے مطابق تمہیں
ایسی مار داری گے جو سرسوں کو اپنے مقام سے جدا کر دے
گی اور دوست کو دوست سے غافل کر دے گی۔“

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن رواحہ
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور حرم شریف
میں ترشہ پڑھا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! اسے
کئے دو بے شک یہ شعر (کانزوں کو) تیز برسانے سے
بھی زیادہ تیزی سے لگتے ہیں۔

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک مجلس میں سو بار سے
بھی زیادہ بیٹھا۔ آپ کے صحابہ کرام (آپ کے سامنے)
شعر پڑھتے اور زمانہ جاہلیت کی باتیں (ایک دوسرے سے)
بیان کرتے آپ خاموش بیٹھے رہتے اور کبھی کبھی ان کے
سامنے مسکلاتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عربوں کا بہترین کلام البیہد بن ربیعہ کا یہ قول ہے۔

”من لوا اللہ تعالیٰ کے سوا سب کچھ فانی ہے۔“

حضرت عربیہ شریہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو میں نے آپ کو اسیر بن خلف کے کلام سے ایک سو بیت سنائے جب میں ایک سو بیت سنا تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اور سناؤ یہاں تک کہ میں نے ایک سو بیت سنا لئے۔

پھر انہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب تھا کہ وہ امیر بن مسعود ایمان لائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں مہر بچھاتے جس پر آپ کھڑے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل غمیری کفار سے مدافعت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہے شک اللہ تعالیٰ روح قدس (حضرت جبریل علیہ السلام) کے نصیبے حضرت مسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا مدد کرتا ہے۔ جب تک وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کو جواب دیتے ہیں۔

باب ۳۱ رات کے وقت قصہ گوئی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو ایک (محبیب) قصہ سنایا ان میں سے ایک بی بی نے عرض کیا گو یا یہ غراؤ کا قصہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم غراؤ کے واقعہ سے واقف ہو پھر خود ہی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْعَرُ كَلِمَةٍ كُنْتُ سَمِعْتُهَا الْعَرَبُ كَلِمَةً يُعْبَدُ بِهَا

الْأَكْلُ شَيْءٌ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلًا

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ رَدِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ شَيْءٌ وَاحِدٌ كَافِيَةٌ مِنْ قَوْلِ الْأُمِّيَّةِ بْنِ الصَّلْتِ كُلَّمَا الشَّعْدَةُ بَيَّنَّا قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيءَ بِهِ شَيْءٌ أَنْشَدَتْهُ وَاحِدَةً يَعْنِي بَيْنَنَا فَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَادَ لَيْسَ لَمْ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ فِي ثِيَابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ فَتَأْتِيهِمْ يُفَاخِرُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلْتُ فَخَرْتُ وَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّرُ حَسَنًا بِمُؤَيِّرِ الْقُدُوسِ مَا يَفِيحُ أَوْ يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۳۲ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّمَاءِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ لَيْلَةَ نِسَاءِ كَعْبِيَّةَ فَقَالَتْ إِمْرَأَةً مِنْهُمْ كَانَ الْحَدِيثُ حَدِيثُ خُرَاحَةَ فَقَالَ أَكْثَرُ مَا دُونَ مَا خُرَاحَةَ إِنَّ خُرَاحَةَ

كَانَ رَجُلًا مِنْ عَدَسَةَ أَسْرَدَهُ الْيَحْيَى فِي
الْبَاهِلِيَّةِ فَمَكَتْ فِيهِمْ دَهْرًا ثُمَّ رَدُّوا إِلَى
الْإِسْلَامِ فَكَانَ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمَا سَمِعَ فِيهِمْ
مِنَ الْأَحَادِيثِ فَقَالَ النَّاسُ حَدِيثُ مُحَمَّدٍ

حَدِيثُ أُمِّ نَارِجٍ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
جَلَسْتُ إِحْدَى عَشْرَةَ أَمْرًا فَتَعَاهَدَنَ
وَتَعَاهَدَنَ الْأَيْكُمُنِي مِنْ أَحْبَابِ أَزْوَاجِهِنَّ
شَيْئًا فَقَالَتْ قَالَتِ الْأُذُنُ مَا قَرَّبَنِي لِحُكْمِ
جَمَلِي غِيثٍ عَلَى رَأْسِ جَمَلٍ وَعِيٍّ لَمْ
سَهْلٌ فَمِثْرَتِي وَلَا سَمِينٌ فَيَنْتَقِي
قَالَتِ الثَّانِيَةُ رَوْحِي لَا أُشِيرُ بِخَبْرَةٍ
إِلَى أَخَاتٍ أَنْ لَا أَدْرَأَ إِنْ أَذْكَرُ
أَذْكَرُ عَجْرَةً وَلَا بُجْرَةً قَالَتِ
الثَّالِثَةُ مَا رَوْحِي الْعَشْرَتُ إِنْ أَطْلُقُ
أُطْلُقُ وَإِنْ أَسْكُتُ أَسْكُتُ قَالَتِ
الرَّابِعَةُ مَا رَوْحِي كَلِيلٌ فِيهَا مَتَةٌ لَا حَرَّةَ
وَلَا قَرَّةَ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَامَةَ
قَالَتِ الْخَامِسَةُ مَا رَوْحِي إِنْ
دَخَلَ فِيهَا وَإِنْ خَرَجَ أَسِيدَا
وَلَا لِسَالٍ عَنَّا عَهْدٌ قَالَتِ
السَّادِسَةُ مَا رَوْحِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ
وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَى وَإِنْ
اضْطَجَعَ التَّفَّ وَلَا يُؤَلِّبُ الْكُفَّ
يَعْلَمُ الْبَثَّ قَالَتِ الثَّانِيَةُ رَوْحِي
عَيَّيَا أَوْ غَيَّيَا طِبَا مَا
كُنْ دَا بِلَهُ دَا بِلَهُ شَجَكِ أَوْ قَلَكِ
أَوْ جَمَّةَ كَلَّا لَكِ قَالَتِ

فرمایا غلام قبیلہ مدثرہ کا ایک شخص سنا جسے زمانہ شبابیت
میں جنات نے قید کر لیا۔ وہ ان میں کافی مدت ٹھہرا رہا پھر
انسانوں میں واپس آیا اور وہ تمام محامدات لوگوں کو سنائے
جو اس نے جوں میں دیکھے پھر لوگ اس پر عجیب بات کی کہتے تھے غلام
کی بات ہے۔ اُمّ نزار کی حدیث۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گیارہ عورتوں
نے مل بیٹھ کر آپس میں ہفتہ معاہدہ کیا کروہ اپنے غلاموں
کے حالات (ایک دوسرے سے) نہیں پچھائیں گی۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پہلی عورت نے
کہا میرا خاوند دشوار گزار پیار کا پر دبے اونٹ کے
گشت کی طرح ہے نہ تو وہ پہاڑ اتنا آسان ہے کہ اس
پر چڑھا جاسکے اور نہ ہی وہ گوشت اتنا سونا ہے کہ محنت سے
لایا جائے یعنی میرا خاوند ناکارہ ہے اور میری عورت نے کہا میرا
خاوند ایسا ہے کہ میں اس کا حال نظام نہیں کر سکتی۔ مجھے ڈر ہے
کہ کہیں میں اسے چھوڑ دوں۔ اگر میں اس کا حال بیان کروں
تو تمام عیوب بیان کروں گی (یعنی میرے خاوند کے حالات
نا قابل بیان ہیں) تیسری عورت نے کہا میرا خاوند دبے ہڈی
کی طرح ہے اگر میں کچھ کھوں تو مجھے اطلاق دی جاتی ہے
اور اگر خاموش رہوں تو شکائی جاتی ہوں (یعنی کسی طرف کی نہیں
رہتی) چوتھی عورت نے کہا میرا خاوند مکہ مکرمہ کی رات کی
طرح ہے اگر گرم نہ سرد نہ خوف اور نہ رنج (یعنی میرا خاوند مستدل
مزاج ہے) پانچویں عورت نے کہا میرا خاوند گھڑے تو جیتا
اور باہر جانے تو شیر ہے۔ وہ گھریلو معاملات کی تحقیق نہیں
کرتا۔ چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند جب کھانا کھاتا تو سب
کچھ سیٹ لیتا ہے (پانی پئے تو سب چڑھا لیتا ہے جب
لیٹتا ہے تو کپڑا خوب لپیٹ لیتا ہے اور میرے کپڑے
میں ہاتھ ڈال کر اسیرے (رہج و راحت کو مضمون نہیں کرتا
یعنی لاپرواہ ہے) ساتویں عورت نے کہا میرا خاوند

الثَّامِنَةُ مَا قَرِحَ النَّسْرُ مَسْنً
 أَرْقَبَ وَالْيَرْقَبُ رَيْحٌ مَا رَنْبُ
 فَالْتِ الثَّاسِعَةُ مَا قَرِحَ مَا فِينُ
 الْحِنَادِ عَطِيطٌ النَّدِيمُ مَا دَ طَوِيلُ
 الْقَحَادِ قَبِيضٌ الْبَسِطُ مِنَ الْمَقَارِ
 فَالْتِ الْعَارِضَةُ مَا قَرِحَ مَا يَلُكُ
 وَمَا يَلُكُ مَا يَلُكُ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ
 لَهُ إِيلٌ كَثِيرَاتُ الثَّمَا مَكُ
 قَلِيلَاتُ الْمَسَارِيرِ إِذَا سَمِعْتِ
 هَوَاتِ الْمَرْهِي أَيْقَنُ أَتَقَنُ
 هُوَ إِلِكُ فَالْتِ الْحَادِيَةُ
 عَشْرَةُ مَا قَرِحَ أَبْوَرُ مَا
 أَبْوَرُ مَا رَمَعَ مَا مِثْلُ أَذْنِ
 وَمَلَا مِنْ شَعْرِ عَصَدَةٍ وَ
 بَجَحِيضٍ فَبَجَحَتْ إِلَى نَفْسِي
 وَجَدَ فِي فِي أَهْلِ عُنَيْمَةِ رَشَقِ
 فَبَجَحَتْ فِي أَهْلِ صَحِيلِ وَ
 أَطِيطُ وَدَائِي وَمَنْقُ فَجَدَةُ
 أَقُولُ فَلَا أَقْبَتُ وَأَرْقَبُ
 فَالْتِ الثَّانِيَةِ وَأَشْرَبُ فَالْتِ الثَّانِيَةِ
 أَقَالِي زَرْعٍ فَمَا لَمْ يَنْزَعِ عَنْكُمْ مَا رَدَّ
 وَبَيْتُهَا ضَاغٌ إِبْنُ أَبِي مَا رَمَعَ
 فَمَا إِبْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَسَلِ
 شَلْبَةِ وَشَيْبَةِ ذِرَاعُ الْجَعْرِ
 بَسْتُ أَبِي مَا رَمَعَ فَمَا بَسْتُ أَبِي مَا رَمَعَ
 طَوْعُ أَيْبُهَا وَطَوْعُ أَوْفَاهَا وَمَلَا
 كَسَايَهَا وَغَيْطُ جَارِيهَا جَارِيَةً
 أَبِي مَا رَمَعَ فَمَا جَارِيَةً أَبِي
 زَرْعٍ لَا كَبْتُ سَوِيكُنَا ثَبْتِيثًا

ہے یہاں اس عورت نے کہا، انا کلمہ جو قوت ہے وہ ہر بیاری کی میری جگہ
 ہے تجھے زخمی کہ ہے یا تیری ہڈی توڑنے یا تیرے لیے دونوں چھ
 کر دے ایسی وہ جو قوت اور ناکارہ شخص ہے، ان شخصوں کی عورت
 نے کہا میرے خاوند کو ہاتھ لگانا خوش گوشت کو ہاتھ لگانے کے برابر ہے
 دنیایت ملائم بدن والا ہے، اور وہ زعفران کی طرح خوشبودار ہے۔
 نوری عورت نے کہا میرا خاوند اس کے ستونوں والا اعلیٰ نسب کے
 بڑی راکھ والا اس کی الجے پرستے والا اور اذیت اور اس کا گھر
 مشہور گاہ کے قریب ہے ایسی مستبر آدمی ہے، اس میں عورت
 نے کہا میرے خاوند کا نام ملک ہے اور کیسا ملک، وہ ملک
 اس (نوری عورت کے خاوند) سے بڑھ کر وہ اونٹوں کا نام
 ہے اور اس کے اونٹ اکثر بڑے میں رہتے ہیں اور بہت
 کم چراگاہوں میں جاتے ہیں، جب وہ (اونٹ) لگانے بھانے کی کھلا
 سنتے ہیں (بھانوں کے استقبال سے کتا ہے) تو اپنے ذبح ہونے
 کا یقین کر لیتے ہیں۔ (یعنی یہ شخص ایسی بھڑکے اور بھانے کو بھڑکے)
 لیا رہی عورت نے کہا میرا خاوند ابو زرع ہے اور ابو زرع
 کیسا ہے؟ اس نے ابو زرع سے میرے کان بھادینے اور چربی
 سے میرے بازو بھریٹے (خوب کھلایا پایا) اس نے مجھے خوش
 کیا تو میں اپنے آپ سے خوش ہوئی۔ اس نے مجھے خوش کر لی
 بکریوں والوں (غریب خاندان) میں پایا تو مجھے ان میں سے آیا
 جہاں اونٹوں اور گھوڑوں کی آوازیں آتی ہیں اور گاہنے والے
 ہیں اور میرے بھرا کرنے والے آدمی ہیں (یعنی والد اس سسرال)
 میں بہت کرتی ہوں تو برا نہیں منایا مابا جب میں سوئی
 ہوں تو صبح تک سوئی رہتی ہوں اور سوتی ہوں تو سیراب ہو کر جیتی
 ہوں ابو زرع کی ماں بھی کیسی (بالکل) عورت ہے اس کے
 برتن بڑے بڑے ہیں اور اس کا گھر کشادہ ہے ابو زرع کے
 بیٹے کی شان بھی عجیب ہے اس کا پلو کھجور کی بے چل ٹہنی کی
 طرح ہے اور اسے صرف بکرا کے بچے کا ایک بازو سیر کر دیتا
 ابو زرع کی بیٹی بھی کیا ہی (واقعی ترغیب) ہے ماں باپ کی فریاد
 اور چاروں کو بھرنے والی ہے (یعنی سوتی مازی) اور اچھی چھاتی

تَشَقَّتْ مِرَّتَنَا تَنْفِيسًا وَلَا تَمْلَأْ
بَيْتَنَا نَفْسِيئًا فَالْتِ خَرَجَ
أَبُو زُرَّاعٍ وَلَا وَطَأَ تَمْخَصُ
هَلْفِي أَمْرًا أَلَا مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا
كُلَا لَهْفَدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ
حَصْرِهَا بِرَمَاتَيْنِ فَطَلَقْنِي
وَنَكَحَهَا فَتَنَكَّحَتْ بَعْدَهُ رَجُلًا
ثَمَانِيًا وَآخَذَ خَطِيئًا وَارَا خَرَجَتِي
تَعْمًا ثَرِيًّا دَا عَطَلَنِي مِنْ كَيْ رَا حَجَّةَ
زَوْجًا وَقَالَ كَيْ أَمْرَ زُرَّاعٍ وَمِنْ بِي
أَهْلِكَ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ
مَا بَلَغَ أَصْغَرَ أَيْمَةٍ أَيْ زُرَّاعٍ قَالَتْ
عَائِشَةُ مَا مَنِي اللَّهُ عَنْهَا فَتَالَ بِنِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُنْتُ لَكَ كَأَيِّ زُرَّاعٍ يَزُرُّ زُرَّاعٍ.

منازل میں کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے عائشہ!) میں تیرے لیے ایسا ہوں جیسا ابوذر (امام احمد کے لیے تھا) یعنی نہایت ضیق اور مرہان
بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ نَوْمِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَهُ
كَفَّهُ الْيَمَنِي تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِي
وَقَالَ رَبِّ قَبِّ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ
عِبَادَكَ.

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالِ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالِ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ
أَمُوتُ وَأَحْيِي وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا

عورت (یعنی سوکن) کو جلائے والی ہے۔ ابوذر کی زندگی بھی کیا
ہی اتالی متانش اسے نہ ہمارے بازو پر کرتی ہے نہ ہمارے
چوڑی لے جاتی ہے اور نہ ہی ہمارے گم کو کوڑے کرکٹ سے
بھرتی ہے۔ ام زرع نے کہا کہ ابوذر گھر سے نکلا اس وقت
دو دھڑ کی مشکیں بونٹی ہمارے حقین (یعنی دودھ سے مکھن
نکالا جارا تھا) اس نے ایک عورت سے ملاقات کی جس
کے ساتھ اس کے پہلو میں دو تاروں (اس کے) اپنی کی
طرح دو بچے سے کھیل رہے تھے۔ (اس کے بعد ابوذر نے مجھے
طلاق دے دی اور میری نے بھی ایک ایسے مرد سے شادی کر لی جو گھر
پر سوار تھا، ہاتھ میں خطی نیزہ ہوتا، تمام خط جو میری کی بند لگا کے پاس
ہے، کانیزہ خطی نیزہ کہلاتا ہے، اور میرے گودہ میرے پاس کثرت سے چوٹے
لگاتا اس نے مجھے ان چوپایوں میں سے ایک ایک جوڑا دیا اور کہا اے ام
زرع! تو خود بھی کھا اور اپنے آثار کو بھی نلکے (اس کے باوجود)
اگر میں اس کے دینے ہوئے تمام عطیات جمع کروں تو (میرے) ابوذر
کے چھوٹے چھوٹے برتن کے برابر نہیں ہوں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ

عنه عنہ

باب آرام فرمانا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر تشریف
لے جاتے تو دائیں ہتھیلی کو دائیں رخسار مبارک کے نیچے
رکھتے اور (بارگاہ النبی میں) عرض کرتے اے رب! مجھے
(اس دن کے) مذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں
کو اٹھائے گا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر تشریف
لے جاتے تو دعا مانگتے "اے اللہ! مجھے میرے ہی نام سے
موت آئے گی اور میرے نام سے ہی زندہ رہتا ہوں" اور
جب بیدار ہوتے فرماتے "تمام تعریفیں اللہ کو سزاوار

أَمَّا كَادَ إِلَيْهِ النُّشُورُ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَتِفَيْهِ
فَنَفَثَ فِيهِمَا وَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ
اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعَزُّ دُونَ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَقُلْ أَعَزُّ دُونَ رَبِّ الثَّانِينَ ثُمَّ مَسَّرَ
بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدٍ يَبْدَأُ
بِهِمَا دَارَسَهُ وَوَجْهَهُ وَمَا أَقْبَلَ
وَمِنْ جَسَدٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ مِثْلَكَ
مَرَاتٍ

یہی جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اس کی طرت جانا ہے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا مبارک معمول تھا کہ جب رات کے وقت بستر
مبارک پر تشریف لے جاتے تو دروزں بائیں کمرہ کے انداز
میں اوج نماز گاہ میں پھونک مارنے اور سورۃ اخلاص، سورۃ
فتح اور سورۃ الناس پڑھتے پھر دروزں بائیں کمرہ پر
جہاں تک ممکن جتنا پیرتے اور ابتدا سرائفہ، جہۃ مبارک اور
مجم کے سامنے والے حصے سے کرتے۔ آپ میں مرتبہ
ایسا کرتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَامَ حَتَّى تَغْرَ وَكَانَ إِذَا نَامَ تَفَخَّرَ
فَأَتَاهُ يَلَالُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَنَادَتْهُ
بِالصَّلَاةِ فَقَامَ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ
الْحَبِيبُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام فرماہیئے اور آپ نے معمولی خیرات
لیئے اللہ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب بھی آرام فرماتے
معمولی خیرات لیتے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حاکم بن
کرناز کی خبر دی آپ کم سے کم سوئے اللہ نماز اور خیراتی اعمال کا
آپ نے دھوکہ نہیں فرمایا اس حدیث میں اور بھی قصہ ہے۔ اے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسز مبارک پر تشریف لے جاتے
تو فرماتے تمام تعریفوں کےائق اللہ ہے جس نے یہیں کھانا
کھلایا، پانی پلایا، یہیں کفایت کی اور جگہ دی کیونکہ دنیا میں
ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں نہ تو کوئی کفایت کرنے والا ہے
اور نہ ہی میگردنے والا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى بَيْتِهِ قَالَ الْحَمْدُ
لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا
وَأَدَانَا فَكُفْرٌ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا
مُؤْوِيَّ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انھنتم
 منی اللہ علیہ وسلم حبیب (مسیح) پر اڑا کرتے وقت (رات کو)
 اترتے تو دائیں پہلو پر بیٹھ جاتے اور جب صبح سے (اگر)
 وقت (پہلے) اترتے تو دائیں (کلائی) کھڑکی کر کے سر مبارک
 منہ پر رکھتے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
عَرَسَ بِبَيْلِهِ أَمْسَطَجَهُ عَلَى شِقِيهِ الْيَمِينِ
وَلَمَّا دَاغَتْ سُنُّ قُبَيْلِ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ
وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كُفِّهِ

ف۔ عینہ سے بیدار کی کے بعد وضو کرنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔ سترجم

بَابُ مَا جَاءَ فِي عِبَادَةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ الْمُعِيزَةِ بِنْتِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَضَحَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ
أَتَتَكَلِّفُ هَذَا وَقَدْ غَضَّ اللَّهُ لَكَ مَا
تَعْتَدِمُ ذَنْبِكَ وَمَا تَأْخُذُ قَالَ أَفَلَا
أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُومُ حَتَّى تَرْمَقَدَمَاهُ قَالَ
فَقِيلَ لَهُ تَلْعَلُ هَذَا وَقَدْ جَاءَكَ
أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقْتَدِمُ
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأْخُذُ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ
عَبْدًا شَكُورًا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُومُ يَقُومُ حَتَّى يَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ
فَيُقَالُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
أَتَتَكَلِّفُ هَذَا وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقْتَدِمُ
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأْخُذُ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ
عَبْدًا شَكُورًا

عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَحَالَتْ مَرَّةً أَوَّلَ
اللَّيْلِ كَقَرِّ يَقُومُ مَرَّةً فَإِذَا كَانَ مِنَ الشَّحْرِ
أَوْ كَرِهَتْ أَوْ فِي أَسْفَلِ حَاوِيَةٍ كَأَنَّهَا
حَاجَةٌ أَلَمْ يَأْهَلِهِمْ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ

باب عبادت فرما

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ کے
مبارک قدموں پر درم آگئے عرض کیا گیا آپ اتنی تکلیف کیوں
اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے
تمام گنہگاروں کو بخش دینے میں آپ نے فرمایا کیا
میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں
مبارک سوج جاتے آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ
کے سبب آپ کے پلوں اور پھلوں (سب کے گناہ)
بخش دیئے۔ آپ نے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گزار
بندہ نہ ہوں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) میں اتنا لمبا قیام کرتے کہ
آپ کے پاؤں مبارک میں درم آ جاتے۔ آپ سے عرض
کیا جاتا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایسا کیوں
کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے
پلوں اور پھلوں (سب کے گناہ) بخش دیئے آپ
فرماتے کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
میں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں
پوچھا تو انہوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں آرام
فرماتے پھر (نماز کیسے) کھڑے ہو جاتے پھر جب
اذان سننے فوراً کھڑے ہو جاتے۔

وَتَبَايَعْنَاكَ كَانُ جُنُبًا أَفَاحَدٌ عَلَيْكَ مِنَ
الْمَاءِ وَالْأُتَوْصَلُ وَخَرَجَ إِلَى
الصَّلَاةِ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ أَخْبَرَ أَنَّ بَابَ يَحْتَدِ مَيْمُونَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ
فَامْطَجَعْتُ فِي عَزِيدِ الْوَسَادَةِ وَ
اضْطَجَعْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ
بَقِيلِي أَوْ بَعْدَهُ بِقِيلِي فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ
الْعُورَةَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْحُشْرَ
الْآيَاتِ الْخَوَارِجِ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ
ثُمَّ قَامَ إِلَى شَيْءٍ مَعَلَّقٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ
فَأَحْسَنَ التَّوَضُّعَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ
إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخَذَ
بِأُظْفَارِ يَمِينِهِ فَقَبَّلَهَا فَقَالَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ
رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ
رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ قَالَ مَعْنَى سِتٍّ
مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذْكَرَ ثُمَّ اضْطَجَعْتُ ثُمَّ
بَجَلْتُ الْوُزْنَ فَقَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ
خَوِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعَةً.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَامَ

اگر غسل کی حاجت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ
وضو نہ کر نماز کے لیے تشریف لے
جاتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے شاگرد
ابو کریب کو بتایا کہ ایک دن آپ (حضرت ابن عباس) اپنی
خاتون ام المومنین حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرے
آپ فرماتے ہیں میں بستر کی چڑائی کی جانب لیٹ گیا اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لیٹنے کی جانب آرام فرما ہوئے
ایٹھے ہی (حنو صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ لگ گئی نصف رات
سے کچھ پہلے یا بعد آپ بیدار ہوئے اور اپنے چہرے
نیمہ (کے اثرات) دور فرمانے لگے پھر آپ نے سرور
آل عمران کی آخری دس آیات پڑھیں۔ پھر آپ نے
لکھے ہوئے ایک مشکیزے سے خوب اچھی طرح وضو
فرمایا اور نماز شروع کر دی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بھی
آٹھ گرا آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنا پایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا
پایاں کان پر رکھ کر مڑنا شروع کر دیا پھر آپ نے
کئی مرتبہ دو دو رکعتیں نماز (تہجد) ادا فرمائی۔ حضرت
معن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر مرتبہ۔ پھر آپ نے
دو رکعتیں (آخری دو رکعتوں کے ساتھ ایک رکعت ملا کر)
تین رکعت (تر پڑھے) پھر مؤذن کے آنے پر آپ اٹھ کھڑے
ہوئے دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھیں پھر (سجدہ) تشریف
لے گئے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں
پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نیند یا اور کچھ کے غلبہ کی وجہ سے

رات کو نماز اٹھبہن پڑھتے تو دن کو بارہ رکعتیں
ادا فرماتے۔

يُصَلِّي بِاللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذَلِكَ الْقَوْمُ أَوْ
عَبَسَتْهُ عَيْنَاهُ صَلَّى مِنَ الثَّلَاثِ ثَلَاثِي
عَشْرَةً وَكَعْتَةً.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں
سے کوئی رات کو بیدار ہو تو دو ہجرتوں کے
ساتھ اپنی نماز شروع کرے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ
أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْتَرِحْ صَلَواتَهُ
بِرُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

حضرت زید بن خالد جونی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں میں نے دل میں خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی نماز ضرور دو ہجرتوں کا۔ چنانچہ میں آپ کے ہوائے
یا عیسیٰ کی چوکھٹ سے تکیہ لگا کر کھڑا ہو گیا میں نے دیکھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں۔
پھر دو رکعتیں نہایت طویل پڑھیں پھر چار مرتبہ دو دو
رکعتیں پڑھیں پھر پچھلی دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں سے
مختصر ہوئیں پھر آپ نے تہ پڑھے اس طرح یہ تیرہ
رکعتیں ہو گئیں۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَا رَمَقَتْ صَلَوةٌ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَوَّضَتْ عَتَبَتَهُ أَوْ قَسَطَاطَهُ فَصَلَّاهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ كَرَّمَ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ
طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى
رُكْعَتَيْنِ وَهَمَّا دُونَ الثَّلَاثِينَ قَبْلَهُمَا
ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَهَمَّا دُونَ الثَّلَاثِينَ
قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَهَمَّا دُونَ الثَّلَاثِينَ
قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَهَمَّا دُونَ
الثَّلَاثِينَ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْقَرَ ذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةً
رُكْعَةً.

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان
المبارک کی نماز کے بارے میں پوچھا۔
ام المؤمنین نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
رمضان یا غیر رمضان میں تیرہ رکعت سے زیادہ
نہیں پڑھتے تھے۔ (پہلے) چار پڑھتے اور تو
ان کی عمدگی اور لمبا کے بارے میں مت پوچھ
پھر چار رکعتیں پڑھتے وہ بھی نہایت عمدہ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَأَلَ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ
مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيَزِيدَ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى
عَشْرَةٍ رُكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا لَيْلًا عَنْ حُسَيْنٍ
وَطَوِيلَيْنِ ثُمَّ يَصَلِّي أَرْبَعًا لَيْلًا عَنْ حُسَيْنٍ
وَطَوِيلَيْنِ ثُمَّ يَصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ مَا يَشَاءُ

الغمام۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی نماز تہجد میں اقرآن پاک کی ایک آیت بار بار تلاوت فرماتے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد پر صبح آپ نے اتنا لیا تو ایام فرمایا کہ میں نے ایک نامناسب ارادہ فرمایا! آپ نے جواب دیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا رہنے دوں اور خود بیٹھ جاؤں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی (بیٹھ کر نماز پڑھتے اور اسی حالت میں قرأت فرماتے اور میں چالیس آیات کا اندازہ قرأت دے جاتی تو کھڑے ہو کر پڑھتے۔

پھر رکوع اور سجدہ نہ فرماتے اور دوسرا رکعت میں اسی طرح کرتے۔

حضرت عبداللہ ابن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفلی نماز کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی تو رات کا طویل حصہ کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے اور کبھی اتنا ہی وقت بیٹھ کر جب آپ کھڑے کھڑے قرأت فرماتے تو اسی صحت میں رکوع اور سجدہ کے لیے بھی جاتے اور جب بیٹھ کر قرأت فرماتے تو رکوع و سجدہ بھی اسی ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفلی نماز بیٹھ کر پڑھتے اور رکوع و سجدہ نہایت شمر شمر کر پڑھتے یہاں تک کہ اردہ صحت اپنے سے کسی سورتوں سے بھی بڑھ جاتی۔

الَّذِي فِي شَيْئِكَ فِي الْمَاءِ حَيَاةٌ وَالْأَنْعَامُ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّتٍ مِنَ الْقُرْآنِ لَيْلَةً.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرٍ سُوِّهُ قِيلَ لَهُ وَمَا هَمَمْتَ بِهِ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَفْعِدَ وَأَدْعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ جَالِسًا قَيْصَرًا وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً فَقَامَ قَقْرًا وَهُوَ قَائِمٌ شَرَّكُمْ وَسَجَدَ شَرَّ صَنَعَةٍ فِي التَّوَكُّبَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَقِيقِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيُ لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَ لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ.

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُبْحَتِهِ قَائِمًا وَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ

وَيَرْتَلُّهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلٍ
وَمِنْهَا.

عَنْ عَائِشَةَ نَوِيَّ اللَّهِ عَنْهَا أَنْ
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَتْ
حَتَّى كَانَ الْكُفْرُ مَلُوكًا وَهُوَ جَالِسٌ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ
رَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ
فِي بَيْتِهِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي
رَكَعَتَيْنِ حِينَ يُطْلَعُ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِي
قَالَ الْيُزْبُ أَرَاهُ قَالَ خَفِيفَتَيْنِ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ خَفِيفَتَانِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفِيفَتَانِ رَكَعَتَيْنِ
قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ
بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ
كَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَحَدَّثَنِي
حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِرَكَعَتِي الْفَجْرِ
وَلَمْ أَرَاهُمَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

عَنْ عِيْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيْقٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا عَنْ صَلَواتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكَعَتَيْنِ وَ
بَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ

یعنی خوب شہر شہر کر پڑھنے کی
(وجہ سے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم آخری زمانہ میں (فصل شاذ) اکثر بیٹھ کر
پڑھتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے کاش و مبارک
میں دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب
کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد
پڑھیں۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب
صبح ہوئی اور سو دن اذان دیتا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے۔ ایوب (راوی)
کہتے کہ میرے خیال کے مطابق حضرت تابع نے نہ خفیفین یعنی ہلکی ہلکی
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم رک نماز سے یاد ہے کہ آپ آٹھ رکعتیں پڑھا
کرتے تھے دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں
مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حفصہ (آپ کی ہمیشہ) رضی اللہ
عنہا نے سچ کی دو رکعتیں بھی بیان کیں لیکن میں نے تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

حضرت عبد اللہ بن شریق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ
آپ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد،
دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء

وَالْحِشَاءَ رَكَعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثَلَاثِينَ.
عَنْ عَاصِمِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَأَلْنَا عِلِّيًّا
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ قَالَ فَكَانَ
أَوَّلُهَا لَا تُطْبِقُونَ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْنَا مَنْ
أَطَاعَنَا مِنْ ذَلِكَ صَلَّى فَقَالَ كَانَ إِذَا كَانَتْ
الشَّمْسُ مِنْ هَهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَهُنَا عِشَاءُ
الْعَصْرِ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتْ الشَّمْسُ
مِنْ هَهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَهُنَا عِشَاءُ الظُّهْرِ
صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّلُمِ أَرْبَعًا
وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا
يُفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى
الْمَلَايِكَةِ الْمُقَاتِلِينَ وَالتَّيِّبِينَ وَمَنْ
تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ

کے بعد اور دو رکعتیں صبح سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔
حضرت امام بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
دن کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ درود کی کہتے ہیں انہوں نے
فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (عامم کہتے ہیں) ہم نے
کنا جو ہم میں سے پڑھ کے گا پڑھے گا۔ حضرت علی مرتضیٰ
رضی اللہ عنہ فرمایا جب سورج ادھر (مشرق) میں اس طرح ہوتا
میں طرح مصر کے وقت ادھر (مغرب) میں ہوتا ہے تو آپ
دو رکعتیں پڑھتے اور جب سورج ادھر (مشرق) میں اس طرح
ہوتا جس طرح۔ ظہر کے وقت ادھر (مغرب) میں، چوتھ
تو آپ چار رکعتیں پڑھتے۔ آپ ظہر سے پہلے چار رکعتیں
میں دو رکعتیں پڑھتے اور عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرماتے
پھر دو رکعتوں کے درمیان (مغرب) فرشتوں، انبیاء کرام اللہ ان
کے متبعین مسلمانوں اور ایمانداروں پر اسلام کے ساتھ دعا کرتے۔

بَابُ صَلَوةِ الصُّحَى

بَابُ نَازِحَاتِ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ
مُعَاذَةَ بْنَ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
الصُّحَى قَالَتْ نَعَمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ
مَا شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت یزید بن مالک سے مروی کہ میں نے حضرت معاذ
بن جعفر رضی اللہ عنہ سے پوچھا
کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت ادا فرماتے تھے
آپ (ام المؤمنین رضی اللہ عنہا) نے فرمایا ہاں! چار رکعتیں یا
جتنی زیادہ اللہ چاہتا ادا فرماتے۔

عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي
الصُّحَى سِتَّ رَكَعَاتٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت چھ رکعتیں
ادا فرماتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلى قَالَ
مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّحَى إِلَّا أَمْرًا لِي
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا كَهَا حَتَّى أَتَى أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ مجھے سوائے حضرت ام ابی اللیٰ رضی اللہ عنہا
کے کسی نے نہیں بتایا اس نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت
ام ابی اللیٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فتح مکہ کے دن آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے آپ نے غسل فرمایا
آخر رکعتیں اتنی مختصر پڑھیں کہ میں نے بھی آپ کو اس وقت تک
نہ ملے اس طرح پڑھتے نہیں دیکھا البتہ آپ کو اللہ سبحہ و تعالیٰ فرماتے تھے
حضرت عبداللہ بن حنفیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں
نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جاہلیت کے وقت نماز پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا
نہیں (پڑھتے تھے) البتہ جب سفر سے واپس تشریف
لائیں (تو پڑھتے تھے)

حضرت ابوسید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) اس کثرت سے نماز پڑھتے
اور فرماتے کہ ہم سمجھتے اب کبھی نہیں ترک فرمائیں گے اور
(کبھی اس طرح) چھوڑ دیتے کہ ہم سمجھتے (نہیں) اب
نہیں پڑھیں گے۔

حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سورج ڈھلنے کے وقت
چار رکعت نماز پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر
اصل اللہ علیہ وسلم آپ ہمیشہ زوال شمس کے وقت چار
رکعتیں پڑھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا
کہ سورج ڈھلنے کے وقت آسمان کے دروازے کھلتے
ہیں (یعنی قبولیت کا وقت ہے) اور نماز ظہر تک بند
نہیں ہوتے (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت
سیر کی کوئی بڑی نیکی اور پرہیز (خدا کے حضور) پڑھے۔ میں نے
عرض کیا کیا ہر رکعت میں قرأت ہے؟ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ہاں! پھر میں نے عرض کیا کیا ان کے درمیان سلام
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد اللہ ظہر پہلے
چار رکعتیں (نفل) پڑھا کرتے تھے اور فرماتے کہ اس وقت
آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں (اس لیے) میں
پسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی اچھا مسلمان اوپر

یَوْمَ قَتَمِ مَكَّةَ فَأَغْتَسَلَ فَبَيَّعَ شَعَارِي وَكَعَابَ
مَا رَأَيْتُمْ صَلَّى صَلَوةً قَطُّ أَحَقَّ مِنْهَا عَزِيزٌ
أَمَّا كَانَ يُكَبِّرُ الزُّكُوعَ وَالتَّجْوِدَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قُلْتُ لِمَا أَشْهَدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَمْ كَانَ
الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّلْحَ
قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيئَ مِنْ مِثْلِهِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي الصُّلْحَ حَتَّى تَقُولَ لَا يَدَا عَمَّا وَ
يَدَا عَمَّا حَتَّى تَقُولَ لَا يَصِيدُهَا.

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُذَمِّنُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَسَلَّمَ
إِنَّكَ كُنَّا مِنْ هَذِهِ الْأَرْبَعِ الرُّكَعَاتِ عِنْدَ
زَوَالِ الشَّمْسِ فَقَالَ إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ
تُفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تُرْتَبِعُ
حَتَّى تَصَلِّيَ الظُّهْرَ فَأَجِبْتُ أَنْ يَصْعَدَ لِي
فِي ذَلِكَ السَّاعَةِ خَيْرٌ فَكُنْتُ أَفِي
مَكَلِّهِمْ قِيَامًا آدَمَةً قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ
فِيهِمْ تَسْلِيمٌ فَاصِلٌ قَالَ لَا.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُسَائِبِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعَ بَعْدَ أَنْ تَزُولَ
الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ
تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأَجِبْتُ أَنْ

يُصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِهَا عَشْرًا الرَّوَالِ وَبِمِائَةٍ فِيهَا.

بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي بَيْتِي وَالصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا أُصَلِّي فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً.

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى تَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى تَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَصُومُ مِنْ

کو جائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پہلے چار رکعتیں ادا کرتے اور فرماتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نزال کے وقت (بعد) یہ نماز پڑھا کرتے تھے اور اس میں کافی دیر منہراتے تھے۔

باب گھر میں نفل۔

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بارے میں (گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق) پوچھا (یعنی گھر میں پڑھنا بہتر ہے یا مسجد میں) آپ نے فرمایا مجھے ہر گز گھر سے کتنا قریب مسجد میں پڑھنا کہ جائے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ پسند کرتا ہوں البتہ اگر فرض نماز ہو۔ (یعنی فرض نماز)

باب روزے رکھنا

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اس قدر مسلسل روزے رکھتے کہ ہم خیال کرتے (شاید اب) روزے ہی رکھتے جاہیں گے اور کبھی (اس طرح) مسلسل انتظار فرماتے کہ ہم سمجھتے (شاید اب) نہیں رکھیں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد رمضان شریف کے علاوہ کبھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ مبارک کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

الشَّهْرِ حَتَّى تَرَى أَنْ لَا
يُرِيدَ أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرَ
مِنْهُ حَتَّى تَرَى أَنْ لَا يُرِيدَ
أَنْ يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا وَكُنْتَ
لَا تَسْأَلُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ
مُصَلِّيًا إِلَّا أَنْ سَأَلْتَهُ مُصَلِّيًا
وَلَا خَاسِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ نَاقِمًا.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى
تَلَوَّلَ مَا يُرِيدُ أَنْ يَلْفِطَ بِهِ وَيَلْفِطُ عَلَى الْقَوْلِ
مَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ وَمَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مِنْهُ
قَدَامَ الْعَدِيَّةِ إِلَّا رَمَضَانَ.

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا مِنْ مَنَابِعِ الْأَشْهُبِ وَرَمَضَانَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ لَمَّا أَسْرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فِي شَهْرِ أَكْثَرِ
مِنْ مَنَابِعِ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا
بَلْ كَانَ يَصُومُ كُلَّهُ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ عَرَّةٍ كُلِّ شَهْرٍ
ثَلَاثَ أَيَّامٍ وَقَدْ كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
هَكَذَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ
كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّ
كَانَ يَصُومُ قَالَتْ كَانَ لَا يَبْلُغُ مِنْ أَيِّهِ صَامًا.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صوم کرتے تھے کہ جب کوئی چیز پھٹ جائے تو اس سے پہلے کہ وہ اس سے کھائے یا پیے۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صوم کرتے تھے کہ جب کوئی چیز پھٹ جائے تو اس سے پہلے کہ وہ اس سے کھائے یا پیے۔

کبھی کسی مہینے میں اس تسلسل کے ساتھ روزے رکھتے کہ
جس گمان ہوتا شاید اب (آپ کا) انقطاع کا ارادہ نہیں
اور کبھی مسلسل روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ میں خیال
ہوتا کہ اب آپ روزہ رکھنے کا قصد نہیں فرمائیں گے اور
اگر اے مخاطب! تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رات
کے وقت نماز کی حالت میں دیکھنا چاہیے تو اسی حالت
میں دیکھو گا اور آرام فرمانے کی حالت میں دیکھنا چاہیے تو آرام فرما رہی
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات مسلسل روزے رکھتے یا
کچھ روزے رکھتے اب نہیں چھوڑتے اب کبھی مسلسل
روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ میں خیال کرتے کہ اب آپ روزے کا قصد نہیں فرمائیں
اور کبھی یہ طرز تشریف لانے کے بعد رمضان کے ملاوٹ میں بھی روزہ رکھتے
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان کے ملاوٹ کبھی دو مہینے متواتر روزے
رکھتے نہیں دیکھا شعبان کے مہینے میں اکثر روزہ رمضان کے مہینے میں کم روزے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کے مہینے
سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا
آپ شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے بلکہ پورا
مہینہ روزے رکھتے مگر امام المومنین نے اکثر پر کل کا حکم فرمایا
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے شروع میں تین
روزے رکھا کرتے تھے اور بہت کم جمعہ المبارک کا
روزہ چھوڑتے۔

حضرت معاذہ کہتی ہیں میں نے (ام المومنین) حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے؟ انہوں
نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا کن دنوں میں؟ فرمایا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنوں کی تعیین کی پرواہ نہیں کرتے تھے ایسی جن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ قصد رکھتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان شریف سے زیادہ کسی دوسرے مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پیر اور جمعرات کو اعمال اخلاص نہ تھامنے کے حضور، پیش کئے ہوئے ہیں پس (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ جب سیرے اعمال پیش ہوں تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے، ہفتے، اقرار اللہ کا روزہ رکھتے اور کسی مہینے منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں دور جاہلیت میں (پیش، عاشورہ (دس محرم) کا روزہ رکھتے تھے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن کا روزہ رکھتے جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (میں) آپ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی نذرہ رکھنے کا حکم فرمایا (لیکن) جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو رمضان ہی فرض رہا اور عاشورہ کا فرض روزہ، چھوڑ دیا گیا۔ مہینے چام عاشورہ کا روزہ (فقط) رکھا اللہ جس نے چاہا نہ رکھا۔ (یعنی عاشورہ)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دن (روزہ رکھنے کے لیے) مقرر فرمایا؟

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ صَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فِي شَهْرِ أَكْثَرِ مِنْ صِيَامِهِ فِي شَعْبَانَ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ تَعْرَضُ مِنَ الْأَعْمَالِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُجِبْتُ أَنْ يُعْرَضَ عَلَيَّ وَأَنَا صَائِمٌ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتِ وَالْأَحَدِ وَالْإِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخِرِ الثَّلَاثَةَ وَالْأَرْبَعَاءَ وَالْخَمِيسَ.

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءَ يَوْمًا يَصُومُهُ قَائِمٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَامَ الْيَوْمُ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا اخْتَرِصَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هَذَا الْفَرِيضَةِ وَتُورِكَ عَاشُورَاءُ فَصَمَّ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

عَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ

مِنَ الْآيَامِ شَيْئًا قَالَتْ كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً
وَأَيْكُمُ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيقُ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعِثْوَى امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قُلْتُ
خَلَاتٌ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْإِغْيَالِ
مَا لَطِيفُونَ هُوَ اللَّهُ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَسْبُ
تَعْمَلُوا وَكَانَ أَحَبُّ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِغْيَالُ
يَكَا وَمُعَلِّقُ صَاحِبِيَّة.

عَنْ الْأَمِّ صَالِحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ دَأْمَ سَلَمَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا أَمَّا الْعَمَلُ كَانَ أَحَبَّ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
مَا وَبِعَ عَلَيْهِ وَإِنْ خَلَّ.

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاسْتَأْذَنَ مِنِّي
فَأَمَّ يَصَلِّيَ فَفَعَلْتُ مَعَهُ فَبَكَءُ فَاسْتَقَمَّتْ
الْبُعْدُ فَلَا يَسْمُ بِأَيِّهِ رَحْمَةً إِلَّا وَقَفَتْ
فَسَأَلَ وَلَا يَمُورُ بِأَيِّهِ عَذَابُ إِلَّا
وَقَفَتْ فَتَعَوَّدَ مَعَهُ كَرَّمَ فَمَكَثَ رَاكِعًا
بَعْدَ رِقْبَانِهِ وَيَقُولُ فِي رُكُوعِهِ
سُبُّحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ
وَالِكِبَرِيَّاءِ وَالْعَظَمَةِ شَرِّ سَجْدَةٍ
يَقُولُ رُكُوعِهِ وَيَقُولُ فِي سُجُودِهِ
سُبُّحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل
مبارک دائمی ہو گا تو اللہ تم میں سے کون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
طرح اہدات کی طاقت رکھتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
میرے ہاں تشریف لائے۔ اس وقت امیر سے پاس ایک عورت تھی۔
آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں عورت ہے (یعنی نام
دیا) خبردارت میری سوتی (یعنی غبات کرتی ہے) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اتنا بچا مل کر جو جتنی طاقت رکھتے ہو تم بخدا!
اللہ تعالیٰ تنگ نہیں پڑتا اثواب دینے میں یہاں تک کہ ہم دلوں سے
تنگ آجھارے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عمل کو زیادہ پسند کرتے
تھے جس کا کرنے والا اس پر پیشہ قائم رہے (یعنی عمل چاہے خود یا ہرگز
پیشہ کیا جائے) زیادہ پسندیدہ ہے۔

حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت
عائشہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پسندیدہ ترین عمل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا
جس عمل کو پیشہ کیا جائے چاہے کم ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا آپ نے
مسواک کی ادھو فرمایا اور پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو
گئے۔ میں بھی آپ کے ہمراہ کھڑا ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے سورہ فاتحہ اور پھر سورہ بقرہ کے ساتھ قرأت شروع
کی جب آپ کسی آیت رخصت پر پہنچے تو پھر یہاں سے اللہ سے
کا سوال کرتے اور جب آیت بطلب پر پہنچتے تو یہاں سے مانگتے
پھر آپ نے بقدر قیام رکوع فرمایا اور پھر "عکومت ہا" کا
بڑائی اور عظمت (اب) پاک ہے۔ پھر آپ
نے بقدر رکوع اسجد فرمایا اور پھر "عکومت
بادشاہت بڑائی اور عظمت (اب) پاک ہے۔ پھر آپ
نے دوسری رکعت میں سورہ آل

عمر بن خطابؓ پھر (تیسری رکعت میں) سورہ النساء اور
اچھوتی رکعت میں سورہ مائدہ پھر باقی رکعتوں میں آپ
اس طرح کہتے یعنی پہلی رکعت کی طرح رکوع و سجدہ کرتا

باب ۳۲ قرأت فرما

حضرت عبداللہ بن علیؓ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ
عنها سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت مبارکہ کے بارے
میں پوچھا پس انہوں نے سنا کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا اسی
صاف اور جدا جدا حروف و اکی (قرأت) بیان فرماتے
تھے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عروہ کو جدا جدا کر کے پڑھتے تھے)
حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
قرأت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے
فرمایا آپ حب ضرورت (حروف کو) کھینچ
کر پڑھتے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک (کے آیات) ا
جدا جدا کر کے پڑھتے، فرماتے الحمد للہ
رب العالمین پھر وقف فرماتے اور پھر (الحمد للہ رب
العالمین) پھر آپ وقف فرماتے اور پڑھتے۔ (ابن ابی یوسف
الدرر)

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا آیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ قرأت فرماتے تھے یا بلند
آواز سے؟ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا
آپ دونوں طرح پڑھتے تھے کبھی آپ آہستہ پڑھتے
اور کبھی بلند آواز سے میں نے کہا اللہ تعالیٰ شہید
کے لائق ہے جس نے دین کے معاملے میں وسعت
رکھی ہے۔

وَالْكَبِيرَ بَيِّنًا وَالْعَظِيمَةَ ثُمَّ قَرَأَ الْكَ
عِمَاءَ ثُمَّ سُورَةَ سُورَةَ سُورَةَ يَفْعَلُ
مِثْلَ ذَلِكَ.

بَاب مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ يَحْيَى بْنِ مَسْلُومٍ أَنَّ سَالِ
أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ قِرَاءَةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا
هِيَ تَلَعَتْ قِرَاءَةً مُفْتَرِدَةً حَرْفًا
حَرْفًا.

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَدًّا.

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُقَلِّمُ قِرَاءَتَهُ يَقُولُ الْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُولُ
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ
مَالِكٌ يُؤْمِرُ السَّابِقِينَ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتِيبٍ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَكَانَ يُسَرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ
أَمْ يَجْهَرُ؟ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ وَكَانَ
كَانَ يَفْعَلُ رَبِّمَا أَسَمَ وَرَبِّمَا أَجْهَرَ
قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ
فِي الْأُمُورِ سَخَاءً.

عَنْ اَبِي هَالِجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَ اَنَا
عَلَى حَائِشِي.

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ يَوْمَ الْفَتْحِ
وَهُوَ يَقْرَأُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا
مُبِينًا لِيُخَفِّرَ لَكَ اللهُ مَا تَعَدَّاهُ مِنْ
ذَنبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَقَرَأَ وَرَجَعَ
قَالَ وَقَالَ مَعَاوِيَةُ بْنُ هِزَالٍ كَرِهَ
لَا اَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَى لَاخِذَاتِ
لَكُمْ فِي ذَالِكِ الصَّوْتِ اَوْ قَالَ
الْخُفْي.

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا اِلَّا حَسَنَ
الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ
يُبَيِّنُكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ
لَا يُرِجِعُهُ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا يَسْمَعُ مِنْ فِي
الْحَبْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ
بَابُ مَا حَاءَ فِي بَيِّنَاتِ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ مَعْلَانَ وَهُوَ ابْنُ عَبَّادٍ رَضِيَ اللهُ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
قَالَ اُحْيَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے
سات کے وقت (اپنے گھر کی) چھت پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قراءت
سنا کرتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن ارشاد
پر لیکھا آپ پڑھ رہے تھے۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ الْاَلَمَ
ابہ شک ہم نے آپ کو واضح فتح دی تاکہ اللہ قتلے
آپ سبب آپ کے پہلے اللہ بعد اللہوں کے گناہوں
کو بخش دے، آپ غرض آواز کی سے قراءت فرماتے
عبداللہ بن معقل کہتے ہیں (میرے استاد) معاذ بن
قوس نے فرمایا اگر مجھے لوگوں کے جمع ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو میں
اسی آواز میں آیا کہ اسی جیسے میں ابنا تا شروع کرتا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے ہر نبی کو خوبصورت اور خوش آواز بنا کر بھیجا اور تمہارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم (میں) خوب تھو اللہ خوش آواز تھے
آپ قراءت میں ہمیشہ، خوش الحانی
نہیں فرماتے تھے۔ اسی خوش الحانی سے پڑھا آپ کی
ملوت مبارک نہیں تھی بلکہ کبھی آپ اس طرح پڑھتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت (انہی)
بلند ہوتی، کہ صحن میں بیٹھا ہوا آدمی سن دیتا مگر آپ
گھر کے اندر نماز پڑھ رہے ہوتے۔

باب انس مبارک

حضرت سہرnf اپنے والد ماجد عبد اللہ بن
شعیبہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں
انہوں نے فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَلِجُودِهِمْ أَيْدِيَهُمْ كَأَيْدِي
النَّبِيِّ مِنَ الْبُكَاءِ .

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ
أَمْرِي قَالَ لِي أَيْحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ مِنْ عَذِيرِي
فَمَا أَتُ سُوْرَةً النَّبَاِ حَتَّى يَلْفِكَ وَرِجْلَانَا
يَلَا عَلَى هُوَ لَا شَيْئَ إِذَا قَالَ مَا آيَةُ عَذِيرِي
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْمَلَانِ .

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ وَرَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ أَنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَتَنَاهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاتِي حَتَّى لَمْ يَكُنْ يَرُكْعُ
مَشْرُوكًا فَلَمْ يَكُنْ يَرُفَعُ رَأْسَهُ مَشْرُوكًا
رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكُنْ أَنْ يَسْجُدَ مَشْرُوكًا
سَجَدًا فَلَمْ يَكُنْ أَنْ يَرُفَعُ رَأْسَهُ مَشْرُوكًا
رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكُنْ أَنْ يَسْجُدَ
مَشْرُوكًا فَلَمْ يَكُنْ أَنْ يَرُفَعُ
رَأْسَهُ فَجَعَلَ يَنْفَعُهُ وَيَبْخِي
وَيَقُولُ رَبِّ أَنْتُمْ تَعْدُوْنِي أَنْ لَا
تَعْدُوْا بِهِمْ وَأَنَا فِيهِمْ رَبِّ أَنْتُمْ
تَعْدُوْنِي أَنْ لَا تَعْدُوْا بِهِمْ وَهُمْ
يَسْتَغْفِرُونَ وَلَوْ أَنَّ كُنتُمْ كُنْتُمْ
فَلَمَّا صَلَّى دَعَا ثَلَاثِينَ أَجَلَتِ الشَّمْسُ
فَتَنَاهُمْ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَمَّنَّ عَلَيْهِ
مَشْرُوكًا إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
إِذَا تَنَاسَلَا مِنْ آيَةِ اللَّهِ لَا يَنْكَبِعَانِ

پس حاضر ہوا آپ (اس وقت) نماز پڑھ رہے تھے اور
آپ کے سینہ مبارک سے ہنڈیاں کے جوش کا طبع رونے کی آواز آرہی تھی
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ اقرآن پاک پڑھنے کا حکم فرمایا
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں آپ
کے سامنے پڑھوں حالانکہ آپ پر قرآن پاک نازل ہوا۔ آپ نے
فرمایا میں دوسرے آدمی سے سنا چاہتا ہوں پھر میں نے سورۃ
نہ، پڑھی اور جب میں وجہ تابت علی محمد و آلہ شہید پر پہنچا
فرماتے ہیں اقرآن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک
آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے دیکھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں ایک
دن سورج کو گن گن گیا (قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑھنی شروع کی) (اتنا سابقام کیا کہ آپ
رکوع کرنے والے نہیں معلوم ہوتے تھے، پھر آپ نے
رکوع فرمایا اور اتنا سابقام رکوع فرمایا) گویا کہ آپ رکوع سے
سرانہ نہیں اٹھائیں گے پھر نہایت سابقام کیا اور پھر
سجدہ فرمایا تو اس میں کان در شمرے رہے۔ دونوں
سجدوں کے درمیان نہایت سابقام کرنے کے بعد آپ نے
دوسرا سجدہ فرمایا اور اس میں اتنی دیر ٹھہرے، گویا کہ آپ
سجدہ سے سر مبارک نہیں اٹھائیں گے۔ سجدے کی
حالت میں آپ کراہنے اور رونے لگے اور دعا فرمائی
"اے میرے پروردگار! کیا تو نے یہ وعدہ نہیں فرمایا کہ جب
تک میں ان میں ہوں تو ان کو عذاب نہیں دے گا۔ اے
میرے پروردگار! کیا تو اعداء نہیں کر جب تک یہ اتنی
بخشش مانگتے رہیں گے تو ان کو عذاب نہیں دے گا۔
(اے اللہ!) اتم تجھ سے بخشش کے طلب گار
ہیں جب آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی تو سورج
درشن ہو گیا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر اللہ

تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا ہے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان کو کس کی موت یا زندگی کی وجہ

سے گرہن نہیں ملتا جب ان کو گرہن لگے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ نہاد چاہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کو جو نزع کی حالت میں تھی بغل میں لیا۔ اور پھر اپنے سامنے رکھ دیا۔ اپنا ہنڈا آپ کے سامنے ہی وہ اشکال فرما گئیں۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا امدے کا وجہ سے بیچ پڑیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اللہ کے رسول کے سامنے روٹی ہے ام ایمن نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نہیں دیکھ رہے آپ نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں بے شک یہ آنسو رحمت ہیں اور یقیناً مومن تو ہر سال میں پہلائی پر جوتا ہے بے شک اس کی جانب دونوں پہلوؤں کے درمیان سے نکال جاتی ہے تو وہ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی میت کو پرہ بھی دے رہے تھے اور وہ بھی رہے تھے یا رادوی نے کہا آپ کا آنکھوں سے آنسو جاری رہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کے جنازہ میں حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف فرما تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری رہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات جامع نہ کیا ہو۔ انور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا الزود! پس حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نکالے عنہ قبر میں اتارے (اللہ انہیں دوزخ کیا)

يَمُوتِ أَحَدًا وَلَا يَحْيِيهِمْ هَذَا أَكْثَرُهَا فَاحْذَرُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ

سے گرہن نہیں ملتا جب ان کو گرہن لگے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ نہاد چاہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةً لَهُ تَغْنِي فَاحْتَضَتْهَا كَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَاتَتْ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَاحَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَ يَغْنِي الْبِكْرِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَهْكُمِينَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَاتَ الْمِسْتُ أَرَأَيْكَ تَبْكِي قَالَ لَئِنْ لَسْتُ أَبْكِي إِشْرَافِي رَحْمَةً لَأَنْ الشُّؤْمَ مِنْ بَكِّي خَيْرٌ عَلَيَّ كَلِّ حَالٍ إِنَّ نَفْسَهُ تُنْزَعُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْدُ اللَّهُ تَعَالَى.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي أَوْ قَالَ وَ عَيْنَاكَ تَهْكُمَتَانِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَمَاتَتْ عَيْنِيهِ قَدُمَعَانٍ فَقَالَ أَيْنِكُمُ رَجُلٌ لَمْ يُعَارِفِ اللَّيْلَةَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ أَنْزِلْ فَتَدَلَّ فِي قَبْرِهَا

بَابُ مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
إِنَّمَا كَانَ فِي فِرَاشِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يُنَامُ عَلَيْهِ مِنْ
أَدْمٍ حَشَوُهُ لَيْثٌ.

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سُرِيتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا مَا كَانَ فِي فِرَاشِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ مِنْ أَدْمٍ
حَشَوُهُ لَيْثٌ وَسُجِّلَتْ حَنْصَةٌ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا مَا كَانَ فِي فِرَاشِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ
مُسْحَانَتَيْهِ نَيْلَتَيْنِ خَبْنَا مَرَّ عَلَيْهِ
فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قُلْتُ لَوْ كُنْتُ
أَرْبَعِ ثَنِيَّاتٍ كَانَ أَذْطَا لَهُ فَثَنِيَّتَاهُ
يَا رُبَّ ثَنِيَّاتٍ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مَا
فَرَسْتُمُونِي النَّيْلَةَ قَالَتْ قُلْنَا هُوَ
فِرَاشُكَ إِلَّا أَنَا ثَنِيَّتَاهُ يَا رُبَّ
ثَنِيَّاتٍ قُلْنَا هُوَ أَذْطَاؤُكَ قَالَ
رُدُّوكَ لِحَالِهِ الْأَوَّلَى فَإِنَّهُ مَنَعَتْنِي
وَأَطَاعَهُ صَلَوَاتِي النَّيْلَةَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوَاضُعِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْرُقُونِي كَمَا أَطْرَقَتِ
النَّصَامُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ مَكَتِبُ الْمَدَامِ
إِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ فَتَوَلَّوْا عِبَادَ اللَّهِ

بَابُ بَيْتِ الْمَسْبَرِكِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں بستر پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے تھے وہ چوڑے
کا تھا۔ اور اس میں کجور کی سونجھ ملبوس ہوئی
تھی۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما (اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں) راہنوں نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے مجر مبارک میں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیسلا، ام المومنین نے
فرمایا چوڑے کا بنا ہوا لگتا تھا اور اس میں کجور کی سونجھ
ملبوس ہوئی تھی۔ اور حضرت صفہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا
گیا کہ آپ کے ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر
مبارک کیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا ایک ٹاٹ تھی جس کو ہم
دوسرا کر لیا کرتے تھے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اس پر آرام فرماتے۔ ایک رات میں نے سوچا کہ اگر یہی
اس ٹاٹ کی چار تہہ کر دوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سے زیادہ نرم ہوگا۔ چنانچہ ہم نے اس کو چار تہہ کر دیا۔ صبح
سے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے رات کو کون
بستر بچایا تھا تو آپ فرماتے ہیں، ہم نے کہا بستر تو وہی تھا لیکن ہم نے
اکل چار تہیں کر دی تھیں کہ کجور کے چارے خیال میں وہ آپ کے لئے زیادہ
نرم ہے آپ نے فرمایا اسے چلے مالٹ پھینک دو کہ کجور اکیلی نہ رہے بلکہ

بَابُ انْكَسَارِي فَرَانَا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے اس طرح
(مد سے) نہ بڑھاؤ، جس طرح میاں لوں نے حضرت
عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مد سے بڑھایا ہے شک
میں اللہ کا بندہ ہوں، لہذا مجھے "اللہ کا بندہ"

وَرَسُولُهُ

اداس کا رسول کہو۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ أَمْرًا أَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ إِنْ لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ
فَقَالَ أَجْلِسِي فِي أَرْحَاطِي إِنْ لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ
أَجْلِسِي إِلَيْكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
عورت نے باغیچہ و رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول
اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ سے ایک کام ہے آپ نے
فرمایا تو دینے لہجہ کے جس راستہ میں چاہے میں کہ شہ میں بھی وہاں بیٹھا
ہوں۔ (یعنی جہاں چاہے مجھے اپنی ضرورت سے آگاہ کر دے)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعُوذُ الْمَرْحُومَ وَيَسْتَهْدِي الْجَنَابَ يَسْتَرْ
وَيَرْكَبُ السَّمَاءَ وَيَجِيبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ
وَكَانَ يَوْمَ بَيْتِي قَدْ نَظَرْتُ عَلَى جَمَاعَةٍ
مَحْطُومَةٍ بِحَبْلٍ مَشْدُودٍ عَلَيْهِ إِكَافٌ
مِنْ لَبَنٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیابان کی عبادت فرماتے
جب زند میں تشریف لے جاتے دروازہ گروہش
پر سوار ہوتے اور غلام کی (بھی) دعوت قبول
فرماتے۔ (جنگ) (بہن) قرینہ کے دن آپ ایک نماز
گروہش پر سوار تھے جس کی رسی اور چلان کھجور کی سونڈ
کے تھے۔

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْجَأُ إِلَى خَيْرِ الْخَيْرِ
وَالْإِهْلَالِ الشَّعْنَةِ فَيَجِيبُ وَلَقَدْ كَانَ
لَهُ دَرْعٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ فَمَا وَجَدَ مَا يَكُونُ
حَتَّى مَاتَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کی روٹی (دکھائی) دن کی باسی
پر ان چکنائی کی دعوت دی جاتی تو (بھی) قبول فرماتے
آپ کی زبردستی یہودی کے پاس گروہی تھی لیکن آپ نے اسے نہ لے کر
پھوڑنے کے لئے کچھ نہ پایا (یہ فقر امتیازی کی شان تھی)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى رَحْلِ رَحَى وَعَلَيْهِ قَطِيفَةٌ لَا تُسَاوِي
أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ
حَبًّا لَا يَأْكُلُهُ فِيهِ وَلَا
سُمْعَةً

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر جس پر
ایک کپڑا ہوا تھا (راج فرمایا) اس کپڑے کی قیمت چار
درہم بھی نہیں تھی۔ آپ نے دعا فرمائی "اے اللہ!
اس کو ایسا حج بنارے جس میں ریاکاری اور ناانیش
نہ ہو۔"

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَكَانُوا إِذَا سَأَوْا لَمْ يَقُولُوا إِنَّا يَعْلَمُونَ
مِنْ كَرَاهِيَةٍ لِدَلِكِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہ تھا حضرت انس فرماتے ہیں یہودی جب
صحابہ کرام آپ کو دیکھتے تو کہتے نہ ہوتے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اے پسند نہیں فرماتے۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَجِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
قَالَ سَأَلْتُ خَالِيًا مِنْهُمْ عَنْ أَبِي عَالَةَ
بِصْنِ اللَّهِ عَنْهُ دَكَانٌ وَصَاحِبًا عَنْ
حَبِيبَةِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَشْتَهَى أَنْ يُصِيفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا
فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَبِيحًا مُفْخَعًا يَتَلَا لَا وَجْهَهُ
تَلَا لَا الْقَبْرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَذَكَرَ
الْحَدِيثَ يَكُونُ قَالَ الْحَسَنُ
فَكُنْتُهَا الْحُسَيْنَ زَمَانًا فَفَرَعْتُهَا
فَوَجَدْتُهَا قَدْ سَبَقَنِي إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ
عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ وَوَجَدْتُهَا قَدْ
سَأَلَ آبَاءُ عَنْ مَذْخِلِهِ وَ عَنْ
مَخْرَجِهِ وَشَكَّلَهُ فَكَلَّمَ مَذْخُجَ
مِنْهُ شَيْئًا قَالَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُ أَبِي عَنْ دُخُولِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ كَانَ إِذَا أَدَّى إِلَى مَسْجِدِهِ
جُزْءٌ دُخُولُهُ ثَلَاثَةٌ أَجْزَاءُ
جُزْءٌ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجُزْءٌ لِأَهْلِهِ
وَجُزْءٌ لِنَفْسِهِ ثُمَّ جُزْءٌ جُزْءٌ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ فَذَكَرَ ذَلِكَ
بِالْخَامَةِ عَلَى الْعَامَةِ وَلَا يَبْدَأُ خَيْرُ
عَنْهُمْ شَيْئًا وَكَانَ مِنْ مَسِيرَتِهِمْ
فِي جُزْءِ الْأُمَةِ رَأَيْتُ أَهْلَ
الْفَصْلِ يَذْنِبُهُ وَفَسْمُهُ عَلَى قَدَرِ
فَضْلِهِمْ فِي الدِّينِ فَيَنْتَهِي
ذُو الْحَاجَةِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَتَيْنِ
وَمِنْهُمْ ذُو الْحَوَارِيجِ فَيَنْتَهِي

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے
اپنے ماسد ہند بن ابی ہال رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے علیہ مبارک کے بارے میں پوچھا، آپ (رہند بن
ابو ہال) علیہ مبارک سے زیادہ واقف تھے اور میں چاہتا تھا
کہ وہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ بیان
کریں، انہوں نے ہند بن ابی ہال سے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نہایت دلشان معزز تھے، اور آپ کا چہرہ مبارک چہرے
کے چاند کے طرح چمکتا تھا۔ پھر انہوں نے پوری حدیث
بیان کر دی کہ حدیث معزوبہ پر گزر چکی ہے، حضرت
حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدت دراز تک حضرت
امام حسین رضی اللہ عنہ سے چھپانے کے بعد ایک مرتبہ
میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ
امام حسین رضی اللہ عنہ سے چھپے ہیں ان (اپنے ماسد ہند) سے
پوچھ چکے ہیں اور جو کچھ مجھے معلوم ہوا اس سے وہ بھی
آگاہ ہو چکے ہیں۔ اور مجھے یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنے
والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لائے، ابھر ماسد آپ کے
نور طریقوں کے بارے میں پوچھ لیا ہے۔ اور کوئی
بات بھی رہا تحقیق انہیں چھوٹی، امام حسین رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے گھر تشریف لائے کی کیفیت کے بارے میں پوچھا تو
انہوں نے فرمایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے
تو اپنے گھر کے وقت کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے ایک حصہ اللہ
تعالیٰ کی عبادت کے لئے ایک حصہ گھر والوں کے رخصتوں کے
اور ایک حصہ اپنے ایک حصہ اپنی ذات کے لئے پھر پناہ
اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم فرماتے ہیں (اپنے بیرونہ
برکات) خاص صحابہ کرام کے فیصلے عام لوگوں تک پہنچا دیتے
اور ان سے کوئی چیز روک کر نہ رکھتے، امت کے حق و حق میں
آپ کی عبادت مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی دالوں کو گھر کے اندر آٹھ (اواز)

يُخْلِفُهُمْ فِي مَا يُمْلِكُهُمْ
وَالْأُمَّةَ مِنْ مَسْئَلَتِهِمْ عَنْهُ وَ
أَخْبَارِهِمْ بِالَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ وَ
يَقُولُ لِيَسْتَلِمَ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ الْقَلْبَ
وَأَبْلَغُوا فِي حَاجَةٍ مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ
إِبْلَاغَهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَبْلَغَ سُدَّ طَائِفًا
حَاجَةً مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ إِبْلَاغَهَا
قَبِلَ اللَّهُ فَتَأْمِينُ يَوْمِ الْقِيَمَةِ
وَلَا يَنْدَكُرُ عَنْهَا إِلَّا ذَالِكُ وَلَا
يَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ غَيْرَ مَا يَدْخُلُونَ
رُؤُوسًا وَلَا يَفْتَرِكُونَ إِلَّا عَنْ
ذَوَابٍ وَيَخْرُجُونَ أَدْلَى بَعْضُهُ
عَنِ الْخَيْرِ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ
مَخْرَجِهِ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيهِ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْذُنُ لِسَانَهُ إِلَّا فِي مَا
يَعْنِيهِ وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يَتَقَبَّلُهُمْ
وَيُكْرِمُ كُلَّ قَوْمٍ وَيُؤَلِّفُهُ
عَلَيْهِمْ وَيُخْذِرُ النَّاسَ وَيَعْتَرِضُ
مِنْهُمْ مَنْ غَيْرَ أَنْ يَطُوقَ عَنْ أَحَدٍ
مِنْهُ بَشْرًا وَلَا عِلْمًا وَلَا يَتَقَبَّلُ
أَمْعَايَةً وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي
أَنْفُسِهِمْ وَيُحْسِنُ الْحَسَنَ وَيُقْوِيهِ
وَيَقْبَلُ الْقَبِيحَ وَيُؤْهِبُهُ مَعْتَدِلُ
الْأَمْرِ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ وَلَا يَفْسُدُ لَهْفًا
أَنْ يَحْضُرُوا أَوْ يَمُوتُوا لِكُلِّ حَسَنٍ
عِنْدَهُ عَزَادٌ وَلَا يَقْبَلُ عَنِ الْخَسِيسِ
وَلَا يَجَاوِزُ الْإِدْنِ يَكُونُ مِنَ
النَّاسِ خَيْرًا هُوَ أَفْضَلُهُمْ عَشْرًا

فرماتے اور انکی رضی عنہ خصوصیت کے اعتبار سے ان پر وقت تقسیم
فرماتے۔ ان میں سے کسی کی ایک منزلت ہوتی، کوئی اور منزلت
والا ہوتا، اور کسی کی ہیبت سے عاجتیں ہوتیں۔ آپ ان کی ضروریات
میں مشغول ہوتے اور ان کو انکی اپنی اور بانی امت کی اصلاح
سے متعلق کاموں میں مشغول رکھتے۔ ان سے ان کے مسائل کے
بارے میں پوچھتے اور ان کے مناسب حال ہدایات فرماتے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، حاضر کو نائب تک رکھتے
ہوئے مسائل پہنچانے کا میں اللہ میرے پاس ایسے آدمی کی ضرورت
بھی پہنچا یا کرو جو خود نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ جو شخص ایسے آدمی
کی حاجات، کسی صاحب اختیار کے پاس پہنچا دے۔ تو
اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا۔ اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی ہی ضروریات کا ذکر
کیا جاتا تھا۔ آپ اس کے خلاف راجحی فضول بات قبول نہیں
فرماتے تھے۔ لوگ آپ کے پاس رمل و نقل کی حاجت
کے کرتے اور حبیب واپس جلتے تو رمل و نقل کے علاوہ
کھا نا وغیرہ بھی کھا کر جاتے اور بھلائی کے راہ نمائین کر جاتے
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے ہاتھ
بارہ سے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لے جانے
کی کیفیت) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان مبارک کمرن با مقصد کلام کے لئے
استعمال فرماتے مگر کلام کو باہر جنت نکھاتے اور ان کو جہان
پر لے دیتے، آپ ہر قوم کے معزز آدمی کی عزت کرتے اور اسے
ان پر حاکم مقرر کرتے لوگوں کو رنداب الہی سے ڈراتے اور ان
سے اپنی مخالفت فرماتے لیکن اس کے باوجود ہر ایک سے
خندہ رول اللہ خوش خلق سے پیش آتے۔ اپنے صاحب کرام کے
حالات دریافت کرتے اور لوگوں کے حالات بھی معلوم فرماتے
رہتے۔ آپ ایسے کر اہما جتے اور اس کی تائید فرماتے، ہر
کر رہا جتے اور اسے ذلیل و کمزور کرتے۔ آپ ہمیشہ میانہ روی
اختیار فرماتے، اور صاحب کرام سے ہر چیز نہ رہتے کہ کہیں وہ

أَعْتَهُمْ نَصِيحَةً وَأَعْظَمَهُمْ عِنْدَهُ
مَنْزِلَةً أَحْسَنَهُمْ مَوَاسَاةً وَمَوَازَنَةً
قَالَ فَكَأَنَّهُ عَنْ مَجْلِسِهِ فَقَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَكُونُ وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا عَلَى ذِكْرٍ
إِذَا انْزَلَتْهُ إِلَى قَدَمِهِ فَجَلَسَ حَيْثُ
يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَيَأْمُرُ بِذَلِكَ
يُعْطَى كُلُّ جُلُوسٍ بِنَصِيحَةٍ لَا يَخِيبُ
جُلُوسُهُ أَقْ أَحَدًا أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنْهُ
مَنْ جَانَسَهُ أَوْ فَادَمَهُ فِي حَاجَةٍ
صَابِرًا حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُتَصَرِّفُ عَنْهُ
وَمَنْ سَأَلَ حَاجَتَهُ لَمْ يَبْرُدْهُ إِلَّا
بِهَا أَوْ يَمْسُرُ مِنْ الْقَوْلِ قَدْ وَسَمَ
النَّاسَ بِسُطَّةٍ وَخَلْفَهُ قَصَاةً لِكُلِّ
أَبٍ وَصَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً
مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ يَوْمٍ وَحَيَاةٍ وَصَبْرٍ
وَأَمَانَةٍ لَا تَرُدُّ فِيهِ الْأَصْوَابُ وَلَا
تَوْبَنُ فِيهِ الْخُرُمُ وَلَا تَنْقُصُ قُلَّتَانِ
مُتَعَادِلَتَيْنِ بَلْ كَانُوا يَتَنَاصَرُونَ فِيهِ
بِالْقِتْوَى مُتَسَوِّضِينَ يُوقِرُونَ فِيهِ
الْكَبِيرَ وَيَرْحَلُونَ فِيهِ الضَّعِيفَ وَ
يُؤْتَرُونَ ذَا الْحَاجَةِ وَيَحْفَظُونَ
الْغَرِيبَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ أَكْهَدَانِي إِلَى كَرَاعٍ لَقَبَلْتُ
وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ.

نفس یا سست نہ رہا ہوں۔ آپ کے پاس برائت کے لئے کمل سلمان
ہوا۔ آپ نہ تو حق سے حاضر رہتے اور نہ آگے بڑھتے (یعنی حق پر پہنچتے)
لوگوں میں مجتہدین ہزار آپ کے ہم نشین ہوتے۔ جو لوگوں کا زیادہ فیض
ہوتا وہ آپ کے نزدیک افضل ہوتا اور جو شخص لوگوں پر زیادہ احسان
کرتا اور ان سے اچھا برتاؤ کرتا، آپ کے نزدیک وہ بڑے مرتبے والا
ہوتا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ان سے اپنے
والدہ ماجدہ سے انحضرت صلی اللہ علیہ کے مجلس مبارک کے بارے میں
پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ
کا ذکر کرتے جب آپ کسی مجلس میں تشریف لے جاتے تو وہاں
مجلس ختم ہوتی تشریف رکھتے اور اسی بات کو حکم بھی فرماتے ہر
بیٹھے والے کو اس کا حق دیتے (یعنی سب سے برابر پیش آتے)
کوئی بیٹھے والا یہ نہ سمجھتا کہ اس سے کوئی زیادہ با عزت ہے۔
جب کوئی شخص آپ کے پاس بیٹھتا یا آپ سے گفتگو کرتا تو جب تک
وہ خود نہ چلا جاتا آپ اس کے پاس بیٹھے رہتے اور جو آپ کے
سامنے اپنی عزت پیش کرتا آپ اس کی حاجت پوری فرماتے یا
فرمایا سے جواب دیتے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش مزاجی اور
حسن اخلاق عام تھا چنانچہ آپ لوگوں کے لئے باپ کی طرح تھے اور
تمام لوگوں کے حقوق آپ کے نزدیک برابر تھے آپکی مبارک مجلس ہمدردی
حیا و عبرت اور امانت کی مجلس ہوتی تھی نہ تو وہاں آدمی بے بند ہوتا
اور نہ ہی رخصتہ لوگوں کی سڑکیں پر ریب لگایا جاتا۔ اس مجلس مبارک کی
خطبیاں (الفرق کی مجلس بھی ہوتا) پھیلاتی نہیں جاتی تھیں اہل مجلس آپس
میں برابر رہتے، ایک دوسرے پر غر نہیں کرتے تھے (صرف تعوی کی دورے
ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے تھے۔ اہل مجلس راجعہ کرتے، بڑی کی
عزت کرتے اور چھوٹیوں پر رحم کرتے ہر جہتوں کو ترجیح دیتے اللہ
سافر کے حقوق کا خیال رکھتے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کا پایہ تخت دیا
جائے تو میں قبول کر لوں اور اگر اس کی دھوت (سجی) دی جائے
تو میں بھی قبول کر لوں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ بِرَأْيٍ يَحِلُّ وَلَا يَرُدُّونَ

عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُونُسَ وَأَفْعَدَانِي فِي حَبِيرٍ وَمَسْرٍ
عَلَى رَأْيِي.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَبَّرَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي رَاحِلَةَ وَطَيْفَةَ كُنْزًا
مَرِيًّا فَمِنْهَا أَرْبَعَةٌ دَرَاهِمٌ فَكُنَّا
أَسْتَوْتُ بِهِ رَاحِلَةً قَالَ لَبَيْكَ
يَحْيَى لَا سَمْعَةَ فِيهَا وَلَا
رِيَاءَ.

وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مَخِيطًا دَعَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَرَّبَ لَهُ ثَرِيدًا عَلَيْهِ دُجَاءٌ قَالَ
فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْخُذُ الدُّجَاءَ قَالَ ثَابِتٌ
فَسَمِعْتُ أَنَسًا (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا)
يَقُولُ فَمَا صَبَغَ بِي طَعَامٌ أَحَدٌ
عَلَيَّ أَنْ يُصَبَّغَ فِيهِ دُجَاءٌ إِلَّا
صَبَغَ.

عَنْ عَمْرٍاءَ قَالَتْ قِيلَ لِعَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَاذَا كَانَ يَفْعَلُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ آپ نے لوزخیر پر سولہ
تھے اور نہ ہی ترک گھوڑے پر بلکہ پیدل تشریف لائے جو
اپنی قرابہ کا واضح ثبوت ہے۔

حضرت عبد اللہ بن سلام کے صاحبزادے حضرت یونس
رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہم
یوسف رکھا اور مجھے اپنی گردن میں بٹھا کر میرے سر پر دست افشائی
پھیرا۔ (یعنی گھنٹن میں)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر روبرو اڑھنی پر
تھا اور ایک کنب پر روبرو اس پالان پر تھا۔ جس کی قیمت
ہمارے خیال میں چار سو سو تھی، حج فرمایا جب آپ اڑھنی پر
تشریف فرما ہوئے تو فرمایا میں ایسے حج کے لئے کھڑا ہوں
جو شہرت اور فائز سے پاک ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،
ایک روز نبی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی
اور آپ کے سامنے شریہ (روٹی اور گوشت) جس
میں کدو (بھی) لاکر رکھے (حضرت انس رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کدو
لے لے کر کھاتے کھیر نکرا آپ کدو پسند فرماتے
تھے۔ حضرت ثابت فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی
اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد جب بھی میرے لئے
کھانا تیار کیا جائے تو میں بھی بک مکن ہوتا اس میں کدو
ڈالتا ہوں۔

حضرت عمرو کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھریلو معمولات
کے بارے میں پوچھا گیا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے

فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَأَنِّ بُشْرًا مِّنَ الْبَشَرِ
يَغْلِي لِحُورِهِ وَ يَحْلِبُ شَاةً وَيُحْدِمُ
نَفْسَهُ

بَاب مَا جَاءَ فِي خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ دَخَلَ نَفْسًا عَلَى
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَتْ يَا
لَهُ حَدِّ ثَنَّا أَحَادِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاذَا أَحَدٌ يُكْمُرُ
كُنْتُ جَارَكَ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ
يَعْتَقُ إِلَى فَكَيْتَتِهِ لَهْ فَكُنَّا إِذَا ذَكَرْنَا
الْمُنَى ذَكَرَهَا مَعَنَا قَرَأَا ذَكَرْنَا الْآخِرَةَ
ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الْقَلَامَ
ذَكَرَهُ مَعَنَا فَكُلُّ هَذَا أَحَدٌ يُكْمُرُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيلُ بِوَجْهِهِ
وَحِدْيَتِهِ عَلَى أَشْرِ الْقَوْمِ يَتَأَلَّفُهُمْ
بَذَلِكَ وَكَانَ يُقِيلُ بِوَجْهِهِ وَحَدِيثِهِ
عَلَى حَتَّى ظَنَنْتُ أَنِّي خَيْرُ الْقَوْمِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ
وَسَلَّمَ أَمَّا خَيْرٌ أَوْ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا خَيْرٌ أَمْ
عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَّا خَيْرٌ أَمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

فرمایا آپ انسانوں میں ایک انسان تھے اپنے کپڑوں میں خود
جوئیں دیکھتے ہوگی کا دورہ دیتے اور اپنے کام خود کرتے اور آپ
نہایت پاکیزہ تھے اس کے باوجود جوئیں دیکھنا اور سمجھنا کہیں سے ملے گی۔

باب اخلاق حسنہ

حضرت مارحہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہما
فرماتے ہیں کہ چند آدمی حضرت زید بن ثابت رضی
اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے حالات مبارکہ بتائیے۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں
کیا بتاؤں! میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوسی تھا۔
اور جب آپ پر وحی نازل ہوتی مجھے بلا بھیجتے اور میں (روحی)
کھد لیتا۔ جب ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ بھی ہمارے ساتھ اس
کا ذکر کرتے، جب ہم آخرت کی باتیں کرتے تو آپ بھی
ہمارے ساتھ آخرت کا ذکر کرتے اور جب ہم کھانے پینے کی باتیں
کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ ان باتوں میں شریک ہو جاتے
پس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سیرت تم سے بیان کرتا ہوں۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے شریف آدمی کی طرف بھی
مترجم ہوتے اور اس سے باتیں کرتے تاکہ اس (طریقے) سے
ان کا دل (دیکھوں) کی طرف (مترجم) ہو جائے، اور آپ
میری طرف توجہ فرماتے اور باتیں کرتے یا ان تک کہیں
اپنے آپ کو سب سے اچھا خیال کرتا۔ میں نے عرض کیا،
یا رسول اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں بہتر ہوں یا ابوبکر
رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا! ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا
میں بہتر ہوں یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا
عمر بن خطاب! میں نے پوچھا کیا میں بہتر ہوں یا عثمان غنی
رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا عثمان غنی! پھر نکمہ میرے
پر چھپے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچی بات بتادی
را اس لئے کاش! میں آپ سے مزید بہتر (آنحضرت)

صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن سوک ہر ایک سے برابر تھا اس لئے ہر آدمی یہ سمجھا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ مقرب ہوں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے دس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارے، آپ نے مجھے کبھی "اؤت" تک نہیں فرمایا نہ کسی کام کے کرنے پر مجھے فرمایا کہ تو نے کیوں کیا؟ اور نہ کسی کام کے ترک پر فرمایا کہ تو نے کیوں چھوڑا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ پسندیدہ اخلاق والے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رستہ انکس سے زیادہ طام میں نہ کوئی چسپہ نہیں دیکھی نہ تو ریشم یا کپڑا، نہ خالص ریشم کپڑا اور نہ دوسری کوئی چیز اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبودار چیز میں نے نہیں محسوس کی نہ کوئی مٹک اور نہ ہی کوئی عطر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے کپڑوں پر زعفران کا لہجہ رنگ تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو بھی اس پر ایسے بات نہیں فرماتے تھے جو اسے پسند ہو اس لئے جب وہ بلا گیا آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر تم اسے اس نزدیکی کے چھوڑنے کا کہتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو لمبی طور پر غش کہنے والے تھے، اور نہ یہ تکلف غش گو کہتے، (اسی طرح) آپ بازاروں میں چلانے والے بھی نہیں تھے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے بلکہ سناٹ کر دیتے

قَالَ عُمَانُ فَلَمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسًا قَسِيًّا فَلَوْ دُرْتُ أَفْقًا لَمْ أَكُنْ سَأَلْتُهُ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا سَبْعِينَ قَرْنًا قَالُوا لِي أَمْحَقَ قَطُّ وَمَا قَالُوا لِي بِشَيْءٍ مَنَعْتُهُ لَمْ مَنَعْتُهُ وَلَا لِي شَيْءٌ تَرَكْتُهُ لَمْ تَرَكْتُهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَلَا مَبِيتَ سَتَ خَلَقًا وَلَا حَيْرِيًّا وَلَا شَيْئًا كَانَ الْإِنْسَانُ مِنْ كَيْفٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَيْئًا مَسَّ قَطُّ وَلَا عَطَا كَانَ أَكْبَبَ مِنْ عَرَفِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عَشْرًا رَجُلٌ بِهِ أَقْدَرُ صُفْرًا قَالُوا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكَادُ يُوَاجِهَ أَحَدًا يَلْبَسُ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا قَامَ قَالَ لِلْقَوْمِ تَوَقُّلْتُمْ لَا يَكَادُ هَذَا الشَّيْءُ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجِشًا وَلَا مَتَفِجًا وَلَا صَحَابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِعُ بِالشَّيْئَةِ الشَّيْئَةَ وَلَكِنْ يَعْصُوذُ

يُصَفِّرُ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ مَا حَرَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيدَ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا
أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ
لَا حَرَبَ خَاصَّةٍ وَلَا
أَمْرَ آفَاقٍ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ مَا آيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّصِرًا مِنْ
مَطْلَمَتِهِ ظَلَمَهَا قَطُّ مَا لَمْ يَنْتَهِكْ
مِنْ مَعَارِيرِ اللَّهِ تَعَالَى شَيْئًا خَاصًّا
أَنْتَهَكَ مِنْ مَعَارِيرِ اللَّهِ تَعَالَى
شَيْئًا كَانَ مِنْ أَشْيَاءِ هَرَفٍ فِي ذَلِكَ
غَضَبًا وَلَا خَيْرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا
أُحْتَسَرَا أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ
مَأْمُورًا.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَنِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
عِنْدَهُ فَتَعَالَ يَمْسُ ابْنُ الْعَشِيرَةِ وَ
أَخُو الْعَشِيرَةِ ثُمَّ أَدْنَى لَهُ فَلَمَّا
دَخَلَ لَأَنَّ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ
سَلِمَ قُلْتُ مَا قُلْتُ ثُمَّ أَلَنْتُ
لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا إِنْ مِنْ شَيْءٍ التَّاسِ مَنْ
تَرَكَهُ التَّاسِ آذُ وَدَعَا التَّاسِ
الْقَتَاءَ فُحْشِيمَ.

اور در گزیر فرماتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اللہ
تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے اپنے ہاتھ سے کسی
کو نہیں مارا اور آپ نے نہ تو کسی عدا
کو پیٹا اور نہ ہی کسی عورت کو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
میں نے کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
اپنی ذات پر ظلم کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا
جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے عدا کو نہ توڑا جائے (یعنی
شریعت کی غلاف و رزق) اور جب اللہ تعالیٰ کے عدا
کو نہ توڑا جائے (یعنی شرعی پابندیوں سے کوئی تجاوز نہ کرے)
تو اس بارے میں (رب سے) زیادہ غضب ناک ہر
بلے اور جب آپ کو دو کاموں میں سے ایک کا اختیار دیا
جاتا تو آپ ان میں سے زیادہ آسان کو اختیار فرماتے
(بشریک) وہ گناہ کا کام نہ ہوتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک
آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے امداد و تمکین
آنے کی اجازت مانگی، میں اس وقت آپ کے
پاس موجود تھی آپ نے فرمایا (یہ) اپنے قبیلے کا بڑا بیٹا
اور بڑا بھائی (ہے) پھر آپ نے اجازت
فرمائی اور جب وہ داخل ہوا تو آپ نے نہایت
نرمی سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اللہ علیہ وسلم (پسے)
تو آپ نے وہ بات فرمائی اور پھر نرمی سے گفتگو کی
آپ نے فرمایا اے عائشہ! (رضی اللہ عنہا) بیشک لوگوں
میں سے وہ شخص زیادہ شریف ہے جس کو لوگ اس کی
بذریعہ کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَرَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَرَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلْتُ أَبَا عَنٍّ سَيِّدَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُلُوسَاتِهِمْ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا آخِصٍ الْبَشَرِ سَهْلَ الْخَلْقِ لَيِّنَ الْجَانِبِ لَيْسَ بِفَقْطٍ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا صَحَابٍ وَلَا كَخَالِبٍ وَلَا عَقِيَابٍ وَلَا مُصَاحٍ يَتَخَفَتُ عَمَلًا لَا يَشْتَهِي وَلَا يُوَدِّسُ مِنْهُ وَلَا يُجِيبُ فِيهِ قِتْدًا مَرَكَّةً نَفْسُهُ مِنْ كَلَابِ الْبِئْرِ آدٍ وَالْإِكْبَادِ وَمَا لَا يَغْنِيهِ وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ كَانَ لَا يَدُورُ أَحَدًا وَلَا يُعِيبُهُ وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ وَلَا يَسْتَكْمِرُ إِلَّا فِيهِمَا رَجَا تَوَابَةً وَإِذَا تَكَلَّمَ أَهْلَقَ جَلَسَ أَذَى كَانَتْهُمَا عَلَى رَأْسِهِ وَسِيَّهُمَا الْقَلْبُ وَإِذَا سَكَتَ فَكَلَّمُوا لَا يَكْنَانُ زَعُونَ عِنْدَهُ الْخَوِيَّةُ وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ انْصَوًّا لَهُ حَتَّى يَغْرُغَ حَيْثُ يَشْهَرُ عِنْدَهُ حَوِيَّةٌ أَدْلِيَهُ يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُونَ مِنْهُ وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيبِ عَلَى الْجَمْعِ فِي مَنْطِقِهِ وَمَسْأَلَتِهِ حَتَّى أَنْ كَانَ أَصْحَابُهُ لِيَسْجَلِيُوهُمْ وَيَقُولُ إِذَا دَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا تَأْخِذًا وَهُوَ لَا يَقْبَلُ الشَّيْءَ إِلَّا مِنْ مَكَافِيٍّ وَلَا يَقْطَعُ عَلَى أَحَدٍ حَيْثُ حَتَّى يَجُوزَ يَقْطَعَهُ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے ہم نشینوں کے بارے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کشتہ رو، نرم خو، نرم مزاج رہتے تھے، آپ نہ بدگوشتے، نہ سخت دل، نہ چٹانے والے، نہ بدگوار، نہ عیب جواری نہ ہی تنگی کرنے والے، آپ میں چیز کی خواہش نہ رکھتے، اس سے خود ترچم پوشی فرماتے لیکن دوسروں کو رابوس نہ کرتے اور خود اس کی دعوت قبول نہ فرماتے۔ آپ نے اپنے آپ کو تین چیزوں، جھگڑے، الجھڑ اور بے مقصد باتوں سے دور رکھا اور تھانہ اور تین رہی چیزوں کو لوگوں سے بچا رکھتے یعنی نہ تو کسی کی برائی کرتے نہ کسی کو عیب لگاتے اور نہ ہی کسی کا عیب تلاش کرتے۔ آپ موت وہی کام کرتے جن میں قراب کی امید رکھتے جب آپ گفتگو فرماتے آپ کے ہم نشین سر جھکا لیتے گویا کراں کے سولہ پر پرندے رچیے ہوئے ہیں اور جب آپ خاموش ہوجاتے تو وہاں ہمیں گفتگو کرتے ہیں جس کی آواز سن کر ہاتھ پیر ہوجاتے اور جب کوئی شخص آپ کے سامنے آپ کی اجازت سے بات کرتا تو باقی لوگ خاموش رہتے جب تک کہ وہ فارغ نہ ہوجاتا۔ ان سب کی گفتگو آپ کے نزدیک پیدا ہونے کی گفتگو کی طرح ہی ہوتی یعنی سب کی گفتگو ایک طرح سادہت ملاتے جس بات سے جانی لوگ سنتے آپ بھی ہنس فرماتے اور جس بات پر دوسرے قہقہہ کرتے آپ بھی قہقہہ کرتے کسی اجنبی آدمی کی رسول کرنے میں بدیہی اور بیاد کی برداشت فرماتے یہاں تک کہ سوا کلام پر ایسی آدمیوں کو آپ کے پاس لے آتے تاکہ ان کی گفتگو سے ہر وہ بھی فائدہ اٹھا لیں آپ فرمایا کرتے تھے جب کسی ماجد کو طلب حاجت میں دیکھو تو اسے دیکھو کہ آپ اپنی قرین صفت اسی آدمی سے قبول کرتے جو احسان کے پہلے میں تعریف کرتا۔ آپ کسی کی گفتگو کو نہ مانتے البتہ اگر وہ سے بڑھ جاتا

یہ بھی اُتر آیا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ
جَاهِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَحْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ كَانَ
أَحْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى
يُسَلِّتَهُ قِيَامَتُهُ جَبْرِئِلُ فَيَقِيضُ عَلَيْهِ
الْقُرْآنَ فَإِذَا الْقِيَمَةُ جَبْرِئِلُ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْوَدَ
بِالْخَيْرِ مِنَ الذَّيْبِ الْمُرْسَلَةِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَدْخُرُ شَيْئًا لَعْدًا.

عَنْ حَسَنِ بْنِ الْحَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا عِنْدِي شَيْءٌ وَلَكِنْ إِنَّمَا عَنِّي مَنَادٌ
جَاءَ فِي شَيْءٍ فَضَمُّهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ فَسَلِّمْ فَقَدْ أُعْطِيَتهُ
فَمَا كَلَفَكَ اللَّهُ مَا لَا تُعْطِيهِ عَلَيْهِ فَكَيْفَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ
(رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ
الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَلَيْكَ وَسَلَّمَ أَفَنَقِي وَلَا تَخَفُ مِنْ
خَوِي الْعَرَبِ إِهْلًا لَا فَتَبَسَّ رَسُولُ

قراسے روک دیتے یا انکو کر تعزیت لے جاتے۔

حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ میں نے
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی چیز کے مانگنے
پر "لا" (یعنی نہیں) نہیں فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی میں سب سے بڑھ
کر سخی تھے، اور آپ کی یہ سنات و رمضان کے مہینے
میں پیسے زیادہ ہوتی تھی۔ آپ کے پاس (رمضان میں)
ہیں، حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوتے اور آپ
انکو قرآن پاک سناتے، جبریل علیہ السلام سے
طاقت کے وقت آپ تیز بارش لانے والی ہوا سے
بھی زیادہ فیاض ہوتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کوئی چیز جمع کرتے
نہیں رکھتے تھے،

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ ایک آدمی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر
کہہ مانگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس وقت)
میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم میرے ہام پر غم نہ کرو۔ جب
میرے پاس کچھ آئے گا تو ادا کر دوں گا۔ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ
وسلم! (ایک بار) آپ اس کو رے سچے ہیں اور آپ
کو اللہ تعالیٰ نے طاقت سے بڑھ کر سکنت نہیں
بنایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاروق اعظم
رضی اللہ عنہ کی بات پسند نہ آئی، ایک انصاری نے
عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! آپ قرآن فرمائیے
اور بارش والے سے تمہاری کانگریز کریں (اس پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم مسکا ہے ادا نصاریٰ کی اس بات سے آپ کے پاس
تقریب پر غرضی کے آثار نمایاں ہو گئے پھر آپ نے فرمایا مجھے اسی
کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت معاذ بن حذافہ کی صاحبزادی حضرت ریح
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں تازہ کھجوروں اور چھوٹے چھوٹے بالوں
والے غریبوں کا ایک نکال لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے
مجھے مٹھی بھر کر دیواریات اور سونا دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے قبول فرماتے
اور اس سے کہہ کر عنایت فرماتے
تھے۔

باب حیاء مبارک

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ ہیں جو بیٹھے
والی اکٹھا می طرح سے بھی زیادہ حیاء فرماتے
تھے اور جب آپ کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ناپسندیدگی کے
آثار آپ کے چہرہ اللہ سے ظاہر ہو جاتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک رازدار کردہ
علامہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین فرماتی ہیں میں
نے دیکھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر کی طرف
نظر نہیں کی یا اپنے فرمایا میں نے دیکھی بھی، آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ستر کی طرف نہیں دیکھا۔

باب سنگی گوانا

حضرت محمد بن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنگی لگانے والے کی اجرت کے
بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعُرِفَ الْبَشَرُ فِي وَجْهِهِ لِقَوْلِ
الْأَنْصَارِيِّ شِعْرًا قَالَ يَهْدِي أُمُوتُ.

عَنْ الزُّبَيْعِ يَنْتِ مَعْقُودٌ بَيْنَ
عَدَاةٍ قَالَتْ أَتَيْتُ الشَّيْخَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَابِرُ مِنْ رُطْبٍ
وَاجْتَرِ رُطْبٍ فَأَعْطَانِي مِلًّا كَقَبِ حُلِيَّتَا
وَدَهَبًا.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ
عَلَيْهَا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَيَاءِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً وَمِنَ
الْعَدَمَاءِ فِي يُخْدِرُهُمَا وَكَانَ إِذَا الْوَرَاءَ
شَيْئًا عَرِثَ فِي وَجْهِهِ.

عَنْ مَوْلَى لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا نَظَرْتُ إِلَى فَرَجِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ
قَالَتْ مَا رَأَيْتُ فَرَجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَيَاءِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ
فَقَالَ أَنَسُ احْتَجَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّهٖ أَبُو طَيْبَةَ قَامَ
لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّوْا هَذِهِ
فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَايجِهِ وَقَالَ إِنَّ
أَفْضَلَ مَا قَبَّلَا وَيُنْفَعُ بِهِ الْحَجَّامَةُ
أَوْ إِنْ مِنْ أَمْتَلٍ دَوَّانِكُمُ الْحِجَامَةُ
عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ
وَأَمَرَنِي فَأَعْطَيْتُ الْعَجَّامَ أَجْرَهُ.

علیہ وسلم نے ابو طیبہ رضی اللہ عنہ سے سگی گولائی اور اس کے لئے دو صاع
غہ دینے کا حکم فرمایا۔ نیز آپ نے اس کے کانوں سے سفارش کوکے کچھ
خارج (جو اس نے اپنے کان کو دیا ہوتا تھا) اکم کر دیا اور آپ نے فرمایا
سب سے کم بہار بہترین علاج سگی گولانا ہے یا درمائی تمہاری
بہترین دوا سگی گولانا ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سگی گولائی اور میں
نے آپ کے حکم پر سگی لگانے والے کو اجرت
دی۔

عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَطْلُتْهُ قَالَ إِنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ
فِي الْأَخْدَاعَيْنِ وَبَيْنَ الْكَتِفَيْنِ وَ
أَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا
لَمْ يُعْطِهِ.

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہما کے شاگرد کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی گردن مبارک کی دو جانب کی رگوں میں اور دونوں
کنڈھوں کے درمیان سگی گولائی اور سگی لگانے والے کو اجرت
عطا فرمائی۔ اگر یہ راجرت حرام ہوتی تو آپ اسے نہ دیتے،

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا
حَجَّامًا فَحَجَّهٖ وَسَأَلَهُ كَمْ خَرَايجُكَ
فَقَالَ ثَلَاثَةٌ أَحْمِ فَوَضَعَهُ عَنْهُ صَلَافًا
وَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے سگی لگانے والے کو نکایا اور پوچھا کہ تمہارے
دو کتہ خارج ہے؟ اس نے کہا تین صاع (تین کاپیہ چوہان)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ایک سے سفارش فرما کر ایک
صاع کم کر دیا اور پھر اس کو اس کی اجرت (یعنی) دیدی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْتَجِمُ فِي الْأَخْدَاعَيْنِ وَ
الْكَاهِيلِ وَكَانَ يَخْتَجِمُ بِسِنِّهِ عَشْرَةً
وَلِسْمِهِ عَشْرَةً وَإِخْدَى وَعَشْرِينَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی دونوں جانب کی رگوں اور
کنڈھوں میں سگی گولایا کرتے تھے اور آپ سترہ انیس
اور اکیس بار سگی گولایا کرتے کرتے،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ بِمَلِكٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مکہ میں
بحالت احرام پاؤں کی پشت پر سگی

گمراہی۔

باب اسماء مبارکہ

حضرت محمد بن جبیر اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "میرے کئی نام (القاب) ہیں میرا نام "محمد" ہے "احمد" ہے اور میرا نام "مالک" ہے میرے قریبے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میرا نام "عاسم" ہے یعنی قیامت کے دن لوگ میرے قدموں پر میرے بعد اساتے جائیں گے اور میرا نام "عاقب" سب سے پہلا ہے کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حضرت حذیفہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے ہر نبی علیہ السلام کے ایک راستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرط ماحل کیا۔ اگر آپ نے فرمایا (اسے حذیفہ) میں "محمد" اور "احمد" ہوں۔ نبی رحمت اور نبی قرب ہوں اور میں متقی (سب سے چھپے کئے والا) ہوں، میں عاصم (جس نے دالا) ہوں نبی عاصم (معاذ کی ماہ) میں بگ کرنے والا ہوں،

باب گزراوقات

حضرت مسک بن عرب کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ اسے لوگوں کی بات میں اپنے ہند کے سلاطین کھانے اور پینے کی چیزیں نہیں حاصل کرتے ہر ایک میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس باقی رہی ہو کر یہ بھی نہیں رہیں جن سے آپ پیر ہو جاتے اور حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کو فقر و تنگدستی تھا، اضطرابی نہ تھا۔

حضرت مالک (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ہم اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی اوقات) ایک ایک ہفتہ گھر میں آگ نہیں ملاتے تھے اور من گھڑی اور پانی پر گزارا ہوتا تھا۔

عَلَى طَهْرِ الْقَدَامِ
بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ
أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي
أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا
الْعَاصِمُ الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ فِي الْكُفْرِ وَأَنَا
الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى
قَدَائِمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ
الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ لَوِثِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسُئِلَ لِي بِعَصِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ
فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ
وَأَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ الْمَنَافَةِ
وَأَنَا الْمُتَّقِي وَأَنَا الْعَاصِمُ وَنَبِيُّ
الْمَلَأِجِرِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَيْشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ
التَّعَمَّانَ بْنَ بَشِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
يَقُولُ أَلَسْتُ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ
مَا شَبَّهْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِبُ مِنَ
الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ.

عَنْ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ إِنَّ كُنَّا أَلْ مُحْتَبِ نَمُكُتُ
شَهْرًا مَا نَسْتَوْفِدُ بَنَاءً إِنْ هُوَ إِلَّا

النَّارِ وَالْمَاءِ

عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْنَا إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ
وَرَفَعْنَا عَنْ بَطْنِنَا عَنْ حَبْرٍ حَبِيرٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِيهِ عَنْ حَبْرَيْنِ .

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مَسَاجِدَ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا
يَلْقَاهَا فِيهَا أَحَدٌ فَأَتَاهُ أَجْبُونِي
لِرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا جَاءَ
بِكَ يَا أَجْبُونِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فَقَالَ خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظَرُ فِي
وَجْهِهِ وَالنَّسْلِيْمِ عَلَيْهِ فَنَلَمُ
يَلْبِسُ أَنْ جَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْجُوعُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَسَلَّمَ
فَقَالَ التَّيْمِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَا هُنَا وَجَدْتُ بَعْضَ ذَلِكَ
فَانْطَلَقُوا إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ
بَيْنَ الْهَيْثَمِ وَالْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ
رَجُلًا كَثِيرَ التَّحَلُّلِ وَالشَّجَرِ وَ
الشَّامِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ فَلَمَّا
يَجْعَلُهُ فَتَالُوا لَا مَرَأَتَهُ أَقِينِ
مَا حُبُّكَ فَقَالَتْ انْطَلِقْ لِيَسْتَعْدِدَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹوں
پر ان سے ہر ایک ایک پتھر سے کھڑا اٹھا کر دکھایا
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکم پر کھڑا اٹھا کر
دیکھ کر رہا رہے اور کھائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت باہر تشریف لائے
جس وقت آپ نہ تو باہر تشریف لایا کرتے تھے اور نہ ہی
کرتی آپ سے ملاقات کرتا تھا۔ (یعنی صلی نہیں تھا)
راہی اشارہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مسافر
ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ابو بکر
کیوں آئے ہو عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اللہ علیہ وسلم
آپ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا میں اور اس لئے
تاکہ آپ کی زیارت کروں اور سلام عرض کروں۔ تبھی میرے
بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی آئے کا سبب پوچھا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم
بھوک کی وجہ سے آیا ہوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں نے بھی کچھ کچھ بھوک (مسوس) کی ہے پھر زمین
حضرات حضرت ابو الہیثم بن میمان الغدادی رضی اللہ عنہ
کے گھر تشریف لے گئے، حضرت ابو الہیثم، بہت سی
گھروں کے گھر والے اور بکریوں کے مالک تھے (لیکن) آپ
کے ہاں کوئی غلام نہیں تھا۔ حضرت ابو الہیثم اس وقت اگر
پر نہیں تھے چنانچہ ان کے بارے میں ان کی زوجہ قمرہ سے
پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے
ہیں۔ تبھی میں حضرت ابو الہیثم تشریف لے آئے آپ کے

ف ۱۔ حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ انطاہر علیہ السلام رضی اللہ عنہم ابی بیت میں شامل ہیں۔

لَنَا السَّمَاءُ فَكَمْ يَلْبَثُوا أَنْ جَاءَ أَبُو
الْهَيْثَمِ بِعَمَلٍ بِهِ يَزْعُمُهَا قَوْضَعَهَا
فَكَرَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْدَئِهِ بِأَبِيهِ وَ
أُمِّهِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِ إِلَى حَيْدِ يَقَعِهِ
فَهَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى
نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنَى قَوْضَعَةٍ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلًا
تَكَلِّمْتُمْ لَنَا مِنْ رُطْبِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي
أَرَدْتُ أَنْ تَخْتَارُوا أَوْ تَعْتَمِدُوا
مِنْ رُطْبِهِ وَبَسْرِهِ مَا كَلُوا وَشَبِبُوا
مِنْ ذَلِكَ السَّمَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ مِنَ التَّعْيِيرِ الَّذِي تَسْتَلُونُ
عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلٌّ بَارِدٌ وَرَطْبٌ
طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ مَا نَطْلُقُ أَبَوَا الْهَيْثَمِ
لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذُبَحَتْ لَنَا ذَاتُ
ذِي فَذَابَحَ لَهُمْ عَنَّا أَوْجَدِيًا
فَاتَّاهَرُوا بِهَا فَكَثُرُوا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا لَكَ
خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَرَادَا أَتَانَا
سَبْعُ فَاتِنَا فَإِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ
مَعَهُمَا قَالِكُ فَاتَانَا أَبُو الْهَيْثَمِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُخْتَرْتُمُوهَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَوْ أَنَّ
اللَّهُ عَلَّمَكَ وَسَلَّمَ) اخْتَرْتُهَا فَقَالَ

پاس ایک مشک بھی جس کو آپ نے مشکل اٹھایا ہوا تھا۔ آپ ہی
رہائی رکھ کر انہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گئے اور عرض
کرنے لگے میرے ابا آپ پرندہ اہل۔ پھر ان (میں) خطرتہ
کو اپنے باغ میں لے گئے، ان کے لئے فرش رکھ کر کھلے بیٹھو
بچایا پھر گئے اور کھجور کا ایک پلدا گوشہ ڈاکر مانت کر دیا، نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان میں سے ہمارے لئے کھجور
کھجوری کیوں ہیں جن کو لایا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پایا کہ آپ خود سب برحق پختہ
یا کچی کھجوریں قتب فرمائیں پھر ان تمام حضرات نے کھجوریں
کھائیں اور اس پانی میں سے پیار جو وہ لئے تھے (آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم بخدا! یہ قسم اسلام آباد وکھڑ
کھجوریں اور کھجور پانی ان نعمتوں میں سے ہیں جن کے بارے
میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا پھر حضرت ابو الہیثم
دکھرا اشرف سے جانے لگے تاکہ کھانا تیار کر کے لائیں تو
اس وقت (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لئے
درد و والی کھجوری ہرگز نہ فرج کرنا چنانچہ انہوں نے بکری
کا بچہ ذبح کیا (فرمایا ارہ) پھر مہانوں نے کھایا تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا
تمہارے پاس غلام ہے؟ عرض کیا نہیں! آپ نے فرمایا
جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو حاضر ہونا پھر کچھ عرصہ
بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف دو غلام آئے
جن کے ساتھ قیصر نہیں تھا۔ حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ حاضر
ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں میں
سے ایک پسند کرو۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی!
صلی اللہ علیہ وسلم! آپ خود ہی قتب فرمائیں (اس پر)
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جس آدمی سے مشورہ
لیا جاتا ہے وہ امین ہی ہوتا۔ تو اس (غلام) کو لے جا کیونکہ
میں نے اس کو ناز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور میں تجھے
اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ پھر

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الْمُسْتَهَارَ مُؤْتَمَنٌ هَذَا قَوْلِي
رَأَيْتُهُ يُصَلِّيُ وَاسْتَوْحِشَ بِهِ مَعْرُوفًا
فَأُطْلِقَ أَبُو الْهَيْثَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
إِلَى أَمْرَاتِهِ فَأَخْبَرَهَا بِتَوَلَّى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَلَتْ
رَأْمَاتُهُ مَا أَمَّتْ بِسَالِحٍ حَقٌّ مَا قَالَتْ
فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّهُ بَانَ تَعْتِقَةً قَالَتْ فَهُوَ عَتِيقِي
فَقَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا
خَلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ يَطَانَتَانِ يَطَانَةٌ
قَامَرَةٌ بِالنَّمْرِ وَفِي وَتَنَهَا عَيْنِ
الْمُسْكِرِ وَيَطَانَةٌ لَا تَأْتُوهُ خَبَالًا
وَمَنْ يَرُقْ يَطَانَةُ الْبُشْرَى فَكَانَ

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ
سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ
أَهْرَقَ دِمَائِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنِّي لَأَوَّلُ
رَجُلٍ رَمَى بِسَهْمِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَقَدْ
رَأَيْتُنِي أَهْرَأُ فِي الْعَصَابَةِ مِنْ أَصْحَابِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا نَأْكُلُ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحَبْكَةَ
حَتَّى تَقْرَأَ حَتَّى أَشَدَّ أَفْتًا حَتَّى أَتَى
أَحَدَنَا لِيَصْنَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّافَةُ وَ
الْبَعِيرُ وَأَصْبَحْتُ بَنُو أَسَدٍ يُكْسِرُ
دُونِي فِي الْقِتَالِ لَقَدْ عَذِبتُ وَ
خَسِرْتُ إِذَا وَطَّلَ عَيْنِي.

حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ نے گھر کا کہانی زوجہ کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد پاک سنایا تو آپ کی بیوی نے کہا کہ
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بڑے جو حقوق پورا
کرنے کو حکم دیا ہے تم ہرگز پورے نہیں کر سکتے البتہ تم اسے
آزاد کر دو اس پر حضرت ابو الہیثم نے فرمایا وہ آزاد ہے
یعنی آزاد کر دیا جی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے (خبر ملتے پر)
فرمایا ایک اللہ تعالیٰ نے ہر نبی اور ہر خلیفہ کے لئے دو باطنی
مشیر مقرر کئے ہیں ایک (باطنی) مشیر اس کو نفس کی
کا حکم دیتا ہے۔ اور برائیوں سے روکتا
ہے، اور ایک (باطنی) مشیر، تباہ کرنے
میں کی نہیں کرتا۔ (اس لئے) جو
شخص بڑے مشیر سے بچا یا گیا
وہ ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ رکھا
گیا۔

حضرت قیس بن ابی حازم روایت کرتے ہیں کہ
میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے
ہرے سنا کہ میں اس امت میں پہلا شخص ہوں جس
نے اللہ کے راستے میں (کسی کا سر کا خون بہایا اور اللہ کے
راستے میں سب سے پہلے میرا لہنے والا لہی، میں ہوں، میں اپنے
آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی جماعت
میں جہاد کرتا ہوا دیکھ رہا ہوں جماعت رزخوں کے پتے اور خار
رزخوں کے پل کھاتے تھے یہاں تک کہ ہمارے منہ (انہ سے)
زخمی ہو گئے اور جب ہم سے کوئی ایک تھکے حاجت کرتا تو
بکری اور اونٹ کی طرح میٹکیاں باہر آتیں (اس کے باوجود)
اب تبدیل ہو کر مدح کر دین کے سماعے میں طعن دیتے ہیں
اگر ایسا ہے تو پھر میں ضرور ہی نقصان میں ہوں اور میرے
اعمال ضائع ہو گئے (حالانکہ یہ ممکن نہیں)۔

عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيْرٍ وَشَوْبِ
أَبِي الرِّكَادِ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
عُثْمَةَ بْنَ عَفْرَةَ وَان رَسُلِي إِلَيْهِ مِنْكُمْ
وَقَالَ انْطَلِقْ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ حَتَّى
إِذَا كُنْتُمْ فِي أَقْصَى أَرْضِ الْعَرَبِ
وَأَذَى بِلَادِ أَرْضِ الْعَجَبِ فَأَقْبَلُوا
حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالسَّيْلِ وَحَدِّ وَادٍ
هَذَا الْكَلَامُ أَنَّ كُنَّا لَمَّا هَلَلْنَا فَانْطَلَقْنَا
هَذِهِ الْبَصَرَةَ فَسَارْنَا حَتَّى إِذَا
بَلَغْنَا حِيَالَ الْحِمْصِ الضَّخِيمِ فَقَالُوا
هَهُنَا أَمْرٌ شَرٌّ فَتَرَلُّوا فَذَكَرُوا
الْحَدِيثَ يُطَوَّلُ قَالَ فَكَانَ عُثْمَةُ
بْنُ عَفْرَةَ وَان لَعَدَا أَيْكُنِي وَرَأَيْتُ نَاسًا
سَبَعَتْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ
حَتَّى تَقَرَّحَتْ أَشْدُّ أَهْنًا فَالْتَقَطْتُ
بُرْدَةً فَكَسَمْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ
فَمَا مَنَّا مِنْ أَوْلَئِكَ السَّبْعَةِ أَحَدًا
وَهُوَ أَمِيرٌ بِمِصْرَ مِنَ الْأَمْصَارِ
وَسَتَجِدُّونَ الْأُمَرََاءَ بَحْدَانًا.

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَعَدَا أُخِفْتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُخَافُ
أَحَدٌ وَلَعَدَا أَوْفِيَتْ فِي اللَّهِ
مَا يُؤْذَى أَحَدٌ وَلَعَدَا أَنْتَ عَلَى تَلْفُوتِكَ
مِنْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَالِي وَلَيْلَالِي
(رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) طَعَامٌ يَا كُلُّهُ ذُو كَبِدٍ
إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيهِ إِبْطِلَالِي (رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ)

حضرت خالد بن عمیر اور شوبہ
فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عقبہ بن
غزوہ رضی اللہ عنہ کو (لنگر کا سردار بنا کر) بھیجا اور فرمایا
تم اللہ تمہارے ساتھی جاؤ اور جب سرزمین عرب کے آخر
اور بھی شہروں کے قریب پہنچو تو وہاں قیام کرو) پھر وہ
تمام روانہ ہوئے اور جب سرحد (جہاں اب بصرہ کی
ہیرونی آبادی ہے) کے مقام پر پہنچے تو وہاں انہوں نے
غرم و سفید پتھر لائے (وہاں کے لوگوں سے) پوچھا یہ
کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا یہ بصرہ (نامی شہر) ہیں
اور جب رومہ کے پھوٹے ٹپ کے برابر پہنچے تو آپس میں
کہنے لگے تمہیں اسی جگہ کا حکم دیا گیا ہے پھر وہاں اتر گئے
اور پھر اسی نے سدا واقعہ بیان کیا (راوی کہتے ہیں کہ عقبہ بن
غزوہ نے بیان کیا کہ میں اپنے آپ کو انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا اس وقت میں (پچھلے سات سالوں)
میں سے ایک تھا۔ ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف درختوں
کے پتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمارے منہ (اندر سے) زخمی ہو گئے
پھر مجھے ایک (گرہی ہوئی) چادر ملی جسے میں نے اپنے اللہ
حضرت سعد کے درمیان تقسیم کر دیا۔ (اور اب ہم ساتوں
کسی نہ کسی شہر کے ماکم ہیں اور ہمارے بعد آنے والے
ماکموں کا تم تجربہ کر لو گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ کی راہ میں اتنا ڈر آیا
اور ستایا گیا جتنا کسی دوسرے کو نہیں ڈر آیا اور ستایا
گیا اور بیشک مجھ پر ایک دفعہ (تیس دن اور رات
ایسے بھی گزرے کہ میرے اللہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ
کے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے کوئی
بامدار کھائے، صرف اتنی چیز بر حضرت بلال
کی بفسل میں آبا کے (یعنی سی صورتی سی چیز)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ
يُجْتَمِعْ عِنْدَهُ وَلَا عِشَاءً وَلَا مِنْ خُبَرٍ
وَلَحِيرٍ إِلَّا عَلَى خُفٍّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
قَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ كَثْرَةُ الْأَيِّدِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں صبح یا شام
کبھی بھی روٹی اور گوشت جمع نہیں ہوتے مگر ہاں جب
شفت اجتماع ہو حضرت عبداللہ کہتے بعض اہل لغت کے
نزدیک "شفت" سے مراد ہاتھوں کی کثرت ہے لہذا
کئی آدمیوں کا ہاں کرکھانا

عَنْ تَوْهَلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، لَمَّا جَلَسْنَا وَكَانَ
بَيْنَهُمَا الْجَلِيسُ وَإِنَّهُ الْكَلْبُ بِنَا
ذَاتِ يَوْمٍ حَتَّى إِذَا دَخَلْنَا بَيْتَهُ
دَخَلَ فَخَافَ شَرَّ خَرَجَ وَأَوْتَيْنَا
بِصُحُفَةٍ فِيهَا خُبْرٌ وَلَحِيرٌ فَدَنَا
وَضَعَتْ بَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ فَكُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ
مَا يُبْكِيكَ قَالَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْبَعْ
هُوَ وَأَهْلُ بَيْتِهِ مِنْ خُبَرِ الشَّعْبِ
فَلَا أَرَانَا أُحْرَمْنَا لِمَا هُوَ خَيْرٌ
لَنَا

حضرت توفیل بن ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ حضرت
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما ہمارے ہم مجلس
تھے۔ اللہ یہ بہترین ہم نشین تھے ایک دن وہ ہمیں اپنے
ساتھ لے آئے جب گھر میں داخل ہوئے، غصن کیا اور
پھر باہر تشریف لائے۔ پھر ہمارے پاس گوشت اور
روٹی کا رطلہا ہوا بڑا پیالہ لایا گیا۔ جب پیالہ رکھا گیا
تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ روٹھے ہیں نے
کہا اے ابو محمد! آپ کیوں روٹے؟ انہوں نے
فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں
وصال فرمایا کہ (کبھی) آپ اور آپ کے اہل بیت نے
جو کی (روٹی) (بھی) پیٹ بھر کر نہیں کھائی
پس میں نہیں خیال کرتا کہ ہم جس رخِ شامی
کے لئے پیچھے چھوڑے گئے ہیں وہ ہمارے لئے
بہتر ہے۔

باب عمر مبارک

بَابُ مَا جَاءَ فِي سِنِّ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ مَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَنِيَّةً ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً
يُوحَى إِلَيْهِ وَيَأْتِيهِ بَنِيَّةٌ عَشْرًا
ثَوْنِي وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ
سَنَةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں، نبوت ملنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تیرہ سال کم عمر میں اور دس
سال مدینہ طیبہ میں رہے۔ اور تریسٹھ
سال کی عمر میں آپ کا وصال
ہوا۔

عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَعَاذِ بْنِ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی

اللہ عنہ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ترمذیہ سال کی عمر میں وصال فرمایا اور اسی عمر میں حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا بھی انتقال ہوا۔ اور ادب میں (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) بھی ترمذیہ برس کا ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ ترمذیہ برس کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک پندرہ سال کی عمر میں ہوا (میدانش اور وصال کے سالوں کو ملا کر وہ ترمذیہ سال)۔

حضرت دغفل بن حنظلہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وصال کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پندرہ سال تھی۔

حضرت ربیعہ بن ابی جہلہ الرضی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرمایا ہرے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک نہ تو بہت لمبا تھا اور نہ ہی بہت پست اور آپ کا رنگ نہ تو بالکل سفید (بغیر سرخی کے) تھا اور نہ بالکل گندم گوں (سیاہی مائل) تھا۔ آپ کے بال مبارک نہ تو بہت زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سب سے چالیس برس کی عمر میں آپ نے اعلان نبوت فرمایا پھر دس برس کہ کرمہ میں رہے دس سال مدینہ طیبہ میں اور پھر ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہو گیا (عربی و تہذیب کے مطابق کرمہ کو ذکر نہیں کیا گیا) اور آپ کی عمر مبارک ترمذیہ برس تھی اور (وصال کے وقت) آپ کے سیرافہ و عود و اڑھی مبارک میں دس بال بھی سفید نہیں تھے۔

(رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) إِنَّهُ سَمِعَهُ يَخْطُبُ قَالَ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تُوُوِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسِينَ وَسِتِّينَ.

عَنْ دَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسِينَ وَسِتِّينَ سَنَةً.

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي جَهْلَةَ الرَضِيِّ عَنْ أَكْبَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالْقَوِيلِ الْبَاسِئِينَ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْبَيْضِ الْأَمْعَى وَلَا بِالْأَذْمَرِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعْبَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشَرَ سِتِّينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِيَحْيَتِهِ عِصْرُونَ شَعْرًا بَيْضًا.

باب بیہ وصال مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-
میں نے آخری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت اس
وقت دیکھا جب آپ نے سوومہ کے دن (کمر کی سے) پردہ
ہٹایا میں نے آپ کے چہرہ النور کی طہارت دیکھا تو ایسا معلوم
ہوا اگر یا کہ قرآن پاک کا ایک ورق ہے۔ اس وقت صبا
کرام، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ
رہے تھے قریب تھا کہ لوگوں میں حرکت پیدا ہوتی، آپ نے
انہیں (اپنی جگہ) ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ ان کی امامت فرما رہے تھے پھر آپ نے پردہ
ٹال دیا اسی دن پچھلے پیر آپ کا وصال ہو گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے یا (آپ نے فرمایا)
میری گال سے تکیہ لگایا ہوا تھا۔ آپ نے پیشاب فرمانے
کے لیے ایک برتن منگوا لیا اور اس میں پیشاب فرمایا۔
پھر اچھڑا کر بعد دعا مانگتے مانگتے آپ کا وصال مبارک
ہو گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت دیکھا آپ کے پاس
پانی کا ایک پیالہ تھا آپ اس میں دست مبارک ڈالتے
اور چہرہ النور پٹتے پھر آپ نے دعا مانگی اے اللہ! موت
کی نعمتوں پر بلا آپ نے سراپا (موت
کی بے ہوشیوں پر میری مدد فرما۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
مجھے کئی کئی آسانی موت پر رشک نہیں
آتا جب سے میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر وصال کے وقت ان تکلیف دہ چیزوں کو

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَفَاتِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ أَخِيرَ نَظَرٍ لَهَا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ
الْبِتَارَةَ يَوْمَ الْأَثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ إِلَى
وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةٌ مُصْحِفٍ وَالنَّاسُ
يُصَلُّونَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فَكَادَ النَّاسُ أَنْ يَضْطَرُّوا فَمَا شَأْنِي إِلَى
النَّاسِ أَنْ أَهْبَحُوا وَأَبُوبَكْرٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ يَوْمُهُمْ وَأَنَا لَفِي الشَّجَفِ
وَتَوَلَّيْتُ مِنْ أُخِيرَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ كُنْتُ مُسْنِدَةً النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ
إِلَى جُحْرِفٍ فَدَا عَا يَطْسُ لِيَبُولَ
فِيهِ شَقْرٌ بَالٌ فَمَاتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَهَا
قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالنُّمُوتِ وَعِنْدَهُ قَدْحٌ
فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْقَدْحِ
شَقْرَ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالنَّارِ شَقْرَ يَقُولُ
اللَّهُمَّ أَعِزَّنِي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ
قَالَ عَلَى سَكْرَاتِ الْمَوْتِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ لَا أَغِيظُ أَحَدًا يَهُونُ مَوْتُ
بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَاةِ مَوْتِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
كَانَتْ لَنَا قُبُورٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا تَسْبِقُهُ قَالِ
مَا قُبُورُ اللَّهِ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْتِ
الَّذِي لَا يَحْيَا أَنَا يَدَا فَنَفِيهِ أَدْنَى
لِي مَوْضِعٍ هَذَا هَذَا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ
أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا دَخَلَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
وَفَاتِهِ فَوَضَعَ قَدَمَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى سَاعِدَيْهِ
وَقَالَ وَابْنِيَا وَاصْفِيَا وَ
خَلِيلَا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النَّبِيَّةَ أَصْنَاءُ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ
فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ
أُظْلِمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا تَقْصُرُ
أَعْيُنُنَا مِنْ تَرَائِبِ وَإِتَالِيَا دَفْنِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَكْثَرْنَا
قُلُوبَنَا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
كَانَتْ تُوقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ الْإِثْمَانِ
عَنْ جَحْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو صحابہ کرام میں آپ
کے دفن کے معاملے میں اختلاف ہو رہا تھا اس پر حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد سنا ہے ۔ جو
مجھے (ابھی تک) نہیں بھولا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا وصال اسی جگہ پر ہوتا ہے جہاں
وہ دفن ہونا پسند کرتا ہے (لہذا) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو آپ کے بستر پر ہی جگہ دفن کر رہے۔

حضرت ابن عباس اور امام احمدین حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال
مبارک کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے
لائے آپ نے اپنا منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں
آنکھوں کے درمیان اور اپنا ہاتھ آپ کی دونوں کلاہوں پر رکھا
اور فرمایا اے نبی! اے برگزیدہ! اے دوست!

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس دن
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو انصار
نبوت سے ہر چیز بھول گئے اور جس دن آپ کا وصال
مبارک ہوا ہر چیز تاریک ہو گئی اور ابھی ہم نے
امر اللہ (اللہ کی شئی مبارک سے) ہاتھ بھاڑے بھی نہیں
تھے اور ہم تدفین میں ہی مصروف تھے کہ
ہمیں اپنے دلوں کی حالت بدل سکھ ہو گئی
(شدت غم کی وجہ سے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال سوموار
کے دن ہوا۔

حضرت جعفر روایت کرتے ہیں کہ میرے

والد حضرت امام باقر (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ سوسوار کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا پھر اس دن اور شگل کی رات (انتظامِ خلافت و غیرہ کی وجہ سے) توقف کے بعد آئندہ رات (بدمر کی رات) آپ کو دفن کیا گیا مسینان (رادی) کہتے ہیں کہ امام باقر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرے لوگ بھی کہہ کر رات کے آخری حصہ کی کوئی ایک اور رستی گئی۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف کے سامعہ اوسے حضرت ابوسلمہ (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک سوسوار کو ہوا، اور شگل کو نہ دین ہوئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مرضِ وصال میں غشی طاری ہوئی پھر آپ کو صحت ہوئی تو فرمایا کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپ پر دوبارہ غشی طاری ہو گئی۔ پھر آپ کو کھرا ہوا تو پوچھا کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ حاضرین نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا حضرت بلال کو کہو کہ اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں! (اس پر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میرے والد نرم دل میں جب وہ اس جگہ کے مقامِ انور پر اکٹھے ہوں گے اور نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ کیا اچھا ہوتا آپ کیساتھ کو حکم فرماتے! پھر آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ جب اتفاقاً ہوا تو پھر فرمایا بلال کو کہو کہ اذان پڑھیں اور ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم تو رائدِ نوح (مطہرات) اور

(رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) قَالَ قُبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَمَكَثَ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَ لَيْلَةَ الْاِثْنَاءِ وَ دُفِنَ مِنَ اللَّيْلِ وَ قَالَ سَفِيَانُ وَ قَالَ عَفِيرَةُ سَمِعَ صَوْتُ الْمَسَاحِيثِ مِنَ الْخَيْرِ اللَّيْلِ.

عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُوفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ دُفِنَ يَوْمَ الْاِثْنَاءِ.

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ أُغْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَاتَّقَى فَقَالَ حَضَرَتِ الْعَشُورَةُ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ مَرُّوا بِلَالٍ فَلْيُؤَدِّنْ وَ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ أَوْ قَالَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أُغْشِيَ عَلَيْهِ فَاتَّقَى فَقَالَ حَضَرَتِ الْعَشُورَةُ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ مَرُّوا بِلَالٍ فَلْيُؤَدِّنْ وَ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِنَّ اَبِي رَجُلًا أَسِيفًا إِذَا قَامَ ذَلِكَ الْمَقَامَ بَكَى فَلَا يَسْتَطِيعُ خَلُّهُ أَمَرَتْ غَيْرَهُ قَالَ ثُمَّ أُغْشِيَ عَلَيْهِ فَاتَّقَى فَقَالَ مَرُّوا بِبِلَالٍ فَلْيُؤَدِّنْ وَ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنْ كُنَّ صَوَابِحٌ أَوْ صَوَابِحَاتٌ يُرْسَفُ قَالَ فَامُرُوا

يَدْلَالُ فَأَذَنَ وَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ فَصَلَّى
 بِالنَّاسِ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ خِطَّةً فَقَالَ
 انْظُرُوا إِنِّي مَنِّي أَتَيْتُكُمْ عَلَيْهِ فَبَجَاءَتْ
 بَرِيدَةٌ وَرَجُلٌ اخْتَدَ فَنَاقَحَا
 عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ ذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ فَأَوْحَى إِلَيْهِ
 أَنْ يَثْبُتَ مَكَانَهُ حَتَّى يَقْضَى أَجْرُ
 بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَواتُهُ هُتِّيتُ إِنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قُبِضَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَاللَّهِ لَا أَسْمَعُ أَحَدًا يَذْكُرُ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قُبِضَ إِلَّا حَرَبَتْهُ بِسَيْفِي هَذَا قَالَ
 وَكَانَ النَّاسُ أَوْثَمِينَ لَمْ يَكُنْ
 فِيهِمْ نَبِيٌّ قَبْلَهُ فَأَمْسَكَ النَّاسُ
 قَعَانُوا يَا سَالِمُ انْطَلِقْ إِلَى صَاحِبِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَادْعُهُ فَاتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَيْتُهُ
 أَيْكِي دَهْشًا فَلَمَّا رَأَى قَالِ لِي
 أَقْبِضْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 يَقُولُ لَا أَسْمَعُ أَحَدًا يَذْكُرُ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قُبِضَ إِلَّا حَرَبَتْهُ بِسَيْفِي هَذَا
 كَقَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَبَجَاءَتْ
 هُوَ وَالنَّاسُ فَتَدَخَّلُوا عَلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ السلام والی عورتوں کی مثل ہو مادی کہتے ہیں پھر
 حضرت بلال کو کہا گیا تو انہوں نے اذان پڑھی اور حضرت
 ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا تو انہوں نے نماز پڑھائی۔
 پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آرام پایا تو فرمایا میرے
 لیے ایسا شخص دیکھ لاؤ جس کا میں سہارا ہوں چنانچہ حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا کی آڑا کردہ لوندی (بریرہ اور ایک مرد
 آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا سہارا
 لیا۔ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو
 پیچھے ہٹنے لگے (لیکن) آپ نے اشارے سے انہیں
 اپنی طرف ٹھہرنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ حضرت صدیق اکبر رضی
 اللہ عنہ نے نماز مکمل کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال
 ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم!
 اگر کسی سے میں نے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کا وصال ہو گیا ہے تو میں اسے اپنی اس تلوار سے قتل کر
 دوں گا۔ لوگ کہتے پڑے نہیں تھے اور آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم سے قبل ان کے پاس کوئی نبی بھی نہیں آیا تھا اس
 لیے لوگ آنحضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کہنے
 پر اس بات سے رک گئے پھر صحابہ کرام نے کہا اے عالم!
 مبارک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بار غلام کو بلا لاؤ
 آپ فرماتے ہیں (میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس
 آیا اس وقت آپ مسجد میں تھے میں میری (مکمل حالت) میں
 دوڑ رہا تھا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو پوچھا کیا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا؟ میں نے عرض کیا، حضرت عمر بن
 خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کسی سے یہ بات نہ سنی
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا لہذا میں اسے
 اپنی اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
 عنہ نے فرمایا چلو! چنانچہ میں آپ کے ہمراہ آیا اس
 وقت لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 (اللہ) داخل ہو چکے تھے۔ آپ نے فرمایا۔

فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفِرْجُوا لِحْ
فَافْرَجُوا لَهُ فَبَجَاءَ حَتَّى أَكْبَتْ
عَلَيْهِ وَمَسَّهُ فَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ
وَأَقْبَعُ مَيِّتُونَ مَعَهُ قَالُوا يَا
صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَقْبَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعْمُرُ فَعَلِمُوا
أَنْ قَدْ صَدَقَ قَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصَبِي
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَعَمُ قَالُوا وَكَيْفَ قَالَ يَدْخُلُ
قَوْمٌ فَيَكْتُمُونَ وَيَدْعُونَ سَمْعًا
يَخْرُجُونَ سَمْعًا يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيَكْتُمُونَ
وَيَصَلُّونَ وَيَدْعُونَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ
حَتَّى يَدْخُلَ النَّاسُ فَقَالُوا يَا
صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعْمُرُ قَالُوا
أَيُّنَ قَالَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي قَبِضَ
اللَّهُ فِيهِ رُوحَهُ فَإِنَّ اللَّهَ
لَمْ يَقْبِضْ رُوحَهُ إِلَّا فِي مَكَانٍ
طَيِّبٍ فَعَلِمُوا أَنَّ قَدْ صَدَقَ
مَعَهُ أَمْرَهُمْ أَنْ يَغْسِلَهُ بِمَنُ
أُمِّيهِ وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ
يَتَشَاوَرُونَ فَقَالُوا انْطَلِقْ
مِنَّا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ
مَنْ دَخَلَهُمْ مَعَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ
فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ مِمَّنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ
أَمِيرٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

اے لوگو! مجھے راستہ دو چنانچہ انہوں نے آپ کو
راستہ دے دیا۔ آپ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے جسمِ مقدس پر بھکتے ہوئے اسے بچھوا اور پھر آپ
نے آیت پڑھی بے شک آپ بھی وصال فرماتے ہوئے
ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔ پھر صحابہ کرام نے کس
اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یارِ غار! کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں!
چنانچہ انہیں معلوم ہو گیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر
انہوں نے پوچھا اے یارِ غار! رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم! کیا ہم رسول اللہ صلیہ وسلم کا نمازِ جنازہ پڑھیں
آپ نے فرمایا ہاں (پڑھو) پوچھا کیسے؟ آپ نے فرمایا
ایک جماعت (اندرا) داخل ہو، تکبیریں کہیں دعا کریں
دردِ مشریت پڑھیں اور باہر آجائیں۔ پھر دوسری جماعت
داخل ہو تکبیریں کہیں دعا کریں اور دردِ مشریت پڑھتے
ہوئے باہر آجائیں یہاں تک کہ (تمام) لوگ غائب ہو
جائیں۔ پھر صحابہ کرام نے پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے درست! کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دفنایا جائے گا آپ نے فرمایا ہاں! پھر پوچھا کہاں؟
آپ نے فرمایا اس جگہ جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح
مبارک کو قبض فرمایا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح
مبارک، پاک جگہ پر قبض فرمائی ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کو
معلوم ہو گیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو آپ کے خاص برادر کی داسے مثل دیں۔ ادھر ہاجرین
میں جو کہ (خلافت کے بارے میں) باہم مشورہ کرتے
گئے۔ پھر انہوں نے (ہاجرین نے) آپ سے عرض کیا
کہ آپ ہمارے ساتھ انصار بھائیوں کے پاس چلیں۔
تاکہ ہم ان کو بھی مشورہ میں شریک کریں۔ دحب وہاں
گئے تو انصار نے کہا ایک امیر ہمیں سے ہو اور ایک تمہیں

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ لَمْ يَمُتْ هَذَا
الثَّلَاثِ شَأْنِي أَثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي
الْعَايَا إِذْ يَقُولُ بِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ
إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا مَنْ هُمَا حَالٌ شَمَّ
بَسْطِيَّةً قَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ
الْمَنَاسُ بَيْعَةً حَسَنَةً
جَمِيلَةً.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَرِيبِ الْمَوْتِ
مَا وَجَدَ قَالَتْ خَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا وَكَرْبَاءُ فَتَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَرِيبَ عَلَيَّ أَبِيبُكَ بَعْدَ
الْيَوْمِ إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ مِنْ أَبِيبِكَ مَا
لَيْسَ بِشَأْنٍ لِي بِهِ ثُمَّ أَحَدًا الْوَفَاةَ يَوْمَ
الْيَقِيَامَةِ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ قَرِيبَاتٌ
مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِهِمَا
الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا فَمَنْ كَانَ لَهُ قَرِيبٌ مِنْ أُمَّتِكَ
قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ قَرِيبٌ يَا مُوَحِّقَةُ
قَالَتْ فَمَنْ لَسْمِيكَنْ لَهُ قَرِيبٌ مِنْ
أُمَّتِكَ قَالَ فَإِنَّا قَرِيبٌ لَأُمَّتِي لَنْ
يُصَابُوا بِمِثْلِي.

میں سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کس شخص
میں تین صفات ہیں (جو قرآن کی آیت میں مذکور ہیں) وہ دو
میں سے دوسرے تھے جب وہ دونوں غار میں تھے جب انہوں نے
اپنے ساتھی سے فرمایا غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر
آپ نے فرمایا وہ دو کون ہیں! (یعنی ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) اور انہوں نے کہنے میں پھر حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ نے ہمت بڑھایا اور ان کی (حضرت صدیق اکبر) بیعت کی
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دھماکے کے وقت طبعی تکلیف
(جیسا کہ آپ کے شایاں شان تھی) پائی تو حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے محمدؐ! (یعنی آپ کو
کس قدر تکلیف ہے) اس پر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی تکلیف
نہیں آئے گی۔ تیرے والد ماجد کے پاس وہ چیز (شو)
حاضر ہوئی جس سے کسی کو جھکاؤ نہیں۔ اب قیامت
کے دن طاعات ہوں گی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی
پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے جس کے
دو قریب (نابالغ بچے جو مر جائیں اور ماں باپ مبارک
ہوں) ہوں اسے اللہ تعالیٰ ان کے سبب جنت میں
داخل فرمائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض
کیا آپ کی امت سے وہ شخص جس کا ایک ہی نابالغ
بچہ مر گیا ہو (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا ان
جس کا ایک نابالغ فوت شدہ بچہ ہوں (وہ بھی جنتی ہے)
ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کی امت میں
سے جس کا ایک بھی بچہ فوت شدہ نہ ہو تو آپ نے
نہرایا میں اپنی امت کے لیے خیریت بہات
ہوں انہیں اتنی تکلیف نہیں پہنچتی جتنی مجھے
پہنچی ہے۔

باب ۵۵ وارش

حضرت عمرو بن ملث، جو حضرت جبریل (ام المومنین) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کے بھائی تھے اور انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صحبت کا شرف حاصل تھا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (وصال کے وقت) صوف اپنے ہتھکڑیاں بچھڑا کر زمین چھوڑ دی جسے آپ نے (ولو خدا میں) حضرت ابوسہرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتونِ نبوت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (امیر المومنین) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور پوچھا کہ آپ کا وارث کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا میرے گھر والے اور میری اولاد (اس پر) خاتونِ جنت نے فرمایا (تو پھر) میں اپنے والد ماجد کی وارث کیوں نہیں ہوں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہو سکتا، میں نبی بنی نہ وارث نہیں ہوتا، پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس کی خبر لگا کر تاروں میں لگا جس کی خبر گیری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہے اور جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے رہے، میں بھی فریب کرتا رہوں گا۔

حضرت ابوالہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما عدل و عدالت فاروق میں (حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس) بھگرتے ہوئے آئے۔ دونوں ایک دوسرے سے فرمایا ہے کہ تو ایسا ہے تو ایسا ہے! (اس پر) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ نبی کا یہ مال صدقہ ہے تو اسے البتہ جو اس نے (دوسرے کو کھلایا) یا بے شک ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا۔ اس حدیث میں اللہ بھی واقع ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَارِثِ أَخِي جُوَيْرِيَةَ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِسَلَاحَةٍ وَبِخَلْتَةٍ وَارْضَا جَعَلَهَا صَدَقَةً.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَتْ مَنْ تَرَكْتُ فَقَالَ أَهْلِي وَقَوْلِي فَقَالَتْ مَا لِي لَا أَرِثُ أَبِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَوْرَثُ وَلِيكِي أَهْوَالُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُولُهُ وَالتَّقَى عَلَى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفِقَ عَلَيْهِ.

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِيًّا جَاءَا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لِيُخْتَصِمَا لِيَقُولَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِمَا حَبِيهِ أَمْتُ كَذَا أَمْتُ كَذَا فَقَالَ عُمَرُ لَطَلَحْتُمَا وَالتَّابِيرُ وَعَبْدُ الرَّحْلَيْنِ بَيْنَ عَوِيٍّ وَسَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَشْكَاكُمْ يَا اللَّهُ أَسْمِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلَّ مَالٍ نَبِيِّ صَدَقَةٍ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ إِنْ لَمْ يَتَوْرَثْ فِي الْحَبِيدِ قِصَّةٌ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تُؤْمَرُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ
صَدَقَةٌ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يُقْسِمُ وَرَشِيٍّ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا
مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفْسِي نِسَائِيَّ وَهُؤُنَا
عَائِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ.

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَدْرِيسَ بْنِ الْحَدَثَانِ
قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَمِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
فَمَا حَلَّ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَوِّبٍ
وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
وَجَاءَ عَيْشٌ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
بِخَتْمَيْنِ فَقَالَ لِيُفْرَمَ عَمَّا رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَلَسْتُ كُمْ يَا ذِيهِ فَقَوْمُ
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تُؤْمَرُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ
فَقَالُوا أَلَيْسَ نَعْمَ وَفِي الْحَدِيثِ
قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا
وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا قَالَ وَ أَسْأَلُ
فِي الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَا رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّعَامِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی مالک
نہیں بن سکتا ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ
ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا درافقہ درہم اور دینار
تقسیم نہیں ہوتے میں اپنی ازواج مطہرات کے اخراجات
اور اپنے عامل (خلیفہ) کے مصارف کے بعد جو کچھ
بھی چھوڑ جاؤں وہ صدقہ ہے۔

حضرت مالک بن ادیس بن الحدثنان
میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوا
(اسی کتاب میں) حضرت عبدالرحمن بن سائب
طلحہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تشریف لائے (اور پھر)
حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما بھی آپس
میں جھگڑتے ہوئے تشریف لے آئے ان سے (حاضر صابہ
کرام سے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس
ذات کی قسم دیتا ہوں (لو کہ پوچھتا ہوں) کہ جس کے حکم سے
آسمان اور زمین قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا وارث تقسیم نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑ
جائیں (صدقہ ہے۔ انہوں نے جواب دیا ہے۔ اے اللہ!
ہاں ہم جانتے ہیں) اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم و دینار چھوڑے اور نہ ہی
بکریاں اور اونٹ (چھوڑے۔) (راوی کہتے ہیں مجھے شک ہے
کہ (شاید آپ نے) غلام اور لونڈی کے بارے میں
بھی فرمایا۔

باب ۵۱ خواب میں زیارت

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اپنا سکتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میری مشابہت میں نہ لے سکتا نہیں اپنا سکتا یا رادوی کہ جنگ ہے کہ

حضرت ابوباک اشجعی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (واقعی) مجھے ہی دیکھا۔

حضرت عاصم بن کلیب فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا (عاصم بن کلیب فرماتے ہیں) میرے والد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی۔ اور یہ بھی کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا ہے اور آپ کو حضرت حسن بن علی کے مشابہت میں (اس پر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی کہ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے مشابہت تھے۔

حضرت یزید فارسی رضی اللہ عنہ جو قرآن پاک لکھا کرتے تھے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے در میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور پھر یہ واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فِي حَيَاتِ الشَّيْطَانِ لَا يَتَمَثَّلُ بِي.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فِي حَيَاتِ الشَّيْطَانِ لَا يَتَصَوَّرُ أَوْ قَالَ لَا يَتَشَبَّهُ بِي.

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى بِي.

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى حَيَاتِ الشَّيْطَانِ لَا يَتَمَثَّلُ بِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنِي بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ قَدْ رَأَيْتُهُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَتَلَيْتُ شَبَهَهُ بِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَيْتُ كَانَ يُشَبِّهُهُ.

عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ زَمَنَ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لَا بَنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

فرمایا کرتے تھے کہ شیطان میرے مشابہت میں ہو سکتا،
اس لیے مجھے جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی
دیکھا۔ (پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا) کیا
تو اس شخص کا علیہ بیان کر سکتا ہے جسے تو نے خواب میں دیکھا
انہوں نے عرض کیا ہاں میں بیان کرنا اس کا جسم اور گوشت وہ
آرمیوں کے درمیان کا جسم تھا نہ بہت فرہ نہ بہت پتلا
نہ بہت لمبا اور نہ ہی بہت پست انگڑم گوں سفیدی نافرنگ
سرخس آٹھیں، دلپسند سکاہٹ خوشنما کناروں والا
چہرہ اور کانوں کے درمیان تھے اور سینے کو پر کرنے والی
دڑھیں حضرت عوف (راوی) فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں ان
صفات کے علاوہ اور کیا بیان کیا حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر تم بیداری کی حالت میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے تو
ان صفات سے زیادہ نہ بیان نہ کر سکتے۔
یعنی واقعی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلبہ
سبارک ہے۔

حضرت ابن شہاب زہری اپنے چچا سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت ابوسلمہ حضرت ابوقحافہ کے
واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا یعنی
واقعی مجھ ہی کو دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
مجھے خواب میں دیکھا اس نے (حقیقتاً) مجھے ہی دیکھا
کیونکہ شیطان میری مثال نہیں بن سکتا۔
اور (یہ بھی) منہ دیا کہ مومن کی خواب
نبوت کا پھیلایا ہوا ہے۔

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے

اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ فَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ
أَنْ يَنْشَبَةَ بِي فَمَنْ رَأَى فِي النَّوْمِ فَقَدْ
رَأَى هَذَا كَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْعَتَ هَذَا
الرَّجُلَ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّوْمِ قَالَ
نَعَمْ أَنْعَتَ لَكَ رَجُلًا مَبِينٌ الرَّجُلَيْنِ
جِسْمُهُ وَلَحْمُهُ أَسْمَرُ إِلَى الْبَيَاضِ
أَكْعَدُ الْعَيْنَيْنِ حَسَنُ الطَّحْكِ كَيْفُ
دَوَائِرِ الْوَجْهِ فَتَدُ مَلَأَتْ لِحْيَتُهُ
مَا بَيْنَ هَذِهِ فَتَدُ مَلَأَتْ نَحْرَهُ قَالَ
عَدُوٌّ وَلَا أَذِيٌّ مَا كَانَ مَعَ هَذَا
الْتَعَبِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا لَوْ رَأَيْتَهُ فِي الْبَيْظَةِ مَا
اسْتَطَعْتَ أَنْ تَنْعَتَهُ حَقًّا هَذَا.

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عَمِّهِ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو
قُحَافَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
رَأَى يَحْيَى فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى
الْحَقَّ.

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى مِنْ
الشَّيْطَانِ لَا يَخِيلُ بِي قَالَ وَرَأَى
الْمُؤْمِنِينَ جُزْءٌ مِنْ يَسْتَنِي وَأَرْبَعِينَ
جُزْءٌ مِنَ النَّبِيِّينَ.

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
بَيْنَ الْمُبَارَكَةِ إِذَا ابْتَلَيْتَ بِالْقَضَاءِ
فَعَلَيْكَ بِالْأَثَرِ.

عَنْ أَبِي سَيْرِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ هَذَا الْحَدِيثُ دِينٌ فَانْظُرُوا عَمَّا
تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ.

میں نے اپنے والد سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک
فرماتے ہیں کہ جب تو قاضی (منصف) بنایا جائے تو
تجھے حدیث کی اتباع لازم ہے۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ امامیہ
مبارکہ دین میں پس تم دیکھو کہ اپنا دین کس سے لے رہے
ہو۔ یعنی دین دار اور دیندار آدمی سے حدیث لینی چاہیے



اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے حبیب حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحابہ اجمعین کے وسیعہ حبلیہ سے آج بتاریخ
۲۴ ستمبر ۱۴۱۹ھ ترمذی شریف کا ترجمہ مکمل ہوا۔

والحمد لله على ذلك

بندہ نابکار: محمد صدیق ہزاروی متوطن موضع چٹہ ڈاک خانہ چٹہ تحصیل و ضلع السہرہ (ہزارہ)

حال: مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری سندھ لاہور۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
مَعَاذٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ ابْنِ
حَدَّادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ
بُرَيْدٍ عَنِ الْحَخَرِيِّ أَنَّكَ حَدَّثْتَهُ عَنْ مَالِكِ
بْنِ يَحْيَى مِرَاثُكَ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ
اللَّهِ عَنْهُ قَالَ أَحْبَبْتُ عَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عَدَاةٍ عَنْ صَلَوةِ
الصُّبْحِ حَتَّى كُنَّا نَقْرَأُ يَاعَيْنِ الشَّمْسُ فَخَرَجَ
بِرِيْعًا فَتَوَلَّى بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَلَّى تَمْلُوتَهُ فَلَمَّا سَوَدَ عَا
بَصُوتَهُ قَالَ لَنَا عَنِ مَصَافِي كُفْرُكُمْ أَتَشْكُرُونَ
أَنْتُمْ إِيَّانَا تَشْكُرُونَ قَالَ أَمَا إِيَّانَا حَتَّى تَكُونُوا
مَا حَبَسَنِي عَنْكُمْ أَلَا أَعْلَمُ أَنِي قُتِلْتُ مِنَ اللَّيْلِ
فَتَوَصَّيْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قَدَّرَ لِي فَتَحَسَّنْتُ فِي
صَلَاتِي حَتَّى اسْتَقْبَلْتُهَا إِذَا كُنَّا بِرَبِّي تَبَارَكَ
وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ مَوَاقِفٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ
لَبَيْتُكَ رَبِّ قَالَ فَيَسِّرْ لِي خُتْمَ الْمَلَكِ الْأَعْلَى
قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ تَرَأَيْتُكَ وَضَعْتَ
كُفَّهُ بَيْنَ كَتِفِي حَتَّى وَجَدْتُ بُرْدًا أَنَا مِلَّةُ بَيْنَ
قَدَّ لِي فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ دَعَوْتُ فَقَالَ
يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَيْتُكَ رَبِّ قَالَ فَيَسِّرْ لِي خُتْمَ
الْمَلَكِ الْأَعْلَى قُلْتُ فِي الْكُفَّارَاتِ قَالَ مَا
هُنَّ قُلْتُ مَشِيئَةُ الْأَقْدَارِ عَلَى الْحُسْنَى
وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَ
إِسْبَاحُ التَّوْحِيدِ حِينَ الْكُرُوبِ قَالَ فَيَسِّرْ
قُلْتُ إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَبَيْنَ الْكَلَامِ وَالصَّلَاةِ
بِاللَّيْلِ وَالنَّاسِ نِيَامُ قَالَ سَلِّ قُلِي اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن
ناز فجر کے وقت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف
لے کر تشریف فرما ہو گئے یاں تک کہ تریب تمام صبح کو کچھ لیتے آتے تھے
میں آپ جلدی جلدی تشریف لائے، نماز کے لیے بیٹھ گئے اور
آپ نے اعتدال کے ساتھ نماز پڑھائی۔ سلام پھیرنے کے بعد ہمیں
بازار بلند فرمایا اپنی صفوں پر ٹھہرے رہو پھر ہماری طرف متوجہ
ہوئے اور فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج صبح کس چیز نے مجھے تیار
پاس آنے سے روکا؟ فرمایا میں رات کو اٹھا، وضو کیا اور جس قدر نماز
میرے لیے مقدر تھی پڑھی، نماز میں مجھے اونچے آنے لگی تھی کہ میری
طبیعت بوجھل ہو گئی، اچانک میں نے اپنے رب کو نسیان بھی
صورت میں دیکھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
میں نے عرض کیا اسے جیسا کہ حاضر ہوں۔ فرمایا مقرب فرشتے کس
بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا میں (اپنے آپ) نہیں
جاتا تم میں مرتبہ کیا۔ فرمایا پھر میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا
دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس
کے ہونٹوں کی ٹھٹھک اپنے سینے کے درمیان پائی۔ تو میرے
سینے پر چیز روشن ہو گئی اللہ میں نے اسے (ہر چیز کو) پہچان لیا
پھر فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا حاضر ہوں اسے رب!
فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض
کیا کہ کفار رات میں فرمایا وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا نیک
اعمال کی طرف چلنا، نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور ناگواری
کی حالت میں کامل وضو کرنا، فرمایا کس چیز میں؟ میں نے عرض
کیا کھانا کھانا، نرم گفتگو کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ
سوئے ہوئے ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایوں دعا مانگو اے
اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے والوں کے چھوٹے اور
مساکین سے محبت کرنے والوں کو تیار کرو، اللہ نے مجھے بخش
دے اور مجھ پر رحم فرما۔ اور جب کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرے
تو مجھے فتنہ سے محفوظ اموت دے دے۔ (اے اللہ!)
میں تجھ سے تیری محبت، اور تجھ سے محبت کرنے والوں کا

وَحُبِّ الْمَسَاكِينِ وَإِنْ تَغْفِرَ وَتَرْحَمْنِي وَإِذَا
 أَرَدْتَ فِتْنَةً فَأَوْفِ بِوَعْدِي غَيْرَ مُفْتُونٍ أَسْأَلُكَ
 حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمِلٍ يُقَرِّبُكَ
 إِلَيَّ حُبِّكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَتَيْتُكَ فَأَدْرُسُكَ حَاتِرٌ تَعْلَمُهَا قَالَ أَبُو عِيْنٍ
 هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا بَنَ
 إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
 حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ عَيْنِ حَدِيثِ الْوَلِيدِ
 بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ
 قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَنَّ اللَّهَ جَدَّ شَيْخِ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشِ الْخَضِرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّرَ الْحَدِيثَ
 وَهَذَا غَيْرُ مَخْطُوطٍ هَكَذَا كَرَّرَ الْوَلِيدُ فِي
 حَدِيثِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشِ قَالَ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى
 بِشَرِّ بْنِ بَكْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ
 هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 عَائِشِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَحَدُ
 وَعِيدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشِ ثُمَّ يَنْتَعِمُ مِنَ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محبت اور ایسے عمن کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت
 کے قریب کر دے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حق
 ہے اسے پڑھو اور سیکھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن
 صحیح ہے میں نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے اس حدیث کے بارے
 میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور فرمایا
 یہ حدیث اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ جیسے ولید بن مسلم
 نے بد اس حدیث عبد الرحمن بن یزید بن جابر روایت کیا انہوں نے
 فرمایا ہم سے خالد بن عبد الرحمن نے عبد الرحمن بن عائش حضری سے
 روایت کرتے ہوئے بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آگے حدیث ذکر کی اور
 یہ غیر محفوظ ہے۔ اسی طرح ولید نے اپنی روایت میں عبد الرحمن
 بن عائش سے نقل کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
 سنا اور بشر بن بکر نے عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے یہ
 حدیث اسی سند سے روایت کی کہ عبد الرحمن بن عائش نے
 حضور علیہ السلام سے سنا اور یہ زیادہ صحیح ہے اور عبد الرحمن
 بن عائش کو حضور علیہ السلام سے سماعت حاصل نہیں ہے۔



لے بعض معاندان شرین نے یہ طریقہ اختیار کر لیا ہے کہ جو احادیث مبارکہ ان کے باطن میں مقدمات کے مطابق نہیں ہوتیں انہیں کتاب
 سے ہی نکال دیتے ہیں۔ چنانچہ حدیث مذکورہ بالا کے ساتھ بھی یہی حشر ہوا۔ چونکہ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کئی
 طرح کی تائید ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو سنا ہے اور آپ کو ان احادیث کا سنا ہوا ہے۔ لہذا اس
 حدیث کو متن سے نکال کر اولاً حاشیہ میں لایا گیا اور پھر بالکل ہی غائب کر دیا گیا جبکہ یہ حدیث ترمذی شریف کے متن میں
 موجود ہے۔ والہ کے لیے دیکھئے۔

(مصحح الترمذی بشرح الامام ابی بکر ابن العربی المالکی مطبوعہ مصر جلد ۱۲ ص ۱۱۴ تا ۱۱۵) اور تحفۃ الاموی جلد ۴

ص ۱۶۲ تا ۱۶۵ مترجم۔